انعام ما بعلم ہے سلت سی نبی و آلہ الکرام صحابہ اجمعین ☆

[illegible]

الحمد للہ المنان الذی خلق الانسان علمہ البیان کہ توفیق خالق و مالک دو جہان کتاب لہذا ملقب (دین محمد کی حمایت)

الموسوم بہ

عصاء موسیٰ علیہ السلام

مظہر

حقیقۃ البیعۃ والالہام

فی جواب

رسالہ ضرورۃ الامام

بماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۸ ہجری مقدس مطابق ستمبر ۱۹۰۰ عیسوی

سال ہجری سیزدہ صد و ہشدہ   نوزدہ صد سال انگریزی شدہ

[illegible] مخالف مرزا صاحب قادیانی [illegible]

مولوی محمد عبد المجید صاحب [illegible] مطبع انصاری دہلی [illegible]

قیمت فی [illegible]   محصول ڈاک بذمہ خریدار

ذخیرہ [illegible]

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

اعلان

مرزا صاحب اور انکی جماعت نے مشہور کر رکھا ہے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ عاجز کو موسیٰ ہونیکا دعویٰ ہے سواس افترا و تہمت کے جواب میں صفحہ ۳۰ فصل ۱ و صفحہ ۴۳ تا ۴۷ فصل ۱۵ و صفحہ ۷۶ فصل ۲۸ ملاحظہ ہو اور اس کتاب کی وجہ تسمیہ کا حال رویا مندرجہ صفحہ ۵۰ و ۶۷ فصل ۳۰ کی دفعہ ج سے عیاں ہے۔

13725 4

شائقین کتاب کا شوق حد سے بڑھ گیا اور زیادہ صبر نہونے کے باعث شد ... تقاضے ہونے لگے لہذا مناسب معلوم ہوا کہ بغیر باب پنجم کے ہی اس کو شایع کیا جائے۔ باب پنجم جس کا نام خاتمۃ الکتاب ہے اور جو مرزا صاحب کے خط مورخہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء اسمی عاجز کا جواب ہے جس میں مرزا صاحب کے ابن سیرین رضی اللہ عنہ کے قول میں تحریف کرنے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بعض انبیاء علیہم السلام سے اپنے آپ کو افضل کہنے اور باوجود ... عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ کی توہین کرنے کے انکے ذمہ اپنی فضیلت کی جھوٹی پیشگوئی لگا کر اس کو اپنی فضیلت کے لیے اشتہار معیار الاخبار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء میں پیش کرنے کا مشرح و مدلل رد ہے۔ سو وہ خاتمۃ الکتاب بھی انشاء اللہ العزیز عنقریب (بلا وعدہ) چھپکر شایع ہوگا۔ جسکی قیمت اس کتاب سے علٰحدہ ہوگی۔ جو ا ... سے زیادہ نہو۔ یہ ہر دو کتب نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پے ایبل منشی محمد اسحٰق صاحب منتظر محکمہ ڈاک بھاٹی دروازہ لاہور سے ملے گی۔ فقط

Marfat.com

فہرست مضامین کتاب عصاء موسیٰ علیہ السلام

	فصل	مطلب	مسائل جو ضمناً بیان ہوئے
۱	تمہید	خط و کتابت متعلق تالیف کتاب	مذمت غصہ و تعجیل۔ تحدید قسم۔ درگذر و صبر کا رِ صاحب نصیب
	عرض حال	تقاضائے و کمر بستگی تردید کتاب ہذا کا جواب۔	
	عذر	تحریر میں تکرار کیوجہ سے اپنی نالائقی کا اعتراف معترضین کی تسلی کیلئے ہدایت و طرز فیصلہ	دعا استخارہ۔ کسب و تجارت سد راہ دین نہیں۔ عاجز سے بھی دینی خدمت ہو سکتی ہے۔
		باب اول	
	۱	مرزا صاحب سے ابتدائی تعارف و ملاقات کا حال۔	
۱	۲	تغیر حافظہ۔ ناواقفانہ سلوک و تبلیغ دعاوی مرزا صاحب۔	
	۳	عدم پاسداری وعدہ۔ و اظہار اجنبیت۔	
۱	۴	حال شروع الہامات و مکاشفات خود بطفیل فیض صحبت سید عبد اللہ صاحب غزنوی	
۱۰	۵	تشریحات دربارہ الہامات غیر زبان و دیگر جو اسی وقت سمجھ میں نہ آویں بوجوہ شتشگانہ	
۱۷	۶	اول اول الہام میں شک کرنے پر تنبیہ اور انکے پورا ہونے پر ترقی ایمان و تسکین۔	
۱۹	۷	عاجز کے کچھ الہام پر مرزا صاحب کا فہم اور ان کا بیانی الہام بحق عاجز۔	
۲۰	۸	عاجز کے کچھ الہامات۔	
۲۳	۹	تشریحات دربارہ الہامات بآیات قرآنی و تخاطبات انبیاء علیہم السلام۔	
۳۰	۱۰	خطابات باسمائے انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام۔	
۳۱	۱۱	خطاب بالفاظ نبی و رسول علیہم السلام	
۳۲	۱۲	تغیر حالات خود ببرکت الہامات	نماز وقت پر مسجد میں ادا کرنا۔ کان آنکھ و دل کی حفاظت کرنا آنحضرت صلعم کی اتباع
۳۳	۱۳	منامات و رؤیا صادقہ دربارہ مرزا صاحب۔	
۳۴	۱۴	مرزا صاحب سے ناموافقت کی وجہ۔ بیعت سید عبد اللہ رح صاحب غزنوی کی بشارت اور مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم کے الہام سے اُس کی تصدیق۔	
۳۷	۱۵	رویا و الہامات عاجز جو پورے ہوئے تشریح و تعبیر خواب عیسےٰ و موسےٰ علیہما السلام جس پر مریدان مرزا صاحب معترض ہیں۔ معہ دیگر الہامات مخالف مرزا صاحب پر مریدین کے اعتراض کا جواب۔	حقیقت و ثبوت خواب اور اس کا تعبیر طلب ہونا۔ افضلیت صدیق بر محدث۔ معیار صحت و تمیز الہام۔
۳۹	۱۶	سید عبد اللہ صاحب غزنوی کے الہام کنتم خیر امۃ الخ کا ذکر۔	
۳۹	۱۷	مرزا صاحب کے الہامات۔ منامات و تفہیمات لے تمز کی دس مثالیں	
۴۴	۱۸	حافظ نابینا کے مشتہرہ خواب دربارہ موت عبد اللہ آتھم کا بمقابلہ مرزا صاحب سچا نکلنا اور عاجز کے رویا و الہام مخالف مسیحیت مرزا صاحب۔	

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۴۶	۱۹	مرزا صاحب کا علماے آخر الزمان کے مذموم افعال ونشانیاں بیان کرنا اور انہی اعمال مذموم کا خود مرتکب ہونا اور اشتہاری ذلتوں کا خود ان پر وارد ہونا اور اپنے قرارداد شرائط کیموافق انکے مخالف خدائی فیصلہ وغیرہ۔	
۵۰	۲۰	اشتہار ۵۔ نومبر ۱۸۹۹ء میعادی تین برس پر نظر مرزا صاحب جس امر کو اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیتے ہیں۔ وہی ان کے مخالف ہوتا ہے۔	
۵۲	۲۱	بدیہی البطلان خود غرضانہ اشتہار ۱۲۔ نومبر و دسمبر ۱۸۹۹ء درباب ذلت مولوی محمد حسین کا مختصر جواب	وزن یا موازنہ میں کمی بیشی پر وعید۔ آلہ زراعت باعث ذلت۔
۵۷	۲۲	اسی اشتہار کے چند دیگر عجائبات پر نظر و جواب	لعن طعن خود فروشی کا منتج لبعد اخلاق فاضلہ ہونا۔ مخالفت انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کا موجب بداعتقادی و انکار مسائل شرعیہ ہونا حیا خلق اسلامی و نتیجۂ ایمان ہے۔
۵۹	۲۳	سید عبد اللہ صاحب رح غزنوی کے اخلاق فاضلہ کا ذکر اور ان سے مرزا صاحب کے اخلاق کا مقابلہ	
۶۱	۲۴	مرزا صاحب کے سید عبد اللہ صاحب غزنوی رح کی تکفیر و توہین کرنے کا جواب۔	موتے کو نیکی سے یاد کرنا۔ صالح مرد کی اولاد کی رعایت۔
۶۲	۲۵	ملہم کے عالم ہونیکی شرط کا جواب	اللہ تعالیٰ کیلئے سب کچھ آسان ہے نا خواندہ پر علمی بناوٹ کا شبہ باطل ہے۔
۶۳	۲۶	ملہم کے خاندانی ہونے کی شرط کا جواب	فخر نسب کی مذمت۔ شرافت اللہ تعالےٰ کے نزدیک اتقاء ہے۔ عاقبت میں نسب نہ پوچھا جاویگا۔
۶۵	۲۷	عاجز کے الہامات بخطاب و مکالمات خاص و متعلق حضرت موسےٰ علیہ السلام۔	
۶۷	۲۸	کیا عاجز بھی ان خطابات موسوی کے باعث مرزا صاحب کی طرح نعوذ باللہ موسےٰ یا مثیل خیال کرے یا اصطلاح صوفیہ کے موافق موسوی المشرب؟ اور ایسے بے ادبانہ خیال پر توبہ و استغفار	
۶۷	۲۹	رویا و الہام جو قادیان میں ہوئے۔	
۶۸	۳۰ (الف)	الہامات گذشتہ میں سے "ان ترن انا اقل" الخ کی تصدیق رسالہ ضرورۃ الامام سے۔	
۶۹	۳۰ (ب)	الہام "قل ہل ننبئکم بالاخسرین اعمالا" کی تصدیق کشف الغطا ستارہ قیصرہ وغیرہ سے اور مسلمانوں پر تہمتوں کا جواب مرزا صاحب کا مسلمانوں سے کچھ اور سرکار سے کچھ اور کہنے کا حال	دو رخی کارروائی پر وعید سیر دجال کے زمانہ کا حساب۔ قطبین میں اوقات نماز کا اندازہ کرنے کا حکم۔
۷۵	۳۰ (ج)	رویا دو سلسلہ پتنگ والہام "لایخاف لدی المرسلون" کی تصدیق طبع و اشاعت ضرورۃ الامام سے اور ان پتنگ ڈور کو بعصاء موسےٰ نیچے کرنا جسکی وجہ سے اس کتاب کا نام عصاء موسےٰ ہوا۔	
۷۶ تا ۸۰	۳۱	قادیان سے واپس آنے پر الہامات کی بارش اور بعض کا بیان۔ و تشریح۔	مختصہ خصوصاً یہ کہ جو شخص خالصۃ للہ بخلوص نیت کوئی کام کرے۔ اور اس میں غلطی ہو جاوے۔ تو وہ سزاوار ملامت نہیں۔ دیکھو صفحہ ۷۸ سطر ۳
۸۳	۳۲	نظر بر مسودہ کتاب ہذا پر الہامات۔	
۸۴	۳۳	اپنے الہامات کی صورت و صداقت کی کیفیت۔	
۸۵	۳۴	الہامات عاجز پر مریدین مرزا صاحب کے اعتراضات کا جواب بسند اصول مسلمہ مرزا صاحب۔	

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسائل جو ضمناً بیان ہوئے
		باب دوم	
۸	۱	وجہ جواب رسالہ ضرورۃ الامام	
۸۰	۲	حدیث شناخت امام الزمان کا جواب -	جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرتا ہے وہ ہدایت پاتا ہے
۸	۳	سچی خواب والہام وتقوے سے امام نہ بننے کا جواب اور تفسیر آیتہ "واجعلنا للمتقین اماما" میں مغالطہ دہی کا دفعیہ	ریا سمع و انگشت نمائی کا موجب بننا شر ہے - پوشیدہ نیکوکار ومتقی سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے - اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کی شہرت خود کس طرح کرتا ہے؟
۹۱	۴	ہر ایک ملہم وصاحب رویاء صادقہ کے امام نہ ٹھہر سکنے کا جواب -	
۹۱	۵	عام مومنوں کے لئے الہامات وخوابیں روحانی نعمت ہونے کا جواب -	
۹۲	۶	الہامات پانے سے امام وقت سے مستغنی نہ ہونے کا جواب -	
۹۴	۷	کاتب قرآن شریف کو نور نبوت سے آیتہ الہام ہونے اور برابری کا خیال آنے پر ہلاک ہونے کا جواب کہ پھر مرزا صاحب اسمہ احمد کے مشارٌ الیہ وغیرہ کیوں بنتے ہیں؟ احمدؐ وغلام احمد پر بحث	قرآن مجید میں ہدایت کی سب باتیں موجود ہیں وہ کامل کتاب مفصل وآسان ہے - آنحضرت صلعم نے کل احکام بلاکم وکاست پہنچا دیئے - اثر صحبت کی مثال -
۹۷	۸	حضرت عمرؓ کا باوجود ملہم ہونے کے امامت حقہ میں شریک نہ بننے کا جواب -	لوگوں سے اطاعت کا خواہاں ہونا خاصۂ الوہیت ہے -
۹۸	۹	اویس قرنیؓ کا باوجود ملہم ہونے کے آفتاب نبوت کے سامنے آنے کو سوء ادب خیال کرنے کا جواب -	فضیلت خدمت والدہ
۱۰۰	۱۰	اکثر لوگوں کا امامت حقہ کی ضرورت نہ سمجھنے اور سلسلہ میں داخل نہ ہونے کا جواب	قیامت کو کون اندھا اٹھے گا - اسراف کی تفسیر وسزا -
۱۰۴	۱۱	سچی خواب یا الہام امام الزمان کے نور کا پرتو ہونے کا جواب اور استفسار کہ اس پرتوہ سے کیا امام الزماں ہی کے مخالف الہام اکثر ہیں	امامت علی منہاج النبوت کے زمانہ میں دوسرے مومنین کو الہام ہونا ضروری نہیں
۱۰۶	۱۲	امام الزمان کے ہزارہا انوار کے ساتھ آنے اور مختلف استعداد پر اسکے اثر کا جواب اور ابن ہود کا قصہ جس کو مسیح موعود کہتے اور اس کی ماں کا نام بھی مریم تھا -	حج عمرہ فضیلت حاجی - باوجود استطاعت حج نہ کرنے کی وعید - خطبہ جمعہ - مناقب امام حسینؓ - مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا - مشورہ کا حکم ذکر اللہ کے احکام وفوائد وبرکات -
۱۱۸	۱۳	مسیح موعود کے زمانہ کی بڑھ کر خصوصیت کیوجہ سے انتشار نورانیت وغیرہ کا جواب -	
۱۲۰	۱۴	دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑ کر منور ہونے کی مثال کا جواب -	
۱۲۱	۱۵	امام الزمان کی خبر سنکر تعلق نہ پکڑنے سے سلب ایمان تک نوبت پہنچنے کا جواب	اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والے آدمی خوفوں سے مامون رہتا ہے -
۱۲۲	۱۶	آنحضرت صلعم کیوقت میں ہزاروں راہب کے ملہم اور اہل کشف ہونے کا جواب اور مرزا صاحب کی راہب کے معنے سے بیخبری اور آیتہ قرآنی کے پس وپیش کرنے کا اظہار	قرآن مجید میں اپنی رائے ومرضی کے موافق دخل دینے کی وعید -
۱۲۳	۱۷	عیسائی مذہب میں مخلوق پرستی ملنے کے باعث یہودیوں کی برہنت وغیرہ کا جواب -	نبیوں کی عداوت وبے ادبی نورانیت کی دشمن ہے

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۱۲۹	۱۸	نبی موعود کے وقت راہبوں کے ہلاک و سیہ دل ہونے کا جواب۔	نصاریٰ کی تعریف بمقابلہ دیگر اقوام قرآن مجید میں اسلام کے معنے و مفہوم۔
۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۴ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸	۱۹	امام الزمان کسکو کہتے ہیں اور اسکی علامات کیا ہیں۔ ان کا جواب مع دین کی کیفیت۔ روحانی تربیت پر پیر جیلی صاحب کی کلام اور مرزا صاحب کا مخالف عمل خدمات خاندانی کا احسان فطرت میں امامت کی روشنی اور اسپر فقراء اہل کشف کی رائے مباحثہ کا اثر و نتیجہ۔ اور اوروں سے گریز۔ دنیا کو مسافر خانہ کہنا کس کو شایاں ہے۔	(۲) بولتے وقت ربانی نگہبان کا خیال رکھنا۔ (۳) تنازعات میں اللہ تعالےٰ و رسول اللہ صلعم کیطرف رجوع کرنا۔ (۴) اسلام کامل دین ہے۔ کسی کی خانہ ساز باتیں دربارہ شرائط امامت و الہام قابل التفات نہیں۔ (۶) سالک جو کفی حالت میں کاملیت ہوتا ہے۔ طالب حظ و پابند خواہشات نفس کبھی محبت الٰہی و ولایت کے دعوے میں سچا نہیں ہوتا۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اس میں گذران نان نفقہ۔ رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات۔
۱۴۰	۲۰	امام الزمان کے فوج محمدی کے سپہ سالار ہونے اور دوبارہ دین کی فتح کا جواب۔	افسری و امارت کے احکام۔ اپنے دل سے فتوے لینے کا حکم۔
۱۴۳	۲۱	اسکے جھنڈے تلے آنیوالوں کو اعلےٰ درجہ کے فوز بخشے جانیکا جواب۔	
۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۶ ۱۴۹ ۱۵۱	۲۲	جواب امام الزمان کی اعلےٰ درجہ کی اخلاقی قوت بے ادبیوں و بدزبانیوں کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی بدزبانی کی الف سے یے تک کی فہرست۔ ان کا صحابہ پر لے دے کرنا۔ اور انبیاءؑ کے حق میں کچھ کچھ کہنا۔ قرآن مجید میں گالیاں ہونے اور آنحضرت صلعم کی طرف استعمال سخت الفاظ کی نسبت کرنے و بت شکنی کا جواب۔ آنحضرت صلعم کے اخلاق کا ذکر و ان کا نتیجہ۔	(۴) لعن طعن کی مذمت لعنت کرنے کی وعید۔ مسلمان بھائی کو کسی گناہ کا طعنہ دینے سے وہ خود اس میں مبتلا ہو کر مرتا ہے (۱۴ و ۱۵) اخلاق فاضلہ آنحضرت صلعم۔ مسلمان کی تعریف۔ رسول اکرم صلعم کے حکم و فیصلہ سے ناراضی بے ایمانی ہے۔
۱۵۳	۲۳	بنی نوع کی سچی ہمدردی دل میں ہونیکا جواب	دعوت الی اللہ و بحث عقل و طرز احسن سے کرنا چاہیے۔
۱۵۴	۲۴	اخلاقی قوت سے نرمی مراد نہونے اور اسکے اخلاقی حکمت کے موافق ہونیکا جواب۔	
۱۵۶	۲۵	کبھی [illegible] غصہ رعب دکھلانے کے لئے ظاہر کرنا۔ (۲) دل آرام و انبساط میں ہو کا جواب۔ کیا اس میں اور نفاق اور تقیہ میں کیا فرق ہے؟	بناوٹ نیک خصلت میں درست ہے نہ بد میں۔ جس کے شر یا فحش سے ڈر کر لوگ اس سے کنارہ کریں وہ قیامت میں سب سے برا ہوگا۔ برے کیساتھ بھی حسن خلق سے پیش آنا۔ بدی کے عوض نیکی سے دشمن دوست بن جاتا ہے۔
۱۵۷	۲۶	حضرت عیسیٰ کیطرف سخت الفاظ کی نسبت کرنیکا جواب	انبیاءؑ میں تفریق کی ممانعت۔ مسیح نرم مزاج و بدخلقی سے بری تھے۔ محبت الٰہی کے لئے اتباع صلعم لازمی و لابد ہے۔
۱۵۹	۲۷	اخلاقی حالت میں امام موعود کا باکمال ہونے اور سخت لفظ سوختہ مزاجی مجنونانہ طیش اپنی حالت کے منافی ہونے کا جواب	برائی کا بدلہ اس کے برابر اور معافی بڑھ کر ہے۔
۱۶۰	۲۸	جنکو خدا تعالیٰ امام بناتا ہے انکی فطرت میں امامت کی قوت [illegible] رکھے جانے کا جواب۔	قرآن مجید کے ہر ایک حرف میں دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

Marfat.com

	فصل	مطلب	مسائل جو ضمناً بیان ہوئے
۱۶۶	۲۹	اماموں میں بنی نوع کے فائدہ کیلئے چند مفروضہ قوتوں کے ضروری ہونیکا جواب اور حضرت عمرؓ کے اتقاء کا ذکر	ہاتھ کی کمائی کے کھانے سے کوئی کھانا بہتر نہیں۔ جیسے نبی اللہ داؤدؑ کرتے
۱۶۷	۳۰	اوّل۔ قوت اخلاق کا جواب	
۱۶۸	۳۱	دوم قوت امامت کا جواب	(۴) مخلوق کو پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو مناسب حال کام میں لگایا۔ (۵) نسبت کی فضیلت کاموں سے ثابت ہوتی ہے۔ (۶) اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کی تقدیم وتاخیر پر اختیار ہے۔ (۷) ایمان کے ساتھ عمل صالح شرط ہے۔ (۸) انبیاء کا اگر کوئی پیرو نہ ہو تب بھی وہ امام ہیں۔ (۹) اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ کوئی شے دیکر ناشکری کے باعث چھین لے۔ اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے بیخوف ہونا خاسرین کا کام ہے۔
۱۶۹	۳۲	تیسری قوت بسطت فی العلم کا جواب۔	
۱۶۹	۳۳	قرآنی معارف جاننے۔ کمالات افاضہ واتمام حجت میں اسکے برابر کسی دوسرے کے نہ ہونیکا جواب چند آیات مندرجہ رسالہ کی غلطیوں کا اظہار۔ مرزا صاحب کے احبار و رہبان میں تمیز نہ کرنیکا ذکر	"
۱۷۰	۳۴	اسکی رائے کے صائب ہونے۔ دوسروں کے علم کی تصحیح کرنیکا جواب اور نزول ملائکہ وغیرہ مسائل و انکار معجزات مسیحؑ سے شہادت	لیلۃ القدر کی تعریف۔ اس کا وقت اور اسکے لئے دعا ماثورہ
۱۷۲	۳۵	دینی حقائق کے بیان کرنے میں حق اسی کیطرف ہونے کا جواب۔	
۱۷۵	۳۶	مثال مرغی کا انڈوں کو پروں کے نیچے لیکر بچے بنانے اور انکے اندر جوہر پہنچانے کا جواب۔	(۱) توحید باری عزاسمہ (۲) انشاء اللہ کہنے کی ضرورت (۵) اللہ تعالیٰ کو خالق الافعال جاننا قدریہ مجوسیہ کا قول ہے
۱۷۸	۳۷	دوسرے ملہموں وزاہدوں کیلئے بسطت علم ضروری نہو اور انکا ملاح کی محتاج نہونیکا جواب	اگر کوئی رحمت رب تعالیٰ کے خزانوں کا مالک ہوتا تو خرچ کے ڈر سے بند کر رکھتا۔ کشتی جہاز وریل پر سوار ہونے کی دعا۔
۱۸۱	۳۸	امام کی حاجت ایسی ضروری ہوئی جیسی عورت کو مرد کی حاجت کا جواب	کسی دوسرے کی بات و ذکر کرنے سے اپنے نفس کا فکر اہم وضروری ہے۔
۱۸۲	۳۹	ایک ولی۔ زاہد۔ متقی۔ نیکبخت۔ مگر بیعلم و فضول گو کے قصہ کا جواب و بلال رضہ و بلعم کی نظیر۔	مومن لغو سے اعراض کرتا ہے۔ ترک کلام بیفائدہ حسن اسلام سے ہے۔
۱۸۴	۴۰	علمی قوت کی ضرورت کو الہامی ضرورت پر ترجیح دینے اور متعدد کمالات اسلامی باغ کا باغبان وغیرہ ہونے کا جواب۔	(۳) بے نفع علم بیخوف دل بے صبر ہونیوالے نفس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ (۵) اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا (۶) اللہ تعالیٰ دین کا کام فاجر سے لے لیتا ہے (۷) طلب تعظیم شاخ انانیت ہے۔ (۸) محبت خواہشات عورتیں۔ اولاد۔ خزائن۔ چاندی سونا۔ چارپایاں۔ زمین وغیرہ متاع حیاتی دنیا ہیں (۹) محبت شئ آدمی کو اندھا و بہرہ کر دیتی ہے۔ استکبار نسبت ناری اور انکسار نسبت خاکی ہے [illegible] کے لوگ ہلاک ہوئے وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا۔
۱۸۸	۴۱	چوتھی قوت عزم کا جواب اور اس کی نظیریں۔ ابتلاء عام و معمولی بات ہے	حب جاہ و قبولیت خلق بڑا مہلک مرض ہے۔ ناامیدی لازمہ بشری ہے۔
۱۹۲ x ۱۹۷	۴۲	پانچویں قوت اقبال علی اللہ اور مرزا صاحب کے اقوال کا انکے افعال سے مقابلہ سید عبداللہ رحمہ	(۲) حقیقت توحید و مقام صدیقین (۳) قول و فعل کا مطابق نہونا سخت گناہ ہے۔ (۵) اپنی بڑائی و بزرگی کرنا و لوگوں کو اپنا خوف و امید دیکر اپنی طرف بلانا اللہ تعالیٰ کیساتھ مشابہت و منازعت ہے۔ یہ کہنا کہ ایک اللہ کا بھروسہ یا اللہ تعالیٰ آسمان پر اور آپ زمین پر میرے والی ہیں وغیرہ شرک ہے (۷) اگر کوئی مشرک نکاح جنگ

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسائل جو ضمناً بیان ہوئے۔
۱۹۹		کے اقبال علی اللہ کی تین مثالیں مرزا صاحب کے اثر دعاء و قدرت نمائی کی کیفیت کا نتیجہ	پناہ مانگے تو اسکو اسکی امن گاہ تک پہنچا دو سزا مانہ کو برا مت کہو۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی نہونے کی برائی و تنبیہ (۹) نشان دکھانا اختیاری نہیں (۱۰) اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے کسی بات پر قسم کھا دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کر دیتا ہے۔ قبولیت دعا کے آداب (۱۱) خوش گزرانی و تن آسانی سے بچنے کا حکم
۲۰۱	۴۳	امام الزمان کے اقبال علی اللہ کی دیگر اولیاء اللہ سے زیادہ تیزی و سریع الاثری اور اسکے مقابلہ سے ہلاکت کا جواب۔ بلعم کا قصہ اور اس سے مرزا صاحب کی مشابہت	تکبر جہنم رساں ہے۔
۲۰۳	۴۴	چھٹی ب۔ کشوف و الہامات کے سلسلہ اور انکی کیفیت و کمیت کے اعلے وغیرہ ہونیکا جواب	"
۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ تا ۲۰۷	۴۵	خدا تعالیٰ کا نہایت صفائی سے مکالمہ کرنے اور اس کا دوسروں پر حجت ہونے۔ غیب کو ہر پہلو سے چابک سوار کے گھوڑے کیطرح قبضہ کر لینے وغیرہ کا جواب۔ الہام کے بارہ میں صوفیہ کرام امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ نقشبند قدس سرہ پیر سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ و امام الملہمین والمحدثین سیدنا عمر رض کے اقوال و اعمال اور انکی مناقب۔	(۴) کیفیت قرب رب العالمین (۶) علم غیب خاصہ اللہ تعالیٰ (۷) الہام و کشوف خلاف شریعت الحاد و زندقہ ہیں کسی پر حجت نہیں (۹) فتوے ظاہری حال پر ہوتا ہے۔ حاملہ عورت و مجنون پر حد نہیں۔ دیت قتل و معافی۔ کمی و بیشی مہر زناں (۱) مسئلہ پوچھنے کا ادب (۲) اسلامی عورت کی ترجیح (۱۳) اہلیت تقویٰ کی شرط عمل صالح ہے (۱۴) مسلمان کا خون اور اس کا مال و آبرو مسلمان پر حرام ہے ہرچہ بر خود مپسندی بہ دیگراں مپسند کی تعلیم
۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲	۴۶	شیطانی الہام ہونا حق اور پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کئے جانے کا جواب آنحضرت صلعم پر جبرئیل کی توجہ کا ذکر۔ الہام پر حضرت محدث الامۃ عمر رض کی احتیاط۔	مفتری جھوٹے کو شیطانی الہام ہوتا ہے (۲) اجابت دعا کی طرز و شرط تکبر باعث سلب نعماء ہے (۳) انبیاء کی وحی و الہام میں دخل شیطان سے حفاظت و عصمت کا وعدہ بغیر پیر و مرشد تصوف میں قدم رکھنے کا خطرہ اور اسکا خلاف سنت ہو
۲۱۴	۴۷	حضرت عیسےٰ کو شیطانی الہام ہونیکا اور مرزا صاحب کے الیسی تفسیر سننے سے بدن کانپنے کا جواب۔ انکے خود اس سے بسر نہ کرنیکا ذکر۔ مسیح علیہ السلام کی تعریف و معجزات کا ذکر قرآن مجید میں۔	(۲) اموال و اولاد فتنہ ہیں۔ اجرت نہ مانگنا امر ہدایت پر (۴) انبیاء ع کے معجزات کو سحر و مسمریزم کہنا کافروں کا کام ہے (۵) نبیوں کو ایک دوسرے پر بڑھانے کی ممانعت شیطان بوقت ولادت سب کے جسم میں مس کرتا ہے لیکن مسیح ع کا نہیں کیا۔
۲۱۹	۴۸	یہ انجیلیں حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں بلکہ حواریوں کے یا دوسروں کے خیالات کا جواب	"
۲۱۹	۴۹	انجیل نویسوں کی غلطی کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت ہوئے کا جواب۔ کہ وہ ہرگز صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے۔ اور وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ بدلائل قرآن مجید۔	جب اللہ تعالیٰ کسی کو سلامتی وایذا سے بچانیکا حکم دے تو اس کی مخالفت کرنا کسیکی مجال نہیں۔
۲۲۱	۵۰	حواریوں کی غلطیوں۔ حالات ناقصہ۔ موٹی عقل وغیرہ سمجھ کا جواب کہ اللہ تعالیٰ تو انکی تعریف فرماتا ہے	
۲۲۲	۵۱	پاکوں کے دل میں شیطانی خیال مستحکم نہ ہونے کا جواب	"
۲۲۲	۵۲	شیطان کا حضرت مسیح ع کے دل میں وسوسہ ڈالنے کا ارادہ اور مرزا صاحب کا اس کو مجازی بیان کرنے کا جواب۔ اور فن حدیث میں مرزا صاحب کے کمال کا نمونہ۔	"

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے۔
۲۲۳	۵۳	شیطان کی طرز آمد کو جبرئیل ؑ سے مشابہت اور اُنکے گاڑی گھوڑے پر آنے وغیرہ کا جواب۔	(۲) عباد الرحمن کی علامات۔ کیفیت آمد جبرئیل ؑ بخدمت آنحضرت صلعم۔ اسلام۔ ایمان۔ احسان کی تعریف۔ علامات قیامت۔ کیفیت وحی۔ رؤیت ملایکہ۔ سورہ فاتحہ و اخیر آیات سورہ بقرہ کے خواص (۵) نزول ملایکہ (۱۰) جو رسول کی مخالفت کرتا ہے وہ الٹا پھیرا جاتا و جہنم ہو جاتا ہے۔
۲۲۵		جبرئیل ؑ کی تعریف اور ان کا صحابہ کرام کے سامنے آنا۔ انکا انکو دیکھنا۔ اور ان کا اپنے ہیڈ کوارٹر آفتاب کے ساتھ غار حرا میں جگو نکی دخل کا سوال۔	
۲۲۶ ع		سر سید بالقابہ کی اسلامی خیرخواہی و خدمت کا ذکر بمقابلہ مرزا صاحب۔	
۲۲۷	۵۴	شیطان ذلیل کا کیونکر انسانی طور پر کھلے کھلے آنیکا جواب۔ ابوہریرہ رض کیپاس اُسکا آنا پیر جیلانی رح کا اُسکو دیکھنا	آیۃ الکرسی کی تاثیر۔ بعض وقت جھوٹا بھی سچ بولتا ہے۔
۲۲۸	۵۵	تحقیق سے ڈر بیپر کا بیان ماننے کا جواب۔	..
۲۲۹	۵۶	نورانی لوگوں کا شیطانی تسلط سے مستثنےٰ ہونے۔ اُن کے لئے دایرہ مشاہدہ مخلوقات پورا کرنے کو اس عجیب الخلقت کے وجود و چہرہ دیکھنے کا جواب۔ مسیح ؑ و یسوع کو مرزا صاحب کا ایک ہی جاننا و کہنا۔	اللہ تعالےٰ کے خالص بندوں پر شیطانی غلبہ نہیں ہوتا۔
۲۳۰	۵۷	شیخ عبد القادر جیلانی رح کو شیطانی الہام ہونیکا جواب۔ پیر صاحب رح کے کمالات و اتباع کتاب و سنت کا ذکر۔ اُنکے اقوال اور اسی محک سے مرزا صاحب کے الہام اعمل ما شئت کا امتحان تحلیل حرام و تحریم حلال کا ذکر۔	(۵) اولاد کو محروم الارث و عاق کرنا سوائے دلیل شرعی یعنے قتل مورث و ارتداد جایز نہیں۔ ازواج مطہرات انبیاء علیہم السلام کے سوا کوئی عورت خطاب ام المومنین کے لائق نہیں۔ حج فرض میں کسی کی مخالف رائے و قال پر عمل درست نہیں۔
۲۳۲	۵۸	سید عبد القادر جیسے اہل اللہ کو جب شیطانی الہام ہوا تو دوسرے عامۃ الناس ناتمام سلوک والے کب بچ سکتے ہیں اور اُن کو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں کا جواب۔ اور مرید و پیر مرزا صاحب کے فیض صحبت کا کچھ ذکر۔	اللہ تعالیٰ مومنوں کا کارساز ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو کسی خاص کام کے لئے منتخب کرتا ہے تو اسکا اسباب خود عطا فرماتا ہے۔ اپنے نبی اور اسکے دین کی حفاظت کرتا ہے شکر سے نعمت افزوں ہوتی ہے۔
۲۳۴	۵۹	کاہنوں کو بکثرت شیطانی الہام ہونے۔ ان کا پیشگوئیاں کرنا۔ اور بعض پیشگوئیوں کا سچا نکلنا۔ چار سو نبی کی پیشگوئی جھوٹی ظاہر ہونے کا مسئلہ مرزا صاحب نے کیوں کہا؟ اس کا جواب بحوالہ قصہ مندرجہ بیبل و تفاسیر جن سے ثابت ہے کہ وہ مہنت پجاری تھے نہ برحق نبی۔	شیطانی وسوسہ سے پناہ کی دعا (۵) انبیاء ؑ کی نزول وحی و تبلیغ میں معصومیت (۱۳) برحق نبیوں کے الہام وحی پیشگوئیاں خطا نہیں جاتے (۱۸) نیکی و پرہیزگاری پر اعانت اور گناہ و ظلم سے ممانعت کا حکم (۲۲) شیطانی تسلط کا محل کہاں ہوتا ہے (۲۴) عاقبت متقیوں کیلئے [illegible] مسائل رحمت الٰہی عزت ہے۔ ایمانی عزت کو واکری اور عزت سمجھنا منافقانہ علم ہے (۲۷) گونگے بہرے ہو کر بلا تحقیق مان لینے والے جاندار و نمین بدتر ہیں مسایل میں تحقیق و فہمی تاکید (۲۸) کھوٹے و کھرے کی شناخت (۲۹) شرک فی الالوہیت و فی الرسالت (۳۱) ظالموں کی طرف میل کرنیکی وعید۔
۲۴۲		جواب اعتراضات مولوی نور الدین بر قاضی	
۲۴۳		محمد سلیمان۔ نیز مرزا صاحب کے پیغام مسئلہ ہذا کی تحقیق سے باز رہنے اور سرکشی سے اجتناب کرنے و ذلت رسوائی کی دھمکی وغیرہ کا جواب۔	

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
۲۴۷	۶۰	کثرت شیطانی الہام کیوجہ سے امان اٹھنے بھروسہ کے لایق نہونے اور اسپر بیدل نہونے اور امام الزمان کے الہامی جواہرات کا جوہری ہونیکا جواب	شیطان سے پناہ وحفاظت کا وظیفہ۔
۲۴۹	۶۱	مرزا صاحب کے حق میں دوسرے ایسے ملہمین کے الہام جو مرزا صاحب کی اپنی قرار دادہ شرائط کے موافق سچے الہام والوں کی صفات سے موصوف ہیں۔	..
۲۵۵	۶۲	صوفیوں اور اس مہوسی کے گرفتاروں کو ذرہ ہوش سنبھالکر قدم رکھنے کیلئے مرزا صاحب کے اعلان کا جواب	علت غائی پیدایش جن وانسان انعامات الہی طاعت اللہ سے والبتہ وغیر منفک ہیں۔
۲۵۵	۶۳	سچے الہام کی علامت اول دل آتش درد سے پانی کیطرح بہنے کا جواب۔	..
۲۵۵	۶۴	علامت دوم۔ لذت سرور فولادی میخ کیطرح فصیح عبارت وغیرہ کا جواب	تحقیق سے رکنا مخالفین پر حجۃ کا دستور ہے
۲۵۶	۶۵	علامت ۳۔ شوکت رعب۔ اور جھوٹے میں چوروں مخنثوں وعورتوں کی سی دھیمی آواز شیطانی خاصیت کا جواب	
۲۵۶	۶۶	علامت ۴۔ اس کے اندر خدائی طاقتوں کا اثر وغیرہ ہونیکا جواب۔	..
۲۵۷	۶۷و۶۸	علامات ۵ و ۶۔ انسانکو دن بدن نیک بنانا۔ اندرونی طاقتوں کی گواہی۔ نئی زندگی و روشنی پیدا ہونیکا جواب	
۲۵۸	۶۹	علامت ۷۔ سچے الہام کا ایک آواز پر ختم نہونیکا جواب۔	..
۲۵۸	۷۰	علامت ۸۔ نزدل نہونیکا جواب اور امام ابوحنیفہ صاحب رح کی وعدہ وفائی کا نمونہ	احکام توکل علی اللہ
۲۶۰	۷۱	علامت ۹۔ اکثر علوم ومعارف کے جاننے کے ذریعہ ہونیکا جواب۔	۔
۲۶۱	۷۲	علامت ۱۰۔ سچے الہام کیساتھ بہت سی برکتیں ہونے اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دئے جانیکا جواب۔ مرزا صاحبکی ذلت کا ثبوت وفرعونی نسبت بموجب اعتراف مولوی محمد حسین صاحب	عزت وذلت اللہ تعالی مالک الملک کے ہاتھ میں ہے۔ ازالی دھوکہ بازی ہے
۲۶۲	۷۳	زمانہ کو برا کہنے کا جواب	زمانہ کو برا کہنے کی ممانعت
۲۶۳	۷۴	سچائی کو سچائی ماننے کا جواب	سننے وسوچنے سے اعراض کرنا باعث حسرت عاقبت ہوگا
۲۶۳	۷۵	آریوں کے وید تک اور عیسائیوں کے حضرت مسیح تک الہام پر مہر لگانیکا جواب	
۲۶۴	۷۶	ایمان تازہ رکھنے کے لئے تازہ الہامات وقہاری قوت کا جواب	علاج سوء حافظہ
۲۶۴	۷۷	امام الزمان کے الہام سے باقی الہام کی صحت ثابت ہونیکا جواب۔	..
۲۶۵	۷۸	جبلت میں قوت امامت رکھنے مومن ستارے وامام کے سورج ہونے اور تفرقہ پردازوں پر لعنت کا جواب۔	دنیا دار العمل ہے۔ نہ دار الجزاء اسلئے فوراً سزا نہیں ملتی۔
۲۶۵	۷۹	اولی الامر منکم میں اس شخص کا جو ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو داخل ہونیکا جواب	..
۲۶۷	۸۰	انگریزوں کے خلاف بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہنے اور اپنی جماعت کو اطاعت کی نصیحت کرنیکا جواب	ایذا پر صبر کرنا۔ یہود ومشرکین مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں اور نصاریٰ دوست۔ احسان کا بدلہ احسان۔ جو لوگوں کا شکر گذار نہیں وہ اللہ تعالی کا ناشکرہ ہے۔
۲۶۹	۸۱	اہدنا الصراط المستقیم میں امام کے ساتھ ہو جانے کے اشارہ کا جواب	
۲۶۹	۸۲	جو لوگ ارشاد وہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں وہ خواہ ولی یا ابدال ہوں اونکے امام الزمان نہ کہلا سکنے کا جواب	اصلی باطنی نیکی اچھی ہے نہ ظاہرداری کی۔ اللہ تعالی کو خزانوں کا مالک نجاننا منافقانہ سمجھ ہے
۲۷۰	۸۳	دعوے امام الزمان و مجمع تمام علامات وشرائط ہونیکا جواب اور اسکے متعلق احکام نبوی صلعم اور نگ زیب عالمگیر	(۳) امامت کا قریش سے مخصوص ہونا۔ امامت کی ذمہ داریاں (۷) غیبت سے پرہیز سادہ امانت۔ زہد۔ تقوےٰ۔ قناعت کی عملی تعلیم (۸) عمارات میں صرف کرنے کی ممانعت۔ بلند عمارت کی

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطالب	مسایل جو ضمناً بیان ہوے
۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۵ ۲۷۸		بادشاہ کے حصول سند نیابت امامت کا قصہ۔ امیر المومنین عمرؓ و انکے نائب عمیرؓ کے امارت و امامت کے حالات اُنسے مرزا صاحب کا مقابلہ مضارہ بنانیکا ذکر اور انکی خوش طبیعت درعلیہ نفس امارہ کا ذکر	مناہی اہل تعمیر کنندہ بربال۔ (۹) خود ثنائی سے احتراز کرنے کے احکام۔ کسی پر فخر و زیادتی کرنیکی ممانعت۔ (۱۰) اپنی بزرگی یا کسی بھائی کی منہ پر تعریف کرنے کی نہی اور اس کا علاج۔ (۱۱) عجب نفس کا علاج۔ (۱۲) منجیات و مہلکات کا ذکر۔ (۱۷) اتباع نفس سے بچنے کی دعا ماثورہ۔
۲۸۰	۸۴	دعوے اختلافات دور کرنے غلط خیالات و اعتقادات دربارہ نزول و حیات مسیحؑ کے لئے حکم بنکر آنے۔ کسر صلیب کرنے۔ اور ضرورت کو اپنی حقیقت کی دلیل ٹھہرانے کا جواب معہ نظایر	..
۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶	۸۵	تائید میں نشان ظاہر ہونے سے مسئلہ وفات مسیح میں معتزلہ کے قول کو صحیح اور اہل سنت کو غلطی کا مرتکب سمجھنے اور اپنا فیصلہ نافذ کرنیکا جواب۔ مرزا صاحب کے چند اپنے و متعلقین کے حق میں فیصلے اور انکے مقابل حضرت عمرؓ کے حقانی فیصلوں کی نظیریں اور تحمیات وفات مسیحؑ کے بارہ میں کتابوں کے حوالے	رسول اللہ صلعم کی محبت و حکم شریعت کو اپنے نفس و متعلقین پر ترجیح دینی چاہئے۔
۲۸۶	۸۶	حکم ہونے کے ثبوت میں دلایل و نشان پیش کردہ کا جواب	.
۲۸۷	۸۷	نشانوں کے مقابلہ کرنے۔ اختلاف عقاید کیوقت آنے اور سب بحثیں ختم ہونیکا جواب اور مباحثین سے مرزا صاحب کے گریز کرنے کا ذکر۔	اختلاف اللہ تعالےٰ کے منشا سے چلا آتا ہے۔
۲۸۸	۸۸	چار نشانوں میں اول نشان عربی فصاحت بلاغت نشان کا جواب	..
۲۸۹	۸۹	دوم قرآنی حقایق معارف بیان کرنیکے نشان کا جواب معہ نظایر۔ اذا الشمس کورت کی تفسیر کا ذکر الٹ پلٹ عبارت تفسیر و معانی وغیرہ۔	قرآن مجید میں اپنی رائے کو دخل دینے کی وعید۔
۲۹۱	۹۰	۳۔ کثرت قبولیت دعا کے نشان دئے جانیکا جواب	اللہ تعالےٰ مضطر کی دعا قبول فرمانیوالا اور ساری مخلوقات کی حاجات کا کفیل و فریادرس ہے۔
۲۹۲	۹۱	۴۔ غیبی اخبار کے نشان دئے جانیکا جواب۔	.
۲۹۳	۹۲	رمضان میں کسوف خسوف ہونے کا جواب۔	..
۲۹۴	۹۳	حج کے بند ہونے اور ملک میں طاعون پھیلنے کا جواب۔ کہ یہ پہلے کئی مرتبہ ہو چکا ہے +	راہ خدا سے روکنے والا باس کا موجب کفائی کبھی نہیں ہو سکتا۔
۲۹۶	۹۴	خدا تعالیٰ کا بغیر تلوار کی طرح تائید کے لئے کھڑا ہونے اور مقابل کے شرمندہ ہونیکا جواب	.
۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۶ ۳۲۱ ۳۰۸ ۳۱۹	۹۵	تحریک کرنیوالے واقعہ دمشق کی اجتہادی غلطی۔ دردناک دل تعریف اندیشہ عاجز کے خدا تعالیٰ کے الہامات سے مشرف ہونیکی بہت خوشی اور خواب کی حالت میں "میں کیوں بیعت کروں" کہنے کا جواب۔ نقشہ کی خاطر مرزا صاحب کا روزہ رکھ کر مراقبہ کرنا نیز مونکی دھکیونکا جواب۔ آیتہ لو تقول علینا میں انکی غلط فہمی و مغلطہ دہی و تقریر عسیٰ کا بیان۔ نظایر دجالین۔ کذابین گذشتہ۔ مہلت۔ وابو طاہر قرمطی۔ مکہ معظمہ کی بیحرمتی کے حالات	(۵) متقین کی تعریف وان پر انعام (۶) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع نقصان پر قادر نہیں اور اُسکے سوا سب شئے فانی ہے۔ (۷) موت سے کوئی نہیں بچتا موت فی نفسہ مکروہ نہیں۔ بلکہ محبان الٰہی کے لئے ذریعہ حصول مدعا ہے۔ کافر لوجہ اعمال و عذاب موت سے ڈرتا ہے۔ (۸) یاد موت نعمت ہے (۹) تیاری موت کا فکر (۱۰-۱۱-۱۲) صلعم کے عمل نصیحت و آخر لقاء اللہ تعالےٰ کا ذکر۔ (۱۳) حیات دلہوی کی کیفیت۔ (۱۴) موت میں ابرار و اشرار کی خصوصیت نہیں (۱۵) وقت موت پس و پیش نہیں ہوتا۔ خواہش درازی عمر یادگار بقاء بیشتر عاشقان دنیا کا کام ہے (۱۶) عمر اعمال … (۱۷) لو تقول الخ کی دلیل پر بحث (۱۹) جب آدمی جھیا ہو جاے جو چاہے کرے۔ مومن حق کے طالب جھوٹ ولغو پر جمے نہیں رہتے۔ (۲۰) دجالین کذابین کی شناخت بموجب حدیث شریف (۲۳) شیطان کو مہلت اغوا ملنا۔

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوے
۳۲۵	۹۶	خواب میں مسیح موعود نہ ماننے - امامت حقہ سے بیخبر ہونے - ہمدردی سے رسالہ لکھنے کا جواب - مرزا صاحب کا رسول اللہ صلعم و صحابہ کرامؓ سے زیادہ خبردار ہونے کے دعوے کا ذکر -	عملوں کا مدار نیت پر ہے - اللہ تعہ نیکوکار کا اجر ضایع نہیں فرماتا -
۳۲۶ ع ۳۲۷ ع ۳۳۰ س ۳۳۵ ص ۳۳۸ س ۳۳۶	۹۷	حقیقت بیعت اور مرزا صاحب کے معنے و مرید کے نفس کو معہ لوازم خرید لینے کا جواب منکرین و معترضین بیعت کے اعتراضوں کا جواب سید عبد اللہ رح غزنوی کی نماز - مجلس پر انوار کا حال اور اصطلاحات صوفیہ لم و کیف کی تشریح - بسیار و بدگوئی و بدخلقی و غفلت وغیرہ سے کیونکر بچنے کا سوال -	اللہ تعالے کے منزلہ احکام و ہدایات صلعم کی تابعداری (۲) اسلام میں کوئی تنگی حرج - بوجہ تشدد و رہبانیت نہیں - بلکہ اسنے بیجا قیدلی سے جو پیدا ہے غیر طریق پر چلنے کی ممانعت - اللہ تعہ نے مومنو کی جان و مال جنت کے بدلے خرید لئے ہیں (۳) کسی کو اپنے عبد و غلام بننے کیلے امر کرنیکی نہی (۵) احکام و اقسام بیعت (۹) مداومت آیہ و توبہ کی تعریف (۱۰) توبہ کی ضرورت و فضیلت دعاء سید الاستغفار (۱۱) کس سے بیعت کرنی چاہیئے - رسول اللہ کا جمیع اخلاق فاضلہ کا مجمع ہونا - (۱۲) نماز میں خشوع و خضوع (۱۳) فضیلت و فواید خاموشی (۱۴) کثرت ذکر - طوالت نماز و قصر خطبہ و ترک لغو قیامت کے دن سب کوئی اپنے حال میں محو ہوگا - جو عمل شرع کے موافق نہ ہو مردود ہے -
۳۴۰	۹۸	بیعت کا ثمرہ دینے والے سے اعراض سخت بدذاتی و معارف حقایق و آسمانی برکات کی پیاس کا جواب -	آخرت کے ارادہ کرنے والیکو اللہ تعہ کی عطا کثیر - طالب دنیا کو بھی حصہ ملتا مگر عافیت سے بے نصیب ہے - سعی کرنے سے ہدایت ہوتی ہے - اللہ تعہ بندہ کے گمان کے موافق برتاؤ کرتا ہے
۳۴۱	۹۹	حقایق معارف و قرآنی علوم کے اظہار پر غلامی و اطاعت کے ہاتھ دینے اور ایک جلسہ میں سورہ اخلاص کے ہزار درجہ زیادہ حقایق معارف بیان کرنے کا جواب امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی اس بارہ میں شہادت	مذمت کبر و شیخی - حب جاہ - شہرت و قبولیت خلق - اللہ تعالے دین کی تائید فاجر سے کرا لیتا ہے - مضرت خواہش حصول مریدان و طمع مال پیر و شیخ و مرید کیلئے باعث خرابی ہے - دین خالص ہونا چاہیئے - عبدیت تمام مراتب کمال سے بڑھکر ہے (۴) علم پر غرہ ہونا باعث ہلاکت ہے (۵) اللہ تعہ سے ڈرنا علما کا کام ہے - علو و کبریائی اللہ تعہ کی شان ہے - نعوذ بہ پناہ از علم بر - دل بیطر - و نفس بے صبر و دعاے بے ثمر - کبریائی اللہ تعہ کا حصہ ہے - جس شخص کے دل میں ذرہ برابر کبر ہوگا وہ جنت میں نہ جاویگا -
۳۴۵	۱۰۰	عاجز کے الہامات میں صرفی نحوی غلطیاں ہونیکا جواب	شاعروں و شعر گوئی کی مذمت
۳۴۷	۱۰۱	عاجز کی غلطیو پر مرزا صاحبکے شرمندہ ہونے - و بلیس دعا کرنے اور کسی نمبر پر خشک ملا کے ٹھٹھے ہنسی کا جواب اور اخبار پانیر کا حوالہ -	اللہ تعہ تمسخر کرنیوالوں کے لئے کافی ہے - تمسخر کرنیوالوں کا بیان و انجام - انابت باعث ہدایت ہے -
۳۵۱	۱۰۲	حقایق معارف سے خالی و غلطیوں سے پر الہام سے بجاے فایدہ کے نقصان کے اندیشہ ہونے اور اس بات کو حلفاً کہنے کا جواب	بدون منشاء ہادی حقیقی کوئی کسی کو ہدایت پر نہیں لا سکتا -
۳۵۲	۱۰۳	توجہ الی اللہ - دلکی صفائی سے الہامات میں فصاحت و رنگ کامل وغیرہ کا جواب	•
۳۵۳	۱۰۴	عبد الکریم کی حقایق معارف دانی کی حلفی تعریف اور عاجز کے الہام کا نقص - کسی طریق متروک - و لاعلمی کسی محقق سے سماع قرآن مجید کا جواب -	اللہ تعہ کو قسموں کا نشانہ بنانے اور بار بار قسم کھانے کی مناہی و مذمت - قرآن مجید میں دخل دینے کی وعید - لوگ کاٹ زبان کے باعث منہ کے بل آگ میں ڈالے جائینگے (۵) داعی الی اللہ سے اعراض گمراہی ہے -
۳۶۵	۱۰۵	علم لدنی کے پیشمہ کے نئے - خوابوں اور کشفوں پر استعارات و مجازات غالب ہونیکا جواب	•
۳۵۷	۱۰۶	مجدد صاحب سرہندی رح کے کشف دربارہ آنحضرت کو انکی طفیل خلیل اللہ کا رتبہ ملنا	(۲ و ۳) افاضہ روحانیہ - تفضیلت عبدیت (۴) خیالات فلسفیہ کی مخالفت با انبیاء و نصوص بینہ -

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے
ع۵ ۳۵۸ عف ۳۵۹ و ۳۶۴ س۵ ۳۶۵		اور شاہ ولی اللہ صاحب کے ہاتھ پر صلعم کے بیعت کرنے کا جواب۔ مجدد صاحب رح کے نصایح و اقوال درد خیالات سفسطہ و خوالط فلاسفہ اور اُنکے علوم کا مخرج۔ شاہ ولی اللہ صاحب رح کی تحقیق درباب فرقہ شیعہ مسئلہ امامت اثنا عشریہ مشابہت ہنود و امامت چال مرزا صاحب موعود	جو کچھ عاقبت میں کار آمد نہ ہو لا یعنی ہے۔ التزام متابعت انبیاء عم کے بغیر دام شیطان سے رہائی نہیں۔ (۸) بمقابل نصوص کسی کا کام لائق التفات نہیں۔ کلام محمد عربی ذرکار ست الخ۔ اہل سکر یعنے مجذوب معذور ہیں۔ ملامتی بننے کے لئے حدود شرعیہ سے تجاوز جایز نہیں۔ (۹) فتوے درباب ختم نبوت (۱۱) سچی گواہی کا تاکیدی حکم۔
۳۶۸	۱۰۷	برائے خدا ناراض نہ ہونے اور بیعت میں لینے دینے کا جواب۔ اور مرزا صاحب کا خلاف دستور بجائے پیر کے مریدوں کو تلاش کرنا۔	اللہ تعالیٰ طاقت سے زیادہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا آیات الٰہی کے عوض ثمن قلیل لینے کی نہی۔ پیری مریدی کو ذریعہ معاش بنا لینے کی مذمت۔
۳۷۰	۱۰۸	مدح و ثناء مولوی نور الدین صاحب پر نظر۔ ان کے کچھ حالات کا بیان۔ انکو سیپارہ پڑھا دینے کا جواب۔ ان کے دوسرے ملہم کو چھوڑ کر مرزا صاحب کی بیعت کرنیکی وجہ اور آخر میں مرزا صاحب کے ایک درالہام ناکام اور فہم نافرجام کا ذکر	(۲) کتب کا ذخیرہ بدون عمل گدھے پر بوجھ کے مشابہ ہے (۳) الہام کی پرکھ کیلئے کتاب و سنت کامل معیار ہیں۔ جس کلام میں تقیض ضد۔ افراط و تفریط ہو وہ منجانب اللہ ہرگز نہیں ہوتا۔ دل کے قفل کھلنے کی۔ اللہ تعالیٰ کے داؤ۔ پردہ فاش و غفلت سے پناہ کی دعا (۶) تقوے۔ ایفاء عہد الٰہی۔ و احسان کا حکم۔ (۹) عالموں و مشایخوں کی بات بلا تحقیق دلیل و سند مان لینا شرک ہے۔ برائی دیکھکر اسکو حسب طاقت مٹانیکا حکم۔ (۱۱) مسلمان بھائی کا عیب دیکھکر اس کو آگاہ کرنا و اذیت سے بچانا چاہیئے۔ (۱۵) خالق الاطوار کی قدرت پر بھروسہ و توقیر کا حکم۔
۳۸۳ ع۵ ۳۸۴	۱۰۹	سخت درجہ کی غلطی میں مبتلا ہوئے۔ الہامی طاقت سے پہلے نور دین کو قادیانی کا نمونہ دکھلانے۔ خرق عادت کی چمکار و ناشناختہ الہامات وغیرہ کا جواب آیات طبی جنگ مقدس کا ذکر	مسلمان بھائی سے اپنے نفس کیطرح سلوک کرنا (۵) کسب کشف امور جوگیانہ کام ہے نہ اسلامی (۷) حد سے زیادہ خلاف شرع تعظیم شرک ہے (۸) شرک ظلم عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ شاہ رگ سے قریب تر ہے۔ بیت اللہ شریف جائے عبادت و تعظیم دہی ہے جو مکہ معظمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل میں کسی کو دخل نہیں۔ عزت و ذلت اسی کے ہاتھ میں ہے۔
۳۸۸	۱۱۰	مرزا صاحب کی جماعت میں بہت ملہم ہونیکا جواب اور انکے مجازات استعارات خواب والہام وغیرہ کی تمیز سے بے بہرہ ہونے کا ذکر۔	الہام خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا خلاف سنت صحابہ کرام ہے۔ قصد حسنات کو مجسم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے انت ہے۔ اسکو کوئی روکنے والا نہیں۔
۳۹۰ ع۵ ۳۹۵	۱۱۱	بیعت سے غدر نہ کرنے اور اغراض بیعت و تعلیم علوم کے مطالبہ کا جواب اور مرزا صاحب کی نسبت و اتباع فرعونی کا ثبوت اور بیعت میں داخل ہونے پر جن مضامین کی تعلیم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناصح عمر خوانیں الخ کا جواب۔	اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں۔ سچ بولنا نیکی و جنت کی رہنمائی کرتا ہے۔ جھوٹ کی بدبو سے فرشتے پرے ہٹ جاتے ہیں (۱) توحید و ولایت رب العلمین۔ (۲) اطاعت و اتباع سید المرسلین۔ (۳) تعظیم انبیاء۔ (۴) اولیاء کرام و [illegible] اور عیب جینی۔ غیبت و تحقیر سے حذر کرنا۔ [illegible] امانت [illegible] امین بننا اور بیجا خرچ نہ کرنا۔ (۵) وعدہ وفائی کی پابندی کرنا اور بیگانہ مال نہ کھانا۔ (۶) اخلاص و صحت نیت۔ (۷) تعلی کبر غرور سے پرہیز کرنا۔ (۸) عبادات و دعا کو نہ بیچنا۔ (۹) قول و فعل میں یکسانی ہونا۔ دورُخہ ہونے و حیلہ بازی سے باز رہنا۔ (۱۰) ذکر و توجہ الی اللہ میں مشغول رہنا۔

Marfat.com

صفحہ	فصل	مطلب	مسایل جو ضمناً بیان ہوئے۔
۳۹۵ سے ۳۹۸	۱۱۲	نقارہ کی آواز سے کہنے اور سب کچھ بطور نشان امامت ہونے۔ ۲۰ برس کے الہامات کے رو سے علوم قرآنی و معرفت الٰہی میں بیمثل ہونے کا جواب ۔ مرید کے الہام کی ترمیم کی نظیر۔ معجزات خاتم النبیین صلعم ۔ کرامات صحابہ و تابعین و صالحین۔ احوال تا بلبیسات شیطانیہ ۔ معجزات کرامات و تحدی و ان کی تصدیق وغیرہ کے متعلق بحث۔	اللہ تعالیٰ اپنی قبولیت و نقص کو فرشتوں کی معرفت شہرت دیتا ہے (۲) طالب دنیا نعمائے آخرت سے محروم رہتا ہے (۸) شیطان اپنے دوستوں کو خبریں جھوٹ و سچ ملا کر پہنچاتے ہیں (۹) شناخت اولیاء الرحمان و اولیاء الشیطان ۔ لا الہ الا اللہ و آیۃ الکرسی کے ورد سے شیطانی عمل کی تاثیر دور ہو جاتی ہے۔
۴۱۷	۱۱۳	کشتی کے میدان میں کھڑا ہونے اور قبول نہ کرنیوالوں کا موت کے بعد شرمندہ ہونے کا جواب اور پیر مہر علی شاہ صاحب کے ساتھ کشتی کا ذکر اور سہل طریقہ فیصلہ کی تجویز۔	(۵) اللہ تعالیٰ کی حفاظت و تدبیر سب پر غالب ہے (۶) اللہ تعالیٰ منکروں کے دل پر رعب ڈالتا ہے (۸) اللہ تعالیٰ اونگھ ۔ نیند و تھکنے سے پاک ہے (۱۲) مومنوں کے لئے تواضع و پسندیدہ طریق سے بحث کا حکم۔
۴۲۳	۱۱۴	لیاقت بغیر کام نہ ہونے۔ ناخواندہ شخص کیلئے تحصیلداری کی سفارش اور اسکو مذکوری کے سوا کوئی اور نوکری نہ ملنے کی تمثیل کا جواب۔	اللہ تعالیٰ کے خزانے بے انتہا ہیں۔ اس کے ہاتھ کشادہ ہیں ۔ بڑا غالب صاحب فضل ہے۔ اس کے لئے مثال گھڑنیکی تھی۔
۴۲۴ ۴۳۸	۱۱۵	ہزاروں دشمن دوستوں کے سوالات و اعتراضات الہنے اور نیابت نبوت سپرد ہونے پر اسکی یہ شان کہ چند الہامی فقرے بے ثبوت بغل میں ہوں اور مخالف قوم کی تسلی بکر سکنے کا جواب۔	حق کو حق و باطل کو باطل دکھلانیکی دعا۔ بحث مباحثہ پر ایمان باللہ کی فضیلت ایمان باللہ تعمیر مسجد و خدمت حاجیان سے افضل ہے۔ (۱) صبر۔ رفق ۔ درگذر کا حکم۔ نائم ۔ نابالغ۔ دیوانہ کا مواخذہ سے بری ہونا (۲) ممانعت سب و شتم و لعن طعن (۳) ممانعت بددعا حق دیگراں (۴) علامات المنافقین (۵) خلاف وغدر عہد (۶) کذب (۷) خصومت میں بدزبانی (۱۳) مضارف زکوٰۃ (۱۴) اپنے حق میں بددعا کرنیکی ممانعت و ادعیہ ماثورہ ۔ (۱۵) حرمت تصویر (۱۶) تاثیر کواکب ماننے کی مناہی ۔ اللہ تعالیٰ کی حکمبرداری پر سب مجبول ہیں۔
۴۳۹	۱۱۶	مضمون کو ختم کرنے اور معافی مانگنے کا جواب	
۴۴۰	۱۱۷	کتاب ہذا کے متعلق الہامات مع تشریح و ادعیہ ۔ شکریہ و تاریخ فارسی ۔	

باب سوم

صفحہ	مطلب
۴۴۳	(۱) خلاصہ مضمون خط متعلقہ (۲) حالات کاتب مدح سرائی
۴۴۴	(۳) کاتب کی خدمات اور ان کے عوض ان کی تواضع (۴) کیفیت دوا کولو۔
۴۴۵	حالات سرور عالم صلعم صحابہ کرام رضہ — اخفائے حاجت وز کی تاکید۔
۴۴۶	(۷) ایک سوال کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔
	(۸) مرزا صاحب و مولویصاحب کی محبت مولویصاحب کا نقص صحت (۹) مرزا صاحب کے دعاوی قبولیت دعا وغیرہ ۔
۴۴۸	(۱۰) مضمون دعا مشتہرہ الحکم ۔ (۱۱) آئینہ کمالات کا مضمون اقتداری خوارق پر۔
۴۴۹	لقاء کے مرتبہ پر متوج کے اوقات میں انسانکے حالات کن کا خطا نہ جانا و دیگر برکات ۔
۴۵۰	۱۲ مرزا صاحب کے نشان مسیح سے بڑھکر ہیں معاذاللہ ۱۳ ۔ رسول اللہ صلعم کے معجزا متعلق صحت چشم و ٹانگ ۔
۴۵۱	۱۴ مولویصاحب کا اخفائے اصلی حالت کے لئے تصویر کشتی کے وقت عینک کا جدا نہ کرنا ۔

صفحہ	مطلب
،،	۱۵ موحدانہ مضمون مورخہ الحکم مرزا صاحب کی مخالفت و رد میں
۴۵۲	۱۶ مولویصاحب کا منکر کا نہ عقاید کمنا معہ جواب ۔
مذکور	۱۷۔ اسلئے درخواست نہ کرنا ۔ ۱۸ عاجز کے الہام کی تصدیق ۱۹ ہجرت مسیح کا مضمون و جواب۔
۴۵۴	۲۰ مسیح کو آسمان پر لیجانے اور رسول اللہ صلعم کو غار ثور میں بچا لینے میں قدرت الٰہی کا کرشمہ ۔
،،	۲۱ مولوی صاحب کی مضمون نویسی ۔ دجال کا کانا ہونا خود سرائی ۔ مولوی صاحب کی مشابہت ۔
۴۵۵	۲۲ ۔ استفتاء دربارہ مرتد و باغی و سرکش امام ۔ خاتمہ و نظم

باب چہارم

صفحہ	مطلب
۴۵۶	۲ یعنی مرزا صاحب دربارہ معافی الحکم ٹیکس ایک شخص جو صحیح آمدنی پر مشخص ہوا مریدین کے حلفی بیانات ۔ ۴ مرزا صاحب کا حلفی بیان دربارہ رہن جایداد تردد اہلیہ و بہت سے مصارف سے استقدر بچت و نیاری زیور نتیجہ کفایت شعاری وغیرہ ۔
۴۵۸	جبسٹری کی رسوم و کاغذ اشٹام وغیرہ وہاں ضرورت ہے جہاں اعتبار نہ ہو ۔ گھر میں اس کی کیا ضرورت ۔
،،	استقدر جایداد زیور کملدر آمد رجسٹری و میعاد بیس سالہ کو (۱۰) مسیح موعود مہدی مسعود و امام الزمانی وغیرہ کے دعویدار کو از روے شرع محمدی و قران مجید و حدیث شریف کہاں تک مناسبت و موافقت ہے ۔
۴۵۹ ۴۶۰	تاریخ تالیف کتاب در نظم تمت

Marfat.com

صحت نامہ کتاب عصائے موسیٰ علیہ السلام

نوٹ: بوجوہات چند در چند اس کتاب کے بغیر جگہ چھپنے۔ اہل مطبع کو اصل مسودہ نہ ملنے ۔ حروف کی پڑتال نہ ہونے وغیرہ کے باعث صحت کا پورا اہتمام نہو سکا۔ نیز کاتب کے اپنی طرف سے اعراب لگانے سے جو بوجہ ناواقفی صرف و نحو عربی عاجز نے نہین لگائے تھے بعض جگہ غلطیان ہوگئین لیکن چونکہ انکا ترجمہ لکھا گیا ہے اسلئے جانے تردد نہین۔ یا سے معروف و مجہول کی رعایت اسلئے ضروری نہین سمجھی گئی کہ عبارت خود بتلا دیتی ہے *

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۱۷	تبدیل	تبدل
۷	حاشیہ ۴	ضرور * خصلتین	ضرورت * خصلتان
۸	۶ اور حاشیہ	نام * جھوٹ افترا کرے	* جھوٹ باندھے
۱۱	۱۳	قربان * سب	قربان اور آویں سب
۱۲	۶ و ۹	منزا * دلمنا و	منزہ * ملدد
〃	۱۰ و ۱۷	لا یعنی * او تجربہ	لا یعنی * اور تجربہ
〃	حاشیہ سطر	جو خیر ہے اسکا سوال ہے	ہو بہتر سوال ہے یعنی جسکو سائل اور وسیلہ سے سوال کیا جاتا ہے
〃	سطر ۱۴	کم ہنون	نہ ہنون
۱۴	۱۰ و ۱۱ و ۱۵	ابتداء * اسمین * تبدیل	ابتدائی * اسمین * تبدل
۲۰	حاشیہ سطر ۲	ہم نہ ہنون	ہم اسکو نہ ہنون
۲۱	۲	ترضا ولسوف	ترضہا * ولسوف
〃	۳ و ۶ و ۱۱	ہفت ہین * خلعت * کیونکر	منقضین * خلوت * کیونکر
〃	۹ و ۱۷	کذ لک * حزنیا	کذلک * حزنیا
〃	حاشیہ سطر ۱	ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور کی آیتیں ہیں۔	ایسا ہی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہین
〃	۱۸ سطر ۶	اس نے سچ کے ساتھ جو تم	اس سچ سے جو تم
〃	۹ - ۱۰	کو پھیرنے والے ہین	کو گردن پھیرانے والے ہین
۲۲	حاشیہ سطر ۹	پھیرنے جاوینگے	پھیرے جاوینگے
〃	۳۰	تیری بیوی	تیرا ساتھی
〃	آخیر	آنکھون کے سامنے ہے	آنکھون کے سامنے
۲۴	شروع سطر	[illegible]	فصل (۹)
۲۵	۳ و ۱۷	انبیاء اور ان کے * ہم	انبیاء کے * تہم
۲۵ حاشیہ	[illegible]	ستے اس * تجھے	کے اس * تجھے
۲۸	۹	معلمدر آمد	عملدر آمد ہے
〃	۱۳	ہے ان ارشادات	ہے * ان ارشادات
۳۱	۱۱	سُوعلی اور تعجب	موسی * اور تعجب
۳۳ حاشیہ	سطر ۷	بس	اور
۳۴	۱ و ۱۸	ہے * باہر ہین	ہے * باہر ہین
۳۴ حاشیہ	۴	[illegible]	[illegible]
〃	سطر ۵ و ۹	اس سے * اجماع	اس نے * [illegible]
〃	[illegible]	مجھے صحیح کیا گیا ہے	[illegible]
[illegible]	۲۳	[illegible]	[illegible]
〃	۱۶	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۷ و ۹	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۶	۲۱	سنۃ	سنیۃ
۴۷ و ۴۸	۳ و ۷	دانی * مزا	× * ×
۴۹	۵ و ۱۵	از دست * دالی	الشا * ×
۵۲	۹ و ۱۷	فعل * ۹۸	فعل یہ ہوتا ہے * ۹۹
۵۵	۳	ہو * سبب	ہو * سبب سے
۵۸	۳ و ۱۳	مین بھی * خود بدولت	مین کسی * خود بدولت
۶	حاشیہ سطر ۲	اسکا ترجمہ گذرا	ہے اسکی تحقیق جو گذر چکی
۶۳	۱۱ و ۲۱	مثبت پورا * صیبتہ	مثبت کے پورا * عنت
۶۴	۱	فخر تعالٰہ * تراب (۲)	فخر تعالٰہ * [illegible]
〃	[illegible]	والحدیث علیہ * شہ	والا * علیہم * [illegible]
〃	حاشیہ آخیر	× * ×	[illegible] برتا ورہے۔
۶۵	[illegible]	اللھم * اسکو آباوہ پکارا	اللھم * اسکو پکار آباوہ
حاشیہ	[illegible]	ہمنے سرگوشی * غگین	ہمنے اس سے سرگوشی * وہ غمگین
۶۶	۱۰	نزا کر	فرا کر
۶۸	[illegible]	جعلنٰہ	جعلنٰہ
〃	[illegible]	ہے * الہ سینہ کی باتون	ہین * اللہ کے سینہ کی باتون
۶۹	[illegible]	غرض * پوچھ	غرض * ×
۷۰	[illegible]	ذو * بوجہ	ذا * بوجہ
۷۲	۲۱	[illegible]	کو [illegible]
[illegible]	[illegible]	سربلندی [illegible]	سربلندی قابل توجہ [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible] سے	کیونکہ غرض اس سے
[illegible]	[illegible]	[illegible] اسکے ساتھ کیا گیا	* اسکو ہوتا ہے
۹۰	[illegible]	[illegible] جب	اللھم * جیسے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۹	۹ و ۱۹، ۱۰	صرف + والدہ + اوربجائی	کچھ صرف والدہ مگر
۱۰۰	۲۱ و ۲۲	حش + سہلو نوا	حشش + ×
۱۰۱	۴ و ۱۱	تحقیر الرحیم + وہو	تحقیر + رؤف الرحیم + وھو
۱۰۴	۹ و ۲	پرتو + بضعیف	پرتوہ + لضعف
۱۰۵	۱ و ۲ و ۲۳	حال + فیصلہ + ولکن	حاجۃ + منجا + ویکون
٫٫	حاشیہ	بنقص + حال بیر + البیا	لتقفص + حاجت + اسقدر
٫٫ حاشیہ	سلہ ۱ و ۱۹	لیکن + ہوگئے	اور + ہوگئے ہیں۔
٫٫	سلہ ۳ سطر ۱۳	کی حاجت نہیں۔	حال نہیں ہوتیں۔
۱۱۰	۳ و ۷	طوالت ہے + ہی	طوالت رکھتا ہے + بھی
۱۱۱	۶	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت امام صاحب
٫٫ حاشیہ	سلہ	امام خطبہ پڑھ رہا ہو	امام کے خطبہ پڑھتے وقت
۱۱۲	۲ و ۱۸، ۱۹	دیجائی + مبو الصائغ + صنعا	دکھانای + منبر + الصائغ + صنعا
۱۱۵	۵ حاشیہ سطر ۲	دیکھیں + پہنچت + پوچھا	دیکھیں تو + جنت میں + پوچھا
۱۱۶	۲۲ و ۲۳	بغیر + قبل + درجبہ	بغیر + قبل + درجۃ
۱۱۷	۱۰ اور حاشیہ	اللاحقین + اللہ تعالیٰ	اللاحقین + اللہ تعالیٰ کا
۱۱۹	۱۱ و ۳	بیش + تھے	بیش + کھوئے۔
۱۲۲	۱۰	نحو النفس	ثم النفس
۱۲۳	۱ و ۲۱	سلف + قدر	سلب + قدر
۱۲۵	۱۴	وذخیرہ	ذخیرہ
۱۲۶	حاشیہ ۲ و ۳	لمالہ + جاوین اور	لمالہ + جاوین ان سے جو انہوں نے نہیں کئے اور
۱۳۲	حاشیہ	قلم کے + اسکے	قلم نے + انکی حق کے
۱۳۳	۷ و ۱۹	سیئتے + خیر الدنیا + ہونون ورقات	یعنی اسوحسین + خیر الدنیا + سحول زوع
۱۳۴	۱ و حاشیہ سطر آخر	کی جوسی حالت ہیں وہ ایسلہ تھے	چوتھی حالت میں ایلہ انتہا
۱۳۶	۸	آبرو	ابرو
۱۳۸	۱۳ و ۱۹ حاشیہ	بوجحلت + تلی + توان	ولو حجلت + مثلا + تو نتوان
۱۳۹	۲ و ۹ و ۱۱	یابن + خبیز + ومالی۔	یابن + خبنز + مالی۔
حاشیہ	سلہ ۲ و ۳	کے + کے درمہ	سے + کے آپکی زرہ
۱۴۰	۷ و ۱۰	لعوذہ + دول	لعود + کرول
۱۴۱	۲ و ۴ و ۶	موسی + فقی + دای	ابوموسی + فقی + بلای
٫٫	حاشیہ	سب ساری + بینی + بہت	سپہ سالاری + بھی + نہیں
۱۴۲	۱ و ۱۳	بیباک + تحقیر و توہن	بے باک + تحقیر و توہین
۱۴۵	۲۰	عجب + دیندار	عجب + دیندار
۱۴۶	۱۱ و ۱۲	لیس + یکولون	لیس + یکونون
حاشیہ	۲۱	ہوتا ہے ورنہ	ہوتا ہو تو اسپر تعجب ہوتا ہے
۱۴۸	۱۳	علیھم	عنہم
۱۵۰	۲ و ۳	سخت + تبارک	سخت + تبالک
۱۵۱ حاشیہ	سلہ	رحمت + ہر قسم	رحمت تھا کہ ہر قسم

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۵۲ حاشیہ	۳	خاتمہ	اسکا خاتمہ
۱۵۳	۹	لازم ملزوم	لوازم
۱۶۰	۵ و ۶	سوختہ مزاجی + مجنونہ	سوختہ مزاجی + مجنونانہ
٫٫	۱۷	اعطی کل شیٔ خلقہ	اعطی کل شیٔ خلقہ
۱۶۱	۱۲ اور حاشیہ	خلقہ + کو پیدا کیا	خلقہ + کو عطا کی پیدائش
۱۶۲	۵	امام کے ثواب سے	امام سے ثواب و
٫٫	۱۳	باکل من عمل بدیہ	باکل من عمل یدیہ
۱۶۵	۱۱ و ۲	فرماسکتے + لفظ دوسرون	فرماسکتے ہیں + دوسرے لفظوں
۱۶۷	۲ و ۶	جوہرداری + متدعیہ	جوہرداری + ادعائیہ
۱۷۵	۹	تربیت	تربیت
۱۷۷	۸	تشہد	استشہد
۱۷۸	۸ و ۱۲	وللہ + عرصہ ندیر	× + عرصہ ودیر
۱۸۰	۷ و ۱۵	جوبیت + ساور بکم	جوبیت + سار بکم
۱۸۳	۹ و ۱۲	ومن + سمو + اشہد	من + صحو + اسہد
٫٫	حاشیہ ۷	اعاذنا + سلہ	اعاذنا + سلہ
۱۸۵	حاشیہ ۱	ازرنگ جاپنی پناہیں مجھے بکو	ازرنگ ہاپین تیسی پناہ ملنگا
۱۸۶	۱۱	یوید الدین	لیوید الدین
۱۹۳	۱۹ و ۲۱	منصب + تقطع	منصبہ + تقطع
۱۹۵	۱۲ و ۱۴	طرا سہ + باالله	اطرائہ + باللہ
۱۹۶	۲ و ۱۴	القائل + بابن۔	لقائل + باین
٫٫	حاشیہ ۱۵	لکھے + ناتس کون	لکھتے + بیچاکون
۱۹۷	۱ اور حاشیہ	اللہ نعم + میں سے پناہ	اللہ ونعم + میں مجھے پناہ
۱۹۹	۶ و ۷	والبطلبہ + الشفقت تلق	ولیطلب + الشفقۃ علی خلق
۱۹۹ آخر	۱۲	مبتی والی۔	بیٹی والی
۲۰۵	۵ حاشیہ سطر	ابتاع + کیا کیا دیگا	باتباع + کیا کیا دیگا
۲۰۹	۲ و ۹ و ۱۴	بانی عبور + امام الزمان مسلم	بانی کی عبور + امام الزمانی + مسلم
۲۱۱ حاشیہ	۱۲ و ۲۳	ہیں مجھے کہا + فرمایا کہ مجھے پیدا کیا	ہیں آپکو کہا + فرمایا میرے + پیدا کیا
۲۱۳	حاشیہ آخر	یہاں بھی + بستر	یہاں + بہتر ہے
۲۱۴	حاشیہ سطر ۲	مسیح بیٹا۔	مسیح علیہ + بیٹا۔
۲۱۶	۱۷	پڑھ ہوچکا	پڑھنا ثابت ہوچکا
۲۲۳	حاشیہ آخر	کوئی اور + نمبر ۲۲۳	کوئی آنکو + نمبر ۲۲۴
۲۲۴	۱۴ و ۱۴	نعجنا + متمثل	فتجنا + متمثل
۲۲۵	۵ و ۹	فاتحہ الکتاب + یوم میں	آخر الکتاب + یوم بدین
٫٫ حاشیہ ۲۳	۱۱ و ۵	دروازہ میں + تخجری دیتا ہوں	دروازہ سے + آپکو خوشخبری دیتا ہوں
٫٫ حاشیہ سطر	۱۶ و ۱۷	نہیں پڑھا جاتا + عطا ہوتا جو	نہیں پڑھتا کو آپ سے + اسکو انکا اجر
٫٫	۲	حتی انجام بکرے	کما سے بکرے
۲۲۶	۱۰ و ۱۲	وقع بالیوم + کی بھی + مزاخلت	واقعہ بالیوم + سلفوں کی + مرافقت
۲۲۹	۱۳ و ۲۴	النظر علمہ + کیونکہ + ایک آکر	النظرہ + کیونکہ + ایک شخص آکے

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۲۹	۱۲ و ۱۴	خناثتی بھم واقع	خناثۃ بہ واقعہ	۲۹۹ حاشیہ	۱۴ و ۱۵ و ۱۶	فیوقت ہ العاقبۃ ہ لغو	اسوقت ہ العاقبۃ ہ لغوا
۲۳۰	۱۱ و ۱۳	والی ہ بدنظر ہ بشارت	ہ کو بدنظر ہ بشارت	۳۰۰ حاشیہ	۱۰ و ۱۲	جھلایا ہ کیطرف	جھلانا ہ کیطرف سے۔
۲۳۳	۱۰	سامنے گم	سامنے سے گم	۳۰۰	۱	متحل	متحمل
۲۳۴	۲۰	ومرد وفرو	اور مرد وفرد	۳۰۱	۱۲ و ۱۳ حاشیہ	حضر ہ بستراح ہ بکی	حضرفیہ الستراح ہ بکی کو
۲۳۲	۹ و ۱۲	ظلوماً ہ جھولاً ہ دائم	ظلوم ہ جھول ہ دائم	۳۰۲	۱۱ و ۱۵ و ۱۹	ھوی ہ ادخل ہ لکل	حوی ہ دخل ہ ولکل
۲۳۴	۵ و ۱۱	شہادۃ القرآن ہ دامنے بھی	شہادۃ القرآن مین ہ آنے بھی	۳۰۷	۱۸	رفع اللہ	رفعہ اللہ
۲۳۵	۴	اعوذ	اعوذ سلہ	۳۰۹	۲۳ و ۲۳	طول ہ رحمتہ اللہ	طویل ہ رحمہ اللہ
۲۳۸	۳۰	سادھے ہے	سارھے ہے	۳۱۰	۱۸	سبحان اللہ من	سبحان من
۲۴۱	۶	کے سوا	کھنے کے سوا	۳۱۲	۱۹	سزہ	ہمزہ
۲۴۲	۲	تعجب	تعجب خیز	۳۱۳	۱۰	النقفی ہ مخلعبد واقع	لثقفی لے بعد واقعہ
۲۴۴	۱۶ حاشیہ آخر سطر	الغزت ہ گرنگے	الغزۃ ہ گونگے	〃	۱۳	یہ بھی اپنی موت سے مرا	× ×
۲۴۵	۱۲ و ۲۳	کلمات سراسر ہ مباحثات	کلمات کے سراسر ہ مباحثات	〃	۲ و ۹	لیعنی ہ توقف	بنی ہ واقف
۲۴۶	۸ و ۱۹	فلاہ اور مضمون	فلاۃ سلہ اور متضمن	〃 حاشیہ	۱۰ و ۱۱	اپنے دین ہ اپنے راستہ	اسکے دین ہ اسکے رستہ
۲۴۷	۱۳	جکا	جنکا	۳۱۴	۱۸	بالبیت	باہل بیت
۲۴۹	۷ و ۱۲	مصنوعی ہ نصیحۃ	مصنوعی ہ النصیحۃ	۳۱۶	۱۰ و ۱۷	خیال ہ منصورین	جہال ہ منصورین
۲۵۰	۱۳	فساد	فساء	۳۲۰	۱۹	لبینت	المدینہ
۲۵۱	زیر حاشیہ ۱۵	۱۵ ہ بیمنے ہ دکھاوی	۱۵ ہ ہیم ہ دکھاوینگے	۳۲۱	۷ و ۱۳	ممتس چلمہ ہ غرا	مص ہ تحیلہ ہ غرہ
۲۵۳	۱۹	وھو	وھو سلہ	〃	[illegible]	مائل ہوتا اور نہ تو مہدی ازنہ	غور کرتا اور نفحی کرتا اور نہ
۲۵۵	۱۱ و ۱۲	سیدہ ہ رضا ہ ہوگا	سیدہ ہ رضا کا مصداق ہوگا	〃	[illegible]	بناتا	بناتا اور نہ فلیکرتا
〃	۲۱	کثیر التعداد مین	کثیر التعداد مین سے	۳۲۲	۱۱	سجام	سجاح
۲۵۶	۲۲	الرحیم	الرحیم رخ	۳۲۵	[illegible]	اور ہر ایک	تحقیق اعمال تو کی ساتھ [illegible]
۲۵۷	۱۰ و ۱۶	تحول ہ وژکھاہ وانت	تحول بہ وژکھاوانت	۳۲۷	۱۰ و ۱۸	الذین ہ تتردوا ہ کیا	فالذین ہ شدائد [illegible]
۲۵۹	۱۳ و ۲۳	رھنے سے ہ ان نمینسک	رھنے ہ وان نمیسک	۳۲۸	۱۷ و ۲۰	ہ انجیل ہ گروہ کو ہ والعانت	ہ الانجیل گروہ اپنا [illegible]
۲۶۲	۱۴	انما ضعفوا	انما صنعوا	۳۲۹	۵ و ۹	بیعتہ ہ وبال	بیع ہ وبال
۲۶۳	۱۸	ایذادی ابن آدم نے مجھکو ہ اکیا	ایذادیتا ہے ابن آدم مجکو ہ اکہتا ہے	۳۳۰	۱۰ و ۱۳	علی ان ہ قراب	علی الناکلا ہ قرابیر
۲۶۵	۱۲ و ۲۴	فداہ بلا احصی	فداہ ہ لا احصی	〃	۱۹ و ۲۱	طیلعہ ہ حبۃ خلافت	طیفۃ ہ حبتہ الخلافۃ
۲۶۶	[illegible]	نل ہ یا ایام	بل ہ ایام	۳۳۲	[illegible]	مروۃ ہ نہوا ہ اور	مروتہ ہ نہوا ہ اور [illegible]
۲۶۸	۲۱	دو	دہ	۳۳۳ حاشیہ	[illegible]	کرتے ہ بعض ہ من شر	کرتا کہ [illegible]
۲۶۹	۱۳ و ۱۹	تیکم ہ وادار	تونکم ہ دار ودار	۳۳۵	۱۳ اخیر	من الخنقہ ہ مین	[illegible]
[illegible]	[illegible]	نجات والی ہ ہلاکت والی	نجات نہ والی ہ ہلاکت نجنے والی	〃	[illegible]	فرغر ہ کمال	[illegible] ل
۲۸۱	۲۰	کیا کہا	کیا کیا	۳۳۶	۱۱ و ۱۶	بنیت ہ کھیاہ [illegible]	نسبت ہ [illegible] جانا
۲۸۹	اخیر	صلاح	اصلاح	۳۳۸	۲۲ و ۲۳	لما	لمہم
۲۹۰	۱۲ و ۱۳	واللہ ہ تصحیح	اللہ ہ تصنیع	۳۳۹	۵	عمل	عمل
۲۹۱	۱۳ و ۱۸	ان الحق ہ واقع	انی الحق ہ واقعہ	۳۴۲	۱۲	درہشیہ ہ الوبانی ہ کرونکا	درحدیث ہ الابانی ہ کرونگا
۲۹۲	۱۱ و ۱۹	وادہ وغیرہ ہ سندھونہ	باطلہ وغیرہ کا دو عائشہ	۳۴۳	۱۳ و ۱۵	صلی امر علیہ ہ دب	علیہ وصلی ہ سب
۲۹۴	[illegible]	یونہی [illegible]	یون ہی ہ ادعاشہ ہ تیسر	۳۴۶	۶ و ۱۲	کنیدہ وری ہ واقعا	کشیدہ روئی ہ نے الواقع
۲۹۶	۱۳	دجال	دجالی ہونے	۳۴۹	۲ و ۵	صاحب ہ آخیر	صاحب کی ہ اخیر
۲۹۸	۱	یوں کہا ہے	ہوگا	۳۵۰	۳	زبانی	ربانی

Marfat.com

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۵۱	۲۰	وماکانوا	ماکانوا	۴۰۸	۱۷	کم	کم
۳۵۲	۸	اجبت	احببت	۴۰۹	۱۴و۱۲	وصیلۃ + آپنے	صلۃ + اپنے
۳۵۳	۲۱	کبی	کسبی	۴۱۰	۲۳و۱۹و۱۲	اختنف + عبدالسبن + حکرات	احنف + عبداللہ + خوارق
۳۵۴	۶	اخطی	اخطاء	۴۱۲	۱۲و۱۲	بیڑی + ہتیار + صدسقرہ	(بیڑی) (ہتیار) + صدسقو
۳۵۵	۱۰و۱۱و۲	تغزاون + لا + مسلکم	تغزاءون + لا + مسلکم	۴۱۳	۲۳و۲۱	جادو + طاغوت شیطان + کرکے	(جادو) طاغوت (شیطان) کر
۳۵۶	۴	ولی صاحب	ولی اللہ صاحب	۴۱۴	۱۹و۱	بات + رکھ کر کہ	باب + رکھکر تامل کرین کہ
۳۵۹	۱۹و۹	حکماء اعدیل + مسکین	حکما اعدیل + ملتین	۴۱۵	۱۷و۵	کی جاتی + قتادہ	کئے جاتے + ابوقتادہ
۳۶۲	۲و۱۷و۹	اجماع ہین ہی + افعال + فسق	اجماع ہے + وافعال + تفسق	۴۱۶	۷و۱۲	اشتہاد مین ضمیمہ جعفر خوارق	اشتہار ضمیمہ خارجعفر + خارق
۳۶۳	۲۰و۹	انہوں نے + فسق	انہون نے + تفسق	"	۹و۱۰و۱۸	ردوثواول + والے خطاء فرض ضروری	دوثواول + (والے) خطاء فرض (ضروری)
۳۶۵	۲و۱۱	وحق + التغوبجاخال	حق + التفوہ باشال				
۳۶۷	۱۲و۱۳	صدوم + ۱۱ + ۱۰۹ + ۱۱	صدوم + ۱۰۶ + ۱۱ + ۱۲	۴۲۲	۱۸	ازدست	بلکہ اسکے برعکس
۳۶۹	۵و۱۵	احسان ہے + ملتے	احسانات کا ہی + بنتے	۴۲۵	۱۹و۱۶	فیما + وقعت	وما + فوقیت
۳۷۰	۹	حفظنا من زلت	احفظنا من زلۃ	۴۲۶	۱۷	خلف	اخلف
۳۷۲	۶و۱۵	حملوالتوراۃ + اکی	حملوالتوریۃ + اسکا	۴۲۷	۱۲و۱۴و۱۶	خلفہ + دسٹر + دوم مین کر	اخلفہ + رسالہ سٹر + دوم مین کیے
۳۷۳	۱۱و۱۱	مصرعہ + اسی سے	مقولہ + اس سے	"	۱۶	عہ ما عیہ	عہ یا عیہ
۳۷۷	۵ و حاشیہ	التعجب + عہد وفا	التعجب خیز + عہد کو پورا	۴۲۸	۱۲و۲	گے کئے + شایع	کیے لیئے + شایع ہو
۳۸۰	۱۷و۳	النسب + بجھنا	النسب ہونیکے + دیکھنا	۴۲۹	۷	گمنا	نگمنا
"	حاشیہ ۳و۴	ہمکو ہمارے عیب تبلاوکر	ہماری عیب ہمارے پاس ہدیہ کے	۴۳۰	۲۰و۲۲ حاشیہ	نبوت + خوف + گالین	نبایت + خوب + گالیان
۳۸۵	آخیر حاشیہ	× ×	سے دکہا ہمکو اسد سامنے ظاہر ہو	۴۳۱	۲۰و۲	قابل ملاحظہ + ولاتدعوا	قابل غور ہے + ملاحظہ ہو
۳۸۷	حاشیہ سطر ۱۳	دین	بخدا دین	۴۳۲	۱۲و۱۹و۲۳	دین ودعا + دردہ + غرا	دین ودنیا + کا دردہ + غراء
۳۸۹	حاشیہ سطر ۲	اور اپنے نفس کے فکر مین الخ	اور سیر نفس کیلیے اپنی اندر نور کو	۴۳۳	۴	شرعیہ	شرعیہ کرکے
۳۹۰	۱۱	سے فرماتے	طرف بے روکے والا نقل موجود ہے سے سمجھے	۴۳۴	۱۶و۸	فہتکنۃ + اذنبت	فہتکہ + اذنبت
۳۹۱	۱۶ حاشیہ	انا خیر + مین	امرانا خیر + بلکہ مین	۴۳۷	۲۳و۷	کیف + فلاذبک	کیف + فلا دس بک
۳۹۲	۱۳ حاشیہ	اتکم + دیکا	انکم + دیگی	۴۳۸	۱۳و۲۰و۲۵	مخالف + ہدایات + سمع + فرماتے	مخالف ہدایات + سمعہ + فرماتے
۳۹۳	۲و۶	تودولاامانات + حق العاد	تودولاامامات + حق العباد	"	حاشیہ سطر ۱	ہین	ہین اور اسکی طرف پہیر جاوینگے
"	۱۲و۲	لیعبد اللہ + الکبریائی	لیحید اللہ + الکبریائی	۴۳۹	۲و۵	توکچھ + نذیر ہے	کچھ تو + نذیر ہے
۳۹۴	۱۰و۱۱	بوجھلہ + دوزخی	بوجہہ + دوزخی	۴۴۱	۲و۱۲و۱۳	ذرواد + بکہری + غوا	وذروا + بکہری یا پراگندہ + غوء
۳۹۶	۱۴و۲۲	اسید + روح رعدوان	آسیدہ + روح وروان	۴۴۴	۲۳	ویسی ہی	ویسی ہی ہے
۳۹۷	۱۱ و آخیر	شل + انخیر	جیسے + انجیر	۴۴۷	۱۲و۲۵	حکو + نفرعات	فکو + تفرعات
۳۹۸	۱۱و۱۲و۱۸	تو + ومرید + اگر	× + مرید + ×	۴۵۳	۳	کارنتا	کانتا
۴۰۰	۸	جو شیطان	اور شیطان	۴۵۵	۱۴و۹	باغی سرکش امام + الکمال لے	لوا امام سے باغی سرکش + الکمال
۴۰۲	۲	غرا	غرہ	۴۵۷	۱۴و۱۶و۱۷	تعجب + مرزا صاحب نے پکھایا ہے	موجب تعجب + مرزا صاحب کی پکھلا
۴۰۳	۲۲	مین پڑھے	مین سکنے پڑھے	۴۵۸	۱۱	نکابتوھم	فاکبتوہم
۴۰۵	۲۱	حصیر	خصیر جبر	۴۶۰	۱۵و۱۶	تواخذنا + مولینا	تواخذنا + مولنا
۴۰۷	۲۰	ساوتی	ساری				

صفحہ ۱۲۹ و ۱۵۱ پر علیحدہ پرچیان چسپکا ہے۔

Marfat.com

یَا فَتَّاحُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

تمہید

اما بعد۔ جو کارروائی محرک و موجب تالیف و اشاعت کتاب ہذا ہوئی وہ خط و کتابت ذیل سے عیان ہے جسکی **نقل مطابق اصل** ہدیہ ناظرین ہے *

نمبرا۔ ۲۷۔ اپریل ۱۸۹۹ء

از فقیر محمد یوسف بخدمت بابرکت مخدومی مکرمی جناب منشی الٰہی بخش صاحب و منشی عبدالحق صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مین کل ۲۶۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو امرتسر سے بسواری ریل دھاریوال کیطرف جارہا تھا۔ امرتسر کے سٹیشن پر حافظ حامد علی صاحب جو مرزا صاحب کے پرانے رفیق ہین ملے۔ بٹالہ تک آپکے الہامات کے بارہ مین جو مرزا صاحب کی نسبت ہوئے ہوئے ہین گفتگو ہوتی رہی حافظ حامد علی صاحب نے کہا منشی الٰہی بخش صاحب اپنے الہامات کو کیون نہین شائع کرتے۔ مینے کہا کہ الہامات اسلیئے شائع نہین کیئے گئے کہ شاید مرزا صاحب ناراض ہوجاوین اور نوبت بعدالت پہونچے۔ حافظ حامد علی صاحب بٹالہ سے علیحدہ ہوگئے اور قادیان کو چلے گئے آج حافظ حامد علی صاحب ۲۷ اپریل کو میرے پاس قادیان سے ایک خط مرزا صاحب کا لیکر آئے جو آپکو بجنسہٖ روانہ کرتا ہون۔ اب آپکو لازم ہے

کہ جو خط آپ نے مرزا صاحب کو لکھا ہے یا تو بذریعہ طبع یا بذریعہ قلمی جسطرح مناسب ہو یعنے تین ہفتہ تک جلدی مرزا صاحب کی خدمت مین روانہ کر دین میرے خیال مین صرف تحریری یعنے قلمی بھیجدین مرزا صاحب کو لکھدین کہ دو ہفتہ تک بعد مطالعہ واپس فرماوین ہمارے خیال مین اس خط کا طبع ہونا آپ کی طرف سے مناسب نہین ہے اگر مرزا صاحب طبع کرانے کی اجازت دیوین تو طبع کراوینگے باقی خیریت ہے۔ از دہاریوال جواب امرتسر بدفتر نہر۔

نمبر ۲۔ تحریر مرزا صاحب

میرے پاس شیخ حامد علی صاحب ساکن تہہ غلام نبی نے یہ بیان کیا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب ڈپٹی کلکٹر انہار نے مجھ سے یہ کہا تھا کہ منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور کو مرزا غلام احمد کی نسبت کئی الہامات ایسے ہوئے ہین جن مین اللہ تعالے منشی صاحب موصوف کو یہ خبر دیتا ہے کہ غلام احمد مسرف کذاب ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑہکر الہام ہوئے ہین لیکن منشی صاحب اس مصلحت سے ان الہامات کو کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع نہین کرتے کہ مبادا مرزا غلام احمد ہم پر انگریزی عدالت مین نالش کر دے ہان اگر مرزا غلام احمد بہ تحریری وعدہ لکھدے کہ مین نالش نہین کرونگا تو ہم وعدہ کرتے ہین کہ ہفتہ عشرہ مین کسی اشتہار یا اخبار کے ذریعہ سے ان الہامات کو منشی الٰہی صاحب کے ہاتھ سے شائع کرا دینگے پس چونکہ یہ طریق نہایت عمدہ ہے اور ممکن ہے کہ اس سے کوئی فیصلہ ہو جائے اسلیے مین حضرت عزت کی قسم کہا کر لکھتا ہون کہ مین ایسے الہامات کے شائع کرنے سے کسی عدالت مین نالش نہین کرونگا ہان یہ شرط ہے بلکہ نہایت ضروری شرط ہے کہ منشی الٰہی بخش صاحب خدا تعالی کی قسم کہا کر الہامات شائع کرین یعنے تحریر الہامات کے پہلے یہ قسم کہاوین کہ مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ جو الہامات ذیل مین لکھتا ہون وہ درحقیقت خدا تعالی کی طرف سے ہین اور اگر اس تحریر مین میری طرف سے کوئی گستاخی یا جھوٹ یا افترا ہے تو خدا تعالی اس افترا کا مجھے پاداش دے۔ یہ لکھکر یہ الہامات لکھدین سو مین یہ رقعہ بخدمت حافظ محمد یوسف صاحب اسی غرض سے لکھتا ہون *

(دستخط) الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود

ہ مرقاۃ الیقین ۱۰

Marfat.com

مگر یہ کہ یہ بھی شرط ہے کہ منشی الٰہی بخش صاحب اپنے تکذیب یا تصدیق کے الہامات کو اپنے نام اور پورے پتہ عہدہ و سکونت وغیرہ سے شائع کریں اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر تین ہفتہ[1] تک انتظار کر کے یہ رقعہ کسی اشتہار یا اخبار کے ذریعہ سے شائع کر دیا جائیگا اسکی ایک نقل اسی غرض سے رکھی گئی ہے

فقط ۲- اپریل ۱۸۹۹ء

(گواہ شد) (دستخط) عبد الرحمن حاجی احمد کمال (گواہ شد) (دستخط) مرزا خدا بخش (گواہ شد) (دستخط) نور الدین عفا اللہ عنہ (گواہ شد) (دستخط) معراج الدین عفی عنہ بقلم خود

(گواہ شد) (دستخط) عبد الکریم سیالکوٹی

نمبر ۳ جواب الٰہی بخش

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ الٰہی بخش بخدمت اخی حافظ محمد یوسف صاحب بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ عرض آنکہ والا نامہ جناب و تحریر حضرت مرزا صاحب پہونچی۔ عاجز کو تعجب آتا ہے کہ مرزا صاحب کو تو ماشاء اللہ متانت مستقل مزاجی وقار اور تجربہ کاری کا بڑا دعوی ہے یا اب اس قدر تغیر ہوا کہ کچھ حد نہیں سالہا سال سے وہ عاجز سے واقف ہیں چنانچہ دور دراز تجربہ کے بعد مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام میں عاجز کی نسبت کئی تعریفی الفاظ بھی درج فرمائے ہیں یعنی بے شر انسان نیکبخت متقی پرہیزگار۔ اور فرمایا ہے کہ ابتدا سے ہمارا انکی نسبت نیک گمان ہے اور اخیر پر دعا فرمائی ہے کہ خدا پاک اسکے ساتھ ہو فقط یہ رائے مرزا صاحب کی کچھ سرسری نہیں بلکہ مدت مدید و عرصہ بعید کے تجربہ کا نتیجہ ہے اور اب حضرت مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہ عاجز قسم تحریر کر کے اور پھر الہامات لکھے نیز شرائط مقرر فرماتے ہیں کہ اپنا نام پتہ عہدہ سکونت وغیرہ وغیرہ لکھے۔ اس تغیر و تبدیل حالات سے عاجز بہت متعجب ہے اور بار بار خیال آتا ہے کہ علیم خبیر نے جو اپنے فضل و کرم سے حضرت مرزا صاحب کے حالات کے تغیر کی عاجز کو الہاماً آیہ شریفہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ میں اطلاع فرمائی کیسی صحیح ہے سبحانک

[1] وعدہ تو کر دیا لیکن جس عادت الفاظ اور بجائے تین ہفتہ کے تین سال سے بھی زیادہ گذر گئے لیکن یہ رقعہ شائع نہ ہوا شاید اسلئے کہ بموجب حکم قرآن مجید انتشار نہیں کیا گیا تھا +

اللهِ واتعا سب کچہ اللہ پاک کے قبضہ قدرت مین ہو اور ذرہ ذرہ پر اسکا اختیار ہے جو چاہے سو کرے یُقَلِّبُ کَیفَ یَشَاءُ۔ یَفعَلُ مَا یَشَاءُ۔ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ جناب خیال فرماوین کہ حضرت مرزا صاحب نے جو کچہ اول عاجز کی نسبت تحریر فرمایا کیا وہ صحیح نہین کہ اب عاجز سے قسم وغیرہ شرائط لیتے ہین۔ کیا خدا نخواستہ عاجز کی انسے کسی قسم کی عداوت و دشمنی مقابلہ یا کچہ حسد و بغض ہے۔ معاذ اللہ۔ یا عاجز انپر زور ڈالتا ہے کہ وہ خواہ نخواہ ضرور عاجز کے الہامات کو قبول و تصدیق کرین تاکہ عاجز پر کسی قسم کی شرائط قائم کرنے کی ضرورت و حاجت ہو یا مرزا صاحب کے نزدیک نعوذ باللہ وہ ذات پاک قادر جل جلالہ عالم الغیب والشہادہ بدون پتہ نشان و قسم عاجز کے شناخت کرنے و یادداشت دینے مین مغالطہ کہانیوالی ہے؟ جناب کو خوب معلوم ہے اور مرزا صاحب بہی خوب جانتے ہین کہ عاجز ایک گمنام بے تعلق اور بفضل وکرم مولی غنی وکریم مستغنی المزاج شخص ہے اور شہرت وجاہ طلبی سے الحمد للہ اس ارحم الراحمین کی سنت بیکران و احسان بے پایان سے متنفر و بیزار ہے عاجز کو کیا ضرور ہے کہ ایسے فضول و بے ضروری مخالف اخلاص شرائط کا پابند ہو۔ ہان الہام الہی کی پابندی ضرور ہے اور اپنے اختیار سے باہر ہے۔ مرزا صاحب کے مخالف جو الہام عاجز کو ہوئے اور ہوتے رہتے ہین وہ سوائے آپکے اور تین چار دیگر رفقاء کے بلحاظ ملاقات دیرینہ بنظر ناراضگی مرزا صاحب اب تک کسی کو نہین سنائے گئے۔ اور اسی خیال سے شائع ہی نہین کیے اگر حضرت مرزا صاحب بجوش دلی و فراخ حوصلگی و اخلاص ان ربانی شہادات کو یعنے الہامات کو بلا کسی شرط و اکراہ و عذر کے سننا گوارا فرماتے ہین جیسا کہ اہل اللہ کی شان ہوتی ہے تو عاجز کو حسب اجازت و ارشاد مرزا صاحب انکے بیان و شائع کرنے مین کچہ عذر نہین۔ لیکن جناب غور فرمالین کہ جو امور **مخالف طبیعت۔ مخالف وجاہت۔ اور خصوصاً سلسلہ** پیری مریدی کے حارج و مضر ہون تو وہ ضرور طبعاً ناگوار گذرا کرتے ہین اور پہر جب غصہ[1] آجاتا ہے تو انسان بے قابو ہو کر ایسا ہی ہوجاتا ہے جیسا حدیث

---

[1] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما یطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ (ابوداود) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غضب شیطان

Marfat.com

شریف مین آیا ہے البتہ عباد الرحمن جنکا حافظ و ناصر خود وہ عز اسمہ ہو اور جو حکم وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ کے ادب و لحاظ و تعمیل کرنیوالے ہون وہ البتہ مستثنی ہین اور غصہ مین بے قابو نہین ہوتے اور نہ کسی قسم کی ایذا رسانی کی کارروائی کرنے کی فکر کرتے ہین سو یہ ہر ایک کا منصب نہین بحکم آیۃ کریمہ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ عاجز خاکسار تو رضای مولی کا خواہان ہے اور اسکے احکام کا پابند کسی سے کچھ مقابلہ نہین اور نہ کچھ غرض وہ مالک جو چاہے گا آپ ہی سب کچھ کر کرا لیگا فقط لاہور ۱۴ مئی سنہ ۱۸۹۹ء یوم یکشنبہ

نمبر ۴ جواب مرزا صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی ۱۵ مئی سنہ ۱۸۹۹ء

بخدمت مکرمی حافظ صاحب حافظ محمد یوسف صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا عنایت نامہ پہونچا اگرچہ وہ شرائط جو مینے لکھے تھے

سے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے پس جب تم مین سے کسیکو غضب (غصہ) آوے تو چاہئے وضو کرے

عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع (رواہ احمد والترمذی) ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کسیکو غصہ آوے تو اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جاوے اگر پھر بھی غصہ فرو نہو تو لیٹ جاوے

الا ان الغضب جمرۃ فی قلب ابن ادم الا ترون الی حمرۃ عینیہ وانتفاخ اوداجہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیلصق خدہ بالارض خبردار غصہ ایک کوئلہ ہے آدمی کے دل مین کیا تم اسکی آنکھون کی سرخی اور رگون کا پھولنا نہین دیکھتے جو شخص ایسا محسوس کرے اسے چاہیے کہ اپنا رخسار زمین سے لگا دے۔

ان الغضب جمرۃ توقد فی القلب الم تروا الی انتفاخ اوداجہ وحمرۃ عینیہ فاذا وجد احدکم من ذلک شیئا فان کان قائما فلیجلس وان کان جالسا فلینم بیشک غصہ ایک کوئلہ ہے جو دل مین سلگایا جاتا ہے کیا تم اسکی رگون کے پھولنے اور سرخی آنکھون کو نہین دیکھتے پس جب کوئی یہ حالت کو محسوس کرے تو اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جاوے اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جاوے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب (متفق علیہ) فرمایا رسول

وہ سب قوم کے فائدہ کے لئے لکھی تھی اور انکے لکھنے سے نہ یہ غرض تھی کہ حضرت منشی الٰہی بخش صاحب پر مجھے اعتبار نہیں اور نہ یہ غرض تھی کہ میں نعوذ باللہ انکے لیئے کوئی بد منصوبہ سوچتا ہوں محض نیک نیتی سے لکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ مجھے آسمانی فیصلہ مطلوب ہے یعنے یہ مدعا ہے کہ تا لوگ ایسے شخص کو شناخت کر کے جسکا وجود حقیقت میں انکے لیئے مفید ہے راہ راست پر مستقیم ہو جاویں اور تا لوگ اس شخص کو شناخت کرلیں جو درحقیقت خدا تعالیٰ کیطرف سے امام ہے اور ابھی تک یہ کسکو معلوم ہے کہ وہ کون ہے صرف خدا کو معلوم ہے یا انکو جنکو خدا تعالیٰ کی طرف سے بصیرت[1] دیگئی ہے اسلیئے یہ انتظام کیا گیا ہے[*] پس اگر جناب منشی الٰہی صاحب کے الہامات درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں تو وہ الہام جو میری نسبت انکو ہوئے ہیں اپنی سچائی کا کوئی کرشمہ[2] ظاہر کرینگے اور اس طرح یہ خلقت جو حسب الرحم ہے مسرف کذاب سے نجات پاجائیگی۔ اور اگر خدا تعالیٰ کے علم میں کوئی ایسا امر ہے جو اس بدظنی کے برخلاف ہے تو وہ امر روشن ہوجائیگا لہٰذا میں اسباب سے تو باز آیا کہ منشی صاحب کے مونہہ سے قسم کا اقرار لوں گو خدا تعالیٰ نے بھی قسمیں کھائی ہیں اور ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کے سامنے بعض اوقات قسمیں کھایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ[3] لیکن میں عام لوگوں کو زیادہ توجہ دینے کے لیے خود بصورت حضرت منشی الٰہی بخش صاحب کو قسم دیتا ہوں اور میری طرف سے منشی صاحب موصوف کو یہ قسم ہے کہ اے منشی الٰہی بخش صاحب آپکو اس خدائے قادر ذوالجلال غیور کی قسم ہے کہ میری نسبت جسقدر آپکو خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامات ہوئے ہیں وہ سب کے سب مع ترجمہ

ہے

---

[*] اللہ صلعم نے کہ سخت زور آور وہ نہیں جو دوسرے کو گرادے بلکہ وہ ہے جو بوقت غضب اپنے نفس پر قابو رکھے۔

[1] سوا چند مریدین جناب کے باقی ساری دنیائے مسلمان آپکے نزدیک بے بصیرت ہیں۔ معاذ اللہ

[2] خود بدولت کے الہامات کی سچائی کا کرشمہ درباره داماد مرزا احمد بیگ و میعاد عبداللہ آتھم وغیرہ جو ظاہر ہوا اسکو بھی مدنظر رکھیں ٭

[3] قسم ہے اس اللہ کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے۔

ف نقل مطابق اصل لکھا گیا ہے

لکھکر کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع کر دیجیے۔ میں آپکو اے منشی الٰہی بخش صاحب پھر اس قادر قدوس کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ان الہامات میں سے جو آپنے حافظ محمد یوسف صاحب کو یا حضرت منشی عبد الحق صاحب کو یا کسی اور کو سنائے ہیں یا ابھی سنائے نہیں کوی الہام مخفی نہ رکھیے۔ میں پھر تیسری مرتبہ اے منشی الٰہی بخش صاحب آپکو اس حی و قیوم لا الٰہ الا اللہ کے مصداق کی قسم دیتا ہوں جسنے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف نازل کیا ہے اور قسم کا منشا یہی ہے کہ آپ اسی کے مونھہ کے لیئے اسی کی عزت کے لیئے اسی کے نام کے ادب کے لیئے وہ کل الہامات جو میری نسبت آپکو ہوئے ہیں اس خط کے پہونچنے سے ایک ہفتہ[1] تک کسی اشتہار کے ذریعہ سے شائع کرا دیجیے اور دس اشتہار میری طرف بھی بھیجدیجیے اور کوی الہام جو میری نسبت ہو چکا ہے مخفی نہ رکھیئے اور مین وعدہ کرتا ہون کہ نعوذ باللہ میری طرف سے کوئی آپ پر نالش ہوگی اور نہ کسی قسم کا بیجا حملہ[2] آپ کی وجاہت و شان پر ہوگا میں جانتا ہوں کہ ایسے سب کام بدذاتی ہیں میں صرف خدا تعالےٰ سے عقدہ[3] کشائی چاہونگا تا وہ لوگ جو مجھے مسرف کذاب کا نام دیتے ہیں جو قرآن میں فرعون اور کسی اشد کافر کا نام

---

[1] دینی امور مین جلدی و گھبراہٹ کی کیا ضرور ہے حدیث شریف مین ہے الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان رواہ الترمذی خصلتین یحبھما اللہ الحلم والاناۃ (ای الوقار) رواہ مسلم

[2] اس وعدہ کی بھی کچھ پرواہ نہین کی اخبار الحکم ۲۴ جون سنہ ۱۸۹۹ء ۱۰ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء مین کچھ لکھا۔ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء و ۳۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین بہت لکھا کہیں کذاب خدا تعالی پر افترا کرکے دو چار فقرے سنا کر مامور من اللہ ہونیکا دعوی کرنیوالا۔ رستباز کے بالمقابل بول بننے والا۔ کہین تفرقہ پرداز الہام کا مدعی۔ نقاب سے منہ باہر کر۔ برقع پرے پھینک کر میدان مین نکل وغیرہ۔ کہین متکبر شری خود پسند۔ سنن انبیاء علیہم السلام سے ناواقف پر ظلمت روح تاریکی کی روح وغیرہ لکھا ہے۔ شاید یہ الفاظ آپکے یہان معیوب و بیجا حملہ خیال نہین کیے جاتے۔ غرض عہد کرکے اسکے ایفا کی کچھ پرواہ نہین۔ معاذ اللہ

[3] لیکن آپ تو اقرار نامہ لکھ چکے ہین کہ مین خدا کے پاس اپیل بھی نکرونگا لہذا اب عہد شکنی آپکو شایان نہین کیونکہ ایفاء عہد کی تعریف جو اللہ پاک نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اور پھر نقض عہد پر جو وعید آئی جناب کو وہ سب بحیثیت ایک مسلمان و متبع قرآن مجید ہونے کے مدنظر چاہیے۔ منہ مولف

Marfat.com

نام ہے اور وہ لوگ میرے دعوی مسیح موعود ہونے کی تصدیق کرتے ہین ان مین اللہ تعالی آپ فیصلہ کرے مین تین قسمون کے ساتھ آپ کی خدمت مین عرض کی ہے اور یہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام پیغمبرون کی ہے کہ جب قسم دیکر انکو پوچھا جاتا تھا تو وہ اس جواب کو بغیر کم یا زیادہ کرنے کے اور بغیر کسی قسم کی خیانت و تحریف کر ٹھیک ٹھیک مطابق واقعہ بیان کر دیتے تھے سوا اس سے زیادہ مین کچھ نہین کہہ سکتا آپ اپنے مونہہ سے قسم کھانے سے الگ ہو مگر میرا مدعا بھی اس طور سے حاصل ہو جائیگا ضرور نہین کہ اظہار قسم کرو ٭

(دستخط) مرزا غلام احمد

نمبر ۵ جواب الٰہی بخش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ الٰہی بخش بخدمت مخدومی مکرمی اخی حافظ محمد یوسف صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عرض آنکہ ۔ والا نامہ جناب حضرت مرزا صاحب محکومہ ۱۵ امی ۹۹ ؁ جو بذریعہ رجسٹری جناب کے نام تھا موصول ہوا حضرت مرزا صاحب فرماتے ہین کہ شرائط جو لکھی تھین قوم کے فائدہ کے لیے لکھی گئی تھین لیکن عاجز کے خیال مین اب تک نہین آیا کہ قسم کھانے مین قوم کا کیا فائدہ ہے بلکہ اللہ تعالی کا تو حکم ہے لَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ خیر اب تو حضرت مرزا صاحب نے ناحق کی قسمون سے عاجز کو معاف فرما کر خود عاجز کو بضرورت قسمین دی ہین کیونکہ موجود گی ارشاد وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ اَلَیْسَ فِیْ جَہَنَّمَ مَثْوًی لِّلْکٰفِرِیْنَ کے مومنین خاشعین کو انکی کچھ ضرورت نہین ۔ اگرچہ عاجز اب تک ششن و پنج مین تھا کہ اشاعت الہامات مین خواہ نخواہ انگشت نمائی کا موجب بنا اور اپنی گوشہ گزینی مین خلل ڈالنا کیا ضرور ہے لیکن چونکہ اب حضرت مرزا صاحب اصرار فرماتے اور اللہ جل جلالہ کی قسمین ڈالتے ہین لہذا مجبورًا عاجز انکے ارشاد کی تعمیل مین حتے الوسع سعی کرے گا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ لیکن جو چیز عاجز کی وسعت و اختیار سے باہر ہے اسکے واسطے عاجز ہرگز کوئی وعدہ نہین کر سکتا ۔ الہامات کوئی پانچ دس پندرہ نہین کہ کل شائع

Marfat.com

ہوسکین۔ ہان کوشش کر رہا ہون کہ انکا معتدبہ حصہ معہ تفہیمات وتشریحات انکی خدمت مین گذارش ہو جاوے اور چونکہ حضرت مرزا صاحب نے قوم کے فائدہ کا لفظ لکھکر یاد دلادیا ہے لہذا اسکو مدنظر رکھنا بھی ضرور ہوا تاکہ ارشاد خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسَ پر کچھ عمل ہوجاوے چنانچہ اس ضمن مین انکے ساتھ چند مسائل مندرجہ رسالہ ضرورۃ الامام بھی استفسارًا پیش کرنے کو لازمی ولابد سمجھکر شامل کیے جارہے ہین سو انشاء اللہ العزیز ختم ہونے پر حضرت مرزا صاحب کے ارشاد کی تعمیل کرونگا۔ دربارہ میعاد یک ہفتہ جناب خیال فرماوین کہ عاجز مزدوری وملازمت پیشہ ہونے کے باعث نہایت ہی عدیم الفرصت ہے لہذا اس قلیل میعاد کا جسکی بلحاظ ربانی کام ومنفعت رسانی خلق اللہ ہونے کی کچھ ضرورت نہین عاجز ہرگز اسکا وعدہ نہین کرسکتا۔ دیکھیے حضرت مرزا صاحب جو ماشاءاللہ بالکل فارغ البال اور سوائے ایسے اشغال کے انکو کچھ شغل ہی نہین باوجود طول طویل میعادی وعدون کے عہدبرآ نہین ہوسکے چنانچہ انکے وعدے درباب براہین احمدیہ وسراج منیر (الہاما روپیہ کی لاگت والا) رسالہ قرآنی طاقتون کا جلوہ گاہ منن رحمان وغیرہ جنکے وقت معہودہ کوگذرے ہوے سالہا سال گذر گئے پر غور فرماوین باوجودیکہ انکے پاس استعداد۔ لیاقت فرصت۔ چھاپہ خانہ۔ آدمی کارکن وسب اسباب وسامان موجود ومہیا ہین۔ پھر یہ عاجز خاکسار بیچارہ باین بے بضاعتی۔ عدیم الفرصتی بے سروسامانی بے مائگی وکم لیاقتی کس طرح میعاد کا پابند ہوسکتا ہے۔ ہان انشاءاللہ الرحمن اپنی طرف سے تعمیل ارشاد مین ہرگز کوتاہی نہ ہوگی آیندہ اختیار بدست قادر مختار ہے بلکہ اسکی تالیف کے بارہ مین الہام بھی ہوا ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ لہذا اسکا چلنا وٹھیرنا اسی مالک وقادر مطلق کے ہاتھ ہے خاکسار بالکل ناچیز وبحقیقت ہے والسلام خیر ختام۔ لاہور ۲۳ مئی سنہ ۱۹۹ یوم سہ شنبہ

عرض حال

عاجز ورفقاء عاجز نے ہرچند حتی المقدور کوشش وسعی کی کہ امور مندرجہ ہذا کی نسبت مولوی نورالدین صاحب سے کچھ استفسار کرکر اپنی تسلی کرین اور انکی طبع واشاعت کی نوبت نہ آئے۔ لیکن چونکہ

Marfat.com

پاک کی قدرت وحکمت کہ مولویصاحب ممدوح نے باوجود درخواست اسکو قبول نفرمایا بلکہ اشاعت کی ہدایت فرمائی اور مرزا صاحب نے توبقدر اصرار فرماکر مجبور کردیا کہ طوعاو کرہا انکے ارشاد کی تعمیل کرنی پڑی لہذا عاجز انکی اشاعت و اظہار مین بالکل بری الذمہ ہے ؛

۲- بعض احباب کی معرفت کمترین کی استماع مین آیا کہ متبعان حضرت مرزا صاحب بہت منتظر وموکد ہین کہ کتاب جلد نکلے تو مرزا صاحب اس کے جواب یعنے رد کے لئیے مستعد وآمادہ بیٹھے ہین اسکے نکلنے کی دیر ہے ایک پہونک سے اڑجائیگی یا طغیانی دریا معرفت کے لہرون مین بہا دیجائیگی۔ بھلا آسمان سے زمین کی کیا نسبت چنانچہ مرزا صاحب کی بالواسطہ تحریرات سے بھی اسکی تصدیق ہوئی سو بجواب عرض ہے کہ اگرفی الحقیقت تردید کے لئیے ہاتھ مین قلم لیے ہوئے ہمہ تن طیار ہین تو عاجز اگرچہ نسبت آسمانی و زمینی مذکورہ بالا کا معترف ہے۔ لیکن اس جلد بازی کے معائنہ مین خود مرزا صاحب کا مضمون مندرجہ سرورق براہین احمدیہ حصہ دوم قابل توجہ ہے جس مین آپنے براہین کی نسبت مخالفین کی ایسی ہی حرکت کو بڑا عاقلانہ و منصفانہ جواب دیا تہا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قبل از وقوف بر حق و باطل و صحت وسقم مضمون تردید کے لیے کمربستہ ہونا ہٹ دہرمی نہین تو اور کیا ہے۔ حق طلبی و انصاف پسندی کا تو یہ تقاضا ہونا چاہیئے کہ اگر حق ہو تو آدمی قبول کرنے کے لیے طیار رہے۔ ورنہ اظہار حق کے لیے اسکی تردید کرے نہ یہہ کہ پہلے ہی سے اسکے رد و مقابلہ کی دل مین ٹہان لے چنانچہ اس مضمون کو جس دلچسپ نظم مین آپنے ادا فرمایا ہے وہ یہ ہے ؛

یارو خودی سے باز بھی آوگے یا نہین؟	خو اپنی پاک صاف بناوگے یا نہین؟
باطل کی سیل دلسے ہٹاوگے یا نہین؟	حق کیطرف رجوع بھی لاوگے یا نہین؟
کبتک رہوگے ضد و تعصب مین ڈوبتے؟	آخر قدم بصدق اٹہاوگے یا نہین؟
کیونکر کروگے رد جو محقق ہے ایک بات؟	کچہ ہوش کرکے عذر سناوگے یا نہین؟
سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچہ جواب؟	پہر بھی یہ مونہہ جہان کو دکہاوگے یا نہین؟

Marfat.com

بڑا تعجب ہے کہ باوجود اپنے اس محققانہ و مدبرانہ جواب کے عاجز خاکسار کی عاجزانہ تحریر پر جسکی کیفیت و ماہیت آشکار انہین ہوئی ویسے ہی قابل اعتراض کلمات کا اظہار کرنا کیونکر مناسب و جائز سمجھا گیا

عذر

اگرچہ عاجز خاکسار و رفیق مددگار کو کبھی تحریر و تالیف کا موقعہ نہین پڑا نہ اس قسم کے کام کی مشق و مہارت و شوق ہے۔ بلکہ ایسا شغل عاجز و رفقاے عاجز کی نسبت عادت و مذاق کے بالکل مخالف ہے لیکن خبیر بصیر عزاسمہ نے یہ شعور و بصیرت بخشی ہے کہ تحریر و تقریر مین تکرار اور اسی مضمون کا بار بار اظہار و اذکار ناظرین و سامعین کو طبعاً مکروہ و ناگوار گذرتا ہے بقول ؎

مکرر گرچہ شہد آمیز باشد طبیعت را ملال انگیز باشد

مگر چونکہ مرزا صاحب کے تصانیف کا اکثر تکرار پر مدار کار رہتا ہے بنابران مجیب کو بحالت لاچاری بدرجہ اضطراری اسکی پیروی ناگزیر با اینہمہ تکرار کی تخفیف کی حتے الامکان بہت سعی کی گئی ہے لیکن بعض جگہ اسکا تدارک کما حقہ نہین ہوسکا۔ علاوہ ازین عاجز کی مرضی و ارادہ کی کچھ پیش نہین گئی۔ قلم سے جو قادر مختار نے چاہا نکلتا گیا۔ حالانکہ عاجز و رفقاء عاجز سے نہ کوئی عالم نہ مولوی نہ منطقی نہ فلسفی نہ دین ہی کامل طور پر واقف و ماہر۔ علاوہ ازین اگر ہماری مرضی و ارادہ پر منحصر ہوتا تو اس تحریر تک ہرگز نوبت ہی نہ پہونچتی۔ لیکن ادھر مرزا صاحب کے فرمان نے سب سے بڑھکر احکم الحاکمین وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ کے مشیت و ارادہ اور بہر الہامات نے ایسا کیا کہ بے اختیار اضطرارا الہام فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ کی تعمیل کرا کر چھوڑی جسکے باعث یہ کتاب باوجود اختصار اس قدر ضخیم ہوگئی*

۲۔ اسمین جو واقعات مندرج ہین اکثر ذاتی واقفیت و تجربہ پر مبنی ہین اور انکے اظہار مین حتے المقدور بہت احتیاط کی گئی ہے مثلاً تکرار دعاے استخارہ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ

أمري أو في عاجل أمري وآجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه وإن كنت تعلم أن هذا الأمر
شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة أمري أو في عاجل أمري وآجله فاصرفه عني واصرفني عنه
واقدر لي الخير حيث كان ثم أرضني به اور دخل نفس وشیطان سے تعوذ کے لیئے ادعیہ معوذات کا
ورد رہا باینہمہ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو لازمہ بشریت ہی کیونکہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام جن کی
شان مین اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا ہے وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ
لَهُ عَزْمًا کی عاجز اولاد مین سی ہے اور خطا ونسیان سی مبرا و منزا نہین ہو سکتا ہ

يا رب غفرا إن طغت أقلامنا ... يا رب معذرة من الطغيان
بجلال وجهك خير مسئول به ... وبنور وجهك يا عظيم الشان
وبك المعاذ ولا ملاذ سواك أنت غياث كل ملذ ولهفان
ولك المحامد كلها حمدا كما ... يرضيك لا يفنى على الأزمان
وعلى رسولك أفضل الصلوات و ... التسليم منك وأكمل الرضوان
وعلى صحابته جميعا والألى ... تبعوهم من بعد بالإيمان

ہ چونکہ انسان مختلف الطبائع ومذاق وخیالات ہوتے ہین اسلیے ضرور ہے کہ خاکسار کی نسبت انکی رائین بھی مختلف ہون کوئی کہے کہ ساری عمر ملازمت مین مصروف دنیا رہنے پر یہ انعام یزدانی و فضل رحمانی کیونکر ہو سکتا ہے تو انکی خدمت مین عرض ہے کہ وہ آیت شریف رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ پر جو عاجز کو کئی بار الہام بھی ہو چکی ہے غور فرماوین نیز خیال فرماوین کہ حدیث شریف لَا يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ بھی اسکی معاون ہے جیسا کہ مشاہدہ اور تجربہ ہوا ہے کہ شیخ سید عبد اللہ صاحب غزنوی کے اکثر دشمن بھی انکی صحبت کے فیض وبرکت سی محروم نہین رہے اور عاجز کو تو بفضلہ تعالی وتقدس انکی صحبت بابرکت کا بہت حصہ نصیب ہوا فالحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا ویرضی اگر اس سی بھی اطمینان نہ ہو تو حدیث شریف إن اللہ تعالی لیؤید الدین

Marfat.com

بالرجل الفاجر ہیں فکر کرکے فیصلہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے کام گنہگار رجل فاجر سے بھی لے لیتا ہے۔ پھر سب سے آخر مثل خذ ما صفا ودع ما کدر تو ہر شخص کے لیے موجود ہے۔ فقط فالحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واحبابہٖ وعباد اللّٰہ الصالحین اجمعین۔ آمین ثم آمین ثم آمین

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہٗ ومن یضللہ فلا ھادی لہٗ واشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ شھادۃً تکون للنجاۃ وسیلۃً ولرفع الدرجات کفیلۃً واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ ولا رسول بعدہٗ صلوات اللّٰہ وسلامہٗ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ واحبابہٖ واتباعہٖ وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین وعباد اللّٰہ الصالحین آمین **الھام** ان ارید الا الاصلاح وما توفیقی الا باللّٰہ علیہ توکلت والیہ انیب + اما بعد

باب اول در حالات

فصل (۱) عاجز کا تعارف مرزا صاحب سے قریبا طبع حصہ سوم براہین احمدیہ اور ملاقات سنہ ۱۸۸۲ء سے ہے یعنے اسوقت سے جبکہ موجودہ حاضر باشان و مریدان سے شاید ہی انکا کوئی آشنا و واقف

Marfat.com

ہوا اسوقت انکی دعوت اسلام مخالفین اسلام کو بذریعہ براہین و دیگر اشتہارات و وعدہ ادائ انعام جانبہ بصورت عدم تشفی معترضین اور نیز بحث مباحثہ درباره اثبات معجزات شق القمر وغیرہ و تصنیف سرمہ چشم آریہ ۱۸۸۶ء وغیرہ خدمت اسلامی و اعلاء کلمۃ اللہ مین عاجز معہ رفیقان انکے ساتھہ شامل تہا بناء علیہ مرزا صاحب عاجز سی اور عاجز انکے ہر حال سی بخوبی ماہر ہے حتی کہ مرزا صاحب کے مخالفین عاجز و رفقاء عاجز کو بہی انکی جماعت سمجہکر سب و شتم کرتے اور لکہتے رہے ❊

فصل (۲) وہ اشتہار جو کئی ہزار طبع ہوکر ممالک دور و دراز مین پیشوایان غیر مذاہب و ہریان و فلاسفران وغیرہ کو بہیجا گیا تہا اسکا ترجمہ و روانگی وغیرہ سب عاجز کے ہاتہہ سی ہوکر نکلے اوس ابتداء وقت مین اسقدر تو ملاقات و یکجہتی کہ مرزا صاحب عاجز و رفقاء عاجز کا ذکر و نام اپنی کتب میں بہی درج فرماوین یا اب کثرت مریدان و حاشیہ نشینان مین آپکے حافظہ سے وہ سب کچہ ایسا محو ہوا کہ بوقع ملاقات گذشتہ پر مرزا صاحب نے عاجز و رفیق عاجز کو ایسا ناواقف و بیگانہ خیال فرمایا کہ اپنے دعاوی و دلائل دعاوی کی تبلیغ شروع کردی اور جب تک وہان رہے آپ اسمین مصروف رہے اس تغیر و تبدیل حافظہ و طبیعت مرزا صاحب کا نہایت ہی تعجب ہوا اور خاصکر اسلیے کہ مرزا صاحب نے یہہ خیال نہ فرمایا کہ انکی کونسی مطبوعہ تحریر ہے جو عاجز و رفقاء عاجز نے نہین دیکہی اور کونسا دعویٰ و دلیل ہے جو نہین سنی اور معلوم نہین جنکی تبلیغ انکو مکرر سکرر ضروری معلوم ہوئی ❊

فصل (۳) اشتہارات و تصانیف تو مرزا صاحب کی سب پہونچتی رہی البتہ ملاقات کو ضرور عرصہ گذر گیا تہا جسکے واسطے مرزا صاحب نے ملتان سی واپس ہوتے ہوئے لاہور مین باصرار فرمایا کہ یہان خلوت میسر نہین ہوئی ضرور قادیان آؤ ملاقات کو بہت عرصہ ہوگیا ہے" آپکے اس اصرار پر جو وعدہ کیا گیا تہا اسکی ایفا کا بہت خیال تہا جسکے باعث ستمبر ۱۸۹۷ء مین قادیان جانے کا اتفاق ہوا لیکن مرزا صاحب نے خلوت موعودہ کا کچہ خیال نہ فرماکر ایسی اجنبیت ظاہر فرمائی کہ گویا عاجز کے حال سے انکو کچہ آگہی نہ تہی انا للہ و انا الیہ راجعون الخیر فی ما وقع امید کہ اس مین بہی کئی مصالح و حکمتین اس خالق مالک عزیز و حکیم کی ہونگی ❊

Marfat.com

فصل (۴) اظہار حقیقت کے لیئے بعونہ تقدس و تعالیٰ کچھ اپنا حال تحریر کرتا ہون وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ خاکسار کو الہامات جنکو مرزا صاحب بہ کلمات الٰہیہ سے ہمیشہ تعبیر کرتے ہین محض اللہ پاک کے فضل و کرم سے مرزا صاحب کی **ملاقات** سے پہلے اول اول سید شیخ عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ الرب الرحیم علیہ کی مسجد مین بوقت اعتکاف عشرہ اخیرہ **رمضان** المبارک ۱۲۹۰ھ ہجری مین شروع ہوئی اگرچہ رویاء صادقہ و مکاشفات اس سے بھی پہلے شروع تھے سو اقع ضرورت و حاجت مین الہامات و نصرت فراوان ہوتی رہی چنانچہ ۱۳۱۲ھ مین ایک افسر سے ناموافقت ہونے پر الہام ہوا اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَکِیْلًا ترجمہ سوائی میرے ست کسیکو کارساز بناؤ۔ پہر الہام ہوا نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ قوم ظالمون سے تجہ کو نجات ملی۔ اور یہ الہام اسیطرح پوری ہو گئے۔ الحمد للہ۔ اور **اب تک** کوئی ایسا موقع یاد نہین کہ جس مین مجہ کو الہامات کی کچہ بہی **تاویل** وغیرہ **کرنی** کی حاجت ہوئی ہو **کثرت** سے تو پورے ہو گئے اور ایسے بہی ہین جنکا ابہی انتظار ہی اور بعض (غیر زبان والہن سمیت) ایسے بہی ہین جن کا مطلب اب تک بخوبی منکشف نہین ہوا اور جنکے انکشاف اور تکمیل کی امید قادر مطلق کے فضل و کرم پر واثق ہے کیونکہ ان مین عاجز کا کوئی دخل ہرگز نہین ٭

فصل (۵) تشریح بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جو الہام سمجہ مین نہ آئے اس الہام کا کیا فائدہ اور ایسا الہام خدا جل و علا کیون کرتا ہے وغیرہ" سو اس بارہ مین امور **ذیل** پر توجہ چاہیے (**اول**) غیر زبان مین الہام ہونا اور ایسا ہونا کہ ملہم کی سمجہ مین نہ آئے یہ دلیل تو صداقت و راستی ملہم کی ہے کیونکہ جو چیز ملہم جانتا ہے اور سمجہتا ہے اسپر تو وہ خود **قادر** ہے اور دوسرے شبہ کر سکتے ہین کہ یہ واقف قادر ماہر تہا۔ اس نے خود بنا لیا ہوگا **لیکن** جس چیز سے وہ واقف ہی نہین اور جانتا ہی نہین اس مین اسکی بناوٹ کا شبہ بالکل لغو بے دلیل و باطل ہے بلکہ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ اس خالق مالک علیم و خبیر علی کل شئ قدیر کی طرف سے ہے اور **ملہم کا** اس مین کچہ دخل نہین۔ ہان یہ شرط اس مین ضروری ہے کہ وہ کسی صورت مین خلاف کتاب اللہ سنت

Marfat.com

وتعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہو چنانچہ اسکے متعلق قرآن مجید مین بھی سعید الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ - مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ خلاصہ یہ مدعا و مطلب ہے کہ تو پہلے پڑھنے لکھنے والا نہین تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو یہ باطل پرست و باطل پسند شک کر سکتے اور جس حالت مین یہ امر نہین تو پھر شک کیا

(دوم) دربارہ فرق زبان گو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک عربی تھی اور قرآن مجید بھی عربی زبان مین اللہ رحمن رحیم نے اپنی رحمت سے نازل فرمایا لیکن قرآن مجید کی بے نظیر و بے مانند عربی مین اور دوسری معمولی مخلوق کی عربی مین سب ماہرین جانتے ہین کہ کس قدر فرق و بعد المشرقین ہے کہ کسی کی عربی قرآن مجید کی عربی کی برابری ہرگز نہین کر سکتی اور اس کی مثل ہرگز نہین ہو سکتی ٭

سوم - خود قرآن مجید مین آیات متشابہات و حروف مقطعات - الٓمّٓ - الٓمّٓصٓ - الٓمّٓرٰ - کٓھٰیٰعٓصٓ - طٰهٰ - طٰسٓمّٓ - طٰسٓ - یٰسٓ - صٓ - حٰمٓ - حٰمٓ عٓسٓقٓ - قٓ - وحی و الہامات الٰہی جل شانہ وعم نوالہ موجود ہین جنکا صحیح صحیح مدعا و مطلب آجتک اکثرون نے بیان نہین فرمایا۔ باوجودیکہ قرآن مجید عربی مبین ہے کوئی غیر زبان نہین۔ اور اسکے اللہ جل شانہ کی طرف سے ہونے مین ذرہ برابر بھی ہرگز شک نہین ہے گو ہم یا اور کوئی انکا مطلب سمجھے انکے معانی مین مفسرین کا بہت ہی اختلاف ہے کوئی اسماء قرآن مجید کوئی اسما سور وغیرہ اور کوئی کچھ اور کوئی فرماتے ہین کہ اکابر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ غیر معلوم ہین اور ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ علما انکے ادراک سے عاجز ہین اور کوئی فرماتے کہ متشابہ ہین اور پھر اللہ جل جلالہ خود فرماتا ہے هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

Marfat.com

يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ آگے دعا تعلیم فرمائی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا الخ اس مین گو اختلاف ہو کہ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ پر وقف ہے۔ یا کہ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ پر لیکن بہرحال اللہ جل جلالہ وعم نوالہ علیم وخبیر کو ہی بہتر معلوم ہے اور اسی کے بتلانے سے کسی کو کچھ معلوم بھی ہو سکتا ہے (چہارم) صلح حدیبیہ کے متعلق پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وسلم بموجب القا و حکم الٰہی جلشانہ و عزبرہانہ مکہ شریف کو مسجد الحرام کیطرف باسید عمرہ معہ تیرہ چودہ پندرہ سو صحابہ کرام حسب اختلاف الروایات تشریف فرما ہوئے تو اس سال صلح حدیبیہ ہو کر جسکا نام اللہ تعالیٰ نے فتح فرمایا دوسرے سال وہ وعدہ الٰہی پورا ہوا حالانکہ سب کا یہی خیال تھا کہ اسی سال کے لیے یہ حکم و وعدہ خداوندی ہے اور جلیل القدر صحابہ کو شاق بھی گذرا۔ اس واقعہ مین منام و حکم تو صاف و ظاہر تھا جسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار ہو کر سفر اختیار فرمایا تھا لیکن میعاد و وقت بعد مین ظاہر ہوئی *

پنجم۔ احادیث مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہو کہ کئی منامات و القا کو فہم و اسرار کا انکشاف اسی وقت نہین ہوا۔ بلکہ بعد مدت ہوا۔ عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت فی المنام انی اهاجر من مكة الى ارض بها نخل فذهب وهلى الى انها اليمامة او هجر فاذا هى المدينة يثرب ورأيت فى رؤياى هذه انى هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخرى فعاد احسن ما كان فاذا هو ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين ۔ دیکھیے کہان قبل از ہجرت مکہ شریف کا یہ رویا اور کہان اسکا وقوع و تکمیل یوم احد پر۔ عن عائشة رضى الله عنها قالت قال لى رسول الله صلى الله عليه وسلم اريتك فى المنام ثلث ليال يجيئ بك الملك فى سرقة من حرير فقال لى هذه امرأتك فكشفت عن وجهك الثوب فاذا انت هى فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه تو پھر کسی اور عاجز علما

غلام وطفیلی و ذلہ بردار کا کیا حق ہے کہ ہی وقت کل کی تمامہ سمجھنے کا دعوی کرے ۔

(ششم) علاوہ ان دلائل مذکورہ بالا کے یہی ظاہر ہے کہ اس ذات پاک تعالی وتقدس ورا ورا الوراء کے کلمات طیبات والہامات واسرار وغوامض حسب فحوائے ارشاد قرآن مجید جسکا عاجز کو الہام بھی ہو چکا ہے قُل لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا (الہام ختم) وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ کی بے حد و بے نہایت ہونیکے علاوہ لطیف در لطیف وعمیق در عمیق بھی ہیں۔ جیسا وہ خود لطیف خبیر ہے پس انسان ظلوما جہولا کی کیا ہستی اور کیا حقیقت ہے اور اسکا کیا بے مقدور و محدود دماغ وادراک ہی کہ اس خالق مالک کی کل الطف وعمیق کلمات واسرار کو پورا کامل طور پر فوراً سمجھ سکے تا وقتیکہ وہ رحیم کریم خود ہی اپنے فضل وکرم سے سمجھاوے ورنہ تو یہی عرض صحیح ہے ماعرفناک حق معرفتک وماعبدناک حق عبادتک اور برحق ہی قول امام العارفین خلیفہ رسول رب العالمین کا۔ العجز عن درک الادراک ادراک + والکشف عن ذات اللہ اشراک نظر برین وجوہات کچھ حرج ومضائقہ معلوم نہیں ہوتا۔ اگر کسی الہام کے فہم میں فہم کسی عاجز ملہم کا قاصر رہے ویا الہام بعد مدت منکشف ہو کر کامل طور پر وقوع میں آوے واللہ اعلم بالصواب ۔

فصل (۶) چونکہ کمترین میں کسیطرح کی لیاقت نہیں نہ پڑھا ہوا یعنے نہ عالم نہ مولوی نہ عابد نہ زاہد کوی فضیلت نہیں رکھتا مخلوقات سی بھی کچھ بہت تعلق نہیں مزدوری پیشہ ہے داب ملاقات رسمی و گفتگو مروجہ زمانہ سے بھی اکثر ناواقف اپنے آپکو حقیر وناچیز سمجھا ہے لہذا اول اول اکثر اپنی بے بضاعتی ونالیاقتی کی وجہ سے انعامات واحسانات الٰہی پر نہایت تعجب وتردد ہوا کرتا تھا جنکے جواب میں بارہا تلطف آمیز تنبیہ ہوئی ہی مثلاً جب اولاً دل میں خدشہ گذرا کہ میرے جیسے ناچیز و نالائق کو الہام ہونا اجتماع ضدین ہے تو الہام ہوا

Marfat.com

اِنَّ اللہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَۃً اور بہر دیگر مواقع پر مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا۔ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ جسپر عاجز تائب و نادم ہوتا رہا۔ ڈیرہ غازیخان سنہ ۱۳۲۳ء میں جب الہام ہوا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ تو عاجز تمام روز توبہ و استغفار کرتا رہا کہ شیطان مجھ پر غالب ہوگیا ہے (چنانچہ اس بارہ میں مرزا صاحب کو خط بھی لکھا تھا) اسپر فوراً ارشاد ہوا اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ سُلْطٰنٌ باعث ایسے جوابات ملنے کے و پورا ہونے وعدہ ہائے الہامیہ کے مثلاً **نصرت و فتح** بر اعدا و مخالفین و عطای فرزندان و نام ایشان بالہام و **قبول** ادعیہ و تسلی و تلطف بر ہر موقع اضطراب و تردد و تغیر وغیرہ امور کے یوماً فیوماً یقین و ایمان بڑھتا و ترقی کرتا رہا۔ اور طبیعت میں تبدل ہوتا گیا یہانتک کہ پہلے مجھ کو ایک لحظہ زندگانی کا اعتبار نہ تھا اور خیال تھا کہ ابھی مرا کہ مرا لیکن بعد الہامات و تغیر حالت کے مہلک بیماری میں بھی یہی یقین رہا کہ **جبتک** یہ وعدہ ہائے مُتِّعَ المسلمین بطول حیاتک و بطول بقائک ینفع اللہ المسلمین بطول حیاتک و بطول بقائک وغیرہ اور جو خدمت مجھ کو سپرد ہوئی ہے پوری نہ ہوں تب **تک** میں ہرگز نہ مرونگا وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ ٭

فصل (۷) عرصہ ہوا جب خاکسار نے الہام مُنْشِلْ سہیل یمانی مجھ کو خدا تعالیٰ کی محبت ہے" مرزا صاحب کو استفسارا بھیجا تو اسکے جواب میں مرزا صاحب کی قلم سے یہی نکلا کہ بلا واسطہ غیبی کلمے آپ (عاجز) پر اللہ پاک کا ارادہ فضل و کرم کرنے کا معلوم ہوتا ہے" جو الحمد للہ کہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ الہامات ذیل سے ظاہر ہے مرزا صاحب کو شاید یاد ہوگا جب عاجز نے اپنے آنے کے ارادہ پر ڈیرہ غازیخان سے انکو خط لکھا تو اسکے جواب میں مرزا صاحب نے لکھا کہ تمہارا خط ہاتھ میں آتے ہی الہام ہوا قُلْ تَعَالَوْا سلام علیکم طبتم سبحان اللہ کیا اللہ پاک کے احسان و اکرام ہیں کہ عاجز کا خط پہونچتے ہی مرزا صاحب کو الہام ہوا۔ اور عاجز

بے مقدار کے حق میں کیسے الطاف آمیز الفاظ اس میں ارشاد فرمائے ❖

فصل (۸) ایک کچھ الہامات ورویا چندی از بسیار و مشتے از انبار کے طور پر عرض
ہیں لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِيْ أَوْلِيَاءَ - قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ - صد کتاب
وصد ورق در نار کن ❖ جان ودل را جانب دلدار کن ❖ دل آرامی کہ داری دل در وبند
دگر چشم از ہمہ عالم فروبند ❖ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ
نَذِيْرًا - هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ
كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ - وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَشَاءُ - وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَشَاءُ -
إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ - وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (رحمۃ بمعنے وفور شفقت بہ
تفہیم الہامی ہے) إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ - حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ -
رفعت شان رفت بر اوج فلک ❖ این چنین شد رحمت رب جلیل - أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ الخ - يَا لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ - سُبْحَانَ
الَّذِيْ أَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا (الی) لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا) اور سیر بھی کرادی گئی لِنُرِيَ
إِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ - إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا - إِلٰى صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا
قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا - فَوَقَعَ الْحَقُّ عَلَى الْبَاطِلِ
فَيَدْمَغُهٗ - آسمان بار امانت نتوانست کشید ❖ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند إِنَّا عَرَضْنَا
الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الآیۃ ربّ دتیاں گاجراں وچ رنبا رکھہ وَلَا تُصَعِّرْ
خَدَّكَ لِلنَّاسِ - لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا - فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيْلًا

Marfat.com

ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا. وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی لَكُمْ كُلُّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا + یار چرخ ہفت مین سے اپنا نعرہ ہوگیا - اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ الخ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ - استقامت بہ از کرامت خدادار ی چہ غم داری كَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا مین مرید نہین مراد ہون مجھکو مراد صاحب کہو یہہ بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ پاک جل جلالہ کا خود اپنا ارادہ عاجز پر فضل وکرم کا ہے کسی کے توسل اور عاجز کیطرف سے کسی سعی وکسب یاضت و خلعت وغیرہ کی جہت سے نہین ہے) وَاللّٰهُ یَجْتَبِیْكَ رَبُّكَ وَیُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكَ وَیَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا یَا اَحْمَدُ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ كَذٰلِكَ وَعْدُ اللّٰهِ / ذٰلِكَ اٰیَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ - ایک دفعہ خیال آیا کہ مجھ سے تو کچھ کام اور خدمت نہین ہوئی - اور دوسرے عمدہ وعالی شان کام مین مصروف ہین مجھ کو ایسا مرتبہ کیونکہ مل سکتا ہے جواب ملا نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ - اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ - نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ - جو جا ہیگا اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ - نمکہدا شتہ مار از راہ خطا + خطا درگذار وصوابم نما + اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ - اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ - یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ - اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ یَا رَبِّ انْصُرْ خَیْرَ حِزْبِنَا عَلٰی حِزْبِ الضَّلَالِ وَعَسْكَرِ الشَّیْطَانِ وَاللّٰهِ مَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا اَلَذُّ مِنِ اشْتِیَاقِ الْعَبْدِ لِلْكَرِیْمِ الْمُقْتَدِرِ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ - كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ - اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ - یٰیَحْیٰی خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ - نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ - قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَیُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اَلَا اِنَّ

نصر اللّٰہ قریب۔ حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ ڈمسٹک خلیفۃ اللّٰہ
(اسکے الہامی معنے گھر کا غلامی خلیفۃ اللہ ہے) فُتحت ابواب السماء بماءٍ منھمر۔ نحن جمیعٌ
منتصر۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ اِنّ المتقین فی جنّٰتٍ ونھرٍ عند ملیکٍ مقتدرٍ
اِن یّروا اٰیۃً یقولوا سحرٌ مستمر۔ اِنّ صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ ربّ العالمین
وبذٰلک اُمرت وانا اوّل المسلمین۔ واشرقت الارض بنور ربّھا وجیئ بالنّبیّین ذٰلک
فضل اللّٰہ یؤتیہ من یّشاء۔ لوکان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلافًا کثیرًا امرًا
مقصود سہ جار سید نبّئ عبادی انّی انا الغفور الرّحیم۔ بشّر المخبتین۔ انّما توعدون لاٰتٍ
اِن انا الّا نذیرٌ وّبشیرٌ لقومٍ یّؤمنون۔ ان اجری الّا علی اللّٰہ علیہ توکّلت والیہ انیب
فذکّر انّما انت مذکّر الخ اقم وجھک للدّین حنیفا۔ یا اٰدم اسکن انت وزوجک الجنّۃ
اکان للنّاس عجبًا ان اوحینا الٰی عبدنا۔ یفتح اللّٰہ لکم فسترضوا۔ ذرنی والمکذّبین
اُولی النّعمۃ ومھّلھم قلیلا الیٰ اخذًا وّبیلًا۔ اذا جاء نصر اللّٰہ الخ والضّحٰی واللّیل اذا
سجی الخ ما زاغ البصر وما طغٰی۔ عندنا زلفٰی وحسن ماٰب۔ یا ایّھا المدّثّر قم فانذر
اِنّی معک حیث (اینما) کنت واللّٰہ معکم حیث (این) ما کنتم۔ اذا استعنت فاستعن باللّٰہ۔ اذا
سألت فاسئل اللّٰہ۔ واصبر لحکم ربّک فانّک باعیننا وغیرہ وغیرہ غرض بہت ہیں جن سے
واضح ولائح ہوتا ہے کہ قادر قدیر مالک الملک کا کچھ فضل کرنے کا ارادہ ہے اور چونکہ یہ سب
امور بلاکسب استدعا وآرزو ولیاقت کے محض فضل وکرم رب العالمین واحکم الحاکمین سے ہی
ہیں میرا کچھ دخل نہیں لہٰذا عاجز الہام فاصدع بما تؤمر کی تعمیل میں سست رہا اسی
بنا پر کہ جو کچھ حکم وارادہ احکم الحاکمین کا ہے وہ ضرور بالضرور خود بخود ہو کر رہے گا چنانچہ
اسکا ظہور اسیطرح ہو رہا ہے یعنے بلاکوشش وسعی عاجز کے وہ امور آشکارا ہو رہے ہیں

Marfat.com

اور طرفہ یہ کہ جو لوگ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آشکارا ہوں وہ **خود** انکے مشتہر کرنے واظہار کا موجب بن گئے ہیں حق ہے مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا پھر یہ الہام بھی ہوا ہے ؎

این تقویم بس ست کہ چون نہ اہلِ شہر ناز و کرشمہ بر سر منبر نہ میکنم

تشریحات

ان الہامات میں بعض آیات قرآن مجید ایسی ہیں جن میں خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے اور بعض میں دیگر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مخاطب ہیں اور بعض میں لفظ نبی و رسول بلکہ خاص وہی نام بھی ہیں تو **سوال** ہو سکتا ہے کہ بعد نزول آیۂ شریفہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کے جب کوئی بھی نبی و رسول نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کسی کی ایسی شان ہے کہ ان خاص خطابات و آیات کا مخاطب ہو سکے تو پھر ایسے خطاب و ایسے آیات کیوں الہام میں آئیں بجواب عرض ہے **تشریح اول** دربارہ ایسے آیات و خاص خطابات کے رسالہ **اثبات الالہام والبیعۃ** بادلۃ الکتاب والسنۃ کی عبارت بجواب مغالطہ ۱۶۲ بقلیل تغیر و تبدیل و کمی و بیشی ملخصاً ذیل میں درج ہے جو امید کہ انشاء اللہ الفتاح رفع اعتراض کے لیے کافی ہے وھو ہذا۔

(۱) اگر **الہام** میں اس آیت کا القا ہو جس میں خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب ہے تو **صاحب** الہام یعنی ملہم وغیرہ اسکو اپنے حق میں خیال کرکے اسکے مضمون کو اپنے حال سے مطابق کرے گا اور اس سے نصیحت اور عبرت پکڑے گا بموجب ارشاد اللہ جل جلالہ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ترجمہ پس عبرت حاصل کرو اے آنکھوں والو۔ **لفظ** اعتبار عبور سے ہے اور عبور کے معنے گذر کرنا اور **اصطلاحی** معنے ایک امر میں نظر کرکے اسکے ساتھ اور امور کو پہچاننا ہے۔ اللہ جل جلالہ کا حکم ہے کہ بندگان ایک دوسرے کا حال دیکھ کر یا قصہ سنکر نصیحت پکڑیں اور عبرت حاصل کریں جیسا فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی

Marfat.com

ترجمہ بیشک البتہ اس مین عبرت ہے ڈرنے والے کو اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ بیشک اسمین البتہ پتے ونشان ہین دہیان کرنے والون کے لیے ✤

(۲) انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام اور انکے قصص اسی واسطے قرآن مجید مین اللہ پاک نے اپنی رحمت سے نازل فرمائے کہ بندگان الٰہی اپنے حالات انکے مطابق کرکے دیکھین اور اپنی سعادت اور شقاوت رضا و نارضا خالق مالک کا اپنے حق مین اندازہ کرین یہ نہین کہ ان قصص کو سرسری نظر سے دیکھکر یا داستان سمجھکر عبور کرجاوین پس اگر ایک آیۃ کریمہ جو اللہ جل جلالہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین نازل فرماچکا ہے وہی آیت کسی شخصکو الہاما القا ہو اور وہ شخص اسکو اپنے پروار دکرکے اسکے امر اور نہی اور تاکید و ترہیب و ترغیب کو بطور اعتبار و عبرت اپنے لیے سمجھے تو کچہ مضائقہ وحرج نہین اور بیشک وہ شخص اللہ پاک کے فضل سے صاحب بصیرت اور مستحق تحسین ہے نہ قابل اعتراض ✤

(۳) چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب حکیم امت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہی فوز الکبیر مین اس مضمون و اعتبار کو مشرح تحریر فرمایا ہے جیسا فرمایا۔ اما اشارات صوفیہ و اعتبارات ایشان بحقیقت از فن تفسیر نیست بلکہ نزد استماع قرآن مجید چیزہا بر دل سالک ظاہر گردد و در میان نظم قرآن مجید و حالتے کہ آن سالک وارد یا معرفتیکہ اورا حاصل ہست متولد میشود چنانچہ کسے قصہ مجنون ولیلی شنود و معشوقہ خود را یاد کند و معاملہ کہ درمیان وے و معشوقہ محبوبہ وے میگذرد مستحضر سازد و دراینجا فائدہ ایست فہم آن را باید دانست کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فن اعتبار را معتبر داشتہ اند و در ان راہ سلوک فرمودہ اند تا سنت باشد علماء امت را و فتح طریقہ باشد علوم موہوبہ ایشان را مانند انکہ آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى در مسئلہ قدر تمثیل خواندند اگرچہ معنے منطوق آیۃ آن ست کہ ہر کہ این کارہا کردہ ست اورا راہ جنت و نعیم بنمائیم و ہر کہ اضداد آن عمل آوردہ ست اورا راہ دوزخ و تعذیب بکشائیم لیکن بطریق اعتبار توان دانست کہ ہر کسے برائے حالتے آفریدہ اند آن حالت بروے

جاری ہیکنند من حیث یدری او لا یدری پس باین اعتبار آیت رابہ سلسلہ قدر ربطے واقع شد انتہے پس
اگر کسی پران آیات کا القا ہو جن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے مثلاً اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ
صَدْرَكَ ترجمہ کیا ہمنے تیرا شرح صدر نہین کیا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ترجمہ قریب
ہے تجھے دیگا رب تیرا پس تو راضی ہوگا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ کفایت ہی تیری طرف سے ان کو اللہ
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پس تو صبر کر جیسا صبر کیا اولوا العزم رسولون نے وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ۔ اور صبر دلا تو اپنے
جی کو ان لوگون کی رفاقت مین جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح وشام خواہش رکھتے ہین
اسکی ذات کی فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پس نماز پڑہ تو اپنے رب کے لیے اور قربانی کر وَلَا تُطِعْ مَنْ
أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ اور نہ کہا مان جسکا دل غافل کیا ہمنے بسبب اسکی گناہون
وسرکشی کے بمصداق آیۂ کریمہ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ
اپنی یاد سے اور پیچھے لگا اپنی خواہش کے وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ترجمہ اور پایا ہمنے تجھکو
گم (محبت وطلب مین) پس راہ دکھا دیا۔ اس آیت شریفہ مین ضالاً کے وہی معنے لیے ہین
جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا گیا تہا إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ چنانچہ شاہ رفیع الدین
صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہی ضالاً کے معنے وہم کے کیے ہین اور تفسیر کبیر یعنے تکملہ امام فخر الدین
رازی رحمۃ اللہ علیہ مین بہی اس آیۃ شریف کی وجہ تفسیر ایم عشر صفحہ ۶۰۳ جلد اٹھہ مین ایسی ہی تفسیر
کی ہے چنانچہ فرمایا الضلال بمعنے المحبۃ کما فی قولہ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ای محبتک
ومعناہ انک محب فھدیتک الی الشرائع التی بھا تتقرب الی خدمۃ محبوبک انتہی وَاسْتَقِمْ
كَمَا أُمِرْتَ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ترجمہ اور قائم رہ جیسا کہ حکم کیا گیا ہے تو اور مت پیروی کر
ان کی خواہشون کی۔ تو ان آیات القاشدہ کا بطریق اعتبار یہی مطلب نکالا جاویگا کہ انشراح
صدر۔ عطا۔ رضا۔ کفایت بحکم۔ صبر۔ ہدایت۔ صلوۃ۔ قربانی۔ پرہیز از اطاعت غافلین ذکر
الٰہی ومتبعان ہواء النفس وغیرہ جن لائق یہ شخص ہے علے حسب المراتب اس شخص کو بہی اللہ پاک

Marfat.com

کے فضل سے نصیب ہوگا اور امر و نہی و وعدہ وغیرہ مین باتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو بہی فرمان بردار و کاربند ہونا چاہیے ✤

(۴) یہ عام مشاہدہ و معمول ہے کہ جس قدر آقا۔ امیر۔ سردار۔ اور متبوع عالی شان وذی رتبہ ہوتا ہے اسیقدر اسکے خادم و تابع کی عزت و توقیر ہوتی ہے اور وہ توقیر و عزت در اصل اسی سردار متبوع کی ہے پس اس خیال سے بہی اگر متبعان و خادمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کو بہ طفیل اطاعت و اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کچہ انعام و اکرام عطا ہو تو در اصل یہ سب فضیلت اسے سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے نہ کسی اور کی کیونکہ جس عاجز پر یہہ انعام و اکرام و تلطف و رحمت ہوئی وہ تو طفیلی ہے اسکی کیا شیخی ✤

(۵) پہر آیات مذکورہ کوئی ایسی نہین جو خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہون بلکہ اور مومن اور متبعان بہی ان مین شامل ہین یعنے جسطرح اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ خاص نہین بلکہ ہر مومن صادق متبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسب مراتب انشراح صدر ہوتا ہے بموجب ارشاد فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ترجمہ جسکی ہدایت کا اللہ پاک ارادہ کرتا ہے اسکا سینہ واسطے اسلام کے کہول دیتا ہے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ترجمہ اللہ جل جلالہ نے جس کا سینہ واسطے اسلام کے کہولدیا۔ پس وہ اوپر نور کے ہے اپنے رب سے وغیرہ ایساہی عطای نعماء و رضاء الٰہی کے بارہ مین اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مومنین متبعین کے حق مین فرمایا جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمہ بدلا انکا نزدیک انکے رب کے باغ ہین بسنے کے بہتی ہین نیچے انکے نہرین ہمیشہ رہین گے ان مین راضی ہوا اللہ انسے اور وہ راضی ہوئے اس سے اسی طرح کفایت کے بارہ مین ارشاد وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ترجمہ کفایت کی اللہ تعالے نے مومنون کو لڑائی سے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ترجمہ تحقیق ہم البتہ مدد کرینگے اپنے رسولون اور ایمان

Marfat.com

والدین کی زندگانی دنیا مین اور جس دن کھڑے ہونگے گواہ **ایسا ہی صبر** کے واسطے مومنین کو ارشاد ہے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ترجمہ اے ایمان والو صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر دلاؤ اور لگے رہو اور تقوی اور صادقین اور صابرین ذاکرین کی مجالست کیواسطے فرمایا یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچے لوگون کے وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ پیروی کر راہ اس شخص کی جو رجوع کرتا ہے طرف میری وَلَا تَتَّبِعُوْا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ ترجمہ اور مت چلو ان لوگون کی خواہش پر جو گمراہ ہوئے اس سے پہلے وَلَا تُطِیْعُوْا اَمْرَ الْمُفْسِدِیْنَ اور مت پیروی کرو مفسدون کے کام کی۔ ایسا ہی صلوۃ وغیرہ کے واسطے ارشاد اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ترجمہ قائم کرو تم نماز اور ادا کرو زکوۃ اور درباره **قربانی** ارشاد وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ ترجمہ اور اونٹ قربانی کے ٹھیرائے ہین ہمنے تمہارے واسطے نشانی دین کی تمہارا اس مین بھلا ہے **اسیطرح ہدایت** کے بارہ مین عام ارشاد فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ترجمہ اور جن لوگون نے محنت کی ہماری راہ مین البتہ دکھلاتے ہین اور دکھلاوینگے ہم ان کو راہ اپنی **ایسا ہی درباره استقامت** عام ارشاد وعدہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ترجمہ تحقیق جن لوگون نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت وقائم رہے اوپر اسی کے اترتے ہین ان پر فرشتے یہ کہ مت خوف کرو اور مت غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جو تھے تم وعدہ دیے جاتے **اسیطرح** ارشاد لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ترجمہ قرآن مجید ٹھیر ٹھیر کر عمدہ طور سے پڑھ **اسمین** بھی اگرچہ خطاب خاص ہے لیکن حکم عام ہے بلکہ اللہ جل شانہ وعم نوالہ نے اپنا فعل مبارک بھی ترتیل قرآن مجید فرمایا ہے جیسا کہ وَرَتَّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا **اسی سبب سے** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَنْثُرُوْہُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَھُذُّوْہُ ھَذَّ الشِّعْرِ قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِہٖ وَحَرِّکُوْا بِہِ الْقُلُوْبَ وَلَا یَکُنْ ھَمُّ اَحَدِکُمْ اٰخِرَ السُّوْرَۃِ ترجمہ قرآن شریف

Marfat.com

کو ایسا پراگندہ نکرو جیسے ردی کھجوروں کو پھینکتے ہیں اور شعر خوانی کی طرح اس میں جلدی نہ کرو بلکہ اسکے عجائب پر ٹھیر کر غور کرو اور اسکے ساتھ اپنے دلوں کو ہلاؤ اور پڑھتے وقت تمہارا یہی خیال نہ ہو کہ سورہ کب ختم ہوتی ہے پھر یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اسمیں بھی اول خطاب خاص اور پھر سب امت کو جمع فرما کر ارشاد فرمایا ایسا ہی وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ الی فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا۔ وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِیْنٍ۔ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ۔ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْھَرْ وغیرہ **گو خاص خطابات** ہیں لیکن تمام امت کو بھی ہدایات ہیں اور سب کا انہی پر عملدرآمد۔ **مسلمانوں میں آجتک کوئی** اسکا قائل نہیں کہ یہ **خاص** ہیں کسی دوسرے کو انکا عمل کرنا نہیں چاہیے **بلکہ اہل اسلام اسکے** بھی قائل ہیں کہ جو خطابات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں ہیں وہ باتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اکثر سب امت کو بھی ہیں علاوہ ازیں حکم اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدٰھُمُ اقْتَدِہْ بھی وجوب العمل والاطاعت پر ان ارشادات وہدایات کے علاوہ **شفاعت** جو مہتم بالشان باعظمت ومعزز امر ورتبہ ہے جو کامل طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اللہ پاک نے مقرر فرمایا ہے اس سے بھی ارحم الراحمین نے علی قدر مراتب و منزلت مومنین ومتبعین کو محروم نہیں فرمایا۔ جیسا بخاری ومسلم میں ہے شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَشَفَعَ النَّبِیُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ **ترجمہ** شفاعت کرچکے فرشتے اور شفاعت کرچکے انبیا اور شفاعت کرچکے مومنین اور نہیں باقی رہا مگر ارحم الراحمین۔ نیز **صحیحین** میں ہے فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْکُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَۃً فِی الْحَقِّ قَدْ تَبَیَّنَ لَکُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لِلّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لِاِخْوَانِھِمُ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ **ترجمہ** پس قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے نہیں تم میں سے کوئی شخص اپنی ثابت شدہ حق پر ایسا سخت تقاضا کرنے والا جیسے کہ مومن قیامت کے دن

Marfat.com

اپنے مومن بھائی کی خاطر جو گرفتار دوزخ ہوگا تقاضا کریگا تو مومنین کی شفاعت تو بجائے خود ہے بلکہ فرمایا ان السقط لیراغم ربہ اذا ادخل ابویہ النار فیقال ایھا السقط المراغم ربہ ادخل ابویک الجنۃ **ترجمہ** تحقیق کچا بچہ البتہ جھگڑے گا رب اپنے سے جس وقت اسکے ماں باپ دوزخ مین داخل ہونگے پھر کہا جاویگا اے گرے ہوئے بچے اپنے رب کے ساتھ جھگڑنے والے داخل کر تو اپنے ماں باپ کو جنت مین وغیرہ **غرض** وہ ارشاد و احکام جنکے ساتھ اللہ جل جلالہ نے خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرمایا ہے دوسری جگہہ قرآن مجید مین جب دوسرون کے واسطے بھی موجود ہین جیسا کہ آیات واحکام مذکورہ بالا مین ذکر ہوا تو دوسری انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام والے خطاب بھی اگر متبعان سید الاولین والآخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے واسطے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کا انعام وارشاد ہے الہامون یا آوین تو کیا مضائقہ ◆

(۷) پس جب ثابت ہوا کہ خطابات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مین اور مومنین متبعین بھی شامل ہین تو اگر ان خطابات کو صاحب الہام بطریق اعتبار و الفاظ اپنے حق مین سمجھے تو کچھ حرج وممانعت نہین بلکہ اگر ملہم یہی سمجھے کہ خاص مجھکو خطاب ہے تب بھی شرعاً کچھ قباحت نہین کتاب وسنت واقوال علماء امت بسلف صالحین و خلف سے کچھ اعتراض پایا نہین جاتا انتہی فقط ◆

(۸) ہان یہ بہت ہی ضروری ہے کہ بندہ عاجز ملہم کو ان انعامات واکرامات سے جو اس ناچیز کو بطفیل اتباع ہادی جن وانس سید ولد آدم موصوف باوصاف ومخاطب بخطابات شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب ہوے ہین مغرور ہوکر اپنے آپ کو بھولکر اپنے جامہ سے باہر ہوکر لوگون مین اپنی فضیلت و شیخت و تعلی و تفاخر مشتہر کرنے کی تدابیر مین مصروف دیکر مخلوق الٰہی و امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیر جانکر اپنے آپ کو سب سے انا خیر کہکر تباہ و برباد نہ کرنا چاہیے بلکہ ترقی انعامات و حالات کے واسطے ارشاد قرآن مجید وَلَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ کو مدنظر رکھکر اپنے محسن

Marfat.com

مولی خالق ومالک جلشانہ وعز برہانہ وسلطانہ وعم احسانہ واکرامہ وامتنانہ کی شکر گذاری عبودیت مسکنت و اتباع رسول رؤف الرحیم صلے اللہ علیہ وسلم مین ہمیشہ مصروف رہکر خوشنودی ورضائے مولی کریم وکامیابی کامل کے واسطے بخضوع وخشوع وبالحاح وزاری دعامین لگے رہنا چاہیے اوراد ادعیہ ماثورہ ومسنونہ جیسے سورہ فاتحہ شریف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اٰمِیْنَ کو تدبر وتفکر معانی پڑہنا و اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَیُّ وَیَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ وغیرہ کا ہردم ورد و لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور نیز درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ کو وظیفہ بنانا چاہیے چنانچہ سورہ فاتحہ ودرود شریف عاجز کو الہام سے بہی تلقین ہوے ہین

فصل ۱۰

تشریح ثانی خطاب باسم خاص انبیا علیہم الصلوة والسلام کے بارہ مین معلوم ہو کہ پیغامبرون کا نام مبارک اگر خواب مین یا الہام مین کسی ملہم کی نسبت آجاوے تو لوگ حیران وبرافروختہ ہوکر اعتراض کرتے ہین کہ یہ شخص پیغمبری کا مدعی ہے اور یکلخت اسکی نسبت جو چاہتے ہین برا بہلا کہتے ہین سو اگر وہ شخص ملہم واقع مین اشارتا وکنایتہ کسیطرح بہی مدعی نبوت کا ہو تو بیشک معترضین حق پر ہین کیونکہ ان خاص برگزیدگان ومحبوبان ومقربان بارگاہ عالی الٰہی کی برابری سے چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ کا مصداق ہے معاذاللہ مین اس خیال واعتقاد سے بریت ظاہر کرتا ہون اور توبہ عاجز گنہگار خاکسار بے مقدار انکی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنا فخر سمجہ کر ان کی کسی وصف کی برابری بہی نہین کرسکتا (۲) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مناسبت کے باعث ایسا نام آتا ہے اور

Marfat.com

ہوسکتا ہے جس سے مقصود بالذات اس مناسبت وصفت کا اظہار مراد ہو جیسے بول چال روزمرہ مین بہادر کو
شیر و رستم فیاض و سخی کو حاتم عادل کو نوشیروان بے عقل کو گدہا و الّو متکبر و تعلی پسند کو فرعون بخیل
کو قارون متمرد و سرکش کو ابوجہل وغیرہ وغیرہ سے پکارتے اور تعبیر کرتے ہین حالانکہ اصل مین مشابہت
حقیقی نہین ہوتی یا جیسے حضرات صوفیہ کرام و اولیاء ذوالاحترام نفس امارہ کو فرعون و روح کو موسے
علیہ السلام سے تشبیہ دیتے ہین چنانچہ شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے قوی النفس کو فرعون
و قلب کو حضرت موسی علیہ السلام اور روح کو عصاء موسی علیہ الصلوۃ والسلام سے مشابہت بیان فرمائی
ہے۔ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہان بہی بباعث غلبہ توحید آلہی کے اسم مبارک حضرت ابراہیم علیہ
الصلوۃ والسلام اور بباعث نسبت عبودیت و اقرار تقصیرات و ورد ربنا ظلمنا انفسنا الخ کے اسم مبارک
حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہ آئے ہون اور اسیطرح جیسا کہ آگے ذکر آئیگا کسی فرعون مجوزہ
کے مقابلہ پر یا کسی اور دینی غیرت ویا حضلت کے باعث اسم مبارک حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام وغیرہ
استعمال ہوئے ہون جیسا کہ مثل مشہور ہے لِکُلِّ فِرْعَوْنَ موسی اور تعجب یہ ہے کہ اگر کسی کی خصلت
ذمیمہ پر اسکو فرعون یا قارون کہا جاوے تو لوگون کو ہرگز وحشت نہین ہوتی۔ پہر اگر کسیکو کسی اچہی
خصلت و پسندیدہ عادت کے واسطے آدم۔ موسی۔ عیسی۔ یحیی۔ ہارون یا احمد صلوات اللہ علیہم
اجمعین خواب یا الہام مین کہکر خطاب کیا جاوے تو کیون گہبرانا چاہیے (۴) یہہ بہی قابل توجہ و غور
ہے کہ موافق ارشاد حدیث شریف تَسَمَّوا بِاَسْمَآءِ الْاَنْبِیَآءِ الخ کی اکثر مسلمین و مومنین اپنے فرزندون
کے نام تبرکاً انبیاء یعنے۔ ابراہیم۔ اسمعیل۔ اسحاق۔ یعقوب۔ موسی۔ یوسف عیسی
و احمد۔ محمد علیہم افضل الصلوات و اکمل التحیات کے نام رکہہ لیتے ہین اور کوئی معترض نہین ہوتا
پہر اگر الہام و خواب مین جن پر انسان کا اپنا کچہ دخل و تصرف نہین و بالکل بے اختیاری حالت ہے
کا ایسا نام رکہا جاوے یا پکارا جاوے تو کیون تعجب کرنا چاہیے +

فصل (۱۱) تشریح ثالث لفظ نبی و رسول کی نسبت واضح ہو کہ جب کبہی کسی ملہم کو ان
الفاظ سے خطاب ہوتا ہے تو اس جگہہ حقیقی لغوی معنے یعنے نبی خبر دینے والا اور رسول بہیجے

Marfat.com

بھیجا ہوا مراد ہوتی ہین نہ اصطلاحی شرعی معنے جو کسی صورت مین کبھی بھی نہین ہو سکتے کیونکہ بعد نزول اسی آیۃ کریمہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ کے ہرگز ہرگز کسی کے واسطے اسلامی دنیا مین یہ معنی نہین ہو سکتے اور نہ کوئی فرد اس امت مرحومہ خیر الورا مین اسکا قائل ہے - اور جو کوئی اسکی ذرہ بھی مخالفت کرے نبوت کو ناقص و کامل وغیرہ کہکر کچھ اپنی فضیلت کے واسطے بنائے یا کہے وہ ہرگز قابل سماعت نہین کیونکہ دین اسلام بموجب ارشاد الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ہر طرح سے کامل و مکمل ہو کر باعث خوشنودی و رضا رب رحیم و کریم ہو چکا ہے اس مین کبھی کسی تغیر و تبدل کی گنجایش و حاجت و ضرورت نہین

فصل (۱۲) عاجز کثیر العیوب مین نقائص سستی و کاہلی بھی تھے سو الحمد للہ علی احسانہ و اکرامہ کہ بفضلہ تعالی و تقدس دور ہو گئی ہین اور ہوتی جاتی ہین مثلاً صبح کی نماز قریباً ہمیشہ قضا ہو جاتی تھی بموجب ارشاد وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي سے وقت پر ادا ہونے لگی اشغال عزیز سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی وصایا و تعلیمات مین جو کچھ سستی ہو گئی تھی وہ حکم شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ سے دور ہو کر دو سورہ فاتحہ و مداومت ذکر یاحی یاقیوم برحمتک استغیث پر خود بخود تاکید و تعمیل شروع ہو گئی اور قساوت قلبی مین کمی ہونے لگی اور ارشاد إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا بھی نصب العین ہونے لگا نماز ظہر عادتاً مین دیر سے پڑہتا تھا حکم أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ سے اسکی جلدی کی فکر پڑگئی مسجد مین نماز پڑہنی کبھی اتفاقیہ میسر ہوتی تھی ارشاد سے فرماتے ہین نبی کہ جلادون مین انکے گھر + ہوتے نہین جو آن کے شامل نماز مین + سے گھر مین بلا عذر نماز پڑہنے سے اب دل ڈرتا ہے علی ہذا القیاس یہی حکم ہوا ہے ؎ خلاف پیمبر کسے راہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + نیز مین عاشق ہوان اگر اپنی پوری صدا کا + مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا + بلکہ جسمانی کمزوری و دیگر بیماریون کو بھی بدون استعمال ادویات و مقویات شافی مطلق و قادر برحق کے فضل و کرم سے آرام ہو گیا ہے چنانچہ عاجز کی نظر جو ہمیشہ سے ضعیف و کمزور تھی اور مرزا صاحب کو بھی کئی مرتبہ دعا کے واسطے درخواست

Marfat.com

کی جس کے جواب مین دوا وعینک کے استعمال کا جو عاجز پہلے ہی سے کرتا تھا نیز کچھ نذر ماننے کا ارشاد فرماتے رہے اب الحمد للہ کثیرا بہت اچھی ہے بسا اوقات عینک کی حاجت نہین ہوتی اس مین بھی سوائے اقسام سرمہ جو عاجز کی صغر سنی سے عادت ہے اور کوئی تدبیر و حیلہ نہین کیا۔ اس سے ثابت ولقین ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالے کا منشاء مبارک ضرور کچھ طاعت وخدمت لینے کا ہے وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۔

فصل (۱۳) منامات ورویاء صادقہ بھی بہت ہوئے اور ہوتے رہتے ہین چنانچہ مرزا صاحب کے بارہ مین بھی کئی موقعہ ہوئے ہے **مثلاً** بدھ ۱۷ نومبر ۱۸۹۸ء کو دیکھا کہ ایک مسجد مین ہم تینون یعنے خاکسار۔ رفیق الطریق۔ وحافظ جی موجود تھے۔ عاجز مسجد کے اندر۔ رفیق وضو والی نالی کے اندر والی دیوار پر۔ اور حافظ جی باہر کی دیوار کی نالی پر وضو کر رہے تھے اس جگہہ مرزا صاحب کی بیعت کی نسبت بحث ہوا مینے **انکار** کیا اس پر حافظ جی نے کہا کہ کیا مضایقہ ہے توبہ ہی کرلی ہے" خاکسار نے کہا اگر توبہ ہی کرنا ہے اور کچھ مضایقہ نہین تو مرزا صاحب آپکے ساتھہ یا میرے ساتھہ کرین غرض انکی (مرزا جی کی) عبداللہ صاحب کی تحقیر کرنی ہے" یہ رویا مرزا صاحب کو خوب واضح کرکے سنایا تھا جو بحیثیت رویا وخواب ہونے کے کچھ دلیل یا قابل اعتراض تو نہین ہوسکتا لیکن مرزا صاحب اسپر ناراض ہوکر۔ ایک رسالہ ضرورۃ الامام تحریر فرماکر شائع کردیا اور باین دعاوی علم وفضل ارشاد رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَۃٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ الخ پر کچھ لحاظ وخیال نہ کیا **جمعہ** ۲ جنوری ۱۸۹۸ء رویا مین مرزا جی سے جاکر ملا انھون نے فرمایا کہ مینے تمہاری نسبت دیکھا ہے کہ تم ابتک ملہم نہین ہو مجھے ابھی تک ہوا اور اسکی ایک وجہ ہے" مینے عرض کیا کہ مینے آپ کی نسبت دیکھا ہے کہ آپ کو جو کچھ ملا ہے میری بدولت حاصل ہوا ہے۔ آپ کا اشارہ شاید بیعت کی نسبت ہے سو اسکے لیے حکم ہو چکا ہے کہ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ مرزا صاحب نے بطنز فرمایا کہ تمنے بیعت کب یا کہان کری ہے" مینے کہا عبداللہ صاحب سے مرزا صاحب نے فرمایا وہ تو مشی ہوگئے مینے

Marfat.com

کہا کہ آپ ہی مٹی ہو جاوینگے اور مین بھی ہم سب اس پرکشیدہ رو ہوگئے ❊

فصل (۱۴) ان ہی اسباب کے باعث مرزا صاحب سے اتفاق نہین ہوا۔ کیونکہ الہام فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ سے یہی مفہوم ہوا کہ بیعت اول سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ والی ہی موجب **بشارت** ہے کیونکہ بیعت بھی بموجب مفہوم مرزا صاحب کے ایک قسم کی بیع ہے جیسا کہ رسالہ ضرورۃ الامام مین کئی جگہہ ایسا لکھا ہے ❊

اور یہ بشارت بیعت سید عبداللہ صاحب مرحوم والی بظاہر ان سب اصحاب کے واسطے عاجز کو معلوم ہوتی ہے جو سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کر چکے اور اس پر قائم ہین واللہ اعلم بالصواب

دوم اور الہام شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ سے یہی مراد ہے کہ جو شیخ ممدوح علیہ الرحمۃ تلاوت سورہ فاتحہ و یَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ ومداومت ذکر فرمایا کرتے تھے اس پر کار بند و پابند ہونا چاہیے **چنانچہ** مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم لکھو کے والے جو عالم باللہ متبع و عاشق سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مستغرق ذکر و عابد و زاہد ہونے کے سوا بڑے محتاط بھی تھے اور اپنی صفائی قلب و الہام کے ذریعہ سے عبداللہ صاحب کی خدمت مین استفادہ کے لیے خراسان پہونچے تھے انہون نے جب عبداللہ صاحب کے بعد مین مرزا صاحب کی بیعت کا ارادہ کیا تھا تو ان کو بھی الہام ہوا تھا اَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ الحمدللہ کہ انکا یہ الہام بھی عاجز کی تفہیم و اعتقاد کا شاہد و مصدق ہے ❊

فصل (۱۵) عاجز کے رویا و الہامات جو پورے ہوئے ان مین کئی وہ ہین جو مرزا صاحب کے پاس قادیان جانے مین پورے ہوئے مثلاً **اول** جو ۲۴ اپریل ۱۸۹۰ء کو خواب مین دیکھا تھا کہ مین اور مرزا صاحب بالمقابل ایک خاص ہیئت پر بیٹھے ہین کہ لوگ باہر سے جھانکتے ہین کہ عیسے و موسی ہین چنانچہ ۲۴ ستمبر ۹۰ء ہفتہ کو بعینہ اسی ہیئت و شکل سے مرزا صاحب کے بیٹھنے اور بٹھلانے سے پورا ہوا۔ جیسا کہ اسی موقع پر مرزا صاحب کو جتلایا گیا تھا فالحمدللہ علے ذلک (دوم) اس **خواب** کو

Marfat.com

مرزا صاحب کے مریدین بغیر غور و تامل سے سننے کے الہام کہکر اس بات پر بڑا زور دیتے ہین کہ اس سے
مرزا صاحب کا عیسے ہونا ثابت ہوتا ہے" لیکن وہ بہولے بہالے اپنی ناواقفی و کم سمجہی پر خیال نہین
کرتے کہ اول تو اس بنا پر انکو چاہیے کہ عاجز کو بہی موسے مانین اور عیسی کو اسکا تابعدار خیال کرکے
اس سی موسی کی اطاعت کا اقرار کراوین کیونکہ عیسی خود موسی کا متبع تہا حسب اقرار مولوی
نور الدین صاحب جن کا خط اس بارہ مین عاجز کے پاس موجود ہے اور اگر عاجز کے موسی ہونے
سے انکار کرین جیسا کہ عاجز خود ایسے گستاخانہ و خود تراشیدہ خیالات سی بیزار و متنفر ہے تو مرزا
صاحب کے عیسے ہونے سے انکو بدرجہ اولی انکار کرنا چاہیے ورنہ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ والا
معاملہ ہوگا (سوم) چونکہ خواب تعبیر طلب بہی ہوتے ہین سو کتاب تعبیر مین لکہا ہے "موسی علیہ
السلام را اگر در خواب بیند مبتلا گردد با اہل و عیال و بعد ازان حالش نکو گردد و بر دشمن ظفر
یابد" عیسی کی تعبیر تو نہین ملی لیکن مسیح عیسے چونکہ ایک ہی ہین اور مسیح کے معنے قاموس و
منتہے الارب مین کذاب کے بہی لکہے ہین لہذا یہ امر قابل غور و توجہ ہے + (چہارم) خواب کی
اکثر تعبیرین عجیب ہوتی ہین جیسا حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کی خواب و تعبیر کا ذکر خود
اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے اور ایسی بہت عجیب تعبیرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے بہی احادیث مین مروی ہین۔ تو اسکی تعبیر بہی بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ عاجز کا مقابلہ
(جیسا خواب مین بالمقابل بیٹہنے سے ظاہر ہے) اس شخص سے ہوا جو اپنے آپکو بنام عیسے
و مسیح ابن مریم غلطی سے مشہور کرتا ہے اور موافق الفاظ "بعد ازان حالش نکو گردد و بر
دشمن ظفر یابد" کے اللہ تعالی انجام بخیر کرکے فتح و ظفر عنایت فرمادیگا۔ واللہ اعلم۔ سو ناحق
اختلاف کا مقدمہ تو مرزا صاحب نے بلا خواہش و ارادہ عاجز اب شروع کرہی دیا ہے۔ بہر تعجب
کہ ایسی صریح اپنے مخالف خواب کو مریدین مرزا صاحب موافقت پر کس طرح حمل کرکے اسکو
اپنے مفید مطلب قرار دیتے ہین (پنجم) یہ تو عرفی نام کی طرح ہین جیسے مرزا صاحب نے اپنے
تئین غلطی سے عیسے مشہور کیا ہے اور چونکہ عاجز کے اکثر الہامات مین نام موسے علیہ السلام آیا

Marfat.com

یہ ہے جس کا اصل سر وحال تو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کو معلوم ہے لیکن اس قدر مشابہت ومناسبت تو عاجز کو معلوم ہے کہ جس طرح سیدنا موسی علیہ السلام کا نام دریا سے نکلنے پر موسے کہا گیا تھا جیسا تفسیر معالم التنزیل مین ہے فقالت (اسیۃ) قد سمیتہ موسیٰ لانا وجدناہ فی الماء والشجر فمو الماء وشی ھو الشجر" انتہی ایسا ہی تیسیر القرآن مین ہے کہ موسی نام رکھا سو اسلیکہ مو قبطی زبان مین پانی کو کہتے ہین اور سے درخت کو" اسی طرح یہ عاجز بھی خود دسالی مین دریا مین ڈوب کر اور پھر چوب کے ساتھ اٹک کر نکلا ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب اس نام پر عاجز کو ان کے مرید اپنی طرف سے کہتے ہین کہ مین نعوذ باللہ موسی ہونے کا مدعی ہون جو سراسر بہتان - افترا و غلط ہے اور عاجز نے دوسری جگہہ اسپر مفصل لکھا ہے (ششم) اور پھر اس خواب کا ظہور بھی خود قادیان مین مرزا صاحب کے مکان پر ہی ہوا جہان انکو سوائے حضرت اقدس عیسی ابن مریم مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کچھ اور کہنا بے ادبی وگناہ مین داخل کر رکھا ہے حالانکہ وہ اپنے روزمرہ خطوط وقبالہ وغیرہ مین اپنی قلم سے مرزا غلام احمد ہی لکھتے ہین (ہفتم) یہ ظاہر ہے کہ خواب والہام مین کوئی نام آجانے سے وہ شخص بالکل وبعینہ وہی نہین ہو جاتا - کیونکہ اگر ایسا ہو تو مرزا صاحب اس بنا پر - آدم - نوح - ابراہیم - یوسف - موسی - نیز مریم علیہم الصلوۃ والسلام سب کچھ بن بیٹھے صرف خصوصیت سے عیسے علیہ السلام بننے کی کیا ضرورت ہے پھر آجتک ان الہامی نامون کے سبب کوئی ملہم مومن مطیع ومتبع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس امر کا قائل ومدعی نہین ہوا - یہہ ناواقفی کا باعث ہے کہ مرزا صاحب نے ایسی ٹھوکر کھائی ہے - واللہ اعلم بحقیقت الحال والمآل (ہشتم) مرزا صاحب نے چونکہ خود بخود بغیر کسی رہبر کے کام شروع کیا اور چلایا ہے لہذا مسئلہ الہام مین بہت غلطیان وٹھوکرین کھائی ہین اور پھر متقدمین ماہرین کتاب وسنت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو کچھ اس بارہ مین لکھا ہے اسپر توجہ نہین کی کاش وہ مدارج السالکین ہی پڑہ لیتے جس مین صدیق کو محدث سے اکمل اور باعث کمال صدیقیت ومتابعت کر اس کا استغنا تحدیث والہام وکشف سے بیان کرکے فرمایا وکان ھذا المحدث یعرض ما یحدث بہ علی

Marfat.com

ما جاء به الرسول فان وافقه قبله والا رده ایسا ہی حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری
میں لکھا ہے وقد وقع الامر کذلک حتی ان المحدث منهم اذا تحقق وجوده لا یحکم بما
وقع له بل لابد له من عرضه علی القرآن فان وافقه او وافق السنة عمل به والا ترکه پھر
مدارج میں لکھا ہے والعصمة منتفیة الا عن الرسل ومجموع الامة فمن این للمخاطب ان
هذا الخطاب رحمانی او ملکی بای برهان او بای دلیل والشیطن یقذف فی النفس وحیه
ویلقی فی السمع خطابه فیقول المغرور المخدوع قیل لی وخوطبت صدقت ولکن الشأن
فی القائل لک والمخاطب وقد قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه لغیلان بن سلمة
وهو من الصحابة لما طلق نساءه وقسم ماله بین بنیه انی لاظن الشیطان فیما یسترق
من السمع سمع بموتک فقذفه فی نفسک انتہی **دیکھیے** صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
کی جب یہ احتیاط و یہ حال ہے تو پھر دوسرے کسی بیچارے کی کیا حقیقت ہے۔ **دوم الہام** قبل
از روانگی لاہور ۲۲ ستمبر جمعرات کو الہام ہوا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ
اُتْلُ مَا اُوْحِیَ مِنْ کِتَابِکَ جو عاجز کی اپنی کتاب میرزا صاحب کو سنا دینے سے پورا ہوا۔

شرح مرزا صاحب کے بعض مرید الزاماً کہتے ہیں کہ تمکو اول جب عبد اللہ صاحب کی توہین سے
رنج نہیں پہونچا تھا۔ تو مرزا صاحب کے مخالف الہام نہ ہوتے تھے اب کیوں ہونے لگے یہ
تمہارے فساد نفس کا باعث ہے سو اسکے جواب میں یہ الہام اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی
یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ خاص توجہ و غور کے لائق ہے کیونکہ یہ اسوقت کا ہے جب ہم محبت و اشتیاق
ملاقات میں حسن ظن سے ملبب تھے۔ اور عبد اللہ صاحب کی توہین و تحقیر ہرگز نہیں سنی تھی بلکہ انکی
تعریف مرزا صاحب کی تحریر میں دیکھتے تھے انکے سوا کئی اور بھی ہیں جن کو حسن ظنی مرزا صاحب
کی طرف منسوب نہیں ہونے دیتی تھی لیکن اب انکی تکرار و انکشاف سے ان کو مرزا صاحب کے

Marfat.com

مخالف ماننا پڑا چنانچہ دو تین جو کئی ماہ پیشتر کے ہیں آیندہ درج ہونگے۔ یہ تغیر حالت مرزا صاحب کی خبر کیسی عبرت ناک وصحیح ہے جسکے ثبوت میں مرزا صاحب کی تحریر و تصانیف ابتدائی وسابقہ جو نرمی وملائمت سے مظہر نسبت عبودیت ہیں جیسا کہ منشی محمد رمضان کے دربارہ الہام نکاح و منشی نبی بخش ملازم ریلوی کی بجائے لڑکا لڑکی پیدا ہونے کے اعتراض وسخت سست کہنے پر بھی مرزا صاحب نے سوا دعا کے کہ "اے قادر مطلق انکو آنکھیں بخش سمجھ عطا کر نیکی کی توفیق دے" زیادہ نہیں کہا اور بہر حال کی تحریر و تصانیف جو مملو علو وبلندی ہیں جیسا کہ غریب کم زبان خادمان قرآن مجید واحادیث شریف مولویان کو بھی غول الاعویٰ مضل ملعون وغیرہ کہکر بس ہی نہین کرتے خود شاہد صادق ہیں۔ اور یہ الہام مشعر تغیر حالت مرزا صاحب (اولاً) ۲۶ دسمبر ۹۷ء بروز یک شنبہ ہوا تھا۔ پھر اسکی تشریح ۹ مئی ۹۸ء جمعرات کو الہامات ذیل میں ہوئے فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ (یہ صریحاً مرزا صاحب کی تراشیدہ تثلیث مندرجہ کتب نیز خود بدولت کے واسطے ابن اللہ وابنیت جائز کرنے کا رد جواب معلوم ہوتا ہے) كَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ۔ ففررت منکم لما خفتکم فوهب لی ربی حکما وجعلنی من المرسلین

سوم الہام بوقت روانگی قادیان ۲۴ مئی ۹۸ء ہفتہ کا الہام اِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فاصنت لك شفتاك یا نائب رسول اللہ جو میرے الہامات کو تمام وکمال مرزا صاحب کو سنا دینے وڈیڑھ دینے سے پورا ہوا کیونکہ کثیر التعداد اوراق اس قدر قلیل المقدار وقت میں میرے جیسے کند زبان سے پڑھے جانے کی ہرگز امید وتوقع نہ تھی خصوصاً بعد طی منزل و تکان سفر

چہارم رویا ۷ نومبر ۹۸ء کا جو خواب تھا کہ ہم کو بیعت کہا اسطے مرزا صاحب کے تاکید کرنے سے عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی تحقیر منظور ہے یہ خواب خوب وضاحت سے مرزا صاحب کو سنایا گیا تھا لیکن باوجود سن لینے کے بھی آپ اس سے رک نہ سکے اور اسکی تصدیق کی واسطے علانیہ کسی طرح سے کسی موقعہ پر اس فانی فی اللہ وباقی باللہ کی ناحق توہین وتحقیر کی جو بالکل صحیح نہ تھی۔

Marfat.com

فصل (۱۶) اثنار گفتگو مین مرزا صاحب نے فرمایا کہ عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کے مولوی محمد حسین کی نسبت یہ یہ الہام تہے لیکن اب اسکے برخلاف ظاہر ہوا **غرضکہ** وہ الہام صحیح نکلا سو جواب اسکے عرض ہے کہ اول تو کوئی ایسا الہام ہے نہین کیونکہ عاجز و رفقار عاجز حاشیہ نشینان عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس انکے **الہامات** موجود ہین اور انکی زبان سے بہی بہت سے سننے کا اتفاق ہوا کبہی کوئی ایسا الہام نہ دیکہا نہ سنا نہ سنا گا ہے ان پر انکی عدم التفاتی و کم توجہی کا افسوس کرتے دیکہتے سنتے تہے **خود** مولوی صاحب سے بہی کبہی اسکا ذکر نہین سُنا اگر کوئی ایسا الہام ہوتا تو مولوی صاحب انکے فرزندان کے مقابلہ مین اسکو کیون پیش نہ کرتے اور **مولوی صاحب** کا ایسا نہ کرنا بہی ایک ایسی دلیل ایسے الہام کے نہ ہونے کی ہے کہ کسی دوسری دلیل کی حاجت نہین رکہتی مرزا صاحب نے عبداللہ صاحب کا الہام کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ خود بدولت کے ہاتہ سے پورا نقل کیا ہوا سنایا تہا۔ اور اسکو بڑے اصرار و کوشش سے مولوی محمد حسین صاحب کے حق مین ثابت کرنے کے معنے کرتے تہے حالانکہ وہ صریحا خود عبداللہ صاحب مرحوم کی اپنی نسبت تہا چنانچہ انکے الہامات مین جو موجود ہین اس طرح درج ہے کہ "بروقت اضطراب و بیقراری۔ کہ چکنم کہ مولائی من رضی شود۔ الہام شد کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ"

فصل (۱۷) پہر اگر تنزل سے فرض بہی کرلین کہ **عبداللہ** صاحب غزنوی کا کوئی الہام یا اجتہاد مولوی محمد حسین صاحب کی **فضیلت** کے بارہ مین ایسا تہا اور وہ **پورا** نہ ہوا بلکہ اسکے برخلاف ظہور مین آیا تب بہی کوئی مضائقہ و حرج و باعث **تحقیر** عبداللہ صاحب نہین ہوسکتا **کیونکہ** خود مرزا صاحب نے الہامات۔ منامات و اجتہادات بہی تو کئی ایسے ہین جو بالکل پوری نہین ہوئے۔ بلکہ اس سے بہی کہین زیادہ **مثلاً** مرزا صاحب کا الہام اصلہا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ میر عباس علی مرحوم لودہانوی کی نسبت جو اپنی زندگی ہی مین نہایت منحرف و مخالف ہو کر مقابلہ کے واسطے مرزا صاحب کو بلا تامل **مکار** تا اشتہار دیتا

Marfat.com

رہا اور اسی مخالفت مین انکا خاتمہ ہوا حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب حیات عبد اللہ صاحب مین انکے تابع و ثناخوان ہے اور اب تک بدستور ادب کرتے ہین اور پہر ابہی خاتمہ کی کس کو خبر ہے کہ وہ بفضل و توفیق اوسبحانہ و تعالی آخر کار کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ والون مین بہی بخوبی داخل ہوجاوین وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ[1] اور ارشاد لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ[2] بہی نہایت صادق الوقوع ہی مشاہدہ ہو چکا ہے کہ عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کے جلیس گو اول اول بعض بیگانہ منحرف مخالف و دشمن رہے لیکن آخر کار شقاوت و مخالفت سے نکلکر تابع و معتقد ہوکر فائز المرام ہو گئے اور مولوی محمد حسین صاحب تو انکے خود معتقد رہے اور وہ محبت سے ان کے واسطے دعائین کرتے رہے اس صورت مین بفضلہ تعالے انکا فائز المرام ہونا توکچہ بہی مشکل نہین اور مرزا صاحب کی مخالفت مین اللہ جل جلالہ نے مولوی صاحب کو یہ توفیق تو عطا فرمائی ہے کہ انہون نے اس پیرانہ سالی مین قرآن مجید کلام رب حمید حفظ کیا اپنی اولاد کو کرایا۔ اگر مرزا صاحب فرماوین کہ وہ الہام میر عباس علی کے اس وقت حالت موجودہ کی نسبت تہا جب اس مین ثابت قدمی موجود تہی۔ زبردست قوت اخلاص کی پائی جاتی تہی۔ اور میر صاحب عرصہ دس سال تک بڑے اخلاص و محبت اور ثابت قدمی سے مخلصون مین شامل رہے اور بہت سے الہامات صرف موجودہ حالت کے آئینہ ہوتے ہین عواقب امور سے انکو کچہ تعلق نہین ہوتا اور جب تک انسان زندہ ہے اسکے سوء خاتمہ پر حکم نہین کرسکتے وغیرہ جیسا کہ مرزا صاحب نے فیصلہ آسمانی مین خود تحریر فرمایا ہے تو غور و تامل کرین کہ عبد اللہ صاحب علیہ الرحمۃ کا الہام اول تو کوئی ایسا ہے نہین اور اگر ہو بہی تو وہی معنے حالت موجودہ و صلاحیت والے کیون نہ کیے جاوین یہ تو انصاف نہین کہ اپنے واسطے کچہ اور دوسرے کے واسطے کچہ کیا یہ عمل وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ مین داخل نہین ہوسکتا مرزا صاحب کا رویا و الہام[2] جو اول فرزند ہونے کی نسبت تہا لیکن لڑکی ہوئی تہی چنانچہ جب عاجز نے امرتسر مین انسے کہا کہ آپ نے تو فرزند کا حلیہ بہی مجہ سے بیان کیا تہا اسپر جواب دیا کہ علم تعبیر مین ایسا ہی ہے کہ اگر لڑکا

[1] اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے [2] انکا ہمنشین بدبخت نہین رہتا

Marfat.com

دیکھا جاوے تو لڑکی مراد ہوتی ہے +

۴ پھر مرزا صاحب کا الہام فرزند کی نسبت جسکو بشیر موعود سمجھ کر اسکی ہر ایک تقریب عقیقہ وغیرہ پر نہایت وثوق سے دہوم دہام کی گئی اشتہار بدین مضمون جاری فرمایا۔ محمد عربی کہ ابروی ہر دو سرا است کسی کہ خاک درش نیست خاک بسر او ست + جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا خوشخبری اے ناظرین مین آپکو بشارت دیتا ہون کہ وہ لڑکا جسکے تولد کے لیے مین نے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء مین پیشگوئی کی تہی۔ اور خدا تعالے سے اطلاع پاکر اپنے کہلے کہلے بیان مین لکہا تہا کہ اگر وہ حمل موجودہ مین پیدا نہ ہو تو دوسرے حمل مین جو اسکے قریب ہے ضرور پیدا ہوگا آج ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری مطابق ۷ اگست ۱۸۸۶ء مین ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑہ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔ فالحمد للہ علی ذلک اب دیکھنا چاہیے کہ یہ کسقدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور مین آئی وغیرہ" پہر قلمی نقول اس اشتہار کے بذریعہ رجسٹری مخالفین کو روانہ فرمائیں محصول بڑانے پر عاجز کو تحریر فرمایا کہ کچہ مضائقہ نہین اگر زیادہ روپیہ خرچ ہو کیونکہ یہ ایسا ایسا ہے جتنی خدمت ہم سے ہو کم ہے" وہ فرزند بیچارہ طفولیت مین ہی بغیر پوری کرنے شرائط و بشارات الہام متعلقہ کے وفات پاکر اجر و ذخر و فرط و شافع و مشفع۔ دعا جنانہ پر ہی جانے کا محل بنا **والد**

مولوی محمد حسین صاحب کی وفات کی نسبت میعاد ایک سال فرمودہ مرزا صاحب بہی بہت طول ہو گئی تہی یعنے اس میعاد مقررہ مین وہ فوت نہین ہوئے تہے شاید آپ کہدین کہ انابت استغفار و رجوع الی اللہ کے سبب انکی بہی عمر بڑہ گئی تہی لیکن بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کی فرمودہ میعاد تو پوری ہوئی اور اٹکل بازی کی مد ہی مین رہے۔

۵ سید امیر شاہ صاحب سالدار میجر سردار بہادر کے گہر فرزند ہونے کی نسبت مرزا صاحب نے دو مستقل خط نین جو موجود ہیں ۱۵ اگست ۱۸۸۱ء سے ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء تک اپنے اوقات صافیہ کو وقف فرماکر تحریر فرمایا تہا کہ اگر مینے اس عرصہ مین بفضل قدیر جسکی اختیار مین سب کچہ ہے کوئی کہلی کہلی بشارت جو مقرون بصدق ہو آپ کی نسبت نہ پائی یا اس بشارت کے موافق نتیجہ

ظہور مین نہ آیا تو پھر میری نسبت آپ (امیر شاہ صاحب) جس طور کا بداعتقاد چاہین اختیار کرین۔ اور یقین کہ ایسا ہرگز نہین ہوگا بلکہ آپ ہی کو اپنا عہد پورا کرنا ہوگا اور یہہ تاریخ کتاب مین لکھ لی ہے آپ بھی اسکو لکھ چھوڑین ضرور یادداشت لکھ لین" اور فرمایا کہ " آپ بکلی مطمئن ہوکر اور خیال اور تشویشات چھوڑ دین اور بکے صدق اور اعتقاد سے میرے وعدہ کے منتظر رہین جس وقت سال کے عرصہ مین میری طرف سے کوئی بشارت ملی تو خواہ آپ اسکو اخبار مین چھپوا دین اور اگر وہ بات جھوٹی نکلے تو پھر مجھ سے مواخذہ کرین اور میرا دامن پکڑ لین" اور اس گرامی نامہ کی ابتدا مین فرمایا کہ مین اپنے نفس سے حلفاً عہد کر چکا ہون کہ آپکے لیے انتہائی درجہ توجہ۔ وجد و جہد کرون اور یقین رکھتا ہون کہ مین اس جد و جہد مین کامیاب ہوجاؤن وغیرہ" وہ معاملہ بھی اب تک ویسا ہی ہے نہ اوقات صافیہ کو وقف کرنیکا کچھ نتیجہ ہوا۔ اور نہ کوئی بشارت ہی آئی باوجودیکہ رسالدار صاحب نے اپنی حسن ظنی و فراخ دلی سے پانسو روپیہ بھی جسکی عوض مرزا صاحب نے اپنے اوقات صافیہ کا ایک سال وقف کیا تھا پیشگی دیدیا جسکے واسطے مولوی محمد حسین صاحب اپنے رسالہ مین کچھ نہ کچھ لکھتے رہے ہین اور عاجز و رفیق عاجز کو اس معاملہ مین دلال قرار دیتے رہے ہین حالانکہ سالہا سال کے بعد اب تھوڑے عرصہ سے ہمکو یہ حال معلوم ہوا ہے ۔۔

پھر عبد اللہ آتھم والے الہام مین مرزا صاحب کا خیال و فہم ایک ہی پہلو یعنے اسکی موت کی طرف ہی رہا چنانچہ فیروز پور مین حافظ محمد یوسف صاحب کے برادران کی استفسار پر آپنے یہی فرمایا تھا کہ اسمین کوئی تاویل نہ ہوگی ضرور یہی ہوگا اور آپنے شہادت القرآن علے نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۷۲ پر بھی فرمایا کہ " جب بمقام امرت سر مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب کو انکی موت کی نسبت پیشگوئی سنائی گئی وغیرہ" تعجب ہے وہ حافظ نابینا جو عیسائیت سے تائب ہوکر بذریعہ خواب مسلمان ہوا تھا اس کا تو وہ خواب جو اسنے مرزا صاحب کے مخالف چھپوا کر تحدی کرکے مشتہر کیا تھا کہ عبد اللہ آتھم اندر میعاد کے ہرگز نہین مریگا بالکل سچا نکلا حالانکہ اسکو کسی فضیلت و الہام وغیرہ کا کچھ دعوی نہ تھا۔ اور مرزا صاحب کی تفہیم و اجتہاد یا ین دعاوی صحیح نہ نکلے جسکو واسطے مرزا صاحب و تمام جماعت مریدین نے خضوع و خشوع

وسرگرمی سے دعائیں کرنے میں بھی اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہیں رکھی تھی۔ نہایت تعجب ہے
کہ مرزا احمد بیگ کے داماد کی وفات والی میعاد بھی مدت ہوئی گذر چکی ہے جسکے بعد اسکی منکوحہ نے مرزا صاحب
کی زوجیت میں داخل ہونا تھا جسکے متعلق شہادت القرآن میں بصفحہ ۸۰ تحریر فرمایا ہے کہ مرزا احمد بیگ
ہوشیار پوری کے داماد کی نسبت جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد اس تاریخ سے
جو ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالا
تر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کر لیے کافی ہیں کیونکہ احیا و اماتت دونو خدا تعالے
کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالے اسکی خاطر اسکے
دشمن کو اسکی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب
اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھیراوے سو پیشگوئیاں
کوئی معمولی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں انتہی
اور اس پیشگوئی کو بہت ہی عظیم الشان اور چہ کرامتوں کا مجموعہ فرمایا لیکن بخلاف اشتہار
تفہیم مرزا صاحب اب بجائے گیارہ ماہ مقررہ کے چھ برس سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے کہ اللہ کے
فضل و کرم سے معاملہ اسی طرح ہے بموجب ارشاد اللہ سبحانہ و تعالیٰ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۔ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ کہ الٰہی میعاد تو آگے پیچھے
ہرگز نہیں ہوتی اور نہ ایک دن آخر ہے مرزا ہی نے لیکن اس میں مرزا صاحب اپنی تحریر
واصرار پر توجہ و خیال کریں کہ کس زور سے اس پیشگوئی کو اپنے صدق و کذب نہایت درجہ کا مقبول حق
تعالیٰ و منجانب اللہ و صادق ہونے کا معیار قرار دیا تھا اور اب اس میعاد کو گذرے ہوئے کتنی مدت گذر چکی ہے؟
۹ شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کو اشتہار فروری ۹۳ء بذریعہ رجسٹری بھیجا جس میں خوف دلانے
والے الفاظ درج کر کے لکھا کہ اگر ایک ہفتہ میں معافی طلب خط چھپوانے کے لیے نہ بھیجیں تو
پھر آسمان پر میرا اور ان کا مقدمہ دائر ہو گا اور میں اپنی دعاؤں کو جو انکی عمر بحالی عزت و آرام
کے لیے کی تھیں واپس لے لونگا اس مقدمہ کا فیصلہ بھی اب تک نامعلوم ہے شیخ صاحب کا

Marfat.com

کوی معافی طلب خط چھپا ہوا نہین دیکھا شاید مرزا صاحب نے شفقت سے اسمین رضی نامہ دیدیا ہو اور مشتہر نکیا ہو اگرچہ ایسا کرنا ضروری تھا اسلیے کہ دائری مقدمہ کا اشتہار مشتہر کرچکے تھے۔

خان بہادر ڈپٹی فتح علی شاہ صاحب کی اول زوجہ کی بیماری پر صحت کی دعا کے لیے مرزا صاحب کو لکھا گیا تھا انکی نسبت مرزا صاحب بہت کچھ تحریر فرماتے رہے بلکہ انکے انتقال کے بعد مرزا صاحب نے انکی صحت کا حال استفسار فرمایا جب حقیقت حال سے خبر دی گئی تو فرمایا کہ ہمنے بھی ایک بکری سلخ ہوتی دیکھی تھی۔ لیکن پہلے کچھ نہین فرمایا۔

گول کمرہ جو ملحق مکان مرزا صاحب ہے واسطے رہایش انگریزون مخالفین جنکے نام خطوط مع اشتہار جاری ہوے تھے تعمیر ہوا تھا اب تک کوئی ایسا مہمان آنکر اس مین فروکش نہین ہوا۔ اور نہ اب اس مین گنجایش باقی ہے ان کے علاوہ اور بھی بہت امور و الہامات مرزا صاحب ہین لیکن سردست بلحاظ طوالت ان ہی موٹی موٹی دس نظیرون پر اکتفا کیا ہے۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ قرآن مجید کی آیت کریمہ کا ثواب حاصل کرنے کو عاجز یہی لکھدیتا ہے۔ ۵

فصل (۱۸) مرزا صاحب کے مریدین مصدقین گو بوجہ حسن ظن ان سب امور مین آپ کی تائید مین کچھ نہ کچھ تاویل و معنے کرلین کسی مین غلطی اجتہادی کسی مین غلطی فہم اور کسی مین انذاری الہامات مین سنت اللہ کے موافق توبہ و استغفار و انابت سے فائدہ اٹھانا لیکن امور متذکرہ بالا سب کے سب مین اگر غلطی اجتہادی و غلطی فہم ہی قائم کرین تو مقام غور ہے کہ پھر مرزا صاحب کے دعاوی والے الہامات مین ویسی ہی غلطی کیون نا ممکن ہے اور درصورت اس طرح امان اٹھ جانے کے مرزا صاحب کے دوسرے الہامات منامات و اجتہادات کی صحت و صداقت پر سوا مرزا صاحب کے مریدین و مصدقین کے دوسرون کے لیے اور کیا دلیل ہوسکتی ہے خصوصًا جبکہ واقعات مندرجہ ذیل بھی پیش نظر ہون اول اس امر سے حافظ کا دھبکہ مرزا صاحب کے مرید بڑی سختی سے مفتری و کذاب وغیرہ وغیرہ کہتے ہین) تحدی سے مقابلۃً اشتہار دیکر کہ عبداللہ آتھم میعاد کے اندر ہرگز نہین مریگا سچا نکلنا جو بظاہر مقابل کے خذلان سے کم نہین بلکہ حق تو یہی معلوم

Marfat.com

ہوتا ہے اور فراست انسانی بھی جیسا کہ عاجز پر منکشف ہوا ہے یہی گواہی دیتی ہے کہ حی وقیوم
نے حکمت کاملہ سے اپنی مخلوق کو غلطی دعاوی مرزا صاحب پر متنبہ کرنے کے واسطے ایسا ہی مقدر کیا
کہ مرزا صاحب بباعث اپنے نقص وکمی کے اصل حقیقت نہ سمجھ کر غلط پہلو اسکی موت پر ہی اخیر تک جمے واصرار
کرتے رہے کیونکہ بظاہر تو از روی قانون قدرت ومشاہدہ واقعات اسکا میعاد مقررہ مرزا صاحب
کے اندر مرجانا کچھ عجائبات سے نہ تھا بلکہ بلحاظ کبر سنی وضعف ونقص صحت اور ان سب سے
بڑھکر مرزا صاحب کی دھمکی موت سے خوف زدہ ہونے کی حالت مین بہت ہی اغلب تھا لیکن حکیم و
عادل جل جلالہ نے مرزا صاحب کے دعوی مشتہرہ کی مخالف اسکو میعاد کے بعد بھی کئی ماہ تک زندہ رکھا
دوم عاجز کمترین کے معلومات بھی اگر بفضلہ تعالی وتقدس لائق اعتماد وحق ہین اور اسکی وسیع
رحمت پر امید ہے کہ ضرور ہین تو مرزا صاحب کے دعاوی کا معاملہ ایسا ہی نظر آتا ہے کیونکہ رویاء عاجز
مورخہ ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۶ء یوم منگل بھی اسیکا مثبت ہے جسمین بابی وامی جناب رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم خاکسار بے مقدار کے پہلو راست کی طرف نہایت نفیس سفید شرعی لباس مین
قبلہ رو تشریف فرما ہوئے تو اسوقت عاجز نے ایک شخص سفید پوش کو جو کمترین کی ساق
راست کے پاس بیٹھا تھا کہا کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کو بلاؤ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
وہ ہمارے خاتمہ پر تشریف لاوین کیونکہ ساق وپاؤن انسان کا آخری حصہ ہوتا ہے اور اس اخیر
پر بیٹھنے والے کو حضرت مسیح علیہ السلام کے بلانے کے لیے بھیجا تو گویا وہ بعد مین اخیر پر یعنے ہمارے
خاتمہ پر آنے والے ہوئے واللہ اعلم بالصواب +

نیز انگریزی الہام بھی مندرجہ انجیل موجودہ ومروجہ حال اور جو مقولہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام
کہا جاتا ہے If I will that he tarry till I come what is that to thee.

ترجمہ اگر مین چاہون کہ جبتک مین آون وہ یہین ٹھیرے تو تجھکو کیا۔ انجیل یوحنا باب ۲۱ آیۃ ۲۲
اسی کا شاہد ومصدق ہے اور وہ بھی آنے والے مین +

Marfat.com

چہارم ۔ مزید بران چونکہ عاجز بخطاب موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام الہام مین مخاطب کیا جاتا ہے تو یہ بہی اسپر دلالت کرتا ہے کہ جیسے سیدنا مسیح علیہ السلام سیدنا موسی علیہ السلام کے بعد تشریف لائے تہے اب بہی مسیح علیہ السلام بعد ہی مین تشریف لاوین ✤

پنجم ۔ عاجز کا الہام یہی ہے کہ عیسے نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند ۔ ایک دوسرے موقعہ پر یہ اس طرح ہوا ۔ عیسی نتوان گشت بہ تصدیق خرے چند ۔ صلوٰۃ بر العکس کہ ہمین ورد بگویند ۔ نظر برین وجوہات ودلائل ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کو سردست بہ تقاضائے بشریت وناواقفیت جیسے متذکرہ بالا الہامات کی تفہیم واجتہادات مین خطا ہوئی ہے ایسے ہی ان دعاوی والے الہامات مین بہی خطا ہوگئی ہے کیونکہ اب مرزا صاحب کیطرف سے خطا ونسیان والی کارروایان بہی شروع ہوگئی ہین جو بظاہر بالکل مخالف منصب وشان عیسویت ومہدویت ہین بلکہ عام مومنین کے بہی شایان حال نہین ہین ✤

فصل (۱۹) مثلاً یاد پڑتا ہے کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب کی صداقت کے بارہ مین فرمایا تہا کہ یہ دیکہنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے مخالفین کیسے افراط وتفریط مین پڑکر حیلہ وحوالہ مکروفریب سے فرضی وبناوٹی کارروائی مرزا صاحب پر الزام لگانے کے واسطے کرتے ہین یہہ ایک معقول دلیل تہی اور مرزا صاحب نے خود بہی رسالہ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۱۱ مین بضمن تشریح پیشگوئیان تحریر فرمایا ہے کہ آخری زمانہ مین علما اس امت کے یہود کے مشابہ ہوجاینگے اور دیانت اور تقوی ان مین سے جاتی رہے گی جہوٹے فتوی اور مکاریان اور منصوبے انکا دین ہوگا اور دنیوی لالچون مین گرفتار ہوجاوینگے وغیرہ۔ سو افسوس کہ اب وہ ہی کارروائی اور منصوبہ بازی دنیوی لالچون مین گرفتاری وغیرہ مرزا صاحب کی طرف سے ہی ظاہر ہونے لگی یعنے مولوی محمد حسین صاحب کو کافر بنانے کے واسطے اور کل الہامات وتشخاص مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو چہوڑکر صرف ایک دو ہی جزو جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا کو اور نیز تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ کو کسی ضرورت کے سبب پورا کرنے کے لیے ایک مرید

لہ علما اس امت کا مثیل یہود ہونا ہے ۔ ۲ہ دو حصے کی آگ اور ذلت

صاحب کی معرفت ایسی کارروائی کی گئی اور اس نیک بخت راستباز مرید نے خلاف ضمیر وخلاف راستی بیان وحیلہ حوالہ کرکے امرتسر سے فتویٰ حاصل کیا جو بظاہر راست بیانی وصحیح طور سے بھی حاصل ہو سکتا تھا کیونکہ فتویٰ تو اگر بغیر اس حیلہ کے بھی استفسار کیا جاتا تو جواب وہی تھا جو اب ملا ہے تو پھر اس الہام مندرجہ اشتہار ۲۱ نومبر ۹۸ء والی کو بجائے ۱۳ ماہ کے چند روز ہی مین پورا کرنے کی سعی وتکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی اگر الہام الٰہی تھا تو ضرور ضرور خود بخود پورا ہوتا یہ امر کس قدر قابل غور وافسوس ہے اور کبھی کسی اہل اللہ نے ایسی کارروائی کی ہے ؟ ہرگز نہین ۔ ۲۰-

قابل غور ہے کہ اس اشتہار ۲۱ نومبر ۹۸ء کی پیشانی پر مرزا صاحب نے لکھا ہے ہم خدا پر فیصلہ چھوڑتے ہین اور مبارک وہ جو خدا کے فیصلہ کو عزت کی نظر سے دیکھین" پھر اس مین خود بدولت کو ایک طرف اور مولوی محمد حسین ملا محمد بخش جعفر زٹلی مولوی ابو الحسن تبتی کو دوسری طرف خدا تعالیٰ کے حکم کے نیچے بیان کرکے عربی الہامات کا خلاصہ مطلب یہ لکھا کہ جو لوگ سچے کی ذلت کے لیے بدزبانی کر رہے ہین اور منصوبے باندھ رہے ہین خدا انکو ذلیل کرے گا میعاد تیرہ ماہ ۱۵ دسمبر ۹۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالیٰ کے الہام سے مقرر فرمائی اور لکھا کہ اس فیصلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مین لے لیا ہے اب ابتدائی تشے مقدمہ مباہلہ کے رنگ مین آگیا خدا سچون کو فتح بخشے آمین" انتہی تو اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اس محکمہ عالیہ مین مقدمہ دائر تو کر دیا لیکن اسکے بعد باین دعویٰ توکل واقبال علی اللہ وغیرہ تقرب وفضائل بے شمار سے انہین صدق وراستی خود بدولت پھر خدا تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ کے فیصلہ کو عزت کی نظر سے انتظار کیون نہ کیا ۔ حالانکہ حوالہ اس اشتہار مین ان مین یہ الہام بھی ہے فَاصْبِرْ حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهُ بِأَمْرِهٖ جس پر مرزا صاحب کو ضرور کاربند ہو کر صبر سے منتظر رہنا ضروری تھا ۔ پھر یہ بھی الہام اس مین ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور چونکہ مرزا صاحب تمام دنیا کے متقین محسنین سے اپنے آپ کو اعلیٰ وافضل ماننے ودعویٰ کرتے ہین لہذا انکو اس الہام پر بھی سید

کرکے کہ فتح ضرور ہماری ہی ہوگی انتظار کرنا چاہیے تھا نہ یہ کہ ان سب امور کو بالائے طاق رکھکر وبازیچہ طفلان سمجھکر گھبراہٹ سے اس اشتہار کے متعدد الہامات مین سے صرف ایک دو الہام کو فورًا پورا کرنے کے واسطے ایسی ناجائز کارروائی حصول فتوے کے لیے کرتے ۴ پھر اس خلاف راستی کارروائی سے کئی الہامون مین سے صرف ایک دو الہام ایک شخص مولوی محمد حسین صاحب کی نسبت باین کوشش پورے تو فرمائے لیکن دوسرے دو کس فریق ثانی مین سے جو باقی ہین انکا کیا ہوا؟ معافی کے لائق تو وہ بظاہر اسلیے نہین کہ بقول مرزا صاحب گند اور گالیون سے پر اشتہار تو ان دونون ہی کی طرف سے نکلا تھا جسپر مرزا صاحب نے فیصلہ خدا تعالی پر چھوڑکر اشتہار شائع فرمایا تھا نیز باقیماندہ الہامات کا بھی حال معلوم نہ ہوا کہ کیون واپس لیے گئے ۵ بالآخر مرزا صاحب کے اشتہار و دعا کا اثر بھی جو ظاہر ہوا وہ تو یہی ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب کو چار مربعہ زمین سرکار کی طرف سے نہر چناب پر عطا ہوی جسپر کاشتکار و مزارعین مقرر کرکے مولوی صاحب نے آبادی و کاشت کرالی اور مرزا صاحب نے جو فرضی دل خوش کن ذلت انکی حصول فتوی سے کی اسکی حقیقت یہ کہ وہ فتوی مرزا صاحب کے دستخطی انکار مہدی علیہ السلام پر جو مرزا صاحب کے مرید نے جھوٹ موٹ مرزا صاحب کا مخالف وسائل بنکر پیش کیا تھا جیسا کہ مرزا صاحب نے خود استفتاء مشتہرہ ۲۹ جنوری ۱۸۹۹ء مین لکھا ہے کہ ایک شخص مہدی موعود کے آنے سے جو ظاہر و باطن خلیفہ برحق بنی فاطمہ سے ہوگا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے قطعًا انکار کرتا ہے اور اس جمہوری عقیدہ تمام اہل سنت کو سراسر لغو و بیہودہ سمجھتا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنا ایک قسم کی ضلالت و الحاد خیال کرتا ہے کیا ہم اسکو اہل سنت مین سے و راہ راست پر سمجھ سکتے ہین یا وہ کذاب اجماع کا چھوڑنے والا و ملحد و دجال ہے بینوا توجروا پھر صفحہ ۱۰ پر لکھا بالآخر ہم مردانہ طور پر اپنا اعتقاد ظاہر کرتے ہین کہ یہ خیالات ان تمام مولویون کے کہ خونی مہدی بنی فاطمہ سے خلیفہ یعنے بادشاہ ہوگا جبر سے دین کو غالب کریگا بالکل لغو باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے الخ اسپر مفتیان نے جو فتوی دیا وہ صریحا بحق مرزا صاحب ہوا نہ بحق مولوی محمد حسین صاحب لیکن مرزا

Marfat.com

مرزا صاحب نے اپنا الہام و اشتہار سچا کرنے کو وہ فتوی مولوی محمد حسین صاحب پر چسپان کر دیا اور فتح مشتہر کرتے وقت بجای نام اصلی سائل اس مرید کے خلاف واقعہ خود بدولت کو بالقابہ السائل لکھکر اشتہار شائع کر دیا جسکا حال مولوی عبد الحق غزنوی کے اپنے اشتہار ۹ جنوری ۱۸۹۹ء مین اور کچھ ایک کتاب دو مسلمانون کا حلفی بیان مطبوعہ مطبع اسلامیہ لاہور مین درج ہے لہذا اس سے مولوی محمد حسین صاحب کا کیا بگڑا بلکہ ازدست مرزا صاحب کی عجلت و کارروائی حصول فتوی لوگون کو معیوب معلوم ہوئی پھر دوسرے دو کس اشتہار دہندگان رضی خوشی اسی طرح مستعد و مقابل مرزا صاحب قائم ہین کسی قسم کی ذلت ان کو بھی نہین پہونچی ۶ دوسری طرف اس میعاد اشتہار مین جو کامیابی بحق مرزا صاحب ہوئی وہ یہہ ہے (اول) مقدمہ صرف بنام مرزا صاحب قائم رہکر مولوی محمد حسین صاحب اس مین بطور گواہ پیش ہوئے اور اخیر پر ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو مرزا صاحب سے قسمیہ اقرار نامہ لیا گیا کہ کسیکو ذلت پہنچنے کی خبر والی پیشگوئی شائع نکرین اور خدا تعالے کے پاس فریاد (اپیل) کرنے سے بھی اجتناب کرین مباحثہ مین دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ بھی استعمال نکرین مولوی محمد حسین یا انکے کسی دوست پیرو کو مباہلہ کے لیے نہ بلائین ان کی نسبت لفظ کافر دجال کاذب بطالوی نہ لکھین وغیرہ (دوم) مرزا صاحب اور انکی جماعت کے حالات و کمالات ایک خط و کتابت موسومہ خلاف بیانی مین شائع ہوکر مظہر حقیقت ہوئے (سوم) مرزا صاحب کے مرید کا اشتہار مرہم عیسے علیہ السلام والی کی اشاعت دل بازار خیال ہوکر حکما بند کی گئی چنانچہ اب اسکا مقدمہ مرزا صاحب کے مرید کی طرف سے چیف کورٹ مین دائر ہے یہ اس میعاد کے اندر کا ذکر ہے اور جو کچھ ہوگا اس میعاد سے باہر ہوگا (چہارم) پھر ایک مرزا صاحب کا مرید جو سنا ہے کہ مرزا صاحب کو معقول رقم ماہوار نذرانہ بھیجتا تھا قضائے الٰہی سے فوت ہوگیا۔ باقی حالات اللہ تعالے عالم الغیب والشہادہ کو معلوم ہین اب ناظرین دیکھ لین کہ تیرہ ماہ والے اشتہار کا نتیجہ کس کے حق مین ہوا۔ آیا مرزا صاحب کے یا انکے مخالف فریق کے؟

Marfat.com

فصل (۲۰) پھر طرفہ یہ کہ میعاد تیرہ ماہ اب قریب الاختتام تھی کہ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کے ڈھارس باندھنے کو اور انکے قیام کی خاطر ایک اور اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء جاری فرمایا اور میعاد تین برس آخر ۱۹۰۲ء تک بڑھا دی ہے ۲ اس مین لکھا ہے "مجھے تیری عزت وجلال کی قسم کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے دسمبر ۱۹۰۲ء تک پوری ہو جائیگی میری تائید مین اور میری تصدیق مین کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے۔ اور اپنے اس بندہ کو ان لوگون کی طرح رد کر دے جو تیری نظر مین شریر۔ پلید۔ **بیدین۔ کذاب۔ دجال۔ خائن و مفسد** ہین تو مین تجھے گواہ کرتا ہون کہ مین اپنے تئین صادق نہین سمجھونگا۔ اور ان تمام تہمتون الزامون و بہتانون کا اپنے تئین مصداق سمجھ* لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہین تو نے مجھے مخاطب کرکے کہا کہ مین تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا مگر شرکا** کے بارے مین نہین تب ہی سے میری روح دعاؤن کی طرف دوڑتی ہے اور مینے اپنے لیے **قطعی فیصلہ** کرلیا ہے کہ اگر میری یہ دعا **قبول** نہ ہو تو مین ایسا ہی **مردود۔ ملعون۔ کافر۔ بیدین و خائن** ہون جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر مین تیرا مقبول ہون تو میرے لیے آسمان سے ان تین برسون کے اندر گواہی دے تا ملک مین امن و صلحکاری*** پھیلے الخ ۳ **عجائب** یہ امر ہے کہ مرزا صاحب کے مریدین ہمیشہ آیندہ کی تاریخون کے منتظر و شائق رہتے ہین اور **گذشتہ تواریخ تجاوز** و غلطیون کی پرواہ نہین کرتے اور یہ عمدہ حسن اعتقاد ہی ہو دوسرون سے ہونا مشکل ہے ۴ مرزا صاحب وانکے **مریدین** وغیرہ کے بہت قابل توجہ یہ امر ہے کہ مرزا صاحب جس **الہام** و پیشگوئی کو

---

* یہ ستما معلوم نہین ہوا کہ مرزا صاحب نے یہان بھی صرف سمجھنے پر ہی اکتفا کیا ہے سیدھا مومنین سینبین کیطرح یہ کیون نہین فرمایا کہ پھر مین توبہ و استغفار و رجوع کرونگا۔

** لفظ شرکا چونکہ عام و بے تخصیص ہے لہذا اس الہام سے ظاہر ہے کہ اسامی شرکا کے بارہ مین بھی مرزا صاحب کی دعا قبول نہین ہوگی پس اگر یہ الہام سچا ہے تو مرزا صاحب کو اسپر خیال رکھنا چاہیے

*** کیا آجکل امن و صلحکاری نہین ہے اگر یہی حال ہے تو مرزا صاحب نے ستارہ قیصرہ وغیرہ مین امن و صلحکاری کی تعریف کس دلیل پر کی ہے؟

Marfat.com

بڑے اصرار سے اپنے **صدق وکذب** کا معیار قرار دیتے ہین اسی مین اس خالق و مالک حکم وعدل
کی طرف سے مرزا صاحب کے **مخالف ہی فیصلہ** ہوتا ہے مثلاً (۱) داماد مرزا احمد بیگ والی
پیشگوئی کو کئی کراستون کا مجموعہ قرار دیکر اسکو اپنے **صدق وکذب** کا معیار ٹہیرایا ۲
پہر عبداللہ آتہم والے معاملہ مین کس قدر زور دیا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو مجہ کو **ذلیل** کیا جاوے۔
رو سیاہ کیا جاوے **گلے مین** رسہ ڈالا جاوے **پہانسی** دیا جاوے ۳ پہر اس تیرہ
ماہ والے اشتہار کا فیصلہ بہی خدا تعالی پر چہوڑ کر صدق وکذب کا اسکو معیار قرار دیا اور لکہا کہ
اگر مین جہوٹا۔ **دجال وظالم** ہون تو فیصلہ شیخ محمد حسین کے حق مین ہوگا اور اگر محمد حسین
ظالم ہے تو فیصلہ میرے حق مین ہوگا **اب** ۴ غور کرین کہ ان سب مین اللہ تعالی نے کیا **فیصلہ** فرمایا
اور کیا **صدق وکذب** ظاہر ہوا اور کون **سچا** نکلا ۵ پہر اگر مرزا صاحب کے دعوی کے
موافق انکے **الہامات** کو سچا قبول کیا جاوے تو وہ بہی حسب شرائط قرار دادہ **مرزا صاحب**
بظاہر مرزا صاحب کے مخالف ہی ظاہر ہوئے ہین **جیسا** اوپر ذکر ہوا اور اگر **سچا** قبول نکرین تو
نتیجہ ظاہر ہے **غرض** بہر حال دعاوی مرزا صاحب ہرگز قابل التفات نہین ہو سکتے کیونکہ
کسیطرح بہی مرزا صاحب کی کچہ تائید وموافقت نہین ہوئی **لہذا** اگر عاجز مخلوق الہی ان کو
قبول نکرین تو انکا کیا ذمہ ۶ **مرزا صاحب** ہر وقت اشاعت الہام واشتہار ہر ایک طرح
کا موکد اقرار ومدار تو باصرار تمام کر لیتے ہین لیکن میعاد گذر جانے پر **مرزا صاحب** ان عہد و
پیمانون کا ہرگز کچہ خیال نہین کرتے **ایک تاریخ گذر جانے پر دوسری تاریخ ڈال دیتے**
ہین ۷ جب پہلے میعاد مرزا احمد بیگ والی کو گذرے ہوئے **پانچ برس** سے بہی زیادہ
عرصہ گذر چکا ہے اور **مرزا صاحب** نے ابہی تک حسب اقرار خود **کذب وصدق** کا فیصلہ
مانکر رجوع نہین کیا تو اب اس تین برس والی میعاد پر کیا اعتماد ہو سکتا ہے کہ اسکے بہی اسیطرح
گذر جانے پر قائل ہو کر مان لینگے اور رجوع فرما لینگے اور اپنے کل اقرار پورے کرینگے **جب**
عام مومن مسلمان اپنے عہد وپیمان واقرار کا پاس ولحاظ کرتا ہے تو **مرزا صاحب** کو با

Marfat.com

دعوی خصوصیت وفضیلت کہ سب سے زیادہ اور بڑہکر اپنے عہد و اقرار کا پاس و لحاظ فرمانا چاہیے
کیونکہ صادقین کا صادق الوعد ہونا قرآن مجید کی شرط ہے (۸) یہہ تو منہمک بہیمیت وغفلت شعار
وعاقبت فراموشون کا کام ہے کہ نقد عاقبت کی خبر خدا جانے - اب تو آرام سے گذرتی ہے +
کے مقولہ کے موافق کسی امر کی پرواہ نہ کی جاوے صرف چند روزہ گذران ہی مدنظر ہو اور اسی کے
فکر و انتظام استداد تواریخ سے بسر کرنے کو غنیمت سمجہا جاوے گو اغراض نفس طلب جاہ
وطول امل کو چہوڑکر کسی عاشق دنیا کو کب گوارا ہو سکتا ہے کہ اپنے نفس کے مخالف حقیقت الحال
علانیہ قبول کرکے اپنی گذران مین خلل انداز ہو لیکن اہل اللہ و عارفان باللہ کے نزدیک
بفضلہ تعالے یہ کچہ مشکل نہین انکا تو آیات قرآن مجید وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ - وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پر کامل ایمان اور یہ قول فیلتّٰہ یکفیک من
وسع الخلائق رحمۃ + وکفایتہ ذوالفضل والاحسان +

فصل (۲۱) عبداللہ آتہم والی میعاد گذر جانے پر جب لوگون نے جتے کہ مولوی
نورالدین صاحب نے بہی ایک شخص کے استفسار پر لکہا کہ یہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی
اور صحیح نہین نکلی تو مرزا صاحب نے ناراض ہوکر علاوہ بے ایمان بداعتقاد بنانے
کے طرح طرح کی دشنام و گالیان دین لیکن خلاف مشاہدہ کوئی شخص کیونکر صم بکم ہوکر
جبرا قبول کر سکتا تہا کہ یہ بلاکم وکاست پوری ہوگئی لہذا مرزا صاحب نے اپنی صداقت منوانے
کے پہلے پیرایہ کو بدلکر دوسرا پیرایہ اختیار کیا اور عجیب نرالی نئی منطق سے اپنی پیشگوئی
مندرجہ اشتہار ۱۲ نومبر ۱۸۹۸ء کو مکرر ثابت کیا ہے یعنے ایک ہی امر وشی کو خود بدولت کے
لیے باعث عزت و مقبولیت اور اسی کو دوسرے غریبون کے لیے موجب ذلت وخواری
قرار دیا ہے اور ارشاد قرآن مجید وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ
وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ کا کچہ لحاظ نہین فرمایا چنانچہ ایک طویل اشتہار ۲۷ دسمبر
سنہ ۱۸۹۹ء اس بارہ مین شائع فرمایا ہے جسکی پیشانی ہے ایک عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا

Marfat.com

۲ اگرچہ ان مضامین سے عاجز کو کچھ تعلق نہین لیکن چونکہ یہ بذیل ذکر کارروائی و دعاوی مرزا صاحب
خواہ نخواہ آگئے ہین لہذا جو کچھ ظاہر معلوم ہوا عرض ہے باقی متعلق اشخاص خود جواب دین تو دین۔
۳ اشتہار مین مرزا صاحب لکھتے ہین کہ ابتک بعض کوتاہ اندیش نادان دوست محمد حسین کے
خلاف واقعہ طور پر یہ سمجھ رہے ہین کہ وہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی اور جو پیشگوئی مین ذلت کا
وعدہ تہا وہ ابتک ظہور مین نہین آیا" پہر صفحہ ۲ مین لکہا کہ "یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی" (۱) محمد حسین
کی تحریر مین یہ تہا کہ مہدی کی حدیثین صحیح نہین ظاہر ہوکر اسپر فتوی ہوگیا ذلت ہوئی **جواب**
عجیب معاملہ ہے **مرزا صاحب** احادیث مہدی کی اپنے دل پسند خلاف سلف و خلف تاویل
کرین مہدی علیہ السلام کو خونی کہکر اسکے آنے سے انکار اور تمام امت اہل سنت سے مخالفت کرین
توانکی **عزت** اور دوسرے کسی کا انکو **صحیح** نہ کہنا ہی ظاہر ہو تو اسکی **ذلت** (۲) صفحہ ۳ مین لکہا
کہ الہامی عبارت اَتَعْجَبُ لِاَمْرِیْ مین لام کے صلہ کو غلط کہا۔ ذلت ہوئی۔ کیونکہ یہ اہل ادب و
اہل بلاغت کی کلام دیوان حماسہ وغیرہ مین پایا جاتا ہے **جواب** مرزا صاحب قرآن مجید کی آیات
احادیث و راویون کے نامون مین **غلطیان** کرین اور ان غلطیون کی فہرستین چہپین جنکا ذکر
دوسری جگہہ آویگا تو مرزا صاحب کی **عزت** اور دوسرا کوئی کہے کہ قرآن مجید مین **تعجب** کا صلہ تو
مِن آیا ہے جیسا آیہ کریمہ اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ
مَّجِيْدٌ (جیسا مولوی محمد حسین صاحب فرماتے ہین کہ ہمنے تو صرف اسیقدر کہا ہے زیادہ کچہ نہین کہا)
تب بہی وہ اس حق و درست کہنے پر **ذلیل** اور **عجب تر** یہ کہ مرزا صاحب بدعوی حمایت
فوقیت قرآن مجید کلام خالق کی فصاحت و صلہ کے مقابلہ پر دوسری مخلوق کی کلام سے عجب کا صلہ
لام پیش کرتے ہین پہر زیادہ **تعجب** یہ کہ متفق علیہ حدیث کے الفاظ عجبنا لہ یسألہ ويصدقہ
تو ثبوت صلہ لام کی خاطر تحریر فرمادیئے **لیکن** اس حدیث مین جو مضمون **نزول ملائکہ** ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام زانو بزانو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹہکر سوال کرتے اور پہر تصدیق کرتے
اس کے مرزا صاحب قائل نہین آپ **جبرئیل** علیہ السلام کا بیٹہ کو اثر آفتاب مقرر فرماتے ہین

(۳) محمد حسین سے اس اقرار پر دستخط کرائی گئی کہ وہ آئندہ مجھے دجال۔ کافر۔ کاذب نہیں کہے گا قادیان جھوٹے کا فر نہیں لکھے گا **جواب** مرزا صاحب سے بھی سب سے اول اسی اقرار نامہ پر دستخط کرائے گئے کہ الہی **الہامات** کسیکی ذلت وغیرہ والے شائع نہ کرینگے خدا تعالے کے پاس اپیل نہ کرینگے **بٹالہ** سے نہ لکھینگے وغیرہ تو **مرزا صاحب** کی اس مین **عزت** دوسرا جسکو الہام کا دعوی بھی نہ ہو وہ اگر اس اقرار پر دستخط کرے **تو ذلت** (۴) جعفر زٹلی وغیرہ کی قلمین ٹوٹ گئین اگر ذلت وغیرہ کی موت اسپر وارد نہین ہوئی تواب کیون نہین گالیان نکالتا نہ ابو الحسن تبتی کہان ہے اسکی زبان کیون بند ہوگئی ان سب کے موہنہ مین لگام دی گئی **جواب** جعفر زٹلی کی قلم کہان اور کیونکر ٹوٹی جب اسکے مضامین برابر چھپتے ہین بلکہ مرزا صاحب کی طرف سے تو اخبار الحکم ۲۳ ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین انکی زبان درازی مکرر کی شکایت کی گئی اور گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی کہ انکا خیال رکھے اور یہان ثبوت مدعا کے لیے تجاہل عارفانہ کرکے فرمایا کہ **قلمین** ٹوٹ گئین اور موہنہ بند ہوگئے (۵) خلاف تہذیب کاغذات عدالت مین پیش ہونے اور پبلک پر ظاہر ہونا **عزت** ہے یا بے عزتی اور **عدالت** کی طرف سے مواخذہ ہونا موجب سرافرازی ہے یا **شان** مولویت کو اس سے ذلت کا دہبہ لگتا ہے **جواب** مرزا صاحب کی خود ہجا **لعنتین** مسلمانان پر **گالئین** اپنی زبان سے انکو سرکار کا باغی بنانا وغیرہ مضامین بقول **مرزا صاحب** تمام بلاد مین شائع ہون تو انکی **عزت** لیکن دوسرے کسیکی خلاف تہذیب تحریر ظاہر ہو تو اسکی ذلت پھر مولوی صاحب زور سے انکاری ہین کہتے ہین کہ ہماری اپنی کوئی ایسی تحریر عدالت مین ہرگز پیش نہین ہوئی (۶) عالمانہ عزت مین فرق آیا اسلیے کہ انہون نے اخبار مین شائع کردیا کہ مقدمہ مین عاجز بری نہین ہوا بلکہ ڈسچارج ہوا جو غلط ہے **جواب** مرزا صاحب اقرار نامہ کو نوٹس کہین تو **عزت** دوسرا کوی بری کو ڈسچارج کہے جو لفظ بعینہٖ فیصلہ انگریزی مین ہے اور اسکا ترجمہ لفظا بلکہ فیصلہ اردو مین **تو ذلت** مرزا صاحب نے بلا ضرورت عربی الفاظ سے مقابلہ کرکے طول بحث کی ہے اس جگہ تو ان الفاظ سے غرض ہے جو عدالت نے لکھے اور موجود ہین ٭ (۷) اسی میعاد مین بموجب ایک

Marfat.com

پیشگوئی کے عبدالحق غزنوی کی زندگی مین جوتہا لڑکا مبارک احمد پیدا ہوگیا جو میری عزت کا موجب اور محمد حسین اور اسکے گروہ جعفر زٹلی وغیرہ کی ذلت کا موجب ہوا ہوگا **جواب** مرزا صاحب کے گہر فرزند **قادیان** مین ہوا اور امرت سر مین تب تک ایک شخص زندہ رہے تو اس سبب ذلت **لاہور** اور **بٹالہ** اور **تبت** کے خاص خاص اشخاص اور انکے گروہ ـ مرزا صاحب نے اس قاعدہ کے روسے تو جس قدر فرزندان انکے مخالفین کے گہرون مین پیدا ہون انکو اپنے مخالفین کے لیے **عزت** اور خود بدولت وگروہ والا کے لیے باعث **ذلت** قبول فرمالیا کرین تو عین انصاف ہی (۸) مقدمہ کے بعد خدا تعالی کے کرم وفضل نے میری طرف دنیا کو رجوع دیا اور دے رہا ہے یہ بھی اس شخص کی صریح ذلت ہے جو اسکے برخلاف میرے لیے چاہتا تہا **جواب** مرزا صاحب با این دعوی النسر محبت شوق وذوق الہی اقبال علے اللہ ودعوی **نیابت** نبوت ارشاد قرآن مجید اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ **واحادیث** مذمت دنیا کو نظر انداز فرماکر **رجوع** دنیا کو اللہ تعالی کا فضل وکرم کہکر **عزت** والے بنین لیکن دوسرا کوئی قرآن مجید حفظ کرنے اور درود ووظائف کے سبب لوگون سے کم مخالطت کرے تو وہ **ذلیل** ہو عبداللہ آتہم کی پیشگوئی پوری نہ ہوسکی پر جو لوگ **قادیان** مین جمع تہے انکے چلے جانے پر اور جو مرید کہتے تہے کہ ہم کس منہ سے واپس اپنے شہر کو جاوین انکے جواب مین تو فرماتے تہے کہ اللہ تعالی کا بڑا **فضل** ہوا کہ عام ناپ شتاب لوگون کا رجوع نہ ہونے دیا غرض **اُسوقت** رجوع نہونے مین کامیابی اور اب رجوع ہونے مین (۹) مولوی محمد حسین کو کچہ زمین مل گئی سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے لاتدخل سکۃ الحرث علی قوم الا اذلہم - انہ صلی اللہ علیہ وسلم رای شیئا من الۃ الحرث فقال لا یدخل ہذا بیت قوم الا ادخلہ الذل **جواب** اول مولوی محمد حسین صاحب کو زمین کا نہ ملنا ذلت کا باعث تہا اب جب مل گئی تب بہی حدیث شریف ذلت والی موجود **لطف** یہ کہ مرزا صاحب پشتون آبا واجداد سے **حارث** زمیندار اسی پر معاش وگذران کرنے پر بہی اور زمین دیوار بدایا رکہکر عزت والے بلکہ مسیح مہدی مجدد امام الزمان اور مولوی محمد حسین اپنی سکونت

Marfat.com

سے مسافت بعیدہ **سیکڑون** میلون پر زمین ملنے اور **دوسرے** مزارعان سے کاشت وآباد
کرانے پر ذلت والون مین **شاید** مرزا صاحب فرماوین کہ ہمنے اسی وجہ سے زمین وباغ بذریعہ رجسٹری
رہن انتقال کردیا ہے تو **جواب** ظاہر ہے کہ اس رہن وانتقال پر بھی وہ زمین کہین دوسری جگہ
نہین گئی گھر کی گھر ہی مین رہی اور کل زمین رہن بھی نہین ہوئی (۱۰) کسی ریاست مین **محمد حسین**
کا وظیفہ مقرر ہوگیا اسکو کوئی دانشمند عزت قرار نہین دیگا بلکہ اس جگہہ تو وہ فقرہ یاد آتا ہے کہ[۹]
بِئْسَ الْفَقِیْرُ عَلٰی بَابِ الْاَمِیْرِ **جواب** مرزا صاحب ہر ضرورت وامر مین اشتہارات شائع کرکے
اقرار ومدار وعدہ کرکے کبھی بنام **قیمت** کتاب کبھی درستی وفراخی **مکان** کبھی بنام مدرسہ
و**مہمان خانہ** ومسجد باوجود دعوی صاحب **وسعت** وجائداد ہونے کے آئے دن **غربا**
ومتوسط الحال اشخاص سے چندہ وروپیہ بطور خیرات وصدقات وصول کرتے رہتے ہین اور حدیث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان[۵۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو علی المنبر وھو یذکر الصدقة
والتعفف من المسئلة الید العلیا خیر من الید السفلی والید العلیا ھی المنفقة والسفلی ھی السائلة
متفق علیہ وغیرہ جو اس بارہ مین ہین ان سب کو پس **پشت** ڈالنے پر بھی **معزز وعزت** والے
اور دوسرے کسیکا اگر کسی ایسی ریاست وسرکار سے وظیفہ مقرر ہو جسکی آمدنی **لاکھہ ہا - کروڑ ہا** روپیہ
ہو اور اس قدر فراوانی مال بظاہر ہوتی بھی اسی لیے ہے کہ دوسری مستحق مخلوق کا اسمین حصہ ہو اور
انکو اس خزانہ مین سے کسی کو کچھ دینے سے کوئی تکلیف بھی ہرگز نہین ہوتی گویا ایسا ہی جیسا
کہ دریا مین سے قطرہ سو ایسی ریاست سے بھی اگر کسی کو کچھ ملے تو اسکی **ذلت** سبحان اللہ ۔

۴ غرض مرزا صاحب کی بزبان خود ہر طرح سے ہر امر مین **عزت** اور دوسری **غریب** مخلوق کی
ہر طرح سے ہر امر مین بزبان مرزا صاحب ذلت وخواری اور پھر مرزا صاحب خیر خواہ مخلوق
رحمة للعالمین - انک لعلی خلق عظیم وغیرہ سب کچھ **۵** اسیطرح مرزا صاحبنے بعد مباہلہ
مولوی **عبد الحق** غزنوی کی نسبت بھی لکھا ہے کہ وہ اور اسکا گروہ ذلیل ہوا اور ہماری ہر طرح
سے **عزت** اور قبولیت ہوئی یہ مرزا صاحب کے دلائل وکمالات ہین جن پر انکے مرید مفتون اور قربان

[۹] برا ہے وہ فقیر جو امیر کے دروازہ پر جاوے

[۵۲] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر فرمایا اور صدقہ اور سوال سے بچنے کا ذکر فرمایا کہ اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور اونچا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچا ہاتھ سائل ہے ۔

Marfat.com

ہین ۶ یہ امر باعث حمد و شکر و قابل تسکین ہے کہ پیشگویون کی تاثیر و تکلیف و صداقت خود بذات خاص مرزا صاحب کو ہی محسوس و معلوم ہوتی ہے الحمد للہ کہ دوسری مخلوق الٰہی جنکے ڈرانے اور دہمکانے کے لیے انکی اشاعت وغیرہ کی تکلیف اٹہائی جاتی ہے انکو کچہ بہی معلوم نہین ہوتا گویا اول پیشگوئی کرنے کی پہر اسکی اشاعت کی ۔ انتظار کی و بالآخر اسکی صداقت و تاثیر معلوم و محسوس ہونے کی غرض یہ سب تکالیف مرزا صاحب نے و فور شفقت علی خلق اللہ کے باعث نہایت مہربانی و ہمدردی سے اپنی ہی ذات پر گوارا کر رکہی ہین دیگر عاجز بندگان اس محنت و دردسری سے بری و آزاد ہین اگرچہ مرزا صاحب مزید بران اپنی زبان و قلم کو یہ تکلیف بہی ساتہہ ہی دیتے رہتے ہین کہ جنکے حق مین پیشگویان تہین وہ تباہ و برباد و ذلیل ہوگئے انکا کچہ باقی نہین رہا۔

فصل (۲۲) اس اشتہار مین مرزا صاحب کے اور امور بہی بہت عجائب ہین مثلاً آپ ہر پیشگوئی کو عظیم الشان ہی لکہتے ہین کبہی کسیکو ادنیٰ معمولی یا اوسط شان والی نہین فرماتے تاکہ لوگون کو کچہ فرق و امتیاز تو معلوم ہو یہ شاید اسلیے کہ خود بدولت جو عظیم الشان ہوے لہذا انکا ہر امر عظیم الشان ہوا مولوی محمد حسین پر اعتراض کرتے ہین کہ انہون نے اقرار کیا کہ آئندہ دجال کافر کاذب نہین کہے گا اب دیکہو وہ استفتا انکا کہان گیا مگر خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے ابتک اور اخیر زندگی تک انہین عقائد پر قائم ہون جنکو محمد حسین نے کلمات کفر قرار دیا ہے انتہے جواب جب آپ انہین عقاید پر قائم ہین تو پہر مرزا صاحب یہ کیونکر کہدیا کرتے ہین کہ یہ ہمپر افترا ہین ہمارا وہی عقیدہ ہے جو دوسرے مسلمانونکا جیساکہ کتب وغیرہ مین لکہا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہی مسلمانون کی تسکین کی خاطر پڑہ دیا کرتے ہین !!! امر زا صاحب فرماتے ہین کہ مولوی محمد حسین کا استفتا کہان گیا بجواب مولوی صاحب استفسار پر کہتے ہین کہ فتوی اسطرح قائم ہے ہم سے کوئی پوچہے تو وہ ہی کہینگے ہان بحث مباحثہ مین ایسے الفاظ حسب اقرار جانبین استعمال نہین کرینگے اور ظاہر بہی ہے کہ اگر مرزا صاحب اقرار نامہ پر دستخط کرنے سے اپنے کتب و اشتہارات و مضامین و عقاید مندرجہ کو کالعدم خیال کرین تو فتوی بہی نہین

Marfat.com

رہیگا ورنہ جب تک وہ **عقائد** موجود ہین تب تک وہ **فتویٰ** بھی موجود وقائم وکارگر رہے گا۔

۳ ۔ اشتہار کے صفحہ ۵ مین لکھا ہے کہ میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص **کافر۔ دجال** نہین ہو سکتا ہین اسکا نام بے **ایمان** نہین رکھتا مین کبھی کلمہ گو کا نام کافر نہین کہتا اپنے دعویٰ سے انکار کرنے والے کو کافر کہنا صرف ان نبیون کی شان ہے جو خدا تعالے کی طرف سے **شریعت** اور احکام جدیدہ لاتے ہین۔ ماسوا اسکے **ملہم** اور محدث کیسا ہی اعلے شان کہتے ہون اور مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہون انکے انکار سے کوئی کافر نہین بنجاتا ہان بدقسمت منکر الخ **جواب** جب یہ امر صحیح ہے تو پھر آپنے **خط** مورخہ ۱۶ جون ۱۸۹۹ء ابھی حال مین خود بدولت کی حق مین یہ الہام کیسے لکھدیا ہے کہ "جو شخص تیری پیروی نہین کریگا اور تیری بیعت مین داخل نہین ہوگا اور تیرا مخالف رہیگا وہ خدا تعالی اور رسول کی نافرمانی کرنے والا **جہنمی** ہے"؟ **۴** اشتہار کے صفحہ ۶ مین لکھا ہے کہ "اولیاء اللہ کی مخالفت مین اللہ اسکا دشمن ہو کر دولت ایمان اس سے چھین لیتا ہے تب بلعم کی طرح صرف لفاظی اور زبانی قیل وقال اسکے پاس رہجاتی ہے۔ نسبت **انس۔ شوق۔ ذوق۔ محبت۔ تبتل۔ تقویٰ**۔ اس سے کھوئی جاتی ہے" **جواب** مرزا صاحب براہ مہربانی خود بدولت کی لفاظی اور حیل کی طرف بھی خیال فرماوین اور پھر انس شوق ذوق محبت تبتل تقوی کو جسکا ذکر دوسرے موقع پر ہوا ہے دیکھین نیز یہ کہ مرزا صاحب کو بحث مباحثہ سب وشتم لعن طعن مخلوق ودیگر ترددات سے ایسی فرصت اور وقت ہی کب ملتا ہے کہ آپ ان امور کی طرف متوجہ ہون **ہان** خالی الفاظ بیشک آپکے پاس بہت ہین۔ **صرف مرزا** صاحب ہی پر کیا منحصر ہے اگر کوئی واقعی صادق الحال عالی شان عارف باللہ بھی خدانخواستہ خود بینی وخود فروشی کی فضولیات مین پڑکر ان پر **قساوت وناسپارک** الفاظ کا شغل ومشق کرے تو ممکن نہین کہ ان منحوس الفاظ کی شامت وتاثیر سے اس مین ان اخلاق فاضلہ واعمال حسنہ کی توفیق باقی رہجائے **۵** پھر اسی صفحہ مین لکھا ہے کہ انجام کار اس مخالفت کرنیوالا کسی دن کسی عظیم الشان مسئلہ کی مخالفت یا نشان کا انکار کر بیٹھتا ہے **جواب** مرزا صاحب

Marfat.com

نے جو مسائل کا انکار کیا ہے جیسے عظیم الشان مسئلہ تصویر کا جسکی نسبت اس قدر وعید متفق علیہ احادیث
مین وارد ہین اور آجتک سلف وخلف امت کا عمل بھی اسی پر رہا اسکو ہیچ سمجھکر خود بدولت نے بھی
طرح طرح کی اپنی تصاویر کھچوائین اور اسکے جواز پر اپنا عمل سند گردانا انکی طرف خوب خوض وتدبر
سے غور کرکے سوچین کہ اسکا محرک کونسا باعث ہوا ہے؟ ۶ صفحہ ۳۱ مین فرمایا کہ ہم دل بیزار و
متنفر ہین کہ ان لوگون کا نام بھی لین چہ جائیکہ انکے حق مین پیشگوئی کرکے ایسے خطاب انکو کچھ
عزت دین" **جواب** سبحان اللہ۔ اللہ اکبر مرسلون اور مجددوان اور رحمۃ للعالمین و انک لعلی
خلق عظیم کے خطاب والون کی یہی شان ہے کہ **دعوی تو فنا نیستی وخاکساری وخیر
خواہی** اور اسپر غصہ وغضب تکبر وعلو کا یہ حال وخیال **اسیواسطے** تو مرزا صاحب کے دعاوی وحالات
کے اضداد واختلافات کو دیکھکر مخلوق کو حیرانی ہوتی ہے کہ یا الٰہی یہ کیا قیل وقال وحال وچال ہے
مولوی روم صاحب نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ عاشق تصویر ووہم خویشتن + کے بود چون عاشقان
ذوالمنن + وینز دوسرا شعر جو اس مضمون کو صاف کرنے کے بعد عاجز کو کشفا دکھلایا گیا ؎
حدیث عشق از بطال منیوش + کہ در سختی کند یاری فراموش + ۷ **آپ** غور فرماوین کہ مرزا صاحب
نے جو اسی اشتہار کے اخیر مین الفاظ سراسر ترک حیا و نامنصف" (یعنی مخالفت وتعصب ونقل) دوسرے غریبون کے حق مین تحریر فرمائی
ہین آیا یہ انصاف ہے؟ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی
الْجَنَّۃِ۔ وَاِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ اَلْحَیَاءُ کے موافق تو کسیکو تارک حیا یا حیا سے خالی
کہنا گویا اسکو ایمان واسلام سے جواب دینا ہے حالانکہ مرزا صاحب ابھی فرما چکے ہین کہ مین کسی
کا نام بے ایمان نہین رکھتا کسی کلمہ گو کو کافر نہین کہتا۔ تدبر فرماوین۔

فصل (۲۳) چونکہ سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی صحبت کا سالہا سال اتفاق رہا ہے اور انکو فنا
فی اللہ باقی باللہ کی نسبت جمعیت بھی جو خود انپر نہایت غالب تھی بہت سرایت کر گئی۔ بمصداق
؎ جمال ہمنشین درمن اثر کرد + وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم + مثلا جب عاجز کو الہام ہوا
کہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ اور اسکے بعد ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا کہ تم اپنے

Marfat.com

لیے بیجا جانتے ہو تو مینے کہا کہ ہرگز نہیں اور اپنا سینہ اسکے سامنے کرکے کہا کہ توجہ سے دیکھو میرے دل مین یہ
خیال مطلق نہین آیا ۲۰-اس مرحوم کے بعد جس اہل اللہ سے اتفاق ملاقات ہوا خواہ نخواہ بے
اختیار اس مرحوم کے اخلاق فاضلہ تجرد و تبتل و انابت و استغراق ذکر دوستون و دشمنون
کے لیے خالصاً لله دعا دینے نہ دینے والا یکسان غیر اللہ سے استغنا فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ پر عمل اور اسکی
تعلیم و تکرار التفات اہل دنیا سے بیزاری تعظیم و تکریم بجاے نفرت وغیرہ وغیرہ پیش نظر ہو کر اس
دوسرے اہل اللہ کی صفات و اخلاق کا مقابلہ ہو جاتا ہے اور جو اخلاق ان اخلاق سے معارض و
مخالف ہون انسے بے اختیار طبیعت بھڑکتی ہے اور ہرگز موافقت و دلچسپی پیدا نہین ہوتی
مثلاً جب کوئی اپنی مدح سرائی و طلب شہرت کے لیے کوئی پہلو اختیار کرکے کسیطرح ساعی ہو دشمنون
کے لیے سب و شتم مین ان دشمنون و مخالفون سے بھی بڑہکر مصروف رہے دینے والے کی تعریف
و شہرت و تحسین مین مبالغہ کرے مخلصین و محبین سے بھی دعا کی اجرت و نذرانہ و عوضانہ کا تقرر و
اصرار کرے اور پیش بینگی ادا کرنے کی ترغیب بھی کسی نہ کسی پیرایہ مین ساتھ ہو فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ کے
خلاف اظہار فضیلت ہی شیوہ بناوے اہل دنیا کا خواہ کسی مصلحت ہی سے ہو از حد شکر گذار و رطب
اللسان و مداح ہو تو مجبوراً بے اختیار بباعث غلبہ نسبت عبودیت نہایت شاق و ناگوار گذرتا ہے
سو مرزا صاحب کے عادات و اخلاق کا نہ عاجز معترف تھا صرف واقف ہی نہ ہے بلکہ قائل ہے انکی
مہمان نوازی جسکا دنیا و دین مین نافع و مفید ہونا ظاہر و ثابت و محقق ہے دعوی خدمت اعلای
کلمۃ اللہ جو مسلمانون کو نہایت عزیز و پیارا ہونے کے باعث انکی رجوع و میلان طبیعت کیواسطے
اثر مقناطیسی کا حکم رکھتا ہے) بمقابلہ مخالفین اسلام اور انکے اعتراضات دور کرنے کو ہر طرح سے
زبانی ہر وقت کمربستہ اور انکے مقابلہ مین دلائل قرآنی بیان کرکے انکو لاجواب و ساکت و ملزم کرنے
پر طیار اور ملکہ تحریر ایسا کہ ایک ہی سوال کے جواب مین نفیاً و اثباتاً ہر دو قسم کے ایسے دلائل پیش کرنے
کہ مخاطب حیران رہجاوے وغیرہ لیکن سد راہ اور مشکل یہ ہوا کہ جب کبھی کوئی امر مخالف اخلاق
عبودیت خواہ کسی مصلحت سے ہی ہو مرزا صاحب سے ظہور پذیر ہوتا رہا ہے تو اول تو عاجز معترف تھا

باعث حسن ظن کے اسکو اخلاص پر حمل کرتے رہے اور اگرچہ بہت ہی مشکلات اور موانع اس مین پیدا ہوئے تو بوجہ غلبہ نسبت عبودیت عاجز معہ رفقا اس مین موافقت و دلچسپی سے معذور رہے کیونکہ اس مین بے اختیاری تھی اور یہہ بھی ایک بھاری و عظیم موجب علحدگی کا ہے جسکے سبب سے مرزا صاحب کی ہان مین ہان دیکر ایک امر مین موافقت نہین ہوسکی +

فصل (۲۴) توہین و تحقیر عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کی جو مرزا صاحب نے عاجز کے رویا کی صداقت کے لیے کی اسپر تو بہت ہی تعجب ہوا خصوصاً اسلیے کہ نہ صرف بوقت حیات عبد اللہ صاحب کے مرزا صاحب خود کئی مرتبہ انکے پاس دعا کے واسطے آئے بلکہ انکے بعد عالم روحانی مین بھی ان سے استفادہ یعنے سوال تعبیر رویا کی کرتے رہے جیساکہ خاتمہ تبلیغ مین خود مرزا صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ رَأَیْتُ فِی تِلْکَ الرُّؤْیَا شَیْخًا صَالِحًا اِسْمُهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الْغَزْنَوِیُّ قَدْ مَاتَ فِی السِّنِیْنَ فَسَأَلْتُهٗ مِنْ تَاوِیْلِ هٰذِهِ الرُّؤْیَا الخ ۲ مرزا صاحب کئی مواقع پر انکی مدح و ثنا تحریر و بیان فرما چکے ہین اور اب ملاقات گذشتہ پر مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ محمد حسین کو سمجھا تب پردہ پوشی عبد اللہ مرحوم کی ہوتی ہے ورنہ کچھ باقی نہین رہتا علاوہ نازیبا و ناقص ہونے کی کسقدر خلاف ہدایت و ارشاد اسلام ہے اور کیا ارشاد تِلْکَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ الخ و اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتٰکُمْ وَ کُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْهِمْ وغیرہ کے مخالف و منافی ہے ۳ مرزا صاحب کی قلم سے بھی عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کی نسبت لفظ صالحاً ہی نکلا ہے جیسا قرآن مجید مین ایک مرد صالح کی توقیر مین آیا ہے لیکن تعجب و افسوس تو ہے کہ اللہ جل جلالہ نے جو فرزندان و اولاد کے بارہ مین مراعات پدری کا آیات وَکَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ فَکَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَیْنِ مین سبق دیا ہے مرزا صاحب نے باین دعوی قرآن دانی و فضل و کمال و اخلاق فاضلہ اس مراعات خداوندی کے خلاف جن مکروہ الفاظ سے انکی اولاد کو گو پابند صوم و صلوۃ ہو ذکر کیا ہے ناگفتنی و قابل شرم ہے ۴ مرزا صاحب نے عاجز و رفیق عاجز کو عند الملاقات مخالف محض ناواقف ٹھیرا کر سیدنا موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے الہامات کے مکذبین اور انکی بد انجامی کے متعلق نیز دیگر کئی غیر متعلق قصص سنائے انسے بھی تعجب و حیرانی ہوئی کیونکہ وہ منکرین و مخالفین

Marfat.com

کے قصص مین اور بیان الحمد للہ کسی قسم کی مخالفت و تکذیب ان امور سے نہین تہی ٭

فصل (۲۵) مرزا صاحب نے فرمایا کہ ملہم عالم و خاندانی ہونا چاہیے تاکہ اسپر کوئی اعتراض نہو اور بروقت بحث و سوال قرآن و اسلام پڑوگری نہ کرا لیے وغیرہ یہ **دلیل مرزا صاحب** کی نہایت تعجب و حیرت افزا ہے کیا انکو معلوم نہین کہ ایسے ہی شرائط کے مقابلہ پر جو کفار مکہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے تہے اللہ تبارک و تعالی نے اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۔ وَ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاءُ وغیرہ کا جواب کافی و دندان شکن دیا تہا پہر **خود جناب** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب پہلا ارشاد اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ الخ آیا تو صاف امی ہونا بانکر یہی فرمایا کہ مَا اَنَا بِقَارِیٍٔ **لیکن** جب خالق مالک رحمن رحیم واہب العطیات نے فضل و کرم کیا تو سب کچہ ہو گیا ایسا کہ تمام دعویدار شیخت و علوم ہیچ و پوچ ہو گئے **مرزا صاحب** اپنی ہی عربی لیاقت کے دعوے کی طرف خیال کرین کہ حسب تحریر و قول خود اول کیا تہی اور اب مدح و ثنا مخلوق وغیرہ مضامین مین کتنے کتب لکہ ڈالین جنکو اپنے دعوی کے ثبوت مین کم اشاید پیش فرماتے رہتے ہین اگرچہ ایک **صوفی** منش و فقیر مزاج مولوی صاحب جو وعظ اخلاص و بیان عیوب و مکر نفس و تاکید عبادت الہی و امتثال اوامر و اجتناب نواہی و فکر طیاری عقبے کرتے رہنے کی علاوہ خود بہی **رقیق القلب** و کثیر البکا تہے انہون نے تو یہ مضمون بیان کیا تہا کہ اول اول ہم مرزا صاحب کی تحریر و تصانیف کو بہت قدر و منزلت سے دیکہتے تہے اور خیال تہا کہ اگر یہ اپنے دعاوی مین صادق ہین تو ہمکو قبول کرنے مین کیا عذر ہے **لیکن** جب بعدہٗ ایک عربی تحریر نکلی جسپر بڑا دعوی تہا کہ یہ بطور **نشان** ہے اور کوئی اسکی نظیر پیش نہین کرسکتا اور نہ اس مین کوئی غلطی پکڑ سکتا ہے تو اس روز سے ہماری سب امیدین کافور ہو گئین **کیونکہ** ہم لوگ بہی عربی سے واقف تہے اور عمرین اسی مین گذاری تہین اور اس تحریر مین صریح صریح اغلاط ہر قسم ایسی تہین کہ انکی تکذیب و ابطال دعوی کے لیے انہین کو کافی سمجہکر **قابل توجہ و جواب خیال** نہ کیا لہذا اس روز سے مرزا صاحب کی تحریرات کا دیکہنا اور ادہر التفات ختم ہو گیا اور جس قدر لوگ امید مین تہے سب نے

Marfat.com

مایوس ہوکر اس طرف سے رخ پھیر لیا انتہے فقط یہ بیان مولویصاحب کا صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب نے جو نمونہ کے طور پر فہرست اغلاط عبارت مرزا صاحب کی اپنے رسالہ مین مشتہر کی ہے اور جو اغلاط دوسرون نے مرزا صاحب کی عربی عبارت و اشعار سے نکالی ہین انکا مرزا صاحب نے کبھی جواب نہین دیا تاکہ لوگ دیکھتے کہ مرزا صاحب کے دعاوی فصاحت بلاغت کہانتک صحیح ہین ایسا ہی مرزا صاحب کے مرید خاص و مصدق مولوی نورالدین صاحب نے بھی ایک مولوی صاحب کے اس اعتراض کا کہ "فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب" نام بموجب محاورہ عربی کے صحیح نہین کیونکہ عربی مین مقدمہ جھگڑے و تنازعہ پر جیسا کہ اردو مین معمول ہے بولا نہین جاتا اب تک نہ معلوم کیون جواب نہین دیا اور اسکو موافق محاورہ کیون ثابت نہین کیا۔ ۵ خیر یہ تو مولویان و عالمان کا قال و حال ہے عاجز امی محض کو اس سے کیا بحث مقصد تو صرف یہ ہے کہ قادر قیوم علی کل شئ قدیر جب کچھ چاہتا ہے سب کچھ جس سے چاہے کرا لیتا ہے وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ اور اسکے ارادہ اور مشیت پورا ہونے کو کسی شرط کی حاجت نہین پھر تعجب ہے کہ مرزا صاحب باین دعاوی علوم ایسی شرط ضروری قرار دیوین ۶ عاجز کے نزدیک تو باتباع ہادی نبی الامی علیہ الصلوۃ والسلام امی ہونا فخر ہے و نیز دلیل **صداقت** کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صاحب الہام کا اس مین کچھ دخل و دست اندازی نہین یہ سب کچھ اس قادر قدیر و عزیز و حکیم کا کام ہے اور **ارشاد** سراپا سداد حضرت باریتعالی جل جلالہ و عم نوالہ جو پاک کتاب قرآن مجید مین حضرت ہادی جن و انس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ بھی اسیکا مصدق و شاہد ہے اور عاجز کو اپنی نالائقی اور بے بضاعتی کے خیال پر یہ الہام بھی ہوا ہے ۵ داد حق را قابلیت شرط نیست ✦ بلکہ شرط قابلیت داد است ✦ و نیز وَاللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ✦✦

فصل (۲۶) ایسا ہی شرط خاندانی کا حال ہے اسکے دو پہلو ہین اول النسب سو اسکو فخر سے پرہیزگاری کے واسطے یہ ارشاد سید الاولین والآخرین اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

Marfat.com

وفخرها بالآباء انما هو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلهم بنو آدم و آدم من تراب (۲) علاوہ ازین حسب و نسب سلسلۂ نبوت و رسالت مین تو ایک مسلم مسئلہ ہے لیکن ولایت و الہام کے واسطے اسکی کچھ حاجت و ضرورت نہین جیسا کہ صحابہ کرام جو بعد از رسل افضل مانے گئے ہین ان مین سیدنا بلال صہیب وغیرہ رضی اللہ تعالی عنہم کے حال سے ظاہر ہے اور طالوت اور لقمان کا حال بھی جن کا ذکر اللہ پاک نے تعریف سے قرآن مجید مین فرمایا ہے اکثرون کو معلوم ہے کہ اللہ پاک کے فضل و کرم نے نسب کی کچھ پرواہ نہین کی (۳) پہلو دوم خاندانی ہدایت و معرفت تقرب و توحید باریتعالی سو اسکو تو اتباع انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا کیا ذکر خود انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے بھی اللہ جل جلالہ نے ضروری مقرر نہین دیا جیسا کہ حال سیدنا ابرہیم جد نبینا و لوط وغیرہ علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام سے ظاہر ہے یہان بھی وہی اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ و واللہ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ کے ارشاد و اللہ علی کل شئ قدیر ہی کارساز و مختار ہے يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ـ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کونسی چیز اسکے واسطے مشکل و آن ہونی ہے؟ (۴) جب رسالت جیسے اہم مہتم بالشان امور مین اُس قادر مطلق صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد نے کچھ پرواہ شرائط کی نہ کرکے اپنا سارا کام کرا لیا تو اتباع انبیا علیہ الصلوۃ والسلام اور خصوصاً بہت خیر الوری و سید الاولین والآخرین کیلیے کہ جنکے واسطے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ الخ کا خطاب ہے ایسے شرائط کیا حقیقت رکھتے ہین بلکہ بغیر ایسے شرائط کے اس قادر مطلق کا کام چلنا محال سمجھنا مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ[ل] ـ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ـ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وغیرہ وغیرہ احکام کا مخاطب و مقابل بننا ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا الخ (۵) ہان شاید مرزا صاحب حسب رواج ہندوستان سیدون و مغلون کو اصل خاندانی خیال فرماتے ہون سو عاجز کے پیر و شیخ سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ باوجود سید ہونے کے باتباع ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس امر کی شیخی و فخر تو بجائے خود نام بھی اسکا نہ لیتے اور نہ ایسا نام رکھتے جس مین اسکا شائبہ

[ل] نہین قدر کی اللہ کی حق قدر اسکی کا[ل] تمکو کیا ہوا کہ تم اللہ تعالی کا وقر نہین مانتے

Marfat.com

سے پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس نہین نسب درمیان انکے اسدن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا پس جو شخص کہ بھاری ہوئے تول اسکے پس یہ لوگ وہی ہین فلاح پانے والے اور جو شخص کہ ہلکے ہوئے تول اسکے پس یہ لوگ وہی ہین جنہونے ٹوٹا دیا جانون اپنی کو بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہین گے جھلس دیگی مونہ انکے کو آگ اور وہ بیچ اسکے تیوری چڑہاتے ہین ۱۲

سے ای اللہ مجھکو اپنے فضل و رحمت سے اپنے ڈرنیوالے تابعداری کرنیوالے اور نیک بندون مین

ہو بلکہ فرماتے "در عجم نسب را ہیچ اعتماد نیست" اور ظاہر بھی ہے کہ ہندوستان و پنجاب مین شہر اور پرگنے سادات سے بہرے ہین علمدار حسین علی نقی میر باقر اور پنجاب مین لوبہ شاہ نتھو شاہ و گلاب علی وغیرہ نام سے آخر سید بن جاتے ہین اور بن گئے ہین ایسا ہی حال مغلون کا ہے جنکے جد امجد (بقول مورخین) چنگیز خان بدمذہب اسکے سلسلہ نسب کا حال و خونریزی مسلمانان کس کو معلوم نہین (۸) ہان دولتمندی و ریاست دنیا مین خاندانی بنا دیتی ہے غیر قومون کا ذکر کیا ضرور کہ رنجیت سنگھ بھی سانہسی جاٹ ہو کر برہمنون اور کہتریون سے مہاراج کہلاتا رہا (۹) عاجز کو ان امور مین کسی سے بھی تعلق نہین ہے مین تو اسی خاندان و شرافت کا قائل ہون جسکو میرے محسن مولی قدیر و حکیم نے اپنی کتاب مجید مین اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کے ارشاد سے شرف بخشا ہے و بس کیونکہ ارشاد فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فِیْ جَھَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْھَھُمُ النَّارُ وَھُمْ فِیْھَا کٰلِحُوْنَ بھی خاندانی فخر و شیخی کی نفی کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ وَمَعَ الَّذِیْنَ یَفْتَخِرُوْنَ بِالْاَنْسَابِ اٰمِیْن

فصل (۲۷) عاجز کو اکثر خطابات و مکالمات خاص متعلق حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام الہام ہوتے ہین جیسے الہام اِصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ وَلَا تَنِیْ فِیْ ذِکْرِیْ ۔ وَاضْمُمْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۔ فَاسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ اٰیَۃً لِّلنّٰظِرِیْنَ ۔ اِصْطَنَعْتُکَ لِنَفْسِیْ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ یّٰمُوْسٰی ۔ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۔ اَلَمْ نُرَبِّکَ فِیْنَا وَلِیْدًا ۔ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۔ نَادَیْنٰہُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ وَقَرَّبْنٰہُ نَجِیًّا ۔ اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ ۔ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۔ ھٰرُوْنَ اَخِی اشْدُدْ بِہٖٓ اَزْرِیْ ۔ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ ۔ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَھِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ ۔ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ

ہو لا نکلت دنیا سے وہ جو اگ مین ہے ۔ اے میرے رب بسبب اسکے کہ تو نے مجھ پر انعام کیا مین گنہگارون کا ہرگز مددگار نہ ہونگا بقیہ بصفحہ ٦٦

Marfat.com

وَجِیْهًا۔ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا۔ کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ۔ فَفَرَرْتُ مِنْکُمْ لَمَّا خِفْتُکُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ حُکْمًا وَّجَعَلَنِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اَسْمَعُ وَاَرٰی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا۔ خُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ۔ وَذَکِّرْهُمْ بِاَیّٰمِ اللّٰهِ۔ اِنَّهَا لَتَذْکِرَةٌ قَلِیْلُوْنَ۔ رَبِّ نَجِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔ اِصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ۔ کَیْ نُسَبِّحَکَ کَثِیْرًا وَّنَذْکُرَکَ کَثِیْرًا۔ کُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا۔ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ یٰمُوْسٰی۔ لَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْکَ مَرَّةً اُخْرٰی۔ فَتَنّٰکَ فُتُوْنًا۔ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ۔ قَدْ جِئْتُکَ بِاٰیَةٍ یٰمُوْسٰی۔ اَنَا اخْتَرْتُکَ۔ رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ

اور علاوہ الہامات کے رویا بھی اسی کے مشابہ ہیں مثلاً خضر علیہ السلام سے ملاقات و ناموافقت اور پھر اپنے ہاتھ میں عصائے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھنا اور اس سے بلند اوڑنیوالے پتنگوں کو نیچے کرکے زمین پر لانا۔ گو ان سب کا اصل مقصد و کامل طور پر مدعا تو تب ہی ظاہر ہوگا جس وقت خالق مالک علیٰ کل شئ قدیر اپنے فضل و کرم سے ظاہر فرما کر مناسبت و متابعت تامہ کی توفیق عنایت فرماویگا۔ لیکن سردست ظلم و فساد سے نفرت اور بہبودی خلق اللہ کا جوش و خیال تو البتہ زیادہ ہو گیا ہے اور دیگر خواص حب واہب العطیات عطا فرما کر ممتاز فرماویگا تو دیکھا جاویگا کیونکہ تکلف و بناوٹ سے کھینچ تان کر خواہ نخواہ بہت سی عالی اوصاف سے اپنے آپ کو متصف بنانا اور جتلانا عاجز کے نزدیک معصیت و تقول علی اللہ ہے جسکی نسبت عاجز کو تاکیدی حکم بھی ہو چکا ہے الہام لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ ۳۔ اور جو کچھ آجتک ہوا اور یہ سلسلہ جو شروع ہے جس میں بڑے بڑے وعدے محض فضل و کرم مولیٰ کریم سے میرے جیسے ہیچ در ہیچ کو مع خطابات و القاب الہاما ہوئے ہیں میں خوب جانتا ہوں کہ میرا ان میں کچھ دخل و حق نہیں اللہ تبارک کے اپنے ہی فضل و کرم اور اپنے ہی ارشاد وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ کے منشا کے موافق ہے کیونکہ میری طرف سے تو عبادت

زہد۔ محنت۔ لیاقت وغیرہ مین صفر ہی صفر ہے ؂

فصل (۲۸) مرزا صاحب غور فرماوین کہ کیا ان خطابات موسوی کے باعث عاجز بھی انکی طرح اپنے آپ کو مثیل یا مطلق موسے علیہ السلام خیال کرے۔ یا حسب اصطلاح صوفیہ کرام موسوی المشرب اور مثیل ہونے مین تو حسب مذاق مرزا صاحب بحدیث مرقومہ ذ اصاحب کی بھی اگرچہ محدثین کو اس مین کلام ہے تصدیق ہوتی ہے جس مین فرمایا لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی کیونکہ اسوقت بزبان خود بموجب الہام ہر دو ان خطابات کی مخاطب موجود مین۔ اور بظاہر اتباع سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویدار (۳۰) یہ مسئلہ مرزا صاحب کے مذاق عمل کے مطابق پیش کیا گیا ہے ورنہ کمترین تو خود اپنے عقیدہ کی تشریح اوپر کر آیا ہے۔ اور ایسے نازیبا و مخالف شرع خیالات پر استغفار پڑھتا ہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ عاجز کو تو انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی فرمانبرداری و اتباع کا فخر ہی بس ہے اور دل و جان سے آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ پڑھتا ہے

فصل (۲۹) چونکہ عاجز کے الہامات و رویا صحیح صادق الہام ہوتے ہین اور تو اور خود مرزا صاحب نے بھی انکو عملاً تصدیق فرمایا ہے۔ تو پھر جائے غور ہے کہ رویا و الہامات ذیل کو عاجز کیونکر صحیح و صادق خیال نہ کرے مثلاً قادیان مین دوسری رات ۲۶ ستمبر ۱۸۹۶ء کو مجھکو دکھایا گیا کہ میری چارپائی کے نیچے ایک چاہ ہے کہ اگر مین نیچے قدم رکھون تو اس مین گر جاؤنگا اور الہام بھی ہوا کہ دَعْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ یعنے چھوڑ انکو اور حی الذی لایموت پر توکل کر۔ جسکے ساتھ یہی تفہیم تھی کہ اگر رفعت شان علیہ بارگاہ رحمن جنان منان کو چھوڑ کر تنزل یعنے بیعت کرون تو نافرمان ہو کر گر جاؤنگا۔ اور ۲۵ ستمبر کو یعنے ایک دن پہلے الہام بھی ہو چکا تھا لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ جس سے مراد ہے کہ پہلے احکام و حالات مین کچھ تبدیل نہین ہو سکتی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا صاحب کی تقریر و دلائل وغیرہ سنکر خیالات مین کچھ بھی تبدیلی نہ ہوئی اور عاجز اس مین بالکل معذور و بے اختیار

Marfat.com

ہے خاکسار بے مقدار کی ہر حالت و ہر امر میرے خالق مالک مولی و محسن کے ہاتھ و اختیار میں ہے۔
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

فصل ۳ بعض عربی کے الہامات کا آجکل نہایت عمدہ طرح سے ظہور ہو رہا ہے مثلاً الف ۲۴ فروری ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۲۵ھ ہجری بحوالہ
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ فَاسْتَبْشِرُوْا
بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ (بل انت الصادق) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ
مَالًا وَّ وَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا
اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا۔ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ جَلَّتُہٗ کَالرَّمِیْمِ۔ سُنَّۃَ
مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِنَا تَحْوِیْلًا۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ قُلْ
رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ اسکے اکثر حصص مرزا صاحب کے ہی متعلق ہیں چنانچہ آپنے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ (بل انت الصادق)
کی تصدیق ایک سراسر ناحق اختلاف و فساد کی بنیاد رکھنی اور اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّ وَلَدًا
کی تصدیق اپنی جماعت کو اظہار فضیلت و کمالات اور عاجز کی کم لیاقتی و بے بضاعتی کو طرح
طرح سے رسالہ ضرورۃ الامام میں بیان فرما کر خوب کر دی ہے گو خود اسکو محسوس نہ فرمادیں اور انکو
معلوم بھی نہ ہو جیسا کہ اکثر ایسے مواقع پر کم توجہ لوگوں کا ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے لیکن اگر غور
فرماوینگے تو معلوم ہو جاویگا کہ ضرور ان الہامات کی تصدیق ہو کر پوری ہو گئی ہے لہذا باقی
حصہ الہام فَعَسٰی رَبِّیْ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ وَیُرْسِلَ عَلَیْھَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا
زَلَقًا بہت توجہ و غور کے قابل ہے کیونکہ جب ایک جزو پورا ہو گیا تو بقیہ بھی انشاء اللہ العزیز لابد
پورا ہو کر رہیگا نیز کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ۔ جَلَّتُہٗ کَالرَّمِیْمِ۔ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وغیرہ وغیرہ بھی قابل غور ہیں
مطلب صاف و ظاہر ہے اور اسکا وقوع لابد ہونا اسکی پرواز بنیاد ہی اظہر من الشمس ہے ارادہ احکم الحاکمین ضرور
ضرور ہو کر ہی رہتا ہے خواہ سارا جہان اسکا سد راہ و مانع ہو حسب ارشاد خداوندی لو

اتبع الحق اھواءھم لفسدت السموٰت والارض ومن فیھن بل اتینٰھم بذکرھم فھم عن ذکرھم معرضون
وبقول مرزا صاحب ؎ غرض رکتے نہین ہرگز خدا کے کام بندون سے ٭ جسکا عاجز کو بھی الہاما
ارشاد ہو چکا ہے۔

ب ایک اور الہام اس سے بھی پہلے ۱۰ جنوری ۹۵ء یوم پیر والا یعنے قل ھل انبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیھم فی الحیوة الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا جسکی صداقت بذریعہ رسالہ کشف الغطا ودیگر اشتہارات مرزا صاحب اب ظہور مین آئی غور طلب ہے حسن ظن کرنیوالون کو حسن ظنی کا پردہ بمصداق حدیث شریف حبك الشیٔ یعمی ویصم اس قدر حائل ہوا تھا کہ اگر کشف الغطا یہ پردہ نہ کہولتا تو وہم وگمان کی رسائی بھی وہانتک نہ ہوتی اور اضطراب وحیرت مین پڑے رہتے مگر ہان سچے الہام کا (خواہ نرمی سے ہو خواہ سختی سے) یہ ضرور خاصہ ہونا چاہیے کہ خود ملزم سے اپنی راستی کا اقبال کراوے۔ پس کون جانتا تھا کہ مرزا صاحب کی اونیس سالہ کارروائی خیر خواہی و امداد و تعریف مخلوق کے لیے تھی نہ کہ خدمت اعلاء کلمۃ اللہ و حصول رضاے خالق مولے کریم وسعادت عقبی کے لیے جسکے آپ ہمیشہ دعویدار رہے اور اب بھی بظاہر ہین سو کشف الغطا وغیرہ نے ایک سر بمہر راز نہفتہ کا افشا کرکے ہاتھی کے دانتون کی مثال کا نمونہ دکھلا دیا جس مین مرزا صاحب نے خود ان امور کا اعتراف فرمایا ہے چنانچہ اسکے سرورق پر تاج عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کا واسطہ ڈالکر صفحہ ۳ سے شروع کیا ہے کہ یہ تو میرے باپ اور بھائی کا حال ہے اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لیے مین اسی درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد مین مشغول رہا ہوں۔ قریبا انیس برس سے ایسی کتابون کے شائع کرنے سے مینے اپنا وقت بسر کیا ہے جن مین یہ ذکر ہے کہ مسلمانون کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیے اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قومون سے بڑھکر دکھلانا چاہیے اور مینے اسی غرض سے بعض

٭ مرزا صاحب نے تصانیف کتب کی غرض خود بیان فرمادی ہے لہذا اخلاص وللہیت کی بابت زیادہ بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے

بعض کتابین عربی زبان مین لکھین بعض فارسی زبان مین اور ان کو دور دور ملکون تک شائع کیا اور ان سب مین مسلمانون کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے انکو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل وجان اختیار کرین یہ کتابین عرب اور بلاد شام کابل اور بخارا مین پہونچائی گئین اگرچہ مین سنتا ہون کہ بعض نادان مولویون نے انکے دیکھنے سے مجھے کافر قرار دیا ہے اور میری تحریرون کو اس بات کا ایک نتیجہ ٹھیرایا ہے کہ گویا مجھے سلطنت انگریزی سے ایک اندرونی اور خفیہ تعلق ہے۔ اور گویا مین ان تحریرون کے عوض گورنمنٹ سے انعام پاتا ہون انتھے **جواب** یہ تو مرزا صاحب کی عبارت آرائی ہے کہ ایک امر کو دوسری شکل مین کر دیا مرزا صاحب کی نسبت مسلمانون کا ایسا خیال وگمان توکبھی سننے مین نہین آیا بلکہ ان کا اعتقاد وقول تو اسکے بالکل برعکس ہے وہ تو ایسا کہتے ہین کہ مرزا صاحب ایسے ہوشیار پولٹیکل ہین کہ قانون دانی کے زور وحوصلہ سے ادہر تو مسلمانون کو کہتے ہین کہ مین صلیبی اعتقاد کو توڑنے اور پاش پاش کرنے آیا ہون اور یہ کام میرے ہاتھہ سے ہوکر رہیگا چنانچہ یہ مضامین رد عقاید صلیبی وتحقیر وبے ادبی سیدنا مسیح علیہ السلام جابجا انکے کتب ورسائل واشتہارات مین درج ہین اور ادہر گورنمنٹ سے کہتے ہین کہ یہ سب کاروبار مین آپ کی خیرخواہی اور امداد مین کر رہا ہون (قاضی فضل احمد صاحب نے کتاب کلمہ فضل رحمانی مین بھی اس امر کی کچہ تشریح کی ہے) پھر مرزا صاحب باوجود دعوی اسلام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان احکام کا کچہ خیال نہین کرتے جو دورخی کارروائی کی مذمت مین آئی ہین جیسا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجدون اشر الناس یوم القیمۃ ذوالوجہین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ متفق علیہ۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان ذا وجہین فی الدنیا کان لہ یوم القیمۃ لسانان من نار (رواہ الدارمی)

۳ پھر جیسا کسر صلیب یعنے صلیب توڑنے کے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی موت اور قبر کا پتہ وکھوج لگانے کے مرزا صاحب پیچھے پڑے ہین ویسا ہی دیگر مسائل کی ترمیم

Marfat.com

وتنسیخ کے بہی درپے ہوکر اپنے منگہرت مسائل کہ حضرت جبریل کا ہیڈ کوارٹر آفتاب ہی شخصی وجود سے نزول ملائکہ سے انکار لیلۃ القدر ظلمت کر زمانہ کا نام ہے۔ کواکب کی تاثیر اپنے لیے ابن اللہ کہہ سکنا جائز روح القدس روح الامین وغیرہ ان حالتون کے نام ہین جو خالق ومخلوق کی محبت کی جوڑ سے پیدا ہوتی ہین وفات مسیح علیہ السلام مسیح علیہ السلام کے معجزات کو مسمریزی تاثیر کہنی بغیر مطابق ہونے وصادق آنے اوصاف احادیث متعلقہ کے خود مسیح موعود ومہدی مسعود بن بیٹہنے خود بدولت کو خیر خواہ دوسرے مسلمانون کو خونی مہدی وخونی مسیح کا منتظر کہکر سرکار کا بدخواہ قرار دینے اور جو کوئی آپ کی تابعداری وبیعت مین داخل نہ ہو اسکو جہنمی وغیرہ بنانے اور ان مسائل کو دوسرون سی منوانے کے لیے دن رات مصروف وسرگرم ہین وغیرہ ان ہی مسائل کے سبب مسلمان مرزا صاحب سے مخالف ہین جیسا کہ فتوی مین درج ہے نہ اسلیے کہ مرزا صاحب سرکار کی خیر خواہی کا اظہار کرتے ہین کیونکہ وہ خود بہی دیوانون اور پاگلون کی طرح خلاف احکام وتعلیم اسلامی ایسی سرکار کی بدخواہی ومخالفت کا خیال نہین کرتے جس سے انکو اداے شعار اسلام مین بلا کسی روک ٹوک وممانعت کے ہر طرح آزادی ہے اور اس نعمت کے عوض وہ صحیح و جائز شکر گذاری سے بہی غافل نہین ہین ۴. پہر صفحہ ۱ مین فرمایا کہ مجہے یقینا معلوم ہوا ہے کہ بعض دانشمندون کے دلون پر ان تحریرون کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور انہون نے ان وحشیانہ عقاید سے توبہ کی ہے جن مین وہ برخلاف اغراض اس گورنمنٹ کے مبتلا تہے ان نیک تاثیرات کے لیے میری مذہبی تحریرین* جو پادریون کے مخالف تہین بڑی محرک ہوئی ہین ورنہ جس زور کے ساتہ مینے مسلمانون کو اس گورنمنٹ کی اطاعت کے لیے بلایا ہے اور جابجا سر حدی نادان ملاؤن کو جو ناحق آے دن فتنہ انگیزی کرتے اور افغانون کو مخالفت کے لیے ابہارتے ہین سرزنش کی ہے یہ پر زور تحریرین گورنمنٹ انگریزی کی حمایت مین متعصب اور نادان مسلمانون کے لیے قابل برداشت نہ تہین اور اب اہل عقل جب ایک طرف دینی حمایت کے

---

* سبحان اللہ یہ کیسا عمدہ اور بین ثبوت مرزا صاحب کی دینی حمایت واخلاص لاہیت وکمالیت کا ہے

Marfat.com

مضمون میری تحریرون مین پاتے ہین اور دوسری طرف میری یہ نصیحتین سنتے ہین کہ اس گورنمنٹ کی سچی خیرخواہی اور اطاعت کرنی چاہیے تو وہ میرے پر کوئی بدظنی نہین کر سکتے" جواب تنقیح طلب یہ امر ہوا کہ وہ کون دانشمند تھے جنہون نے وحشیانہ عقاید سے توبہ کی ہے اور وہ کون اور کہان متعصب نادان مسلمان تھے یا ہین جنکو مرزا صاحب کی گورنمنٹ کی حمایت والی تحریرین قابل برداشت نہ تہین مرزا صاحب نے کشف الغطا مین تو لکھا ہے کہ بعض دانشمندون کے دلون پر ہماری تحریرون کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور ستارہ قیصرہ مین جو اسکے بعد قریب ہی شائع کیا ہے اس مین لکھا ہے کہ ہماری کتابون کی اشاعت کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھون انسانون نے غلط خیالات چھوڑ دیے ہین دیکھیے کہان بعض اور کہان لاکھون اور ثبوت ہر دو مین ندارد براہ مہربانی زیادہ نہین اگر چند ہی ایسے اشخاص کا نام تحریر فرمایا ہوتا تو بہتر تہا تاکہ سرکار اور دوسرے لوگ ان سے دریافت کرکے مرزا صاحب کے صدق اور راست بیانی کا یقین کرتے بظاہر تو اسکا کچھ وجود نہین ہے ہان غریب مسلمانون کو خود بدولت کے تراشیدہ مسائل وفات مسیح علیہ السلام لیلۃ القدر۔ نزول ملائکہ۔ تاثیر کواکب وغیرہ سے ناموافق بلکہ مخالف ہونیکے سبب مرزا صاحب خواہ نخواہ سخن سازی و زور تحریر سے دوسرے پیرایہ مین وحشی متعصب۔ نادان مخالف اغراض گورنمنٹ بنا کر اور برا بھلا کہکر اپنا دل خوش کرتے ہین سو انکا اختیار ہے لیکن راستی اور خشیت اللہ مد نظر فرماوین (۵) پھر آگے چلکر فرمایا کہ اب گورنمنٹ غور فرما سکتی ہے کہ جس حالت مین میرا باپ گورنمنٹ کا ایسا سچا خیرخواہ تہا اور میرا بھائی بھی اسی کے قدم پر چلا تہا اور مین بھی انیس برس سے یہی خدمت اپنی قلم کے ذریعہ سے بجا لاتا ہون تو پھر میرے حالات کیونکر مشتبہ ہو سکتے ہین میری تمام جوانی اسی راہ مین گذری اور اب دائم المرض اور پیرانہ سالی کے کنارہ پر پہونچ گیا ہون اور ساٹھ سال کے قریب ہون وہ شخص سخت ظلم کرتا ہے جو میرے وجود کو گورنمنٹ کے لیے خطرناک ٹھیراتا ہے جواب۔ جو شخص مرزا صاحب کی کارروائی کا حال کچھ بیان کرے وہ تو سخت ظلم کرنے والا ہے۔ اور مرزا صاحب خود بدولت دوسرے تمام مسلمانون کو وحشیانہ

Marfat.com

عقائدوالے متعصب نادان وغیرہ آزاردہ الفاظ کہکر خونی مسیح وخونی مہدی کے اپنی رائے اور اپنے ہونہ سے منتظر بناکر گورنمنٹ کے لیے خطرناک ٹہیراکر آئے دن رسالہ واشتہارات شائع کرتے رہنے سے بہی ظالم نہین بلکہ عادل اور منصف ہی بنے رہین یہ بہی خوب انصاف اور خیرخواہی اسلام واہل اسلام ہے ✚ رسالہ کشف الغطا کے بعد مرزا صاحب نے ستارہ قیصرہ قادیان مین طبع کرکے شائع کیا اس مین آپ اپنا اخلاص محبت جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ اور انکے معزز افسرون کی نسبت اور سچی محبت واخلاص کی تحریک سے جشن جوبلی پر خون دل سے لکہکر تحفہ قیصریہ جناب ممدوحہ کی خدمت مین روانہ کرنا اور قوی یقین سے اسکے جواب سے عزت دیے جانا اور امید سے بڑہکر سرفرازی کا موجب ہونا اور جواب کا منتظر رہنا وغیرہ وغیرہ بیان کرکے فرمایا ہے کہ مینے پچاس ہزار کے قریب (دوسری جگہہ پچاس ہزار سے کچہ زیادہ جسکا بظاہر کچہ ثبوت نہین) اپنے رسالہ مبسوط کتابین اور اشتہارات چہپواکر اس ملک نیز دوسرے بلاد اسلامیہ تمام ملکون میں یہانتک کہ اسلام کے مقدس شہرون مکہ ومدینہ روم قسطنطنیہ بلاد شام مصر وکابل افغانستان جہانتک ممکن تہا شائع کیے ہین روحانی انسان وکامل رہنما کے وجود کو عادل بادشاہ کی نیک نیتی ہمت وہمدردی عامہ خلائق پیدا کرتی ہے تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک رحم کا سلسلہ برپا کیا خدا کی نگاہ مین اس ملک پر یہ ہین جسپر تیری (ملکہ معظمہ کی) نگاہ ہین ہین دو عیب وغلطیان ہین مسلمانون مین ایک تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجہتے ہین۔ دوسرا خونی مسیح وخونی مہدی کے منتظر ہین انکے مقابل ایک غلطی عیسائیون مین بہی ہے وہ یہ کہ مسیح جیسے مقدس اور بزرگوار کی نسبت جسکو انجیل مین نور کہا گیا ہو نعوذ باللہ لعنت کا لفظ اطلاق کرتے ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام جو بقول انکے خدا سے نکلا جو سراسر نور جو آسمان سے ہے جو علم کا دروازہ اور خداشناسی کی راہ اور خدا کا وارث ہے روشنی بخشنے والا چاند✝ اسکی نسبت

✚ یہ موقعہ اظہار مدح وتعریف بہی قابل فخر ہے مرزا صاحب اگر صفحہ ۹ ضمیمہ انجام آتہم سے جسمین سیدنا مسیح کی نسبت درشت وسخت الفاظ استعمال کیے ہین مقابلہ کرکے مطابق فرماتے تو بہتر ہوتا ✚

نعوذ باللہ یہ خیال رہا کہ وہ لعنتی ہو کر خدا سے مردود ہو کر خدا کا دشمن ہو کر دل سیاہ ہو کر خدا
سے برگشتہ ہو کر معرفت الٰہی سے نابینا ہو کر شیطان کا وارث بنگیا مسلمانون کا جہاد کا
عقیدہ مخلوق کے حق مین بداندیشی اور عیسائیون کا یہ عقیدہ خود خدا کے حق مین بداندیشی ہے ہزارہا
مسلمان خدا کے عجیب اور فوق العادت نشانون کو دیکھکر میرے تابع ہو گئے اور خطرناک وحشیانہ
عقاید چہوڑکر میرا گروہ ایک سچا خیرخواہ اس گورنمنٹ کا بن گیا ہے وغیرہ وغیرہ ایک جگہ کہا کہ مین
اس قدر خدمت گورنمنٹ بائیس برس تک کرتا رہا ہون دوسری جگہہ کہا کہ ہزارہا مسلمانون کے
دل میری بائیس تئیس سال کی کوششون سے صاف ہو گئے ہین وغیرہ" ۷ جسطرح مرزا صاحب کے
مسائل سب سے نرالے ہین اسیطرح آپ کا حساب بھی سب سے نرالا انوکھا و عجیب ہے مثلاً کشف
الغطا جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۸ء کو طبع فرما کر شائع کیا اسمین سرکاری خدمات کا عرصہ انیس برس لکھا
ہے اور اسکے بعد ستارہ قیصرہ جو ۲۴ اگست ۱۸۹۹ء کو طبع کر کے شائع فرمایا اس مین بائیس تئیس سال
کی خدمات لکھے ہین غرض طبع رسالہ کشف الغطا اور رسالہ ستارہ قیصرہ مین عرصہ تو صرف آٹھ ماہ
سے بھی کچھ کم گذرا لیکن مرزا صاحب کی خدمات سرکار کا عرصہ ان چند ماہ مین تین چار برس
کا زیادہ ہو گیا اسکے بعد حضور گورنمنٹ عالیہ مین ایک عاجزانہ درخواست مرقومہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۹ء
کے صفحہ ۲ مین فرمایا ہے لیکن مین اس بات کا فیصلہ نہین کرسکتا کہ اس گورنمنٹ محسنہ انگریزی کی
خیرخواہی اور ہمدردی مین مجھے زیادتی ہے یا میرے والد مرحوم کو بیس برس کی مدت سے مین اپنے
دلی جوش سے ایسی کتابین زبان فارسی عربی اردو اور انگریزی مین شائع کر رہا ہون انتہے سبحان
اللہ کیا حافظہ ہے اور کیسا پکا و صحیح حساب کہ ایک سے دوسرا ہرگز نہین ملتا اور پھر یہ رسائل انگریزی مین
ترجمہ کرا کر پیش اس سرکار کے کیے گئے ہین جسکے افسر اقلیدس۔ جبر مقابلہ۔ علم ہندسہ
و حساب وغیرہ کو بالاستیعاب تحصیل کر کے ملازمت مین بعد امتحان و کامیابی قدم رکھتے ہین
۸ ۔مرزا صاحب کی میعادین بھی شاید اسی حساب سے یعنے آٹھ ماہ سے بھی کم عرصہ مین تین
تین۔ چار چار برس بڑھتے و زیادہ ہوتے ہین۔ تو اس طرح پر بیشک ابھی کئی میعادین مرزا

Marfat.com

صاحب کے الہامات کی باقی ہو سکتی ہین **لہذا** معترضین کو چاہیے کہ آیندہ اس نو ایجاد حساب کا خیال رکہین اور زبان **وقلم** کو طعن و اعتراض سے روکین اور جو میعاد **مشتہرہ** مرزا صاحب ہو اسکو شش **چند** کرلین کیونکہ حسب نظیر بالا مرزا صاحب کے نزدیک ساٹھ یوم برابر ایک سال کے ہوئے یہان پہونچکر تقدیراً احادیث متضمن علامات بین یدی الساعۃ **ذکر دجال مع لعنتہ ونزول** مسیح ابن مریم علیہ السلام کے دیکہنے کا اتفاق ہوا تو معلوم ہوا کہ احادیث سیر دجال والی مین بہی قریباً اسی طرح کا حساب ہے مثلاً اسماء بنت یزید (الفاریۃ من ذوات الفضل) کی حدیث مین ہے کہ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل جمعہ (ہفتہ) کے اور جمعہ مثل دن کے الخ ہوگا۔ اور مفصل حدیث نواس بن سمعان مین ہے کہ ایک دن مثل سال کے اور ایک دن مثل مہینے کے اور ایک دن مثل جمعہ کے ہوگا الخ اسپر صحابہ کرام نے جب عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا سال کے برابر دن مین ایک دن کی نماز ہمکو کافی ہوگی تو بجواب فرمایا کہ نہین اوقات کا اندازہ کرنا۔ اس سے ان ملکون مین جہان کہین دن بہت لمبا اور رات بہت چہوٹی اور اسکے مقابل قطب مین دن چہوٹا اور رات لمبی ہوتی ہے وہان اگر آبادی انسانی ہو تو وہان کے اوقات نماز کا مسئلہ بخوبی حل ہوجاتا ہے **بالآخر** اگر یہ تحریر مرزا صاحب کی راستی وصدق دل سے ہین تو مدعا حاصل والہام عاجز صحیح اور اگر مرزا صاحب انکر مریدین فرمادین کہ کسی مصلحت سے ایسا کشف الغطا وستارہ قیصرہ وغیرہ مین بیان کیا ہے تو یہ **اعتراض** اسپر قائم ہوگا کہ یہ امر مہدویت - **مجددیت عیسویت** ۔ و امام الزمانی کے بالکل مخالف کہ پولٹیکل چال سے خلاف راستی ایسی بناوٹی بات بلکہ مشتہر شائع کی جاوے **راستی** تو کسی حالت مین بہی مومن چہوڑ نہین سکتا ✤

ج - ایک اور ان سے بہی پہلے یعنے ۱۹ ر نومبر ۹۷ء یوم جمعہ کا رویا نہایت عجیب غریب ہی خواب مین دیکہا کہ سفید رنگ کے مضبوط بنائے ہوئے **دو تین** جوڑے **پتنگ** کے سم ڈور میرے سے بے کٹ کر یا لوٹ کر آ پڑی (یعنے پتنگ لوٹ سے اونچا اور ڈور میرے ساتھ آلگی) جو مینے اپنی اسسٹنٹ (معاون) کے سپرد کیے پہر بہت ڈور کہینچتا رہا جو بہت **مضبوط** اور زور طلب تہی **حتے** کہ میرے معاون دوست

نے بہی کچہ ذکر اسکا کیا اور مینے کہا کہ ۳۰ تارکی ہے اور جب پتنگ کو نیچے اتار رہا تہا تو سیدنا حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے عصا کے ساتہہ یہ کام کر رہا تہا جو اس وقت میرے ہاتہہ مین تہا اسکے بعد الہام ہوا لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ سربلند قابل توجہ ہے کہ سنہ ۱۹ء کا رویا کیسا صحیح اسیطرح ظہور مین آیا دو تین سفید جوڑی ہوے پتنگ یعنے ایک پتنگ تو مرزا صاحب کا رسالہ ضرورۃ الامام دوسرا مولوی عبد الکریم صاحب کا خط - تیسرا - کرامت نامہ معافی انکم ٹکس تازہ نشان جو سب برنگ سفید اور ایک ساتہہ جوڑے ہوے ہین بذریعہ اشاعت اڑکر عاجز کے سر پر آن پڑے اور لطف یہ کہ ضرورۃ الامام کے مضمون کے صفحہ بہی ۳۰ ہی ہین جن پر وہ پتنگ مرزا صاحب نے بہت مضبوط کرکے اڑایا ہے لیکن اسکے مقابلہ پر یہ عصا موسے علیہ الصلوۃ والسلام جس نے انکو بلندی سے نیچے کیا پہر الہام لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ اور سربلند بہی بہت قابل غور ہین کہ رویا و الہامات اس طرح صریح واقعی طور پر واقع وظہور ہونے پر بہی عاجز کیونکر انپر یقین نہ کرے اور خواہ نخواہ انکی تکذیب ہی کرے ۲ ہان اس خواب مین مرزا صاحب کے رسالہ کی پتنگ کے ساتہہ مشابہت بہی غور طلب ہے کیونکہ مینے سنا ہوا ہے اور تجربہ بہی ہوا ہے کہ پتنگ کی تعبیر شاید بسبب کم حوصلگی و شیخی بلند پروازی کے سفلہ و کمینہ ہوتی ہے اگرچہ مرزا صاحب نے اسکو مَآ اُرِیْکُمْ اِلَّا مَآ اَرٰی وَمَآ اَهْدِیْکُمْ اِلَّا سَبِیْلَ الرَّشَادِ کا نسخہ اپنی جماعت مریدین کے لیے تجویز فرماکر اڑایا تہا - اور خوابنامہ مین بہی پتنگ کی تعبیر بادفروش و دروغ گو بہی لکہی ہے جو بظاہر اسکے عین مطابق و موافق ہے واللہ اعلم ❖

فصل (۳۱) قادیان سے واپس آکر تو الہامات و احکامات کی بارش شروع ہوگئی مختصرا متعلق ملاقات مرزا صاحب وغیرہ حسب اصرار و تاکید مرزا صاحب درج ذیل ہین لیکن ان الہامات کی بعض تفہیمات ایسی بہی ہین جنکے بیان و اظہار کو مرزا صاحب کا ادب و لحاظ تو اجازت نہین دیتا لیکن بموجب انکے اصرار و قسمین دینے و تاکید اظہار کے انکا اخفا ہی خلاف دیانت و امانت معلوم ہوتا ہے لہذا اظہار حقیقت حال و تعمیل حکم مرزا صاحب کی خاطر کچہ لکہدیے ہین

Marfat.com

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وھو ارحم الراحمین وبالمومنین رؤف رحیم ۲۳ ممکن ہے کہ انکے فہم مین کچھ خطا وغلطی ہو کیونکہ شاید ذوالوجوہ مجازات واستعارات وغیرہ کے سبب سے ہی تقدیر نے الہامات کو ظنی قرار دیا ہے اور اسی لیے عاجز کو ان تفہیمات پر اصرار نہین واللہ اعلم بحقیقت الحال ۲۴ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۹ء انما انت منذر من یخشاھا اس سے عاجز کی علحدہ منصب انذار پر خدمت کرنے سے مراد معلوم ہوتی ہے مُردوا علی النفاق اپنے ضمیر کے خلاف محض اپنی فضیلت جتلانے کو عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کی نیز الہامات عاجز کی بے اصل توہین وحقارت اور ہمپر زور ڈالنے کی نسبت معلوم ہوتا ہے کانتا رتقا ففتقناھما مرزا صاحب و مولوی عبدالکریم کی علیحدگی کی تفہیم ہے جو مولوی صاحب کے مضمون دعا بخلاف ورد تحریر مرزا صاحب لکھنے پر کچھ تو ظاہر ہو چکی ہے اور شاید کچھ آیندہ بھی ہو اور جسکا ذکر اس رسالہ مین علحدہ باب سوم مین ہوا ہے خاکسار کو عجز وبشریت سے یہ خیال آیا کہ اپنے قبض کے باعث و یا مرزا صاحب کی ناراضی سے شاید کچھ نقصان والہام بند ہو اسپر الہام ذیل مین حفاظت وسلامتی کی تسلی فرمائی گئی واللہ خیرٌ حافظًا وھو ارحم الراحمین - فبلٰم لک انتہے فسبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

۲۹ ستمبر جمعرات ۱۸۹۹ء ان اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب یہدی سے مراد ہمکو اپنی راہ پر مجبور اور ہمپر غلبہ کرنا معلوم ہوا مسرف سے اپنی اہلیہ کے پاس بعوض پانچ ہزار روپیہ کے جائداد تیس برس کے لیے بذریعہ رجسٹری رہن کرنے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس سے اپنے شرعی وارثون کو محروم کرنا بتلاتے ہین (۲) لوگون نے جس مقصد ومراد کے واسطے روپیہ دیا اور بھیجا اسکو غیر محل مثلاً نذر و مکان بنوانے اور دیگر غیر جگہ صرف کرنا بھی اسراف ہے کذاب سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم پر افترا اور انکے الہام کا برعکس ظہور پذیر ہونا بیان کرنا خود خطوط لکھکر دوسرون کے نام سے بھجوانے وعدہ خلافی براہین وسراج منیر وغیرہ کے بارہ مین بھی کذب مین داخل ہے نیز تدابیر وحیلہ حوالہ الہامات پورا ہونے کے لیے کرنے اور ناویلات بیجا سے انکی صداقت

ثابت کرنا بھی ازین قبیل ہین بلکہ غالبا و بلا ریب مرزا صاحب کے موجودہ دعاوی کی نسبت ہی جسکے اندر سب باتین آجاتی ہین لاتستوی بایات اللہ معلوم ہوتا ہے جو آیات اللہ عزوجل نے خاکسار کے لیے مقدر فرمائی ہین انکی برابری مرزا صاحب کی جماعت کو نصیب نہین ٭

۳۰ ستمبر جمعہ عَسٰٓی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۔ **۵ ہیچ قومی** را خدا رسوا نکرد تا دلی صاحبدلی نامد بدرد ٭ اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ ۔ ہَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّہۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا ہر سہ **قابل غور** نزل من الحق ابو داؤد کا حال تبلاؤ کوکلان کا حال تبلاؤ ۔ **ابو داؤد** سے مرزا صاحب کی مرزا احمد بیگ والے معاملہ کے لیے سعی و کوشش کرنے کی نسبت ایما پایا جاتا ہے گو عاجز تو جملہ انبیا علیہم الصلوہ والسلام کو معصوم و محفوظ مانتا و جانتا ہے لیکن حسب قصہ مشہورہ جس طرح کہتے ہین کہ سیدنا داؤد علیہ الصلوۃ و السلام نے ایک عورت کی واسطے سعی فرمائی تھی اسیطرح مرزا صاحب کی سعی دربارہ نکاح منکوحہ داماد احمد بیگ کے مشابہت کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے ۔ **۲ لفظ ابو** علی سبیل المحاورہ شاید اسلیے ہو کہ مرزا صاحب کی سعی و حیلہ حوالہ مین ناحق زیادتی و تشدد ہے کیونکہ اول جناب داؤد علیہ السلام کے قصہ کی روایات مین بہت اختلاف ہی جس سے اسکی صحت ثابت نہین ہوتی **دوم** وہ شخص اوریا حضرت داؤد علیہ السلام کے زیر حکم و ماتحت تھا **۳ بعض مفسرین** نے لکھا ہے کہ اسکا ابھی **نکاح** نہین ہوا تھا صرف **خطبہ** ہی تھا برخلاف اسکے مرزا صاحب کا کسی طرح کا بھی حکم و واسطہ اس شخص سے نہین اور پھر اسکا **نکاح** ہوکر وہ اب صاحب اولاد بھی ہوچکا ہی پھر بموجب تفاسیر داؤد علیہ السلام نے اُسی پر توبہ و استغفار بھی کی جیسا آیۂ کریمہ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ فَاسۡتَغۡفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ کی تفاسیر مین مفسر لکھتے ہین **لیکن** مرزا صاحب باوجود ناکامی کے اس امر پر بدستور مُصر غرہ و نازان ہین واللہ اعلم بالصواب ۔ اور **کوکلان** ایک بلند آواز خوش گلو خاکی رنگ کی جسیم پست قد ننکتی چڑیا کا نام ہے جسکا آواز ایسا پسند ہی کہ موسیقی والے اظہار تعریف آواز کے لیے اپنے گویون کا نام بھی **کوکلان** رکھتے

Marfat.com

ہین سو اس سے اس شخص کی آواز کی مشابہت ہے جو مرزا صاحب کی مدح سرائی مین غلو کرتا چلا چلا کر
بولنا مختلف اور گوناگون پیرایون مین مثل کو کلان زبان کھولتا اور ثنا کرتا ہے یہ ہر دو فقرہ داؤد اور
وکو کلان کیفیت اصلی حالت کے اظہار کے لیے الہام ہوئے معلوم ہوتے ہین جن سے ایک صاحب کے
طبعی خیال کا حال ظاہر ہوتا ہے اور دوسرے صاحب کا یہ حال کہ سب سرمایہ جائداد و لیاقت
صرف گویائی خوش آوازی ۔ لسانی ۔ اور زبان درازی مثل کو کلان خوش آواز کے
زبانی ہی زبانی ہے اور باطنی مذاق روحانیت اخلاص و معرفت الٰہی و محبت سے بالکل مثل کو کلان
کے معرا ہین واللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم و اکمل ٭ اور اسی لئے ایسے الہامات و تفہیمات کا شائع
کرنا عاجز خاکسار کو ہرگز ہرگز پسند نہین تھا کیونکہ علاوہ ناموافق طبیعت و نسبت عبودیت عاجز کے
یہ پیرایہ نصیحت دینی و ہمدردی مخلوق الٰہی کے بھی مخالف ہے لیکن حسب تاکید اصرار
واللہ جل شانہ و عم نوالہ کی قسمین دینے مرزا صاحب کی عاجز نے بادل ناخواستہ مجبوری سے ان کو
لکھا ہے جس کے ذمہ وار خود مرزا صاحب ہین ے اور ہر دو کا حال بتلانے سے بظاہر یہی مراد
ہو سکتی ہے جیسا کہ اس کتاب مین حسب اصرار و تاکید مرزا صاحب کے ہر دو کا حال بموجب منشا الہام
کے بتلایا و ظاہر کیا گیا گویا کہ یہ الہام مرزا صاحب کے اصرار و تاکید و قسمین دینے سے پورا واقع ہو گیا

واللہ اعلم بالصواب ٭

یکم ۸ اکتوبر ۔ ہفتہ حَوَّانَا اِتْیماً اسکی شرح مسرف کذاب مین گذر چکی

۹ ۔ اکتوبر ۔ منگل مَن کان فی ھٰذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا اس پر
عاجز کو اضطراب و تردد ہوا کہ شاید یہ میری نسبت ہو اسپر رات کو یعنے دوسرے روز بدھ کو الہام
ہوا سلام لک تغلبون یحل علیہ غضب فقد ھوی فتدبر

۱۰ ۔ اکتوبر ۔ پیر فاصدع بما تؤمر واللہ ذو الفضل العظیم لقد اثرک اللہ بار بار

۱۵ ۔ اکتوبر ۔ ہفتہ انی مھین من اراد اھانتک کئی دفعہ فسیکفیکھم اللہ ۔ ان اللہ
بہ علیم ۔ قل کل یعمل علی شاکلتہ فربک اعلم بمن ھو اھدیٰ سبیلا ۔ اور جائیگی ۔ زبان

ف تو کہہ ہر ایک اپنے طریق پر عمل کرتا ہے پس تیرا رب جانتا ہے اس شخص کو جو کہ بہت راہ پانیوالا ہے
سہ اور اللہ تعالےٰ صاحب فضل عظیم کا ہے سنہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے تجھ کو پسند کیا ٭

Marfat.com

خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ قابل غور ہے اور عاجز کا ان میں ذرہ دخل و منی نہیں وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا

۲۷ اکتوبر جمعرات۔ رسالہ ضرورۃ الامام کے کھولنے و مطالعہ سے پہلے الہام ہوا اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ۔ یَا رَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَھۡجُوۡرًا ۔ بعد ختم مطالعہ رسالہ مذکور کے الہام ہوا +

۲۸ اکتوبر جمعہ قُلۡ لَّوۡ کُنۡتُمۡ تَمۡلِکُوۡنَ خَزَآئِنَ رَحۡمَۃِ رَبِّیۡۤ اِذًا لَّاَمۡسَکۡتُمۡ خَشۡیَۃَ الۡاِنۡفَاقِ ۔ کَانَ الۡاِنۡسَانُ عَجُوۡلًا دیکھو کہ ضرورۃ الامام کی کیفیت اور اسکی جلد بازی کا کیسا صریح بیان ہے۔

۲۹ اکتوبر ہفتہ فَاسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ بار بار یہ رسالہ کے دوبارہ پڑھنے سے میسر ہوا اَلِرَبِّکَ الۡبَنَاتُ وَلَکُمُ الۡبَنُوۡنَ ایک چھاونی کا مجمع دیکھا جسکا یہ اعتقاد ہے مرزا صاحب اور انکی جماعت کے دوسرے خاکساروں کے الہامات کو بمقابلہ اپنی ناچیز سمجھ و نظر حقارت سے دیکھنے کا جواب قابل توجہ ہے اسی الہام کے ساتھ اور مواقع پر مَا لَکُمۡ کَیۡفَ تَحۡکُمُوۡنَ بھی ہے کہانتک لکھوں صفحوں کے صفحہ ہیں اسواسطے کوئی کوئی مختلف اوقات میں سے درج کرکے بس کرتا ہوں اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ یہ بھی مرزا صاحب کا عاجز کی تحقیر و بے علمی وغیرہ پر نکتہ چینی کا جواب ظاہر ہے۔ یَجۡزُ مِّنَ السَّمَآءِ عَلَی الۡقَرۡیَۃِ الَّتِیۡ کَانَتۡ حَاضِرَۃً قابل توجہ یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسۡبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ ۔ قَدۡ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجۡھِکَ فِی السَّمَآءِ ۔ اِنَّاۤ اٰتَیۡنٰکَ سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ وَالۡقُرۡاٰنَ الۡعَظِیۡمَ ۔ رَبِّ زِدۡنِیۡ عِلۡمًا ۔ معرفت تامہ نُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡنَ وَلَا یَزِیۡدُ الظّٰلِمِیۡنَ اِلَّا تَبَارًا ۔ لَبِئۡسَ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰہُ ۔ لَوۡ سُیِّرَتۡ بِہِ الۡجِبَالُ اَوۡ کُلِّمَ بِہِ الۡمَوۡتٰی یہ حق کے مقابلہ پر ضد و ہٹ کرنیوالوں کی شان میں ہے مَنۡ یَّعۡشُ عَنۡ ذِکۡرِ الرَّحۡمٰنِ نُقَیِّضۡ لَہٗ قَرِیۡنًا فَسَآءَ قَرِیۡنًا ۔ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَرَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ۔ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ الخ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ۔ قُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ ھَمَزٰتِ الشَّیٰطِیۡنِ وَاَعُوۡذُ بِکَ رَبِّ اَنۡ یَّحۡضُرُوۡنِ + اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی اول و آخر تعلیم اعوذ ظاہر اسلیے ہے

Marfat.com

کہ اس ارشاد و حکم انی جاعلک الخ مین کسی قسم وسوسۂ شیطانی کا شک و شبہ نہ ہو فالحمد للہ حمداً کثیراً
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْقُرْاٰنُ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ — يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ — اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ (۱۷) **ایک دن** عاجز مغرب کے وقت ٹہل رہا تھا اور اپنی نسبت
بدگمانی کی لہرین دل مین خوش زن نہین حتے کہ سینے اپنے تئین **شیخ چلی** قرار دیا اس رات الہام
ہوا ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (۱۸) **مرزا صاحب** کے ایک مرید سے ۴ دسمبر ۱۸۹۰ء اتوار کو کچھ باتین ہوئین جس میں
انہون نے علاوہ اور امور کے عاجز کے فہم کی غلطی بیان کی اور کہا کہ تم نے (عاجز نے) اپنی ہی
چارپائی کے نیچے چاہ دیکھا ہے" **لیکن** انہون نے یہ خیال نہ کیا کہ یہ **چاہ اور گر جانے**
اور خوف کی جگہ **قادیان** مرزا صاحب کے مکان مین ہی ظاہر ہوی **پہلے** کبھی لاہور مین بھی
فی الحال جائے قیام و سکونت عاجز ہے کبھی دکھائی نہین گئی (۱۹) نیز انہون نے بلالحاظ
اس بات کے کہ یہ الہام تو بحالت موافقت ہوا ہے نہ بحالت مخالفت، یہ بھی کہا کہ دَعْهُمْ سے
مراد مخالفت کا چھوڑنا ہے نہ کہ مرزا صاحب و انکی جماعت کو **لیکن** اسپر پھر وہی سوال آتا ہے
کہ ملہم کو جو تفہیم ہوئی اسکو بالائے طاق رکھکر ہر ایک مخالف اپنی حسب مرضی دوسرے کے الہام
کے معنے کرنے و بنانے کا مجاز ہے جو کسی صورت مین کسی کو بھی قابل تسلیم نہین ہو سکتا جیسا
کہ خود مرزا صاحب نے اس امر پر بہت زور دیکر لکھا ہے جو عنقریب بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی (۲۰)
علاوہ ازین عاجز کا کیا قصور کہ اسکو غلط تفہیم عطا فرماکر صحیح معنے دوسرون کو سمجھائے جاوین -
اور زیادہ تعجب یہ کہ الہام تو عاجز کو ہو اور تفہیم دوسرون کو تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى (۲۱)
اسکے بعد عاجز نے رات کو دعا کی کہ یا اللہ انت معبودی و انت مطلوبی و انت مقصودی اسپر
۵ دسمبر کو الہام ہوا اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ - ذَكِّرْهُمْ
بِاَيّٰمِ اللّٰهِ - وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ - نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ

Marfat.com

يَجْحَدُوْنَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۔ نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ بار بار برائے طمانیت وتسکین خاکسار ذَرْهُمْ
يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ ذَاقُوْا
وَبَالَ اَمْرِهِمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ قابل غور سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ
مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ لوگوں کے خیالات کے جواب ہیں (۲۳) قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا وَ
اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ یہ مرزا صاحب کے اور انکے تابعان کے لیے الزامی جواب ہے **ھَدٰىنَا ئے**
خاص مرزا صاحب کا اس طرز الہامی کے اظہار کا رستہ ڈالنا اور پھر آپ کا اور آپ کی جماعت
کا اوروں کو (عاجز کے) الہامات پر جھگڑنا وتحقیر کرنا کیا غور طلب ہے دوسرے موقع پر یہ الہام
اسطرح ہے قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ (۲۴) مرزا صاحب کے ایک مرید نے عاجز
کے الہامات کو کہا کہ یہ جوزو موبز ہیں نیز دیگر جماعت مرزا صاحب کی باتیں سنکر دل مضمحل تھا
اسپر ۱۲ دسمبر ۹۹ء سہ پہر کو پھر تسکین ملی لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۔ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرُ
مَنْ يَّخْشٰىهَا ۔ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ
رَبِّيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً مِّنَ اللّٰهِ ۔ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ
تَحْتَكِ سَرِيًّا ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (۲۵) ایک رات خواب میں عاجز مرزا صاحب کو مع اور
دو شخصوں کے جو تھوڑے فاصلہ پر کھڑے تھے جنکا پتہ وشناخت یاد نہیں ہا دوسری ایک صحرا میں گھومتے دیکھا
تھا اسکے بعد الہام ہوا **کہدی** اے باد صبا اجڑی ہوئے یاروں سے ٭ راہ ملتی ہی نہیں
وحشت کے آواروں سے ٭ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ **اس میں** لفظ اجڑی ہوئی ان اصحاب
کی شان میں معلوم ہوتا ہے جو گھر بار اجاڑ کر یا خانہ بدوش اور گھر والوں سے علیحدہ ہو کر مرزا

Marfat.com

رزا صاحب کے پاس آتے جاتے یا ڈیرہ لگاتے ہیں واللہ اعلم (۲۶) لہا اوقات عاجز کو خیال آتا کہ اب
مرزا صاحب اپنی تنزل حالت پر مطلع ہو کر توبہ و استغفار سے قابل التوب غفار کو راضی کر لینگے
تو پھر کسی نصیحت و تحریک کی ضرورت نہ ہوگی اسپر الہام ہوا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ
وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (۲۷) جب مرزا صاحب کی طرف سے عاجز کو اظہار
الہامات کا سخت تقاضا ہوا تو الہام ہوا یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ
نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (۲۸) پھر مرزا صاحب نے جو بمقتضائے طبیعت اپنا وتیرہ بنا رکھا ہے
کہ باوجود دعوی ہمدردی و خیر خواہی خلق اللہ ہمیشہ انکو دھمکانے ڈرانے کے لیے برا کہنا کوسنا
اور بددعاؤں سے انکی بد انجامی کی خبریں مشتہر کرتے رہنا اسکی نسبت الہام ہوا سے جو اور کا
چیتے برا اسکا برا ہو جائیگا + سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ +

فصل (۳۲) اس کتاب کے تحریر کرنے میں جو ردو قدح ہو رہا تھا اسپر یہ الہام ہوا سے قصہ
کوتاہ کرد ورنہ درد سر بسیار بود اور جب عاجز پہلے مختصر مسودہ تیار ہونگا کی تکمیل و نقل کر رہا تھا اسپر
الہام ہوا اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور چند روز بعد اَتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
بھی ہوا اور جب ختم کر چکا تو الہام ہوا مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى فرمایئے
عاجز کا اس میں کیا ذمہ ہے (۲) غرضکہ یہ چند بطور نمونہ متعلق ملاقات مرزا صاحب و علیحدگی
و طمانیت اور تسکین عاجز خاکسار کے بارہ میں ہیں نیز مرزا صاحب کی جماعت کی اعتراضات
کے جواب میں جو بعد شروع رسالہ ضرورۃ الامام ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں گو عاجز کیطرف
سے تو یہاں تک خاموشی و اخفا تھا کہ روانگی قادیان کی خبر بھی کسیکو نہیں کی گئی تھی لیکن
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وغیرہ الہام کے ظہور کے واسطے خود مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام شائع
فرما کر ایسی تحریک کی کہ مجلسوں جماعتوں اندر گلی کوچوں میں خاکسار گمنام کا ذکر چرچا و جستجو شروع
ہوگئی اور غیر شہروں سے خط آنے لگے باوجودیکہ کمترین کو اپنی نسبت لفظ الہام کے بیان و

Marfat.com

استعمال سے بہی شرم آتی تہی الحق مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (یہی الہامی تعلیم ہے) اسیطرح ارادہ و احکام الٰہی خود بخود پورے ہوتے ہین اور انکو کوئی روک نہین سکتا (۳) جب یہ کتاب قریباً ختم ہوکر مسودہ سے مقابلہ ہورہی تہی تو مرزا صاحب کے مریدون مین سے بعض تو اپنے نفسانی الہام و اضغاث احلام کے پیغام بہیجکر ڈراتے۔ بعض عاجز کے رفقا کو۔ رفاقت سے باز رہنے کے خطوط بہیجتے اور بعض دیگر لغو افواہین اوڑاتے ان سب کی کیفیت و ماہیت اس (جامع الہام سے ظاہر ہوئی۔ الہام ۵ یہ لوگ دغاباز جفاجو ہے رزالی * کرتے ہین ہر ایک بات مین کیا حیلے حوالے * یہ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۹ء جمعرات کا واقعہ ہے۔

فصل (۳۳) اکثر الہامات ایسے ہین جن مین بعض بعینہٖ اسی صورت مین و بعض بشمولیت و ارتباط دیگر آیات و فقرات بہت تکرار سے ہوتے رہتے ہین انکو حتے المقدور درج نہین کیا اور اگر کوئی ہوگیا ہو تو عجز بشریت ہے ان الہامات پر خوب توجہ و نظر عمیق فرماکر عدل و انصاف سے سخن پروری اور ضد و تعصب سے دل کو خالی کرکے غور فرماوین کہ عاجز ان سب الہامات کو جن مین عاجز بے مقدار کا ذرہ بہی کچہ دخل و آرزو نہین معاذ اللہ ہیچ و پوچ سمجھکر سب کو پس پشت ڈالکر اور سب کا انکار کرکے حسب منشا و ارشاد مرزا صاحب کے مولوی نور الدین صاحب کی کیونکر پیروی کر سکتا ہے؟ جیسا کہ مرزا صاحب نے رسالہ ضرورۃ الامام کے صفحہ ۲۵ پر لکہا ہے (۲) اور اس درجہ کی بے ادبی نافرمانی گستاخی و ناشکری اس عاجز خاکسار ذرہ بے مقدار سے کیونکر ہوسکے جبکہ ایک ادنیٰ درجہ کے شک و شبہ پر فوراً زجر و توبیخ صادر ہوتی ہے اور پہر جو الہام ہوتا ہے اکثر آیات قرآن مجید مین ہوتا ہے اور پہر مثل روز روشن نصف النہار کے اسیطرح ظاہر و واقع بہی ہوجاتا ہے (۳) اور تو اور خود مرزا صاحب نے بہی بحالت اختلاف عاجز کے کئی رویا و الہامون کے صداقت کا عملی ثبوت ظاہر فرمایا ہے پہر خاکسار انکا انکار

کیونکر سکے عاجز معذور ہے اور دعا مین مصروف ہے مرزا صاحب بھی اپنے حال پر خیال کرکے دعا کرین - امید کہ فتاح العلیم و احکم الحاکمین اپنے فضل و کرم سے خود فیصلہ فرماویگا عاجز کو کسی سے بھی کسی قسم کا خدانخواستہ مقابلہ وضد ہرگز نہین لیکن الہامات کی مخالفت کسی طرح نہین کرسکتا کیونکہ شرعی معیار کے رو سے وہ ایسے نہین کہ انپر اعتبار نہ کیا جاوے ٭

فصل (۳۴) مرزا صاحب کی جماعت نے بعد مطالعہ رسالہ ضرورۃ الامام کے بنظر توہین و تحقیر الہامات عاجز کے معنے و تفہیم اپنی سمجھ و پسندیدگی کے موافق معہ اپنے الہام و کشف و منامات وغیرہ کے الٹ پلٹ بیان کیے ہین اور ابتک کرتے ہین گو عاجز کو اس کی ہرگز کچھ پرواہ نہین کیونکہ مقصود و ارادہ باری تعالے احکم الحاکمین - علی کل شئی قدیر بیدہ ملکوت السموت والارض تو کسی مخالف و موافق کی راے و معنے و فہم کے موافق و تابع نہین ہوسکتا وہ تو بہرحال اپنی منشاء و مطلوب و مقصود کے مطابق ہی ہوکر رہیگا اس مین ناراضگی و رنجیدگی اور ذہن آزمائی و راے زنی کی کیا ضرورت ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مَن فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا لیکن (۲) امر توجہ و غور طلب ہے کہ اگر ملہم کی اپنی تفہیم کو بالاے طاق رکھکر ہر ایک شخص کو دوسرے کے الہامات کی تفہیم و معنے بنانے و بیان کرنے کا اختیار رہے اور وہی قابل تسلیم ہین تو پھر کسی ملہم اور اسکے الہامات کا کچھ ثبات باقی نہین رہتا ہر مخالف اپنی مرضی کے موافق ایسا گھڑ لیگا کہ غریب ملہم بیچارہ تحت الثرے مین مردود اور اسکے مخالف عرش برین کے نزدیک مقبول تسلیم کیے جاوین وہذا اعجب کل العجب (۳) اور امید کہ مرزا صاحب خود ہی اس قاعدہ کو ہرگز قبول نہ فرماوینگے اور مسلم نہ مانینگے کہ انکے الہامات کے معنے انکے مخالف اپنی تفہیم و پسند کے موافق خود کرلین جیسا کہ مرزا صاحب نے اس اشتہار مین جو ۲۰ اگست ۱۸۹۹ع مطابق ۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۱۶ ہجری جو بضمن و بعد اشتہار ۸- اپریل ۱۸۸۶ مطابق ۳ رجب ۱۳۰۳ھ خوشخبری کے عنوان سے شائع فرمایا اس اشتہار کے اخیر آریون کے اعتراضون کی تردید

Marfat.com

مین خود لکھا ہے کہ الہام کے وہ معنے ٹھیک ہوتے ہین جو ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنون پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہین رکھتی کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالے سے خاص طاقت پا کر اسکے معنے کرتا ہے کیا ملہم کا اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی کسی تصنیف کے عقدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگون کے بیانات سے عند العقل زیادہ معتبر نہین ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہیے کہ ملہم جو کچھ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعوی کر لیتا ہے تو وہ اپنے اس الہام اور اس تشریح کا آپ ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور اسکی باتون مین دخل بیجا دینا ایسا ہے جیسا کوئی کسی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کے یہ معنے نہین بلکہ یہ ہین جو مینے سوچے ہین الخ (۴) اس تحریر و فیصلہ مرزا صاحب سے بھی ظاہر ہے کہ سوا ملہم کے کوئی دوسرا اس ملہم کے الہام کی معنے و تفسیر و تشریح کرنے کا ہرگز مجاز نہین و بس لہذا مریدین کو اپنے پیر کی راے و فیصلہ کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ ہان اگر مرید عرفان و معرفت مین اپنے پیر سے بھی سبقت لے گئے ہین تو پھر انکا اختیار ہے اور چونکہ مرزا صاحب کو اپنی فضیلت و بزرگی کے قائم رکھنے کے لیے اپنے مریدین کی تصدیق و سارٹیفکٹ حاصل کرکے شائع کرنے کی آجکل ضرورت و حاجت پڑی ہے جیسا کہ اشتہارات مشتہرہ مریدین سے ظاہر ہو رہا ہے یہ امر ظاہر کرتا ہے کہ انکا قدم معرفت مین ضرور کچھ مرزا صاحب سے بڑھا ہوا ہے واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب دوم بجواب رسالہ ضرورۃ الامام

فصل (۱) اگرچہ قیل وقال وبحث مباحثہ سے عاجز نہایت متنفر ہے لیکن محض اس نظر سے کہ مرزا صاحب یہ خیال نہ فرماوین کہ ہماری ناصحانہ تحریر ضرورۃ الامام کو بے ضرورت سمجھ کر دیکھا بھی نہین لہذا اس ثبوت مین کہ اسکو عاجز ورفقائے نہایت تعمق وغور سے مطالعہ کیا ہے اسکی نسبت ذیل مین کچھ عرض کرتا ہے وہو ہذا *

فصل (۲) ضرورۃ الامام مرزا صاحب صفحہ ۲ امابعد واضح ہو کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے اسکی موت جاہلیت کی موت ہے یہ حدیث ایک متقی کے دل کو امام الوقت کا طالب بنانے کے لیے کافی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جاہلیت کی موت ایک ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی وبدبختی باہر نہین سو بموجب اس نبوی وصیت کے ضروری ہوا کہ ہر ایک حق کا طالب امام صادق کی تلاش مین لگا رہے۔

جواب :۔ احادیث کے صحیح وقابل حجت ہونے اور انکے مواضع صدور ومنشار ومعانی وغیرہ کے بارہ مین گفتگو کرنا تو عالمون ومولویون کا منصب ہے لہذا اس امر کو ان پر موقوف رکھکر عرض ہے کہ عاجز اسکو قبول ومنظور کرتا ہے اور الحمدللہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کہ عاجز نے امام صادق کی طلب وتلاش مین کبھی کوتاہی نہین کی اور الحمدللہ کہ بموجب وعدہ سرا پا صدق والذین جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کی امام صادق عبد من عباد الرحمٰن برحق یعنے سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم کو پایا اور ان سے بیعت کی اور الحمدللہ کہ بہت انعام و اکرام واحسان ارحم الراحمین کے اس بیعت کی بدولت مشاہدہ کیے جنکا عاجز کچھ ذکر کرتا ہے

(۲) انکی رحلت کے بعد بھی جسکو ربانی و نورانی عباد الرحمن مین سے سنا اسکی خدمت کرنے اسکے پاس حاضر ہونے سے کبھی تساہل نہین کیا چنانچہ اسی تلاش و طلب رضا و معرفت الٰہی و طبعی مذاق کے باعث مرزا صاحب سے بھی ملاقات و موافقت ہوئی تھی اور خوب عرصہ تک سالہا سال رہی اور طبعا بلا ارادہ خود بخود سید عبد اللہ صاحب مرحوم کی اخلاق و عادات حالات فیض صحبت و اثر نورانیت و روحانیت و دوسری طرف مرزا صاحب کے اخلاق و عادات حالات اثر صحبت وغیرہ کا جو فرق معلوم ہوا کچھ تو عرض ہو چکا ہے اور کچھ آیندہ ہوگا جسکا حاصل یہ ہے کہ بندہ عاجز نے صرف ہمت و تگ و دو مین حتے المقدور خود قصور نہین کیا مرزا صاحب کے دعاوی کے لحاظ سے شراب شربت عرفان مرزا صاحب کے ہان خیال کر کے حسن ظن سے بہت قدمبازی کی لیکن قطع منازل و مراحل کے بعد جب سراب ہی نظر آیا تو لاچار مایوس ہو کر حکما واپس آنا پڑا +

فصل (۳) **ضرورة الامام** یہ صحیح نہین ہے کہ ہر ایک شخص جسکو کوئی خواب سچی آوے یا الہام کا دروازہ اسپر کھلا ہو وہ اس نام سے موسوم ہو سکتا ہے بلکہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے جسکی وجہ سے آسمان پر اسکا نام امام ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ صرف تقوی اور طہارت کی وجہ سے کوئی شخص امام نہین کہلا سکتا اللہ تعالے فرماتا ہے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پس اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پھر تمام مومن متقی امام ہی ہوے اور یہ امر منشا آیت کے برخلاف ہے +

جواب اگر یہ امر حق ہے کہ سچی خواب یا الہام و تقوی و طہارت سے کوئی امام نہین کہلا سکتا تو مرزا صاحب اپنی مسیحیت و مہدویت مجددیت محدثیت امام الزمانی کی بنیاد پھر کیون انہی امور و دعاوی پر قائم فرماتے ہین؟ ہان سوائے ان امور و دعاوی کے اگر کوئی اور خاص حکم الٰہی ہے تو وہ ظاہر فرماوین لیکن وہ حکم بھی پھر الہام ہی مین داخل ہوگا اور ۲ اگر مرزا صاحب کسی اور علامات کسوف و خسوف وغیرہ سے تمسک

Marfat.com

فرماوین تو یہ بھی خیال ہیں ہے کہ کیون جائز نہین کہ وہ علامات وغیرہ کسی دوسری غریب مخلص شخص
کے واسطے ہون جو شیخی وریا کو بموجب حدیث شریف ان یسیر الریاء شرک شرک وگناہ جانکر حسب منشاء
واحکام احادیث شریفہ من سمّع سمّع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ ۔ بحسب امرء من الشر ان
یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمہ اللہ ۔ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء انکے
اپنا حال ابھی خود نہ ظاہر کرنا چاہتا ہو اور جسکو اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین وغالب علی امرہ ۔ وہو علی کل
شئے قدیر اسی زمانہ مین امام برحق بنانا چاہتا ہو اور وہ شخص کسی ایسی جگہہ وحالت مین ہو جسکا
کا ظہور خود بخود بغیر اسکی کوشش و اشتہار دینے کے خود وہ مالک وخالق کرے جیسا کہ احادیث
مین ہے ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم
ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض
الخ وغیرہ پھر اگر تقوی وطہارت لازمہ امامت نہین ہے تو یہ کیا فسق وفجور دغا وفریب
تکبر شیخی عہد شکنی خیانت لازمہ امامت مین ہرگز نہین ہے تعجب ہے کہ اللہ جل جلالہ تو
تقوی اور تقوی والون کے حق مین فرماتا ہے ورحمتی وسعت کل شیء فساکتبہا للذین
یتقون ۔ الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین امنوا وکانوا
یتقون ۔ لہم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ لا تبدیل لکلمت اللہ ذلک ہو الفوز العظیم
۔ وانجینا الذین امنوا وکانوا یتقون ۔ ولاجر الاخرۃ خیر للذین امنوا وکانوا یتقون
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب ۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ
من امرہ یسرا ۔ ومن یتق اللہ یکفر عنہ سیاتہ ویعظم لہ اجرا اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریف مین ہے فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ عن
ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ انک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ

Marfat.com

بتقوی ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا - ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء لہ

وغیرہ اور مرزا صاحب باین دعوی علم و امامت تقوی وطہارت کو معمولی ویسی خفت کی نظر سے دیکھتے اور بیان کرتے ہین کیا اللہ عزوجل و رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صریح احکام وارشادات کی مخالفت لازمہ امامت ہے ایسا ہرگز نہین ہوسکتا ہے کیونکہ تقوی ہی مدار نجات اور ہر مؤمن کا سرمایہ ہے ۵ آیہ کریمہ واجعلنا للمتقین اماما کی تفسیر بھی مرزا صاحب نے نرالی کی ہے کہ ”اگر ہر ایک متقی امام ہے تو پھر تمام مومن متقی امام ہی ہوئے اور تمام منشا آیت کے خلاف ہے آپ خیال کرین کہ اللہ تعالے نے جو اپنے فضل وکرم سے یہ دعا تعلیم فرمائی اسکا مطلب تو ظاہر و باہر ہے امام پیشرو و آگے چلنے والا ہوتا ہے اور پیشرو وہ ہوگا جو دوسرے ہمراہیون سے افضل ہوگا سو اس آیت کریمہ مین مومنین کو ترقی درجات کے لیے حث و ترغیب فرمائی کہ وہ دوسرون سے زیادہ تقوی وطہارت کی سعی کرکے بڑھنے اور امامت کے خواستگار رہون - کیونکہ امام تب ہی ہوسکینگے جب دوسرون سے زیادہ تقوی وخشیت و انابت کرین گے نہ کہ زبانی باتین بنانے سے یہ صاف وسیدھی تفسیر ہے جسکو مرزا صاحب نے صرف اپنی ہی امامت ثابت کرنے کے خیال پر دوسری طرح بیان کیا ہے تاکہ لوگ مغالطہ کھا کر اس آیت سے ہر ایک کا امام ہوجانا خیال کرکے اس کو محال جانین اور آپ کی طرف رجوع کرین خیال فرمایئے تقوی وخشیت اللہ مدنظر و معمول بہ نہ ہونے سے قرآن مجید کی تفسیر مین شیخی - دلیری و بیباکی کے سبب ایسی ایسی لغزشین ہوتی ہین ؎

اے بسا علم و ذکاوت و فطن گشتہ رہرو را چو غول راہزن

اللھم احفظنا بفضلک و رحمتک فانک انت خیر الحافظین ۶ مرزا صاحب کا یہ فرمانا کہ امام کی حقیقت کوئی اور امر جامع اور حالت کاملہ تامہ ہے جسکی وجہ سے آسمان پر اسکا نام امام ہے“ اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ جو حالت کاملہ تامہ ظاہر ہے وہ تو معلوم ہو رہی ہے دوسری حقیقت اور امر جامع جب تک معلوم نہ ہون عاجز مسلمان کیونکر سمجھین ہان جب معلوم ہون تو معیار اسلام

لہ [illegible] بلکہ ان تقوی [illegible] کرتے ہین

قرآن مجید وحدیث شریف سے دیکھکر کہہ سکتے ہین کہ کیسے ہین اور آسمان پر نام وہ دیکھے جسکو اللہ پاک علیم خبیر آسمان کے حال سے واقف کرے بیچارے عاجز زمینی لوگ آسمان کا حال کیا جانین مرزا صاحب کو براہ مہربانی کلموا الناس علی قدر عقولھم مد نظر رکھکر عام لوگون سے ایسی بات کہنی چاہیے کہ وہ سمجھ سکین کیونکہ ہدایت کا امر تو ہر خاص وعام کے واسطے عام اور آسان وسریع الفہم ہی ہونا چاہیے دقائق اور آسمانی حال ہر ایک شخص کہان سمجھ سکتا ہے اور پھر دین مین بیان کی ضرورت ہی نہین +

فصل (۴) ضرورۃ الامام - بموجب نص قرآن کریم کے ہر ایک ملہم اور صاحب رویا صادقہ امام نہین ٹھیر سکتا کیونکہ قرآن کریم مین عام مومنین کے لیے یہ بشارت ہے کہ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنے دنیا کی زندگی مین مومنین کو یہ نعمت ملیگی کہ اکثر سچی خوابین انھین آیا کرینگی یا سچے الہام انکو ہوا کرینگے +

جواب جب یہ نعمت عام ہے تو پھر مرزا صاحب ان ہی عام نعماے دعاوی کی بنیاد پر کیون خصوصیت کا دعویٰ فرماتے ہین اسکو دلائل شرعیہ سے ثابت کرین کہ دوسرے غریب مومنین تو ان نعمتون سے عام ہی رہے اور خود بدولت ان ہی کے سبب کیون خاص ہو گئے باوجودیکہ خود بدولت کے الہامات اور مشتہرہ پیشگوئیان اس طرح پوری بھی نہون جن کے لیے بعد مین عذرات وتاویلات رکیکہ کی آپ کو تکلیف اٹھانی پڑے اور دوسرے غریب ملہمین کی خوابین و الہامات بفضلہ تعالیٰ وتقدس اسطرح پوری ہون اور انکو ایسی کوئی تدبیر وتکلیف آپ کیطرح نہ کرنی پڑے +

فصل (۵) ضرورۃ الامام - یہ قرآن مجید مین ایک دوسرا مقام ہے إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا یعنے جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہین اور پھر استقامت اختیار کرتے ہین فرشتے انکو بشارت کے الہامات سناتے رہتے ہین اور انکو تسلی دیتے رہتے ہین جیسا کہ حضرت موسے علیہ السلام کی مان کو بذریعہ الہام تسلی دی

Marfat.com

گیے لیکن قرآن ظاہر کر رہا ہے کہ اس قسم کی الہامات یا خوابین عام مومنون کے لیے ایک روحانی نعمت ہے خواہ مرد ہون خواہ عورت ÷

جواب یہ صحیح اور قرآن مجید کا ارشاد سراپا صدق و راست ہے **مرزا صاحب** کی تحریر سے ظاہر ہے کہ ملہمین الہامات کی کیسے پابند و فرمان بردار ہوتے ہین کہ ہرگز ان سے انکا خلاف نہیں ہوسکتا جیسا کہ **ام موسیٰ** علیہ الصلوۃ والسلام نے الہام الٰہی کی فرمانبرداری کی کہ بموجب حکم الہام اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ کے اپنے جگر پارہ **وقرۃ العین** کو دریا مین ڈالدیا۔ اور مرزا صاحب نے براہین صفحہ ۲۶۴ مین بھی لکھا ہے کہ "جو امر بذریعہ الہام کسی پر نازل ہوا سکے لیے اور ہر ایک کے لیے کہ کوئی وجہ یقین کرنے کی رکھتا ہے یا خدا نے کوئی نشان یقین کرنے کا اسپر ظاہر کردیا ہے واجب العمل ہے اور جو شخص جسکو الہام کی نسبت باور دلایا گیا ہے اسپر عمل کرنے سے عمداً دستکش ہو وہ مورد غضب الٰہی ہوگا بلکہ اسکے خاتمہ بد ہونیکا اندیشہ ہے"

۲ سو اسی طرح عاجز کا حال ہے کہ جو الہامات **مرزا صاحب** کی مخالفت مین ہوتے ہین کسی طرح انکی خلاف ورزی و نافرمانی نہین کرسکتا اور نہ **مرزا صاحب** کو خوب معلوم ہے کہ عاجز کی طبیعت مین بفضلہ تعالیٰ و تقدس خواہ مخواہ کی **شرارت و مقابلہ و مخالفت** کا مادہ معاذ اللہ نہین فالحمد للہ حمداً کثیراً ۳ **عام روحانی نعمت** کا ذکر کچھ تو ہوچکا ہے اور کچھ آیندہ ہوگا اور آیۃ کریمہ مین جو استقامت کا ذکر ہے اسپر مرزا صاحب توجہ فرماوین کہ **خود بدولت** کی استقامت کا کیا حال ہے کہ چھوٹے چھوٹے امور مین بھی کسقدر **تردد و کوشش و سعی** فرماتے ہین **استقامت** حال تو کہان مجرد قال مین بھی اسکا نام و نشان پایا نہین جاتا ایک جگہہ کچھ دوسری جگہ کچھ تیسرے موقع پر انکے مخالف لکھدیتے ہین اور کچھ پرواہ نہین کرتے جسکا کچھ حال باب اول مین گذرا اور کچھ انشاء اللہ آیندہ بیان ہوگا

فصل (۶) ضرورۃ الامام صفحہ ۳ اور ان الہامات کی پانے سے وہ لوگ امام وقت سے مستغنی نہین ہوسکتے اور اکثر یہ الہامات انکے ذاتیات کے متعلق ہوتے ہین اور علوم کا

Marfat.com

افاضہ انکے ذریعہ سے نہین ہوتا اور نہ کسی عظیم الشان تحدی کے لائق ہوتے ہین اور بہت سے بہرہ کے قابل نہین ہوتے بلکہ بعض وقت ٹھوکر کہانے کا موجب ہوجاتے ہین اور جب تک امام کی دستگیری افاضہ علوم نکرے تب تک ہرگز ہرگز خطرات سے امن نہین ہوتا اس امر کی شہادت صدر اسلام مین موجود ہے ؛

جواب جب مرزا صاحب کے نزدیک قاعدہ کلیہ ہے کہ الہامات کے سبب لوگ امام وقت سے مستغنی نہین ہو سکتے" تو مرزا صاحب یہی تو فرماتے کہ خود بدولت نے کس امام وقت کی دستگیری سے علوم حاصل کیے ہین اور **اگر خود** بدولت کو بلا دلیل اس سے **مستثنے** فرما دین تو دوسرے عزیزوں کو کیون مستثنی نہین کرتے ۲ **مرزا صاحب نے** استغنا و ناموافقت کا باعث عاجز تو عرض کر چکا ہے کہ وہی **حالات معاملات تجارب اور الہامات** کے سبب سے ہی ۳ الہامات متعلق ذاتیات" سو الحمد للہ کہ عاجز کے الہامات ایسے نہین ذاتیات کے متعلق بھی ہوتے ہین لیکن **عظیم** الشان امور و **واقعات** کی نسبت کثرت سے ہوتی ہین اور قابل بھروسہ اسلیے کہ اسیطرح واقع وظاہر ہوتے رہتے ہین بلکہ عاجز ان مین امام بنایا جاتا ہے بخطاب موسے علیہ السلام پکارا جاتا ہے مرزا صاحب کی مخالفت مین بہت کچھ آتا ہے اسلیے مجبور و معذور ان الہامات کی نافرمانی و ناشکری کے خوف سے مرزا صاحب کی **دستگیری** کا طالب نہین ہوسکتا اور بار بار حکم ہوتا ہے مَا لَكَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ۔ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ اَوْلِيَآءَ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ وَاللّٰهُ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وغیرہ ہر افاضہ علوم جو مرزا صاحب سے مریدین کو ہوا وہ بظاہر تو بحث و مباحثہ **اپنی تعلی** دوسرے مسلمانون کی تحقیر و تبرہ بازی ہی کے کہنے مین آئی ہے جس کا نمونہ اخبار الحکم خاص کر ۹ و ۳۰ ستمبر ۱۸۹۹ء و دیگر خطوط مین موجود ہے اور مرزا صاحب نے خود بھی اعلان التوا جلسہ دسمبر ۱۸۹۳ء اور بہر اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۹ء مین کچھ بیان کیا ہے۔

Marfat.com

۵ اور مرزا صاحب کا فرمان کہ کسی عظیم الشان تحدی کے لائق ہوتے ہین اور بہت سی بھروسہ کے قابل نہین ہوتے بلکہ بعض وقت ٹھوکر کہانیکا موجب ہوجاتے ہین بہت منصفانہ اور مطابق واقعہ والہامات خود بدولت مرزا صاحب کے ہی مرزا صاحب انصاف اور تحمل وتامل سے خیال فرماوین کہ انکے الہامات مذکورہ باب اول کی تحدیون کا کیا نتیجہ ہوا اور وہ سب کس بھروسہ کے قابل ثابت ہوئے ہان یہ ظاہر ہے کہ ہٹ اور ضد کی قوت اور زور تحریر سے مرزا صاحب نے ٹھوکر کو ٹھوکر زبان سے نہین مانا سو ایسی ہمت اور عالی حوصلگی بیشک نادر الوجود ہے اور غریب عام مسلمانون و مومنون سے ہونی مشکل ومحال ہے ۶ مرزا صاحب نے چونکہ سنت اللہ کے خلاف خود کسی کو امام نہین بنایا اور نہین مانا اور بے امام ہی کام چلایا ہے اسیواسطے مرزا صاحب کو ایسی ناکامیون کے خطرات سے امن نہین ملا اور ٹھوکر پر ٹھوکر پیش آئی گو وہ خود زبان سے قبول نہ کرین لیکن دوسرے مسلمان توجانتے اور دیکھتے ہین اور امید کہ انکے عقیل وذہین مریدین مین سے بہی کئی اسکے قائل ہونگے سلسلہ سلوک مین سنت اللہ کا ذکر عاجز نے اوراق آیندہ مین کیا ہے۔

فصل (۷) ضرورۃ الامام کیونکہ ایک شخص جو قرآن شریف کا کاتب تہا اسکو سب اوقات نور نبوت کے قرب کی وجہ سے قرآنی آیت کا اسوقت مین الہام ہوجاتا تہا جبکہ امام یعنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم وہ آیت لکھوانا چاہتے تہے۔ ایکدن اس نے خیال کیا کہ مجہ مین اور رسول مین کیا فرق ہے مجہے بہی الہام ہوتا ہے اس خیال سے وہ ہلاک کیا گیا اور لکہا ہے کہ قبر نے بہی اسکو باہر پہینکدیا جیسا کہ بلعم ہلاک کیا گیا ۔

جواب کاتب وحی قرآنی اور بلعم کے قصہ کو یہان کچہ تعلق وربط نہین کیونکہ نہ عاجز کبہی مرزا صاحب کے الہامات کا کاتب بنا اور نہ بلعم کی طرح معاذ اللہ کسی موسوی نسبت ونورانیت والے کے کبہی مقابل ہوا۔ اور نہ کبہی الہامی وغیرہ شیخی کرکے دوسرون پر اپنی فضیلت ثابت کرنیکا ساعی ہوا جس شخص مین یہ امراض ہون اور وہ بلعم

Marfat.com

کی طرح موسوی نسبت اور نورانیت والے کی مخالفت کرے اور مقابل ہو اسکو ضرور ڈرنا اور
عبرت پکڑنا چاہیے اور جو کوئی بدنصیب اُس سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم
کی برابری کا حرف بھی زبان پر لاوے یا بدبختی سے برابری وہمسری کا خیال کرے
یا اس امامت کا شریک بننا چاہے اسکو قہر سے باہر پھینکا گیا اور جو پاداش وسزا ملے وہ تھوڑی ہے
اگرچہ یہ عقدہ وراز نہین کھلا کہ مرزا صاحب خود کس حوصلہ سے آیۃ شریفہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ
مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کی تفسیر کرنے مین اور نبوت کی تقسیم کاملہ ناقصہ بیان کرکے بڑے
فخر سے خود بدولت کو اسکا مشار الیہ قرار دیکر رسالت ونبوت کے مسند پر تکیہ لگانے کا
حوصلہ کرتے مین جو اور کسی مومن بندہ عاجز کا جگر وحوصلہ نہین ۳ زیادہ تعجب یہ کہ اس آیت
قرآن مجید مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ کا اشارہ مرزا صاحب کے اپنے حق مین مقرر
کرنے سے جو جو اعتراض وارد ہوتے ہین دیا تحقیر ونقص قرآن مجید وشریعت اسلامی کے
لازم آتے ہین انکی آپنے کچھ پرواہ نہین کی مثلاً آیۃ قرآن مجید مین اسم احمد آیا ہے اور مرزا
صاحب کا اصلی نام جو والدین نے رکھا ہے اور اب تک ویسا ہی مشہور ومعروف ہی اور آپ
اپنے ہاتھ سے وہی کاغذات وقبالون مین لکھتے ہین وہ غلام احمد ہے۔ تو پھر مرزا صاحب
اس آیت کے مشار الیہ کیونکر ہو سکتے ہین کیا مرزا صاحب کو اتباع وغلامی احمد صلے اللہ
علیہ وسلم سے ننگ وعار ہے کہ لفظ غلام کو دور کرکے مجرد احمد بنتے ہین؟ ۵ قرآن مجید
جسکی شان کتٰب مبین۔ تبیان لکل شئی۔ وفصلت آیاتہ ہے اور جسکو نازل فرمانے والے کی
شان ہے وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا۔ وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ
الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ اور جس نے یہ ارشاد فرمایا وَلَقَدْ یَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ (یہ آیت عاجز کو کئی بار الہام بھی ہوئی ہے) اس ذات تعالے
وتقدس ومالک نے کیا دوسرے احکام دین ومدار نجات امور تو نہایت روشن کھلے
کھلے نازل فرماکر اس مین درج فرمادیے اور اس اسم امر مین ایسا معما وخفا رکھا کہ تیرہ سو

Marfat.com

سے کچہ زیادہ عرصہ تک اسکو امت محمدی مین سے کسی نے نہ سمجہا اور آخر چودہوین صدی مین مرزا
صاحب کو اسکے اظہار و عقدہ کشائی کی تکلیف کرنی پڑی قرآن مجید جو عام ہدایت خلق اللہ کے
واسطے اس ہادی نے نازل فرمایا کیا اسمین لفظ غلام ہمراہ لفظ احمد درج فرماتا اس خالق مالک دو جہان کو معاذاللہ کچہ دشوار تہا
دیا مرزا صاحب کا نام صرف احمد اس قادر ذوالجلال کو رکہوا دینا معاذاللہ کچہ مشکل تہا یا نعوذباللہ اس ارحم الراحمین کو ایسے
اہم امر باعث ہدایت نجات کو بہی وظاہر طور پر درج کتاب عزیز خود نہ فرماکر عاجز بندون کو تذبذب و
مشکلات مین ڈالنا منظور تہا؟ معاذاللہ پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ نازل فرماکر یہ بہی ارشاد فرمایا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَہٗ توکیا انہون نے بہی اور سب کچہ تو فرما دیا پہنچا
دیا یہانتک کہ استنجا بول و براز وغیرہ ضروریات کے مسائل و ہدایات بہی فرمادین اور
یہ اہم مسئلہ ظاہر نہ فرمایا اور ایسا ہی صحابہ کرام و اہل بیت عظام و ائمہ مجتہدین
بلکہ تمام امت پر صدہا سال تک یہ امر پوشیدہ رہا اور اب صرف مرزا صاحب پر ہی
یہ راز ظاہر ہوا کہ اس آیت مین جس احمد کی بشارت ہے وہ خود بدولت مین اور طرفہ تر یہ کہ جس
قدر احمد یا غلام احمد اب تک ہوے اور آیندہ ہونگے ان سب بیچارون کو محروم کر دیا؟ کیا
اسلامی شریعت و قرآن مجید مرزا صاحب کے نزدیک معاذاللہ ایسی چیستان ہین کہ مدار
نجات والے امور کی اول آسانی سے سمجہ ہی نہین آسکتی و یا آسکتی ہے تو صدہا سال
کے بعد ایسے مشکل سے؟ استغفراللہ اور آپ غور کرین کہ اس سے آپ انکا نقص ثابت کررہے ہین یا کمال
اور انکی تحقیر کررہے ہین یا عزت توجہ و غور فرمادین کیا یہی خدمت اسلام ہے جسپر آپ کو فخر ہے فتدبروا وتفکروا ایسے مسائل اختراعی
مین مرزا صاحب تقوی و خشیت الٰہی کو مدنظر رکہکر یہ تو خیال فرماتے کہ امت محمدی کس
طرح اور کیونکر ان بے اصل امور کو بغیر شہادت کتاب و سنت وغیرہ دلائل شرعی قبول کریگی
10 مرزا صاحب فرماتے ہین کہ کاتب کو نور نبوت کے قرب کی وجہ سے اس آیت کا الہام ہوجاتا
تہا" لیکن عاجز کو تو نورانیت و روحانیت کا اثر حسب مفہوم حدیث شریف مثل الجلیس

Marfat.com

الصالح والسوء کحامل المسك ونافخ الکیر فحامل المسك واما ان یحذیك واما ان تبتاع منه وبما ان تجد منه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجد منه ریحا خبیثة ومصداق خیار کم الذین اذا راؤا ذکر الله وغیرہ جیسا کہ سید عبداللہ صاحب غزنوی کی صحبت مین کرائی العین محسوس ومعلوم ہوا کرتا تھا مرزا صاحب کی صحبت مین جسکا بارہا اتفاق ہوا کبھی باس اثر کا اثر معلوم ومحسوس نہین ہوا زبانی بحث مباحثہ اور لے دے ہی سنتے رہے ہان یہ اثر ضرور دیکھنے مین آیا کہ جس شخص کا مرزا صاحب سے خاص تعارف وبے تکلفانہ تعلق نشست وبرخاست ہوا بشرطیکہ اسکو اور کسی قسم کی محتاجی وحاجت نہ ہو وہی اخیر یہ مرزا صاحب کی محبت صحبت وقبول دعاوی سے دست بردار ہو کر علیحدہ ہو گیا جیسا میر عباس علی لودہیانوی مرحوم فتح خان منشی غلام قادر فصیح وغیرہ اور حافظ حامد علی بہی جسکی نسبت یاد پڑتا ہے کہ مرزا صاحب فرماتے تہے کہ یہ اگر نبی کی صحبت مین بہی بیٹہے تو اسکی طبیعت کو اثر نہ ہوگا اگرچہ اب بہیر وہ مرزا صاحب کے بظاہر معتقدین مین سے ہے اور عاجز خاکسار تو معذور ہی ہے کیونکہ علاوہ دیگر تجارب کے الہامات بہی عدم موافقت مرزا صاحب پر زور دیکر رہے ہین

فصل ۸۔ ضرورۃ الامام مگر عمر رضی اللہ عنہ کو بہی الہام ہوتا تہا انہون نے اپنے تئین کچہ چیز نہ سمجہا اور امامت حقہ جو آسمان کے خدا نے زمین پر قائم کی تہی اسکا شریک بننا نہ چاہا بلکہ ادنیٰ چاکر اور غلام اپنے تئین قرار دیا اسلیے خدا کے فضل نے انکو نائب امامت حقہ بنا دیا۔

جواب امیر المومنین سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس امامت حقہ کے کیونکر چاکر وغلام نہ بنتے جبکہ خداداد بصیرت مشاہدات تجارب واثر نور نبوت سے انکو وہ امامت خدای پاک عزوجل کی قائم کی ہوئی نظر آرہی تہی ایسا ہی اب بہی جسکو مرزا صاحب کی امامت اسیطرح حقہ آنا ہو جاوے تو پہر کیون اسکو قبول نہ کریگا لیکن جسکو عرصہ دراز کا تجربہ بلاقات وحالات اور پہر بغیر کسی تمنی وخیال مخالفت کے الہام مثل بارش اسکی تردید ومخالفت کرین وہ بیچارہ ملہم کیا کرے باوجودیکہ وہ غریب عاجز ہو بہی بقول مرزا صاحب کے بے شر انسان نیک بخت

وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مرزا صاحب نے اسکو خود تحریر فرمایا ہے۔ ۲- اپنی فضیلت جتانے کو کسی کا شریک بننا تو نادانی بوالہوسی تکبر و تعلی وغیرہ مین داخل ہے حافظ حقیقی اپنے عاجز بندگان کو ایسی مہلک امراض سے اپنے حفظ و امان مین رکھے آمین ہان تمام دنیا کو اپنا ادنی چاکر و غلام بنانے کا مرزا صاحب کو بڑا عشق ہے اور اس امر کی بہت تمنا و آرزو ہے کہ کوئی بھی مرزا صاحب کے سامنے اپنے آپ کو کچھ چیز نہ سمجھے جو کچھ سمجھے مرزا صاحب ہی کو سمجھے جس کے واسطے طرح طرح کے تدابیر و تحاریر ہوتی رہتی ہین کہ کسی طرح کوئی شخص ان کی چاکری و غلامی سے باہر نہ ہو جاوے جو بظاہر خاصہ الوہیت ہے اور مخالف شان عبودیت اور الحمد للہ کہ عاجز حقیقتا بلا تصنع اپنے آپ کو کچھ چیز نہین سمجھتا اور یہان جائز شرعی اطاعت و مرزا صاحب کو کچھ سمجھنے و ماننے مین بھی کوئی عذر نہین بشرطیکہ مالک و محسن مولی کی اس مین رضا ہو اور وہ خود سمجھا دے اور اسکا حکم فرما دے اور وہ کتاب و سنت کے موافق و ثابت ہو جاوے یفعل اللہ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۔ اللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ ۳ اور یہ ظاہر ہے کہ محض نیابت و جانشینی کی آرزو مین جسکا مرزا صاحب نے اشارہ کیا ہے و یا حب جاہ و یا خورد و نوش بلا تکلیف جسمانی و یا سیدھے سادے بندگان الہی سے اپنے نفس کی خاطر خدمت و تواضع کرانے کے لیے کون مخلص مومن طالب رضا الہی بغیر کسی برہان و دلیل شرعی کے صرف دیکھا دیکھی بے ثبوت و زبانی خشک تقریری امامت کو قبول کر سکتا ہے ✦

فصل ۹- ضرورۃ الامام اور اویس قرنی کو بھی الہام ہوتا تھا اس نے ایسی مسکینی اختیار کی کہ آفتاب نبوت و امامت کے سامنے آنا ہی سوء ادب خیال کیا سیدنا حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بارہا یمن کی طرف مونہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ انی اجد ریح الرحمن من قبل الیمن یعنے مجھے یمن کیطرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اویس مین خدا کا نور اترا ہے۔

Marfat.com

جواب اس سراج منیر امام وسید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کا جس قدر کوئی بموجب حکم رب العالمین واحکم الحاکمین ادب کرے کم ہے اور یہ ادب اسکی اپنی سعادت لیکن مرزا صاحب غور کریں کہ یہ خوب ادب ہوا جس سے **اویس** قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتبہ **صحابیت** رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رہکر **تابعین** رضوان اللہ علیہم اجمعین میں داخل ہوئے ۲۔ مرزا صاحب نے ان کی حاضری کا مانع ادب تحریر فرمایا ہے لیکن حدیث شریف میں تو ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر ام له قد کان به بیاض فدعا الله فاذهبه الا موضع الدینار او الدرهم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم وفی روایة یقول ان خیر التابعین یقال له اویس وله والدة وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم رواه مسلم ان میں تو صرف ذکر و اشارہ ادب کے سبب حاضر نہ ہونے کا نہیں ہے حاضری کا مانع ان کی والدہ کی رعایت ظاہر ہوتی ہے ۔۳۔ ہاں مرزا صاحب کو خود بدولت کے ادب کا خیال بہت رہتا معلوم ہوتا ہے سو اگر حاضری اور زیارت میں بقول مرزا صاحب سوء ادب ہے تو پھر مرزا صاحب اپنے مریدین کو ایسی سوء ادبی سے منع کیوں نہیں فرماتے بلکہ ترغیب و حث زیارت و حاضری بذریعہ اشتہارات فرماکر ان کو سوء ادبی کا عادی و مشتاق کیوں بناتے ہیں۔ اگر فرماویں کہ وہ زیارت کو نہیں بلکہ ادائے چندہ و نذرانہ کے لیے آتے ہیں تو یہ کام وہ گھر بیٹھے ہی بذریعہ منی آرڈر کر سکتے ہیں خواہ مخواہ تکلیف سفر اٹھا کر گستاخ و بے ادب بننے کی انکو کیا ضرورت ۔۴۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بارہا یمن کی طرف مونہہ کرکے فرماتے اجد ریح الرحمن من قبل الیمن الخ یہ ایک باطنی جسمی و روحانی بصیرت کا ذکر ہے اور بجائے کتابوں سے ایسے الفاظ و اہل کمالات کے حال لکھے ہوئے دیکھکر مجبور زبان بیان کرنے سے انسان کی خوش بختی تو اس میں ہے کہ اللہ عزوجل وہاب العطیات اپنے فضل و کرم سے وجدانی طور پر یہ ذائقہ جسمی روحانی عطا فرماکر گرامی العین اس بصیرت کا مشاہدہ کرائے لیکن افسوس و تعجب ہے کہ باوجود دعاوی فضائل

Marfat.com

بے شمار مرزا صاحب کی صحبت میں اس حسن و بصیرت کا کبھی چرچا و ذکر نہیں سنا اور نہ دیکھنے میں آیا حالانکہ فقرا و ذاکرین وصوفیا رہتے ہیں جنکو کسی قسم کا بھی دعوی نہیں انمیں یہ حسن و بصیرت اکثر پائی جاتی اور دیکھنے میں آتی ہے ۵۔ اور زیادہ افسوس کہ مرزا صاحب کو بجای ایسی خوشبو آنیکے ایسی ایذا دہ بو آتی و محسوس ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کو اسکے مقابل سب و شتم اور عربی میں نئی طرز کی لعنتیں مثلاً علیہ نعال لعن اللہ الف الفاجرۃ شیطان الاعمی الغول الاغوی ہو شقی کالامروہی من الملعونین وغیرہ لکھنے کی تکلیف کرنی پڑتی ہے ۶۔ اور اس سے بڑھکر یہ کہ اگر احیاناً مرزا صاحب کبھی اپنی اس حسن و بصیرت باطنی و روحانی کے اظہار کی خاطر کسی بندہ خدا کو بوجہ اسکی خدمات و احسان کے تعریفی الفاظ مثل بے شر متقی پرہیزگار وغیرہ کہکر اس خوشبو کا محل قرار بھی دیدیں تو کچھ عرصہ بعد مجبور ہو کر خود ہی اس خوشبو کو رسوائی اور ذلت کی بدبو کہکر اپنے پہلے قول کی تکذیب و تردید کر دیتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قسام ازل نے حکمت کاملہ سے خود بدولت میں اس حس کا جوہر رکھا ہی نہیں کیونکہ جو شخص روحانی و باطنی خوشبو میں محو ہو اسکو کسی ایسے بیجا و غیر مشروع شغل سب و شتم و لعن و طعن وغیرہ فضولیات میں مصروفیت کی گنجائش و فرصت ہی کہاں ملتی ہے۔

فصل ۱۴ ضرورۃ الامام مگر افسوس کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ امامت حقہ کی ضرورت کو نہیں سمجھتے اور ایک سچی خواب آنے یا چند الہامی فقروں سے خیال کر لیتے ہیں کہ ہمیں امام الزمان کی حاجت نہیں کیا ہم کچھ کم ہیں اور یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ ایسا خیال سراسر معصیت ہے کیونکہ جبکہ ہمارے نبی صلعم نے امام الزمان کی ضرورت ہر ایک صدی کے لیے قائم کی ہے اور صاف فرما دیا ہے کہ جو شخص اس حالت میں خدا تعالے کیطرف آئیگا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ اندھا آئیگا اور جاہلیت کی موت پر مریگا اس حدیث میں آنحضرت صلعم نے کسی ملہم یا خواب بین کا استثنا نہیں کیا جس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ملہم ہو یا خواب بین ہو اگر وہ امام الزمان کے سلسلہ میں داخل نہیں ہے تو اسکا خاتمہ خطرناک ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اس حدیث کے مخاطب تمام مومن و مسلمان ہیں اور ان میں ہر ایک زمانہ میں ہزاروں خواب بین اور ملہم ہوتے آئے ہیں بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ میں کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا۔

جواب ۱۔ مرزا صاحب کا افسوس اس لحاظ سے تو بجا ہے کہ سوائی قلیل گروہ مریدین کے دنیا کی دوسرے مسلمانوں نے مرزا صاحب کی امامت کو حقہ اور نیز اسکی ضرورت کو نہیں قبول کیا اور نہیں سمجھا لیکن ہمیں ان غریب مسلمانوں کا کچھ قصور نہیں بلکہ جناب مرزا صاحب نے جو سمجھانے کا پیرایہ و طریقہ ہی خلاف شریعت ایسا سہل و الا اختیار فرمایا کہ جس سے شفا اور تسکین تو بجائے خود وہ غریب سب و شتم لعن طعن حقارت و توہین اور نیز تفاخر و تعلی مرزا صاحب کی سنکر و دیکھکر سمجھنے کو کبھی نزدیک بھی نہ آئیں بلکہ جو غریب لوگ سننے سنانے سے

Marfat.com

یا حسن ظن سے جا بیٹھے ظہور صداقت یہ عیب بھی ہوں وہ بھی متنفر ہو جائیں ۲ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ
کہ جو مسائل مرزا صاحب پیش کرتے ہیں وہ صریح صریح مخالف قرآن مجید و حدیث شریف و غیر سبیل المومنین
ہوں جیسا نزول ملائکہ تعریف لیلۃ القدر عملدرآمد تصویر وغیرہ گو ان اعمال سب و شتم تعریض
و طعن توہین و تحقیر مومنین و تفاخر و تعلی مسائل خلاف قرآن مجید و احادیث کے بموجب قول مولوی
صاحب علیہ الرحمۃ ؎ در حق او نور در حق تو نار + در حق او ورد و در حق تو خار +
در حق او نیک در حق تو بد + در حق او خوب در حق تو رد + در مقامی حنظل و جای شکر
در مقامی خشکی و جائے مطر + دوسری غریب مخلوق الٰہی و خصوصاً مسلمین مومنین کو فائدہ
ہی ہوا یعنے اس قادر قدیر کے فضل و کرم سے یہی امور باعث پرہیز نجات و مخلصی از غیر سبیل المومنین
ہو گئے ؎ حالکت یفعل اللہ ما یشاء + از عین درد انگیز دوا + کیونکہ وہ ہر لحظہ و ہر آن اپنی
عاجز مخلوق پر بہت الرحیم و ارحم الراحمین ہے اور اپنے مخلصین منیبین کا حافظ و ناصر او رشکور
علیم ہو کر ان کی اخلاص و انابت کو ضائع نہیں کرتا ؎ وھو المغیث لکل مخلوقاتہ +
وکذا یجیب اغاثۃ اللھفان + وھو الودود یحبھم ویحبہ + احبابہ والفضل للمنان

۳۔ ایک سچا خواب یا چند الہامی فقروں کی نسبت عرض ہے کہ عاجز خاکسار کی ایک یا دو ہی خواب
نہیں اور نہ چند الہام ہیں بلکہ دفتر کے دفتر ہیں جن میں سے کچھ اس کتاب میں درج ہوئے ہیں
مرزا صاحب کا اختیار ہے کہ کسی دوسرے شخص اور اسکی بشارات و الہامات کو جو خود مدولت
کے مقابل ہیچ و پوچ ولاشے محض خیال فرماویں بقول شاعر ؎ رفعت کبھو کسی کی گوارا
یہاں نہیں + اس سر زمین کے ہم ہیں جہاں آسمان نہیں + لیکن عاجز پر اپنے شیخ و امام
مرحوم کی نسبت عبودیت ایسی غالب ہے کہ واقعی بلا تصنع اپنے آپ کو خاکسار ذرہ بے مقدار
سمجھتا ہے حالانکہ میرے محسن مولیٰ کی بے حد و بے نہایت احسان و اکرام مجھ پر ہیں جنکا
شکریہ بحکم اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا عاجز سے ہرگز ادا نہیں ہو سکتا اور یہ سب فضل
و کرم اسی ذات پاک کا ہے کسی اور کا دخل نہیں اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ

Marfat.com

مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۴۔ جو کوئی سچی خواب اور الہامون سے شیخی اور تکبر مین ایسا از
خود رفتہ ہو کہ اپنے آپکو سب کا امام بنا کے کسی دوسرے کو اپنا ثانی اور برابر نہ سمجھے وہ ضرور عاصی اور
خطا کار ہے اور اسکے واسطے شریعت مین اور کئی وعید مین اعاذنا اللہ منہا اور جو اپنے کو عاجز اور
ہیچ سمجھے اس پر کوئی الزام نہین آسکتا ۵ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جس نے اپنے زمانہ کے امام
کو شناخت نہ کیا وہ اندھا آئیگا لیکن جو احادیث دربارہ امامت مرزا صاحب نے درج رسالہ
فرمائی ہین ان مین تو کوئی لفظ ایسا نہین ہے جسکا ترجمہ "اندھا آئیگا" کیا جاوے ہان
موت جاہلیت کا ذکر ضرور ہے معلوم نہین کہ مرزا صاحب نے اندھا آئیگا کس لفظ کا ترجمہ کیا
ہے؟ یا محض وعید اور دھمکی کو اور قوت دینے کے واسطے یہ لفظ اپنی طرف سے لگا دیا ہے اور اگر یہ
صورت ہے تو کیا امام الزمان کو قرآن مجید وحدیث شریف کی تفسیر و معنے مین اپنی طرف سے کچھ
کم وزیادہ کر لینا جائز ہے؟ ۶ قرآن مجید مین بیشک آیت شریفہ ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ
بَصِيْرًا قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ
وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى سو اگر مرزا صاحب فرماوین کہ موت
جاہلیت ایسی جامع شقاوت ہے جس سے کوئی بدی و بدبختی باہر نہین جیسا آپنے شروع رسالہ
مین فرمایا ہے اور فرماوین کہ موت جاہلیت سے بڑھکر اور کیا اندھاپن ہوگا تو پھر آیہ کریمہ کے جملہ
كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى کی بھی یہ تفسیر کیون نہین ہو سکتی ہے
کہ جس شخص نے کسی مصیبت اور مقدمہ کے وقت خیر الحافظین کی حفاظت و کفایت و نصرت کی
آیات کو نسیا منسیا کر کے التفات لغیر اللہ کیا غیر اللہ سے واسطہ ڈالکر ملتجی رحم و مخلصی ہوا وہ
قیامت کو اسلیے اندھا آئیگا کیونکہ حافظ حقیقی و ناصر و مالک حقیقی کو چھوڑ اور بھلا کر کسی دوسرے
کو مخلصی و حاجت کے لیے واسطہ ڈالنے و پکارنے سے اور کیا زیادہ اندھاپن ہوگا؟ ۷ اس
ایت شریفہ کے جملہ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ مین مسرف یعنے بیجا و فضول خرچ کرنیوالے

Marfat.com

کو بھی اس سزا مین داخل فرمایا ہے تو یہ امر بھی استفسار طلب ہوا کہ عرق کیوڑہ و بید مشک کی مسی و زنان
گاگرین مسافت دور دراز سے زر کثیر صرف فرماکر تفریح النفس کے واسطے منگوانی خس ٹٹی اور استعمال
برف موسم سرما کے قریب بھی فرماتے رہنا وغیرہ اسراف مین داخل ہے یا نہین کیونکہ امام الاولین
والآخرین صلعم جنکی ظاہری باطنی نیابت کی مرزا صاحب دعویدار ہین اور جنکی نسبت براہین
صفحہ ۱۴۲ مین خود لکھا ہے کہ سونیکے لیے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لیے ایک چھوٹا
سا جھونپڑا اور کھانے کے لیے نان جو یا فاقہ اختیار کیا دنیا کی دولتین بکثرت ان کو دی گئیں
پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک ہاتھون کو دنیا سے آلودہ نہ کیا (حاشیہ اور مرزا صاحب
تو مفاتح کنوز یعنے سب کنجیان خود اپنے پاس ہی رکھتے ہین) اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور
مسکینی کو امیری پر اختیار کیا اور اس دن سے جو ظہور فرمایا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلی
سے جا ملے بجز اپنے مولی کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا انکی دنیوی گذران و اوقات بسری کا حال
اور انکے خلفائے راشدین المہدیین اور انکے بعد دوسرے مستند اہل اللہ و عباد الرحمن
کی دنیوی گذران کا حال نہ فقط مسلمانون ہی کو بلکہ مخالفین کو بھی معلوم ہے کہ یہ سب بزرگان
کیسے زاہدانہ و بے تکلفانہ اس مسافرخانہ مین بسر اور کسی سے بھی اس درجہ کی خاطر و تواضع نفس
خوش گذرانی۔ اس قدر زیور بناتے رہنا۔ مکان وغیرہ کی فراخی و عمدگی کے واسطے آئے دن
چندہ ہو کر اسکا اہتمام رکھنا ہرگز مروی نہین پھر اس دعوی اتباع ظاہری و باطنی کی کس طرح از
سے مطابقت ہو سکتی ہے ۸۔ رہا مرزا صاحب کا الملہم الزمان کے سلسلہ مین داخل نہ ہونے
والے کا خاتمہ خطرناک بیان فرمانا وغیرہ سو اسکی نسبت عاجز عرض کر چکا ہے کہ الہامات مانع ہو کر
عاجز کو موجودہ حالت پر قائم رہنے کے لیے تاکید فرماتے ہین جیسا فاستقم کما امرت بلکہ مرزا
صاحب کی مخالفت پر اطمینان و تسلی دیتے رہتے ہین مثلاً ؎ عیسے توان گفت بعید
خورشید ؎ صلوات بر آن کس کہ ہمین ورد بگوید۔ وغیرہ وغیرہ جنکے سبب خاکسار معذور ہے
اور عاجز سے الہامات کی مخالفت ہو نہین سکتی ۹۔ مرزا صاحب دوسرے کسی ملہم یا خواب مین

Marfat.com

گو اپنے امام الزمان کے سلسلہ میں داخل ہونے سے مستثنے نہیں کرتے لیکن خود کسی کے سلسلہ میں داخل ہونا گوارا و پسند ہرگز نہیں فرماتے حالانکہ سنت تامہ کے موافق خود رسول اللہ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس تعلیم و تعلم سے مستثنے نہیں رہے جیسا کہ حدیث شریف میں جبرئیل علیہ السلام کا آنکو اول آنکر معانقہ میں اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الخ کہنے اور آپکے مَا أَنَا بِقَارِئٍ فرمانے پر تین دفعہ دبانے اور چھوڑنے سے ظاہر ہے جسکا مفصل ذکر آیندہ آئیگا انشاء اللہ تعالے۔

فصل ۱۱۔ ضرورۃ الامام پھر ما سوا اسکے حدیث و قرآن سے یہ ثابت ہے کہ امام الزمان کے وقت میں اگر کسی کو کوئی سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت امام الزمان کے نور کا ہی پرتو ہوتا ہے جو مستعد دلوں پر پڑتا ہے۔

جواب بہتر ہوتا اگر مرزا صاحب قرآن مجید کی آیۃ کریمہ اور حدیث شریف بھی اس قاعدہ مرشدیہ کے ثبوت میں لکھدیتے لیکن خیر مرزا صاحب نے تو اسکی کبھی کچھ پرواہ ہی نہیں کی ۲۔ اب غور فرماویں کہ بظاہر اور عند العقل جو امر ثابت اور عند المسلمین مسلم ہے وہ تو یہ ہے کہ امام الزمان کا وقت بہ نسبت دوسرے زمانوں کے زمانہ مبارک نبوی کے ساتھ مشابہت و مناسبت تامہ رکھتا ہے لہذا اس میں دوسرے عامہ الہامات منامات کشوف و خوارق عادات کی چنداں حاجت و ضرورت نہیں کیونکہ اس میں نور امام الزمان ایسا شعلہ زن و قوی التاثیر ہوتا ہے کہ اس قوی التاثیر انوار والہامات و مکالمات کے مقابل دوسروں کے الہامات و مکالمات وغیرہ کی کچھ ضرورت ہی نہیں ہوتی جس طرح کہ آفتاب کے سامنے ستاروں و چراغوں کی کچھ ضرورت و حاجت نہیں پڑتی ۳۔ چنانچہ مدارج السالکین میں لکھا ہے وھی عند اقتراب الزمان (ای قرب القیمۃ) لا تکاد تخطی کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ وذلك لبعد العهد بالنبوة وآثارها۔ فتعوض المؤمنون بالرؤیا۔ واما فی زمن قوة نور النبوة ففی ظهور نورها وقوته ما یغنی عن الرؤیا ونظیر هذا الكرامات التی ظهرت بعد عصر الصحابة رض ولم تظهر علیهم لاستغنائهم عنها بقوة ایمانهم واحتیاج من بعدهم الیها بضعف ایمانهم وقد نص احمد رح علی هذا المعنى ۴۔ ایسا ہی فرقان میں اولیاء

Marfat.com

الرحمان و اولیاء الشیطان مین ہے ومما ینبغی ان یعرف ان الکرامات قد تکون بحسب حال الرجل فاذا احتاج الیہا ضعیف الایمان والمحتاج اتاہ فیہا ما یقوی ایمانہ ویسد حاجتہ ولکن من ہو اکمل ولایۃ للہ منہ مستغنیا عن ذلک فلا یاتیہ مثل ذلک لعلو درجتہ وغناہ عنہا لا بنقص ولایتہ ولہذا کانت ہذہ الامور فی التابعین اکثر منہا فی الصحابۃ انتہی اس سے ثابت ہے کہ زمانہ نبوت و زمانہ امامت علی منہاج النبوۃ مین دوسرے مومنین کے منامات و الہامات و مکالمات و مکاشفات کم ہوتے ہین اسلیے کہ ایسے بابرکت اور نورانی وقت مین انکی کچھ ضرورت نہین ہوتی لیکن ظلمت و جہالت کے وقت مین بابرکت و نورانی زمانہ کے بعد و دوری کی وجہ سے الہامات و مکالمات و مکاشفات و منامات کی ضرورت ہوتی ہے لہذا واہب العطیات ایسے وقت مین اپنے خاص بندگان کی تسکین و تسلی کے لیے نیز اسلیے کہ قوت ایمانی مین ترقی ہو اور بصیرت دینیائی حاصل ہو اور زمانہ مبارک نبوۃ کے برکات و انوار تازہ و یاد رہین الہامات و منامات کا سلسلہ جاری فرماتا ہے ۵- زمانہ نبوت یا زمانہ امامت علی منہاج النبوۃ مین دوسرون پر الہامات وغیرہ کا دروازہ اسلیے بھی بند ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے تا کوئی نادان مقام نبوت و امامت کا مدعی نہ ہو یا نبی یا امام برحق کی برابری و ہمسری کا خیال نہ کرے اور نوبت نزاع و مخالفت نہ پہونچے اب دیکھیے کہ یہ پورا نا قدیمی مسلہ مسلہ قوی مدلل و معقول ہے یا مرزا صاحب کا محض اپنی فضیلت ثابت کرنے کے خیال والا نیا تراشیدہ مسلہ؟ انصاف و غور فرماوین ۶- پہر باخبر ہو تو مرزا صاحب کے دعوی و اظہار امامت کے پہلے ہی سے رویا صادقہ و مکاشفات کا سلسلہ شروع ہے نیز جب سے کہ جناب مرزا صاحب سے وقفی و ملاقات بھی نہ تھی اور فانی فی اللہ باقی باللہ یکہ تاز میدان توحید و تفرید و تجرید سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ زندہ تھے جنکی خدمت مین مرزا صاحب بھی کئی دفعہ دعا کے لیے حاضر ہوئے تھے اس مرحوم کے فیض صحبت و نور سے اسکے ملنے والے بفحوای وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا کی التفات لغیر اللہ و تعریف و توصیف اہل دنیا کو شرک سمجھکر مستغرق نسبت عبودیت و مداومت ذکر و توجہ الی اللہ مین بفضل و کرم

Marfat.com

ارحم الراحمین ویسے رنگین وملہم ہوجاتے تھے تو پھر عاجز کیونکر اپنے آپ کو مرزا صاحب کا طفیلی سمجھے اور کیا امام الزمان کے نور کے پرتوہ سے امام الزمان ہی کے مخالف الہام ہوا کرتے ہین؟ اگر امام الزمان کے نور کا پرتوہ ایسا راست ودرست تھا ہے کہ اسکے صدق کے اثر سے راست راست وسچ سچ خواب والہام اسکی طفیل دوسرون کو بھی ہوتے ہین تو امام الزمان صادق کو ضرور ضرور لازم ہے کہ ان الہامات ومنامات کو خود بھی قبول کرے اور اگر اس نور وپرتوہ امام مین ایسی راستی کی تاثیر نہین ہے تو پھر وہ نور وپرتوہ کس کار آمد وکس مرض کی دوا ہے اسپر غور کرین *

فصل ۱۲ ضرورۃ الامام حقیقت یہ ہے کہ جب دنیا مین کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہین اور آسمان مین ایک صورت انبساطی پیدا ہوجاتی ہے اور انتشار روحانیت ونورانیت ہوکر نیک استعدادین جاگ اٹھتی ہین پس جو شخص الہام کی استعداد رکھتا ہے اس کو سلسلہ الہام شروع ہوجاتا ہے اور جو شخص فکر وغور کے ذریعہ سے دینی تفقہ کی استعداد رکھتا ہے اسکے تدبر وسوچنے کی قوت کو زیادہ کیا جاتا ہے اور جسکو عبادات کی طرف رغبت ہو اسکو تعبد وپرستش مین لذت عطا کی جاتی ہے اور جو شخص غیر قومون کے ساتھ مباحثات کرتا ہے اسکو استدلال اور اتمام حجت کی طاقت بخشی جاتی ہے اور یہ تمام باتین درحقیقت اسی انتشار روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے *

جواب پرتوہ تاثیرات والہامات وغیرہ کا مسئلہ ابھی کچھ تو بیان ہوچکا ہے "گستاخی معاف" یہ سب دشنام لعن وطعن تکفیر وتوہین سلف وخلف وعلماء وفقراء سجادہ نشینان وغیرہ موجودہ زمانہ جن مین اکثر غریب مسکین مزاج وعابد وذاکرین ودرس گویان قرآن مجید واحادیث رسول رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہین جنکی عمرین ذکر وخدمت قرآن مجید وحدیث شریف مین گذرین اور جنکو جناب مرزا صاحب نے اپنی تصانیف مین درج وذکر فرمایا ہے کیا یہی وہ انوار ہین یا ان انوار کا لازمہ ہین جو امام الزمان کے ساتھ آئے ہین؟ کیونکہ ابھی تک تو یہی انوار

Marfat.com

عام وخاص پر ظاہر وروشن ہوئے ہین ۲۔ اور آسمان مین ایک صورت انبساطی پیدا ہو کر انتشار روحانیت و نورانیت ہو کر نیک استعدادون کا جاگ اٹھنا بھی اکثر یہی ظاہر ہوا ہے کہ سواد اعظم وگروہ کثیر علما و مولویان وغیرہ کی طرف سے مرزا صاحب و انکے دعاوی کے مخالف کتب و رسائل وغیرہ تحریرین اس انبساط و انتشار کے سبب ہو رہے ہین اگرچہ مرزا صاحب کی طرف سے بھی ان سب کے مقابلہ مین باوجود حکم و الہام فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ کی کچھ کمی و کوتاہی نہین بلکہ خوب خاطر خواہ زیادتی ہے ۳۔ الہام کا سلسلہ یہ بھی مرزا صاحب کے ظہور دعوے سے پہلے ہی شروع ہے مرزا صاحب نے ابھی خود فرمایا ہے کہ مومن اور مسلمان ان مین ہر ایک زمانہ مین ہزارون خواب بین اور ملہم بھی ہوتے آئے ہین پہر کچھ خیال آنے پر فرمایا بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ مین کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا انتہے عاجز بھی انکے اس قول سے متفق ہے اور دیکھا بھی ہے کہ مرزا صاحب سے اول ہی سید عبداللہ صاحب غزنوی اور انکے اصحاب مین نیز دیگر متبعان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ سلسلہ جاری تھا۔ اور جب یہ حال ہے تو پھر یہ قول مرزا صاحب کا کیا ہوا کہ امام الزمان کی روحانیت و نورانیت سے مستعد شخصون کو الہام کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے حالانکہ بقول مرزا صاحب کوئی زمانہ اس سے خالی نہین رہا جیسا آپکے لفظ "ہر ایک زمانہ" سے ظاہر ہے ۴۔ ابھی فرمایا کہ ہر ایک زمانہ مین ہزارون خواب بین و ملہم ہوتے آئے ہین بلکہ سچ یہ ہے کہ کروڑون ایسے امت محمدیہ مین ہونگے پھر اسکے برخلاف فرمایا کہ امام الزمان کے وقت مین اگر سچی خواب یا الہام ہوتا ہے تو وہ درحقیقت امام الزمان کے نور کا ہی پرتوہ ہوتا ہے یہ مرزا صاحب کے کمالات ہین کہ توجہ ہی نہین فرمائی کہ جب ہر زمانہ مین یہی حال ہے تو پھر امام الزمان کی کیا فضیلت اور اسکے زمانہ کی کیا خصوصیت ہوئی؟ ۵ دینی تفقہ کا بھی یہی حال ہے محمدیہ مین ہمیشہ سے چلا آتا ہے کہ بفضلہ تعالے و تقدس کسی زمانہ مین کمی نہین ہوئی ہاں آجکل اس طرف ایسے اشخاص کا قحط سا ہو گیا ہے اور کوئی تفقہ دینی والا مثل حضرات

گذشتگان شیخ عبدالحق صاحب شاہ ولی اللہ صاحب شاہ عبدالعزیز صاحب مولوی اسمعیل
صاحب شہید مولوی محمد اسحاق صاحب و مولوی عبدالحی صاحب نواب قطب الدین خانصاحب
و نواب صدیق الحسن خانصاحب رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا مثل و ہم پلہ مشکل سے ملتا ہے گو
دوسرے ملکون مین اب بہی لائق و فائق فقہا موجود ہین یہ التعبد و پرستش مین لذت اسکی نسبت مرزا صاحب
خود ہی منصفی کرین عاجز چشم دید حالات عرض کر دیتا ہے وہو ہذا سید عبداللہ صاحب
غزنوی مرحوم کی سرسری ملنے والے اور صحبت قلیل مین بیٹھنے والے بہی کثرت سے احکام شرع
کے ایسے پابند ہوتے کہ کئی اشخاص ایک ہی صحبت و ملاقات مین سب کچھ چھوڑ کر ارشاد وللّٰہ
علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یہ آیت عاجز کو کئی بار الہام بہی ہوئی ہے و
احکام من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ۔ العمرۃ الی العمرۃ کفارۃ لما
بینہما۔ والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اختی
نذرت ان تحج وانہا ماتت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان علیہا دین اکنت قاضیہ قال
نعم قال فاقض دین اللہ فہو احق بالقضاء متفق علیہ۔ من لم یمنعہ من الحج حاجۃ ظاہرۃ
او سلطان جائر او مرض حابس فمات ولم یحج فلیمت ان شاء یہودیا وان شاء نصرانیا۔ الحاج
والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابہم وان استغفروہ غفر لہم۔ اذا لقیت الحاج فسلم علیہ
وصافحہ ومرہ ان یستغفر لک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفور لہ وغیرہ کی ایسی تعظیم و
تکریم و تعمیل کی کہ استطاعت پر فوراً حج کو روانہ ہو گئے نماز نوافل تہجد ذکر وغیرہ تو ان کی
معمولی عادات مین داخل تہے اور اب تک اس مرحوم کی ملنے والون کا یہی حال ہے اور شاید
کوئی ہو گا جو استطاعت رکہکر حج نہ کر آیا ہو حالانکہ عبداللہ صاحب مرحوم بباعث مصروفیت
ذکر و انابت الی اللہ کے کسیکو زبانی کم کہتے تہے لیکن انکی اپنی محبت اطاعت و اتباع
شریعت کا ایسا تیز و برقی اثر تہا کہ خود بخود ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی زیارت سے دوسرون
کو بہی وہ اثر پیدا ہوتا تہا۔ برخلاف اسکے مرزا صاحب خود بدولت کے فیض و اثر

باقی بصفحہ ۱۰۹

Marfat.com

صحبت کی طرف خیال فرماوین کہ خود بدولت بھی اب باوجود استطاعت بلکہ ہزارہا روپیہ کی
آمد و جایداد کے اور ایسا ہی دیگر مریدین و اصحاب بلکہ خاص الخاص کو بھی باوجود کامل استطاعت
کی حج کا خیال ہی نہین حالانکہ بعض اہل استطاعت اس سفر حج سے بھی دور دراز کا
سفر کرتے ہین لیکن اس طرف توجہ ہی نہین اور نہ مرزا صاحب کبھی اسکی طیاری و یاددہانی
کو تاکید و امر ہی فرماتے ہین باوجودیکہ بقول مرزا صاحب اب انکے مریدین آسودہ و
معزز اشخاص اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر۔ تحصیلدار۔ عہدہ داران پولیس ڈاکٹران۔
تجار و منشیان وغیرہ کثرت سے ہین نہ معلوم کہ اس مین کیا سر و مصلحت ہی کیا حج اعظم ارکان
اسلام مین سے نہین یا کچہ اور سبب ہے دیا زیارت و ملاقات امام الزمان ہی اسکے قائم مقام ہو جاتی
ہے ۸۔ رہی مباحثات باقوام غیر اور استدلال و اتمام حجت کی طاقت سو یہ بھی اس امت
مرحومہ مین ہمیشہ سے جاری رہی ہے سلف کا حال تو کتب مین درج ہے ایک واقعہ اتمام حجت و باہمی
مباحثہ کا بطور نمونہ اس جگہہ ہدیہ ناظرین ہے وہ یہ کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے بغیۃ المرتاد فی رد القائلین بالحلول والاتحاد مین لکھا ہے کہ ہمارے پاس شہر دمشق
مین ایک بڑا شیخ مشہور تہا جسکو ابن ہود کہتے تہے اور فرقہ اتحادیہ جنکو ہمنے دیکھا ان مین وہ
زہد معرفت و ریاضت مین بہت بڑا تہا۔ ابن سبعین کی بہت تعظیم کرتا اور اسکو ابن عربی
اور اسکے غلام ابن اسحاق پر فضیلت دیتا تہا اور اکثر بڑے اور چہوٹے اسکے حکم کی اطاعت
کرتے تہے اور اسکے اصحاب خاص اسکے حق مین یہ اعتقاد رکھتے تہے کہ ابن ہود مسیح ابن مریم
ہے اور کہتے تہے کہ اسکی ماں کا نام بھی مریم ہے اور وہ نصرانیہ تہی اور نسبت حدیث نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم ینزل فیکم ابن مریم الخ یعنے اترے گا تم مین ابن مریم علیہ السلام انکا عقیدہ
تہا کہ وہ یہی ہے اور یہ کہ روحانیت عیسے اسپر نازل ہوئی ہے (چنانچہ مرزا صاحب کے مریدنے بھی
بھی کہا ہے سہ روح القدس ہی اسنے بھی تایید پائی ہے وہ عیسے مین روح جو تہی وہ ہی
اسمین آئی ہے) اور مجہ سے مناظرہ کیا اس بارہ مین اس شخص نے جو ان لوگون کے نزدیک

Marfat.com

معرفت علوم فلسفہ وغیرہ مین افضل تہا معہ اسکے دخل زہد و تصوف مین بہی تہا اس معاملہ مین میری ان سے مخاطبات و مناظرات ہوئے جنکا ذکر طوالت ہی۔ یہانتک کہ مینے ان کے دعوی کا فساد احادیث صحیحہ سے جو نزول المسیح علیہ السلام مین وارد ہین بیان کردیا اور یہ کہ وہ وصف ان ہود پر مطابق نہین آتی اور مینے انکے فساد قرمطہ (نیچریت) کو جس مین وہ داخل ہو گئے تہے واضح کردیا حتے کہ میرا انکا مباہلہ قرار پایا اور مینے ان سے حلف کرکے کہدیا کہ جن امور کا تم اس شخص سے انتظار کرتے ہو وہ ہرگز پورے نہ ہون گے اور اللہ عز وجل ہرگز اس شیخ کا امر پورا نہ کرے گا سو اللہ تعالے نے میری قسمون کو پورا کیا والحمد للہ رب العلمین یہی اس لیے ہوا کہ وہ میری ہی تعظیم کرتے اور میرے حال سے خوب واقف تہے ورنہ انکا اعتقاد تہا کہ سب لوگ انکی حقیقت اور باریک اسرار سے محجوب ہین اور لوگ انکے نزدیک مثل چوپاؤن کے ہین انتہے وغیرہ۔ عربی عبارت طوالت کے لحاظ سے نہین لکہی صرف ترجمہ ہی لکھدیا ہی یہ سلف کے استدلال و اتمام حجت کا نمونہ ہے اور خلف مین سے حال ہی مین مولوی رحمت اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب بچہراون والے شیخ عبید اللہ صاحب حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری و امام فن مناظرہ دہلوی سرسید بالقابہ وغیرہ یہ بہی مرزا صاحب سے اول ہی عمدہ مناظرین و مباحثین موجود تہے اور اب بہی بہت اشخاص ہین جنکی طرف کبہی کوی آدمی دوسری جانب مخالفین کے گروہ مین جاکر داخل ہوتا نہین سُنا جیسا کہ مرزا صاحب کے مباحثہ امرتسر کے بعد مرزا صاحب کے مریدین و متعلقین مین سے مرتد ہوکر دوسری طرف جاکر شامل ہو گئے علاوہ ازین ان سب سے بڑہ کر خود بدولت کی مباحثات کی مرزا صاحب نے کچہ اور ہی حکمت و علت غائی کشف الغطا مین بیان فرمائی ہی ۹ ہان یہ امر قابل پذیرائی و ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے اکثر مریدین مین مباحثات و استدلال کی قوت و مشق ایسی ترقی پر ہے کہ اقوام غیر تو بجائے خود باہم بہی اسکا ایسا چرچا و ذکر رہتا ہے کہ سب فکر نکرا ثابت الی اللہ و اپنی فکر بالائے طاق رکہکر اوقات خطبہ مین بہی جسکے واسطے حکم ہے کہ اذا قلت لصاحبك

Marfat.com

یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت اشارہ وبات کبھی کبھی ہوتی رہتی ہے اور بعد فراغ نماز تو مجلس قیل وقال فوراً شروع ہوجاتی ہے بلکہ بعضے جلسون مین تو یہان تک اسکا شغل ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے بعضے مریدین بعضے اکابر واراکین وپیشوایان دین واسلام مثل سید شباب اہل الجنۃ سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شہادت مین بحث مباحثہ کرکے اپنی بے علمی وبے خبری سے اعتراضات شروع کردیتے ہین اور بیدھڑک کہدیتے ہین کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواہ نخواہ سلطنت مین مداخلت کرکے مخالفت کی اعاذنا اللہ من ہذا الجہل و سوء الادب اب مرزا صاحب حالات مذکورہ پر غور وتامل فرماوین کہ سلسلہ الہام دہنی تفقہ لتعبد وپرستش کے لذت مین بہ نسبت سابق کیا ترقی وزیادتی امام الزمان کی طفیل سے ہوئی اور مباحثات مین استدلال واتمام حجت کی طاقت بخشی جانے پر کہان تک نتیجہ مرتب ہوا؟ بات وہ جو عمل سے ثابت ہو صرف زبان کے دعوی سے کیا ہوسکتا ہے ۔ مرزا صاحب کے مریدین نے اپنی طبائع پر خیال کرکے ایسا ہی کلمہ امام ہمام علیہ السلام کی شان مین شاید ناواقفی سے کہا ہوگا دوسرون کا کیا ذکر خود مولوی حکیم نور دین صاحب نے بھی اپنے ایک خط ستمبر ۱۸۹۹ء مین ایک مولوی صاحب کو جواب مین + لایلدغ المومن من جحر واحد مرتین ۔ وامرھم شوری بینھم وشاورھم فی الامر تحریر فرماکر امام حسین علیہ السلام کے حق مین فرمایا ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام جو تجربہ کرچکے تھے کہ اہل عراق نے سیما اہل کوفہ نے جناب امیر المومنین علی مرتضے سے بیوفائی کی جناب سبط اکبر امام حسن سے بدعہدی کے مرتکب ۔ اب اس جحر مین کیون جاگھسے پھر جناب امام حسین علیہ السلام کو ابن عباسؓ وعبداللہ بن الزبیر قیس عبداللہ بن عمر نے منع کیا ہے اور قطعاً مشورہ نہ دیا آپ نے مشورہ کے خلاف کیون فرمایا مگر اب تو ہم کہتے ہین کہ امام حسین کو آخر نصرت ملی اور یزید ناکام ہوا انتہے ورنہ کون مسلمان سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شان عالی وحالات ارفع سے واقف نہین ۔ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند

حاشیہ + دیکھئے اس حدیث شریف کو امام علیہ السلام پر چسپان کرنا کیسا دلیری و بیباکی کا کام ہے ۔ نعوذ باللہ

جب تو جمعہ کے دن اپنے ساتھی کو امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت مین کہے کہ چپ رہ تو تو نے لغو کام کیا [illegible]

جس کی شان مین صلے اللہ علیہ وسلم فرماوین فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی الخ پہر
خود انکے واسطے فرماوین الحسن والحسین ہما ریحانی من الدنیا پہر سیدنا الامام رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تہے شکل وشباہت مین۔ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جنکی شان مین فرمایا یاایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ
وعترتی اہل بیتی پہر فرمایا انا حرب لمن حاربہم وسلم لمن سالمہم فرمایا الحسن والحسین
سید اشباب اہل الجنۃ آپ انکو گود مین لیتے اور فرماتے ہذان ابنای وابنا ابنتی
اللہم انی احبہما فاحبہما واحب من یحبہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت خطبہ
ممبر سے اترکران کو اٹہا کر اپنے آگے بٹہلاتے۔ پہر خاص امام حسین علیہ السلام کے حق
مین فرمایا حسین منی وانا من حسین احب اللہ من احب حسینا الخ ۱۱ علاوہ فیض صحبت
محبت شفقت تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر المومنین امام المسلمین علی کرم اللہ وجہہ
کی وصیت اپنے فرزندون کو دیکہیے کہ فرمایا اوصیکما بتقوی اللہ ولا تبغیا الدنیا وان بغتکما
ولا تبکیا علی شئ زوی عنکما وقولا الحق وارحما الیتیم واعینا الضائع واصنعا
للاخرۃ وکونا للظالم خصیما وللمظلوم ناصرا واعملا بما فی کتاب اللہ ولا تاخذکما
فی اللہ لومۃ لائم الخ مسلمانون کا ایمان ہے کہ آپ ان سب امور کے سچے عامل تہے۔
سلطنت ودنیا انکے آگے ہیچ وبے وقر تہی انکو دنیاوی سلطنت کا ہرگز خیال نتہا
غرض آپکے بہت فضائل ہین۔ ایسے عالیشان پیشوایان اسلام کے حق مین اعتراض
یا کلمہ بے ادبی وہی کہے جسکو کچہ ادب کی تعلیم وتاکید نہو ۱۲۔ ایک طرح سے تو مرزا صاحب
کے مریدین معذور ہین کیونکہ جب مرزا صاحب خود اصحاب کبار بلکہ انبیا علیہم الصلوۃ والسلام
کے حق مین بہی کچہ کا کچہ کہدیتے ہین تو مرید کیونکر نہ کہین اور پہر ایسے فضول ولغو کلمات

Marfat.com

جدل بحث مباحثہ سے وہی شخص محفوظ رہ سکتا ہے جنکو ان سے پرہیز کی تعلیم ہو و یا وہ ذکر اللہ عزوجل میں بموجب حکم و ارشاد اللہ تبارک و تعالی کے مصروف ہو ۱۳ اللہ سبحانہ و تعالی نے توجس کا دل اللہ تعالی کے ذکر سے غافل ہو اسکے لیے فرمایا کہ اسکی بات مت مان آیۃ کریمہ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا ذکر کی تاکید مین فرمایا فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ - فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا فلاح کا مدار ذکر کثیر پر فرمایا جیسا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا - وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا - اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً - وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ - فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ پھر ذاکرین کی تعریف مین فرمایا وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا - اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ الخ - رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ - اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ پھر عدم و کمی ذکر کو قساوت قلبی گمراہی نفاق اور عقوبت کی علامت فرمائی جیسے فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ - اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ - لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا - وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ

مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کو ذاکرین کی مجلس کی تاکید فرمائی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ اور سب سے بڑھکر ذکر اللہ کو دل کی امراض جن سے افکار ترددات جنگ وجدال بحث مباحثہ غم وہم لاحق حال ہوتے ہین انکے علاج کا یہی ایک کامل طمانینت بخش نسخہ فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۱۴ - یہ تو قرآن مجید میں ذکر اللہ کے احکام ہین اب جو احادیث شریف اس بارہ مین ہین انکو دیکھیے قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ (مسلم) ایضاً فرمایا سِيرُوا هٰذَا جمدان (نام جبل قریب مدینہ طیبہ) سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ (مسلم) ایضاً فرمایا مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ متفق علیہ (ایضاً) يقول الله تعالى انا عند ظن عبدي بي وانا معه اذا ذكرني فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي وان ذكرني في ملأ ذكرته في ملأ خير منهم متفق عليه - يقول الله تعالى ومن تقرب مني شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا ومن اتاني يمشي اتيته هرولة ومن لقيني بقراب الارض خطيئة لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها مغفرة (مسلم)

غرض اللہ عزوجل ہر ایک فعل مین اپنے عاجز بندون سے موافق اپنی عزت وجلال وعظیم الشانی وبرتری وفضل وکرم کے انکے اعمال سے بڑھکر ان سے سلوک فرماتا ہے پھر ایک طویل حدیث ذاکرین کے باب مین ہی کہ ملائکہ اللہ رستون مین اہل الذکر کو تلاش کرتے ہین اور

Marfat.com

جب جماعت ذاکرین اللہ کو پاتے ہین تو ایک دوسرے کو پکارتے ہین کہ یہ ہے آؤ پس اپنے بازؤن سے انکو احاطہ کرتے ہین آسمان دنیا تک پھر اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہین۔ عرض کرتے ہین ملائکہ کہ تیرا التقدس تیری بڑائی تیری حمد تیری بزرگی ذکر کرتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے مجھکو دیکھا ہے عرض کرتے ہین ملائکہ قسم ہے تیری تجھ کو نہین دیکھا پھر فرماتا ہے کہ اگر دیکھین تو پس عرض کرتے ہین اگر تجھ کو دیکھین تو اس سے زیادہ تیری عبادت کرین زیادہ تعظیم زیادہ تسبیح کرین پھر فرماتا ہے کہ کیا سوال کرتے ہین عرض کرتے ہین کہ تجھ سے بہشت مانگتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے اسکو دیکھا ہے عرض کرتے ہین قسم ہے یارب اسکو نہین دیکھا پس فرماتا ہے اگر اسکو دیکھتے ؟ عرض کرتے ہین اگر اسکو دیکھتے تو اسکی بہت حرص اور سخت طلب اور عظیم رغبت کرتے پھر فرماتا ہے کس شے سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین کہ آگ سے فرماتا ہے کیا اسکو دیکھا ہے عرض کرتے ہین قسم ہے یارب اسکو نہین دیکھا فرماتا ہے کہ اگر دیکھتے عرض کرتے ہین کہ اگر دیکھتے تو نہایت خوف سے اس سے بہت بھاگتے پس فرماتا ہے کہ مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ تحقیق مینے انکو بخشدیا ملائکہ عرض کرتے ہین کہ فلان شخص ان مین کا نہین ہے وہ اپنی کسی حاجت کے سبب آیا تھا پس فرماتا ہے کہ وہ ایسی جماعت ہے کہ انکا ہم مجلس شقی نامراد نہین رہتا ۔ بخاری [۵۱] فرمایا الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاھا عند ملیککم وارفعھا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذھب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی قال ذکر اللہ احمد ترمذی۔ ابن ماجہ [۵۲] فرمایا اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر ترمذی [۵۳] فرمایا من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ (ابوداؤد) [۵۴] ماجلس قوم مجلسا لم یذکروا اللہ فیہ ولم یصلوا علی نبیہم

کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم (ترمذی) فرمایا لاتکثروا الکلام لغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام لغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی (ترمذی) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العباد افضل و ارفع درجتہ عند اللہ یوم القیمۃ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات قیل یا رسول اللہ ومن الغازی فی سبیل اللہ قال لو ضرب بسیفہ فی الکفار والمشرکین حتی ینکسر ویختضب دما فان ذاکر اللہ افضل منہ درجتہ (احمد وترمذی) فرمایا الشیطان جاثم علی قلب ابن ادم فاذا ذکر اللہ خنس واذا غفل وسوس (بخاری تعلیقا) امام مالک ؒ فرماتے ہین کہ مجھے یہ بات پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ذاکر اللہ غافلون مین ایسا ہے جیسا مقاتل فراریون مین اور ذاکر اللہ غافلون مین مثل شاخ سبز کے ہے خشک درخت مین یا مثل سبز درخت کہ درختون مین اور ذاکر اللہ غافلین مین مثل چراغ کے ہے خانہ تاریک مین اور ذاکر اللہ کو اللہ جل جلالہ اسکا مقام جنت مین بحالت زندگی دکھلا دیتا ہے اور اسکے واسطے بخشش برابر شمار بنی آدم اور بہائم کے ہوتے ہین فرمایا ان اللہ تعالی یقول انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت بی شفتاہ (بخاری) فرمایا لکل شیء صقالۃ وصقالۃ القلوب ذکر اللہ وما من شیء انجی من عذاب اللہ من ذکر اللہ قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا ان یضرب بسیفہ حتی ینقطع (بیہقی) **۱۵۔ غرض فضائل** ذکر اللہ عزوجل بحد و بے حساب ہین مسلمان مومنون کا تو یہی سرمایہ ہے اگر یہ نہ ہو تو کچھ بھی نہین **فحشا** اور منکرات سے روکنے والی ذکر اللہ سے بڑھکر اور کوئی شے نہین جیسا اللہ تبارک وتعالی خود فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ افسوس ہے کہ اسی کی اجنبیت وقلت کے باعث مرزا صاحب کی مجلس اور ان کے مریدین

Marfat.com

مین بحث مباحثہ مجادلہ مکابرہ شیخی عجب یا فخر غیبت سب شتم وغیرہ منکرات کا شغل وچرچا رہتا ہے کاش وہ اس طرف متوجہ ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اعلی وارفع حالات پر تعظیم وتکریم سے خیال کرتے جیسا کہ احادیث مین آیا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ (مسلم) امام نووی علیہ الرحمۃ نے ریاض الصالحین مین باب ذکر اللہ تعالی قائما وقاعدا ومضطجعا ومحدثا وجنبا وحائضا الا القران فلا یحل لجنب ولا حائض باندہکر اسحدیث شریف کو اسمین لکھا ہے عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یکثر الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ ویا کم سے کم انکو خوش نصیبی سے کوئی خالص مخلص مطیعان ومتبعان وظاہری وباطنی پیروان سید الاولین واکرم السابقین والاحقین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی سائر النبیین کی مجلس وصحبت بابرکت نصیب ہوتی تا وہ اس نعمت بے بہا سے کچھ حاصل کرتے اور انکو معلوم ہوتا کہ عباد الرحمن کیسے وَہُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کے پابند ہوکر چلتے پہرتے اور اوٹہتے بیٹہتے سوتے جاگتے ہر آن وہر لحظہ باتباع ہادی جن والانس صلے اللہ علیہ وسلم ذکر اللہ مین مصروف ومشغول رہتے ہین اللہم اجعلنا منہم بفضلک ورحمتک یا ارحم الراحمین اللہم اعنا علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔ امین۔ ۱۶۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ دولت عظمی ہر ایک کے نصیب کہان بقول مولوی روم علیہ الرحمۃ ؎ ذکر اللہ کار ہر اوباش نیست ٭ ارجعی بر پای ہر قلاش نیست

حکایت۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء مین خاکسار ہمدردی کے لیے ایک دوست کے پاس جالندہر گیا جنکے مصیبت زدہ ہونے کی خبر ملی تہی اور خیال یہ تہا کہ اس حادثہ سے انکو انابت الی اللہ اور ذکر الہی کی طرف توجہ وکشش ہوی ہوگی لیکن وہان اسکا کچہ اثر نہ پایا کہ ایسا تعجب ہوا کہ دل پر نہایت بیقراری وآہ وزاری طاری ہوی اسیوقت عاجز واپس آیا اور بحالت قلق ریل کے سٹیشن پر الہام ہوا ؎ کلاہ خسروی وتاج شاہی ٭ بہر کل

Marfat.com

کے رسد حاشا وکلا * الحمدللہ یہ الہام بھی مضمون بالا کا مصدق ہے ۱۷ - القصہ جو فرق فقرا
اہل دل اس مذاق کے راغب و مدعی ہین ان سب مین کم وبیش علی قدر علم و واقفیت شرعی یہ
نسبت ذکر اللہ ضرور ضرور پائی جاتی ہے گو طریقون مین اختلاف ضرور ہے لیکن اس نسبت سے
کورا ہین مرزا صاحب اور انکی جماعت ہی مین دیکھنے مین آیا ہے جہان صرف زبانی بحث مباحثہ قیل
وقال تحقیر مومنین مسلمین وغیرہ پر سارا مدار رہتا ہے ولبس حالانکہ مرزا صاحب کو دعوی
اس قدر ہے کہ سب ذاکرین وفقرا انکے آگے ہیچ وگرد ہین بلکہ خود بدولت کو صحابہ کرام وبعض
انبیا علیہم السلام سے بھی افضل جانتے ہین اور سید عبداللہ صاحب غزنوی جیسے مستغرق
ذکر جنکو خود فرما چکے ہین کہ مکالمات الہیہ سے مشرف بمرتبہ کمال اتباع سنت کرنے
والے اور تقوی اور طہارت کے جمیع مراتب ومدارج کو ملحوظ اور مرعی رکھنے والے ان
صادقون اور راستبازون مین سے جنکو خدا تعالے نے اپنی طرف کھینچا ہوا ہوتا ہے پرلے
درجہ کے معمور الاوقات اور یاد الہی مین محو اور غریق اور اسی راہ مین کھوئے گئے ازالہ
صفحہ ۸۵ - انتہی اب مرزا صاحب انسے اپنے مریدین مستغرق بحث مباحثہ کو سو درجہ
بہتر لقسم بیان کرتے ہین تعجب ہے لیکن بات یہ تھی جب انصاف سے اور اس نسبت ذکر اللہ سے
واقف ہوکر پھر ایسا فرماتے ۱۸ - ذوالقعدہ ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق مارچ ۱۹۰۰ء مین جب یہ
مضمون ذکر اللہ تعالے عزوجل اس کتاب مین درج کیا گیا تو اس پر الہام ہوا کتاب قد نص
فیہ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ جسکا ترجمہ ومطلب یہ ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے
جس مین خوب آشکارا ہوا ہے مضمون آیۃ کریمہ رجال لا تلھیھم الخ کا فالحمدللہ

دفعہ ۱۲ - ضرورۃ الامام اور یہ ایک عام قانون اور سنت الہی ہے جو ہمین قرآن
کریم اور احادیث صحیحہ کی رہنمائی سے معلوم ہوا اور ذاتی تجارب نے اسکا مشاہدہ کرایا
ہے مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھکر ایک خصوصیت ہی اور وہ یہ کہ پہلے نبیون
کی کتابون اور احادیث نبویہ مین لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت

Marfat.com

اس حدتک ہوگا کہ عورتون کو بھی الہام شروع ہوجائیگا اور نابالغ بچے نبوت کرین گے اور عوام الناس روح القدس سے بولین گے

جواب عام قانون وسنت الٰہی وذاتی تجارب کے مشاہدہ کی نسبت کچھ ذکر ہوچکا ہے اب خصوصیت زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ مین عرض ہو کیا مرزا صاحب کو قرآن مجید سے یہ معلوم نہین ہوا کہ عورتون کو پہلے بھی الہام ہوتے رہے ہین جیسے ام موسیٰ و مریم علیہما الصلوۃ والسلام کو اور چونکہ سید الاولین والاخرین صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ خیر القرون ہونے کے باعث بدرجہا ان سے بہتر وبڑھکر تھا تو اس مین بھی ضرور ہے کہ بقاعدہ مرزا صاحب ان سے بھی بڑھکر الہامات ہوتے ہون پھر اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مین عورتون کو الہام ہون جنکی حسب مسئلہ مذکورہ **جواب فصل** ۱۱ - کچھ ضرورت تو نہین اور اگر ہون بھی تو معمولی بات ہوئی نہ خاص پس اس زمانہ کی بڑھکر خصوصیت کیا ہوئی ۲ - جس حدیث مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مین عورتون کو الہام ہونیکا اور نابالغ بچون کے نبوت کرنے کا ذکر ہے وہ حدیث مرزا صاحب نے درج نہین فرمائی کیا وجہ بہتر ہوتا کہ وہ حدیث درج فرمادیتے تاکہ دعوی بادلیل اور آپ کا صدق ظاہر ہوجاتا ۳ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی منصب نبوت کے لیے تو مرزا صاحب چالیس برس تعلیم وغیرہ کے بھی ضروری بیان فرمایا کرتے ہین اور یہان ارزانی فرماکر یا خود بدولت کی فضیلت کی ثبوت کو قوی کرنے کے لیے فرمایا کہ اس وقت نابالغ بچے نبوت کرین گے اور عوام الناس روح القدس سے بولین گے اور عجب یہ ہے کہ جن کتابون کو خود اصلی نہین مانتے اور بالکل ناقابل اعتبار کئی جگہہ بیان کرتے اور لکھتے ہین یہان انھی کے لچر واقوال بے سند وبے دلیل پر تمسک کرتے ہین کہ کسیطرح کچھ ہاتھ پڑجاے اور یہ نہین خیال کرتے کہ محرف کتب کا کون اعتبار کرتا ہے جنکی تحریف آئے دن معرض بحث مین رہتی ہے اور مسلمان دوسرون کو منوا کر چھوڑتے ہین بہرحال اب تک انطباق اسکا کچھ ثبوت وظہور

Marfat.com

نہین ہوا ۲۔ کیا اس تمہید سے مرزا صاحب کا اپنے کسی نابالغ بچہ کے لیے دعوی نبوت کی بنیاد ڈالنی بڑی جمانا مرکوز خاطر ہے۔ مرزا صاحب پہلے ہی اپنے فرزند کی نسبت تعریفی الفاظ مقدس روح۔ پاک۔ نور اللہ۔ مبارک۔ مسیحی نفس۔ روح الحق۔ کلمۃ اللہ۔ علوم ظاہری و باطنی سے پر مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔ نور۔ خدا کا روح۔ اسیرون کی رستگاری کا موجب وغیرہ وغیرہ مشتہر کر چکے ہین +

فصل ۴۲ ضرورۃ الامام اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتوہ ہوگا جیسا کہ دیوار پر آفتاب کا سایہ پڑتا ہے تو دیوار منور ہو جاتی ہے اور اگر چونہ اور قلعی سے سفید کی گئی ہو تو پھر تو اور بھی زیادہ چمکتی ہے اور اگر اس مین آئینے نصب کیے گئے ہون تو انکی روشنی اسقدر بڑھتی ہے کہ آنکھ کو تاب نہین رہتی مگر دیوار دعوی نہین کر سکتی کہ یہ سب کچھ ذاتی طور پر مجھ مین ہے کیونکہ سورج کے غروب کے بعد پھر اس روشنی کا نام و نشان نہین رہتا پس ایسا ہی تمام الہامی انوار امام الزمان کا انعکاس ہوتا ہے۔

جواب۔ پرتوہ اور امام الزمان کے انوار کے انعکاس کا مسئلہ اور اس انعکاس سے امام الزمان ہی کے مخالف الہام ہونیکا بیان اور پھر انتشار روحانیت و نورانیت کا ذکر ہو چکا ہے ۲۔ دیوار اگر پہلے بے نور ہو اور بعد مین نور سے منور ہو نہ سایہ سے جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا تو بے شک وہ دیوار طفیلی ہوگی اور قبول کیا جاویگا کہ یہ نور کسی اور کا ہے لیکن جس حالت مین کہ وہ دیوار طلوع آفتاب مخیلہ مرزا صاحب سے پہلے ہی بفضل و کرم واہب العطیات نور السموات والارض مہبط انوار رحمت خداوندی ہو تو وہ کیونکر اور کس طرح اپنے تئین طفیلی سمجھے جیسا کہ اول ذکر ہوا ۳۔ رہا زبانی دعوی سو وہ تو کلیتاً مرزا صاحب کی ملکیت و قبضہ مین ہے دوسرے کسی عاجز کا جو دیوار سے بھی اپنے آپ کو کمتر و ناچیز سمجھتا ہو اسکا کیا مقدور و کیا حوصلہ کہ کسی قسم کے دعوی کا خیال دل مین یا حرف زبان پر لاوے کاش مرزا صاحب ہی مولوی صاحب کے مقولہ پر توجہ د نظر کرتے ؎ راہ فانی گشتہ راہ دیگرست + زانکہ ہشیاری

Marfat.com

گناہ دیگر ست + چون زخود رستی ہمہ برہان شدی + چونکہ گفتی بندہ ام سلطان شدی ٭ خیر مرزا صاحب حسب
نہ کریں لیکن خاکسار کو تو ہر دم اپنا عجز و عبودیت مدنظر ہے اور نیہان تو اس خالق مالک حلیم و کریم کے
فضل و کرم کی ہر دم حاجت مندی و ہر آن اسکا سوال ہے ۔ یا کریم العفو ستار العیوب + انتقام
اے بہت بخشش والے عیب کے ڈھانپنے والے
از ما مکش اندر ذنوب + بے طلب ہم سید ہی گنج نہان + رایگان بخشیدہ جان جہان + یا کریم الصفح
حی لم یزل + یا کثیر الخیر شاہ بے بدل + ہکذا نعم الی دار السلام + بالنبی المصطفےٰ خیر الانام +
ہم - یہ بھی زبردستی سے مجرد دعوی ہے کہ الہامی انوار امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے
کیونکہ یہ انوار تو بقول مرزا صاحب قدیم ہی سے اس امت مرحومہ مین ہر ایک زمانہ مین بفضل
و کرم سبحانہ فیوض و بطفیل اتباع ہادی جن و انس چلے آتے ہین جیسا آپ خود ابھی بیان کر چکے
ہین پھر خواہ نخواہ بار بار اثبات فضیلت خود بدولت کے لیے امام الزمان کے انوار کا انعکاس
بے دلیل کہے جانا کیا ضرور ہے ہان اسکی تصدیق تب ہو سکتی ہے جب بقول مرزا صاحب
سورج غروب ہونے پر یعنے لباط نوری امام الزمان کے بعد ان انوار کا نام و نشان نہ رہے

فصل ۱۵ - ضرورۃ الامام اگر کوئی قسمت کا پھیر نہ ہو اور خدا کی طرف سے کوئی ابتلاء
نہ ہو تو سعید انسان جلد اس دقیقہ کو سمجھ سکتا ہے اور خدانخواستہ اگر کوئی اس الٰہی راز کو نہ
سمجھے اور امام الزمان کے ظہور کی خبر سنکر اس سے تعلق نہ پکڑے تو پہلا اول ایسا شخص امام سے
استغنا ظاہر کرتا ہے پھر استغنا سے اجنبیت اور پھر اجنبیت سے سوء ظن بڑھتا ہے اور پھر سوء ظن
سے عداوت پیدا ہوتی ہے اور پھر عداوت سے اعوذ باللہ سلب ایمان تک نوبت پہونچتی ہے۔

جواب جو امام برحق اور اسکی امامت علی منہاج النبوۃ ہو اس سے بے تعلقی اجنبیت استغنا
بے شک جرم ہے اعاذنا اللہ منہا لیکن جو امام بغیر اعمال کے مجرد زبانی دعوی امامت کا ہے
اور اس آڑ مین مسائل مسلمہ شرعیہ نبویہ و قرآنیہ کی ترمیم و تنسیخ و رد و بدل کرکے اپنے لیے
منگھڑت مسائل شائع کرے اور اوصاف امامت - زہد - قناعت - توکل - صبر - رضا - تبتل -
انابت - تقوی - معرفت ذکر و غیرہ کی بجائے تن آسانی خوش گذرانی حرص مال -

Marfat.com

محبت جاہ و ادب و ریاست کا شیدا ہو التفات لغیر اللہ خوشامد چاپلوسی اہل دنیا کرکے دنیاوی خطاب و عزت کا خواہان و عاشق ذرا سی وہمی تکلیف پر دہڑا دہڑ وا ویلا و میموریل بہیجنے پر آمادہ اپنے مریدین کو جمع رکہنے اور دیگر مردمان کو اپنا معتقد بنانے مین مصروف دن رات غیبت سب و شتم و لعن و طعن مسلمین مومنین مین مشغول دوسرے مسلمین کو کافر بنانے کے لیے حیلہ حوالہ سے فتوی حاصل کرنے مین مشتاق طول امل مین تیس برس کے واسطے رجسٹری کرانے اور غیر سبیل المومنین اپنی وجاہت و اہل بیت کی طرح طرح کی تصاویر اتروانے مین دلیر ہو فرمایے ایسے امام سے بے تعلقی اجنبیت استغنا جہة حصول رضای رب العالمین بموجب حکم قرآن مجید و احادیث شریف درست ہے یا نہ؟ انصاف سے غور فرماوین نظر برین حالات مرزا صاحب اول اپنی امامت باوجود موجودگی اوصاف و حالات متذکرہ بالا کے ادلہ شرعیہ سے ثابت کرلین پہر اسپر یہ تفریع اٹہاوین ثبت العرش ثم النقش

۲- یہ بہی غور فرماوین کہ عوام کا تو کیا ذکر خواص علما محدثین فقہا محققین صوفیہ کرام صاحب کشف و بشارات و مجاہدات اصحاب الہامات و مکالمات بلکہ قریبا سب اہل اسلام مرزا صاحب سے نہ صرف ناموافق بلکہ سخت مخالف ہین اور اسلیے کہ خود بدولت مین سوا مجرد دعوی اپنی تعلی و شیخی خود سرای وغیرہ کے اور کوئی علامت امامت نہین ہے، آپ اسپر تدبر کرین ۳- قریب قریب اسی طرز کے الفاظ اجنبیت عداوت ختم علی القلب وغیرہ مرزا صاحب نے رسالہ آسمانی فیصلہ مین بہی لکہے ہین مرزا صاحب کو تو یہ ترکیب الفاظ مرغوب خاطر ہوی اور جب تک ختم علی القلب اور سلب ایمان تک نوبت نہ پہونچ لے اور کل دہمکیان اور دینی دنیوی بلائین خود بدولت سے تعلق نہ پکڑنے والے پر نازل نہ فرمالین بس نہین فرماتے لیکن جن عاجزون کی طرف اشارہ ہوتا ہے انکی حالت بہی مدنظر فرماوین کہ انکو کیسی ایذا رسانی ہے اور اسکا ان پر کیا اثر اور کیا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ مرزا صاحب کو تو ہمدردی خیر خواہی و بہبودی و فیض رسانی خلق اللہ اور رحمة للعالمین ہوکر تشریف آوری کا دعوی ہے اور عمل یہ کہ دوسری مخلوق الہی

لہ اول سقف تا فرش ... پہر نقش و نگار کرو

کے سلف ایمان تباہی ہلاکت اور خود بد دولت کی بہتری خطاب عزت درازی حیات کا وظیفہ اور جو
اشتہار پیشگوئی ہوده بہی اسی مضمون کی غرض ہی شفقت علی الخلق ورحمۃ للعالمینی مرزا صاحب
سے ظاہر ہو رہی ہے کیا شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشہور مقولہ پر کبہی خیال نہین کیا
؎ شنیدم کہ مردان راہ خدا ٭ دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ ٭ ترا کے میسر شود این مقام ٭
کہ با دوستانت خلاف ست وجنگ ٭ ۴ بیشک بخیال مرزا صاحب تو قسمت کے پہیر اور خدا کی
طرف سے ابتلا سے بری ومحفوظ ہو کر سعید انسان تب ہی ہو سکتا ہے جب مرزا صاحب کی چاکری
غلامی وتابعداری مین داخل ہو کر بیعت کرکے مرزا صاحب کو اپنے نفس مع لوازم کا مالک
بناوے لیکن مرزا صاحب نے صفحہ ۴ مین فرمایا ہے کہ جو لوگ اللہ پر ایمان لاتے اور استقامت
اختیار کرتے ہین فرشتے انکو بشارت کے الہامات سناتے رہتے ہین اور تسلی دیتے رہتے ہین
اور اس قسم کے الہامات یا خواہین عام مومنون کے لیے روحانی نعمت ہے" اور صفحہ ۴ مین
فرمایا ہے کہ امت محمدیہ مین کئی کروڑ ایسے بندے ہونگے جنکو الہام ہوتا ہوگا مستعد دلون
پر پرتوہ پڑتا ہے" وغیرہ تو جب الہامات ارحم الراحمین کی طرف سے فضل ورحمت و روحانی نعمت
ہین اور بیشک ضرور ہین تو پہر سمجہ مین نہین آتا کہ ایسے صاحب نعمت وفضل کو باوجود استغراق
وانابت الی اللہ مسکنت عبودیت۔ وانکساری شکرگذاری نعماء واہب
العطیات واقرار واعتراف قصورہمت ولیاقت واستعداد خود کس لیے قسمت کا پہیر وابتلا
ہو اور انام کی شناخت سے محرومی اجنبیت سوء ظن۔ عداوۃ اور اخیر پر سلب ایمان
کی بلا کیون اوسپر وارد ہوگی حالانکہ ارشاد اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا
خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ مین صریح صریح اخیر خلود جنت تک کا وعدہ اس حکیم کریم عز اسمہ کا ہے مرزا صاحب
عاجزون پر رحم فرماوین اور اس شاہنشاہ عالی جاہ ارحم الراحمین کی رحمت بے پایان و
شفقت وتلطف فراوان کے واسطے اس قدر تشددی الہامی دوتنگ پیمانہ حسب خیال وحوصلہ

خود مقرر فرما کر غریب بندگان ارحم الراحمین کو ایسا نا امید و مایوس فرماوین اور یہہ غور کرین کہ جسپر وہ رحیم و کریم ایسا فضل و کرم کرے اسکو امام کی مخالفت کی ایسے الہام کیون ہون ہان اگر اس قادر مطلق احکم الحاکمین و غیاث المستغیثین و ہادی المضلین کا اس بیچارہ و بے گناہ عاجز ملہم کو بذریعہ الہام ہی تباہ و ہلاک کرنے کا ارادہ ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پھر کسی دوسرے کی کیا پیش جاسکتی ہے لیکن چونکہ اس ذات پاک ارحم الراحمین نے خود ہی فرمایا ہے وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَاتَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْھِمْ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۔ اٰمین ثم اٰمین اور حدیث شریف مین بہی اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ اور ایک روایت مین غَلَبَتْ غَضَبِیْ فرمایا ہے اسلیے امید واثق و یقین کامل ہے کہ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہ کریگا بلکہ بموجب ارشاد اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وغیرہ کے روز بروز انعامات و احسانات فراوان در فراوان فرماویگا ۔

فصل ۱۶ ۔ ضرورۃ الالہام جبکہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت ہزارون راہب ملہم اور اہل کشف تہے اور نبی آخر الزمان کے قرب ظہور کی بشارت سنایا کرتے تہے لیکن جب انہون نے امام الزمان کو جو خاتم الانبیا تہے قبول نہ کیا تو خدا کے غضب کے صاعقہ نے انکو ہلاک کر دیا اور انکے تعلقات خدا تعالی سے بکلی ٹوٹ گئے اور جو کچہ انکے بارہ مین قرآن شریف مین لکہا گیا اسکے بیان کرنے کی ضرورت نہین ۔ یہ وہی ہین جنکے حق مین قرآن شریف مین فرمایا گیا وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ مِنْ قَبْلُ اس آیت کے یہی معنے ہین کہ یہ لوگ خدا تعالی سے نصرت دین کے لیے مدد مانگا کرتے تہے اور انکو الہام اور کشف ہوتا تہا ۔

Marfat.com

جواب جن بدبختون نے امام الزمان خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبول نہ کیا انہوں نے تو
اللہ پاک غیور بلکہ اغیر کے صاعقہ غضب سے ضرور ہلاک ہونا ہی تہا اور کب ایسے متکبر حق کو قبول
نہ کرنے والے ہلاک ہو گئے اور انکے تعلقات بہی خدا تعالیٰ سے بکلی ٹوٹ گئے اور یہ ضروری تہا
لیکن یہان تو معاملہ ہی اسکے برعکس ہے یعنے جو لوگ مجدد دعویدار امام الزمانی کو قبول نہین
کرتے بلکہ ان دعاوی کو بنظر کراہت دیکہتے ہین اور نہ صرف خود بلکہ اورون کو بہی ان کے
قبول کرنے سے مانع ہوتے ہین انکا کچہ حرج و نقصان ظاہر نہین ہوا اور نہ ایسا غضب کا
صاعقہ گرا نہ انکے تعلقات خدا تعالےٰ سے ٹوٹے اگر مرزا صاحب خود بدولت کے صاعقہ سے
تقریراً و تحریراً ان کو نیست و نابود و برباد فرماتے رہتے ہین اور باوجود آپکے بزبان خود مستجاب
الدعوات ہونیکے بہی ان کا کچہ نہین بگڑتا بلکہ ان کی ہر حال مین بظاہر تو ترقی ہی ہے شعائر
اسلام عبادات ذکر الٰہی وغیرہ مین وہ بدستور مشغول و مصروف ہین جیسا کہ جماعت سید
عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی ومولوی عبدالحق وغیرہ جنکو مرزا صاحب کے مخالف الہام
بہی ہوتے رہتے ہین مولوی سید نذیر حسین صاحب دہلوی ومولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی وغیرہ جو باوجود ضعف وکبرسنی کے درس تدریس قرآن مجید واحادیث رسول رب العلمین
وغیرہ اوراد مین ویسے ہی مصروف فراہمی ذخیرہ عاقبت ہین اور ایسا ہی مولوی محمد ابراہیم
صاحب و دیگر عالمان غزنولویان کا حال ہے مرزا صاحب خیال فرماوین کہ انکے کون سے
تعلقات خدا تعالیٰ سے ٹوٹے ہین ۲ دنیوی حالات کا ذکر کچہ ضرور نہین کہ سب سے بڑہکر مرزا
صاحب کی مخالفت کرنے والے مولوی محمد حسین صاحب کو سرکار سے زمین بہی مل گئی
اور مرزا صاحب نے ادہر اقرار نامہ لکہدیا کہ آیندہ کوئی ضرر وخوف والی پیشگوئی بہی نہ کرینگے
بلکہ اپنے خدا کے آگے اپیل بہی نہین کرینگے اب غور فرمایئے کہ کس کے تعلقات ٹوٹے
اور کس کے مربوط و مضبوط ہوئے ہے۔ اور عاجز خاکسار تو اس امر کا خود قائل ہے اور اس کا
ذاتی تجربہ و مشاہدہ کر رہا ہے کہ مرزا صاحب کی ملاقات وارتباط کی سبب جو کچہ قبض و

Marfat.com

غفلت لاحق حال رہتی تھی وہ ان کی علیحدگی سے سبدل بہ بسط ہو کر انعامات تقرب الٰہی مین
بہت ہی ترقی وافزونی ہوئی ہے اور سپر الہامات کی اس قدر زیادتی ہوئی کہ کچھ حد نہین
الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ لما یحب ربنا ویرضی الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی
لولا ان ھدانا اللہ یہ آیت شکریہ الہامی تعلیم ہے بظاہر تو اسکا یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ یہان
مجرد دعوی ہی تھا اور خود ساختہ مشیخت اور دیگر عاجز بندگان الٰہی وبہت خیر الوری رسالت
پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیر وتوہین کے سوا اور کچھ چیز نہین جسکی علیحدگی سے افضال
واکرام الٰہی عزشانہ مین روز افزون ترقی معلوم ہو رہی ہے اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا
اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه اللھم رحمتك ارجوا فلا تکلنی الی
نفسی طرفة عین واصلح لی شانی کله لا اله الا انت یاحی یا قیوم برحمتك استغیث اللھم
لا تجعلنی من الذین ومع الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا و
یریدون علوا فی الارض وفسادا آمین ثم آمین ۱۲ چونکہ مرزا صاحب علم وفضل وقرآن
مجید وحدیث شریف کے حقائق ومعارف کو زبان خود دریا بلکہ سمندر ناپید اکنار ہین لہذا ان
کے دعوی علم وحقائق معارف کی نسبت بھی کچھ بیان کرنا ضروری ہے سو وہ یہ ہے کہ اول تو
لفظ راہب صیغہ واحد بجائے صیغہ جمع رہبان کے مرزا صاحب نے لکھا ہے دوم رہبان
تو نصاری تھے جیسا کہ قرآن مجید مین آیا ہے بان منهم قسیسین ورهبانا وانهم
لا یستکبرون چنانچہ معالم التنزیل مین بھی والرهبان من النصاری اصحاب الصوامع
لکھا ہے اور وکانوا من قبل یستفتحون والی یہود تھی جیسا کہ اکثر تفاسیر مین ہے معالم
مین ہے وکانوا یعنی الیهود من قبل مبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم یستفتحون یستنصرون
علی الذین کفروا علی مشرکی العرب الخ ایسا ہی جامع البیان مین ہے وکانوا الیهود
والواو للحال من قبل قبل نزوله یستفتحون علی الذین کفروا یستنصرون علی المشرکین

Marfat.com

يقولون اللهم انصرنا بنبي اخر الزمان المنعوت في التوراة تو اب خیال کرین کہ یستفتحون کے
یعنے نصرت مانگنے والے تو یہود تھے اور مرزا صاحب نے لکھدیا ہے کہ راہب یعنے نصاری
تھے اسکی کیا وجہ؟ ۵ پھر پارہ اول قرآن مجید کی یہ آیت شریف وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ
کو بھی صحیح نہین لکھا ملکہ الٹ پلٹ کرکے وَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ مِن قَبْلُ لکھدیا ہے حالانکہ
اِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ کے معنے پس و پیش خیال کرنے والون کو مرزا صاحب طعن و ملام
کا نشانہ بنایا کرتے ہین (یہان بھی شہتیر و تنکے کی مثال کو یاد کرنا لازم تھا) ۶ مرزا صاحب
نے اخیر عبارت مین فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہی معنے ہین کہ یہ لوگ خدا تعالے سے نصرت
دین کے لیے مدد مانگا کرتے تھے اور انکو الہام اور کشف ہوتا تھا انتہے اس آیت کے
ماقبل و مابعد کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مین یہودیون کی استکبار تکذیب کفر
بے ایمانی و بغاوت وغیرہ کا ذکر ہے کوئی ایسا لفظ نہین جسکی معنے الہام و کشف ہون نہ
معلوم مرزا صاحب نے الہام و کشف کس لفظ و جملہ کے معنے و تفسیر کی ہے؟ ۷ دیا نظر
و بدلیل وسیع الاختیاری و مناصب امام الزمان باوجود موجودگی احکام مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ
بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ
وغیرہ مرزا صاحب نے اپنی طرف سے یہ معنے و تفسیر اپنا الہامی جوہر دکھلانیکو بڑھا دی ہے جیسا اتحادی امامت کے
معنے و تفسیر مین لفظ اندھا اپنے کا بڑھا دیا تھا۔ ۸۔ اور ایسا ہی مرزا صاحب کی یہ بھی عادت ہے کہ
اپنے بیان و تحریر کے وقت اثبات مدعا کے لیے خواہ وہ موقوف منقطع شاذ منکر معلل مرسل
مدلس مضطرب مدرج وغیرہ کیسی ہی ہو۔ لیکن مرزا صاحب اکثر لفظ حدیث صحیح اپنی طرف سے
ضرور لگا دیا کرتے ہین اور مقابلہ مین دوسرون سے صحیح بخاری جسکو اصح الکتب بعد
کتاب اللہ کہا جاتا ہے اسکی احادیث کو بھی قبول کرنے مین چون و چرا و تعلل وغیرہ پیش فرمایا
کرتے ہین اور پھر عمل کے وقت وہ تعلل بھی نسیا منسیا جیسا کہ خود بدولت و جماعت وغیرہ
کی کئی قسم کی تصویرین اوترانے کے وقت کسے تعلل و حکم وغیرہ کے بھی کچھ پرواہ نہین کی

Marfat.com

مرزا صاحب کے مریدین اسپر غور و فکر کرین

فصل ۱۷ ۔ ضرورۃ الامام اگرچہ وہ یہودی جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تھی خدا تعالےٰ کی نظر سے گر گئے تھے لیکن جب عیسائی مذہب بوجہ مخلوق پرستی کے مر گیا اور اس مین حقیت و نورانیت نہ رہی تو اسوقت کہ یہود اس گناہ سے بری ہوگئے کہ وہ عیسائی کیون نہین ہوتے تب ان مین دوبارہ نورانیت پیدا ہوئی اور اکثر ان مین سے صاحب الہام اور صاحب کشف پیدا ہونے لگے ۔ اور انکے راہبون مین اچھے اچھے حالات کے لوگ تھے اور وہ ہمیشہ اس بات کا الہام پاتے تھے کہ نبی آخر الزمان اور امام دوران جلد پیدا ہوگا وغیرہ الخ

جواب عیسائی مذہب مین مخلوق پرستی تو بعد مین نادانون نے ملائی مذہب کا اس مین کچھ ذرہ نہین یہودی سیدنا مسیح علیہ السلام کی نافرمانی و انکار سے تائب تو بجای خود انکی دشمنی و بدزبانی سے کبھی باز نہ آئے کم سے کم مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کا عناد اور انکے حق مین دشنام دہی اور طرح طرح کے اتہام تو چھوڑتے لیکن یہ بھی نہ چھوڑا اب تک بدستور ویسے ہی ہین تو پھر ان مین نورانیت اور خدا تعالیٰ و پاک کی خوشنودی و رضامندی کے علامات و برکات یعنے **الہامات** و کشوف کیسی آگئی اور وہ گناہ سے بغیر توبہ بلکہ باوجود اصرار و ہٹ کے کیسے بری ہوگئے؟ اور انکے راہبون مین اچھے اچھے حالات کے نورانی لوگ صاحب الہام و کشف کس طرح ہوگئے (مرزا صاحب باین دعویٰ فضل و علم فصاحت و بلاغت بار بار یہود کو راہب ہی لکھتے ہین راہب تو نصاری تھے انکو یہود سے کیا تعلق ہے احبار فرمایئے) کیا کسی مومن کے نزدیک معاذ اللہ عناد و توہین و تحقیر سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کبھی کسیوقت باعث و موجب **نورانیت** و الہام و **کشف** وغیرہ علامات رضائی خوشنودی رب غیور ہو سکتے ہین؟ ہرگز نہین ہرگز نہین مرزا صاحب اسپر نظر ثانی و غور فرماوین ۲ ۔ مرزا صاحب کا ابھی تو اس بات پر زور تھا کہ تمام الہامی انوار و مکاشفات منامات و برکات وغیرہ امام الزمان کا انعکاس ہوتا ہے اور یہان پہونچکر حافظ نباشد والی مثل کے موافق ان

Marfat.com

ظلمانی متمرد وسرکش وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ کے مصداق یہودیوں کو جو امام الزمان سے بہت دور تر پیدا ہوئے تھے انکو صاحب الہامات مکاشفات نورانیت و اچھے اچھے حالات وا ذیبال ... کیا ہے اب فرمادین کہ یہ کس کا انعکاس تھا ؟ مسیح علیہ السلام کی انکار عداوت دشمنی ومخالفت مین تو ان بدقسمتوں پر یہ انعامات خداوندی ہوئی اگر مرزا صاحب کی طرح وہ سیدنا مسیح علیہ السلام کے خیر خواہ وثنا خوان ہوتے تو نہ معلوم کہ بہرہ کن انعامات کو مستحق ہوتے سبحان اللہ مرزا صاحب کے حقایق ومعارف جن پر آپ اور آپکے مریدین دلدادہ ہین فرا الضعف سے ان پر توجہ وغور فرماوین ۔

صفحہ ۱۲۹ سطر ۔ ہاں اپنے اس قاعدہ کے مطابق مرزا صاحب نے اپنا یہ عقیدہ ظاہر نہیں کیا کہ اسی طرح اسلام بھی بوجہ اعتقاد حیات معجزاً مسیح علیہ السلام کے مخلوق پرستی کے سبب (معاذ اللہ) مرگیا۔ لہذا عیسائی مسلمانوں ہونے کے گناہ سے بری ہوگئے۔ اور ان میں نورانیت آگئی"۔ اس عقیدہ کے عدم اظہار میں کیا سِر و حکمت ہے ؟

[illegible] ان کو دور رکھے آمین ثم آمین الخ ✤

جواب واقعی خود بینی اور تعصب یعنی انا خیر منہ و ہمچو ما دیگرے نیست کہنا عام مخلوق الٰہی اور اہانت خیر البریہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنظر توہین وتحقیر دیکھنا اپنی فضیلت وبزرگی ہر پہلو سے ثابت وقائم کرنے کی تدابیر مین مصروف رہنا بے ضرورت منصوبجات ناجائز وحیلہ حوالہ کرکے اپنے اقوال کی تصدیق کرنا یا فتوی حاصل کرنا اور قرآن مجید و احادیث شریفہ کی عبارت کے معنے وتفسیر مین يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ کے مصداقون کی طرح اپنی طرف سے اپنے مفید مطلب کمی زیادتی کرنی وغیرہ یہ سب بیشک ایسے امر ہین جن سے انسان سیہ دل ہوکر ہلاک اور آخر بصورت منیب وتائب نہ ہونے کے خود بدعاقبت ہوجاتا ہے حافظ حقیقی ومالک تحقیقی اپنے فضل وکرم سے اس امت کو اپنے حفظ وامان مین رکھے اور ہم عاجز بندون کو بموجب بقولہ ع ہر کسے ناصح برائے دیگران ✤

Marfat.com

ناصح خود کم بود اندر جہان وہ ہمارے اپنے عیوب اور اغلاط و زلات پر بصیرت و اطلاع بخشکر ان سے تائب ہونے و پرہیز کی توفیق بخشتی ہے یا غیاث المستغیثین اھدنا + لا افتخار بالعلوم والغنا لا تزغ قلبنا ھدیت بالکرم + واصرف السوء الذی خط القلم ۲ مرزا صاحب فرماتے ہین جبکہ وہ نبی موعود اسپر خدا کا سلام ظاہر ہوگیا تب خودبینی اور تعصب نے اکثر راہبون کو ہلاک کر دیا اور انکے دل سیاہ ہوگئے" لیکن اللہ پاک قرآن مجید مین فرماتا ہے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَوَدَّةً لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ وَاِذَا سَمِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِيْنَ مدعا یہ کہ مرزا صاحب راہبون کو خودبین متعصب سیاہ دل بناتے ہین اور اللہ پاک انکو بہت قریب از روے محبت مومنین سے قسیسین و رہبان غیر متکبر حق سنکر رونے والے ایمان کا اقرار کرنے والے قوم صالحین مین داخل ہونے کی آرزو کرنے والے اور پھر انکو ثواب جنت جزاء المحسنین دینا فرماتا ہے۔ دیکھیے کسقدر فرق پڑ گیا یعنے اللہ تعالیٰ تو نصاریٰ کی جس مذہب پر ہماری گورنمنٹ ہے قرآن مجید مین اسقدر تعریف فرمادی اور مرزا صاحب انکو برخلاف منکر مغضوب علیہ یہود سے نسبت دیتے ہین جو مسلمانون کے سخت دشمن ہین جیسے قرآنی الفاظ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ مین صریح ارشاد ہے ۳ اسلام مین توجہ آپکا ضرور سعادت سے حصہ لیگا لیکن اسلام کے معنے کیا کرتے ہین گردن نہادن - فرمان بردار

ہونا احکام کو قبول کرنا اور مرزا صاحب نے بھی گو اور طرح سے حقائق معارف سے رنگین کرکے
سنے کیے ہین لیکن مقصود و مطلب ہین کچہ ایسا فرق نہین لیکن مشکل تو یہ امر ہے کہ جس شخص کو
دوسرے تمام مخلوق کو اپنا فرمان بردار بنانا اور سب کی گردنین اپنے حکم کے آگے جھکوانا اور سب کے
نفس کا سعہ لوازم مالک بننا منظور اور مد نظر ہو وہ اپنی گردن کیونکر جھکائیگا اور اسلام کو
گو زبان سے اچھا کہے اسکی فرمان برداری کیونکر قبول کرے گا اور یہ بھی سخت ڈرنیکا اور
خوف کا مقام ہے اور اسیواسطے اخیر پر عاجز مرزا صاحب کی دعا پر بھی آمین ثم آمین کہتا
ہے ۴۴ - مرزا صاحب نے اول تو فرمایا کہ الہامی انوار و برکات مکاشفات منامات وغیرہ
امام الزمان کے انوار کا انعکاس ہوتا ہے پھر اس قول کی پروا نکر کے ان ظلمانی متمرد سرکش
و نافرمان مخالف و مقابل انبیا یہود کو جو زمانہ امام الزمان سے بہت دور تر پیدا ہوئے تھے انکو
صاحب الہامات مکاشفات و نورانیت بنایا اب یہان آنکر پھر اسکے برعکس تحریر کردیا کہ
سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم برحق امام الزمان کے بابرکت و نورانی عہد کیوقت
راہب ہلاک اور سیاہ دل ہو گئے گویا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد زمانہ فترۃ مین تو الہامات
مکاشفات نورانیت بہت رہا اور جب آفتاب صداقت و نورانیت طلوع ہوا تو الہامات
بند ہو کر وہ ملعون مردود و مغضوب علیہم ہو گئے سبحان اللہ مرزا صاحب بیجگہ قرار و استقامت
تو فرماوین ہر بات پر حاشیہ نشینان واہ واہ کرنے والے موجود ہین - لہذا مرزا صاحب کو ان
اختلافات انقلابات کی پرواہ نہین ہے اور روحانیت کے مذاق کی کمی کے سبب انپر
نظر نہین پڑتی ۵ دیکھیے خلاف منشار کلام رب عزیز قرآن مجید و شریعت اسلامی اپنی طرف
سے منگھڑت قاعدہ تراشنے مین موجب حکم الہام ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا
کثیرا کے انسان کہان کہان ٹکرین مارتا پھرتا اور کیسی حیرانی و اختلافات مین سرگشتہ و
سرگردان ہوتا ہے مرزا صاحب و مریدین اسپر بہت توجہ و غور فرماوین -

فصل ۲۹ ضرورۃ الامام اب ایک ضروری سوال یہ ہے کہ امام الزمان کسکو کہتے ہین اور اسکی

Marfat.com

علامات کیا ہین اور اسکو دوسرے ملہمون اور خواب بینون اور اہل کشف پر ترجیح کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ امام الزمان اس شخص کا نام ہے کہ جس شخص کی روحانی تربیت کا خدا تعالی متولی ہوکر اسکی فطرت مین ایک ایسی امامت کی روشنی رکھہ دیتا ہے کہ وہ ساری جہان کے معقولیون اور فلسفیون سے ہر ایک رنگ مین مباحثہ کرکے انکو مغلوب کرلیتا ہے وہ ہر ایک قسم کی دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پاکر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لیکر اس مسافرخانہ مین آئی ہے اسلیے اسکو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہین پڑتا۔

جواب اگرچہ اس سوال کا مختصر اور مرزا صاحب کے پسند خاطر تو اسیقدر جواب تہا جو انہون نے صفحہ ۲۴ مین بقلم جلی تحریر فرمایا ہے کہ "امام الزمان مین ہون" **لیکن مرزا صاحب** نے اسپر بس نہین فرمائی اور **انصاف** یہ ہے کہ حالات ہی ایسے ہین جن سے مرزا صاحب معذور ہین یعنے حاشیہ نشینان خدائیان بہی ایسے مل گیے ہین کہ یا تو مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ[1] کیطرح سرنگون دیا تاثیر ادویات مقویات ومعجونات واشغال اطعمہ واشربہ گوناگون کی طاقت سے داد دینے اور لوٹ پوٹ ہوکر "ہاہا کیا عرفان اور معرفت کے سمندر پلٹ دیئے" کہنے کو حاضر وموجود ہین جسکا نمونہ کسی اہل اللہ وربانی کی مجلس مین نہ دیکہا نہ سنا ۲ اور اسپر مرزا صاحب کو فرصت کثیر عمر بہر کے **عادت تحریر** طبیعت مین بحث مباحثہ کا **مذاق خود** بدولت سخن آرائی کے مشتاق **مضامین** کی آمد قلم ہاتہ مین غرض سب سامان موجود پہر جو پسند خاطر ہوا بلا تامل تحریر فرما دیا **کون مانع ومزاحم** ہوسکتا ہے اور **انہی اسباب** کی وجہ سے مرزا صاحب نے **علامات امام الزمان** وعلامات الہام مین بہت کچہ خامہ فرسائی فرمائی ہے **مناسب** تو یہ تہا کہ مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ[2] کے ارشاد کو ایسے اہم ضروری امور مین مدنظر رکہتے بالتخصیص بدعوے سپہسالاری افواج محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم ۳ کیونکہ یہ اسلامی (محمدی) فوج کچہ بے آئینی وبے قانونی وخودسر ہرگز نہین عام

لہ کیا ہین یہ مورتین کہ تم جنکے واسطے اعتکاف کرنیوالے ہو ۔ ؎ نہین بولتا کوئی بات مگر اسکے پاس ہے نگہبان طیار ۔

ہویا خاص سپاہی ہو یا افسر سپہ سالار۔ رعیت ہو خواہ حاکم خود مختار۔ آقا ہو یا
غلام۔ غرض ہر ایک کے لیے اسکی ہر ایک امر دینی و دنیوی معاد و معاش کے واسطے ایسا کامل
و غیر متبدل پاک قانون موجود ہے جس مین ضوابط و قوانین شارع علیہ السلام کے وقت سے مقرر
و منضبط ہو چکے ہین اور چونکہ وہ دستور العمل قوانین الٰہی ربانی ہین لہذا تغیر و تبدل
نسخ و ترمیم کو ان مین دخل و گنجایش نہین اور تیرہ سو برس سے زیادہ کا تجربہ اسپر شاہد ہے
کہ اس عالی شان بابرکت محکم قانون کی پیروی و پابندی مثمر حسنات کونین اور اس سے
انحراف و روگردانی منتج سیئات دارین یعنے خسر الدنیا والآخرة ہے لہذا لازم تھا کہ جو
کچھ ہدایت و بہتری اسلام و اسلامیان کے نام سے خواہ اوصاف امام خواہ شرائط الہام
کچھ بھی ہوتا اگر تحریر فرماتے تو ان کو سنداً مرفوعاً انہین ضوابط و قوانین کی قید و حوالہ
سے تحریر فرماتے کیونکہ بیان مطلق العنانی نہین چل سکتی اور ہر ایک متنفس مطیعان
و متبعان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مجاز ہے اور حق رکھتا ہے کہ بحکم فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ
فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ کے طالب دلیل و سند اس قانون الٰہی کا ہو ہم پس اگر یہ اوصاف
امام و شرائط الہام وغیرہ اس پاک قانون مین درج ہین اور اس ہادی و رہبر سراپا صدق و
اعتبار و سپہ سالار فوج عزیز الغفار صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی و منقول ہین تو کسی
کا کیا مقدور کہ آمنا و صدقنا نہ کہے اور سر تسلیم خم نکرے ورنہ یہہ سب بے سند و بے دلیل
خانہ ساز من گھڑت خود تراشیدہ باتین مردود و مطرود ہین اور ہرگز اس آئینی فوج کے
لائق التفات نہین کیونکہ بحکم خداوندی جل جلالہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کے دین اسلام اپنے سب اصولون و فروعات مین
کامل و پورا ہو چکا ہے کونسی صداقت و کونسا امر دینی و دنیوی ہے جو اس پاک و کامل اسلامی
قانون مین درج نہین شقی ازلی و بدبخت لم یزلی ہے وہ شخص جو اسکو کامل و اکمل نہ مانے
یا اپنی خود ساختہ تشریحات و دلائل کا اسکو محتاج جانے اعاذنا اللہ منہا ۵ مرزا صاحب

Marfat.com

نے علامات امام الزمان مین فرمایا ہے کہ اسکی روحانی تربیت کا خدا تعالے متولی ہوکر اسکی فطرت مین امامت کی روشنی رکھدیتا ہے" بجواب اول ہی عرض ہوچکا ہے کہ امر ہدایت سہل و آسان و سریع الفہم ہونا ضروری ہے تاکہ عام و خاص اسکو سمجھ کر فائدہ اٹھا سکین لیکن مرزا صاحب کی طبیعت عادت مستمرہ کے باعث دقائق کو نہین چھوڑ سکتی گو وہ عوام بیچارون کے واسطے چیستان ہوجاوین سو اب سوال یہ ہے کہ دوسرے بندگان کی تربیت کا کون متولی ہوتا ہے کیا سوائے رب العالمین۔ خالق و مالک کے کوئی اور ہے جو کسی کی ربوبیت کرے اور تربیت کا متولی ہو" جواب یہی ہوگا کہ نہین تو پھر فرماوین کہ اس مین امام الزمان کی کیا خصوصیت ہوئی ہے اور اگر مرزا صاحب کی مراد و اشارہ اس تربیت کی طرف ہے جسکا ذکر جناب پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فتوح الغیب کے صفحہ ۲۳۴ مین فرمایا ہے جو اکثر مرزا صاحب کے مطالعہ مین ہوتی تھی تو انکی دوسری عبارت کی طرف بھی نظر فرمانی چاہیے جناب پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ سالک کی چوتھی حالت مین وہ ایسا ہوتا ہے

فھو العبد الذی کفت یدہ من جلب مصالحہ ومنافعہ وعن دفع مضارہ ومفاسدہ کالطفل الرضیع مع الظئر والمیت الغسیل مع الغاسل فیتولی ید القدر تربیتہ من غیر ان یکون لہ اختیار وتدبیر فان عن جمیع ذلک لا حال ولا مقام ولا ارادۃ بل القیام مع القدر تارۃ یبسطہ واخری یقبضہ وتارۃ یغنی وتارۃ یفقر ولا یختار ولا یتمنی زوال ذلک و تغیرہ بل الرضی الدائم والموافقۃ الابدیۃ فھو اخر ما ینتہی الیہ احوال الاولیاء والابدال انتہی"

اب مرزا صاحب کے حالات خود بدولت تدابیر حصول فتوی امرتسر الصرام مقدمہ گورداسپور تحاریر و خطوط خود لکھکر مخالفون کو دوسرون کے نام سے بھجوانے جیساکہ خود عاجز مدفیق سے بھی کئی مرتبہ کہا کہ ہم مسودہ لکھدیتے ہین تم اپنے نام سے مولوی محمد حسین کو بھیجدینا مطبع خاص اپنا اور کلیتا اپنے کام کے واسطے لیکن دکھلانے کو نام حکیم فضل دین صاحب کا دنیوی عزت

Marfat.com

کا خطاب حاصل کرنے کے لیے جو برسون سے سعی و کوشش کر رہے ہین ابتدا ہیر جلسہ جوبلی جلسہ
طاعون کرکے تحریرین بھیج رہے ہین کبھی **تبلیغ۔ تحفہ قیصریہ۔ کشف الغطاء۔ نالہ درد۔**
خلاصۃ البلاغ۔ راز حقیقت۔ ستارہ قیصریہ انگریزی ترجمہ کرا کر قیمتی جلدین بند ہوا کر
ولایت روانہ فرما رہے ہین اور اسکے شکریہ کی امید پر الہامات قیصر ہند کی طرف سے شکریہ ”ایک عزت کا
خطاب ہے لک خطاب العزت“ ایک بڑا نشان اسکے ساتھ ہوگا“ وغیرہ مشتہر فرما رہے ہین اور چونکہ
یہ سب کارروائی مرزا صاحب بہت احتیاط سے کرتے ہین اور عام لوگون کو اسکی خبر نہین لہذا
خود بدولت تجاہل عارفانہ کرکے اشتہار ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء و اخبار الحکم مورخہ ۳۱ اکتوبر
۱۸۹۹ء مین فرماتے ہین کہ ”ایک اور دوسرا الہام متشابہات مین سے ہے جو ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء
کو مجھے ہوا وہ یہہ ہے کہ قیصر ہند کی طرف سے شکریہ اب یہ ایسا لفظ ہے کہ حیرت مین ڈالتا ہے کیونکہ
مین ایک گوشہ نشین آدمی ہون اور ہر ایک قابل پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے
تئین مردہ سمجھتا ہون میرا شکریہ کیسا سو ایسے الہامات متشابہات مین سے ہوتے ہین جب تک
خود خدا ان کی حقیقت ظاہر نہ کرے“ ۸ بظاہر یہ سب کچھ اسواسطے اور اس خیال پر معلوم ہوتا
ہے کہ ہم (مرزا صاحب) جو برسون سے اپنے والد اور بھائی کی خدمات بہم رسانی پچاس+ سوار از
بایام غدر جتلا رہے ہین اور اپنی انیس برس کی خدمات پیش کرکے احسان جتلا رہے ہین جنکی
معمولی شکریہ کے الفاظ مین رسید آنیکی امید و کچھ خبر ہے سو جسوقت وہ آگیا تو لوگ جو ام

+ اس امر کی تردید مین کلمۂ فضل رحمانی کے صفحہ ۲۵ مین بحوالہ تحفہ مرزائیہ درج ہے کہ مرزا غلام مرتضی
صاحب نے بعہد سکھان ملازمت حاصل مین کی دو سال وہ کارندہ ملازم جمعدار نند بخش سنگھ رئیس دسوہہ کوٹ
کے فرزندان کی تعلیم پر بمشاہرہ پانچ روپیہ و نان نفقہ کے چند مدت گذاری بعہد سرکار انگریزی ڈپٹی
گوپال سہائے نے ملکیت اراضی قادیان بحال انکے نام کردی بایام غدر اپنے پاس سے ایک سوار بھی
نوکر رکھکر مدد سرکار مین بھیج دیا اور اسوقت ان کے پاس فقط ایک گھوڑی چھوٹی سی سرخی ابلق
زیر سواری تھی۔

Marfat.com

ہماری محنت مشقت وسعی کے واقف نہین ہین انپر ہماری الہامات کا صدق ثابت ہوجاوے گا اور وہ ہمکو مانجائین گے لیکن صدق اور راستی تو اس مین تہی کہ یہی اظہار کہلے کہلے صاف بیان کیا جاتا کہ ہم محنت وسعی کر رہے ہین اور ہم کو شکریہ اور خطاب کی امید ہے اگرچہ اسپر یہ اعتراض تو پہر بہی قائم رہتا کہ ابتدا اسلام سے کوئی امام مجدد مہدی نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا بہی ہوا ہے جسکی یہ کارروائی ہو اور دنیوی چند روزہ خطابون اور عزتون کے واسطے اس نے ایسی مشقت وجانکاہی کی ہو وغیرہ ۹ اب ان سب کو حالات مذکورہ بالا جناب پیر جیلی رضی اللہ عنہ سے مقابلہ فرماوین اگر وہ حالات خود بدولت ایسے ہی ثابت ہون یعنے وہ بندہ ایسا ہوجاتا ہے جیسا طفل شیر خوار گود دایہ مین یا میت غاسل کے ہاتھہ مین نہ اسکا کچہ اختیار وتدبیر ہوتی ہے بلکہ ان سب سے فانی نہ اسکا کچہ حال نہ مقام نہ ارادہ بلکہ شاکر بتقدیر جو کبہی اسکو بسط وکبہی قبض کرتی کبہی غنی کبہی فقیر کرتی ہے اور وہ کچہ اختیار نہین کرتا اور نہ آرزوی زوال و تغیر حالت کی کرتا ہے بلکہ ہمیشہ رضی وموافق اپنے مولی کی تقدیر کے رہتا ہے اور یہ اخیر درجہ احوال اولیاء وابدال کا ہے انتہےٰ اور چونکہ مرزا صاحب کا دعوی تو اس سے بہی کہین ٹہکر ہے اسلیے مرزا صاحب کے حالات تو اور بہی زیادہ ارفع واولی ہونے چاہیین پس اگر یہ ثابت ہوجاوے تو بیشک مرزا صاحب اس تربیت کا ذکر کرین ورنہ بغیر حالت کے خالی نام وقال سے کیا فائدہ اور نیز جناب پیر صاحب کے ان اقوال کی طرف بہی توجہ فرماوین کیف یخرق لک العوائد وانت ماخرقت من نفسک العوائد وطالب الحظ لیس بصادق فی محبتہ و ولایتہ فمن اختار مع اللہ غیرہ فہو کذاب" ۱۰ فطرت مین امامت کی روشنی رکہنا سو اسکو وہی جانے وقبول کرے جو اندرونی روشنی وشمع کو دیکہے یا معلوم کر سکے ہان صوفیا وفقرا جن مین اس حس وبصیرت وکشف وغیرہ کا چرچا ودعوی ہے وہ تو قریبا کل کے کل مرزا صاحب کے حالات ادعائیہ سے سخت متنفر ومنکر ہین اور ثقہ ومعتمد فقرا اہل کشف جنکے کشف کا بارہا تجربہ ہوچکا ہے وہ تو یہی کہتے ہین کہ مرزا صاحب کی یہان کچہ بہی روشنی ونورانیت

Marfat.com

نہین خالی بانگ دہل ودعوی ہے اور یہی سبب ہے کہ ایسے اہل باطن وکشف مین سے آجتک کوئی
بہی مرزا صاحب سے مانوس ومتفق نہین ہوا اور ایسا ہی ہمین کا حال ہے ۱۱ دوسرے اکثر ناخواندہ و
کم علم اور فقرا اہل اللہ کے حالات سے ناواقف علم وغیرہ کے قبول ورجوع کا کچہ اعتبار و اعتماد
نہین کیونکہ وہ تو ہر ایک نئی چیز کے پیچہے ہو لیتے ہین دیکہیے جیت رام کی جماعت جو صلیبی شکل
لاٹہی پر قرآن مجید لٹکائے ڈاڑہی سوچہہ صفا منگتے پہرتے ہین اور اسیطرح کہیڑو والون کا
مجمع جو مالیر کوٹلہ وغیرہ کے گرد نواح مین اکثر خاکروبون کا ہے اور مرزا صاحب کو بابا مرزا کہکر
ادب کرتے ہین ایسا ہی دوسری تکالیف شرعیہ سے بہاگنے والون چادر آبرو کی صفائی و
دیگر فسق وفجور ومحرمات شرعیہ مین منہمک رہنے والون کا حال ہے اور ایسا ہی بعض کچہ
پڑہے لکہے ذائقہ ولذت اسلامی سے ناواقف عجز وانکسار وعبودیت پر باعث نیچریت و
فلسفہ مضحکہ اڑانے والے صرف زبانی خشک وخالی تقریرون کے دلدادہ جو ذرا سی زبانی
تعریف قرآن مجید واسلام کو سنکر بمقابلہ اپنے معلومات وبے مذاقی کے غنیمت جاننے والے
ہین وہ بیچارے بہی ناواقفون ہی مین داخل ہین پس ایسون کا دیکہا دیکہی مان لینے اور
اعتقاد کر لینے اور ہان مین ہان ملانے کا کیا اعتبار اور کیا وقعت ہو سکتی ہے ۱۲ وہ
ساری جہان کے معقولیون وفلسفیون سے ہر ایک رنگ مین مباحثہ کرکے انکو مغلوب
کر لیتا ہے جواب مباحث تو بہت ہین اور ہر ایک مباحثہ کر سکتا ہے ہان خصم کو مغلوب
کرکے منوا لینا کچہ کام ہے لیکن جو کچہ مرزا صاحب کے مباحثات کا اب تک نتیجہ ہوا وہ بظاہر
تو یہی ہے کہ مخالفین اسلام تو اول ہی مخالف ہی تہے لیکن مرزا صاحب نے نمک مرچ لگاکر
ان کی اور انکے معبودون کی خبر لینی سے انکو اسلام وہادی اسلام کے مقابلہ مین سب وشتم کرنے
سخت وسست کہنے ولکہنے کا حوصلہ بڑہا دیا وموقع دیا متبعان ومعتقدان اسلام مین سے
جنکے ساتہہ مرزا صاحب کا باوجود طرح دینے وٹالنے کے مباحثہ ہوا انکا حال بہی ظاہر ہے انکا
مغلوب ہونا تو کہان انہون نے جو کتب وغیرہ مرزا صاحب کے مخالف لکہی ہین انکا مرزا صاحب

Marfat.com

کبھی جواب نہیں دیتے اور کئی مولوی صاحبان مثل مولوی عبدالحق و مولوی عبدالمجید دہلوی وغیرہ ایسے ہیں جنکے اصرار و ملتجی ہونے پر بھی مرزا صاحب نے ان سے گفتگو کرنی منظور نہیں کی ہاں سارے جہان کے معقولیون و فلسفیون مین سے ایک مولوی حکیم نورالدین صاحب تو بیشک مرزا صاحب کے مغلوب یا ہم مذاقی کی وجہ سے مسخر ہوئے ہین سو عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک انکا ہادی ہو کر ان کی دستگیری فرماوے آمین ۱۴ دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا تعالی سے قوت پاکر عمدگی سے جواب دیتا ہے جواب ہر ایک انسان چرند پرند بلکہ ذرہ ذرہ اسی مبدء فیوض و واہب العطیات سے قوت پاتا ہے اس مین بھی امام الزمان کی کچھ خصوصیت نہین اور مرزا صاحب کے عملی جواب دینے کا اظہار تو یہی ثمرہ ہوا ہے کہ بعد مباحثہ امرتسر مرزا صاحب کے مریدین مین سے دو کس کی تو خبر ہے کہ مرتد ہو کر دوسری طرف جا ملے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۱۴ اسکی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لیکر اس مسافر خانہ مین آئی ہے جواب یہ اصلاح کا سامان بھی ایسا عمدہ ہوا ہے کہ باستثناء مریدین مرزا صاحب دوسرے جملہ مولویان و عالمان و فقراء سجادہ نشینان وغیرہ غرض قریبا کل اہل اسلام سے مشتاً منشی جنگ و مخالفت ہے جب اول سامان اصلاح مین یہ حالت ہے تو دیکھیے خود اصلاح کیا کرشمہ ظاہر کرتی ہے اللھم انی اعوذ بک بوجھک الکریم و باسمک العظیم و بکلماتک التامۃ من شر ما انت اخذ بناصیتہا انک انت الغفور الرحیم حافظ حقیقی اپنی کل مخلوق خصوصا امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی اصلاح سے جو سراسر منشیء الشر والفتن ہو محفوظ و مامون رکھے آمین ثم آمین ۱۵ اسمسافر خانہ کے جواب مین عرض ہے کہ ہادی جن و انس صلے اللہ علیہ وسلم نے مسافر خانہ کہا بلکہ فرمایا اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ - اِذَا رَاَیْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُعْطِی الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْیَا عَلٰی مَعَاصِیْهِ مَا یُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُکِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ اس پر غور کرین وعن انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم بخبز شعیر واھالۃ سنخۃ ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینۃ عند
یھودی واخذ منہ شعیرا لاھلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند ال محمد صاع بر ولا صاع
حب وان عندہ لتسع نسوۃ (بخاری) وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر
شیئا لغد عن سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
النقی من حین ابتعثہ اللہ تعالی حتی قبضہ اللہ تعالی الخ عن عروۃ عن عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنھا انھا کانت تقول واللہ یا ابن اختی ان کنا ننظر الی الھلال ثم الھلال ثلاثۃ فی
شھرین وما اوقد فی ابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار قلت یا خالۃ فما کان یعیشکم
قالت الاسودان التمر والماء عن عائشۃ قالت ما شبع ال محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین
حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یہ تو کھانے کا حال تھا اور استراحت کے بارہ میں جب
جسد مطہر و مبارک پر بوریا کے نقش دیکھکر فرش بچھانے کی اجازت مانگی گئی تو فرمایا ما لی والدنیا
وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا عرض علی ربی لیجعل بطحاء
مکۃ ذھبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک
واذا شبعت حمدتک وشکرتک غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود موجودگی زبردست
و عالی شان سلطنت کی جسطرح اس دار ناپائدار میں گذران کی اور جو جائداد دنیا میں چھوڑ گئے سب
کو اظہر من الشمس ہے عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ قال اخرجت لنا عائشۃ رضی اللہ عنھا
کساء وازارا قالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین عن عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنھا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودرعہ مرھونۃ عند یھودی فی ثلاثین صاعا

Marfat.com

من سعید یہ دین و دنیا کی سلطنت اور یہ گذران اور دنیا سے رخصت کیوقت یہ جائداد سبحان اللہ کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتا ہے ہرگز نہیں اور ایسا ہی حال صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تہا عنؓ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال انی لاول العرب رمی بسھم فی سبیل اللہ ولقد کنا نغزو امع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالنا طعام الا ورق الحبلة وھذا السمر حتی ان کان احدنا لیضع کما یضع الشاة مالہ خلط - وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنا جلوسا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعودہ (سعد بن عبادہ) منکم فقام وقمنا معہ ونحن بضعة عشر وما علینا نعال ولا خفاف ولا قلانس ولا قمص نمشی فی تلک السباخ حتی جئناہ الخ یہ عاشقان الٰہی کے حال ہیں۔ غرض دنیا کو مسافرخانہ کہنا تو انہیں کو زیبا تہا جو مسافرخانہ جانکر مسافروں والا گذارہ کرتے تھے لیکن دوسرے اہل و دل سے عاشق تصور وہم خویشتن + کے بود چون عاشقان ذوالمنن + کے مصداق کس منہ و زبان سے مسافرخانہ کہہ سکتے ہیں جو دن رات کیوڑہ - بید مشک - ہوائی بابائی - برف خس ٹٹی - مرغی - انڈا - مشک - پلاؤ - زردہ - پشمینہ قالین لحاف وغیرہ میں منہمک مستغرق ہیں اور ہزار ہا روپیہ کی جائداد و زیور رکہتے ہیں اور طول امل کا یہ حال ہے کہ تیس تیس برس کے واسطے رہن جائداد کا معاہدہ ہوتا ہے ؎ ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا + ۱۶ - اسکو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا" جواب اس بارہ میں مرزا صاحب کی الہامی پیشگوئیاں و میعاد مقررہ و تفہیم مشہورہ مندرجہ باب اول کی نسبت جو کچھ ظہور میں آیا وہی بہت ہے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہاں ان واقعات پر مرزا صاحب کا حوصلہ ہٹ و ایستادگی بیشک قابل داد ہیں۔

فصل ۲۰ - ضرورة الامام وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے کہ اسکی ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے "

جواب سپہ سالاری کے فرائض منصبی بہی ایسی عمدگی سے ادا ہوئے ہیں کہ سوائے چند

Marfat.com

سپاہیان خانہ بدوشان حاضر باشان خدمت والا کی دوسری کل فوج ناراض متنفر بلکہ برسر
مقابلہ حالانکہ اکثر ان مین ذاکرین دعاگو بے شر بقول مرزا صاحب و استخارہ کنان کہ امر عزو
جل انکو اس سپہ سالار کیطرف اگر وہ واقعا من جانب اللہ ہی ہے رغبت و مائل کرے لیکن تقدیر
الٰہی و لیاقت و سلوک مرزا صاحب سے یوما فیوما مخالفت ہی بڑہتی جاتی ہے بلکہ جو حسن ظن کے
سبب متامل و منتظر تھے انکو بھی اصل حالات سے آگاہی و اطلاع بذریعہ مخالف الہامات کے
شروع ہو گئی ہے ۲۔ فوج کی ناراضگی کے کئی وجوہ ہوتے ہین مثلا اول یہ کہ افسر کو لیاقت و
تجربہ کثیر التعداد فوج سنبھالنے کا نہ ہو دوم فوج کی طاقت و وسعت و فہم سے زیادہ کام و بوجھ
اسپر ڈالا جاوے سوم اپنی تعظیم و تکریم ادب و قواعد مین اسپر تشدد و جبر و بدسلوکی کی جاوے
وغیرہ اب مرزا صاحب خود ہی فکر و غور فرماوین کہ ان مین سے کونسا سبب و وجہ ہے ۳ مرزا
صاحب تو سپہ سالاری و افسری کے بہت عاشق و دلدادہ مین جو کوئی جناب حضور حضرت
اقدس وغیرہ لکھکر آپسے کچھ عرض کرے اور اپنے آپ کو خادم غلام جاکر کہے اسپر آپ خوش راضی
اور مسرور الوقت ہوتے ہین لیکن براہ مہربانی ان احادیث شریف و احکام و فرمان ہادی علیہ
صلوات الرحمن کو بھی جو افسری و امارت کے متعلق ہین ملاحظہ فرماوین اللّٰہم من ولی من
امر امتی شیئا فشق علیہم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بہم فارفق بہ
قال اتدرون من السابقون الی ظل اللہ عزوجل یوم القیامۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم
قال الذین اذا اعطوا الحق قبلوہ واذا سئلوہ بذلوہ وحکموا للناس کحکمہم لانفسہم
قال ما من رجل یلی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا اتی اللہ عزوجل مغلولا یوم القیامۃ یدہ
الی عنقہ فکہ برہ او اوبقہ اثمہ اولہا ملامۃ واوسطہا ندامۃ واخرہا خزی یوم القیامۃ
وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان افضل عباد

Marfat.com

الله عند الله منزلة يوم القيمة امام عادل رفيق وان شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة
امام جائر خرق موسى ومعاذ رضی اللہ تعالی عنہما کو یمن کیطرف روانہ فرمانے پر فرمایا یسرا ولا
تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا - عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال
فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد
فی سنۃ رسول اللہ قال اجتہد رایی ولا آلو قال فضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی بہ رسول اللہ - وعن
عمر بن الخطاب انہ کان اذا بعث عمالہ شرط علیہم ان لا ترکبوا برذونا ولا تاکلوا نقیا
ولا تلبسوا رقیقا ولا تغلقوا ابوابکم دون حوائج الناس فان فعلتم شیئا من ذلك فقد
حلت بکم العقوبۃ ثم یشیعہم وغیرہ ہم یہ امام اور سپہ سالار کے فرائض منصبی ہیں ایسا
شعور فرماوین کہ جب کوئی شخص ان احکام کی بالکل مخالفت کرکے سپہ سالاری اور امامت
بنہیں اوصاف واعمال کے زبانی قائم کرے تو اسلامی سپاہ اس افسری وسپہ ساری کو کیونکر
قبول کر سکتی ہے آپ اسلامی عقائد واحکام کی پابندی شروع کریں پھر دیکھیں کہ کیسی کامیابی
ہوتی ہے لیکن عملا ہو زبانی جمع وخرچ سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا - اور دین کی دوبارہ فتح
کرنے کی نسبت یہ عرض ہے کہ فتح کسی نتیجہ سے ظاہر متحقق صحیح ثابت ہوتی ہے یہ قانون
مسلم ومشاہدہ شدہ ہے کہ فاتح ہمیشہ ہر امر میں غالب ومعزز اور بارعب ہوتا ہے اور
مغلوب اسکی عزت کرتا ڈرتا اور مودب ودبکر رہتا ہے حتے کہ کوئی کلمہ اور امر بے ادبی
ومنافی شان فاتح مغلوب سے سرزد نہیں ہوتا سو اگر مرزا صاحب کے زمانہ میں یہی نوبت

Marfat.com

وحالت اسلام کی ایسی ہوگئی ہے تو لاریب فتح صحیح وحق ہے اور اگر مغلوب وبے باک بیخوف دلیر و
دریدہ دہن ہوکر بدزبانی گند سب وشتم کے فواری بن گئے ہین تو مرزا صاحب خود ہی
انصاف فرماوین کہ کیسی فتح ہوی مجرد خوش اعتقاد مریدین کی تعریف وتوصیف پر خیال نہ
کرکے انصافاً بحکم استفت قلبك ولو افتاك المفتون اپنے دل سے فتوی پوچھین کہ اس
کا نام فتح ہے یا شکست؟

فصل ۲۱۔ ضرورۃ الامام۔ اور وہ تمام لوگ جو اسکے جھنڈے کے نیچے آتے ہین
انکو بھی اعلے درجہ کے قوی بخشے جاتے ہین اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لیے ضروری
ہوتے ہین اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیون کے بیان کرنے
کے لیے ضرور ہین اسکو عطا کیے جاتے ہین۔

جواب مرزا صاحب نے یہ کیفیت وتعریف بیان نہین فرمای کہ کس کام وعمل کے لیے اعلے درجہ کے
قوی بخشے جاتے ہین خیر کچھ ہی ہو بہرحال مرزا صاحب کے مریدین سے جو کچھ آجتک ظہور مین آیا وہ
تو یہی جنگ وجدال قیل وقال یا اظہار فضیلت خود بر دیگر بندگان رب العالمین و
تحقیر وتوہین پیشوایان برگزیدگان وبزرگان دین متین ویا اکل وشرب وخوشگذرانی جی بھر
جیسا کہ مرزا صاحب نے خود ہی ان کی تعریف شہادۃ القرآن کے اخیر ودیگر اشتہارات مین
مفصل فرمای ہے پھر کسی مین بھی ذکر وفکر مسکنت انکساری وانابت الی اللہ وفکر حج وغیرہ
ارکان اسلام کی نسبت بظاہر دیکھائی نہین دیتی اور غیب کا حال عالم الغیب والشہادۃ
کو معلوم ہے شرائط اصلاح واعتراضات اوٹھانیکا حال عرض ہو چکا ہے علاوہ ازین
امام صاحب سے تو کسی صورت مین مریدین آگے بڑھ ہی نہین سکتے پس امام صاحب کے حالات
پر ہی انکے حالات کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔

فصل ۲۲ ضرورۃ الامام صفحہ ۷۔ اور باین ہمہ چونکہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ اسکو
دنیا کے بے ادبون اور بدزبانون سے بھی مقابلہ پڑیگا اسلیئے اخلاقی قوت بھی اعلے درجہ کی

Marfat.com

اسکو عطا کی جاتی ہے۔
جواب اعلے درجہ قوت اخلاقی مین توحید۔ توکل۔ تبتل۔ توبہ۔ انابت۔ صبر۔ شکر۔ خوف۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ محبت وشوق۔ رضای الٰہی۔ نیت واخلاص وصدق اور طول امل چھوڑ کر فکر موت وتیاری عقبی وغیرہ بھی داخل ہین اور ان اوصاف کا امام مین جو مخلوق الٰہی کی اصلاح وہدایت کے واسطے مامور ہو ہونا ضروری ہے اور بیشک امام مین یہ اوصاف ضرور ہوتے ہین لہٰذا یہ دیکھنا چاہیے کہ مرزا صاحب مین بھی یہ اوصاف موجود ہین؟ سوان ہر ایک مین جو مرزا صاحب کا عملدر آمد رہا ہے جسکا اس عرصہ کی ملاقات مین مشاہدہ وتجربہ ہوا اور جو مرزا صاحب کا ان اخلاق مین درجہ ورتبہ ہے وہ مع شواہد ونظائر قابل ذکر تھا لیکن چونکہ مرزا صاحب نے بے ادبون اور بدزبانون کے مقابلہ پر صرف خوش اخلاقی ہی کو مراد لیا اور ذکر کیا ہے لہٰذا اس جگہہ مرزا صاحب کی خوش اخلاقی وشیرین کلامی کا جو انہون نے اپنے کتب و اشتہارات مین ظاہر فرمائی ہے اور جسکا بالاستیعاب ذکر تو مشکل وطول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ وکلمات وفقرات اظہار حقیقت کے لیے بدل ناخواستہ لکھتا ہون اور ان کی نقل کرنے سے اللہ تعالے کی پناہ وبخشش مانگتا ہون ۲۔ مثلاً (الف) اے بدذات فرقہ مولویان تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلا یا۔ اندھیرے کے کیڑو۔ ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والا۔ اندھے نیم دہریہ ابولعب اسلام کے دشمن۔ اسلام کی عار مولویو۔ اے جنگل کے وحشی۔ ای نابکار۔ ایمانی روشنی مسلوب ہے احمق مخالف۔ اے پلید دجال۔ اسلام کے بدنام کرنے والے۔ اے بدبخت مفتریو۔ اعمی۔ شریر اول الکافرین۔ اوباش۔ ای بدذات خبیث دشمن اللہ ورسول کے۔ ان بے وقوفون کے بھاگنے کی جگہہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائیگی۔ (ب) بے ایمان اندھے مولوی۔ پلید طبع پاگل بدذات جھوٹا۔ بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بیحیائی سے بات بڑہانا۔ بددیانت۔ بےحیا انسان۔ بدذات فتنہ انگیز۔ بدقسمت منکر۔ بدچلن۔ بخیل۔ بداندیش۔ بدظن۔ بدبخت قوم۔ بدگفتار

Marfat.com

بدباطن نکتہ چین۔ باطنی جذام۔ بخل کی سرشت والے۔ بیوقوف جاہل بیہودہ۔ بدعلمار (ت) تمام دنیا سے بدتر۔ تنگ ظرف۔ ترک حیا۔ تقوی و دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا۔ ترک تقوی کی شامت سے ذلت ہو پہنچ گئی۔ تحقیر ولعنت کی جھاگ مونھ سے نکالنے کے لیے (ث) ثعلب (لومڑی جیسے) ثم اعلم ایہا الشیخ الضال والدجال البطال (ج) جھوٹ کی نجاست کھائی۔ جھوٹ کا گوہ کھایا۔ جاہل وحشی جادہ صدق و ثواب سے منحرف و دور۔ جعلساز۔ جیتے ہی مرجاتا۔ چوہڑے چمار (ح) حمار حمقا حق و راستی سے منحرف۔ حق پوش۔ (خ) خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں خنزیر سے زیادہ پلید خطا کی ذلت انہی کے مونھ پر۔ خالی گدھے۔ خائن خیانت پیشہ۔ خاسرین۔ خالیۃ من نور الرحمن۔ خام خیال۔ خفاش۔ (د) دل کے مجذوم۔ دھوکہ دادہ۔ دیانت ایمانداری راستی سے خالی۔ دجال وردنگو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ۔ دشمن سچائی۔ دشمن قرآن۔ دلی تاریکی (ذ) ذلت کی موت ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ انکے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کردینگے (ر) رئیس الدجالین۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لیجائیں گے۔ روسیاہ۔ روباہ باز۔ رئیس المتصلفین۔ راس المعتدین۔ راس الغاوین۔ (ز) زہرناک مادے والے۔ زندیق (س) سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔ سفلی ملا۔ بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بیحیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ سادہ لوح۔ سادہ منشی۔ سفہاء۔ سفلہ۔ سلطان المتکبرین الذی اضاع دینہ بالکبر والتوہین (ش) شرم وحیا سے دور۔ شرارت وخباثت کی شیطانی کارروائی والے۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی او میترسد۔ شریر کار شیخی سے بھرا ہوا شیخ نجدی۔ (ص) صم عمی۵ صدر القناۃ ینوش صدرک ضربہ + ویریک رمانی عجاردما۔ (ض) ضال۔ ضرر ہم اکثر من ابلیس اللعین (ط) طالع منحوس۔ طبتم نفسا بالغاء الحق والدین (ظ) ظالم ظلمانی حالت (ع) علماء السوء۔ عداوت اسلام۔ عجب و پندار والے عدو العقل والنہی۔ عقارب عقب الکلب۔ عدو دہا (غ) غول الاغوی۔ غدار سرشت۔ غالی۔ غافل۔ (ف) فیمت یاعبد الشیطان

؎ مزودکم بعشر الی ضواحی النزدرادم
۵؎ سر نیزہ ترا پارہ پارہ خواہد کرد و نیزہ در گذرندہ من ترا دریای خون خواہد نمود ۱۲ ؎ خوش خندہ آید کہ حق و دین را باطل کنید ۱۲ ؎ سگ بچگان ۱۲
۵؎ دروغ شما تا کنارہاے بغداد شنفتہ خواہد شد ۱۲

الموسوم بہ۔ فریبی۔ فن عربی سے بے بہرہ۔ فرعونی رنگ (ق) قبر مین پاؤن لٹکائے ہوئے۔ قست
قلوبھم کماھی عادۃ النوکی۔ قد سبق الکل فی الکذب والمین (ک) کتے۔ گدھا۔ کینہ ور۔
گندے اور پلید فتوے والے۔ کمینہ۔ گندی کارروائی والے کھاؤ (مادر زاد اندھے) گندی عادت
گندے اخلاق۔ گندہ دہانی۔ گندے خیال والے ذلت سے غرق ہوجاتا۔ کج دل قوم۔ کوتاہ نظر۔
کھوپری مین کیڑا۔ کیڑون کیطرح خودہی مرجاوینگے۔ گندی روحو (ل) لاف وگذاف والے۔
لعنت کی موت (م) مولویت کوبدنام کرنے والا۔ مولویون کا مونہہ کالا کرنے کے لیے۔ منافق
مفتری۔ مورد غضب۔ مفسد۔ مرے ہوئے کیڑے۔ مخذول۔ مہجور۔ مجنون درندہ۔ مغرور۔ منکر
محجوب مولوی۔ منحس طینت مولوی کی بک بک۔ مردار خوار مولویو (ن) نجاست نکھاؤ۔ نااہل
مولوی۔ ناک کٹ جائیگی۔ ناپاک طبع لوگون نے۔ نابینا علما۔ نمک حرام۔ نفسانی۔ ناپاک نفس
نابکار قوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہین کرتی۔ کا مونہہ کالا ہوا۔ نفرتی وناپاک شیوہ
نادان متعصب۔ نالائق۔ نفس امارہ کے قبضہ مین۔ نااہل حریف۔ نجاست سے بھرے ہوئے۔ نادانی
مین ڈوبے ہوئے۔ نجاست خواری کا شوق۔ (و) وحشی طبع۔ وحشیانہ عقاید والے۔ (ھ) ھامان
ھالکین۔ ہندو زادہ۔ (ی) یک چشم مولوی۔ یہودیانہ تحریف۔ یہودی سیرت۔ یاایھا الشیخ الضال
والمفتری البطال۔ یہود کے علماء۔ یہودی صفت وغیرہ۔ ۳ مرزا صاحب کی کتب وغیرہ تو
ان کلمات سے لبالب ہین لیکن بہت ہی اختصار کرکے ضمیمہ رسالہ انجام آتھم ودوسرے اوراق
سے جو الفاظ سرسری دیکھنے سے نظر سے گذرے ان مین سے بھی بہت چھوڑ کر یہ لیے ہین اور مرزا
صاحب نے ان کو اکثر ان مسلمان علما اہل قبلہ پابند صوم وصلوۃ حجاج حافظان قرآن مجید کلام
رب رحیم وحدیث رسول کریم کے نام لیکر استعمال فرمایا ہے جو اکثر خدمت قرآن مجید وحدیث
شریف واپنے وظائف واوراد وذکر الٰہ مین شب وروز مصروف ہین اور ان مین بہت ایسے
مین جنکی مجلس مین کبھی مرزا صاحب کا ذکر بھی مشکل سے ہوتا ہے اور مرزا صاحب نے بعض
جگہہ توکل قوم کو ہی مخاطب کیا ہے۔

ملے دلہای شان سخت شد چنانکہ عادت جاہلان است ملے از ہمہ در دروغ وناراستی سبقت بردہ است

Marfat.com

۴۔ پھر ان ہی الفاظ پر کفایت و بس نہیں فرمائی بلکہ اپنی طرف سے عربی عبارت میں عجیب لعنتین تصنیف کرکے لکھی ہیں۔ مثلاً رئیس الدجالین۔ اور اسکا تمام گروہ علیہم تعالیٰ لعن اللہ الف الف مرۃ (قدرت قادر عزوجل مرزا صاحب کی زبان و قلم سے بجائے درود ہزارہ ہزار لعنتین نکلی ہیں یعنے مسلمین مومنین تو درود ہزارہ پڑھتے ہیں اور مرزا صاحب ہزار لعنتوں کا ورد کرتے ہیں اپنا اپنا نصیب ہے) اخرہم شیطان الاعمے والغول الاغوی یقال لہ۔ وہو کالامروہی من الملعونین مخالف و مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جو دم نہیں مار سکتے۔ لعنت ہی ایسی خوشتی ہے۔ مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت پس میں نے اشتہار دیدیا ہے جو شخص اسکے بعد سیدھے طریق سے میرے ساتھ معاملہ نہ کرے اور تکذیب سے باز نہ آوے وہ خدا کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور تمام صلحا کی لعنت کے نیچے ہے وغیرہ دوسری قوموں کا بیان ذکر نہیں جنکے واسطے ہزار لعنت پوری کرکے اپنی کتاب میں شائع کی ہے اب التعجب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے باین فضل و علم و نیابت نبوت سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات لایکون المومن لعانا۔ لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذی۔ لاتلاعنوا بلعنۃ اللہ۔ ان اللعانین لایکونون شہداء یوم القیمۃ۔ لاینبغی لصدیق ان یکون لعانا۔ ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک اہلا والا رجعت الی قائلہا۔ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت اللعنۃ علیہ۔ سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر۔ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ وغیرہ کا مرزا صاحب نے کیوں خیال و لحاظ نہیں کیا

۵۔ یہ تو مرزا صاحب کا عام غریب مومنین و مسلمین کے ساتھ سلوک ہوا۔ اب اس سے بڑھکر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں مرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں کہ میں وہی مہدی ہوں جسکی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیا سے بہتر افضل ہے انتہی

Marfat.com

۶۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نسبت ازالہ صفحہ ۵۹۶ مین لکھتے ہین حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا نبی اور رسول تو نہین تھا اس نے جوش مین اگر غلطی کھائی تو کیا اس کی بات کو اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی مین داخل کیا جائے انتہےٰ" پھر مرزا صاحب نے اول بجالت انکا مباہلہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی درخواست مباہلہ کی نسبت لکھا تھا لیکن بعد مین خود ہی مباہلہ کرنے پر مصر ہو گئے یعنے جب آپ مباہلہ کرنا نہین چاہتے تھے تو صحابہ کرام تک لے دے کردی اور پھر بعد مین جب خود طیار ہوئے تو اس کیواسطے اصرار کرکے لوگون کو دعوت کی اور مباہلہ نہ کرنے والے کو بہت کچھ سخت و سست کہا ۷۔ پھر اسی جگہ ازالہ مین سب صحابہ کرام کی نسبت فرمایا کہ " صحابہ کے مشاجرات و اختلافات پر نظر ڈالو۔ حضرت معاویہ بھی تو صحابی تھے جنہون نے خطا پر جم کر ہزارون آدمیون کے خون کرائے اگر ابن مسعود نے خطا کی کون غضب آگیا اور بیٹا اس نے اگر جزئی اختلاف مین مباہلہ کی درخواست کی تو سخت خطا کی" جواب آخر مرزا صاحبکو بھی یہی خطا کرنی پڑی اور سخت خطا کی اور وہی بات ہی من عیّر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ اسکے بعد مرزا صاحب نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا اختلاف بیان کرکے لکھا ہے کہ "اب کیا یہ سارے سچ پر تھے اور جب ایک قسم کی کسی سے غلطی ہوئی تو دوسری قسم کی بھی ہو سکتی ہے یہ کیا جہالت ہے کہ صحابی کو انکی غلطی اور خطا سے پاک سمجھا جائے اور اسکے مجرد اپنے ہی قول کو ایسا قبول کیا جائے جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قبول کرنا چاہیئے مسلمانون خدا سے شرماؤ انتہےٰ" ۸۔ اصحاب انبیا علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی بس نکرکے خود انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کی شان عالی مین کچھ کا کچھ خامہ فرسائی کی ہے چنانچہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت جو الفاظ ناگفتنی لکھے ہین انکے اعادہ کی ضرورت نہین اکثر لوگون کو معلوم ہین اور اس کتاب مین بھی انکا ذکر ہوا ہے پھر خاتم النبیین وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک مین بھی ایسی دلیری و بیباکی سے فرق نہین کیا اور ازالہ صفحہ ۶۹۱ مین لکھدیا ہے کہ کئی امور کی حقیقت و کیفیت انپر تہ عمیق تک وحی الٰہی سے نہین کھلی گویا اپنی واقفیت و حقیقت شناسی کو رسول اللہ

لے جو شخص کسی اپنے بھائی مسلمان کو کسی گناہ کے ساتھ طعنہ دی تو جب تک خود اسی گناہ پر عمل نہ کرے نہین مرے گا۔

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سمجھتے ہین۔ معاذ اللہ ۹۔ ان امور سے ظاہر ہے کہ اس خلق کی جو مرزا صاحب نے ظاہر کیا ہے ان مین قوت تو بے شک ہے اور بہت ہی آمد مضامین ہی ظاہر کر رہی ہے کہ دریا موج زن کیطرح مرزا صاحب سے یہ کلمات نکلتے چلے جاتے ہین اور مرزا صاحب بھی لیری سے بیدھڑک جو سامنے آیا اسکے واسطے لکھکر شائع کرتے جاتے ہین اور یہ بھی عیان ہے کہ مرزا صاحب اس قوت اخلاقی کو منافی شان امامت نہین جانتے بلکہ اسکا لازمہ خیال کرتے ہین چنانچہ اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ اخلاقی قوت سے یہ مراد نہین کہ ہر جگہہ وہ (امام) خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے ہان وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہین لیکن اس استعمال کے وقت نہ انکا دل جلتا ہے اور نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ منہ پر جھاگ آتی ہے اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپان اور عند الضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہین ہے وغیرہ" ۱۰۔ مرزا صاحب نے اپنی اس قوت اخلاقی کے جواز کے ثبوت مین سید الاولین و الاخرین ومسیح علیہما السلام والصلوات کو سخت الفاظ استعمال کرنے کی نسبت کی ہے جسکا جواب کافی اسی جگہہ دیا گیا ہے کہ اسکا ہرگز کچھ ثبوت نہین ہے پہلے ازالہ مین بھی سخت الفاظ کے استعمال کی حمایت مین بہت کچھ لکھکر کہا ہے کہ دشنام دہی اور چیز ہے اور بیان واقعہ کا خواہ وہ کیسا ہی تلخ اور سخت ہو دوسری شے ہے پھر کہا ہے کہ "نہین دشنام دہی سے منع کیا گیا ہے نہ یہ کہ اظہار حق سے روکا گیا ہو" پھر لکھا ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حق کی تائید کے لیے صرف الفاظ سخت ہی استعمال نہین فرمائے بلکہ بتون کو جوان کی نظر مین خدائی کا منصب کہتے تھے اپنے ہاتھ سے توڑا بھی" پھر لکھا ہے کہ "زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا خدا تعالے نے قرآن شریف مین بعض کا نام ابولہب بعض کا کلب اور خنزیر

Marfat.com

کہا اور ابوجہل خود مست ہو رہے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیان معلوم ہوتی ہین استعمال کی ہین جیسا کہ فرماتا ہے۔ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ" ازالہ صفحہ ۲۷ اسکے بعد مرزا صاحب نے بددعا کی ہے کہ اے خدا قادر مطلق ہماری قوم کے بعض لمبے ناک والون کے ناک پر بھی استرار کہدے انتہے ۱۱۔ جواب۔ جو کچھ مرزا صاحب نے اخلاقی قوت و استعمال سخت الفاظ مین لکھا ہے اسکا جواب اسی جگہہ عرض ہوا ہے امید کہ ناظرین دیکھکر انصاف کرینگے باقی جو عبارت ازالہ کے حوالے سے درج ہوی ہے اسکے جواب مین یہ عرض ہے کہ مرزا صاحب نے خود اقبال کیا ہے کہ دشنام دہی سے ہمین منع فرمایا گیا ہے اسلیے یہان یہی سوال ہے کہ پھر دشنام دہی کیون کی گئی۔ ۱۲ ابیان واقعہ کی نسبت یہ عرض ہے کہ اللہ جل جلالہٗ تو عالم الغیب والشہادہ اور خالق کل شی ہونیکے باعث ہر ایک کے واقعی اور اصلی حالات سے محرم و واقف ہوکر اپنی مالکیت خالقیت ربوبیت کے استحقاق حقہ سے جو کسی کی نسبت فرمادی بجا ہے لیکن مرزا صاحب چونکہ ایسے حالات وکسی کے انجام سے واقف نہین اور نہ ایسے رخدائی) حقوق رکہتے ہین تو وہ کیونکر کسیکو برا بھلا حلال زادہ حرام زادہ کہہ سکتے ہین۔ ۱۳۔ لعنتون اور ولید بن مغیرہ کی نسبت آیۃ کریمہ مین دیکھہ لیجیے کوئی کسیکا نام نہین ہے۔ لعنتون مین بھی یہی ہے کہ جو صدق و راستی و مخلوق الٰہی کے دین و دنیا کی فلاح کے مخالف اور اپنی جانون کے دشمن ہوکر ظالم اور مرتکب جرائم ہین انپر اللہ عزوجل کی پھٹکار ہے ان مین نام کسیکا نہین غرض بری افعال اور انکے کرنے والون کی مذمت ہے ابولہب کا نام اسواسطے آگیا کہ اسنے پیغام الٰہی جو سراسر فلاح دارین کے واسطے تہا ایک مقبول و مسلم صادق صلے اللہ علیہ وسلم سے سنکر اور راستی کا دشمن بنکر گستاخی سے تب لک زبان سے نکالا اسکی سزا مین وہی کلمہ معہ اسکی نام کے رب غیور نے بطور یادگار اپنی کتاب عزیز مین نازل فرمایا نہ وہ ایسا کرتا نہ

Marfat.com

سزا پاتا۔ پھر سوائے ابولہب کے اور کسی ایسے معتوب کا نام قرآن مجید مین نہین جو دیگر نام مثل فرعون وہامان وغیرہ آئے ہین صرف انکے حالات وقصص عبرت کے لیے مذکور ہوے ہین حالانکہ مرزا صاحب نے ذرا ذرا سے اختلاف اور اپنی ذات کی خفیف بے ادبی پر نام لیے لیکر خوب دشنام ولعنتین اپنے تصانیف مین درج کی ہین دیکھیے کس قدر فرق عظیم ہے - ۱۴ - بابی وامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت الفاظی ہرگز ہرگز کسیکی نسبت بھی مروی نہین سرور کائنات کے حلم نرمی عفو ودرگذر کی نظیر کہین بھی نہین ہے کچھ قدرے قلیل ذکر اسکا عرض ہوتا ہے - بتون کا ہاتھ سے توڑنا دوسری بات ہے وہ تو ضروری تھا کیونکہ معبود باطلہ کا نابود کرنا تردید شرک واثبات توحید مین داخل ہے اور خاص وصل مدعا بعثت انبیا علیہم الصلوات والسلام بلکہ آجکل تو دشنام دہی کو برا جاننے والے خود بت پرست عقل خدا داد کے باعث بت شکنی ومورتی کھنڈن پر آمادہ ہین اور توڑتے ہین لیکن بات تو دشنام دہی وسخت کلامی پر ہے جو اس مخاطب بخطاب اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ سے ہرگز مروی نہین چنانچہ آپنے مشرکین پر بددعا کرنے کے سوال پر خود فرمایا اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا اِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَۃً پس جب وہ ذات مبارک دوسرون کو ایسے لعن طعن وفحش کی باتون سے منع کرکے ارشاد فرماوے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ تو وہ ذات بابرکات مطہر خود کیونکر اور کس طرح ان امور کو پسند وگوارا کرکے فاعل ہو سکتی ہے ہرگز نہین اور لعنت کی ممانعت مین تو آنسے یہ ...

صفحہ ۱۵۱ سطر ۱۶ - اخیر دفعہ ۱۴ - اور وہ جو صحیحین میں درمیان قنوت اللھم العن بنی لحیان وعن رعلا وذکوان اور مسلم میں آپکے غضب وغیرہ کا ذکر ہے - وہ اول تو ان ہی کی نسبت ہے جو صدق دل سے الٰہی کے سزاوار تھے - دوم علانیہ کسی کی دل آزاری نہ تھی صرف اپنی جماعت مومنین کے درمیان یہ التجا - سوم اس میں ہرگز کچھ نفس کا حصہ نہ تھا محض اللہ جل جلالہ کے حکم کی تابعداری سے صرف ایسے شخصوں کے لئے تھا جو اس عقوبت کے زیادہ مستحق تھے - باایں ہمہ انہی کتب سے آپ کی یہ دعا بھی ثابت ہے کہ "یا اللہ میں بشر ہوں جس مومن کو میں نے ایذا دی ہے یا حد شرعی لگائی یا اس کو برا کہا ہو تو اس کو اسکے حق میں صلوٰۃ - زکوٰۃ - باعث قرب خود و رحمت بنا" الخ گویا وہ بھی سراسر رحمت تھی - بخلاف اسکے مرزا صاحب تمام مومنین و خادمان توحید الٰہی کو سب و شتم و لعنتیں دیتے ہیں اور نہ صرف اپنی

Marfat.com

فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الخ اسکا فیصلہ قرآن
مجید و حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہونا چاہیے تاکہ اختلاف رفع ہو پس مرزا
صاحب آیات قرآن مجید اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۔ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا
فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۔ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۔ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ
وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ الخ وغیرہ کو جو درباره عفو و درگذر رفق وغیرہ مین انکو مع احادیث لَمْ يَكُنْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي السَّيِّئَةَ بِالسَّيِّئَةِ
وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ اور دوسری احادیث جن مین ذکر ہے کہ ایک اعرابی نے کپڑا ڈالکر ایسا سخت
کھینچا کہ اسکے نشان گردن مبارک پر پڑ گئے اور اس شدت کے بعد سوال کیا جسپر آپنے تبسم فرماکر
اسکو کچھ عطا کرنے کا ارشاد فرمایا اسیطرح ایک یہودی نے جو بہت مالدار تھا اس نے ایسا سختی
سے تقاضا کیا کہ ظہر عصر مغرب عشار اور فجر کی نماز آپنے اسکے پاس پڑہین اگرچہ صحابہ کرام اشارہ
و کنایہ سے اسکو دہمکاتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عرض کی کہ یا رسول اللہ یہود
آپ کو حبس کر رکھے ہے بجواب فرمایا کہ مجھکو میرے ربنے منع فرمایا ہے کہ مین کسی معاہد وغیرہ کے
ظلم کرون اس نرمی و شفقت پر وہ یہودی مشرف باسلام ہوگیا اور نصف مال بنا فی سبیل
اللہ دیدیا اور عذر کیا کہ مینے آپکی صفت توراۃ مین دیکھی تھی اسکی صحت و موافقت کیلئے
مینے ایسا کیا ہے وغیرہ کو مرزا صاحب مدنظر رکھکر اس طرح نام بنام لعن طعن سب وشتم
کرنے کا ثبوت کتاب اللہ و سنت سے فرماوین اور کسی ربانی امام برحق کی جسنے انکو جائز و درست
سمجھکر استعمال کیا ہو معتبر کتب سے مع دلائل نظیر بتلا دین تاکہ اس مسئلہ کے اختلاف کا فیصلہ
ہوجاوے ۱۶ ۔ عاجز ایک رات اس مضمون کی مزید تکمیل کے لیے ضمیمہ انجام آتھم مین مرزا
صاحب کی گوہر فشانی دیکھکر انکے جوہر کمال درباره ایجاد و اظہار دشنام پر حیران
اس رات مرزا صاحب کے انجام اور انکے زیر مشق مسبوب غریب مسلمانون کی نسبت سوتے
ہوئے قِيمَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ كَافِرٌ ۔ رُدَّتْ إِلَيْهِ لَعَانُهُ ۔ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ یہ مضمون

سلہ خاتمہ بحالت کفر ہوگا ۔ اسکی لعنتین اسی کی طرف لوٹائی گئین ۔ اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے متقین کے نہیں دور

Marfat.com

شریف ۱۳۱۲ ہجری یوم سہ شنبہ کا واقع ہے۔ قابل غور ہے

فصل ۲۳ ضرورۃ الامام۔ اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اسکے دل مین ہوتی ہے۔

جواب۔ بیشک سچی ہمدردی انسانی خاصیت ولازمہ ہے **لیکن** اشد کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ جو دل مین ہوتا ہے وہی زبان سے نکلتا ہے کے موافق جو الفاظ مرزا صاحب نے مسلمانون مومنون۔ عالمون۔ فقرا۔ سجادہ نشینون وغیرہ کے حق مین استعمال و تحریر فرمائے ہین جنکا ذکر نمبر گذشتہ مین گذرا کیا یہی سچی ہمدردی کا جوش ہے اور اگر یہی ہمدردی ہے تو اسکے اظہار کا یہی پیرایہ و طریقہ اسلام و قانون الٰہی نے مقرر فرمایا ہے ۳ اگر مرزا صاحب فرمادین کہ یہ سب کچھ ہمدردی سے کہا گیا ہے تو پھر اسکے نتیجہ کی نسبت یہ سوال ہوگا کہ بجائے مودت و محبت کے جو اصلاح اور ہمدردی کے لازم ملزوم ہین مخالفت وعناد و دشمنی جو مرزا صاحب کی اصلاح و سچی ہمدردی سے چارون طرف پھیلی ہوئی نظر آ رہی ہے اسکا کیا سبب ہے کیونکہ عطایائے ربانی یعنے اصلاح و ہمدردی منزلہ آسمانی کی ایسے خراب تباہ و برباد کن نتائج توکبھی نہین ہوئے نہ کسینے دیکھے نہ سنے بلکہ ایسا ہوتا رہا ہے جیسا قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا جسکا مبارک نتیجہ و اثر بھی بلا درنگ تمام دنیا پر ظاہر و ثابت ہوگیا پھر مرزا صاحب کی اصلاح و ہمدردی کا نتیجہ جو اسکے برخلاف ظہور پذیر ہوا ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اسکو حسب منشا قانون الٰہی نہین برتا کیا یہ ممکن تھا کہ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کے مطابق تعالٰی وکارروائی ہو اور پھر ناکامی ہو؟ ہرگز نہین ہرگز نہین ۴ ہان مرزا صاحب کی طرف سے یہ عذر ہو سکتا ہے کہ ہمنے تو یہ لکھا ہے کہ بنی نوع کی سچی ہمدردی اسکے دل مین ہوتی ہے سو ہمارے دل مین بھی ہمدردی بھری ہوئی ہے اور اسیطرح اصلاح کے بارے مین فرمادین کہ ابھی اسکا پورا سامان لیکر ہم مسافرخانہ مین آئے ہین اور ایسا ہی تمام ضروری شرائط اصلاح اور اعلے درجہ

Marfat.com

کی قوت اخلاقی ہمکو عطا ہوئی ہے اور یہ سب کچھ سچی ہمدردی سامان و ضروری شرائط اصلاح اعلےٰ درجہ کی قوت اخلاقی ہمارے پاس موجود ہین تو براہ مہربانی فرماوین کہ ستائیس برس ملکہ ۲۳-۲۴ برس تو مرزا صاحب کو بقول خود اپنا منصبی کام شروع کیے ہوئے گذر چکے ہین تو اصلاح قوت اخلاقی اور سچی ہمدردی وغیرہ مرزا صاحب کب شروع فرماوینگے؟ کیونکہ عاجز مخلوق آلہی عموما اور اہل اسلام خصوصا توان امور کی از بس حاجتمند محتاج حقدار اور خواہان ہین -

فصل ۲۴ - ضرورۃ الامام - اور اخلاقی قوت سے یہ مراد نہین کہ ہر جگہ نہ خواہ نخواہ نرمی کرتا ہے کیونکہ یہ تو اخلاقی حکمت کے اصول کے برخلاف ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جس طرح تنک ظرف آدمی دشمن اور بےادب کی باتون سے جلکر اور کباب ہو کر جلد مزاج مین تغیر پیدا کر لیتے ہین اور انکے چہرہ پر اس عذاب الیم کی جسکا نام غضب ہے نہایت مکروہ طور پر آثار ظاہر ہو جاتے ہین اور طیش اور اشتعال کی باتین بےاختیار اور بےمحل مونہہ سے نکلتی چلی جاتی ہین - یہ حالت اہل اخلاق کی نہین ہوتی ہان وقت اور محل کی مصلحت سے کبھی معالجہ کے طور پر سخت لفظ بھی استعمال کر لیتے ہین لیکن اس استعمال کے وقت نہ ان کا دل جلتا نہ طیش کی صورت پیدا ہوتی ہے نہ مونہہ پر جھاگ آتی ہے

جواب غالبا مرزا صاحب کو خود بدولت کی درفشانی اور سخت الفاظ استعمال کرنیکی یاد لاجار اس قاعدہ کے وضع کی محرک ہوئی معلوم ہوتی ہے مرزا صاحب نے تو اس خصلت کو بہت عالی شان اور کمیاب خیال فرما کر امام الزمان کے اوصاف مین درج فرمایا ہے لیکن کیا آپ کو معلوم نہین کہ آج کل تو اس خصلت و عادت والی پولیٹکل لوگون سے دنیا بھری پڑی ہے ولایت تو اس وصف کے اشخاص کا مخزن ہی ہے لیکن یہان پنجاب مین بھی ریاستون کا یہی حال ہے کہ اکثر اہل کاران بلالحاظ مذہب اسی خصلت و اوصاف کے ہین انکی باہم کیسی ہی دشمنی ناچاقی و عناد و بغض ہو لیکن باہمی مکالمہ و گفتگو مین خواہ کیسی ہی مخالفت پر ہو کیا مقدور کہ چہرہ

Marfat.com

بہ نیز غضب طیش اور اشتعال وغیرہ کا کچھ اثر بھی نمایاں ہو خندہ پیشانی اور ہنستے ہنستے ہی اپنے مخالف دشمن کو بہت کچھ کہہ لیں گے اور اسکا کام تمام کر دینگے۔ تو مرزا صاحب نے باوجود کہ اس خصلت سے وہ سب امام الزمان بنجاوینگے" اسلام میں حسن اخلاق کی تاکید بیشک ہے لیکن سخت الفاظ کا استعمال جو مرزا صاحب جائز و مباح کر کے خود بلا تامل استعمال کر لیتے ہیں اسکا ہرگز حکم نہیں ہے بلکہ رفق و نرمی سے پیش آنیکا ارشاد ہے - ۲- اس قاعدہ مرزا صاحب سے تو ہر ایک بدلگام سخت زبان باتباع نفس و شیطان خندہ پیشانی و بناوٹی ہنسی سے کسیکو لعنت ملامت سب و شتم کہکر اور اسطرح ارمان و جوش نکالکر بعد میں صاحب اخلاق فاضلہ بننے کے واسطے بدستاویز قاعدہ موضوعہ مرزا صاحب کہہ سکتا ہے کہ میںنے اخلاق حکمت کے اصول کی مخالفت نہیں کی کیونکہ نہ میں جلکر کباب ہوا نہ مزاج میں تغیر ہوا نہ طیش نہ اشتعال نہ بے اختیار و بے محل بات مونہہ سے نکالی بلکہ یہ سب کچھ محل و مصلحت کے سبب معالجہ کے طور سخت الفاظ استعمال کیے ہیں میرا دل اندر سے آرام و انبساط و خوشی میں ہے" تو مرزا صاحب انصاف سے فرماویں کہ وہ ایسی مناقشہ بات و حیلہ سے اپنی بدزبانی و دشنام دہی وغیرہ کے جرم سے بری ہوگیا اور اگر ایسا ہی ہے تو یہ بہت عمدہ نسخہ کسی غریب کو جوش نفس سے بے آبرو کرکے پھر بری ہوجانیکا ہے لیکن یہ بھی خیال رہے کہ شریعت اسلامی ایسے لغو و خود تراشیدہ اوصاف و قواعد کو کہاں تک پسند و جائز رکھتی ہے؟ - ۳- مرزا صاحب خاندانی طبیب بھی ہیں وقت و محل کی مصلحت سے معالجہ کا طریق ان سے بہتر کون جان سکتا ہے اور مسلمانوں کا بھی ایمان ہے کہ اگر معالجہ موافق حکمت الٰہی و طب نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہووے تو ممکن نہیں کہ شفای کامل نہ ہووے پھر تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے بدعوے طب جسمانی و روحانی وقت اور محل کی مصلحت کو پس پشت ڈالکر نہ صرف مخالفوں بلکہ دوسرے غریب موافقوں اور خیر خواہوں کو بھی ایسے سخت مسہل دیے ہیں کہ ان کا اصلی حالت پر آنا مشکل

بلکہ محال ہوگیا ہے جو بظاہر نتیجہ مخالفت ارشاد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ کا ہے غور فرماوین

فصل ۲۵ - ضرورۃ الامام - ہان کبہی بناوٹی غصہ رعب دکھلانے کے لیے ظاہر کردیتے ہین اور دل آرام اور انبساط اور سرور مین ہوتا ہے ❊

جواب سبحان اللہ یہہ وصف امام الزمان کا تو مرزا صاحب نے پہلے سے بہی بڑہ کر وضع کرکے تحریر فرمایا ہے براہ مہربانی اس رشیدہ و بناوٹی وصف پر غور فرماوین کہ دل آرام و انبساط و سرور مین اور ظاہر مین زبان اور چہرہ سے بناوٹی غصہ اور وہ بہی خالی رعب دکہلانے کے لیے غرض اندر کچہ باہر کچہ تو مرزا صاحب غور کرین کہ اس میں اور نفاق اور تقیہ مین بظاہر کیا فرق ہے اور کیا یہ خصلت دوسرے امور کو بہی ساقط الاعتبار نہین کرتی کیونکہ ہر موقع تحریر و تقریر پر اس بناوٹی عادت سے شک و شبہ ہوسکتا ہے کہ یہ امر اسوقت واقعی صحیح وسچ نہین شاید بناوٹی ہو بلکہ امام الزمانی کی بہی اسی اصل بناوٹی پر بنا ہو ۔ غرض عادت تقیہ کیطرح کسی بات و فعل کا اعتبار نہین ہوسکتا اور لطف یہ کہ مرزا صاحب چونکہ بزبان خود امام الزمان ہین اور یہ وصف امام الزمان کا لازمہ ہے تو جو کچہ آپنے آجتک اپنی زبانی تحریر و تقریر مین نصیحت فرمائی یا غصہ سے نہی عن المنکر فرمایا اسپر بہی شک ہوسکتا ہے کہ وہ غصہ مرزا صاحب اور نہی عن المنکر بناوٹی اور رعب دکہلانے کے لیے ہوگا نہ حقیقی طور پر اور مرزا صاحب کا دل آرام و سرور مین تہا اور در اصل اسمین کراہت غصہ وغیرہ کچہ نہ تہا - اب مرزا صاحب فرماوین کہ اس وصف و خصلت کا اثر کہانتک پہونچا اور یہہ قابل تعریف ہوئی یا قابل مذمت و نفرت ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و صحابہ کبار کا ایسے اشخاص سے جنکو وہ دل سے پسند نہ فرماتے لیکن پہر بہی ان سے حسن اخلاق سے پیش آنا مروی ہے جیسا حدیث شریف مین آیا ہے اِنَّ رَجُلًا اِسْتَاذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہ

باقی بر صفحہ ۱۵۷

Marfat.com

علیہ وسلم فی وجہہ وانبسط الیہ فلما انطلق الرجل قالت عائشۃ یا رسول اللہ قلت لہ کذا وکذا ثم تطلقت فی وجہہ وانبسطت الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متی عاہدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ و فی روایۃ اتقاء فحشہ و یذکر عن ابی الدرداء انا لنکشر فی وجوہ اقوام وان قلوبنا لتلعنہم انتہی ان سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جن سے دلی الفت نہ ہو ان سے بھی رفق وخوش خلقی سے ملنا پیش آنا اخلاق حسنہ اور مطابق ارشاد ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقاہا الا الذین صبروا وما یلقاہا الا ذو حظ عظیم کے موافق ہے یعنے اخلاق فاضلہ کے لیے نفس کی مخالفت کرکے مخلوق الٰہی کی خیرخواہی مد نظر رکھکر انکو اچھا نمونہ دکھلانا عین عبادت احکم الحاکمین رب کریم واتباع سید المرسلین مخاطب بخطاب انک لعلی خلق عظیم ہے لیکن مرزا صاحب کا قاعدہ و وصف تو اسکے بالکل مخالف وبرعکس ہے یعنے خلاف تعلیم اسلام خلق ذمیمہ یعنے غصہ بناوٹی کا اظہار اور وہ بھی نہ خدا کے بلکہ محض اپنا رعب دکھلانے کے لیے جو کسیطرح بھی شریعت اسلامی مین جائز نہین افسوس اور تعجب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دام افتادہ مرید مرزا صاحب کے ان امور کو بھی حقائق ومعارف مین داخل کرکے قربان ہوئے جاتے ہین اللہ پاک ان کو بصیرت اور ہدایت بخشے آمین صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل یا عبادی کلکم ضال الا من ہدیت فاسألونی الہدی اہدکم وکلکم فقراء الا من اغنیت فاسألونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت الخ الحق انسان نہایت عاجز وکمزور ہے دعوے تو بہتیرا اور کرتا ہے تو کہان کا کہان جا پڑتا ہے اور بے شک وشبہ جب تک اللہ عزوجل کا فضل وکرم نہ ہو اسکا کہین اور کہیں ٹھکانا نہین اللہم ارحمنا واحفظنا من زلت الاقدام والافہام والاقلام امین۔

فصل ۲۶ - ضرورۃ الامام یہی وجہ ہے کہ اگرچہ حضرت عیسے علیہ السلام نے اکثر سخت لفظ اپنے مخاطبین کے حق مین استعمال کیے ہین جیسا کہ سور - کتے - بے ایمان

Marfat.com

بدکار وغیرہ وغیرہ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے کیونکہ وہ تو خود اخلاق سکھلاتے اور نرمی کی تاکید کرتے ہین بلکہ یہ لفظ جو اکثر آپ کے مونہہ پر جاری رہتے تھے یہ غصہ کے جوش اور مجنونانہ طیش سے نہین نکلتے تھے بلکہ نہایت آرام اور ٹھنڈے دل سے اپنے محل پر یہ الفاظ چسپان کیے جاتے تھے۔

جواب علاوہ معاذ اللہ سخت الفاظ کے استعمال کی نسبت سیدنا عیسے علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بالجزم ہرگز باور وقبول نہین کرسکتا کیونکہ قرآن مجید جس مین سیدنا مسیح ودیگر انبیاے علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مدح وثنا اللہ پاک فرماتا ہے اور مومنین کو تعظیم وتکریم کرنے کو یہ ارشاد صداقت وہدایت بنیاد ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اس قرآن مجید مین تو اسکا کچھ ذکر نہین ہے۔ بلکہ اسکے برخلاف قرآن مجید مین تو مسیح علیہ السلام کی نرم مزاجی اور ہر ناپسندیدہ اخلاق وخصلت سے سلامتی کے بارہ مین یہ ارشاد ہے وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا پھر مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے ایسے سخت الفاظ کی نسبت کچھ نہین فرمایا بلکہ فرمایا لیس المومن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش البذی۔ ان شر الناس منزلۃ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء فحشہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مہ یا عاہد تنی فحاشا جن سے ثابت ہے کہ لعن طعن فحش بدزبانی بدگوئی اللہ تعالے وتقدس کو نہایت ناپسندیدہ ومبغوض ہے اسیواسطے کسی مومن کا یہ شعار نہین پس جب مومن کے یہ شایان حال نہین اور وہ ان رزائل سے پاک ہوتا ہے تو انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام جو ہدایت کے منصب پر اخلاقی وروحانی وغیرہ تعلیم کے واسطے اخلاق فاضلہ کے ساتھ رحمت الٰہی سے دنیا مین تشریف لاتے ہین وہ تو بدرجہ اولے ان رزائل سے پاک ہوتے ہین سخت بے ادبی وتوہین ہے اگر کوئی نافہمی سے ایسے امور کی نسبت ان

Marfat.com

عالی شان مطہرین معصومین کی طرف کرے اعاذنا اللہ منہا نظر بران مسلمانون کی کیا مجال اور انکو کیا حاجت اور ضرورت ہے کہ محرف کتب کے حوالہ سے ایسے حرکات کی نسبت جماعت انبیاء مقربان الٰہی کی طرف کو قبول کرین ۳ - یہ تو مرزا صاحب ہی ہین کہ اس نبی معصوم علیہ السلام کی نسبت حوصلہ سے کچھ نہ کچھ تحریر فرماتے رہتے ہین اور یہ بیان بھی نہ معلوم کہ انکی جگہہ گدی نشینی کی ضرورت سے وہا خود بدولت کی درفشانی سب و شتم کو جائز و مباح قرار دینے کے لیے محرف کتب کی دستاویز پر دلیری و بیخوفی سے فرمادیا کہ "یہ لفظ اکثر آپکے مونہہ پر جاری رہتے تھے" اعاذنا اللہ من سوء الادب عاجز نہ مولوی نہ مباحث نہ کسی کی جگہہ گدی نشینی کا حاجت مند و خواہشمند لہٰذا عاجز تو ان کی بلکہ کسی نبی علیہ السلام کی شان مین بے ادبانہ کلمات کا اعادہ و نقل کرنا بھی معصیت اور موجب ناراضی و سخط رب غیور جانتا ہے اور ڈرتا ہے ؎ ای خنک جانے کہ عیب خویش دید ✤ ہر کہ عیبے گفت آن بر خود خرید ✤ حد خود بشناس و در بالا مپر ✤ تا نیفتی در نشیب شور و شر ✤ اور عاجز کو الہاما ارشاد بھی ہو چکا ہے ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ✤ بے ادب محروم ماند از لطف رب ✤ ۴ - پھر مسلمانون کو تو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے مخاطب صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ و مبارکہ کی پیروی و اتباع کا موجب ارشاد اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ حکم ہے تو پھر انکو کسی اور کے اخلاق کے نمونہ کی اور وہ بھی بے سند و بے دلیل و غیر معتبر کتب کے حوالہ سے جنکو مرزا صاحب خود بے اصل فرما چکے ہین کیا حاجت ہے ؟

فصل ۲۷ - ضرورۃ الامام - غرض اخلاقی حالت مین کمال رکھنا اماموں کے لیے لازمی ہے اور اگر کوئی سخت لفظ سوختہ مزاجی اور مجنونانہ طیش سے نہ ہو اور عین محل پر چسپان اور حسب الضرورت ہو تو وہ اخلاقی حالت کے منافی نہیں ہے -

جواب - یہ صحیح ہے کہ اخلاقی حالت مین کمال اماموں کے لیے لازمی ہے لیکن مرزا صاحب خود بدولت کے کمال کا پتہ و نشان بتلا دین کہ کہاں اسکا ظہور ہوا ہے ؟ اور اب تک جو کچھ مرزا صاحب کی طرف سے کمال اخلاق ظاہر ہوا اسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے جو کسی طرح امام تو

کہاں عام مومن کے بھی شایان حال نہیں ہاں اگر مرزا صاحب کمال کے معنے و مراد زیادتی و
فراوانی لیتے ہیں یعنے اگر کوئی ایک کہے تو اسکے مقابل ارشاد وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ
عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ کو نظر انداز کر کے اسکو اسکی دو چند سہ چند
کہکر بلکہ عاجز کم زبان بے گناہ اور کچھ بھی نہ کہنے والے کی بھی خبر لیتے لیتے بس نکرنا تو یہہ کمال
مرزا صاحب کا اظہر من الشمس ہے اور سب مانتے ہیں ۔ ۲ اگر مرزا صاحب کے نزدیک جب سوخت مزاجی
اور مجنونہ طیش نہ ہو تو جس قدر کوئی لعن طعن سب و شتم اپنے مخالف کو کرنا چاہے وہ سب جائز و مباح
ہے؟ تو براہ مہربانی قرآن مجید و حدیث شریف سے اسکی سند بیان فرماویں اور کیا ارشاد وَلْيَعْفُوْا
وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ
الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ بھی جو ابھی عرض ہو چکے ہیں وہ بھی مرزا صاحب
کے نزدیک کچھ قابل لحاظ و عمل ہیں یا نہیں ۳ یہ بھی غور فرماویں کہ سوائی قلیل گروہ مریدین مرزا صاحب
جو کسی سبب سے مرزا صاحب کی درفشانی سب و شتم سے بچ رہے ہیں کیا دوسرے تمام خاص و عام
مسلمین و مومنین ان لعن و طعن کا ہی محل ہیں اور انہی غریبوں پر ان کو چسپان کرنے کی
مرزا صاحب کو اشد ضرورت تہی اور کس لیئے کیا اسلیے کہ وہ بیچارے مرزا صاحب
کے پاس حاضر ہوکر فیض و کمالات اخلاق مذاق اڑالی جائیں ۔

فصل ۲۸ ۔ ضرورۃ الامام اور یہ بات بیان کردینے کے لائق ہے کہ جنکو خدا تعالی
کا ہاتھ امام بناتا ہے انکی فطرت میں ہی امام کی قوت رکھی جاتی ہے اور جس طرح الٰہی فطرت
نے بموجب آیۃ کریمہ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ہر ایک چرند و پرند میں پہلے سے وہ قوت رکھدی ہے
جسکے بارہ میں خدا تعالے کے علم میں یہ تہا کہ اس قوت سے اسکو کام لینا پڑیگا اسی طرح ان
نفوس میں جنکی نسبت خدا تعالی کے ازلی علم میں یہ ہے کہ ان سے امامت کا کام لیا جاویگا
منصب امام کے مناسب حال کئی روحانی ملکے پہلے سے رکھی جاتی ہیں اور جن لیاقتوں کی
آئندہ ضرورت پڑے گی ان تمام لیاقتوں کا بیج ان کی پاک سرشت میں بویا جاتا ہے ۔

Marfat.com

جواب بار بار وہی بات کبھی فطرت مین امامت کی روشنی رکھدینا اور کبھی فطرت مین امامت کی قوت رکھی جانا خیر یہ مرزا صاحب کی عادت مستمرہ ہے کہ عبارت مین اعادہ و تکرار کی کبھی پرواہ نہین کرتے لیکن عاجز اوسی پہلے جواب پر اکتفا کرتا ہے جو عرض ہوچکا ہے۔ ۲۔ "خدا تعالی کا ہاتھ امام بناتا ہے" یہ بھی تکرار ہے جسکے لیے وہی عرض ہے کہ اور مخلوق کو کون بناتا ہے۔ ۳۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جب کسی قوت کا ظہور ہوتا ہے تب ہی دوسرون کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوت اسکی فطرت مین ہے جسطرح مرزا صاحب اول قانون و عدالت انگریزی کے شغل مین اور اپنے مقدمات وغیرہ مین مصروف تھے سو تب کسی کو کیا معلوم تھا کہ مرزا صاحب مین مہدویت مسیحیت مجددیت و امام الزمان کی قوتین بھی ہین اسیطرح کسی اور عاجز بندہ کی فطرت مین وہی قوتین امام الزمانی وغیرہ کی اگر خالق مالک علی کل شئے قدیر نے رکھی ہین جنکا ظہور بوقت ظہور کام و منصب کے ہونا ہی تو مرزا صاحب انکا وجود بدولت کے سامنے کیون محال خیال فرماتے ہین امامت کوئی منصب نبوت تو نہین کہ اسکو ختم ہوئی تیرہ سو برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرچکا ہے اور اللہ عزوجل کا ایسا خزانہ نہین کہ اس مین کسی شئے کی کمی ہو۔ ۴۔ آیۃ شریف اعطی کل شئ خلقہ ثم ھدی مرزا صاحب نے پوری کیون نہین تحریر فرمائی؟ کیا اسلیے کہ آخر ہی جملہ ثم ھدی مرزا صاحب کے مدعا کے کچھ مخالف پڑتا ہے؟ اپنی بات کی اس قدر پاس و پچ کی کیا ضرورت ہے قرآن مجید کے تو حرف حرف مین برکات اور دس دس نیکیان ہین جنکے حصول کی مومنون کو ہمیشہ حاجت و پیاس رہتی ہے۔

فصل ۲۹۔ ضرورۃ الامام ص۸ اور مین دیکھتا ہون کہ امامون مین بنی نوع کے فائدہ اور فیض رسانی کے لیے مندرجہ ذیل قوتون کا ہونا ضرور ہے۔

جواب۔ غور فرماوین کہ ایک شخص واحد کی مفروضہ قوتین تمام جہان کے لیے کیونکر بمواقع [illegible] خاطر ہوسکتی مین مثلاً اگر مرزا صاحب فرماوین کہ امام مین ایسی قوت کا ہونا ضروری ہے کہ اسکو گھر مین ہزار ہا روپیہ کا زیور ہوتا کہ امام جب چاہے اپنی جائداد کو جس مین اور ورثا کا بھی حق ہو اسکو عوض رہن کرکے اسکو لے جیسا مرزا صاحب نے خود رہن زمین باغ مین عمل کیا ہے تو فرماوین

Marfat.com

کہ دوسرا غریب مفلس امام جو امام الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم چلنا پسند رکھتا ہو وہ یہ قوت کہاں سے بہم پہونچاوے - ۲ - اسی طرح اگر مرزا صاحب فرماویں کہ امام میں ایسی قوت ہونی ضروری ہے کہ اسکے واسطے عرق کیوڑہ و بید مشک کی گاگرین خس ٹٹی مشک وغیرہ اشیا مسافت دور دراز سے چلی آویں جیسا مرزا صاحب کے واسطے آتی ہیں تاکہ لوگوں کو اس طرح کی خاطر تواضع امام کی ثواب سے فیض پہونچے تو فرماویں کہ دوسرا غریب آدمی جو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کیطرح شہد کا شربت بھی جو بلا درخواست و بلا اشراف نفس آیا ہو پینا پسند نکرے وہ کیونکر اسکو پسند و منظور کریگا یا آپ کہیں کہ امام قانون دان ایسی قوت والا صاحب حوصلہ ہو کہ طرح طرح کے اقرار و مدار اور وعدہ کرکے روپیہ قیمت کتب و قبولیت دعا عطای فرزند وغیرہ کے نام و اعتبار پر پیشگی حاصل کر کر اپنے قبضہ و تصرف میں لے آوی اور پھر وعدہ وغیرہ کو بالاے طاق رکھکر پیچھے مریدین سے مشتہر کرادی کہ امام وقت و خلیفہ اللہ کو بنیوں - بقالوں - تنگ دلوں - زر پرستوں کی سے حساب کتاب سے کیا کام گویا جو کچھ امام کسی وعدہ کرکے لے وہ مثل مال غنیمت کے ہے جیسا اخبار الحکم میں شائع ہوا - مگر جو شخص توکل علے اللہ اور کسب حلال کو فرض سمجھے اور ہاتھ کی مزدوری سے کماکر کھانے کو بموجب حکم حدیث شریف ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل من عمل یدیہ پسند کرے اور حق العباد کے مواخذہ سے از بس خائف و ترساں ہو تو اُس بیچارہ سے یہ کام اور یہ حوصلہ کیونکر ہو سکے گا وغیرہ اسیطرح اور بہت نظائر ہیں لیکن بخوف طوالت بس کرتا ہوں ۳ ہاں سیدہی طریق ہی بجائے اپنے ایجاد طبع و مجوزہ اوصاف و قوتوں کے اگر یہ کہدیں کہ امام میں ظاہری باطنی اتباع سید الاولین و الآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت و وصف ہو تو اسکو بچون و چرا مسلمان ہاں لیں گے وبس -

فصل ۳۰ - ضرورۃ الامام - اول قوت اخلاق چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں اور سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اسلیے ان میں اعلے درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ انکے فیض سے محروم

Marfat.com

زہین یہ نہایت قابل شرم بات ہی کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پہر اخلاق رذیلہ مین گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرہ بہی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام الزمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنی ادنی بات مین سونہہ مین جہاگ آتا ہے آنکہین نیلی پیلی ہوتی ہین وہ کسی طرح امام الزمان نہین ہو سکتا لہذا اسپر آیت اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے

جواب اخلاق کا ذکر مرزا صاحب پہلے بہی کر چکے ہین پہر اسی کو بار بار تحریر فرماتے ہین اگرچہ جواب عرض ہو چکا ہے لیکن بقیہ اب عرض ہے مرزا صاحب کا اختیار ہے کہ یہ درفشانی تو خود بدولت کرین اور دوسرے غریبون کو **اوباش سفلہ۔ بدزبان** اور جو چاہین بناوین لیکن ز انصاف سے سوچین کہ جو جو سخت الفاظ ضعیف العمر مولویان عالمان مصروف درس قرآن مجید وحدیث شریف واوراد و وظائف وذاکرین الله فقراء وغیرہ کی نسبت مرزا صاحب کی زبان وقلم سے نکلے ہین ویسے یا ان سے نصف وربع ہی ان مین سے کسینے بہی اپنی زبان سے کبہی نکالے ہین؟ ہرگز نہین۔ ۲۔ اگر مرزا صاحب فرماوین کہ ہماری فتوی مین انہون نے کافر دجال وغیرہ الفاظ لکہے ہین تو اسکی نسبت یہ عرض ہے کہ وہ ایک شرعی مسئلہ کے متعلق ہین کہ جسکے عقاید خلاف اسلام قرآن مجید وحدیث شریف ہون وہ ایسا ہے ورنہ مرزا صاحب کی طرح سب وشتم لعن وطعن فواحش وغیرہ جو آپ نے نام بنام درفشانی کی ہے ایسے ہرگز نہین علاوہ ازین مرزا صاحب تو اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے دعویدار ہین لہذا برداشت وصبر ہی مناسب تہا نہ یہ کہ اس سی سو درجہ زیادہ کہ کہ بہی بس نہ ہو اور آئے دن لکہتے ہی رہین اور لطف یہ کہ یہ عملدرآمد نہ قابل شرم ہو نہ اخلاق رذیلہ مین شمار ہو نہ کچی طبیعت والے بنین اور اسپر اعلے درجہ کی قوت اخلاق الله عزوجل کی دوستی تحمل وامام الزمانی غرضکہ کسی مین بہی فرق نہ آئے بلکہ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ کے مصداق بنے رہین یہ عجیب قابل تعریف ضبوطی ہے کہ اس مثال کیطرح جو ایک کتاب مین درج ہے سو جوتے ٭ ن وضو محکم الخ وضو مین کسیطرح بہی شکست نہین آتی۔ لیکن یہ خوبی بظاہر اسی عمدہ نسخہ کی ہے جو مرزا صاحب نے ایجاد فرمایا ہے کہ جو مرضی ہو

Marfat.com

و زبان وقلم پر آوے کہا جاوے صرف طیش نفس مجنونانہ جوش ہونے مین جہاگ آنکھین نیلی پیلی نہ ہون دل آرام وانبساط وسرور مین ہو پھر کچھ حرج نہین سبحان اللہ ۳۳- اس نسخہ سے تو تبرہ باز شیعون کو بھی اچھا حیلہ وبہانہ ہاتھ آتا ہے وہ کہہ سکتے ہین کہ ہم جو کچھ کہتے وکرتے ہین محل ومصلحت وقت سے کرتے ہین ہمارا دل آرام انبساط وسرور مین ہوتا ہے کیونکہ ہمکو اسی تبرہ بازی ہی میں سرور ہے لہذا ہم اصول حکمت اخلاقی کی کچھ مخالفت نہین کرتے انتہے۔ اس نسخہ پر مرزا صاحب کا ان کو شکر گذار ہونا چاہیے کہ اہل سنت والجماعت کے ایک بڑی بھاری اعتراض سے ان کو بری کر دیا گو محتاط واہل علم شیعہ اول بھی اس قابل شرم عمل تبرہ کو برا جانتے تھے اپنے اختیارات سوائے امام الزمان کے اور کون عمل مین لاسکتا ہے ۳۴ - دوسری غریب مسلمان بھی جو انک لعلی خلق عظیم سے حصہ حاصل کرنے کی خاطر طرح طرح کے مجاہدات سعی وکوشش کیا کرتے ہین وہ بھی اس نسخہ سے اچھا فائدہ حاصل کرسکتے ہین کہ جو زبان پر آوے گالی گلوج وغیرہ کسیکو کہہ لین لیکن طیش مجنونانہ جوش نہ ہو اور زبان سے کہدین کہ دل آرام مین ہے پھر انک لعلی خلق عظیم کے اچھے خاصے مصداق ہین کسی محنت مجاہدہ کی کیا ضرورت ہے گویا مرزا صاحب کا یہ فیض عام ہوگیا۔ جزاہ اللہ بما ھو اھلہ

فصل ۳۱ - ضرورۃ الامام . دوم قوت امامت ہے جسکی وجہ سے اسکا نام امام رکھا گیا ہے یعنے نیک باتون اور نیک اعمال اور تمام الٰہی معارف اور محبت الٰہی مین آگے بڑہنے کا شوق یعنے روح اسکی کسی نقصان کو پسند نکرے اور کسی حالت ناقصہ پر راضی نہ ہو اور اس بات سے اسکو درد پہونچے اور دکھہ مین پڑے کہ وہ ترقی سے روکا جاوے یہ ایک فطرتی قوت ہے جو امام مین ہوتی ہے اور اگر یہ اتفاق بھی پیش آوے کہ لوگ اسکے علوم ومعارف کی پیروی کرین اور اسکو نور کے پیچھے چلین تب بھی وہ بلحاظ اپنی فطرتی قوت کے امام ہے۔ غرض یہ دقیقہ معرفت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ امامت ایک قوت ہے کہ اس شخص کے جوہر فطرت مین رکھی جاتی ہے کہ جو اس کام کے لیے ارادہ الٰہی مین ہوتا ہے اور اگر امامت کے لفظ کا ترجمہ کرین تو یون کہہ

Marfat.com

سکتے ہین کہ قوت پیشروی غرض یہ کوئی عارضی منصب نہین جو پیچھے سے لگ جاتا ہے بلکہ جسطرح دیکھنے کی قوت سننی کی قوت اور سمجھنے کی قوت ہوتی ہے اسیطرح یہ آگے بڑہنے اور الٰہی امور مین سب سے اول درجہ پر رہنے کی قوت ہے اور انہین معنون کیطرف امامت کا لفظ اشارہ کرتا ہے۔

جواب۔ بات تومختصر ہے جسکو مرزا صاحب نے خواہ نخواہ بے ضرورت عبارت طول کر کے لکھا ہے کہین آگے بڑہنے کا شوق۔ نقصان پسند نکرنا۔ حالت ناقصہ پر راضی نہ ہونا۔ ترقی کے روکے جانے سے درد پہونچنا۔ کہین دقیقہ یاد رکھنے کے لائق بنادیا وغیرہ **غرض** ایک ہی مطلب کو بار بار دوسرے الفاظ مین بیان کر کے بے فائدہ تحریر کا حجم بڑہایا ہے۔ یہ تو مسلم ہے کہ مرزا صاحبکو فرصت اور فراغت اور ثناے خود بخود گفتن کا عشق ہے **لیکن** اس تکرار وطوالت فضول سے حاصل کیا؟ بات وہ جو ظہور مین آوے سو جو کچھ قوت امامت آجتک مرزا صاحب سے ظہور مین آچکی ہے اسکا ذکر تو اس تحریر مین اکثر ہے اور خاص امور کا ذکر اپنی جگہہ ہوا ہے آیندہ جو کچھ ظاہر ہوگا دیکھا جاویگا۔ ۲۔ ہان مرزا صاحب فرما سکتے اور فرمایا ہے کہ امام دوسرون سے آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے سو ہمنے (مرزا صاحب نے) جو کچھ ایفای **عہد۔ امانت۔ دیانت**۔ **حصول** فتوحی مین عمل کیا دیا جو تدابیر کین یا مولوی عالمان و فقراء و سجادہ نشینان وغیرہ مخلوق الٰہی کی جو خاطر کی اور خبر لی اور **تحریرین** فرمائین یہ دوسرے لوگون سے بڑھکر ہے یا نہ ہے؟ تو ان امور مین مرزا صاحب کی امامت بیشک قابل التسلیم ہے **لیکن** پھر یہ مشکل پیش آویگی کہ عملدرآمد و اظہار قوت امامت جن جن امور مین مرزا صاحب سے ہوا یہ نیک باتون نیک اعمال الٰہی معارف اور محبت و تقرب الٰہی و نور وغیرہ مین کیونکر داخل ہوسکتا ہے **سو** مرزا صاحب کو کمالات فصاحت بلاغت وحقائق ودقائق کا بڑا دعوی ہے یہ تو غور کرین کہ جو دقیقہ یاد رکھنے کے لائق مرزا صاحب نے فرمایا وہ کیا دقیقہ ہے اور اسکے یاد رکھنے سے حاصل کیا وہ تو کئی مرتبہ آپ کہہ چکے ہین صفحہ مین آپ نے کہا ہے کہ "جسکو خدا تعالی کا ہاتھہ امام بناتا ہے انکی فطرت مین امامت کی قوت رکھی جاتی ہے" مدعا اور مطلب تو ایک ہی ہے صرف لفظ دوسرون مین لکھکر یاد رکھنے کے

Marfat.com

لائق بنادیا ہے پھر ۴ ہر ایک جانتا ہے کہ تمام مخلوق کی جبلت وفطرت کا یہی حال ہے انسان۔ حیوان۔ روباہ۔ کوا۔ بھیڑیا۔ بچھو۔ مکار۔ ودغاباز وغیرہ سب مخلوق اپنی اپنی فطرت کے موافق کام کرتے ہیں اور عاجز کا اسپر ایمان ہے کہ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی یعنے بعد خلق خالق محسن وحکیم نے جو چاہا ہدایت کی اُسکو ہر طرح سے اختیار ہے اور آیات قرآن مجید سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ۔ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ۔ وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى۔ آدم علیہ السلام کے حق میں فرمایا اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى۔ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ وغیرہ ۵ نہ معلوم مرزا صاحب اسپر کیوں زور دیتے ہیں اور بار بار لکھتے ہیں کہ فطرت ہی ہیں ہر شے رکھی جاتی ہے مرزا صاحب کا اس سے کیا مدعا حاصل ہوتا ہے۔ کیا یہ کہ خود بدولت اول ہی امام بنے بنائے دنیا میں تشریف لائے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہو تب ہی امامت تو کاموں سے ثابت ہوگی دیکھیے کئی نسب سے سید ہوتے یا عام انسانی نسل سے افضل ہونے کے دعویدار ہوتے ہیں لیکن فضیلت وبزرگی تو تب ہی ہوگی جب سیدوں اور انسانوں والے کام ظاہر ہونگے اور اگر کوئی حیثیت اسم کو خیرباد کہکر فسق وفجور حیلہ وحوالہ ناجائز وسائل سے پیٹ پالنے میں مصروف یا انسان ہو کر تکبر وتعلی ودرندگی اور ایذا رسانی مخلوق میں مشغول ہو تو اسکی جبلت اور فطرت کی عمدگی کے

Marfat.com

دعوی کا کیا فائدہ اور کیا نتیجہ ہے ۶ علاوہ ازین اگر یہی مان لین کہ ہمہ قدرت ہمہ اختیار روالاعلی
کل شئ قدیر جو چاہے اور جب چاہے اول یا بعد مین کردے بناوے فطرت مین یا بعد مین تو اس
مین کیا حرج ہے بلکہ ارشاد وَلِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ کے عین
مطابق ہے ۷ عاجز کو تو ایسا سوجھایا گیا کہ علیم بذات الصدور اللہ جل جلالہ نے جو قرآن مجید مین
اٰمَنُوْا کے ساتھ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی برابر قید و تاکید لگائی ہے اسمین یہی حکمت ہے کہ مخلوق
الٰہی کسیکی فرضی فطرتی جوہرواری کی مجرد دعوی سے دھوکہ مین آجاے بلکہ اسکے اعمال کو
اسکے دعوی کو جانچین اور پرکھین اور انجیل مروجہ مین بھی اگرچہ وہ بوجہ تحریف مسلمہ قابل سند
نہین (جسکے حوالہ سے مرزا صاحب نے حضرت مسیح علیہ السلام پر دشنام دہی کے عادی ہونیکا
الزام لگایا ہے) یہی ہے کہ درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اٰمَنُوْا کے
ساتھ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کا ہونا لازمی ولابد ہے تاکہ اگر جنگلی آک کا زہریلا کڑوا ثمر آم ہم شکل
وہم رنگ ہونے کے باعث اصلی شیرین آم ہونیکا دعویدار ہو تو کھانیوالے کو ضرور ہے کہ اول اچھی
طرح سوچ سمجھ کر تشخیص کرلے ایسا نہو کہ اسکی شکل وشباہت سے دھوکہ کھا کر اسکو اصلی بیٹر آم کا ثمر سمجھ
بعد مین پشیمانی اٹھاوے ۸ پھر مرزا صاحب فرماتے ہین کہ اگر اس امام کی کوئی پیروی نکرے تب بھی
بلحاظ فطرت وہ امام ہے یہ عجیب فلاسفی بھی توضیح کے قابل ہے کہ جب ایک شخص تنہا ہوا تو اسکو
پیشرو (امام) یا پس رو سے تعبیر کرنا کونسی عقلمندی ہے پس و پیش کی تمیز جب ہی ہوسکتی ہے
جب کوئی آگے یا پیچھے ہو اور جب بیچارہ اکیلا ہو تو کیا معلوم کہ دوسرے کے مقابلہ پر آگے چلنے
والا ہے یا پیچھے رہ جانے والا ۹ انبیا علیہم الصلوۃ والی مثال یہان مطابق نہین ہوسکتی
کیونکہ انکی نبوت رسالت اور امامت تو اللہ عزوجل کی طرف سے مسلمہ ہے اور انہون نے فرائض
منصبی بھی ادا کردیے خواہ بدبختی سے کوئی انکی پیروی نکرے وہ تو ضرور بہرحال نبی رسول
وامام ہی ہین لیکن یہان تو ابھی یہی امر ثبوت طلب ہے کہ امامت متدعویہ مرزا صاحب
بہادر کی خود ساختہ ہے یا اللہ عزوجل کیطرف سے ۱۰ اگرچہ خداتعالی کی طرف سے نہونے پر

Marfat.com

مشاہدہ تجربہ دیرینہ ملاقات و معاملات اور پھر الہامات سے خاکسار کی تو پوری تسلی و تشفی ہو چکی ہے فالحمد للہ ۹ پھر یہ فرمانا کہ "یہ کوئی عارضی منصب نہیں" بجواب عرض ہے کہ مستقل و قدیمی کہاں سے ہوا جب نہ فقط آدمی بلکہ سب دنیا ہی عارضی ہے تو منصب کیا چیز ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ تا زیست ضرور آدمی کے ساتھ ہر حال میں رہتا ہے تو یہ بھی نہیں ہے آیات کریمہ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ صاف فرما رہی ہیں کہ مالک قادر کا ہر طرح سے ہر چیز پر کامل اختیار ہے جو چاہے کرے۔ دیکھیے اس زندگی میں آدمی کی آنکھ کان و دیگر اعضا موہوبہ ناشکری و شامت اعمال سے چھین کر وہ ان سے محروم کیا جاتا ہے اسیطرح روحانی ملکات و مناصب اگر تغیر حالت ناشکری تعلی و تفاخر۔ ایذا و تحقیر مخلوق الٰہی کے باعث چھین جاویں تو کیا تعجب اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۱۱ اب خیال فرماویں کہ اس حالت میں منصب عارضی ہوا یا مستقل قدیمی مستقل قدیم لم یزل لا یزال حی و قیوم تو ایک ہی ذات پاک منزہ ہے و بس ۔ ۱۰ ۔ ہاں اگر مسلمان اپنے اصلی منصب عبودیت کو مدنظر رکھکر فرمان بردار و حلقہ بگوش احکام قرآنی و تعلیمات و ہدایات روحانی سرور کائنات آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام ہمیشہ رہیں اور کسی حالت پر فخر تکبر۔ و تعلی نہ کرکے مدام قولاً و فعلاً رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۱۲ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ ؎ جز خضوع و بندگی و اضطرار * اندران حضرت ندارد اعتبار * تاج ازان اوست وزان ما کمر * وای او کز حد خود دارد گذر * والی حالت میں مصروف رہیں تو اسکے فضل و کرم پر امید واثق ہے کہ ایسے مناصب بھی وہ ذات پاک دوامی طور پر برقرار رکھے اور یہ سب اسکی توفیق و احسان پر موقوف ہے ورنہ انسان بیچارہ کی کیا حقیقت و ہستی ؎ جہان آفرین گر نہ یاری کند * کجا بندہ پرہیزگاری کند * ؎ ہر دلے را سجدہ ہم دستور نیست * مزد رحمت قسمت ہر مزدور نیست * لیک استغفار ہم در دست نیست * ذوق

۹ اور اللہ غالب ہے ہر کام پر غالب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور جو چاہتا ہے عمل کرتا ہے اور جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے ۱۰ کیا پس نڈر ہو گئے تدبیر الٰہی سے پس نڈر نہیں ہوتے تدبیر الٰہی سے مگر قوم خسارہ پانے والی ۱۱ اے رب ہمارے ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو ہم کو بخشش اور رحم نہ کرے تو ہم خسارہ پانے والوں سے ہو جاویں گے ۱۲ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مار اور مسکینوں کی زمرہ میں میرا حشر کر

Marfat.com

تو بہ نقل ہر سرست نیست +

فصل ۲۳۔ ضرورۃ الامام صفحہ ۹ تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لیے ضروری اور اسکا خاصہ لازمی ہے چونکہ امامت کا مفہوم تمام حقائق و معارف اور لوازم محبت اور صدق اور وفا مین آگے بڑہنے کو چاہتا ہے اسلیے وہ اپنے تمام دوسرے قوے کو اسی خدمت مین لگا دیتا ہے اور رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کی دعا مین ہر دم مشغول رہتا ہے اور پہلے سے اسکے مدارک اور حواس ان امور کے لیے جوہر قابل ہوتے ہین اسلیے خدا تعالی کے فضل سے علوم الہیہ مین اسکو بسطت عنایت کی جاتی ہے +

جواب علم کے بارہ مین کچہ باب اول مین شرط عالم و خاندانی کے ذیل مین اور کچہ آیندہ بذیل حقائق و معارف و صرفی نحوی غلطیان وغیرہ کے جو عرض ہوا اسکو ملاحظہ فرماوین قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا[1] کی تعلیم مع اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ وَاللّٰهِ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ وغیرہ عاجز کو بذریعہ الہام ہوتی رہتی ہے اور گو عاجز کو ہرگز کسی قسم کا دعوی نہین **لیکن** بفضلہ تعالے یقین کامل ہے کہ یہ احسانات انعامات و احکام بے وجہ و محبت نہین +

فصل ۳۳۔ ضرورۃ الامام۔ اور اسکے زمانہ مین کوئی دوسرا ایسا نہین ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت مین اسکے برابر ہو۔

جواب۔ زبان اور قلم سے ہر ایک جو چاہے دعوی کرے اور اپنے آپ کو بنالے لیکن بات وہ جو محض قول ہی نہ ہو بلکہ فعل سے ثابت و ظاہر ہو جاوے مرزا صاحب نے فرمایا تہا کہ قرآنی معارف جاننے مین کوئی دوسرا اسکے برابر نہ ہو بہت اچہا رسالہ ضرورۃ الامام مین جو آیات قرآن شریف مرزا صاحب نے تحریر فرمائی ہین ان مین (اول) وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ کو وَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ مِنْ قَبْلُ تحریر فرما دیا **دوم** اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ کا اخری جملہ ثُمَّ هَدٰى نہ معلوم مخالف مدعا ہونے یا کسی اور سبب سے بالکل چہوڑ دیا لکہا ہی نہین **سوم** وَاللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

[1] اور دعا کرتے رہو کہ اے میرے پروردگار مجھے اور زیادہ علم نصیب کر ۱۲ ۵ رحمان نے قرآن سکھایا ۱۲ ۵ اور اللہ تیرا پروردگار تجھکو برگزیدہ کریگا اور تجھکو باتوں کی تعبیر سکھاویگا اور اللہ اپنے کام (یا ارادے) پر قادر ہے مگر اکثر لوگ نہین جانتے ۱۲

Marfat.com

کو اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ لکھا ہے چہارم احبار و رہبان مین امتیاز نہ کرکے یہود کو رہبان
لکھدیا جو در اصل نصاریٰ کے ہوتے ہین پنجم ترجمہ اور تفسیر آیات و احادیث مین جو حسب پسند خاطر کی منشی
فرمای نیز تفسیر آیات جو شہادت القرآن مین مفید مدعا خود خلاف کبر ارامت جسکا ذکر دوسرے موقع پر
ہے وہ علادہ رہی۔ اب غور فرماوین کہ یہی قرآنی معارف ہین جن مین کوئی دوسرا مرزا صاحب کے
برابر نہین معارف تو بجای خود آیات بہی صحیح نہین لکہین اور عام فہم امور بہی درست نہین بیان
کیے عاجز تو کوئی عالم مولوی نہین اور نہ ایسے امور کی طرف توجہ لیکن یہ ایسے عام فہم امور ہین
کہ عام کم علم مسلمان قرآن خوان بہی انکو جانتے اور سمجھتے ہین اور ایسی غلطیون کو کلام رب
عزیز مین گناہ جانتے ہین۔ ۲۔ مرزا صاحب شاید یہ فرماوین کہ یہ سہو کاتب ہین وغیرہ لیکن لطف
تب ہے کہ مرزا صاحب اصل مسودہ دستخطی خود بدولت اسکے ثبوت مین اطمینان معترضین کے
لیے پیش کرین جس سے ثابت ہو کہ بیشک سہو کاتب ہی۔ اگرچہ احبار یہود کو بار بار رہبان لکھنا وغیرہ
تو کسی صورت مین سہو کاتب ہو نہین سکتا و یا ستید با صاف ہو سنین اہل اللہ کی طرح اعتراف فرماوین
کہ ہم سے ہی ایسا ہوا ہے لیکن یہ امر بوجہ گی دعاوی بے شمار بظاہر خیلے مشکل و دشوار معلوم
ہوتا ہے اور دوسری طرف رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا الخ کے اقرار کرنے والے کی اولاد و نسل کے لیے
کچہ مشکل و دشوار بہی نہین ہے کیونکہ بنی آدم انسان سی غلطیان ہوتی ہی ہین پہر مرزا صاحب
سے ہونا کیا تعجب دکیا حرج ہان غلطی کا اعتراف اور اسپے توبہ لازمی و فرض انسانی ہے اور ہیر
ہٹ و اصرار نسبت شیطانی اللّٰہم اجعلنا من التوابین واجعلنا من المتطہرین سبحانک اللّٰہم و
بحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔ ۳۔ رہا کمالات افاضہ و اتمام حجت
انکا بہی ان ہی امور پر قیاس کرنا چاہیے اور انکی نسبت پہلے کچہ عرض بہی ہو چکا ہے۔

فصل ۳۴ ضرورۃ الامام۔ اسکی راے صائب دوسرون کے علوم کی تصحیح کرتی ہے۔

جواب بقول ع کو خویشتن گم ست کرا رہبری کند ۔ جسکو اپنی غلطیون کا ہی پتہ نہ لگے اور
انکو سالہا سال تک صحیح نہ کرسکے جیسا کہ مرزا صاحب نے امام الصلح مین خود اعتراف کیا ہے۔ اور نہ

Marfat.com

غلطی کو سمجھ سکے وہ دوسرے کے علوم کی کیا تصحیح کرے گا ہان اگر زبردستی خدا کا خوف چھوڑ کر اپنی غلطی کا اقرار نکرے اور خواہ نخواہ فضیلت جتانے کو دوسرون کی غلطیان بنا کر انکی تصحیح کرتا جاے اسکو کیا کہین اور اسکا کیا علاج مثلاً جو کوئی لیلۃ القدر کو جسکو اللہ جل جلالہ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فرما وے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہی اسکی نہ صرف تعریف فرماوین بلکہ حکم دین تحروا الیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان اور اس مین دعا اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی پڑہنے کی ہدایت کرین اور دیگر فضیلتین بیان فرماوین لیکن وہ بہادر بے خوف بے ضرورت اسکو ظلمت کا زمانہ قرار دے جیسا کہ مرزا صاحب نے فتح اسلام صفحہ ۴۵ مین لکہا ہے "کہ تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جسکی ظلمت کمال کی حد تک پہونچ جاتی ہے۔ درحقیقت یہ رات نہین ہے یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے" آپ غور و انصاف فرماوین کہ یہی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی و محبت ہے کہ وہ فرماوین وہ رات ہے اسکو عشرہ آخر کے وتر رمضان مین تلاش کرو اور آپ مخالفت اور مقابلہ سے حقیقت فہم بنکر کہین کہ درحقیقت یہ رات نہین یہ زمانہ ہے کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ معاذ اللہ زیادہ حقیقت جانتے ہین اور زور سے "درحقیقت" لکہکر ان کی مخالفت کرتے ہین۔ فتدبر ۲ اور ایسا ہی نزول ملائکہ مین انکے شخصی وجود کے ساتھ زمین پر اترنے سے انکار اور حضرت جبریل علیہ السلام کا اپنا نورانی سایہ ڈالکر مستعد کو دل مین اپنی عکسی تصویر لکہدینا ۳ روح القدس روح الامین شدید القویٰ ذو الافق الاعلے ان حالتون کے نام ہین جو خالق اور مخلوق کی محبت کے جوڑ سے متولد و پیدا ہوتی ہین۔ ۴ جبرائیلی نور کا ہیڈ کوارٹر آفتاب ہے۔ ۵ تاثیرات نجوم ۶۔ دجال سے مراد ہر ایک حق پوش دجال دنیا پرست یک چشم جو دین کی آنکہ نہ رکہتا وغیرہ۔ ۷ اسیطرح دوسرے شرعی و دینی مسائل کو اپنے مطلب و مدعا کے لیے بنا لینا ۸ اور مسیح علیہ السلام کے معجزات والی آیات قرآن مجید کو متشابہات بلکہ معجزات کو مسمریزم تاثیر کہنا ۹ صریح صریح احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین خلاف سلف و خلف کبرا است خواہ

Marfat.com

بخواہ کچھ کا کچھ لکھے وغیرہ تو کیا تصحیح علوم و راے صائب ہونے کے یہی علامات و نتائج ہیں۔ شاید حصول قوی اثر تسٹر الہ ہیں جس میں الہام خود بدولت جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا کی مرزا صاحب نے صداقت ثابت کی ہے اس میں بلحاظ ظاہر خیال کرتے ہوں کہ ہماری راے صائب پڑی ہے اس حیلہ سے فتوی حاصل کر لیا لیکن خوش قسمتی سے کسی کی علوم کی صحت کا باعث یہ بھی نہیں ہوئی۔ بلکہ مسلمانوں کے لیے باعث حیرانی و افسوس ہوئی کہ یہ دعاوی صدق و راستی سے اور یہ کار روائی خلاف حق ہے ؛

فصل ۵۳۔ ضرورۃ الامام۔ اگر دینی حقائق کے بیان میں کسیکی راے اسکی راے کے مخالف ہو تو حق اسی کی طرف ہوتا ہے کیونکہ علوم حقہ کے جاننے میں نور فراست اسکی مدد کرتا ہے اور وہ نوران چمکتے ہوئے شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

جواب۔ یہ عبارت گذشتہ کا اعادہ و تکرار ہے۔ بہر حال مجرد دعوی سے اور زبانی کہنے سے کہ حق ہماری طرف ہے ہرگز حق ثابت نہیں ہوتا بلکہ حق ثابت ہوتا ہے دلائل و براہین سے اور سب سے بڑھکر اللہ عز و جل کی کلام پاک سے جیسا ارشاد ہے وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ۔ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ پ ۲۵۔ یہ عمدہ اور خوشی کی بات ہو کہ اس امر کا فیصلہ ہو جاوے کہ حق مرزا صاحب کی طرف ہی ہے سو اگرچہ امور تو بہت ہیں اور حقائق دینی بھی اعلے علوم ہیں لہذا ان سب کو دوسرے موقع کے واسطے رکھکر سردست زیادہ نہیں دو آیات قرآن مجید کی فقط صحت عبارت ہی کی نسبت جو عام مسلمانان اور کم علم حافظان قرآن مجید بھی سمجھ سکتے ہیں اور قرآن مجید سے بڑھکر کوئی دینی حقائق بھی نہیں ہو سکتے۔ اور جنکی نسبت عاجز نے بجواب **فصل ۳۳**۔ اور نزول و رویت ملائکہ کی نسبت بحوالہ احادیث بجواب عبارت صفحہ ۱۶ ضرورۃ الامام عرض کیا ہے ان میں اگر مرزا صاحب خود بدولت کی طرف حق ثابت کر دیں یعنے وہ آیات اسیطرح ثابت ہوں جسطرح مرزا صاحب نے اپنے رسالہ میں تحریر

Marfat.com

فرمائی ہین اور ترول ملائکہ مدلائل شرعیہ وارشاد سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم ویسا ہی متحقق ہوجاوے جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے تو عاجز ان مین حق انکی طرف مانکر بعد ہین دوسرے امور دینی حقائق بیان فرمودہ مرزا صاحب استفسار کریگا اللہ تعالے عزوجل کرے کہ اسی طرح دیگر اختلافات بہی رفع ہوکر فیصلہ ہوجاوے اور عاجز کو الہاما یہ دعا بہی تعلیم ہوتی ہے اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَیۡرُ الۡفَاتِحِیۡنَ ۝ نور فراست اور چمکتے ہوئے شعاعون کا حال بہی اس مین کہل جائیگا اگرچہ کچہ نور فراست کا حال مرزا صاحب نے خود بہی کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۱۴۱ مین یون بیان کیا ہے "اس جگہہ یاد رہے کہ مینے براہین احمدیہ مین غلطی سے توفے کے معنے ایک جگہہ پورا دینیکے کیے ہین وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہین مین بشر ہون اور بشریت کے عوارض سہو نسیان غلطی تمام انسانون کی طرح مجہ مین بہی ہین گو مین جانتا ہون کہ کسی غلطی پر مجہے خدا تعالی قائم نہین رکہتا مگر یہ دعوی نہین کرتا کہ مین اپنے اجتہاد مین غلطی نہین کرسکتا خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکہتا ہے کیونکہ سہو ونسیان لازمہ بشریت ہے مینے براہین احمدیہ مین یہ بہی اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام پہر واپس آئینگے مگر یہہ بہی میری غلطی تہی جو اس الہام کے مخالف تہی کہ جو براہین احمدیہ مین لکہا گیا کیونکہ اس الہام مین خدا تعالے نے میرا نام عیسے رکہا اور مجہے اس قرآنی پیشگوئی کا مصداق ٹہیرایا جو حضرت عیسی علیہ السلام کے لیے خاص تہی اور آئندہ آنیوالے مسیح موعود کی تمام صفات مجہ مین قائم کیئے الخ" اب مرزا صاحب خود ہی انصاف کرین کہ قرآنی حقائق معارف تو کہان خود اپنے الہام ہی کے سمجہنے مین کیسی غلطیان کہائین اور نور فراست کا کیا حال ہوا کہ آپ صاحب کیسی ضعیف و ناتوان رہی اور کس قدر سالہا سال کے بعد ان غلطیون پر آپ کو اطلاع ہوئی اور اب بہی کیا دلیل ہے کہ غلطی پر اطلاع ہوئی یا غلطی پر اور غلطی ہوگئی اور یہہ ہی امر ظاہر متحقق ہے بہر حال عاجز کو بہت خوشی ہوئی کہ الحمد للہ آخر آپنے بارے کچہ تو سہو و نسیان و غلطی کو قبول فرمایا ہے یہی غنیمت ہی بمقابلہ اس افضلیت تکبر و الوہیت و تفاخر و تعلی کی جسکا اظہار اب تک مرزا

صاحب کرتے رہے شکر ہے کہ اب ذرا تنزل فرما کر بشریت و لوازم بشریت کو منظور فرمایا ہے ۔ ۴
امید کہ مرزا صاحب اگر انابت سے دعا اور غور کرینگے تو انکو یہی معلوم ہوجاوے گا کہ الہام مین
کسی نبی و رسول کے نام پر پکارے جانے ہی سے وہ ملہم امت سے نکلکر وہی نبی اور رسول ہرگز نہین
بنجاتا کیونکہ نبوت و رسالت ختم ہوچکی ہے۔ اور یہ بہی غور کا مقام ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے الہامات
مین دوسرے بہی انبیا علیہم السلام کے نام سے اپنے تئین مخاطب ہونا لکہا ہے مثلاً آدم ابراہیم
یوسف ۔ داؤد سلیمان موسیٰ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ بلکہ ایک جگہہ مریم رضی اللہ عنہا بہی
لکہا ہے تو کیا اس سے آپ یہ سب کچہ بنگئے؟ اور اگر آپکے نزدیک امر مسلم ہے تو پہر خصوصیت سے
حضرت مسیح بننے مین کیا حکمت ہے؟ کیا اسلیے کہ انکی جگہہ وا سامی زمین پر خالی تہی اور مسلمان
وغیرہ انکے منتظر تہے؟ ۵ مرزا صاحب کے فہم و اجتہاد کی غلطیان اور بہی بہت ہین جن مین سے کچہ
عاجز نے مختصر طور پر عرض کی ہین مرزا صاحب اپنے و نیز اس امر پر کہ الہام مین باسم و بخطاب
انبیا علیہم السلام پکارے جانے سے کوئی ملہم وہ نبی نہین بن سکتا اگر تامل و غور و ٹہنڈے
دل سے بلا طیش و جوش نظر فرماوین گے اور سلف صالحین کی تحقیق و تحریر در بارہ الہام توجہ
سے دیکہین گے تو امید ہے کہ بشرط اخلاص و انابت بہت فائدہ ہوگا اور کیا عجب کہ اپنے
دعاوی پر نظر ثانی کرکے غلطی کے دور کرنے کی اللہ پاک توفیق عطا فرماوے اور اسطرح ساری
اختلاف کلیۃً رفع ہوجاوین غلطی ہوجانا کچہ بہی عجب نہین خصوصاً جب کوئی بے الہام و بلا ترجمہ
و پہر اس کوچہ مین قدم رکہے اور اللہ پاک تبارک و تعالیٰ جل شانہ کے قانون کی خلاف ورزی
کرے لیکن رجوع و توبہ سے سب کچہ معاف ہوکر واہب العطیات کے انعام کے دروازے کہلجاتے ہین اور
درجات مین ترقی ہوتی ہے اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے توفیق رفیق کرے آمین ۶۔ مرزا
صاحب نے ضرورۃ الامام صفحہ ۲ مین فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یمین کی طرف سے
خدا کی خوشبو کا آنا بیان فرمانا اس بات کی طرف اشارہ تہا کہ اویس مین خدا کا نور اترا ہے الخ
پہر صفحہ ۴ مین فرمایا کہ امام الزمان کے ساتھ ہزارہا انوار آتے ہین اور انتشار روحانیت و نورانیت

Marfat.com

ہو کر نیک استعدادین جاگ اٹھتی ہین۔ مگر مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بھی بڑہکر خصوصیت ہے الخ اب یہان پہونچکر مخالف فرمودہ سابق فرماتے ہین کہ وہ نوران چمکتے ہوئے شعاعون کے ساتھہ (بغیر امام) دوسرون کو نہین دیا جاتا انتہے سبحان اللہ گویا آج کل جو کچہ ہین مرزا صاحب ہی ہین دیگر مخلوق بیہچ و بے نور۔ یہ ہی عجیب خصوصیت سب سے بڑہکر خود بدولت کے عہد کو ہوئی ہے ؟

فصل ۳۶ ۔ضرورۃ الامام ۔ پس جس طرح مرغی انڈون کو اپنے پرون کے نیچے لیکر انکو بچے بناتی ہے اور پھر بچون کو پرون کے نیچے رکھہ کر اپنے جوہر انکے اندر پہونچا دیتی ہے اسیطرح یہ شخص اپنے علوم روحانیہ سے صحبت یابون کو علمی رنگ سے رنگین کرتا رہتا ہے اور یقین اور معرفت مین بڑہاتا جاتا ہے ۔

جواب یہان تو مرزا صاحب نے توحید و خالقیت و تربیت الٰہی کو حد تک پہونچا دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عالم تو بجائے خود عام مسلمانان بھی خلق و تربیت وغیرہ کو خالق و مالک بدیع السموات والارض وما بینہما کی طرف ہی منسوب کرتے ہین۔ کاش مرزا صاحب نے "قدرت الٰہی سے" کا جملہ مرغی کے بچے بنانے وغیرہ کے ساتھہ لکھدیا ہوتا۔ مرغی بیچاری خاک اور اپنا سر بناتی ہے اور خاکستر جوہر پہونچاتی ہے وہ پہلے اپنے آپ کو تو بنائے مرض خار بلی کہ بہت گرا دیتی اور پھر ذبح وغیرہ سے بچائے۔ یہ سب اسی خالق مالک رب رحمٰن رحیم کی صفت ربوبیت ہے جو ہو رہا ہے۔ ہر چرند پرند انسان حیوان بلکہ ذرہ ذرہ اس قادر حی و قیوم لم یلد ولم یولد کے حکم اذن و تحت میں خدمت کر رہا ہے اگر کوئی بوجہ نادانی شیخی سے اپنی ٹانگ اڑائے یا ان خاص صفات خالق کی نسبت کسی دوسری مخلوق کی طرف کرے تو اسکی کم فہمی و نادانی ہے ۔ ۲ جنیر جس طرح سر عوام ناواقفی و شیخی سے کہا کرتے ہین کہ ہمنے یہ کیا وہ کیا اسی طرح مرزا صاحب نے بھی بلا خیال مرغی کو بچہ بنانے والی جوہر پہونچانے والی اور خود بدولت کو علوم روحانیہ سے رنگین کرنے والا اور یقین و معرفت بڑہانے والا فرما دیا لیکن یہ امر دعوی مشاہدہ جمال الٰہی و عرفان اور معرفت کے نہایت منافی و مخالف ہے اور محل تعجب اس قادر و خالق جل جلالہ کی مشیت قدرت و اختیار وغیرہ مدنظر

رکھنے کے واسطے قرآن مجید مین حکم ہے کہ آیندہ کا کوئی وعدہ کرتے وقت انشاء اللہ ضرور کہو جیسا فرمایا
وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ اور اسی لیے عام مومنین ہر امر پر اللہ
تعالی کی قدرت و اختیار کو بات چیت مین زبان پر لاتے ہین چونکہ مرزا صاحب کو تقرب و مشاہدہ
جمال الٰہی کا دعوی تمام جہان سے بڑھکر ہے پھر تعجب ہے کہ آپ باین دعاوی پیدایش و خلق بچہ ہای
مرغی پر بہی خالق و مالک اللہ پاک جل شانہ و عم نوالہ کا اسم مبارک یاد نہ فرماوین ہم ۔ کیا آیات قرآن
مجید لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ۔ قُلْ أَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ۔ قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۔ فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ فَمَاذَا
بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ۔ قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيدُهُ ۔ قُلِ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُم
مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۔ اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ وَكِيلٌ کی طرف مرزا صاحب نے توجہ نہین فرمائی ۔ یا شاید وہ دل سے محو ہو گئی ہین جیسا کہ مقام
عبدیت اور اپنی حد سے بڑھنے والون کا حال ہوا کرتا ہے ١٥ ہم ۔ دیکھیے پیر صاحب رضی اللہ
عنہ و ارضاہ حنبلی کتاب فتوح الغیب کا مرزا صاحب مطالعہ فرمایا کرتے ہین وہ بہی فرماتے ہین انتَ
انت من خالق الاشیاء المکون کل شیء الخ پہر سب اخیر خود مدوات ہی کا مولفہ و مسلمہ مقولہ خیال فرمایا
ہوتا ہے ؎ خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفران ہے ٭ خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتان ہے ٭
بنا سکتا نہین اک پاؤن کیڑے کا بشر ہرگز ٭ تو پہر کیونکر بنانا نور حق کا اسکو آسان ہے ٭

Marfat.com

۵۔ پہر قرآن مجید مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ایسا ہی تجرید التوحید مین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت مین شرک کرنے والون مین وہ بہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا پیدا کرنیوالا ثابت کرتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے برابر نہ سمجھے۔ اور یہ قدریہ مجوسیہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ حیوان کے افعال کا پیدا و پرورش کرنے والا نہین الخ۔ نہایت تعجب ہے کہ مرزا صاحب باین دعاوی حقائق و معارف کے مرغی کو بچے بنانے والی و جوہر پہونچانے والی اور خود بدولت کو رنگین کرنے والا وغیرہ فرماتے مین ایسی ایسی باتون سے اس صادق موحد و خالص متوکل اعنی سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے توحیدی حالات و مقالات یاد آتے ہین جنکی صحبت بابرکت زبان حال ہی وعظ کرتی تہی ع

تشہد بان اللہ جل جلالہ + متفرد بالملک والسلطان + وھو القدیر فکل شیء فھو مقلد
ور لطوعا بلا عصیان + وعموم قدرتہ تدل بانہ + ھو خالق الافعال للحیوان

۶۔ خیر یہ تو عالی حالات و طبقہ کی باتین ہین بیان تو بڑا تعجب یہ ہے کہ باوجود دعوی علوم تمام جناب مرزا صاحب کو یہی خبر نہین کہ اب ایسی ایسی کلین ایجاد ہوگئی ہین جن مین قدرت الٰہی سے انڈون کے بچے بدون محنت و ہمت مرغی نکالتے ہین اور وہ جوہر بہی پیدا ہو جاتے ہین اور عرصہ بہی کم لگتا ہے اور نہ فقط یہ مصنوعی کلین ہی بلکہ دوسری بے جان اشیاء مثل روئی و بہوسہ وغیرہ بہی بحکم الٰہی یہ کام ایسے حسن و خوبی سے دیتے ہین کہ خود مرغی سے ہرگز نہین ہو سکتا کیونکہ اکثر مرغیان اپنی نافہمی و بے تمیزی سے سارے انڈون کو سمیٹنے کی لیاقت و طاقت نہ رکہکر ان کو پراگندہ و تتر بتر کرکے خراب و گندہ کر دیتی ہین اور بعض بدخصلت خود غرض ایسی بہی ہوتی ہین کہ انکو چونچون سے توڑ کر کہا جاتی ہین اب دیکہئے کہ جب مرزا صاحب نے مرغی کو صفت خالقیت وحدہ لا شریک مین شریک کر دیا تو ان مصنوعی اشیاء کو کن صفات مین خالق و مالک کا مماثل قرار دینگے۔ ۷۔ مرزا صاحب نے بقول خود مرغی کیطرح بچے بنا کر پرون کے نیچے رکہکر اپنے جوہر پہونچا کر علوم روحانیہ سے صحبت یافتون کو علمی رنگ مین رنگین اور یقین و معرفت مین صیاد بنایا ہے اسکا کچہ مختصر حال دوسری جگہہ عرض ہوا ہے اور کچہ مرزا صاحب نے براہ مہربانی آگاہی مخلوق کے

Marfat.com

کیلیئے خود ہی اپنے رسالہ شہادة القرآن کے اخیر پر التواے جلسہ کے اعلان مین اور اسکے بعد اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء مین تحریر فرمایا ہے جو قابل ملاحظہ ہے۔ پھر یہ بھی حل طلب ہے کہ جو صاحب سالہا سال سے صحبت کا فیض اُٹھا کر علوم روحانیہ سے علمی رنگ مین رنگین و یقین و معرفت مین اس عرصہ دراز مین کامل اور فارغ التحصیل ہو چکے ہین ان کاملون کو دوسری مخلوق الہی کے فائدہ پہونچانے کی خاطر رخصت کیون نہین ملتی ہے؟ اگر وہ طالبان سالہا سال و عرصہ دراز مین بھی اب تک کمال کو نہین پہونچے اور دوسرون کو فائدہ پہونچانے کے لائق نہین ہوئے تو دو حال سے خالی نہین یا طالبان ہی غبی طبیعت و سنگ مزاج ہین جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمة کا مصرعہ "تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد ست" والا صادق آئیگا یا اثر صحبت و تعلیم ہی خود کم زور و ناقص ہے بہرحال یہ ہر دو امور ایسے جلیل الشان دعوی امامت کے لیے باعث کسر شان ہین جب دعا کا اثر بجلی کیطرح ہو۔ آسمانون مین غلغلہ ملائک مین شور و اضطراب پڑے۔ تقدیرین بدلین۔ الہی ارادے اور رنگ پکڑین توجہ ڈالا کن کبھی خطا نہ جائے جیسا کہ مرزا صاحب نے رسالہ ضرورة الامام کے صفحہ ۱۱ وغیرہ مین لکھا ہے تو وہان جوہر پہونچانے اور تاثیر صحبت مین اسقدر دیر کے کیا معنے؟

فصل ۷۔۳ ضرورة الامام۔ مگر دوسرے ملہمون و زاہدون کے لیے اس قسم کی بسطت علمی ضروری نہین کیونکہ نوع انسان کی تربیت علمی انکے سپرد نہین کی جاتی اور ایسے زاہدون اور خواب بینون مین اگر کچھ نقصان علم و جہالت باقی ہے تو چندان جائے اعتراض نہین کیونکہ وہ کسی کشتی کے ملاح نہین ہین بلکہ خود ملاح کے محتاج ہین ہان ان کو ان فضولیون مین نہین پڑنا چاہیے کہ ہم اِن روحانی ملاح کی کچھ حاجت نہین رکھتے ہم خود ایسے اور ایسے ہین۔

جواب۔ بسطت علم کی نسبت عرض ہو چکا ہے **نوع انسان** کی تربیت علمی جیسا کہ خالق علیم کسی کے سپرد کرتا ہے اسکے سب سامان بھی آپ ہی اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے اسکے خزانہ مین کوئی کمی نہین اور نہ سامان ہی ختم ہو چکے ہین۔ ۲۔ نعماء الہی ہین جو بلا لحاظ و بلا استحقاق ہر قسم ادنی اعلی مخلوق پر واہب العطیات و منزل البرکات کے فیضان عام سے مثل باران

Marfat.com

رحمت ہر آن وہر لحظہ نازل ہو رہی ہین ان مین اس قدر امساک و تخل و حسد کی کیا ضرورت ہے۔۳۔ کبھی مرزا صاحب فرماتے ہین کہ تقوی طہارت سے کوئی شخص امام نہین کہلا سکتا۔ کبھی ہر ایک ملہم وصاحب رویاء صادقہ امام نہین ٹہیر سکتا۔ کبھی دوسرے عاجز انکے الہام کی تحقیر کر ان سے افاضہ علوم نہین ہوتا نہ کسی تحدی کے لائق ہوتے ہین بلکہ ٹھوکر کا موجب ہوتے ہین خطرات سے امن نہین کبھی امامت کی شرکت سے ترہیب کبھی امامت کی ادنی چاکری وغلامی کی ترغیب کبھی امامت کی حاجت نہ سمجھنے کے خیال کو سراسر معصیت فرمانا۔ کبھی امام کی شناخت نکرنے پر اسکو اندھا اٹھنا فرمانا۔ کبھی غلامی وسلسلہ مین داخل نہ ہونے والے کا خاتمہ خطرناک بتانا۔ کبھی مونین کے رویا والہامات کو امام کے نور کا پرتو اکہنا۔ کبھی الہام۔ فکر۔ غور۔ تفقہ ذہنی کی استعداد تدبر سوچنے کی قوت۔ رغبت عبادات۔ مباحثات۔ استدلال۔ اتمام حجت کی طاقت خود بدولت امام ہی کی طفیل عطا ہونا۔ کبھی قسمت کا پہیر لگا کر غریبون کے سلب ایمان تک نوبت پہونچانا۔ بلعم کی مثال دیکر ڈرانا۔ کہین امام الزمان کو حسب پسند وخود تراشیدہ اوصاف سے متصف کرنا۔ کہین جہان کے معقولیون وفلسفیون کو ہر رنگ مین مباحثہ کرکے مغلوب کرنا۔ دقیق در دقیق اعتراضات کا عمدگی سے جواب دینا کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہ پڑنا۔ کبھی محمدی فوجون کی سپہ سالاری۔ کبھی دین کی دوبارہ فتح۔ کبھی آپکے جھنڈے کے نیچے آنیوالون کو اعلے درجہ کے قوی عطا ہونا۔ اسکا قوت اخلاق مین کمال فطرت مین۔ امامت کی روشنی وقوت جو درشت بات کا متحمل نہ ہو سکے وہ کسی طرح امام الزمان نہین ہو سکتا۔ الہی امور مین سب سے اول درجہ رہنے کی قوت اسکے زمانہ مین کوئی دوسرا ایسا نہ ہونا جو قرآنی معارف جاننے وکمالات افاضہ اتمام حجت مین اسکے برابر ہو اسکی رائے صائب دوسرون کے علوم کی تصحیح کرلیتی ہے۔ حق اسی کی طرف ہوتا ہے۔ غرضکہ جسقدر عمدگی وبہتری افضلیت وکمال وغیرہ ہین وہ سب خود بدولت کے لیے اور جو نقصان علم جہالت کمی وغیرہ ہے وہ سب دوسرے عاجزون کے لیے تجویز فرمانا اب مرزا صاحب براہ مہربانی ان سب کا جواب جو عاجز کو الہاما تعلیم ہوا ہے انصاف کر

سے اسپر غور فرماوین کہ کیا باصواب و کامل ہے یعنے رسالہ ضرورۃ الامام کے مطالعہ کے بعد الہام ہوا قُلْ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ اور مرزا صاحب نے سر ورق رسالہ پر جو اظہار فضیلت کر کے لکھا ہے کہ "صرف ڈیڑہ دن مین طیار ہو کر مطبوع ہوا" اسکی نسبت الہام ہوا کَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ذرہ دیر کے لیے عضد و مخالفت دور فرما کر انصاف سے سوچین اور مولوی رومی صاحب کے ابیات پر بہی نظر کرین ؎ چند حرف طمطراق و کار و بار ✽ کار و بار خود ببین و شرم دار

کبر زشت و از گدایان زشت تر	روز سرد و برف آنگہ جامہ تر	چند دعوی و دم و باد و بروت
ای ترا خانہ چو بیت العنکبوت	اے تو بندہ این جہان محبوس جان	چند گوئی خویش را خواجہ جہان
کر ہلی دار از قدر آگندہ	طمطراقی در جہان افگندہ	آنچہ منصب میکند با جاہلان
از فضیحت کے کند صدا سلان	احمقان سرور شدستند و زبیم	عاقلان سرہا کشیدہ در گلیم
ہر کہ بالاتر رود ابلہ تر ست	کاستخوان او بتر خواہد شکست	ہیبت الوہیت ردائے ذو الجلال
ہر کہ در پوشد بر گردد وبال	خویش را عریان کن از فضل و فضول	تا کند ہر دم ترا رحمت نزول
ای خنک آنرا کہ ذَلَّتْ نَفْسُہٗ	وای آنکہ از سرکشی شد خوی او	۴ کشتی کا ملاح بننے کا الہام

بہی عاجز کو ہوتا ہے اور کشتی کی تیاری کا حکم بہی الہاما ہو کر پہر الہام ہوا ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پہر الہام ہوا اِنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ جنکے ظہور کی قادر قدیر کے فضل و کرم سے امید واثق ہے ۔ یہی الہام بہت دفعہ ہوا ہے سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۔ ۵ جب عاجز اپنے آپ کو ناچیز محض ذرہ بے مقدار سمجہتا ہے اور کسی قسم کے علو مرتبت فضیلت لیاقت کا دعویدار نہین تو فضولیون مین پڑنے کا کیا ذکر ہان الہام کی اطاعت و فرمان برداری جو اختیار سے باہر ہے اس سے چارہ و گریز نہین ہو سکتا ۶ ۔ یہ بہی قابل غور ہے کہ ہادی المضلین و ارحم الراحمین جل جلالہ و عم نوالہ جب ایک عاجز شخص کو محض اپنے فضل و کرم سے کسی مجدد زبانی دعویدار ملاح کو گرداب ضلالت مین خود غوطہ کہاتا ہوا اور ڈوبتا ہوا اور کشتی کو معہ سواران غیر ماموں وا الٹے رستہ پڑنے کے سبب معرض ہلاکت مین اور درصورت توبہ و استغفار کر کے ہوشیار

۵ دیکہو ... [illegible]

سنبھالکر اپنی مخلصی ونجات کا فکر نہ کرنے کے قریب الغرق دکھلاوے تو وہ عاجز شخص پھر کیونکر اس غوطہ کھانے والے اور ڈوبنے والے ملاح اور اسکی ناقص وپرخطر کشتی کی طرف التفات ونظر کرسکتا ہے ہان اگر اللہ پاک اسکو توفیق وہمت دیگا تو ڈوبنے والون کے بچانے کی حتی الوسع کوشش کرے گا

وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

فصل ۳۸ - ضرورۃ الامام - اور انکو یاد رکھنا چاہیے کہ ضرور انکو حاجت ہی جیسا کہ عورت کو مرد کی حاجت ہی خدا نے ہر ایک کو ایک کام کے لیے پیدا کیا ہے پس جو شخص امامت کے لیے پیدا نہین کیا گیا اگر وہ ایسا دعوی زبان پر لائیگا تو وہ لوگون سے اسیطرح ہنسی کرائیگا جیسا کہ ایک باوان ولی نے بادشاہ کے روبرو ہنسی کرائی تھی -

جواب اگر یہ قاعدہ مرزا صاحب کا ایسا ہی کلیہ وضروری ہے کہ اس امر مین دوسرے کی حاجت لابد ہے جیسا بقول مرزا صاحب عورت کو مرد کی تو مرزا صاحب یہ بھی تو فرماتے کہ آپنے ایسی حاجت کے وقت کس مرد خدا کی طرف رجوع فرمایا تھا؟ اور اگر خود بدولت کو اس سے مستثنے فرماوین تو دوسرے کسی عاجز کے حق مین اس استثنا کو بلا دلیل خود غرضی سے کیون محال فرماتے ہین کیا وہ قاعدہ استثنا مثل نبوت ختم ہوچکا ہے یا بطور ٹھیکہ دوامی مرزا صاحب تک ہی محدود ہوچکا ہے؟ - ۲ - حاضر باشان دربار خود بدولت کی مدح وثنا وچاپلوسی پر اعتماد نہ فرماوین ذرا دوسرون کی تصانیف وتقاریر بھی دیکھیں سنین اور پھر سوچین کہ مرزا صاحب پر انکی طبع زاد ایجاد مسائل ونوتراشیدہ وخود ساختہ حقائق ومعارف کے سبب کس قدر ہنسی واعتراض ہو رہے ہین دوسرون پر ہنسی ہونے سے تکلیف نہ اٹھاوین اول خود بدولت پر ہنسی کا فکر فرماوین سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال مبارک کی طرف غور کرین کہ با [illegible] عظمت وشان کے کیا فرمایا کرتے چنانچہ فرمایا ما احب انی حکیت احدا وان لی کذا وکذا - ابوذر رضی اللہ عنہ کو وصیت مین فرمایا لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک - واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم الخ اور خود بدولت بدعوی نیابت نبوت دوسرے غریبون کے [illegible]

مین مصروف ہوکر اپنی حالت سے ایسے غافل اور بیفکر۔

فصل ۹۳ ضرورۃ الامام ۔ ایک قصہ یون ہے کہ کسی شہر مین ایک زاہد تہا جو نیک بخت اور متقی تو تہا مگر علم سے بے بہرہ تہا اور بادشاہ کو اسپر اعتقاد تہا اور وزیر بوجہ اسکی بے علمی کے اسکا معتقد نہین تہا ایک مرتبہ وزیر اور بادشاہ دونون اس کے ملنے کے لیے گئے اور اس نے محض فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ مین دخل دیکر بادشاہ کو کہا کہ اسکندر رومی بہی اس امت مین بڑا بادشاہ گذرا ہے تب وزیر کو نکتہ چینی کا موقعہ ملا اور فی الفور کہنے لگا کہ دیکہیے حضور فقیر صاحب کو علاوہ کمالات ولایت کے تاریخ دانی مین بہی بہت کچہ دخل ہے

جواب مرزا صاحب کے دربار مین ہر بات بجا و بے جا پر واہ واہ تعریف و مدح و ثنا کرنے والی لوگ موجود ہین اور مدح و ثنا کا اثر و نتیجہ موجب حدیث شریف نیز حسب مقولہ مولوی رومی صاحب

تو بدان فخر آوری کز ترس و بند چاپلوست کرد مردم روز چند ہر کرا مردم سجودی میکنند زہر اندر جان او مے افگنند

ضروری ولازمی ہے لہذا حاضر باشان کی بیجا و بے ضرورت خود غرضانہ مدح و ثنا کا یہ اثر و نتیجہ ہے کہ مرزا صاحب کو خیال ہی نہین رہا کہ اور لوگ ایسے بے سر و پا و لغو قصص سنکر پسند کرینگے یا فضول سمجہ کر کشیدہ و کبیدہ خاطر ہونگے؟ کیا مرزا صاحب کو معلوم نہین کہ ایسے قصہ کہانیان کون سنتا و پسند کرتا ہے؟ **موجودہ وقت مین تو ایسے** بناوٹی و تراشیدہ قصص آماجگاہ اعتراضات ہوتے ہین لہذا مرزا صاحب کا ہر موافق و مخالف وغیرہ کا خود بدولت کے حاشیہ نشینان پر قیاس فرمانا صحیح نہین اور نہ یہ اہل اللہ معمورالاوقات کی شان ہے کہ ایسے فضول قصے اپنی فضیلت کی ثبوت مین تراش کر لوگون کو سنا مین۔ ۲۔ اب دیکہیے کہ یہ کیسا لغو قصہ تراشا ہے اور آیا اس لائق ہے کہ رسالہ ضرورۃ الامام مین درج ہوکر اسکی تقویت کا باعث ہو؟ ایک زاہد تہا جسکو پہلے نادان و بے علم فرمایا نیک بخت اور متقی تو تہا یہ فضولی کی راہ سے اسلامی تاریخ مین دخل بہی دیدیا مرزا صاحب غور کرین کہ یہ کیسا تقوی اور نیک بختی ہوئی اور نیک بخت متقی سے ایسا کب ہوسکتا ہے کہ

Marfat.com

فضولی کی راہ چلنے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی خود بدولت کے شرف صحبت سے فیض یافتہ ولی ہوگا
جہان دخل در معقولات خودنمائی شیخی و فضولیات کے سوا اجہل اور کچھ معلوم نہین ہوتا ورنہ اگر
اللہ عزوجل کیطرف سے وہ ولی پیرو سلف صالحین ہوتا تو وہ فضول بات کی دلیری کیونکر کرسکتا؟
مومن متقی نیک بخت تو ارشاد وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ کو نصب العین رکھکر فضول باتون
سے پرہیز کرتے بچتے اور امن مین رہتے ہین جیسا قرآن مجید مین مومنون متقیون اور اولیاؤن
کے واسطے آیا ہے ۔۳۔ مرزا صاحب کو شاق تو ضرور گذریگا مگر عرض کیے بغیر رہا نہین جاتا کہ
سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت کی یہ تاثیر تھی کہ ان کے اکثر ملنے
والے حدیث شریف ومن حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ کے نہ فقط عالم بلکہ جید عامل تھے لغو
وبیجا کام تو کہان فضول لفظ بھی زبان پر نہ لاتے آپ فرمایئے کہ جب ولی کے دیکھنے والون کا یہ
حال ہو تو خود ولی ایسے بیہودہ کام کا مرتکب کب ہوسکتا ہے؟ ۔۴۔ پیر وزیر بھی کوئی قرب وجوار مرزا
صاحب کا باشندہ حقیقی نورانیت و روحانیت کا دشمن اور فقط بے نفع خشک علم سوکھی خالی
خالی تقاریر کا عاشق ہوگا جو اس ولی زاہد نیک بخت متقی کا باعث بے علمی معتقد نہ تھا جس
طرح کوئی کمبخت بدقسمت خشک علم والا سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ کا بجائے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ۔ اَسْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور بجائے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة ۔ ھی علی الصلوۃ
کہنے کے سبب معتقد نہ ہو۔ لیکن بعروف بمعلم الملکوت و بلعم کا باعث بے نفع و جہنم رسان علم
کے معتقد ہو اعاذنا اللہ من علم لا ینفع وقلب لا یخشع ونفس لا تشبع ودعاء لا یسمع ۔۵۔ مرزا
صاحب کسیکی نکتہ چینی سے ناراض و درہم برہم ہون لیکن وہ اہل اللہ و بندگان الٰہی جنپر عبودیت
خشیت انابت استغراق کا غلبہ ہے انکو کسی ناواقف نادان اور مصداق [illegible]
ازین فانی رباط * توجہ ذاتی سہو و سکر و انبساط * توجہ ذاتی ذوق آب دیدگان * عاشق
نالی نوجوان نادیدگان * کی نکتہ چینی کی پرواہ ہی کیا ہے؟ ۔۶۔ مرزا صاحب تو متانت ذہن
فہم و ذکا و دور اندیشی کے بڑے دعویدار ہین اور ان کا ایسا حال پہلے کبھی دیکھنے مین بھی

Marfat.com

نہین آیا۔ لیکن اب تو تصدیق مدعا کے لیے کیسے کیسے لغو قصص و الفاظ انکی زبان و قلم سے نکلتے ہین اور خود بدولت کو انکا کچہ خیال و پرواہ نہین ہوتی کہ کیسے ہین اور انکا نتیجہ کیا ہوگا وہی بات حق ہوئی اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ اسپر فکر و توجہ و غور کرین

فصل ۴۰۔ ضرورۃ الامام ۔ سوا امام الزمان کو مخالفون اور عام سائلون کے مقابلہ پر اسقدر الہام کی ضرورت نہین جسقدر علمی قوت کی ضرورت ہے کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہین طبابت کے روسے۔ ہیئت کے روسے طبعی کے روسے جغرافیہ کے روسے اور کتب سلسلہ اسلام کے روسے عقلی بنا پر اور نقلی بنا پر بہی انتہے۔ اسکے بعد پہر خود بدولت کی مدح و ثنا کیطرف خیال چلا گیا فرمایا "امام الزمان حامی بیضہ اسلام کہلاتا ہے اس باغ کا خدا تعالی کی طرف سے باغبان ٹھیرایا جاتا ہے اسپر فرض ہوتا ہے کہ ہر ایک اعتراض کو دور کرے اور ہر ایک معترض کا مونہ بند کردے۔ اسلام کی خوبی اور خوبصورتی بہی دنیا پر ظاہر کردے نہایت قابل تعظیم و کبریت احمر کا حکم رکہتا ہے کیونکہ اسکے وجود سے اسلام کی زندگی ظاہر ہوتی ہے وہ اسلام کا فخر اور تمام بندون پر خدا تعالے کی حجت ہوتا ہے کسیکے لیے جائز نہین کہ اس سے جدائی اختیار کرے۔ وہ اسلام کی عزت کا مربی تمام مسلمانون کا ہمدرد۔ کمالات دینیہ پر دائرہ کی طرح محیط ہوتا ہے۔ اسلام و کفر کی کشتی گاہ مین وہی کام آتا ہے اسی کے انفاس طیبہ کفر کش ہوتے ہین وہ بطور کل کے باقی سب اسکی جز ہوتے ہین ؎ اے چو کل و تو چو جز بالی نے کلی + تو ہلاک استی گر از وی بگسلی۔ انتہی۔

جواب مرزا صاحب کا اختیار ہے کہین علمی قوت کی ضرورت کو بڑہادین کہین الہام کے مقابل علم و فضل کو ہیچ ٹھیرا دین اگرچہ ہر ایک مطلق العنان و شریعت اسلامی سے آزادی پسند کا نفس امارہ کسی ضابطہ و قاعدہ کی پابندی کو خلل انداز خود مختاری سمجہ کر اسکا متحمل ہونا گوارا نہین کرتا لیکن دعویداران اسلام و شیعیان شریعت خیر الانام پر تو ضرور ضرور پابندی ضوابط و لحاظ قول خود لازم و لابد ہے۔ ۲۔ مرزا صاحب نے اول خود ہی براہین صفحہ ۱۵۵ سے الہام کی مدح و ثنا شروع

کرکے طول طویل بحث سے اسکی فضیلت ثابت فرمائی پہر صفحہ ۱۶۱ مین فرمایا ہے ہمان بہتر کہ ما آن علم حق از خود
بیاموزیم * کہ این علمے کہ ما داریم صد سہو و خطا دارد - پہر فرمایا مین جدًا و قطعًا کہتا ہون کہ الہام کے
بغیر مجرد عقل کے پیروی مین صرف ایک نقصان نہین ملکہ یہ وہ آفت ہے کہ کئی آفات اس سے پیدا ہوتی
ہین پہر صفحہ ۱۹۵ مین فرمایا کہ جو شخص صرف براہین منطقیہ کے زور سے راہ راست کی طرف کہینچنا
چاہتا ہے اگر اسکی مغز زنی پر کچہ ترتیب اثر بہی ہو تو صرف ان ہی خاص طبیعتون پر ہوگا جو توجہ تعلیم
یافتہ لائق و فائق ہونے کے اسکی عمیق و دقیق باتون و فلاسفری تقریر کو سمجہ سکین انتہے پہر ازالہ
مین بہی بہت ہی اسکی تعریف لکہی ہے اب اس اپنی سب تحریر و توصیف کو منسوخ و ہیچ کرکے علم
کو ڈہا دیا اس طرح پہر کسی دوسرے موقعہ ضرورت پر سلطان القلمی کے زعم سے الہام کو ڈہا دین گے
تو فرمایے کہ اعتبار اور قیام کیسے ہوا ! فتدبر و تفکر یہی حالات مرزا صاحب کی تحریر و سلطان القلمی کے
ہین اور لطف یہ کہ مریدین مین سے کوئی آنکہ کہولکر نہین دیکہتا کہ آپ کیا کر رہے ہین ؟ ۳ علمی
قوت کا ذکر ہو چکا ہے علم ہو لیکن رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا کے ساتھ دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ بہی ہو یعنے
اس علم سے جسپر تفاخر و تعلی کرکے معروف معلم الملکوت و بلعم وغیرہ متکبر خود بین تباہ و ہلاک ہوئے
اس سے ہر آن اللہ عزوجل کی پناہ و حفاظت کا سوال ہو اور کیا خوب فرمایا ہے مولوی صاحب مثنوی نے

ای بسا علم و ذکاوات و فطن گشتہ رہ رو را چو غول راہزن
بیشتر اصحاب جنت ابلہند تا ز شر فیلسوفی مے رہند
ہر کہ او بیدار تر پر درد تر ہر کہ او آگاہ تر رخ زرد تر
جان جملہ علمہا اینست و این کہ بدانی من کیم در یوم دین

۴ بے سمجہ معترضین نے
اس پاک ربانی دین اسلام پر اعتراض کرکے آجتک کیا بنایا ہے جو آگے بنا وینگے ؟ کتاب
ہیئت طبعی جغرافیہ وغیرہ کی رو سے جس کا جی چاہے زور لگاکے اعتراض کرلے ع
در شب مہتاب ماہ را بر سماک * از سگ و اعوعو الشان چہ باک * والہ معاملہ ہی اسکا کسی کے
اعتراضون سے کچہ نہین بگڑسکتا اسکا بنانے والا خود اسکا حافظ و حامی ہے اور مرزا صاحب نے

Marfat.com

معترضین کا مونہہ بند کیا ہے یا ان کو بہ نسبت سابق دہن دریدہ و زیادہ زبان دراز بنانے کا فرض ادا کیا ہے خود ہی انصاف فرماوین ۵ ہر پاک دین اسلام کی خوبصورتی و خوبیان اسکی پاک کتاب کی ہدایات موافق و مناسب فطرت انسانی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے بخوبی روشن و ظاہر ہین اگر کسی خفاش سیرت کو ضعف بصارت و نابینائی و دیگر علل سے وہ نظر نہ آوین تو اسکا اپنا قصور ہوگا اسکا کچہ حرج نہین یہ کسی دوسرے کی مدد کا محتاج و دست نگر نہین ہے اسکی خوبصورتی کا ظہور اور اسکی زندگی کا مدار کسیکے وجود پر کیا منحصر اور کوئی بیچارہ اسکا فخر اسکی عزت کا مربی کیا ہوسکتا ہے بلکہ جو طالب رضائے الٰہی ہو اسکی خود اس مین زندگی اور اسیمین اسکی عزت و فخر ہے کہ وہ اس کا خادم و چاکر بنکر رہے اسکا مالک عجیب عزیز و حکیم و قادر ہے اس نے اسکی خدمت نہ صرف عالی شان جماعت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کرائی ہے بلکہ مخالف دشمن سے اور فاجر فاسق سے غرض جس سے چاہے اسکی خدمت لیلیتا ہے جیسا کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُؤَیِّدُ الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ پہر جس خدمت پر مرزا صاحب فخر و ناز فرماتے ہین اسکی کیفیت تو الہام قُلْ هَلْ اُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا الآیۃ مین گذرچکی ہے اور خود بدولت نے بہی کشف الغطاء وغیرہ مین اعتراف فرمایا ہے جسکا ذکر ہوچکا ہے اور ظاہر تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اسلامی خدمت کی آڑ مین اپنے تصرفات و مذخرفات سے اسلام و اسلامیان کی بہت تحقیر و توہین کی ہے جسکا معاملہ اللہ پاک کے سپرد ہے۔ ۶ خدا تعالیٰ کیطرف سے اسلامی باغ کا باغبان ہونا منصب تو بہت عالی ہے لیکن غور کرین کہ مرزا صاحب کو کیا یہی حکم ملا ہے کہ تمام بڑی بڑی مثمر سایہ دار مبارک درخت جن سے ہزار ہا فیضان اسلام یعنے قرآن مجید و حدیث شریف حاصل کیا ایسے درختون پر آپ دن رات نہ صرف چہانٹ و تراش کا ہاتہ چلاوین بلکہ سب و شتم و لعن کے تبر سے انکو جبرًا اس اسلامی باغ سے کاٹکر باہر پہینکتے ہین؟ اور مقصود صرف یہ کہ مرزا صاحب کی غلامی و چاکری مین داخل ہوکر ہر بات خانہ ساز و موضوعہ پر خواہ کیسی ہی مخالف قرآن مجید و حدیث شریف ہو آمنّا و صدّقنا کیون نہین کہتے یہ عجائب باغبانی تو

Marfat.com

ضرور دیکھنے مین آئی ہے کیونکہ ابھی تک کوئی عمدہ پودہ تو باغ مین نہین لگا جو لگے ہین وہ ایسے خار دار
وناہموار ہین کہ پاس اور دور سے گذرنے والون بلکہ محسنون کے لباس عزت وآبرو کا ان سے محفوظ
رہنا مشکل ہے اس کاٹ چھانٹ وتبر اندازی سے اگر مرزا صاحب کا یہ مقصود ولی ہے کہ اصل دین
اوردہ رسول امین صلے اللہ علیہ وسلم کو تقویم پارینہ قرار دیکر اور بد منقولات مین جیسا آپ اکثر کہا کرتے
ہین داخل کرکے ایک نیا دین بمصداق کل جدید لذید حسب خواہش و تمنے نفس وضع کرکے خود بدو
اسکے بانی مبانی ہونے کا فخر ورتبہ حاصل کرین تو انکا اختیار ہے لیکن یہ خیال ہو کہ حسب وعدہ
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کے وہ اس پاک محکم دین کا ہرگز کچھ نقصان نہ کرسکین گے
بلکہ اپنا ہی نقصان کرین گے ۷۔ طلب تعظیم وتکریم جو ایک شاخ الوہیت ہے حسب ارشاد فرقان
مجید وَلَهُ الْكِبْرِيَاۗءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۔ معلوم مرزا صاحب اس تعظیم سے
کب سیر ہونگے نفس تو ضرور هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کہنے والے کی طرح سیر ہونے والا نہین لیکن عارف
الٰہی تو ان امور سے خوب واقف ہوتے ہین اور کچھ اور بھی ہے اسکی اصلاح کے فکر مین رہتے ہین ۔ کیا خیر القرون
والاعلم رآمد یعنی اظہار عبودیت کے لیے اپنی تعظیم وتکریم پسند نکرنا اور اپنی مدح وثنا سنکر ناراض
ہونا اب بخیال مرزا صاحب قابل اتباع وپیروی نہین رہا کہ آپ ہمیشہ اسی کی طلب وخواہش مین
رہتے ہین اور اپنی تحریر وتصانیف مین اسی کی تاکید کرتے ہین ۔ ۸۔ کبریت احمر مین اب
کیا کسر باقی رہگئی ہے روپیہ ۔ زیور ۔ مکانات ۔ جاگیر ۔ جائداد مین اس دام گستری واشتہار
بازی وغیرہ کی بدولت کچھ کمی نہین رہی لیکن مرزا صاحب کو ارشاد زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ
الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَاۗءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ
الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ نیز
ان احادیث شریف پر جن مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معاش مبارک حالات ہین اور
جن کی ظاہری وباطنی پیروی ومحبت کا آپ کو بڑا دعوی ہے ان سب پر خیال ونظر چاہیے
۹۔ کسی کے لیے جائز نہین کہ اس سے خدائی اختیار کرے جواب ایک طرف ارشاد

Marfat.com

شارع علیہ الصلوٰۃ و علماء ربانی دوسری طرف فقراء صوفیہ کرام۔ اور بہر الہامات ملہمین سالہا سال کی چشم دیدہ
حالات۔ بہر معاملات مشاہدات تجارب وغیرہ سب یک زبان ہو کر ایسے زبانی۔ فرضی۔ خود
غرض مخالف مسائل اسلامی امام سے جدا ہی وہجرت کی تاکید فرماویں تو پھر اتفاق کیونکر
ہو؟ ہاں اگر کوئی معاذ اللہ ان سب کو بہلا کر اور عقل سلیم کو جواب دیکر مجنونانہ حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِی
وَیُصِمُّ کا مصداق بنجاوے تو امر دیگر ہے۔ علاوہ ازیں (الف) نسبت ناری تکبر و علو و استکبار
اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ والی و نسبت ترابی عبودیت و انکسار رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا الخ کے اقرار والے
مین بوجہ ناجنسیت میل جول کس طرح ممکن ہے (ب) بلحاظ اغراض دنیوی جسکو جواد و
غنی و واہب العطیات نے اپنے فضل و کرم سے حاجت ادویہ مقویات و اکل و شرب وغیرہ کی
ضروریات سے مستغنی کیا ہو اسکو غلامی چاکری اور خلاف شریعت ہاں مین ہاں ملانے کو حاضر
باشی کی تکلیف مالا یطاق اٹھانے کی کیا ضرورت؟ (ت) جو عاجز فضول امور سے متنفر اپنے
فکر عقبے مین مصروف اور طلب رضاء الٰہی مین مشغول ہو اسکو تحقیر و توہین مومنین بحث و مباحثہ رد
و قدح والی مجلس سے کیونکر اتفاق ہو سکتا ہے؟ - ۱۰ - اعتراض دور کرنے اور معترضین کا مونہہ
بند کرنے مسلمانون کے ساتھہ ہمدردی کا سلوک کرنے۔ کمالات دینیہ پر محیط ہونے۔ اسلام و
کفر کی کشتی گاہ مین کام آنے وغیرہ کا حال دوسرے مواقع پر عرض ہوا ہے۔ ۱۱ - اخیر پر
جو فرمایا۔ تو ہلاک ستی گرا زدی بگسلی + سو یہ تو ہر ایک کے لیے جو مرزا صاحب کی غلامی اختیار
نہ کرے اسکی ہلاکت کا وظیفہ تو معمولی طور پر انکے ورد زبان رہتا ہے اسکا ذکر بہی اور جگہہ آیا
ہے تعجب ہے کہ باین دعوی ہمدردی مسلمانان ایسے کوسنے تباہی ہلاکت ذلت وغیرہ
آزردہ خلاف شریعت الفاظ مونہہ و قلم سے نکالتے وقت مرزا صاحب حدیث شریف عن ابی
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم پر کیون
خیال نہین کرتے؟

فصل ۴۱۔ ضرورۃ الامام۔ چوتھی قوت عزم ہے جو امام الزمان کے لیے ضروری

Marfat.com

ہے اور عزم سے مراد یہ ہے کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا اور نہ ارادہ مین سست ہو جانا
بسا اوقات نبیوں اور مرسلوں اور محدثوں کو جو امام الزمان ہوتے ہین ایسے ابتلا پیش آجاتے
ہین کہ وہ بظاہر ایسے مصائب مین پھنس جاتے ہین کہ گویا خدا تعالے نے انکو چھوڑ دیا ہے۔
اور انکے ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور بسا اوقات انکے وحی والہام مین فترت واقع
ہوجاتی ہے کہ ایک مدت تک کچھ وحی نہین ہوتی۔ اور بسا اوقات انکی بعض پیشگوئیان ابتلاء
کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین اور عوام پر ان کا صدق نہین کھلتا۔ اور بسا اوقات انکے
مقصود کے حصول مین بہت کچھ توقف پڑجاتی ہے۔ اور بسا اوقات وہ دنیا مین متروک اور
مخذول اور ملعون اور مردود کی طرح ہوتے ہین۔ اور ہر ایک شخص جو ان کو گالی دیتا ہے تو
خیال کرتا ہے کہ مین بڑا ثواب کا کام کر رہا ہون۔ اور ہر ایک ان سے نفرت کرتا اور کراہت کی
نظر سے دیکھتا ہے اور نہین چاہتا کہ سلام کا بھی جواب دے۔ لیکن ایسے وقتون مین انکا
عزم آزمایا جاتا ہے وہ ہرگز ان آزمایشون سے بیدل نہین ہوتے اور نہ اپنے کام مین سست
ہوتے ہین یہانتک کہ نصرت الٰہی کا وقت آجاتا ہے۔ انتہے

جواب۔ قوتِ عزم تو اللہ عزوجل نے کارخانہ دنیا چلانے کے واسطے ہر ایک مین حسب حیثیت
رکھی ہے جب تک عزم نہ ہو کوئی کام اچھا ہو یا برا ہو نہین سکتا دیکھیے ڈاکوون و رہزنون
مین کیسی اعلے قوت عزم ہوتی ہے کہ مرنے مارنے سے بالکل نہین ڈرتے ایسا ہی چور جعلساز
دغاباز و دیگر جرائم پیشہ کا حال ہے کہ باوجود تنبیہ و سزا پانے بھی اپنے شیوہ دلخواستہ
سے باز نہین آتے۔ اسیطرح کئی دہوکہ باز و منصوبہ باز بذریعہ اپنی چالون و تقاریر کے ناخدا
ترسی سی لوگون کو ٹھگنے اور لوٹنے والے دن رات اپنے عزم مین مصروف و سرگرم ہین جیسا کہ
مرزا صاحب نے خود براہین صفحہ ۲۱۳ مین فرمایا ہے کہ صالح آدمی نیک راہ مین فکر کرکے نیک باتین
نکالتا ہے اور چور نقب زنی کے باب مین فکر کرکے کوئی عمدہ طریق نقب زنی کا ایجاد کرتا ہو
تو پھر کیا یہ سب ناخدا ترس اس قوت عزم سے موجب قاعدہ مرزا صاحب کے امام الزمان بنجا دینگے

ہرگز نہین، ہرگز نہین۔ غرض ہر جاندار حصول مدعا کے واسطے ایسا ہی عزم بالجزم رکھتا ہے اسمین امام الزمان کی کیا خصوصیت ہے؟ علاوہ ازین جس قدر معقہ ہو زیادہ جاے امید وبار آور ہو عزم بھی ویسا ہی قوی ہوتا ہے۔ ۲- اگر مرزا صاحب نے تصنیفات امام حجت الاسلام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے فائدہ اٹھایا ہوتا تو آپ جانتے کہ حب جاہ وقبولیت خلق جس بین خود بدولت بظاہر مبتلا ہین ایسے عزم طلب امور ہین کہ انکے حصول مین ہلاکت کا سامنا ہی ہیچ ہے اسکے عشق ونشہ مین بعض ناوان لوگ اپنے دست وبازو ودیگر اعضا خشک وبیکار کردیتے ہین بعض عضو کاٹ دیتے ہین بعض ناخن نہین کاٹتے بال نہین کترتے بعض کھڑے رہتے ہین بیٹھتے نہین بعض آہنی منجن پر بیٹھتے اور لیٹتے ہین اور بعض بےعقل زندہ درگور ہوجاتے ہین حالانکہ ظاہر ہے کہ ان امور کو رضای خالق ومالک سے کچھ تعلق نہین اسکی رضا تو اس مین ہے کہ انسان اپنے تمام قوی واعضای ظاہری وباطنی جو موہوبہ الہی ہین ان سب کو اسی کے حکم کے موافق اسکی رضامندی کے کامون مین لگاے اگر کوئی ناسمجھی سے ان نعمتون کی ناقدری کرکے بیجا تکلیف اپنے اوپر ڈالکر مصیبت مین پڑیگا تو محنت رائگان ہے اسیطرح کوئی کم فہمی سے اپنے روحانی ملکات وعزم کو کسی دنیوی فانی لذات وغیر اخلاص وغیرہ کے قصد سے صرف کرے گا تو وہ بھی ان نعمات کا ناشکر وخاسرین مین ہوگا ہاں غنی وصمد کو ایسے اعمال کی کچھ پرواہ وحاجت نہین ہے۔ لیکن افسوس یہ کہ مرزا صاحب اپنے خیال وپندار مین ایسے محو وسرشار ہین کہ کسی کو خاطر مین ہی نہین لاتے۔ چنانچہ عاجز کو خوب یاد ہے کہ جب آپ لاہور مین تالاب کے پاس فروکش تھے تو بندہ نے بطور خوش خبری خدمت والا مین عرض کیا کہ محمود صاحب نے احیاء العلوم انگریزی ترجمہ کے واسطے منگوائی ہے تو آپنے چین بجبین ہوکر فرمایا کہ اس زمانہ مین سواے تالیفات خود بدولت کے کسی غیر کی تصنیف کارآمد ولائق التفات نہین خیر یہ تو جملہ معترضہ آگیا ہم۔ اقوام اولوالعزم کو دیکھیے کیسے اولوالعزم ہین کہ مشیت الہی سے صدہا برسون سے اپنے عزم بالجزم مین مضبوط وکامیاب ہین اور جس کام کو شروع کرتے ہین صدیون کا نتیجہ پہلے سوچ لیتے ہین اور ایک ایک

Marfat.com

فردانکا اپنے ذہن مین ایسا یکتا پختہ وجان نثار ہوتا ہے کہ اپنے فنون علوم ایجادات اختراع
وانکشاف امور مین اپنی عزیز جان کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالنے کی ذرہ بھر پرواہ نہین کرتا کوئی
چاند کی کوئی قطب جنوبی کی سیر کو روانہ ہو پڑتا ہے حتے کہ اس عزم غیر متزلزل مین بہت جانیں
بھی تلف ہو جاتی ہین جنکے حالات اخبارات مین اکثر شائع ہوتے رہتے ہین۔ لیکن ان کی قوت
عزم مین ذرہ فرق نہین آتا۔ سو اگر ایسے جانباز صاحبان عزم کو فہرست امام الزمانون مین
حسب قاعدہ خود جگہہ نہ دین تو ترجیح بلا مرجح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ مشاہدہ سے بڑہکر اور کیا ثبوت
و دلیل ہو سکتی ہے۔ ۵۔ تعریف نہ تھکنے و نومید نہ ہونے کی اگر مرزا صاحب ذات خود
بدولت تک ہی محدود رکھتے تو فضیلت و علو شان کے سبب مضائقہ نہ تھا دوسرون کو
اس مرتبہ خاصہ مین شامل کرنا شہادت مخالف و معکوس کا طالب بنتا ہے کیونکہ دیگر انبیا و
مرسلین اولوا العزم برگزیدگان و بندگان خاشعین عباد الرحمن کی نسبت تو قرآن مجید مین
یون ارشاد ہے حَتّٰۤی اِذَا اسْتَیْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا الخ تو گویا مرزا
صاحب لفظ "نہ نومید ہونا" لکھہ کر خود بدولت کو اس عالی شان جماعت
رسل علیہم السلام سے بھی زیادہ صاحب حوصلہ و صاحب یقین ہونا ظاہر کرتے ہین
پس جب عالی شان و برگزیدگان جماعت رسل علیہم الصلوۃ والسلام کا یہ حال ہے تو دوسرے
بیچارون کی کیا حقیقت۔ اور یہ تو مرزا صاحب کی معمولی بات ہے کہ خود بدولت کو دیگر انبیا و
مرسلین کے ہم پلہ کرکے انکے حالات و اوصاف کے ساتھہ ہی اپنی مدح و ثنا کرتے رہتے ہین
اسکا حساب عند ربہ ہے۔ ۶۔ ابتلا بھی دنیا مین معمولی بات ہے اس سے کوئی ہی دنیا مین
محفوظ رہتا ہوگا امام الزمان کی کیا خصوصیت ہے۔ ۷۔ جب حسب قول مرزا صاحب
پیشگوئیان بسا اوقات ابتلا کے رنگ مین ظاہر ہوتی ہین اور عوام پر انکا صدق نہین
کھلتا تو پھر مرزا صاحب اپنی ان سب پیشگوئیون کو جنکا صدق غریب عوام پر نہین کھلا
بلکہ خود مرزا صاحب پر بھی باعث سہو و نسیان و غلطی جیسا ایام الصلح مین فرمایا نہین کھلا تو

Marfat.com

رستی ہے ایسا قبول کیون نہین کرتے کہ یہ ابتلائی رنگ مین ظاہر ہوئی ہین؟ اور غریب مخلوق کو جنکی مشاہدہ مین وہ موافق تفہیم و میعاد مقررہ و مشتہرہ مرزا صاحب پوری نہین ہوئین انکو سب و شتم کرکے دین و ایمان سے کیون خارج کرتے اور لعنتین ڈالتے رہتے ہین؟ اور زور دیتے رہتے ہین کہ یہ اسی طرح پوری ہوگئی ہین؟ مخلوق الٰہی اس سے حیران ہوتی اور گبھراتی ہے کہ مرزا صاحب جبر سے بار بار ایسا کہکر خلاف واقع و خلاف مشاہدہ لوگون سے پوری ہوگئین کہلواتے اور منواتے ہین مرزا صاحب مخلوق پر رحم اور دل مین انصاف فرماوین۔ ۸ کیا مرزا صاحب نے ملعون و مردود کے اس جگہہ بھی وہی مفہوم و معنے لیے ہین۔ یعنے خدا اسکا دشمن اور وہ خدا کا دشمن۔ خدا اس سے بیزار اور خدا سے بیزار وغیرہ جیسا بجواب سوالات سراج دین عیسائی مطبوعہ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء صفحہ ۶ مین بمقابلہ عیسایان کے آپنے لیے ہین؟ کیونکہ یہ تو انصاف نہین کہ سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام پر بددعا کرنے کے واسطے آپ اس لفظ کے معنے کچھ کرین اور خود بدولت کے لیے کچھ۔ ۹۔ ایسے ایسے صفات و اقوات و ابتلایات کا ذکر و اشاعت مرزا صاحب کے مدعا کے لیے حکمتاً و علاجاً نہایت ضروری معلوم ہوتا ہوگا تاکہ ایسے شرائط و پیش بندی سے مریدین و مذبذبین کچھ عرصہ کے لیے تو تہمے و جمے رہین اور لمبی لمبی میعادون مثل ہفت سال و سہ سال وغیرہ مشتہرہ مرزا صاحب کے منتظر رہین اور پھر جب وہ وقت قریب الاختتام ہو تو اور دوسری تاریخ پڑسکتی ہے لیکن تا کسے

تدبیر کند بندہ و تقدیر نداند ✣ تقدیر خداوند بہ تدبیر نماند ✣

فصل ۴۲۔ پانچوین قوت اقبال علی اللہ ہے جو امام الزمان کے لیے ضروری ہے

اور اقبال علی اللہ سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ مصیبتون اور ابتلاؤن کے وقت اور نیز اسوقت کہ جب سخت دشمن سے مقابلہ آپڑے اور کسی نشان کا مطالبہ ہو اور یا کسی فتح کی ضرورت ہو اور یا کسی کی ہمدردی واجبات سے ہو خدا تعالیٰ کیطرف جھکتے ہین اور پھر ایسے جھکتے ہین کہ انکے صدق

٭ یہ شخص بحالت تذبذب تخمیناً دو ماہ مرزا صاحب کی صحبت مین رہکر عیسائیت کے قبول کرنے پر مستعد و محکم ہوگیا چنانچہ اسکے اپنے الفاظ جو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوئے یہ ہین کہ قادیان مین رہنے سے عیسائی مذہب میرے دل مین گھر کرتا گیا۔

Marfat.com

(اخلاص اور محبت اور وفا اور عزم لاینفک سے بھری ہوئی) دعاؤن سے ملاء اعلے مین ایک شور پڑجاتا ہے اور انکی محویت کے تضرعات سے آسمانون مین ایک دردناک غلغلہ پیدا ہوکر ملائک مین اضطراب ڈالتا ہے پھر جس طرح شدت کی گرمی کی انتہا کے بعد برسات کی ابتدا مین آسمان پر بادل نمودار ہونے شروع ہوجاتے ہین اسیطرح انکے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنے خداتعالے کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کردیتی ہے اور تقدیرین بدلتی ہین اور الٰہی ارادہ اور رنگ پکڑتے ہین یہانتک کہ قضاوقدر کی ٹھنڈی ہوائین چلنی شروع ہوجاتی ہین اور جسطرح تپ کا مادہ خداے تعالے کیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور پھر مسہل کی دوا بھی خداتعالے کے حکم سے ہی اس مادہ کو باہر نکالتی ہے ایسا ہی مردان خدا کے اقبال علی اللہ کی تاثیر ہوتی ہے ؎ آن دعای شیخ نےچون ہر دعا است ٭ فانی است و دست او دست خدا است۔

جواب سبحان اللہ واللہ اکبر فرمان تو یہ کہ قوت اقبال علی اللہ امام الزمان کے لیے ضروری ہے اور اسپر عمل یہ کہ مرزا صاحب کو اپنی درشتی وسختی وزیادتی کے سبب اگر ذرا سا مقدمہ آپڑتا ہے تو اس قدر فکر وتردد کرتے ہین کہ بذریعہ تار برقی فوراً وکلاء مریدین کو مسافت دور ودراز سے بلاکر فراہم کرکے صلاح مشورہ تدابیر وپیروی مقدمہ مین ہمہ تن مصروف ہوجاتے ہین (اگرچہ بسبب لیاقت قانونی ومقدمات کے کسی غیر کی امداد کی چندان آپ کو بہت ضرورت نہین) اور شب وروز مجلس عالی مین یہی ذکراذکار تا اختتام مقدمہ ہوتا رہتا ہے ۔ ۲ ۔ تعجب یہ ہے کہ اقبال علے اللہ توکل تسلیم رضا الٰہی وغیرہ صفات جن مین مرزا صاحب کو سب مسلمانان گذشتہ وموجودہ سے ارفع واعلے بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل ہونیکا دعوی ہے لیکن موقعہ وقت پر ذرہ برابر بھی ان اخلاق وصفات کا مرزا صاحب سے ظہور نہین ہوتا بلکہ اوسط درجہ کے مسلمانان جنکو کسی فضیلت وبزرگی کا کوئی دعوی نہین انکے قال وحال کے موافق بھی کوہ منصب ظہور مین نہین آتا مثلاً شیخ تقی الدین احمد بن علی المقریزی نے جو رسالہ تجرید التوحید مین لکھا ہے فان التوحید حقیقتہ ان تری الامور کلھا من اللہ تعالی رویتہ لقطع الالتفات عن الاسباب

Marfat.com

والوسائط فلا ترى الخير والشر الا منه تعالى وهذا المقام ثمر التوكل وترك شكاية الخلق وترك لومهم والرضا عن الله تعالى والتسليم لحكمه ويخرج عن هذا التوحيد السخط على الخلق والالتفات اليهم فان من يرى الكل من الله كيف يسخط على غيره او يأمل سواه وهذا التوحيد مقام الصديقين الخ پس یہان بھی ان حالات کا کچھ تو پتہ ونشان وظہور ہونا چاہیے یا یہ سب حالات و مقامات صرف زبانی ہی طے ہو جاتے ہین ۳؎ - مرزا صاحب سے جو کچھ ظہور مین آیا وہ تو یہ ہے کے مقدمات گذشتہ مین بجائے اقبال علے اللہ کے اقبال علے الوکلاء یہانتک ہوا کہ نہ ایک نہ دو بلکہ اکٹھے چار وکلاء یعنے تین دیسی اور ایک انگریز اور جب ایک مرتبہ لاہور سے وکیل کے جانے مین ذرا دیر وتامل ہوا تو مرزا صاحب نے تردد و ناراضگی سے ایسا فرما بھیجا کہ اگر کسی مرد خدا کو خرچ وکلاء کی تکلیف معلوم ہو اور اس مین تامل ہو تو ہم اپنا زیور فروخت کرکے اخراجات وکلاء ادا کرینگے وکلاء ضرور آوین - پس اسپر خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ **قول وہ اور فعل یہہ** کیون لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ - كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کے نیچے نہین آسکتا؟ ۴؎ - ہان مرزا صاحب کی طرف سے یہ جواب ہوسکتا ہے کہ ہمنے اس قوت اقبال علے اللہ کا امام الزمان کے لیے ہونا ضروری لکھا ہے نہ یہ کہ اسکا عملدرآمد بھی ضرور ہے یا یہ کہہ سکتے ہین کہ یہ مصیبت اور ابتلا کا وقت نہ تھا سخت دشمن سے مقابلہ نہ تھا صرف دوستون کے ساتھ ایک ہنسی اور خوش طبعی کا مشغولہ تھا کسی نشان کا مطالبہ نہ تھا - فتح کی ضرورت نہ تھی - اور اپنی ہمدردی بھی وجہات سے نہ تھی کیونکہ ہم راضی برضائے الٰہی ہین یا یہ کہہ سکتے ہین کہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے صدق واخلاص محبت ووفا وعزم لاینفک سے بھری ہوئی دعاؤن سے ہمنے ملاء اعلے مین شور ڈالنا اور آسمانون مین دردناک غلغلہ ڈالکر ملائک مین اضطراب ڈالنا اور تقدیرون کا بدلنا اور الٰہی ارادون کا دوسرے رنگ مین کرنا - (جیسا مرزا صاحب نے لکھا ہے) پسند نہین کیا لیکن ان جوابات پر بھی صدق و راستی نیز ان ہی آیات قرآن مجید لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ وغیرہ کا لحاظ رکھنا ہوگا اور یہ بھی سمجھنا

Marfat.com

ہوگا کہ پھر نہایت درجن وکلاء اسقدر تردد و تدابیر کرنے کی اور معیت مریدین دعاؤن کی کیا ضرورت
تھی یہ خیال فرماوین کہ صرف زبانی حساب کتاب اور مونہ کی باتون سے کیا ہو سکتا ہے اور
کیا کام چل سکتا ہے جب تک عملی نمونہ اور فعلی نظیر اسکے ہمراہ نہ ہو ہان شاید عملی نمونہ و
نظیر کی اسلیے بھی پرواہ نہ ہو کہ سب کام صرف تحریر و تقریر ہی سے چل نکلا ہے ۔۔۔۔ وَذٰلِکَ
مَبْلَغُهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۵ - مرزا صاحب نے فتح کی ضرورت دشمن
سے مقابلہ نشان کے مطالبہ یا کسی کی ہمدردی کے وقت جو صدق و اخلاص کی دعاؤن محویت
کے تضرعات سے آسمانون مین غلغلہ ملائک مین اضطراب تقدیرین بدلنا الٰہی ارادون کا دوسرا
رنگ پکڑنا بیان کرنے کے پیرایہ مین خود بدولت کی تعریف کر کے اور مریدین کو ہمدردی کی آہ
اور دوسری جگہہ اپنے مخالفون کو ہلاکت کی دہمکی دی اور ایسا ہی بعض دوسرے مخلوق کی حد سے
بڑھکر مدح و ثنا کی ہے نہ معلوم اس وقت اسلامی توحید کی جسکے ضمن مین علماء سلف نے حسب
ذیل لکھا ہے کیون پرواہ نہین کی فلا ولی ولا حکم ولا رب الا الله والذے من عدل بہ
غیرہ فقد اشرك فی الوهیته ولو وحد ربوبیته فمن تعاظم وتکبر ودعی الناس الی اطرائه
ورجائه ومخافته فقد تشبه بالله ونازعه فی ربوبیته وهو حقیق بان یهینه الله غایة
الهوان ویجعله کالذر تحت اقدام خلقه وفی الصحیح عنه صلی الله علیه وسلم انه قال یقول
الله عز وجل العظمة ازاری والکبریاء ردائی فمن نازعنی فی واحد منهما عذبته واذا
کان المصور الذی یصنع الصورة بیده من اشد الناس عذابا یوم القیامة لتشبهه بالله فی
مجرد الصنعة فما الظن بالمشبه بالله فی الربوبیة والالهیة کما قال صلی الله علیه وسلم اشد
الناس عذابا یوم القیامة المصورون یقال لهم احیوا ما خلقتم ۔ قوله تعالی ثم الذین کفروا

ربهم يعدلون - فمن احب غير الله تعالى وخافه ورجاه وذل له كما يحب الله تعالى ويخافه ويرجوه فهذا هو الشرك الذي لا يغفره الله فكيف بمن كان غير الله اتم عنده واحب اليه واخوف عنده وهو في مرضاته اشد سعيا منه في مرضاة الله فاذا كان المسوي بين الله و بين غيره مشركا فما الظن بهذا فعياذا بالله من ان ينسلخ القلب من التوحيد والاسلام كانسلاخ الحية من قشرها وهو يظن انه مسلم موحد ومن الاشراك قول القائل لاحد من الناس ماشاء الله وشئت كما ثبت عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال رجل ماشاء الله وشئت فقال اجعلتني لله ندا قل ماشاء الله وحده هذا مع ان الله تعالى قد اثبت للعبد مشية كقوله تعالى لمن شاء منكم ان يستقيم فكيف لمن يقول انا متوكل على الله وعليك وانا في حسب الله وحسبك ومالي الا الله وانت وهذا من الله ومنك وهذا من بركات الله وبركاتك والله لي في السماء وانت لي في الارض وزن بين هذه الالفاظ الصادرة من غالب الناس اليوم وبين ما نهى عنه من ماشاء الله وشئت ثم انظر ايها افحش يتبين لك ان قائلها اولى بالبعد من اياك نعبد وبالجواب من النبي صلى الله عليه وسلم القائل تلك الكلمة - انتهى - ۲ - عجب ہے مرزا صاحب حیات مسیح علیہ السلام واستدراجات دجال مذکورہ احادیث کو تو منافی توحید اسلامی کہکر دوسروں پر اعتراض کرتے ہیں اور خود باین دعوی امام الزمانی خود بدولت و دیگر مخلوق کی شان میں وہ وہ الفاظ تراش کر مدح و ثنا میں لکھے ہیں

ہے اور دیکھ کہ انہیں زیادہ فحش کون ہے تو تیرے لیے ظاہر ہوگا کہ انکا قائل ایاک نعبد سے بہت دور ہے اس سے جو نبی صلعم نے جواب دیا

[illegible]

[illegible]

کہ تراب کو رب الارباب کے برابر بنا دیا ہے - اور پہر مسلمان موحد بلکہ ساری مخلوق کے امام - ۷ ر
مرزا صاحب کے لفظ اقبال علے اللہ سے اس عبد صالح بے ریا سراپا صدق وصفا جو اسکا مجسم معانی
وروح روان تہا یعنے سید عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا حال یاد آگیا اگرچہ اس کا
استماع مرزا صاحب کو ناگوار تو ضرور گذرے گا - لیکن کیا کرون رہا نہین جاتا کیونکہ مرزا
صاحب خود ہی سرود بہ بستان یاد دہانیدن والا کام کرتے ہین اب سنیے **اول** حب
عبد اللہ صاحب مرحوم دہلی مین سماعت حدیث شریف کے لیے وارد تہے ہنگام غدر ۱۸۵۷ء
ایک میم صاحبہ کا حالت بیکسی مین انکو ملنے کا اتفاق ہوگیا تو انہون نے بحکم آیت کریمہ
وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ اس بیچاری
بیکس میم کو بہ بعیت وحفاظت مرید خود اسکے قیام گاہ وجاے امن تک پہونچا دیا اسپر اس میم
صاحبہ کے شوہر انگریز صاحب نے جو ایک فوجی افسر تہا خوش وشکر گذار ہوکر بلا درخواست خود
بجود اس خیر خواہی وخدمت جمیلہ کی چٹھی بطور سند لکہہ بہیجی تاکہ فتنہ فرو ہونے کے وقت
اسکا صلہ دیا جاوے آپ کے مرید نے جب وہ چٹھی یا سارٹیفکٹ لاکر پیش کیا تو آپنے فرمایا "مرا
اللہ بس ست" یعنے اس سند کی ضرورت نہین جب اللہ تعالی کی رضا کے واسطے مینے یہ کام
کیا ہے وہ ہی میرے لیے کافی ہے **دیکھیے** اقبال علے اللہ اسے کہتے ہین **ثانی**
ایک دفعہ عاجز کی موجودگی مین ایک شخص لودیانہ سے امرتسر مین حضرت ممدوح کی خدمت
مین وہشت زدہ متفکر آیا اور اس نے کہا کہ تمہاری اور تمہارے فرزند کی نسبت مخبری
ہوئی ہے کہ تم سرکار کے مخالفین کے پاس جاتے اور انکو مدد دیتے ہو یہ سنکر تبسم سے فرمانے
لگے "من کے رفتہ ام من اینجا نشستہ ام" پہر اس شخص نے کہا کہ تمہاری ایذا رسانی وتکلیف
دہی کے واسطے یہ کام کیا گیا ہے تسپر بے فکر ہوکر فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ نِعْمَ الْوَكِيْلُ **ثالث**
یہ تو ظاہر اور لوگون کو معلوم ہی ہے کہ انہون نے محض لوجہ اللہ اپنے وطن کے حاکمون اور
مولویون وغیرہ سے کس قدر تکلیف اٹہائی حتے کہ وطن گہر بار خویش اقارب جائداد

وغیرہ سے علیحدہ کیے گئے لیکن باوجود اس ظلم وتشدد دشمنان کے جب کوی انکے روبرو اس قصہ
یعنے زمانہ مصیبت وموذیان کا ذکر کرتا تو آپ ناراض ہوکر فرماتے کہ توبہ کرو شکایت مولی کیسی
اور پھر بارہا ان دشمنان ایذا دہندگان کے واسطے دعاء خیر بھی کرتے سبحان اللہ حدیث
شریف لاتسبوا الدھر فانی انا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار اور وہ جو بعض
کتب الہیہ مین ہے من لم یصبر علی بلائی ولم یرض بقضائی فلیخرج من بین ارضی وسمائی
والیطلب ربا سوائی پر کیسی اعلے درجہ کی عملی تعلیم ہے جس مین علاوہ اقبال علی اللہ کے تعظیم
لامر اللہ والشفقت لخلق اللہ کا بھی انتہای درجہ کا نمونہ ہے جس سے انکی کمال معرفت باریک
بینی رموز دانی لطائف وحقائق فہمی بھی ظاہر ہے اور نہ محض علمی بلکہ عملی بھی یہ حالات و
واقعات ایسے پراثر کالنقش فی الحجر ہین کہ کیسی صورت عاجز ورفیقان عاجز کے دل سے محو نہین ہو
سکتے اور انہی کے خیال پر مرزا صاحب سے بھی میل ملاقات رہی پس اگر اسکا نمونہ ادنیٰ کچھ
شائبہ بھی یہان موجود ہوتا تو ممکن نہ تہا کہ آپ سے موافقت نہ ہوتی ۸۔ اب ہر سہ
واقعات پر ایمانا غور فرماوین کہ بصورت اول اگر خود بدولت کو ایسا سارٹیفکٹ وچٹھی
ملنے کا اتفاق ہوتا تو اسکو حرز جان بناکر کتنی دفعہ چھپواتے اور سرکار پر احسان گران
جتاتے جیساکہ آپ ایک دو معمولی چٹھیون کے شائع کرنے مین اکثر کرتے رہتے ہین بصورت
دوم یعنے بخوف مخبری وشکایت کتنے میموریل وکاغذی رسالہ گوناگون مضامین کے
بناکر ترجمہ کراکر شائع وپیش کرتے اور کتنے وکلاء کی تقرری کے لیے سعی وکوشش وفکر وتجویز
فرماتے جیساکہ آپ کا دستور ومعمول ہے بصورت سوم صرف زبانی اختلاف پر جو خود
بدولت کا عملدرآمد سب وشتم یعنے دشنام دہی ودعاء ہلاکت مخالفین ہے وہ ایسا اظہر
من الشمس ہے کہ محتاج بیان نہین خدانخواستہ اگر کچھ زیادہ اختلاف ہوتو نہ معلوم آپ کا
غصہ کہانتک نوبت پہونچاے اقبال علی اللہ تو دور کا مقام ہے یہان اگر مقولہ شیخ
سعدی علیہ الرحمۃ ع از خدا دان خلاف دشمن ودوست ۔ کہ دل ہر دو در تصرف اوست

Marfat.com

جو زبان زد ہر خاص و عام ہے اور عاجز کو الہام بھی ہوا ہے اگر مرزا صاحب کو یاد آجاوے تو بھی غنیمت ہے۔ ۹۔"اور کسی نشان کا مطالبہ ہو وغیرہ الخ" معلوم ہوتا ہے کہ ان الفاظ کی تحریر کے وقت کسی دیوانہ کا شعر ؎ دھوم اتنی ترے دیوانے مچا سکتے ہیں + کہ ابھی عرش کو چاہیں تو ہلا سکتے ہیں۔ شاید مرزا صاحب کے خیالات میں گونج رہا ہوگا ورنہ قرآن مجید میں تو سید الاولین والآخرین و خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو تفکر و آیت طلبی پر یوں خطاب موجود ہے وَاِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی ۔ دیکھیے جب سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو پھر کسی دوسرے عاجز خاکسار امتی کو ایسی دلیری و شیخی نشان وغیرہ کھلانے کی اور بایں عجز و بے بضاعتی اس خالق و قادر مطلق پر اپنا اختیار و حکومت جتلانی کب لائق و شایان حال عبودیت ہے فتدبر و تفکر۔ ۱۰۔"این دعا شیخ نے چون ہر دعا ست + فانی است و دست او دست خدا است" کا ظہور اور ثبوت بھی تو کچھ ہونا چاہیے۔ دست او دست خدا است۔ اگر تھا تو عبد اللہ آتھم والی میعاد بیٹی والی داماد مرزا احمد بیگ کی میعاد۔ شیخ مہر علی صاحب کے مقدمہ کی میعاد۔ امیر شاہ صاحب رسالدار میجر سردار بہادر کے گھر فرزند ہونے کی میعاد وغیرہ وغیرہ مقررہ و مشتہرہ مرزا صاحب کوئی تو پوری ہوتی۔ نیز اپنے فرزند موعود بشیر کی نسبت باوجودیکہ دعائیں ملاء اعلے میں شور ڈالنے والی آسمانوں میں دردناک غلغلہ پیدا کرنے ملائک میں اضطراب ڈالنے والی تقدیریں بدلنے والی ہوئیں میں کچھ فرق و کمی نہیں ہوئی آتھم کی موت کے واسطے تو اعتکاف میں مریدین کی جماعت سمیت آہ و زاری و نالہ و بیقراری کو بزعم خود آسمان و ملائک تک پہونچا یا گیا رسالدار میجر سردار بہادر کے پانسو روپیہ تو اسی شرط اور قسم پر ہی لیے تھے کہ کوئی دقیقہ جد و جہد وغیرہ کا باقی نہ رکھا جاوے گا۔ بشیر فرزند کی صحت کے لیے نہ فقط دعاؤں و توجہ کی گرمی بلکہ تمام سینہ آمدہ دواؤں کی حرارت بھی پہونچائی گئی لیکن آسمان کو درد تک نہ پہونچا۔ بیٹی والے معاملہ کی حسرت و یاس سے

Marfat.com

اب تک دن رات مرزا صاحب کا جو حال ہے وہ روشن ہے بلکہ خواب بھی اسی کے آتے ہین جیسا کہ عاجز کی روبرو مرزا صاحب نے بٹی سے اشتہار آنے کا خواب اپنا بیان کیا تھا پھر فرماوین کہ دست او دست خدا کیسا ہوا کیا دست خدا ایسا ہی ہوتا ہے کہ گریہ و زاری و فکر والیس طلبی اجرت کی بے قراری کی فریاد پر خیال ہی نہین کرتا اور تقدیرون کو نہین بدلتا۔ اور ارادون کو دوسرے رنگ مین نہین کرتا؟!! مسلمان تو اسکے قائل نہین بلکہ انکا تو یہ دین و ایمان ہے کہ اللہ عز و جل عموماً سب مخلوق پر اور خصوصاً اپنے فرمان بردار اور خالص بندگان پر نہایت ہی مہربان رحیم و کریم اور اخلاص و انابت والی جائز دعاؤن کو ہرگز رد نہین فرماتا بلکہ ان بندگان کی یہانتک رعایت فرماتا ہے کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھالین تو انکی قسم پوری کرتا ہے جیسا حدیث شریف مین ہے رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ اور ارشاد امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء الخ اذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان الخ اور ادعونی استجب لکم وغیرہ اسکے خود موجود ہین اور بالکل صادق ہین ہان ہادی علیہ الصلوۃ والسلام والی شرط بموجب حدیث شریف واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاء من قلب غافل الخ یعنے غافل دل کی دعا اللہ جل جلالہ قبول نہین فرماتا اسکا لحاظ نیز اس ارشاد کا من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء ضروریات سے ہے جسکا التزام ظاہر ہے کہ مرزا صاحب سے نہین ہوسکا۔ ۱۱۔ حالت تنعم مرزا صاحب و مریدان حاشیہ نشینان کی تو اس حد کو پہونچ گئی ہے کہ عرق کیوڑہ جے پور سے بید مشک برف پردہ ٹٹی خس وغیرہ لاہور سے و دیگر ثمار انواع و اقسام دوسرے مقامات سے برابر قادیان پہونچتے رہتے ہین لیکن حالت فنا ایسی کامل ہے کہ اس مین بالکل افاقہ و کمی نہین ہوتی اور ادھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنکی ظاہری و باطنی اتباع و قدم بقدم چلنے کا مرزا صاحب کو دعوے ہے انکا فرمان ہے ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین سبحان اللہ کیسی فرمان برداری و تابعداری ہے بات تو زبان سے نکالی ہے لیکن مرزا صاحب براہ مہربانی

Marfat.com

ایسے طریق وپیرایہ کو اختیار فرماوین کہ عاجز مخلوق الٰہی اوسکو سمجھ سکے نہ ایسا کہ اون فواتح اعمال مین بعد المشرقین ہو کیکر حیران وپریشان ہرتے پہرین - حالت فنا مین یہ شیخی اظہار فضیلت تعلی طمطراقی ہر ایک سے مقابلہ جنگیدن کہان بقول مولویصاحب ح۔ راہ فانی گشتہ راہ دیگر است ؛ زانکہ ہوشیاری گناہ دیگر است ؛

فصل ۴۳ ضرورة الامام - ص۱۲ اور امام الزمان کا اقبال علی اللہ یعنی اوسکی توجہ الی اللہ تمام اولیاء اللہ کی نسبت زیادہ تر تیز اور سریع الاثر ہوتی ہے جیسا کہ موسی علیہ السلام اپنے وقت کا امام الزمان تھا اور بلعم اپنی وقت کا ولی تھا جسکو خدا تعالے سے مکالمہ اور مخاطبہ نصیب تہا اور نیز مستجاب الدعوات تہا لیکن جب موسیٰ سے بلعم کا مقابلہ آپڑا تو وہ مقابلہ اسطرح بلعم کو ہلاک کر گیا کہ جسطرح ایک تیز تلوار ایک دم مین سر کو بدن سے جدا کر دیتی ہے اور بدبخت بلعم کو چونکہ ان فلاسفی کی خبر نہ تہی کہ گو خدا تعالی کسی سے مکالمہ کرے اور اوسکو اپنا پیارا اور برگزیدہ ٹہراوے مگر وہ جو فضل کے پانی مین اوس سے بڑھکر ہے جب اوس شخص سے اوسکا مقابلہ ہوگا تو بیشک یہ ہلاک ہوجائیگا اور اسوقت کوئی الہام کام نہین دیگا اور مستجاب الدعوات ہونا کچھ مدد دیگا اور یہ تو ایک بلعم تہا مگر مین جانتا ہون کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین اسیطرح ہزارون بلعم ہلاک ہوئے جیسا کہ یہودیون کے راہب عیسائی دین کے مرنکی بعد اکثر ایسے ہی تھے الخ

جواب - امام الزمان کی توجہ کی زیادہ تر تیزی وسریع الاثری کا حال فصل گذشتہ مین ہوچکا ہے کہ برسون گذرگئے اثر کا نام ونشان بھی نہین اوسکو ملاحظہ فرماوین - ۲ سیدنا موسی علیہ السلام وبدبخت بلعم کے مقابلہ کی نظیر جب انشاء اللہ تعالے حسب وعدہ الہام قایم ہوگی تو نہ فقط مرزا صاحب بلکہ عام مخلوق دیکھے گی - مرزا صاحب جلدی نہ فرماوین امید واثق ویقین کامل ہے کہ سنت اللہ کے موافق سرکش متمرد ضمیر من دگرے نیست کہنے والے کو انشاء اللہ تعالی شکست نصیب ہوگی - کیونکہ قانون الٰہی یہی ہے جیسا اوسنے فرمایا ہے اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ قِیْلَ ادْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا فَبِئْسَ مَثْوَی الْمُتَکَبِّرِیْنَ - کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ - مقولہ ہمیشہ بر لب فوارہ این سخن جاری است ؛ کہ ہر کہ اوج کند آخر ش نگونساریست ؛ اوسوقت تک تعلی وشیخی پسند کو سوا یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا کہنے کے اور کچھ نہ سوجہیگا

الله تعالیٰ رحم فرماوی اور عاجز بندگان پر جو اوسکے فضل و کرم اور اوسکی رضا کی سوا کسی شے
کے طالب و خواہشمند نہین اپنی نظر عنایت و حفاظت رکھے آمین۔ ۳ یہہ بھی مرزا صاحب کی
عجیب طبعزاد فلاسفی ہے کہ اللہ پاک کسی کو اپنا پیارا اور برگزیدہ ٹھہراوے مستجاب الدعوات کرے
الہام کرے اور پھر وہ اوسکے برگزیدون و مقبولون سے مقابلہ کرنیوالا ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ اوسکو
ہلاک کرے سبحان اللہ کیا الفاظ کو ترکیب دی ہے۔ لیکن یہہ تو غور فرماوین کہ وہ ولایت و برگزیدگی
مکالمت مخاطبت و قبولیت دعا اللہ عزوجل کی کیسی ہوئی۔ معاذ اللہ گویا برگزیدگی کے وقت یہہ
معلوم ہی نہوا کہ یہہ شخص ایسا ناپاک و بدسرشت ہے کہ میرے مقرر کردہ امام الزمان سے مقابلہ کریگا
نعوذ باللہ من ہذہ العقیدۃ الباطلۃ ۴ اس قصہ مین شاہ عبد القادر رح نے موضح القران مین
لکھا ہے کہ سیدنا موسی علیہ السلام کی مخالفت سے اوسکو باطن سے منع ہوا۔ پھر بادشاہ نے اوسکی عورت
کو مال کی طمع دی اوسنے اوسکو راضی کر کر بھیجا۔ پھر لکھا ہے کہ شاید ہانپتے کتے کی مثال اسمین ہو کہ
جبتک وہ حرص سے خالی تھا اوسکو باطن سے صحیح معلوم ہوا جب اوسمین حرص بیٹھی تو باطن سے
معلوم نہوا یا ہوا تو مجمل معلوم ہوا اوسکو اپنی طبع کے موافق سمجھ لیا انتہی معالم التنزیل مین بھی
لکھا ہے کہ بلعم نے اول بددعا کرنیسے انکار کیا پھر اوسکی قوم نے ہدیہ دیکر اوسکو فتنہ مین ڈالا
انتہی۔ غرض اوسکی ہلاکت کے یہہ اسباب بیان ہوئے ہین لہذا جس شخص کے حالات کی
ان حالات سے مشابہت ہو مثلاً اپنی عورت کے مراعات مین حق کا مخالف ہو کر دوسرون کا
حق زائل کرتا ہو یا حرص وغیرہ کے باعث جو باطن سے مجمل معلوم ہوا اوسکو اپنی طبع کے موافق سمجھ
کر طرح طرح کے دعاوی کرتا ہو یا آمدنی ہدیہ و مال کی خاطر حق کا مخالف ہو کر نئے نئے خلاف سلف
و خلف مسایل نکالتا ہو اوس شخص کے لیئے یہہ قصہ قابل عبرت ہے مرزا صاحب اسپر غور و توجہ
فرماوین خصوصاً اسلیئے بھی کہ جس شخص کی تحقیر و مخالفت کے آپ درپے ہین اوسکا نام بھی الہامات
مین اکثر موسی کہکر پکارا جاتا ہے۔ ۵ پھر وہی غلطی اللہ جل جلالہ تو راہب عیسائیون کو فرمادے
اور مرزا صاحب یہودیوں کے راہب ہی کہتے جاوین امام الزمان جو ہوئے اس تکرار سے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو باین دعوی علم و فضل احبار و رہبان کا فرق ہی معلوم نہین اظہار
حقیقت حال کیلئے مناسب ہے کہ مرزا صاحب قسم کہا کر اعلان کر دین کہ ہم جانتے تو تھے لیکن بوجہ

Marfat.com

استغراق یا مخالفین کے اعتراض وغیرہ سننے کی خاطر عمداً ہماری قلم سے بار بار بجائے اخبار کے راہب ہی نکلتا گیا تاکہ لوگوں و مریدین کو آپ کا علم تو ظاہر ہو جاوے اور کچھ تو فیصلہ ہو۔

فصل ۴ ۴ ضرورت الامام چھٹی کشوف والہامات کا سلسلہ ہے جو امام الزمان کیلئے ضروری ہوتا ہے امام الزمان اکثر بذریعہ الہامات کے خداتعالٰے سے علوم اور حقایق اور معارف پاتا ہے اور اوسکے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھکر انسان کے لئے ممکن نہیں اور اونکے ذریعہ سے علوم کھلتے ہیں اور قرآنی معارف معلوم ہوتے ہیں اور دینی عقدے اور معضلات حل ہوتے ہیں اور اعلیٰ درجہ کی پیشگوئیاں جو مخالف قوموں پر اثر ڈال سکیں ظاہر ہوتے ہیں غرض جو لوگ امام ہوں اونکے کشوف اور الہام صرف ذاتیات تک محدود نہیں ہوتے بلکہ نصرت دین و تقویت ایمان کیلئے نہایت مفید اور مبارک ہوتے ہیں۔

جواب ۔کشوف والہامات تو دوسرے بندگان آلہی کو بھی ہوتے ہیں اور صرف ذاتیات تک محدود ہی نہیں ہوتے۔ علوم و معارف بھی واہب العطیات عطا فرماتا ہے اور ایسا ہی وہ علیم و خبیر کئی واقعات سے قبل از وقت محض اپنے فضل و کرم سے عاجز بندگان کو آگاہی بخشتا ہے گو وہ اوسکا فضیلت و شیخی کو ریا و گناہ سمجھ کر غلبہ عبودیت سے ان امور کو شایع و مشتہر نہیں کرتے۔ پس اس میں امام الزمان کی کچھ خصوصیت و ترجیح نہ ہوئی - ۲ اور امام الزمان کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہوسکتے وہ کیفیت و کمیت میں اس اعلے درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھکر انسان کیلئے ممکن نہیں یہہ محض زبانی دعوی ہی دعوے ہے کچھ ثبوت و دلیل اسپر نہیں - ۳ مرزا صاحب کے علوم قرآنی معارف دینی عقدے حل ہونے اعلے درجہ کی پیشگوئیاں نصرت و تقویت دین کیلئے مفید و مبارک ہونیکا ذکر کئی جگہ ہوچکا ہے - ۴ کیفیت و کمیت اور اعلی درجہ جس سے بڑھکر ممکن نہیں وغیرہ وغیرہ - سو مرزا صاحب نے اسکا کچھ معیار و محک اور ثبوت بیان نہیں کیا ہے اسطرح تو ہر ایک ہی واسطے ایسا ہی دعوی کرسکتا ہے تو پھر تصفیہ کیونکر ہو؟ اس کا جواب یہی ہوگا کہ نتیجہ اور اثر سے ثابت و ظاہر ہو جاویگا جس طرح کہ مرزا صاحب کے الہامات پیشگوئیوں اور حقایق معارف کا حال ہوا۔ پس جائے غور و انصاف ہے کہ ان سے مخالف قوموں پر کیا اثر پڑا ہے؟ اور نصرت دین کے لئے کیا مفید و مبارک ہوئے ہیں؟ اور دینی عقدے کیا کھلے ہیں؟ آخر ہر ایک امر ثبوت اور نتیجہ سے

سے مانا جاتا ہے۔ اور پھر یہاں جب کچھ عقدہ کھلتا ہے تو یہی کھلتا ہے کہ مسایل مخترعہ و موضوعہ مرزا صاحب خلاف قرآن و حدیث و امت اسلامی ہوتے ہیں جیسے مسئلہ لیلۃ القدر۔ نزول ملائکہ و مسئلہ تصویر وغیرہ و یا حیلہ و حوالہ سے فتویٰ حاصل کرکے و یا محض تقریر و تحریر سے مخالفوں پر اپنے فتح کے طول طویل اشتہارات دینے وغیرہ۔

فصل ۴۵۔ ضرورت الامام۔ صفحہ ۱۳ اور خدا تعالیٰ اُن سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اون کی دُعا کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات سوال و جواب کا ایک سلسلہ منعقد ہوکر ایک ہی وقت میں سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب اور پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور امام الزمان کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے اور معلوم نہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا بلکہ خدا تعالیٰ اون سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ پر سے جو نور محض ہے اوتار دیتا ہے اور یہ کیفیت دوسروں کو میسر نہیں آتی بلکہ وہ تو بسا اوقات اپنے تئیں ایسا پاتے ہیں کہ گویا اُن سے کوئی ٹھٹھا کر رہا ہے اور امام الزمان کی الہامی پیشگویاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتی ہیں یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتی ہیں جیسا چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے اور یہ قوت اور انکشاف اسلیئے اون کے الہام کو دیا جاتا ہے تا اونکے پاک الہام شیطانی الہامات سے مشتبہ نہوں اور تا دوسروں پر حجت ہو سکیں

جواب۔ مرزا صاحب سب عادت خود بدولت کی تعریف و ثنا جو زبان و قلم پر آوے فرماتے جائیں اور دلیل و ثبوت ندارد۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس و منزہ کا مکالمہ ہمیشہ صفائی سے ہے مرزا صاحب کو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ رحمن و رحیم دوسرے عاجز بندگان سے معاذاللہ معاذاللہ غیر لذیذ غیر فصیح و غیر صفائی والا یا دوسرے الفاظ میں لکنت و نقص والا کرتا ہے معاذاللہ وہ ذات پاک مجیب الدعوات مجیب المضطر دوسرے خاکساران سراپا عجز و العبودیت والوں کی دُعاؤں کا بھی محض رحمت و کرم سے جواب عنایت فرماتا ہے ۲۔ سوال و جواب کے سلسلہ والے ملہم سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم و دیگر اہل اللہ کے اصحاب میں کئی ہیں۔

Marfat.com

اکلوح اندازی و ٹھٹھے والا الہام مرزا صاحب کو ہوتا ہوگا جس نے اونکو یہہ طرز کیفیت معلوم ہوئی عاجز تو اس سے آگاہ نہیں اور نہ کسی کتاب سلف خلف صالحین ملہمین رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین میں الہام کا ایسا وصف اوسا ہوا دیکھنے میں آیا ہے ۔ ہم جس قرب رب العلمین ارحم الراحمین ورا ادراک وراء الورا اوس حالی کیفیت ہے نہ قالی ہمیں اپنی واقفیت و فضیلت جتلانے کو قیل و قال کرنا مرزا صاحب کا حصہ ہے دیگر عاجز بندگان کو سوائے تسلیم و طلب رضا مولی کریم کی دوسری طرف خیال نہیں وہ تو ایسے امور میں اتباع ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کچھہ نہیں بولتے پھہ دیکھئے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی جلد اول مکتوب سی و یکم میں فرمایا ہے احاطہ و قرب او تعالی علمی است چنانچہ مقرر اہل حق است شکر اللہ تعالی سعیہم ۔ آنچہ در آفاق و انفس دیدہ میشود آیات او بند سبحانہ تعالی و تقدس قطب دایرہ ولایت یعنی حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالی سرہ فرمودہ اند ہر چہ دیدہ شد و شنیدہ شد و دانستہ شد آنہمہ غیر است بحقیقت کلمہ لا نفی آن باید کرد ؎ بیت در تنگنای صورت معنے چگونہ گنجد ❊ در کلبہ گدایان سلطان چہ کار دارد ❊ صورت پرست غافل معنے چہ داند آخر ❊ گویا جمال جانان پنہان چہ کار دارد انتہی ۔ ۵ مکالمات الٰہیہ کہکر پھر اونکو ٹھٹھا کہنا اور سمجھنا مرزا صاحب کا حوصلہ ہے کسی دوسری کی کیا مجال ۔ ۶ غیب کو ہر پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لینا جسطرح چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے یہہ بھی مرزا صاحب کرتے ہونگے (اگرچہ اسکا ثبوت و ظہور تو کبھی نہیں ہوا) دوسرا کوئی غریب مسلمان تو ایسا دعوی نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ عز و جل قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ ۔ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔ اور سید الاولین و الآخرین کو فرمایا قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ الآیہ وغیرہ غرض قرآن مجید جسکی حقائق معارف کا مرزا صاحب کو بڑا دعوی ہے اس میں تو غیب جاننے کی نسبت یہہ احکام ہیں اور مرزا صاحب اسکے برعکس و مقابلہ پر غیب کو ہر پہلو سے چابک سوار کے گھوڑے کی طرح اپنے قبضہ میں کر نیکی فضیلت لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں گویا ہر بات نرالی دانو کیسی ہے ۔

ہان اگر وہ ذات پاک محض اپنے فضل وکرم سے کسی امر کی کچھہ آگاہی بخشدے تو وہ اوسکی عنایت لطف ومسکین نوازی ہے۔ عاجز بندہ کی کیا شیخی ہے مرزا صاحب کے الہامات جیسے دوسرون پر حجت ہوئے ہین اونکا ذکر تو ہو چکا ہے۔ علاوہ ازین اپنے الہامات کی تعریف کرکے اونکو دوسرون پر حجت ٹھہرانا بھی مرزا صاحب ہی کا اپنا مسئلہ ہے ورنہ اکابر امت سلف وخلف صالحین تو اس امر کے بالکل مخالف ہین الہامات کا دوسرون پر حجت ہونا توکجا وہ تو بغیر مطابقت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم کے الہام کو خود ملہم پر بھی حجت قبول نہین فرماتے چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین چہ الہام وکشف بر غیر حجت نیست کشوف والہامات را تا بر محک کتاب وسنت نزنند بنیم جوے نمی پسندند الہام مثبت حل وحرمت نبود وکشف ارباب باطن اثبات فرض وسنت ننماید کل حقیقۃ ردتہا الشریعۃ فہی زندقۃ۔ ٭ پیران پیر سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی فرماتے ہیں۔ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم سے ہرگز علیحدگی نکر اگر کوئی خطرہ یا الہام پاوے تو کتاب وسنت پر عرض کر اگر اون میں اوسکی حرمت ہو (جیسے حرمت تصویر وتفسیر قرآن بالرائے کرنی یا مسایل وغیرہ خلاف شریعت) تو اوسکو دفع کر اور اس سے مہاجرت کر اور ہرگز اوسپر عمل نکر اور یقین جان کہ وہ شیطان رجیم سے ہے اور اگر کتاب وسنت میں اوسکی اباحت ہو یعنی وہ امر مباح ہو مثل کھانے پینے ولباس ونکاح وغیرہ کے تب بھی اوسکو چھوڑدے اور سمجھ کہ یہہ الہام نفس اور اوسکی خواہشوں کا ہے اور تحقیق تجھکو نفس کی مخالفت کا حکم ہے۔ اور اگر اس امر کی کتاب وسنت میں نہ حرمت ہو نہ اباحت ہو یعنے نہ ممانعت ہو اور نہ اجازت ہو بلکہ وہ ایسا امر ہو کہ تجھکو معلوم نہیں مثلاً کسی جگہ یا کسی مرد صالح کی ملاقات کرنا حالانکہ تجھکو وہان جانیکی حاجت نہیں اور نہ ملاقات اوس شخص صالح کی ضرورت ہے بباعث اسکی کہ تجھکو عطا فرما چکا ہے اللہ تعالی نعمت علم ومعرفت پس اوس امر میں بھی توقف کر اور ایسا جلد باز نہو کہ تو کہے کہ یہہ الہام حق عز وجل کیطرف سے ہے بلکہ اختیار وبرگزیدگی وفعل حق عز وجل کا منتظر رہ تا کہ پھر اوسکا امر ہووے یا نشانی ظاہر ہووے جسکو اولیا اور مؤیدوں ابدالوں میں سے جانتے ہیں اور ہرگز جلدی نکرنی چاہئے کیونکہ تجکو معلوم نہیں کہ اسکا انجام کیسا ہوگا اور معلوم نہیں کہ اسمیں فتنہ وہلاکت وتدبیر امتحان آئی ہے پس صبر کر حتی کہ اللہ عز وجل خود اسکا فاعل بنے اور پھر فرمایا کہ یہہ بھی اوس حالت میں

Marfat.com

۹ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو وہ زندقہ والحاد ہے

ہے کہ جب وہ امر مباح ہو اور شرع میں اوسکی ممانعت نہوا نتہی کیونکہ پیر صاحب قدس سرہ نے یہی فرمایا ہے کل حقیقۃٍ لا یشھد لھا الشرع فھی زندقۃ۔ ۹ پھر امام الملھمین و المحدثین و امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا حال دیکھئے جنکے شان مین رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ پہلی امتوں میں محدث تھے اور میری امت میں عمر بن الخطاب ہے دوسرے طرق سے حدیث میں ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں سے اشخاص تھے جن سے مکالمہ ہوتا تھا بغیر اسکے کہ وہ انبیاء تھے اور میری امت میں اون میں سے عمر ہے عقبتہ بن عامر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا پھر فرمایا تحقیق اللہ تعالی عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کرتا ہے فرمایا کہ شیطان عمر کو دیکھکر دوسری طرف چلا جاتا ہے سیدنا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ عمر ایک بات زبان سے نکالتا ہے تو قران مجید اوسکی تصدیق مین نازل ہوتا ہے پھر فرمایا کہ ہم بہت دیکھتے ہیں کہ سکینہ یعنی فرشتہ عمر کی زبان پر بولتا ہے۔ پھر فرمایا کہ شیطان خطا کی ترغیب دینے میں عمر سے ڈرتا ہے وغیرہ غرض باوجود ان فضایل کے ملہم محدث و امام الزمان ہونیکے آپ فرماتے (اول) کہ عہد رسول اللہ صلعم مین لوگون کا حال وحی سے معلوم ہو جاتا تھا اور اب وحی منقطع ہو چکی ہے اب ہم ظاہر اعمال سے لیتے ہین جو ہمکو بظاہر اچھا معلوم ہوا اوسکا اعتبار کرتے اور قبول کرتے ہیں اور اسکے پوشیدہ حالات سے کچھ تعلق نہین اوسکی باطن کا حساب اللہ تعالی جانے اور جو ہمکو برا معلوم ہو ہم اوسکو نہیں مانتے اور نہ اوسکی تصدیق کرتے ہیں خواہ وہ کہے کہ میرا اندرونی حال اچھا ہے انتہی۔ (دوم) آپ خطبہ میں لوگون کو فرماتے کہ اگر کسی نے قران مجید کا سوال پوچھنا ہو تو ابی بن کعب سے پوچھے۔ اگر حلال حرام کا مسئلہ پوچھنا ہو تو معاذ بن جبل سے پوچھے۔ فرایض کا سوال کرنا ہو تو زید بن ثابت سے کرے۔ اور مال کا سوال مجھسے کرے کیونکہ اللہ تعالی نے مجھکو خازن بنایا ہے۔ (سوم) ایک حاملہ پر رجم کا حکم دیا معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ اوسپر تو آپ حکم کر سکتے ہین لیکن جو اوسکی پیٹ میں ہے اوسپر اپکا اختیار نہیں اسپر اس حکم سے رجوع کیا اور فرمایا کہ اگر معاذ نہوتا تو عمر ہلاک ہو جاتا (چہارم) پھر ایک اور عورت پر رجم کا حکم دیا تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ آپنے رسول اللہ صلعم سے نہین سنا کہ تین شخصوں سے قلم اوٹھالی گئی ہے (یعنی اونکے اعمال لکھے نہیں جاتے) ایک مجنون جبتک وہ صحیح و تندرست نہو۔ دوسرا لڑکا جبتک وہ بالغ نہو۔ تیسرا سویا ہوا جبتک وہ بیدار نہو۔ یہہ سنکر آپنے فرمایا کہ ہان درست ہے مگر ان امور کا یہاں کیا تعلق؟ تو حضرت

Marfat.com

علیؓ نے فرمایا کہ یہہ عورت مجنونہ ہے فلان قبیلہ سے اُسپر آپنے فرمایا کہ اگر علیؓ نہوتا تو عمرؓ ہلاک ہوجاتا ہفتم
ایک قتل عمد کے مقدمہ مین قاتل کے قتل کا حکم دیا اور باوجود مقتول کے بعض وارثوں کی معاف کرنیکے
بھی حکم قتل بحال رکھا اسپر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہ بالکل اونکی اختیار میں تہا
جب انہوں نے معاف کردیا ہے تو آپ بھی جانے دین آپنے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے تو اُنہوں نے
کہا کہ میرے نزدیک قاتل کے مال سے دیتہ مقرر کرکے جنہوں نے معاف کیا ہے اونکا حصہ وضع کرکے دیت
دلوائی جاوے اُسپر آپنے اسی پر فیصلہ فرمایا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بعض فیصلوں میں
فرمائے کہ تم خزانہ علم ہو۔ وغیرہ بہت مواضع ہیں حتی کہ (ششم) ایکدن منبر پر جب آپنے فرمایا کہ
عورات کے مہر مین غلو (زیادتی) نکرو تو ایک عورت نے کہا کہ ہم آپ کے قول کو پکڑیں یا اللہ تبارک
وتعالیٰ کا فرمان جسمین فرمایا ہے۔ وَآتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا۔ اسپر آپنے
منبر سے اوتر کر فرمایا کہ سب آدمی عمر سے زیادہ جاننے والے ہیں حتی کہ بوڑہی عورتیں بھی انتہی۔
(ہفتم) ملکہ حق طلبی استی وعدل کے ایسے شایق تھے کہ لوگوں سے پوچھتے کہ اے جماعت مسلمین اگر مین
دنیا کی طرف جھکوں اسوقت تم کیا کہوگے تو ایک شخص نے کہڑے ہوکر تلوار کہینچکر کہا کہ ہم اس تلوار سے
کھینچگے اور اس سے کاٹ ڈالنے کا اشارہ کیا اسپر آپنے فرمایا کہ اللہ تجھپر رحم کرے شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جسنے
میری رعیت میں ایسے شخص بنائے کہ اگر مین ٹیڑہا چلنے لگوں تو وہ مجکو سیدہا کردیں ۱۰۔ اب جائے غور ہے
کہ قبول نصح اعتراف علی نفسہ تعظیم و تکریم احکام قرآن مجید وحدیث رسول اللہ
صلعم میں اونکا کیسا حال و عمل تہا مرزا صاحب کیطرح انہوں نے یہہ کبھی نہیں کہا کہ ہم امام الزمان
ہیں۔ ہم سب سے حقایق معارف میں بڑہکر ہیں۔ ہمارے الہامات و مکاشفات پیتر حجت ہیں۔ دینی
حقایق بیان کرنے میں حق ہماری طرف ہے کیونکہ جو نور فراست ہمکو دیا گیا ہے وہ چمکتی ہوئی
شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا گیا۔ ہماری بسطت فی العلم سب سے اعلیٰ ہے ہماری
رائے صایب دوسرونکی رای کی تصحیح کرتی ہے ہم محمدی فوج کے سپہ سالار ہیں وغیرہ وغیرہ۔ باوجودیکہ
واقعاً وحقیقتاً یہہ سب اوصاف بلکہ اسنے کہیں زیادہ اللہ جل جلالہ نے سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
میں جمع فرمائے تھے لیکن اظہار فضیلت و خودستائی میں کبھی کچھہ زبان پر نہیں لائے ۱۱ ملکہ احقاق
مسائل میں یہانتک فروتنی و اہتمام تھا کہ محمد ابن الزبیر ایک بہت ضعیف مرد سے راوی ہیں

Marfat.com

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک مسئلہ میں استفتا کیا اور کہا میری ساتھ آؤ حتی کہ سیدنا علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا مرحبا یا امیر المومنین اور جب مسئلہ کا ذکر آیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ نے مجھے کیوں نہ بلالیا تو بجواب فرمایا کہ آپکے پاس آنا میرا ہی حق تہا۔ ۱۲۔ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ملک شام میں آئے اور لشکر اونکو ملا تو اوسوقت آپ کا لباس ایک چادر و عمامہ اور پاؤنمیں ستیاں تھیں اور اپنی سواری کی لگام ہاتھہ میں پانی عبور کرتے ہوئے ستیاں اتار کر بغل میں دبائی ہوئے تھی لوگوں نے کہا کہ یا امیر المومنین لشکر اور بطارقہ شام ابھی آپ سے ملنے والے ہیں اور آپ اس حالت میں ہیں تو آپنے بجواب فرمایا کہ اللہ تعالی عزوجل نے ہمکو اسلام سے معزز فرمایا ہے ہم اوسکے غیر سے عزت کے خواہان نہیں ہیں انتہی"۔ یہہ تو اسلامی امامت و امام الزمان کا حال تہا اب یہاں مرزا صاحب اون سے بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل و امام الزمان ہونیکے بزبان خود دعویدار ہوکر دنیوی خطابوں اور عزت کیواسطے کسقدر سعی و کوشش و خون دل سے کتابیں لکھہ رہے ہیں خطاب طلبی اشتہار شایع کر رہے ہیں جنکو دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ اس زمانی امامت کو اون اسلامی اماموں سے کہانتک مناسبت و مطابقت ہے؟۔ ۱۳۔ دیکھئے جب عام مسلمانوں کو ایسے حقانی ربانی مسلم و صادق امام الزمانوں کی امامت کی یہہ حالات و مقالات معلوم و مدنظر ہیں۔ تو وہ اونکے مقابل مرزا صاحب کی خودتراشیدہ علو و تعلی والی نرالے اوصاف امامت کی طرف کب ملتفت ہوسکتے ہیں اور کیونکر قبول کر سکتے ہیں؟ پھر جو صاحب خصوصیت سے اپنے تئیں حضرت عمرؓ کیطرف منسوب کریں اور انکو اپنا بزرگ جانیں وہ اگر اونکی پیرایہ و طریق امامت کی مخالف کسی مقابل و مغایر امامت کی فریفتہ و دلدادہ ہوکر ہوسکی حقایق و معارف کے گرداب موج میں آگئی ہوں تو اونکو آیت کریمہ انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح کیطرف ضرور غور و فکر چاہئے۔ ۱۴۔ خود بدولت کی تو ہر بات اور ہر امر کو اعلی و اولی و ارفع اور دیگر بانیان کی ہر چیز کو ردی و ناقص قرار دیکر مرزا صاحب بہت خوش ہوتے ہیں۔ کیا یہی انصاف و رحمت و شفقت علی الخلق ہے؟ ذرا شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے ارشاد والذی نفسی بیدہ لا یومن عبد حتی یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ المسلم اخ المسلم لا یظلمہ و لا یخذلہ و لا

Marfat.com

بحقرہ التقوی ھھنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل
المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ وغیرہ پر توجہ فرمائیں۔

فصل ۴۶۔ ضرورت الامام۔ واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام سالک لوگوں کو ہوا کرتے ہیں اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جسکو اضغاث احلام کہتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے وہ قرآن شریف کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ قرآن شریف کے بیان سے شیطانی الہام ثابت ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جبتک انسان کا تزکیہ نفس پورا اور کامل طور پر نہو تب تک اسکو شیطانی الہام ہوسکتا ہے اور وہ آیت علیٰ کل افاک اثیم کے نیچے آسکتا ہے مگر پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر بلاتوقف مطلع کیا جاتا ہے۔

جواب عاجز کا ایمان ہے تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ہوتا ہے اور یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ والوں کا بھی اکی ساتھ ہی ذکر ہے جسکی مرزا صاحب ابتداء اشاعت براہین سے عادی و مشاق ہیں لیکن الحمدللہ محض فضل و کرم و عنایت بغایت مولی کریم سے عاجز کے الہامات ایسے نہیں کیونکہ اکثر تو آیات قرآن مجید ہوتی ہیں اور عاجز کو چونکہ بحث مباحثہ و مطالعہ کتب کی عادت نہیں عربی پڑھا ہوا نہیں صرف نحو سے ناواقف۔ اپنی لیاقت سے فقرہ تو بجائے خود حروف و کلمات کو با ترتیب جمع کرنے پر قادر نہیں۔ قرآن مجید کا حافظ نہیں۔ پھر قرآن مجید کے متفرق و مختلف عبارات کا یکجا جمع ہونا اور کبھی دیگر الفاظ غیر معلوم کا اظہار مدعا کیلئے انکے ساتھ شامل ہونا اس امر کی بین شہادت ہے کہ یہ انشاء اللہ العزیز شیطانی اور حدیث نفس نہیں ہیں کیونکہ شیطان ہرگز عیبدان اور علیم بذات الصدور نہیں ہے۔ ۲۔ علاوہ ازیں جب ارحم الراحمین غیاث المستغیثین۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وغیرہ کا اپنے فضل و کرم سے وعدہ دینے اور فرمانے والے سے تضرع و زاری سے پناہ مانگی جاوے۔ اور اوکی حفاظت کا بخضوع و خشوع سوال کیا جاوے۔ اور تکبر و تعلی سے جو حسب ارشاد سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ کے نعماء الٰہیہ کے سد راہ ہیں ہزار بار توبہ کی جاوے شہرت ریا و اظہار فضیلت سے نفرت۔ مرید بنانے اور انکو فراہم رکھنے کی کوشش سے بیزاری اللہ عزوجل عطا فرماوے اور محض اپنی رحمت فراوان و شفقت بیکران سے ایسے سلسلہ کی آمدنی پر گذارہ کا مدار نہ کیا

Marfat.com

شیطانی دخل سے بفضلہ تعالیٰ و تقدس مامون و محفوظ رہنے کی ہر طرح امید ہے۔ ۳۔ حدیث نفس
منعات احلام بھی ہرگز نہیں۔ آیۃ کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کی تعمیل کے نظر سے عرض
ہے کہ جن امور میں عاجز دن بھر مشغول و مصروف رہتا ہے انکا خطرہ دل پر کبھی نہیں گذرتا اور جن
بی امور میں جب کبھی تمنی کا دخل ہوا اون میں ہرگز کامیابی نہیں ہوتی۔ یعنی میلان طبیعت کے
وافق جواب ہی نہیں ملتا اور نہ وہ خیالات بفضلہ تعالیٰ سر میں گونج کر دماغ کو ایسا پریشان
تے ہیں کہ جنکی ماحصل کو مرزا صاحب کی طرح الہام آلہی قرار دیا جاوے بلکہ بفضلہ تعالیٰ و تقدس ایسے
ہالات دلسے بالکل محو کیئے جاتے ہیں اور اسمیں اوس رحیم و کریم علیم حکیم کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس
اجز خاک کمزور ناچیز پر فتنہ و ابتلا کے دروازہ بند رہیں کیونکہ تمنی کے ساتھ شیطانی دخل ہونا
قرآن مجید سے ثابت ہے قَوْلُهُ تَعَالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰىٓ اَلْقَى
الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ الخ پس جب رسل و انبیاء علیہم السلام کی نسبت یہ ارشاد ہو تو اور کسی عاجز کی کیا
حقیقت ہے؟ ہاں یہہ سچ ہے کہ نص کے موافق اون معصوموں کو اللہ جل جلالہ ایسی واقعات پر فوراً
تنبیہ و اطلاع فرماکر حفاظت فرماتا رہتا ہے لیکن دوسروں کیواسطے اس عصمت و حفاظت کا حکم و
وعدہ کہاں ہے؟ ۔ ۴۔ جبکہ عاجز یہہ مضمون صاف کرکے لکھہ رہا تہا اچانک مجھہ پر منکشف ہوا کہ تما
وجو کئی بار پہلے الہام ہو چکا ہے کہ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا اوسکے معنے کرے وہی مرزا صاحب کا دعوی
حصول تقرب طے منازل سلوک بلا واسطہ مرشد و رہبر سنت اللہ کے خلاف ہے اور اسلیئے قابل پذیرائی
نہیں کیونکہ عادت اللہ و سنت اللہ کے مطابق جبتک کوئی کسی اہل اللہ منیب رہبر کامل کی صحبت
و حصول رشد و فیض کیلیے جد و جہد نہ کرے تب تک کوئی رتبہ حاصل نہیں ہو سکتا چنانچہ آیۃ قرآن مجید
اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى بھی اسی امر پر دال ہے اور پھر اس سنت اللہ سے اور کسی کا تو کیا ذکر خود سرور
انبیاء و الاصفیاء سیدنا و سید الکل محمد مصطفی صلعم کو بھی قادر قدیر نے مستثنی نہیں کیا جیسا کہ
متفق علیہ حدیث شریف میں ہے فجاءہ الملك فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی فغطنی حتی
بلغ منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیة حتی بلغ
منی الجهد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثالثة حتی بلغ منی الجهد ثم
ارسلنی فقال اقرأ باسم ربك الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذی

Marfat.com

علمه بالقلم علم الانسان مالم يعلم فرجع بها رسول الله صلعم يرجف فواده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع الحديث۔ اور اسیکو سورہ اقرأ باسم ربك الذي خلق کی تفسیر میں شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے مفصل بیان فرمایا ہے پھر الہام ہوا ۵ ہر آن کارے کہ بے استاد باشد یقین میدان کہ بے بنیاد باشد

۵- اگر مرزا صاحب فرماویں کہ اللہ جلشانہ قادر مطلق ہے بلا وساطت اوستاد و پیر مرشد یہ نعمت عطا کر سکتا ہے تو جواب ظاہر ہے کہ بیشک یہ سچ ہے اور عاجز کا خیال بھی اب سے پہلے یہی تھا کہ قادر مطلق کو کسی کی حاجت نہیں بلا واسطہ سب کچھ کر سکتا ہے چنانچہ اس بنا پر مرزا صاحب کے اس قول کو جو اونہوں نے ابتدا زمانہ میں زبان خود عاجز کو کہا تھا کہ اگر کوئی میرا پیر و مرشد ہوتا تو میرے ہونے و دعوی کی کیا ضرورت تھی۔ اسکو کچھ محل اعتراض نہیں سمجھتا تھا اگرچہ اور لوگ اس قول عاجز کی مخالفت کرتے تھے۔ سو الحمد للہ علی احسانہ کہ اس اثنا میں اس خیال کی درستی کرنے میں یہہ القا ہوا کہ قدرت اور شئے ہے اور عادت اور سنت اللہ اور شئے ہے اور اوسکے ساتھ ہی یہہ مصرع الہام ہوا ع قدرت تو ہے ولے نہیں عادت خدا کی یہہ +

۶- الہامات و منامات عاجز بفضلہ تعالی بعینہ اوسی طور پر واقع و ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ کسی تاویل و تدبیر کی بفضلہ تعالی ضرورت و حاجت نہیں پڑتی اور مزید براں جب کبھی خاکسار ذرہ بیمقدار کو احتیاطاً کسی کا وہم و شبہ گذرتا ہے تو فوراً الہام ہوتا ہے۔ نزل من الحق۔ الحق من ربك فلا تكونن من الممترين۔ ما لكم لا ترجون لله وقارا۔ نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون۔ ان عبادي ليس لك عليهم سلطان۔ وغیرہ تو اس صورت میں عاجز اونکو کیونکر الہام شیطانی و حدیث نفس و اضغاث احلام خیال کرے؟ با این ہمہ اسبارہ میں عاجز خاکسار گنہگار کا عقیدہ حسب احتیاط اعتقاد و عمل محدث الامت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے ہے۔ جیسا کہ مدارج السالکین میں لکھا ہے واما ما يقوله كثير من ارباب الخيالات والجهالات حدثني قلبي عن ربي فصحيح ان قلبه حدثه عن من عن شيطانه او عن ربه فاذا قال حدثني قلبي عن ربي كان مسندا الحديث الى من لم يعلم انه حدثه به وذلك كذب قال ومحدث الامة لم يكن يقول ذلك ولا تفوه به يوما من الدهر وقد اعاذه الله من ان يقول ذلك بل كتب كاتب عمر هذا ما ارى الله

Marfat.com

امیر المومنین عمر ابن الخطاب فقال لا امحہ واکتب ھذا ما رای عمر بن الخطاب فان کان صوابًا فمن اللہ وان کان خطأ فمن عمر واللہ ورسولہ عنہ بری انتہی۔ لہٰذا عاجز ہمیشہ بین الخوف والرجا رہکر دعوی سے دور بہاگتا ہے اور کل امور دین ودنیا میں قرآن مجید وسنت رسول اللہ صلعم کو کافی ووافی سمجھکر مولی کریم وغفار سے لیل ونہار دعا مانگتا ہے کہ اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی ومثل ذلک ۷۔ الہامات عاجز اکثر آیات قرآن مجید ہیں لہٰذا ہر ایک کو اونکی تحقیر وتکذیب کے خیال پر ارشاد خداوندی۔ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ - وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ - وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا پر ضرور توجہ وغور چاہئے۔ ۸۔ کسی عاجز مسلمان کا تو کیا مقدور کہ قرآن مجید کی مخالفت کا خیال بھی دلمیں لاوے یہہ تو مرزا صاحب ہی کا حوصلہ ہے کہ دوسرے عاجز ونکے الہامات آیات قرآنی کو شیطانی الہامات قرار دیکر اونکی تحقیر کریں اور کبھی آیۃ قرآن مجید کا خود بدولت کو مشار الیہ بناکر الٹ پلٹ مسائل مثلاً جس کو قرآن مجید خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ کہے اوسکو ظلمت کا زمانہ اور جس غیب کو خاصہ خود اللہ عز وجل بیان کرے اوسکو آپ ہر پہلو سے قبضہ میں کرنا وغیرہ بیان کرکے علانیہ مخالفت کریں۔ معاذ اللہ۔ ۹۔ مرزا صاحب نے جو بحوالہ فرمان الٰہی فرمایا کہ جبتک انسان کا تزکیہ نفس پوری وکامل طور پر نہو تب تک شیطانی الہام ہو سکتا ہے اسکے ساتھ یہہ بھی تو فرمائے کہ شیطانی الہام کی کیا علامت ہے؟ بظاہر یہی جواب ہوگا کہ وہ موقع جھوٹھا ہوتا ہے اور پورا نہیں ہوتا پس اگر مرزا صاحب کا ایسے جواب سے اتفاق ہو تو الہامات خود بدولت مذکورہ فصل ۱۔ باب اول کی طرف نظر کرکے توجہ فرماویں کہ خود بدولت کے تزکیہ میں کیا نقص تہا اور کیا کسر تھی کہ اونکا یہ حال ہوا؟ ویا تزکیہ سے شاید مرزا صاحب صرف یہی مراد لیتے ہونگے کہ بغیر کسی ریاضت ومجاہدہ کے مجرد اپنی مدح وثنا اور تزکیہ کرنے سے تزکیہ پورا ہو جاتا ہے کیونکہ یہی تعریف ومدح واظہار فضیلت کو بھی تزکیہ ہی بولتے ہیں اور چونکہ مرزا صاحب اخبار ورسالہ میں بھی فرق نہیں جانتے اسلئے خیال ہے کہ یہاں بھی آپنے تزکیہ کو بھی ایسا ہی سمجھا ہو۔ انسان عاجز ہے کچھ غلطی ہو جانا تعجبات سے نہیں۔ ۱۰۔ اگر پالونکو

Marfat.com

شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے" جواب لیکن مرزا صاحب کو تو مدت مدید کے بعد بھی مطلع نہیں کیا گیا کئی امور کی میعادیں گذر کر عرصہ دراز منقضی ہو گیا ہے چنانچہ مرزا صاحب نے سالہا سال کے بعد ایام الصلح میں بعض امور میں اپنے سہو و نسیان و غلطی کا خود اقبال فرمایا عبد اللہ آتھم والی تفہیم موت پندرہ ماہ ختم ہونیسے شاید چند ساعت ہی پہلے مرزا صاحب نے شرط رجوع کیطرف رجوع فرمایا تھا - اگر مرزا صاحب فرما دیں کہ وہ وسوسہ شیطانی نہ تھا تاکہ ہمکو مطلع کیا جاتا تو پھر خود ہی انصاف فرما دیں کہ وہ تفہیم موت والی جسپر مرزا صاحب اور کل جماعت قایم و جمی رہی بلکہ شرطیں لگاتے رہے کیوں اوسیطرح پوری نہوئی ؟ اور اخیر پر آپکو دوسرے پہلو یعنی شرط رجوع کو پکڑکے دفع الوقتی کی خاطر ایک حیلہ بنانا پڑا ا یہہ خیال رہے کہ یہاں نفس الہام پر اعتراض نہیں بلکہ تفہیم مقررہ و مشتہرہ مرزا صاحب پر ہے جسکی واسطے آپ مع جماعت زور و شور سے دعائیں کرتے رہے اور پھر بھی اوسکی برخلاف ہی ظہور میں آیا یہاں غرض میعاد پندرہ ماہ اور مرزا صاحب کے جملہ "بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے" کے موازنہ سے ہے - علی ہذا القیاس پیشگوئی دختر مرزا احمد بیگ والی کو بارہواں سال ہے (دیکھو نکہ اشتہار کی تاریخ دہم جولائی ۱۸۸۸ء ہے) مگر باوجود اتنے سالوں کی توقف کے بھی ابتک اوسکی غلطی یا عقدہ یا پیچ پر مرزا صاحب کو اطلاع نہیں ہوئی دیگر امور بھی کئی ایسی ہیں جنکا ذکر دوسرے مواقع پر ہوا ہے پس جب یہ حال ہے تو مرزا صاحب کا یہہ فرمانا کیسا ہوا کہ "اونکو بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے" -

فصل ۷۴ - ضرورۃ الامام - صـ۱۳ و ۱۴ - افسوس کہ بعض پادری صاحبان نے اپنی تصنیفات میں حضرت عیسی علیہ السلام کی نسبت اوس واقعہ کی تفسیر میں کہ جب اونکو ایک پہاڑی پر شیطان لیگیا اسقدر جرأت کی ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ یہہ کوئی خارجی بات نہ تھی جسکو دنیا دیکھتی اور جسکو یہودی بھی مشاہدہ کرتے بلکہ یہ تین مرتبہ شیطانی الہام حضرت مسیح کو ہوا تھا جسکو انہوں نے قبول نکیا مگر انجیل کی ایسی تفسیر سننے سے ہمارا تو بدن کانپتا ہے کہ مسیح اور پھر شیطانی الہام ہاں اگر اس شیطانی گفتگو کو شیطانی الہام نہ مانیں اور یہ خیال کریں کہ درحقیقت شیطان نے مجسم ہو کر حضرت عیسی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی تو یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر شیطان نے جو پرانا سانپ ہے فی الحقیقت اپنے تئیں جسمانی صورت میں ظاہر کیا تھا اور وجود خارجی کے ساتھ آدمی

Marfat.com

بنکر یہودیوں کے ایسے متبرک معبد کے پاس آکر کھڑا ہوگیا تھا جسکے اردگرد صدہا آدمی ہتے تھی تو ضرور تھا کہ اوسکی دیکھنے کے لئے ہزاروں آدمی جمع ہوجاتے بلکہ چاہئے تہا کہ حضرت مسیح آواز مارکر یہودیوں کو شیطان دکھلادیتی جسکے وجود کے کئی فرقے منکر تھے اور شیطان کا دکھلا دینا حضرت مسیح کا ایک نشان ٹھہرتا جس سے بہت آدمی ہدایت پاتی اور رومی سلطنت کے معزز عہدہ دار شیطان کو دیکھکر اور پھر اوسکو پرواز کرتے ہوئی مشاہدہ کرکے ضرور حضرت مسیح کے پیرو ہوجاتے مگر ایسا نہوا۔ اس سی یقین ہوتا ہی کہ یہہ کوئی روحانی مکالمہ تہا جسکو دوسرے لفظوں میں شیطانی الہام کہہ سکتے ہیں مگر میری خیال میں یہہ بھی آتا ہی کہ یہودیوں کی کتابوں میں بہت سے شریر انسانوں کا نام بھی شیطان رکھا گیا ہی چنانچہ اس محاورہ کی لحاظ سی مسیح نے بھی ایک اپنی بزرگ حواری کو جسکو انجیل میں اس واقعہ کی تحریر سے چند سطر ہی پہلے بہشت کی کنجیاں دیگئی تہیں شیطان کہا ہی۔ پس یہہ بات بھی قرین قیاس ہے کہ کوئی یہودی شیطان ٹھٹھے اور ہنسی کی طور پر حضرت مسیح علیہ السلام کی پاس آیا ہوگا اور اپنے جیسا کہ پطرس کا نام شیطان رکھا اوسکو بھی شیطان کہہ دیا ہوگا اور یہودیوں میں اس قسم کی شرارتیں بھی تہیں اور ایسے سوال کرنا یہودیوں کا خاصہ ہے اور یہہ بھی احتمال ہی کہ یہہ سب قصہ ہی جھوٹا ہو جو عمداً یاد ہوکہ کہانیسے لکھدیا ہو۔

جواب ۔ جب مرزا صاحب کا غیرت ایمانی سی ایسی تفسیر سُننے سی بدن کانپتا ہے کہ "مسیح اور یہہ شیطانی الہام" تو پھر تعجب ہے کہ آپ ورقوں کے ورق اسی مضمون پر مزہ لیکر نمک مرچ لگا کر اور کئی اعتراض اپنی طرف سے گھڑ کر کیوں سیاہ فرما رہی ہیں کبھی کہتے ہیں کہ چاہئے تہا کہ حضرت مسیح آواز مارکر یہودیوں کو شیطان دکھلا دیتی کبھی لکھتے ہیں کہ جو فرقے شیطان کی وجود کی منکر تھے اونکو دکھلا دینا حضرت مسیح کا نشان ٹھہرتا۔ پھر رومی سلطنت کی معزز عہدہ دار شیطان کو پرواز کرتے ہوئی مشاہدہ کرکے حضرت مسیح کی پیرو ہوجاتے مگر ایسا نہوا وغیرہ" پس ایسی زبان درازی کرکے اور ایسے لغو بے سروپا قصص ایک عالیشان نبی برگزیدہ بارگاہ رحمن کی تحقیر کی لکھنے میں سوائے سخط رب غفور حاصل کیا؟ ۲۔ مرزا صاحب کے اعتراضوں کا جواب ظاہر ہے کہ آیات مطلبی پر مرزا صاحب خود تو انما الآیات عند اللہ پڑھ کر الگ ہوجاتے ہیں اور دوسروں اور سیدنا مسیح علیہ السلام پر یہی اعتراض کہ ایسا کیوں نکیا ویسا کیوں نکیا؟ پھر یہہ بھی خیال نہیں فرمایا کہ کیا سیدنا

Marfat.com

مسیح علیہ السلام رومی سلطنت کے معزز عہدہ داران و یہودیاں کو کسی دنیوی غرض سے نشان دکھلاتے
ہے کسی عاشق دنیا کی طرح وزارت مریدین کی فراہمی کی فکر میں حیران تھے؟ معاذ اللہ انبیاء
علیہم السلام کا منصب ہے تبلیغ دین الٰہی بنظر خیر خواہی مخلوق سو اگر کوئی قبول کرے او سکی خوش
قسمتی ورنہ او سکی نصیب مرزا صاحب براہ مہربانی اوس برگزیدہ جماعت انبیاء علیہم الصلوٰۃ
والسلام کی پاک مبارک اعلیٰ اولیٰ وارفع اور خیر خواہی مخلوق الٰہی کے انتہائی درجہ کے حالات
کا قیاس فریفتگان و دلدادگان دنیا کے حالات و خیالات پر نکریں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی
تمام ہمت و محنت و کارروائی کی علت غائی ہوتی ہے تبلیغ احکام الٰہی و حصول خوشنودی
ورضائے رب العلمین نہ کہ کسی دنیوی اموال و اولاد و چند ونکی اوگراہی - جنکو دنیا دار بڑا کمال
اور آسمانی جلال سمجھکر بڑا ناز و فخر کرتے ہیں اشتہارات شایع کرتے ہیں اور اپنی فضیلت کا نشان
و مدار کار قرار دیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں انکے حق میں حکم موجود ہے - اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ
وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخَاسِرُوْنَ - قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا وغیرہ وغیرہ - ۳ - ایسی تقریر سننے سے اگر آپ کا
بدن کانپتا ہے تو پھر آپ کو اس امر کی یقین ہو نگی کہ یہ کوئی روحانی مکالمہ تھا جسکو دوسرے لفظوں میں
(وہی بدن کانپنے والا "شیطانی الہام") کہنے کی کیا ضرورت اور حاجت تھی؟ یہہ تو بظاہر وہی
قدیمی عادت توہین و تحقیر سیدنا مسیح علیہ السلام اور اظہار فضیلت خود بدولت معلوم ہوتی ہے کہ خود بدولت
کو تو نہیں لیکن سیدنا مسیح علیہ السلام کو شیطانی الہام ہوا تھا گر انہوں نے قبول کیا معاذ اللہ
۴ - سیدنا مسیح علیہ السلام کی مدح و ثنا و معجزات کا ذکر جو اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے
اوسپر توجہ و غور فرماویں - وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ - اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ - اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ - اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَيَّدْتُّكَ
بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

Marfat.com

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ گویا کہ جس طرح مرزا صاحب نے معجزہ سیدنا مسیح علیہ السلام کو مسمریزم و عمل الترب کہا ہے سو ایسا ہی اللہ سبحانہ تعالی فرماتا ہے کہ اونکے بینات کو کافروں نے اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ کہا۔ اب مرزا صاحب غور فرماویں اور دیکھیں کہ سحر مبین کہنے والوں کے اقوال میں اور آپکے مسمریزم عمل الترب کہنے میں کچھ فرق ہے؟ ۵۔ مرزا صاحب نے ازالہ صفحہ ۳۰۳ میں لکھا ہے "اب یہہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الہی الیسع نبی کیطرح عمل الترب میں کمال رکھتے تھے گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے" پھر لکھا ہے "اگر یہہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نرہتا الخ" پھر صفحہ ۳۱۰ میں لکھا ہے "جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنیکے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا ہے وہ اپنی روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈالکر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن و تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اوسکے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قایم کرنیکے بارے میں ونکی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے انتہی"

جواب۔ اس تحریر میں مرزا صاحب نے بہت زیادتی و دلیری اور اسلامی احکام کی مخالفت کی ہے۔ (اول) یہہ جو کہا کہ قطعی و یقینی طور پر ہو چکا ہے اسکا کچھ ثبوت بیان نہیں کیا اور نہ کچھ ادلہ شرعیہ میں سے اسکی صحت و ثبوت میں لکھا ہے۔ اسپر کوئی بھی دلیل نہیں یہہ تو محض مرزا صاحب کا اپنا رائے و خیال ہے ذکر صحیح (دوم) سیدنا مسیح علیہ السلام کو الیسع نبی کے درجہ کاملہ سے کم کہنے میں مرزا صاحب نے آیہ کریمہ قرآن مجید لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اور ارشاد رسول اللہ صلعم فی روایۃ ابی سعید قال لا تخیروا بین الانبیاء متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ لا تفضلوا بین انبیاء اللہ۔ قال رسول اللہ صلعم ما ینبغی لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی وفی روایۃ قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب الخ کی صریح مخالفت کی ہے (سوم) مرزا صاحب نے خود ہی کہا کہ باذن و حکم الہی

Marfat.com

اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے" پھر خود ہی وہ ماذون و حکم الٰہی والے عمل کو خود بدولت کا مکروہ و قابل نفرت سمجھنا بیان کیا ہے چہارم خود بدولت کی محض فضیلت میں و انبیا علیہم السلام سے بھی قدم آگے رکھنے کیلئے لکھا ہے کہ عاجزان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ تھا صفحہ ۲ میں فرما چکے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونیوالے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مریگا" سبحان اللہ کیسا شان ہے دیکھو چہ جسیم برگزیدہ رسول رب العلمین سیدنا مسیح علیہ السلام کو جو رحمت رحیم و کریم سے خاص ہدایت تبلیغ و تعلیم توحید کیواسطے اللہ تعالیٰ رحیم و کریم کیطرف سے بمنصب نبوت مامور ہو کر تشریف لائے تھے اونکی نسبت کس جرات و بیخوفی سے لکھدیا ہے کہ ہدایت توحید و دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنیکے بارے میں اسقدر کم رہے کہ قریب قریب ناکام رہے" معاذ اللہ تعجب ہے کہ خود ہی ازالہ صـ۲ میں فرما چکے ہیں کہ مسیح بن مریم نے انجیل میں توریت کا صحیح خلاصہ اور مغز اصلی پیش کیا تھا مسیح صرف اسی کام کیلئے آیا تھا کہ توریت کے احکام شد و مد کیساتھ ظاہر کرے انتہی" پس جب مسیح علیہ السلام اپنا فرض منصبی تبلیغ احکام الٰہی بقول مرزا صاحب شد و مد سے کر چکے تو پھر ناکامی کے کیا معنے؟ پھر مرزا صاحب نے توہین معجزات وغیرہ میں جو کچھ لکھا ہے اوسپر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے محض خود بدولت کا مخالفت کے باعث خیال ہی خیال ہے۔ لہذا غور فرمائیں کہ آپ کے ایسے حقائق و معارف کو کوئی مسلمان متبع قرآن و اسلام کیونکر بلا دلیل شرعی مانکر آپ سے اتفاق کرسکتا ہے؟ ۶ - نہایت افسوس ہے کہ اللہ تعالیٰ عزوجل تو مسیح علیہ السلام کو وجیھا فی الدنیا و الاخرۃ و من المقربین و الصالحین رسول اللہ کلمتہ فرما کر اوسکے کمالات مؤید بروح القدس معلم الکتب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل ہونیکے اور اونکی معجزات کہ خلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنہ و نفخ فیھا باذنہ - ابرء الاکمہ والابرص باذنہ - اخرج الموتی باذنہ وغیرہ بینات کی قرآن مجید میں تعریف فرما دے اور رسول اللہ صلعم فرماویں من شھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وابن امتہ و کلمتہ القاھا الیٰ مریم و روح منہ والجنۃ والنار حق ادخلہ اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل متفق علیہ - اور مرزا صاحب مدعی اسلام ان سب فضائل بیان فرمودہ خدا تعالیٰ اور رسول صلعم کی مخالفت و حقارت کریں معاذ اللہ و استغفر اللہ - ۷ پھر رسول اللہ صلعم فرماویں کہ کل بنی آدم کے

Marfat.com

اجساد کو ولادت کے وقت شیطان مس کرتا ہے لیکن عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے جسد کو اونہیں مس نہیں کیا جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا کل بنی ادم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین یولد غیر عیسی ابن مریم ذھب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اب دیکھئے اللہ جل جلالہ نے تو طفلی میں بھی انکی ایسی حفاظت مس شیطان سے فرمائی - اور مرزا صاحب ونکی ایسے مثیل و مشابہ ہیں کہ اونکی جوانی ورشد میں ونکو شیطان کا الہام کرنا - اونکے پاس آنا - اونکو پہاڑ پر لیجانا بے سرو پا لغو فضول و بے سند قصص کی بنیاد پر اونکی واسطے ثابت کرتے ہیں - بھلا اسمیں حاصل وفایدہ کیا اور اسلام و مخلوق الٰہی کی اسمیں کیا بہتری ہے ؟ ۸ - پھر جب مرزا صاحب کو کبھی یقین کبھی خیال کبھی قرین قیاس - کبھی احتمال تہا - اور بدن کا کانپنا لوگوں کی خوش کرنیکو علاوہ بران تو پھر ان بے بنیاد احتمالات خیالات وقیاسات پس بے بنیاد قصہ پر طول طویل بحث کرنی اور اوراق لکھکر تضییع وقات کرنیکی ضرورت کیا ؟ مومن کی تو ہرگز شان نہیں کہ فضول و لغو و بے بنیاد امر میں مصروف ہو خصوصًا جس سے ابنیاء و اصحاب ابنیاء علیہم السلام کی توہین و تحقیر کا خواہ تحواہ مرتکب ہو کر مجرم بنے اللھم حفظنا من فتنۃ النفس و شر الشیاطین -

فصل ۴۸ ضرورۃ الامام صـ۱۴ کیونکہ یہ انجیلیں حضرت مسیح کی انجیلیں نہیں ہیں اور نہ اونکی تصدیق شدہ ہیں بلکہ حواریوں نے یا کسی اور نے اپنے خیال و عقل کیموافق لکھا ہے اسیوجہ سے نہیں باہمی اختلاف ہے لہذا کہہ سکتے ہیں کہ ان خیالات میں لکھنیوالوں سے غلطی ہو گئی -

جواب - جب یہ خیال ہے کہ نہ انجیلیں اصلی نہ تصدیق شدہ اور پھر اختلاف ہے پر تو پھر اونکی شہادت پر ایسی بے سرو پا قصص لکھکر بلکہ بدعوی مسلمانی اپنی طرف سے نئے نئے اعتراض تراشکر ایک عالیشان نبی اور اوسکی اصحاب علیہم السلام کے حق میں برا بھلا کہکر خلاف قرآن مجید و حدیث نبوی توہین و تحقیر کرنی مرزا صاحب جیسے صاحب علم و فضل و حقایق و معارف مسیحیت - مجددیت - الہام الزمانی بلکہ بعض ابنیاء علیہم السلام سے افضلیت کے دعویدار کا ہی کام ہے ؟ اللھم احفظنا من ھذا لبلاء و سوء الادب و مکر الشیطان والنفس -

فصل ۴۹ ضرورۃ الامام صـ۱۵ جیسا کہ یہ غلطی ہوئی کہ انجیل نویسوں میں سے بعض نے گمان کیا کہ گویا حضرت مسیح صلیب پر فوت ہو گئے ہیں -

Marfat.com

جواب ۔ خود بدولت مرزا صاحب بھی انکی حیات کے کب قایل ہیں؟ آپ بھی تو انکی موت و انکی
قبر کے کھوج لگانیکے پیچھے پڑے ہوئے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اللہ جل جلالہ و عم نوالہ اونکی
صلیب و قتل کی صریح نفی کرکے فرماتا ہے وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ
اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا
بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ترجمہ ہرگز اوسکو نہیں قتل کیا اور نہ صلیب چڑہایا
لیکن ایک شبیہ ونکو ملا اور جو اس میں اختلاف کرتے ہیں وہ شک میں ہیں اسکا کچھ علم اون کو نہیں
صرف ظن کا اتباع کرتے ہیں اور اونکو یقیناً نہیں قتل کیا بلکہ اللہ جل جلالہ نے اوسکو اوٹھا لیا اپنی طرف
اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے عَزِيزًا حَكِيمًا کا ارشاد ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اسلئے فرمایا کہ مرزا صاحب
وغیرہ جیسے لوگ فلسفیانہ مذاق سے اونکے رفع اللہ الیہ میں اپنے منگھڑت و تراشیدہ خیالات سے بیل
وحجت او چون و چرا کرتے وقت اس ارشاد خداوندی کی عظمت کا خیال کرکے ایسی توہمات واہیات سے
باز رہیں لیکن باوجود اس صریح آیۃ شریفہ کے مرزا صاحب پھر بھی اونکو خواہ نخواہ صلیب پر چڑہا کر
اونکے زخموں کی مرہم کے نسخے مشتہر فرما رہے ہیں اور مہربانی سے اسقدر رکھتے ہیں کہ صلیب سے فوت
نہیں ہوئے لیکن زخمی ہوئے اور بعد میں فوت ہوگئے گویا صلیب پر چڑہانیمیں تو مرزا صاحب اور
انجیل نویس متفق ہیں فرق اسقدر ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ صلیب پر فوت ہوگئے اور آپ کہتے ہیں کہ صلیب
پر زخمی ہوئے اور بعد میں فوت ہوئے ۔ گویا فوت میں بھی اتفاق ہی ہے پھر مرزا صاحب ون ایسے
خفیف سے اختلاف پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟ ۲ ۔ مرزا صاحب سیدنا مسیح علیہ السلام کا صلیب
پر منجوانب سے زخمی ہونا بیان کرکے اوسکی ثبوت میں مرہم عیسی کا نسخہ جو پیش کرتے ہیں اس سے
تعجب ہوتا ہے کہ باوجود دعوی اسلام آپ قرآن مجید کلام رب عزیز و حمید کی آیات کو کس اعتقاد و
نظر سے دیکھتے ہیں؟ کیا مرزا صاحب یہہ خیال نہیں کرتے کہ اگر مسیح علیہ السلام یہودیوں کے قابو
میں آکر صلیب پر چڑہائے گئے تو قرآن مجید کی آیات کریمہ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ
بِرُوحِ الْقُدُسِ کی کیا معنے ہوئی اور کیسا ظہور ہوا؟ کیونکہ اذ کففت صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہود کا
کسی طرح کا قابو ہونا تھا آپ پر نہیں پڑا ظاہر ہے کہ جس چیز کو وہ قادر قدیر خود بند کرے اور روکے
تو اوسکے مقابل عاجز مخلوق کی کیا مجال کہ اوسکو کھول کر دست درازی سے کسی قسم کا ضرر پہنچا سکے

Marfat.com

چنانچہ موضح القرآن میں شاہ عبد القادر صاحب رحمہ نے بھی اس آیۂ کریمہ کے یہی معنی لکھے ہیں کہ "بنی اسرائیل کو تجھ سے یعنی قتل کرنے نہ دیا" اور ایسا ہی ایدتک بروح القدس کی تائید بھی اسی امر پر دال ہے ورنہ تائید و نزول روح القدس تو جملہ انبیاء علیہم السلام پر ہوتا ہی رہا ہے اس جگہ خصوصیت سے اسکی ارشاد و اظہار فرمانیکی کیا ضرورت تھی؟ پھر اگر مسیح یہودیوں سے زخمی بھی ہو گئے تو ارشاد وَ مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا کا کیا ظہور ہوا؟ کیونکہ طہارت ایمانی و اعتقادی تو عام مومنوں کو بھی ووسے کفار سے حاصل ہے؟ اسی طرح آیت کریمہ وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا صاف دلالت کرتی ہے کہ اونکو زخم میخوں صلیبی موت وغیرہ کی ایذا سے بفضلہ تعالی بالکل سلامتی رہی ہے پس ان آیات سے صاف ثابت و ظاہر ہے کہ بدبخت یہودیوں نے مسیح علیہ السلام کی ایذا رسانی توہین و تحقیر کی کوشش تو بہت کی لیکن اللہ تعالی عزوجل قادر مطلق حافظ و ناصر نے کفار کے منصوبے و تدابیر کو بند و ناکام کرکے یہود کی دست برد سے حضرت مسیح علیہ السلام کو پاک صاف بچا کر تائید فرما کر امن و امان اپنی طرف اوٹھا لیا جیسا کہ قدیمی اسلامی اعتقاد و مسئلہ ہے اور مرزا صاحب کا اسکے مخالف بیان کرنا صریحا بیدلیل و خود غرضی اور بے وقری کلام الہی ہے جس سے اللہ تعالی جل جلالہ ہر مسلمان کو بچائے و آمین - ان آیات کی تفسیر میں مفسروں نے اور بھی بہت کچھ لکھا ہے لیکن جو معنے یہاں لئے ہیں وہ بھی معتمد و معتبر تفاسیر میں موجود ہیں۔

فصل ۵ ضرورۃ الامام - ایسی غلطیاں حواریوں کی سرشت میں تھیں کیونکہ انجیل ہمیں خبر دیتی ہے کہ اونکی عقل باریک تھی اونکی حالات ناقصہ کی خود مسیح گواہی دیتے ہیں کہ وہ فہم اور درایت اور عملی قوت میں بھی کمزور تھے۔

جواب - بقول مرزا صاحب جب انجیل اصلی نہیں اور نہ تصدیق شدہ اور اختلافات علاوہ برآں تو پھر اوسکی شہادت پر اعتبار کرنا اور اوسکو مسیح علیہ السلام کی گواہی قرار دینا کس فہم و دانش کا کام ہے؟ اور پھر ایسے مومنین اصحاب مسیح علیہ السلام اجمعین کے حق میں جنکی نسبت قرآن مجید شہادت دے کہ مسیح علیہ السلام کے مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ فرمانے پر ان مومنین نے کہا قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ - رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ - اب دیکھئے اللہ جل شانہ تو اون بندگان کی کیسی تعریف فرماتا ہے اور مرزا صاحب

Marfat.com

اونکی کیسے کیسے الفاظ میں لبرانہ توہین وتحقیر کرتے اور برا بھلا کہتے ہیں توجہ وغور فرماویں کہ یہہ ہی مرزا صاحب کے فضل وکمال وحقایق ومعارف کا نتیجہ ہے؟ -

فصل ۱ ۵ - ضرورۃ الامام - بہرحال یہہ سچ ہے کہ پاکوں کے دلمیں شیطانی خیال مستحکم نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی تیرتا ہوا سرسری وسوسہ اونکے دل کے نزدیک آبھی جائے تو جلد تر وہ شیطانی خیال دور اور دفع کیا جاتا ہے اور اونکے پاک دامن پر کوئی داغ نہیں لگتا الخ -

جواب - سچ ہے پاکوں کا تو ایسا ہی حال ہے لیکن مرزا صاحب خود بدولت کیطرف خیال فرماویں کہ سالہا سال تک غلطیوں کی خبر ہی نہیں ہوئی جیسا خود ایام الصلح میں اقبال فرمایا ہے جسکا ذکر دوسری جگہ ہوا ہے -

فصل ۲ ۵ - ضرورۃ الامام - اور ممکن ہے کہ شیطان لعین نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دلمیں اس قسم کے خفیف وسوسہ ڈالنے کا ارادہ کیا ہو اور آنہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو دفع کر دیا ہو اور ہمیں یہہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہہ قصہ صرف انجیلوں میں ہی نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے - پھر ایک حدیث نقل فرمائی ہے -

جواب - مرزا صاحب ایسے صاحب حوصلہ ہیں کہ باوجود ایسے قصص سے بدن کانپنے کی بھی آپ اس مضمون سے سیر نہیں ہوتے اور بس نہیں کرتے طرح طرح کے خیالات وجزیات نکالکر شوق سے لکھتے چلے جاتے ہیں اور ماخذ وہ ہی کتب جو اصلی نہیں اور آپکو جنپر اعتماد بھی نہیں بہرحال عاجز کو ان بے ثبوت قصص سے کچھ تعلق نہیں - لہذا مرزا صاحب کی کچھ عبارت کو ملخصاً لکھا ہے - اس تمام اودھیڑ بن وجانکاہی سے مقصد تو مرزا صاحب کا صرف اظہار فضیلت خود بدولت ہے اور وہ بھی عادت کی سبب دو محض توہین وتحقیر حضرت مسیح علیہ السلام کیلئے جو کسی مومن کے شایان حال نہیں لہذا یہہ سب کچھ مرزا صاحب ہی کا حصہ سمجھکر عاجز تو توہین وتحقیر انبیاء واصحاب انبیاء علیہم السلام کو گناہ جانتا ہے اور ارشاد ومن حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ پر کاربند ہونا سعادت - ۲ - مجبوری سے کہنے کے کیا معنے معاذ اللہ کسی نے مرزا صاحب کو دھمکایا یا جبراً حکم دیا ہے کہ آپ مسیح علیہ السلام اور ان کے اصحاب اپنی طرف سے طرح طرح کے اعتراض کر کے اون سبکی توہین وتحقیر کریں؟ معاذ اللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں یہہ تو بظاہر مرزا صاحب کا نفس اور وہی وسوسہ ڈالنے والا آپکو مجبور کرتا ہے جسکے مغالطہ پر آپکو نظر وتوجہ نہیں

Marfat.com

۱۔ فن حدیث میں بھی مرزا صاحب کی دسترس مہارت وکمال کا حد وحساب نہیں چنانچہ آپنے جو حدیث
صحیحہ کرکے لکھی ہے وہ صرف قول ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور انہی تک موقوف ہے اوپر جناب
رسول اللہ صلعم تک نہیں چلتا اوسی کو حدیث صحیحہ کہدیا ہے گویا معلوم ہی نہیں کہ صحیح حسن
منقطع مرسل موقوف کسکو کہتے ہیں؟ پھر راویوں میں آپ ہمیشہ عُیَیْنَہْ کو عَیْنِیَّہ ہی فرمایا
کرتے ہیں اور لکھتے بھی ایسا ہی ہیں چنانچہ اب بھی ویسا ہی لکھا ہے۔ یہ مرزا صاحب کا فضل وکمال ہے

سبحان اللہ!

فصل ۳ ۵۔ ضرورۃ الامام صـ۱۶ اب ظاہر ہے کہ شیطان اسی طرح سے آیا ہوگا جیسا کہ جبرائیل
پیغمبروں کے پاس آتا ہے کیونکہ جبرائیل ایسا تو نہیں آتا جیسا کہ انسان کبھی گاڑی میں بیٹھکر یا کسی کرایہ کے گھوڑے
پر سوار ہوکر اور پگڑی باندھکر اور چادر اوڑھکر آتا ہے بلکہ اوسکا آنا عالم ثانی کے رنگ میں ہوتا ہے

جواب یہ تو ہرگز قرین قیاس نہیں کہ ایک مردود ذلیل لعین جسکو تکبر نافرمانی اور اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ
کہنے پر بارگاہ عالیجاہ سے وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ کا عتاب ہوا اور دوسرا جو مقبول
بارگاہ معزز وموصوف باوصاف ومخاطب بخطاب رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُّطَاعٍ
ثَمَّ اَمِیْنٍ ہو پھر ان دونوں کا آنا ایک جیسا ظاہر ہے کہ یہاں بھی ایک متکبر اکڑباز مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ کی
رفتار وآنا اور ایک غریب مسکین ارشاد وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا کو بسروچشم قبول کرکے اوسپر عمل کرنیوالے کی رفتار وآنا
ایک یکساں ہوتا ہے؟ فکر وغور کریں کہ آپکے مُنہ سے اب کیسی باتیں نکلنی شروع ہوگئی ہیں اور انکا
کیا سبب ہے؟ ۲۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جبرائیل انسان کیطرح گاڑی میں بیٹھکر یا کسی کرایہ کے گھوڑے
پر اور پگڑی باندھکر اور چادر اوڑھکر نہیں آتا انتہی۔ **لیکن سیدنا عمر بن الخطاب** و ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہما تو فرماتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نہایت سفید لباس میں اور بہت سیاہ بالوں والے سفر کا
کچھ اثر نہ تہا اور ہم میں سے کوئی اونہیں جانتا نہ تہا ہمارے سامنے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو
بزانو بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے اور ہم تعجب کرتے رہے جیسا کہ بخاری ومسلم کے حوالہ سے مشکوۃ
المصابیح کے اول ہی کتاب الایمان الفصل الاول میں ہے۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی
عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید

Marfat.com

بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی
صلعم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام
قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ
وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ
قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر و
تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ
کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم
من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ
رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من
السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرائیل اتاکم یعلمکم دینکم پھر رسول اللہ صلعم
فرماتے ہیں کہ کبھی فرشتہ بشکل انسان متمثل ہو کر مجھ سے کلام کرتا ہے جیسا اس حدیث میں ہے عن
عائشۃ ان الحارث بن ہشام سال رسول اللہ فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی فقال
رسول اللہ صلعم احیانا یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی فیفصم عنی وقد
وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت عائشہ
ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا
متفق علیہ۔ پھر سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ یوم احد ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمی جن پر سفید لباس تھا سخت جنگ میں مصروف تھے
کہ ہم نے پہلے اور بعد کو نہیں دیکھا یعنی جبرائیل و میکائیل علیہما السلام جیسا کہ اس حدیث شریف میں
ہے عن سعد بن ابی وقاص قال رایت عن یمین رسول اللہ صلعم وعن شمالہ یوم احد رجلین

Marfat.com

رجلین علیهما ثیاب بیض یقاتلان کاشد القتال ما رایتهما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل و میکائیل متفق علیه - وعن ابن عباس قال بینما جبرئیل علیه السلام قاعد عند النبی صلعم سمع نقیضا من فوقه فرفع راسه فقال هذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منه ملک فقال هذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم فقال ابشر بنورین اوتیتهما لم یوتهما نبی قبلک فاتحة الکتاب وخواتیم سورة البقرة لن تقرأ بحرف منهما الا اعطیته ۳ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ کرایہ کے گھوڑے پر سوار نہیں ہوتا اس سے یہ ہوتی ہے کہ آپکو کرایہ کے گھوڑے سے انکار ہے اونکے اصلی اپنے گھوڑے سے انکار نہیں بہر حال اوسکی نسبت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے یوم میں فرمایا کہ یہ جبرئیل ہیں اپنے گھوڑے کی عنان تھامے ہوئے معہ سامان حرب کے جیسا کہ اس حدیث میں ہے کہ ان النبی صلعم قال یوم بدر هذا جبرئیل اخذ براس فرسه علیه اداة الحرب رواه البخاری مرزا صاحب اب غور فرمادیں کہ آپ اب بھی جبرئیل علیہ السلام کا گھوڑے پر آنا قبول کرتے اور مانتے ہیں یا نہ ؟ ویا اب بھی یہ ہی فرماتے رہینگے کہ جبرئیل کا ہیڈ کوارٹر جائے قیام آفتاب ہی ہے ؟ ۴ فصل گذشتہ میں جو حدیث شریف ذکر ہوئی جسمیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا فاخذنی فغطنی ای ضغطنی وضمنی وعصرنی یعنے معانقہ میں لیا اور چھاتی سے لگا کر زور سے گھونٹا او بھینچا جس سے آپ فرماتے ہیں حتی بلغ منی الجهد تو کیا اوسوقت آفتاب بھی جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ہی غار حرا میں رسول اللہ کے نزدیک حاضر ہو گیا تھا ؟ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی ضرور بیان فرماتے جیسا کہ اور کل حال مفصل بیان فرمایا ہے اور پھر قرب آفتاب سے گرمی و حرارت کے سبب اوس خطہ کا جو اول ہی بہت گرم ہے کیا حال ہوتا ؟ اب انصاف و غور کریں - ۵ - ایسا ہی اور بھی حدیث میں ذکر ہے کہ صحابہ کرام نے نزول ملائک بچشم خود دیکھا جیسا حدیث شریف میں ہے عن ابن عباس انه رای جبرئیل مرتین ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آیا ہے کہ اُنہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ دیکھا ہے - اور آواز بھی سُنی جبرئیل علیہ السلام کے سوط اور گھوڑے کی آواز سُنی چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کا اپنے گھوڑے کو اقدم حیزوم کہتے سنا - حیزوم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے - ۶ - صحابہ کرام و دیگر بزرگان عظام سے جو جلیل الشان تھے ایسا مروی ہونا کیا تعجب ہے جب عاجز ناچیز ہیچ میرز جیسے نالایق نے بھی عالم رویا میں دو دفعہ ایک فرشتہ کو بصورت انسان مختلف ہیئت میں ایک دفعہ آسمان سے نازل ہوتے اور ایک دفعہ باہر سے اگر اپنے گھر میں

داخل ہوتے دیکھا ہے - اب غور فرمادیں کہ غریب مسلمان متبع قرآن مجید مرزا صاحب کی بات مخالف و مقابل ارشاد رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام جو چشم دید واقع اور اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کیونکر سنیں اور قبول کریں ؟ - ۷ - مسلمانوں کو اپنے دینی احکامات و ہدایات جنکو وہ بموجب ارشاد الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کے کامل مکمل سمجھتے اور یقین کرتے ہیں ان کی ترمیم و تنسیخ اور انمیں کسیکی کسی طرح کی بھی مداخلت قیامت تک بھی انکو گوارا نہیں اور نہ وہ انشاء اللہ العزیز کبھی سنیں گے دیکھئے سر سید بالقابہ نے اگرچہ یہ خیر خواہی و خدمت کی کہ جب ڈاکٹر ہنٹر بالقابہ کی کتاب انڈین مسلم نکلنے پر مسلمانوں و خصوصا اہلحدیث پر پکڑ دھکڑ شروع ہوئی تو سر سید نے سینہ سپر ہوکر ایک کتاب لکھکر جسمیں ڈاکٹر ہنٹر کی اغلاط و غلط فہمی مفصل بیان کر کے ولایت میں پیش کی تو اوسپر فورا وہ پکڑ دھکڑ اور سوء ظنی نسبت مسلمین موقوف ہوگئی باوجود اس خدمت و خیر خواہی کی بھی جب سر سید نے اسلامی مسایل میں کچھ مداخلت کرکے خلاف متقدمین تفسیر وغیرہ تحریر کی تو دیکھئے مسلمان کسقدر افروختہ ہوکر اونکی مخالف ہوئے اور اونکی تفسیر پر کسقدر رد لکھے - لیکن سر سید نے مرزا صاحب کی طرح کبھی مخالفوں و مسلمانوں کو برا بھلا سخت سست نہیں کہا اور خود بدولت سر سید کی خدمت تو کہاں بلکہ اولٹا تمام مسلمانوں کو آئے دن اپنی طرف سے خونی مہدی و خونی مسیح کا منتظر ٹھہرا کر اور صرف خود بدولت و جماعت چند مریدین کو خیر خواہ سرکار قرار دیکر دوسرے تمام مسلمانوں کو جو آپکے دعاوی کو قبول نہیں کرتے اونکو پکڑوانے اور سزا دلوانے کیلئے درخواستیں بھیجتے رہتے ہیں ۔ خدانخواستہ اگر سرکار دور اندیش فہیم و زیرک ور لوگوں کی ذاتی خودغرضانہ مقاصد سے واقف نہو تو مرزا صاحب کے کہنے و واویلا پر تمام مسلمانان روے زمین کو پھانسی دیکر برباد کردے اور جو مرزا صاحب کی مسیحائی پر ایمان نہ لاوے اوسکی لئے قانون سزا مقرر کردے تب مرزا صاحب راضی ہوں پس جب مرزا صاحب کی خیر خواہی مسلمانان کی نسبت یہی تو پھر مسلمان مرزا صاحب کی ترمیم و تنسیخ و بیجا مداخلت دینی ہدایات و احکامات کو کیوں اور کب سننی لگے ؟ ع این خیال است و محال است و جنون ۔ ۸ - مرزا صاحب اس خیال میں ہیں کہ مسلمان اہل مجرد زبانی دعوی خادم اسلام ہونیکا سنکر ہماری بات مان لینگے اور فریفتہ ہو جاوینگے ایسا ہرگز نہیں ہوگا انشاء اللہ العزیز آپ ناحق تکلیف اوٹھاتے ہیں بہتر ہے ترمیم و تنسیخ مسائل سے باز آئیں کیا خوب کہا ہے - باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ + این درگہ ما درگہ نا امیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + ۹ - سبکو معلوم ہے کہ ہدایات دی

اسلام و فرمان علیہ الصلوۃ والسلام چیستان نہیں ہے صاف صاف کھلے کھلے موافق محاورہ بول چال روزمرہ عوام الناس کہے ہیں تا کہ علم مخلوق آلہی اوسکو سمجھکر دینی فایدہ اوٹھاویں اور ہدایت پاویں پھر ان صریح دینی احکامات و ہدایات میں خواہ مخواہ اپنی حقایق معارف کی ٹانگ اڑا کر اپنی فضیلت اور علم جتلا کر مخلوق آلہی خصوصاً غریب مسلمان کو اونکی پرانے مسلمہ و مقبولہ اعتقادات و خیالات سے اوکھاڑ کر اور اپنے نوتراشیدہ خیالات کی طرف پہیرنیکی کوشش سے حیران متردد و متفکر کرنیکی کیا ضرورت و کیا حاجت ہے؟

۱۰۔ برائے خدا مرزا صاحب و مریدان مرزا صاحب خصوصاً المشہور مولوی صاحبان اس عرض عاجز پر بفحوائے ارشاد خداوندی وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا پر ضرور غور و توجہ فرماویں اور آنکھیں کہولکر مرزا صاحب کے حقایق معارف و بیہودہ کے جوابات پر تامل سے نظر کریں۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

۱۱۔ جو صاحبان ابھی سے بلا وجہ عاجز سے رنجیدہ و کشیدہ ہیں اون پر تو کم امید ہے لیکن مخلصان و طالبان رضاء آلہی کو چاہئے کہ وہ ضرور ہی ان مسایل تراشیدہ مرزا صاحب کو قرآن مجید و حدیث شریف و اقوال و اعتقادات سلف امت مرحومہ و دیگر مسایل سے ضرور مطابق کریں اور عرض عاجز پر بنظر انظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال پر خیال کر کے اوسکو غور سے ملاحظہ فرماویں۔

فصل ۴۵۔ ضرورۃ الامام۔ یہہ شیطان جو کمتر و ذلیل تر ہے کیونکہ انسانی طور پر کھلے کھلے [illegible]

جواب۔ اگر شیطان ایسا کمتر و ذلیل تر ہے تو مرزا صاحب اسکو آپنکو ایک عالیشان معزز بارگاہ رحمن یعنی جبرئیل علیہ السلام کے آپنکے ساتھ ہم پایہ مساوی و مشابہ کیونکر اور کس دلیل سے کہتے ہیں؟ ۲ چہ [illegible] بخاری کی ایک حدیث شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجہکو رسول اللہ صلعم نے حفظ زکوۃ رمضان یعنی صدقۃ الفطر پر مقرر فرمایا تو ایک آنکر اون طعام سے مٹھی بہرنے لگا میں نے اوسکو پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجہکو رسول اللہ صلعم تک لیچلونگا وہ کہنے لگا میں محتاج عیالدار و سخت حاجتمند ہوں اوسپر میں نے اوسکو چھوڑ دیا مجکو نبی صلعم نے فرمایا ابو ہریرہ تیرا شب گذشتہ والا [illegible] عرض کیا یا رسول اللہ اوسنے حاجت شدید اور عیالداری کی شکایت کی تہی اوسپر رحم کر کے [illegible] دیا آپنے فرمایا اوسنے تجھے جہوٹ کہا اور وہ پہر آئیگا پہر مجھے فرمان رسول اللہ صلعم سے سب سے یقین تہا کہ وہ پہر آئیگا میں منتظر رہا پہر وہ آیا اور طعام سے مٹھی بہرتا تہا کہ میں نے اوسکو پکڑ کر رسول اللہ صلعم [illegible]

Marfat.com

پہنچانیکو کہا تو اوسنے کہا مجھے چہوڑ دو میں محتاج عیالدار ہوں پہر نہیں آونگا پہر مینے رحم کرکے چہوڑ دیا پہر رسول اللہ صلعم نے صبح اوسیطرح دریافت فرماکر وہی فرمایا پہر میں منتظر تھا کہ وہ آئیگا پہر وہ آکر طعام لینے لگا پہر مینے اوسکو پکڑ کر رسول اللہ صلعم تک پہنچانیکو کہا تو اوسنے کہا کہ مجھے چہوڑ دو میں تمکو کلمات بتلاتا ہوں اللہ تعالی اون سے تمکو نفع دیگا۔ جب تم اپنے بستر پر سونے لگو تو آیۃ الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الخ آخر تک پڑہو ہمیشہ اللہ تعالی کیطرف سے تم پر حفاظت ہوگی او شیطان تمہارے نزدیک نہیں آئیگا حتی کہ فجر ہو۔ پہر مینے اوسکو جانے دیا صبح کو پہر مجھسے رسول اللہ صلعم نے ویسا ہی دریافت فرمایا مینے عرض کی کہ اوسنے مجھے کلمات سکھلائے جنسے اللہ مجھے نفع دیوے فرمایا اوسنے سچ کہا اگرچہ وہ جہوٹہا ہے اور تم جانتے ہو کہ یہہ تین رات باتیں کرنیوالا کون تھا مینے عرض کی نہیں۔ فرمایا یہہ شیطان تہا پہر ۳۔ پیران پیر عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ بھی فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ مینے شیطان کو خواب میں دیکھا اور مینے اوسکے قتل کا قصد کیا اوسنے کہا مجھے کیوں مارتے ہو میرا کیا گناہ ہے اگر اللہ کی تقدیر میں بدی ہے تو میں اوسکو تغیر کرکے نیکی نہیں کرسکتا اور اگر تقدیر میں خیر ہے تو میری قدرت نہیں کہ اوسکو شر کرسکوں اور کیا شے میرے ہاتھ میں ہے؟ پیر صاحب رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ مینے اوسکو صورت خنثا نرم کلام مسنون الوجہ چند بال نخدان پر حقیر صورت زشت رو دیکہا گویا کہ تبسم کرتا تہا میرے سامنے شرمگین وترسناک اور یہہ شب یکشنبہ دوازدہم شہر ذی الحج ۵۱۹ھ کا واقعہ ہے۔ اب دیکہیے کھلے کھلے طور پر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس شیطان آیا یا نہ آیا۔ مرزا صاحب کو ان امور کے بدلانے اور ان میں بھی اپنے حقایق ومعارف ظاہر کرنے میں فایدہ کیا؟۔

فصل ۵۔ ضرورۃ الامام۔ اس تحقیق سے بہرحال اس بات کو ماننا پڑتا ہے جو ڈریپر نے بیان کی ہے لیکن یہہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے قوت نبوت اور نور حقیت کے ساتھ شیطانی القا کو ہرگز ہرگز نزدیک آنے نہیں دیا اور اوسکی ذب اور دفع میں فوراً مشغول ہوگئے۔

جواب ۔ یہہ تحقیق ہی کیا ہے؟ خواہ نخواہ بے ضرورت مخالف ہدایات شارع علیہم الصلوۃ والسلام وبدلیل عادی وباتیں مرزا صاحب کا اختیار ہے کہ ڈریپر کا بیان مانیں یا بریڈلا، اگسٹ کامیٹی ، سٹوارٹ مل یا کسی ورجنٹلمین غیر مسلم کا لیکن مسلمانوں کو جنکے اپنے گہر میں وہ سلسلہ تحقیق وتدقیق وتنقید قایم اور ایسا سامان دینی امور کی صداقت وحفاظت کا مہیا وموجود ہے جو کسی غیر مذہب کو نصیب ہی نہیں ہوا

Marfat.com

نکو کسی دوسرے کے بیان سننے یا ماننے کی نہ کبھی ضرورت و حاجت ہوئی اور نہ ہوگی مرزا صاحب کا یہہ
ابھی غنیمت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطانی القار کو نزدیک آنے نہیں دیا۔

صل ۵ ۔ ضرورۃ الامام ۔ صفحہ ۱۶و۱۷ جس طرح نور کے مقابل ظلمت ٹھہر نہیں سکتی ایسا ہی
طان اونکے مقابل پر ٹھہر نہیں سکا اور بھاگ گیا یہہ ہی ان عبادی لیس لک علیھم سلطان
صحیح معنے ہیں کیونکہ شیطان کا سلطان یعنی تسلط در حقیقت اون پر ہے جو شیطانی وسوسہ اور الہام کو
ل کر لیتی ہیں۔ لیکن جو لوگ دور سے نور کے تیر سے شیطان کو مجروح کرتے ہیں وہ کچھ بچے جا اوسکی
اہ نہیں کرتے وہ شیطانی تسلط سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر ضروری ہے کہ ملکوت السمٰوٰت والارض
ہیں مخلوقات کے مشاہدہ کا دائرہ پورا کرنیکے لئے وہ اس عجیب الخلقت وجود کا چہرہ دیکھ لیں اور کلام
ہاین جسکا نام شیطان ہے اس سے اونکے دامن تنزہ اور عصمت کو کوئی داغ نہیں لگتا الخ۔ کیا بادشاہ
حضور کبھی بدمعاش کلام نہیں کرتے؟ سو ایسا ہی روحانی طور سے شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام
لا یسوع نے اس شیطانی الہام کو قبول نہ کیا بلکہ رد کیا سو یہہ قابل تعریف بات ہوئی اس ہی کوئی نکتہ
ی کرنا حماقت اور روحانی فلاسفی سے بیخبری ہے۔ ملخصاً

واب ۔ شیطان کا تسلط و سلطان ضرور اون پر ہوتا ہے جو شیطانی خصلت انا خیر منہ الی
پسند و قبول کر کے اپنی شیخی و تکبر کے اظہار میں دن رات مصروف رہتے ہیں کیونکہ ہم صحبتی کا یہہ لازمی خاصہ
ہے۔ دیگر عاجز مسکین غریب عباد الرحمن تفاخر شیخی و تکبر سے متنفر اور اس مقولہ مولوی صاحب ۔ ۵ بندگی
و عجز افگندگی ۔ راست ناید خواجگی با بندگی ۔ مدنظر رکھنے والے بیشک فضل و کرم ارحم الراحمین
بشارت اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ کے تحت و مصداق ہیں اللھم اجعلنا منھم بفضلک
و رحمتک ۔ ۲ ۔ مرزا صاحب نے ابھی فرمایا شیطان جبریل کیطرح آیا ہوگا پھر کہا شیطان کیونکر انسانی
طور پر کھلے کھلے آسکتا ہے اب فرماتے ہیں کہ مستثنیٰ لوگ ضرور ہی اوسکا چہرہ دیکھ لیں غور فرمایئے
ایسے غیر مقرر متضاد و بے سرو پا بیانات و تحریرات کس قدر کے لایق ہیں؟ ۳ ۔ طرفہ تر یہ کہ اپنے
الفتح مسیح میں یسوع کو خوب دل کھول کر برا کہکر دشنام دہی فحش گالیوں کا تختہ مشق بنا کر پھر
کے دل رکھنے کو عذر کیا ہے کہ یہہ ہم مسیح کو نہیں کہتے بلکہ یسوع کو کہتے ہیں جسکا نام قرآن
شریف میں نہیں ہے اور یہاں چلہ فقط بنا شد کے مصداق کی طرح مسیح علیہ السلام و یسوع کو ایک جان

Marfat.com

اور بیان کر فرمایا کہ شیطان نے یسوع کے دل میں اپنا کلام ڈالا اوسنے شیطانی الہام کو قبول نہ کیا اب انصا
فرمادین کہ وہ سب شتم مرزا صاحب کا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں ہوا یا کسی اور کے ؟ مرزا صاح
کو تو پرواہ کچھہ نہیں لیکن مسلمانوں کو ایسی مذہبی بے ضروری روحانی فلاسفی و فضول بے سروپا قصص و
اصل قیل و قال کے سنانیکی کیا حاجت ہی ؟ کبھی کچھہ تو غور و انصاف فرمائیں

فصل ۷ ۵ - ضرورت الامام - ص۱ لیکن جیسا کہ یسوع نے اپنے نور کے تازیانہ سے شیط
خیال کو دفع کیا اور اوسکی الہام کی پلیدی فوراً ظاہر کردی ہر ایک اہد وصوفی کا یہہ کام نہیں سید عبد
جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ شیطانی الہام مجھے بھی ہوا تھا - شیطان نے کہا کہ
عبد القادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں اب جو کہ دوسروں پر حرام ہے تیرے پر حلال اور نماز سے بھی ار
فراغت ہی جو چاہے کر تب میں نے کہا کہ ای شیطان دور ہو وہ باتیں میرے لئے کب روا ہو سکتی ہیں جو
علیہ السلام پر روا نہیں ہوئیں تب شیطان معہ اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے گم ہو گیا

جواب - سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کے ارفع و اولی شان کی نسبت وغیرہ عرض ہو چکا ہے سید
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ جنکی فضیلت و شان در باب توحید و تفرید و انابت و رضا برضا
و اتباع سنت وغیرہ پر اونکی کتاب فتوح الغیب وغیرہ و آپکی حالات و کرامات پر کتاب بہجۃ الاسرا
جسمیں بسند متصل بڑی تحقیق سے حالات درج ہیں شاہد ہیں آپنے نسبت سیدنا مسیح علیہ السلام کی نسبت تو
صاحب نے تحریر فرمادیا کہ شیطان نے الہام کیا - لیکن خود بدولت کی نسبت کہیں نہیں فرمایا کہ مرز
سے بھی کبھی اوسکا سابقہ پڑا یا نہ اگرچہ جو تفہیمات و میعاد مقررہ مرزا صاحب اوسیطرح پوری
نہیں ہوئیں اون میں تو ضرور بالضرور بہ یقین کامل اوسکا دخل ان لینا چاہئے جیسا کہ آفتاب نصف
النہار کی طرح ظاہر و روشن ہے - ۲ - مرزا صاحب کا یہ بیان کہ جب شیطان نے یہ کہا کہ ای عبد القاد
دوسروں پر حرام تجھہ پر حلال نماز سے بھی اب تجھے فراغت ہی جو چاہے کر وغیرہ تو پیران پیر صاحب نے
کہا دور ہو الخ - یہہ جواب و سرزنش نہایت صحیح و درست ہی اور کاملین اہل اللہ کی یہی شان ہے
پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو بالخصوص بڑی کامل و نہایت درجہ متبع کتاب اللہ تعالی و سنت رسول
صلعم تھے جیسا کہ آپکے ان اقوال سے ظاہر ہے " جو حقیقت شریعت سے ثابت نہو وہ کفر و الحاد ہے "
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم اعمال کتاب و سنت پر عرض کرنے چاہئے - کتاب و سنت کو

Marfat.com

رہنا اور اُن میں تامل و تدبر سے نظر کر اور اونکے مطابق عمل کر۔ سلامتی کتاب و سنت کی ساتھ ہی اور
ی سوا ہلاکت ہی" وغیرہ انتہی۔ تو پہر وہ باین فضل و کمال ایسا صریح خلاف شریعت شیطانی الہام
ں قبول کرنے لگے تھے؟ **علاوہ** ازین وہ کامل مشایخ و مرشدوں کی صحبت دیکھے ہوئے تھے اور
طانی مکر و فریب سے خوب واقف تھے **۳**۔ یہہ صحیح ہی کہ اسکے دہوکہ و فریب سے بچنا و محفوظ رہنا بقول
اصاحب ہر ایک زاہد و صوفی کا کام نہیں اور ایسا ہی نفلی پسند ہوا پرست خودغرض کم تجربہ
رہبر ملہم کا بھی شیطانی دہوکہ کو پہچاننا اور اوس سے بچنا مشکل بلکہ ناممکن ہی اور **خاص** ایسے دہوکہ و مغالطہ
متیاز و شناخت کیلئے ہی رہبر کامل و مرشد اکمل کی سخت حاجت ہی اور اسی لئے نقادان دین
ہم اللہ نے کتابیں تلبیس ابلیس وغیرہ کی نام سے تصنیف فرمائی ہیں **لیکن** مرزا صاحب تو اونکی
ہ پرواہ ہی نہیں کرتے اپنی ہی علم پر نازاں ہیں کاش وہ متقدمین کی تصانیف دیکھتے یا کسی
رہ کار کامل مرشد کی صحبت میں چندی فیضیاب ہوتے تو کچھ ان امور کی واقفی ہو جاتی۔ ۴۔ آپ پیر
صاحب نے جو شیطان کو جواب دیا **اسکو محک** قرار دیکر مرزا صاحب خود بدولت کی حال و دعاوی فضل
ال پر نظر عمیق توجہ فرمادیں کہ پیران پیر صاحب نے ایسی الہام کو فوراً شیطانی سمجھکر رد کرکے
اب دیا کہ دور ہو۔ لیکن مرزا صاحب نے اوسی مضمون کو اپنے الہام "اعمل ما شئت فانی قد غفرت
ک انت منی بمنزلۃ لا یعلمہا الخلق" براہین صفحہ ۵۶ پر باوجود پیر صاحب و تمام امت سلف
خلف بلکہ بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی **افضیلت** کی دعویدار ہونیکی جو عمل کیا وہ تو بظاہر یہی ہے
تعظیم و تکریم شریعت و احادیث نبوی صلعم کا کچھ لحاظ نکرکے اسلامی مقبولہ و مسلمہ تفسیر آیات و مسائل
غیرہ کی خوب دل کھولکر مخالفت شروع کردی۔ مرفوع القلم دیوانوں و مجذوبوں کی اقوال کی
سند سے نعوذ باللہ قرآن مجید کی غلطیاں نکالنی کے ذکر والے مضمون شایع کرنے لگے۔ **کہیں** بدعوی حقائق
معارف آیات و احادیث کی الٹ پلٹ خودغرضانہ تفسیر و تشریح حسب پسند خاطر کی جنکی چند نظائر
اس کتاب کے مختلف مقامات میں بطور نمونہ درج ہیں **کہیں** آیات قرآن مجید کو اپنے اوپر چسپاں کرکے
خود بدولت اسمہ احمد کے مصداق بن بیٹھے۔ **کہیں** سیدنا مسیح علیہ السلام کی دلیرانہ حقارت و توہین کرکے
اونکی حیات و نزول کو جو آیات قرآن مجیدہ و احادیث صحیحہ سے ثابت ہی ملیا میٹ کیا اور اونکی مسند پر خود
رونق افروز ہوگئے۔ **۵**۔ اور پہر حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنے پر کمر باندہی مثلاً تحلیل حرام اپنی اہلیہ

Marfat.com

ثانیہ کی خاطر شرعی وارثانکو محروم الارث کرنیکے لئے جائیداد کو اُنکے پاس رہن کردیا جائے غرضیکہ
علاوہ اتباع وتقلید معصوم ہونیکی کیوں تحلیل حرام میں داخل نہیں ہو سکتا؟ ایسا ہی پہلے اولاد و پسران کو
شرعی عاق کرنا۔ اظہار علمی فضیلت و فخر میں حضرات انبیاء علیہم السلام و معجزات و بزرگان دین و
مومنین کی تحقیر و مخالفت کرنا خلاف احادیث صحیحہ و عمل سلف و خلف کرنے امت کو باتباع غیر سبیل
اپنی طرح خطرے کی تصویر اتروانا اور مریدین کے لئے اسکو مباح کرنا وغیرہ (تحریم حلال)، اسپر بھی راضی نہ
معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام بلکہ خود رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے خاصہ میں ہاتھ ڈالنا یعنی ازواج مطہرات
امہات المومنین کا درجہ اپنی اہلیہ کو دیکر اخبار الحکم وغیرہ میں اوسکو ام المومنین کے خطاب سے مشتہر کرانے پر راضی
ہونا پھر جب ایک دوست نے حج فرض کے لئے مشورہ پوچھا تو آپنے فالنامہ موسوم بہ قرعہ شریفہ للشیخ
الاکبر محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ (جنکی تصنیفات زیر مطالعہ مرزا صاحب اکثر رہتی ہیں) کو دیکھ
فرمایا کہ اس سال حج جانا مناسب نہیں اور اسیطرح ایک اور دوست کو عند المشورہ فرمایا کہ اس سال حج کو جانیکا
سجانا بہتر ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ مرزا صاحب کی اس خلاف شرع صلاح نے اون ہر دو بندگان الٰہی کی عزم
وشوق ادائے فریضہ الٰہی کو متزلزل کیا اور وہ اپنے مقاصد وارادہ میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب و نائل المرام
ہوئے (تحلیل حرام و تحریم حلال ہر دو)، پھر دختر مرزا احمد بیگ کو اپنی الہامی بیوی قرار دینے کی صورت
میں تحریم حلال و تحلیل حرام دونو جمع ہیں یعنی اگر وہ آسمانی نکاح کے موافق مرزا صاحب کی جائز و شرعی
ہو گئی ہے تو اوسکی اصلی خاوند پر اوسکی ظاہری شرعی منکوحہ زوجہ کو حلال سے حرام کرنا ہے اور اگر از روئے
احکام مسلمہ شرع شریف وہ خاوند حال کی زوجہ ہے جیسا کہ واقعی ہے تو اوسکو خود بدولت کے لئے جائز و مباح
قرار دینا حرام کو حلال کرنا ہے۔ زیادہ تشریح سے شرم مانع ہے العاقل تکفیہ الاشارۃ ۶۔ اب ذرہ درد دل
سے خوف اللہ تعالیٰ عز وجل کو دل میں جگہ دیکر تدبر فرماویں کہ محک و کسوٹی متذکرہ بالا کی رو سے مرزا صاحب
کا کیا رنگ ظاہر ہوا اور اسمیں آپ کھرے و کامل نکلے یا کھوٹے و ناقص؟ اور آپکی حال و دعاوی کا کیا حال آیا

فصل ۵۸ ضرورۃ الامام۔ اب جب کہ سید عبد القادر جیسے اہل اللہ و مرد و فرد کو شیطانی
الہام ہوا تو دوسرے عامۃ الناس جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا وہ کیونکر اس سے بچ سکتے
ہیں اور انکو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں تا سید عبد القادر اور حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح شیطانی
الہام کو شناخت کریں۔

Marfat.com

جواب - مختصراً تو اسیقدر کافی ہے کہ عامۃ الناس بیشک نہیں پہچان سکتی اور نہیں شناخت کر سکتے جیسا کہ مرزا صاحب کے حالات سے ظاہر ہے جسکا ذکر ہو چکا ہے اور پھر عاجز ظلوماً جہولاً انسان کی کیا ہستی اور کیا حقیقت ہے اور کیا کائنات کہ بغیر فضل و کرم حافظ و محسن حقیقی و خالق مالک تحقیقی کے اس سے بچ سکے تاوقتیکہ وہ ذات پاک ارحم الراحمین بفحوائے اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بموجب ارشاد وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ وغیرہ اوسکا خود حافظ و ناصر و مربی نہو جاوے اور ظاہر ہے کہ جب اللہ جل جلالہ و عم نوالہ و عز شانہ و اتم برہانہ و احسانہ و اکرامہ کسی بندہ کو محض اپنے فضل و کرم سے ایسے امور کے لئے پسند فرماتا اور کسی خاص کام کیواسطے منتخب کرتا ہے تو اوسکو ضرور بصیرت و شناخت بھی عطا فرماتا ہے اور ایسے بلاؤں سے بمصداق ارشاد کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ وغیرہ محفوظ بھی رکھتا ہے جیسا کہ سیدنا پیر صاحب رح نے بھی فرمایا ہے بل اللہ اکرم ولیہ واعز علیہ عن ان یدخلہ فی مقام النقص والقبح فی شرعہ ودینہ بل یعصمہ من جمیع ما ذکر و یصرفہ عنہ و یحفظ دینہ لحفظ الحدود

۲ - ہاں بندہ پر لازم فرض ہے کہ انعام و احسان الٰہی کی شکر گذاری میں رطب اللسان ہے تاکہ شکر باعث زیادتی و افزونی نعما بموجب ارشاد لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ الخ اور ایسی بلیات سے محفوظ رہنے کیواسطے اپنی عبودیت عجز و بیچارگی پیش کر کے اوس حافظ حقیقی کی حفاظت و پناہ کا ہر دم بعجز و انکسار خواہاں ہے - ۳ - باقی رہا سلوک سو وہ تو بخیال مرزا صاحب تب ہی تمام ہو سکتا ہے جب مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو اپنے نفس کو مع لوازم کے بیچ دے - علاوہ ازیں خود بدولت مرزا صاحب و جماعت مریدین میں مصروفیت و مداومت ذکر اللہ و توجہ الی اللہ و استغراق فی اللہ وغیرہ سلوک کی نسبت تاکید و عمل درآمد تو ہے ہی نہیں جسکی تصدیق اس الہام مولوی عبد الرحمن صاحب لکھوکی سے بخوبی ہو سکتی جو اونکو دربارہ مرزا صاحب ہوا تھا - الہام وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا اور ظاہری حالت بھی اسی کے مطابق ہے پس جہاں یہہ حال ہو تو وہاں سلوک کہاں؟

۴ - ہاں اگر کچھ سلوک ہے تو تقریر بحث مباحثہ بیشک تھے جو مخالفین اسلام کے ساتھہ حسب ایت ارشاد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اگر ہو تو مضایقہ نہیں اور اسطرح تو تقریری شق سے دنیاوی وکلاء وغیرہ بھی ملکہ و سلوک بحث مباحثہ کا تھوڑی عمر

Marfat.com

ہیں حاصل و تمام کر لیتے ہیں جو عاجز کی طبیعت و نسبت کے ہرگز موافق نہیں کیونکہ عاجز کو تو کبھی کبھی یہ حکم الہاماً ہوتا ہے ~ صد کتاب و صد ورق در نار کن * جان و دل را جانب دلدار کن * از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش * این چنین زیبا روش کم دیدہ ام اندر جہان * اسلیے عاجز ایسے سلوک کی حاصل و تمام کرنیسے عاری و معذور ہے - ۵ - اور مرزا صاحب نے خود بھی اپنے مریدین و جماعت کے سلوک کا حال پہلے اخیر رسالہ شہادۃ القرآن ذیل مضمون التوائی جلسہ ۱۸۹۳ء لکھا ہے اوسکی نسبت شاید کہا جاوے کہ اوسکو عرصہ ہو گیا ہے اور اب فیض صحبت میں بہ نسبت سابق بہت ترقی ہے تو اسکے ثبوت میں مرزا صاحب کا اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۵ء جسمیں آپنے بعد تنبیہ و نصیحت اخیر پر مختصراً نماز میں حاضر نہونا - مجلس میں ٹھٹھا ہنسی - حقہ نوشی - فضول گوئی کا شغل - پرہیزگاری کی اصول پر قایم نہونا وغیرہ لکھا ہے کافی و وافی شہادت ہے کہ حاضر باشان صحبت والا کو عرصہ دراز میں سلوک تمام کرکے کیا کیا کمالات حاصل ہوتے ہیں؟ ۶ - بالآخر مرزا صاحب کے اپنے الہام اعملی ما شئت الخ مذکورہ فصل گذشتہ و دیگر الہامات متذکرہ باب اول فصل ۷ - انیز وہ الہام جنکے سالہا سال تک نسمجھنے کا ایام الصلح میں مرزا صاحب نے خود اعتراف کیا ہے وغیرہ ان سبکی شناخت میں جو خود بدولت مرزا صاحب کی نورانی آنکھوں نے کام کیا ہے اوسپر بھی تدبر و تامل فرماویں -

فصل ۵۹ - ضرورۃ الامام صفحہ ۱۰ - یاد رہے وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے اون لوگوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے اور بعض وقت وہ پیشگویاں بھی الہام کے ذریعہ سے کیا کرتے تھے - اور تعجب یہہ کہ اونکی بعض پیشگوییاں سچی بھی ہوتی تھیں الخ پس جو شخص شیطانی الہام کا منکر ہے وہ انبیا علیہم السلام کی تمام تعلیمونکا انکاری ہے اور نبوت کی تمام سلسلہ کا منکر ہے - بائبل میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ چار سو نبی کو شیطانی الہام ہوا تھا اور اونہوں نے الہام کے ذریعہ سے جو ایک سفید جن کا کرتب تھا - ایک بادشاہ کی فتح کی پیشگوئی کی آخر وہ بادشاہ بڑی ذلت سے اسی لڑائی میں مارا گیا اور بڑی شکست ہوئی - اور ایک پیغمبر جسکو حضرت جبرئیل ع سے الہام ملتا تھا اوسنے بھی خبر دی تھی کہ بادشاہ مارا جائیگا اور کتے اسکا گوشت کھائینگے اور بڑی شکست ہوگی سو یہہ خبر سچی نکلی مگر اوس چار سو نبی کی پیشگوئی جھوٹھی ظاہر ہوئی - انتہی -

جواب - زیادہ تعجب تو مرزا صاحب یہہ کریں کہ اون کاہنوں کے شیطانی الہام والی پیشگویاں سچی

Marfat.com

ہوں اور یہاں و عویدار مسیحیت مجددیت و افضلیت۔ بعض انبیاء کے تحدی اور مقابلہ والے الہامات،
تفہیمات اور میعاد مقررہ و مشہرہ جنکو آپ نے صادق یا کاذب ہونیکا محک قرار دیا گیا ہو وہ
بھی سچی و پوری نہ نکلیں اور بعد میں بات بنانے و بحالی جماعت کیلئے تاویلات رکیکہ سے تمسک
کرکے مشقت و تکلیف اوٹھانی پڑے جیساکہ پہلے ذکر ہوچکا ہے۔ یہہ مقام تو بڑی عبرت و استغفار
کا ہے کہ باوجود علم کے آدمی نسمجھے اور جن کے کرتب کو نہ پہچانے لیکن باعث کبر و تعلی ختم اللہ علی
القلب پر جیساکہ عاجز کو الہام ہوا ہے کسی کی کیا پیش جا سکتی ہے؟ ۔ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ
النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ۔ ۲۔ اول تو مرزا صاحب اختلافات الہامات کا خود انکار فرما چکے ہیں چنانچہ براہین صفحہ
۵۲۳ میں فرمایا کہ "اور یہہ وہم کہ اگر الہام اولیاء شریعت حقہ محمدیہ کے مخالف ہو تو پھر کیا کریں
یہہ ایسا ہی قول ہے جیساکوئی کہے کہ اگر ایک نبی کا الہام دوسرے نبی کی الہام کی مخالف ہو تو
پھر کیا کریں پس ایسے وساوس کا یہ جواب ہے کہ ایسا کامل النور الہام جسکی ہمنے اوپر تعریف لکھی ممکن
نہیں کہ شریعت حقہ کے مخالف ہو اور اگر کوئی کم فہم کچھ مخالف سمجھے تو وہ اوسکی سمجھ کا قصور
ہے" انتہی۔ اور اب فرماتے ہیں کہ انبیاء کو مخالف الہام ہوئے اسپر خود بخود یہ سوال آتا ہی کہ مرزا
صاحب کا پہلا قول حق ہی یا یہہ دوسرا؟ ۳۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیموں اور تمام سلسلہ نبوت
کا وہی منکر کہلائیگا جو اون تعلیموں اور مسایل شرعیہ میں خواہش نفس سے مداخلت کرکے اونکو
ردوبدل کرکے شایع کرے گا جو کسی مومن کا حوصلہ و کام نہیں ہے۔ ۴۔ جب بائبل و انجیل موجود
کو مرزا صاحب اصلی انجیل نہیں مانتے (صفحہ ۴ ضرورۃ الامام) تو پھر اوسکے ایسے بے ثبوت و بے
سروپا قصص پر جنمیں تحقیر و توہین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہو اونکی صداقت مشتبہ ہو
اور اونکے الہامات کو شیطانی اور سفید جن کا کرتب کہا گیا ہو وثوق بے ضرورت و بادلیل اعتماد
کرکے وعید قرآن مجید وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ
الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا کا مصداق بننا کیا ضرور
ہے؟ ۵۔ مرزا صاحب جا بجا محرف کتب کے ایسے فضول بے بنیاد قصوں کو قبول و تصدیق کریں
لیکن چونکہ مسلمان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نزول وحی و تبلیغ رسالت میں بالکل معصوم مانتے ہیں

Marfat.com

لہذا وہ ایسے قصص ہرگز قبول نہیں کرتے۔ ۶۔ مرزا صاحب کو تائید دین اسلام و حمایت انبیاء علیہ السلام کا خصوصیت سے بڑا دعوے ہے لہذا سوال یہ ہے کہ چار سو نبیوں کو شیطانی جھوٹھا الہام ہونیوالا مسئلہ بار بار اپنی کتابوں میں درج کرنے میں دین اسلام کی کیا تائید اور انبیاء علیہم السلام کی کیا حمایت مرزا صاحب نے کی ہے؟ بظاہر تو اُلٹا اوس پاک و برگزیدہ جماعت کی وحی و رسالت کو ساقط الاعتبار اور اونکی توہین کرکے تمام مسلمانوں کا دل دکھایا ہے جسکے واسطے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کے سوا کیا کہا جاوے؟ ۷۔ مرزا صاحب نے یہہ مسئلہ انبیاء علیہم السلام کو جھوٹھا الہام ہونیوالا اپنے رسالہ ضرورۃ الامام و ازالہ میں تو بظاہر دوسرے غریب عاجز مسلمین ملہمین کے الہامات کو خفیف و بے اعتبار ثابت کرنیکے واسطے درج کیا ہے باین دعا کہ جب ایک گروہ کثیر انبیاء علیہم السلام بھی دھوکہ و دستبرد شیطانی سے نہیں بچ سکا تو دوسرے غریبوں کی کیا حقیقت ہے؟ لیکن یہہ خیال نہیں کیا کہ جب یہی حال ہے تو پھر خود بدولت کے الہامات و تفہیمات جو پوری بھی نہیں ہوئے اونکے شیطانی دخل سے مامون و محفوظ رہنے پر کیا دلیل ہو سکتی ہے؟ اور مجرد زبانی دعوی کہ نبیوں کو اور دوسرے مسلمین مومنین کو تو شیطانی الہام ہوتے ہیں لیکن ہمکو (مرزا صاحب کو) نہیں ہوتے اسکا کیا ثبوت ہے؟ اور کون صاحب عقل سلیم اسکو بلا ثبوت و دلیل قبول کر سکتا ہے؟ ویا مرزا صاحب نے اسلئے اِس مسئلہ کو لکھا ہے کہ لوگ یہ امر سنکر اور جانکر کہ نبیونکے الہام بھی پورے نہیں ہوتے لہذا وہ خود بدولت مرزا صاحب کے الہامات پر جو الوٹ گئے اور پورے نہیں ہوئے کچھہ خیال نکریں اور اُنپر کچھہ متردد و متعجب نہوں لیکن یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نسبت تو مسلمانان کا ہرگز ایسا اعتقاد نہیں کہ اونکے الہام و پیشگوئیاں کبھی بھی خطا جاتی ہیں بلکہ وہ دوسرے مومنین ملہمین متبع سید الاولین و الآخرین کے الہامات کو بھی جب دیکھتے ہیں کہ بفضلہ تعالی و تقدس بغیر کسی تاویل و حیلہ حوالہ کے برابر اوسیطرح پورے ہوتے ہیں تو اس صورت میں وہ مرزا صاحب کے اس خیال کے بھی کبھی موافق نہیں ہو سکتے۔ ویا مرزا صاحب ایسے بے بنیاد قصص کو اپنے حقایق و معارف میں شمار کرتے ہونگے سو اُسکا یہ حال ہے کہ جن کتب سے مرزا صاحب نے یہ حقائق و معارف لکھے ہیں اوّل تو بقول مرزا صاحب وہ اصلی و بالکل قابل اعتماد ہی نہیں اور اونکو دیکھا بھی جاوے تو مرزا صاحب کے فہم و فراست و دقیقہ رسی و معنی شناسی کا حال دگرگوں ہی معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اِس قصہ کے متعلق توراۃ موجودہ و مروجہ سے تو

Marfat.com

ہر ثابت ہوتا ہے کہ وہ چار سو نبی جنکی پیشگوئی جھوٹھی نکلی وہ بت پرست و مندروں کے نبی و یا مہنت
اری تھے نہ کہ خداوند تعالے عزوجل کے برحق نبی جیسا کہ مرزا صاحب نے سمجھا اور لکھا ہے - ۸ چنانچہ
توراۃ میں اسطرح ہے (۱) سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل میں دو سلطنتیں ہو گئی تھیں
روسلم میں سلاطین اول باب ۱۱-۲۳ تا ۴۳ جسمیں یہوداہ و بنیمین تھے سلاطین باب ۱۲-۲۱ (۲)
ی سلطنت اسرائیل جو یروسلم کے باہر علیحدہ تھی جن میں باقی گروہ تھے اس دوسری سلطنت
لے بادشاہ یربعام نے اس مصلحت سے کہ اسرائیلی یروسلم میں نجائیں دو سونے کے بچھڑے پرستش
نا کر ایک بیت ایل میں دوسرا دان میں رکھا - بچھڑوں کے آگے قربانیاں گذرانیں بنی اسرائیل
یبد ٹھرائی باب ۱۲ - ۲۰ لغایت ۳۳ (۳) یربعام کے بعد اوسکا بیٹا ناداب بادشاہ
باب ۱۴-۲۰ - اوسنے بھی خداوند کی نظر میں بدی کی اپنے باپ کی راہ چلا - باب ۱۵-۲۶ (۴)
کو بعشا نے مارا اور اوسکی جگہ بادشاہ ہوا خداوند کی نظر میں بدی کی یربعام کی راہ چلا باب
۲۰ و ۳۳ و ۳۴ (۵) بعشا کے بعد اوسکا بیٹا ایلاہ بادشاہ ہوا گناہ کئے باب ۱۶-۶ و ۸ و ۱۳
ایلاہ کو زمرے نے مارا اور اوسکی جگہ بادشاہ ہوا - باب ۱۶ - ۱۰ زمری نے سات دن بادشاہت
ب ۱۶-۱۵ - اپنی بدفعلیوں کے سبب اپنے اوپر آگ لگا کر جل مرا باب ۱۶-۱۹ (۷) زمری کی بعد عمری
با سردار اسرائیل پر بادشاہ ہوا باب ۱۶-۱۶ و ۲۲ خداوند کے حضور بدی کی یربعام کی ساری
ہ پر چلا باب ۱۶-۲۵ لغایت ۲۷ (۸) عمری کے بعد اوسکا بیٹا اخی اب اوسکی جگہ سمرون میں با
اہ ہوا باب ۱۶-۲۹ - ان سب سے جو اوسکے آگے تھے خداوند کے حضور زیادہ بدکاریاں کیں -
۲۹-۳۰ صیدانیوں کے بادشاہ اتبعل کی بیٹی ایزبل سے بیاہ کیا جا کے بعل کو پوجا اوسکے
سجدہ کیا بعل کے گھر میں جو اوسنے سمرون میں بنایا تھا ایک مذبح اوٹھایا گھنا باغ لگایا
انے خداوند اسرائیل کے خدا کو ان سب اسرائیلی بادشاہوں سے جو اوس سے آگے تھے غصہ دلانے
یادہ کام کیا - باب ۱۶-۲۹ لغایت ۳۳ - اسی بادشاہ کی جورو ایزبل نے خداوند کے نبیوں
کیا باب ۱۸-۴ (۹) بعل کے ساڑھے چار سو نبی اور گھنے باغوں کے چار سو نبی تھے جو ایزبل کے
ان پر کھاتے باب ۱۸-۱۹ (۱۰) ایلیاہ نبی علیہ السلام نے کہا خداوند کے نبیوں میں سے میں
ہی اکیلا باقی ہوں پر بعل کے نبی چار سو پچاس آدمی ہیں باب ۱۸-۲۲ - ایلیاہ علیہ السلام

Marfat.com

اور بعل کے نبیوں کا مقابلہ اونکی قربانی بعل کو پکارنا اپنے آپ کو چھریوں ونشتروں سے گھایل
ایلیاہ علیہ السلام کی فتح بعل کے نبیوں کا قتل۔ باب ۱۸-۲۳ لغایت ۴۰ (۱۱) اخی اب سے
سنکر ایزبل نے قاصد کی معرفت ایلیاہ علیہ السلام کو معبودوں (بتوں) کی قسم کہا کر موت
دی باب ۱۹-۲ (۱۲) ایزبل کا یزرعیلی نبات کو جھوٹھے منصوبے سے اوسکا انگوری باغ لے
خاطر مروانا باب ۲۱-۷ لغایت ۱۶ (۱۳) ایلیاہ علیہ السلام پر خداوند کا کلام اخی اب سے لا
اور اوسکی ہلاکت کی خبر باب ۲۱-۱۷ لغایت ۲۲ اخی اب نے ایلیاہ سے کہا ای میرے دشمن تو نے
لگایا باب ۲۱-۲۰-ایزبل کی ہلاکت کی خبر باب ۲۱-۲۳-اخی اب کی مانند کوئی نہ تھا
خداوند کے حضور بدکاری کرنیکے لئے آپ کو بیچا اور اوسکی جورو ایزبل نے اوسے اوبھارا باب ۲۱
۹ یہ اس بادشاہ اور اوسکی جورو کا حال ہے جو بعل کو پوجنے اوسکو سجدہ کرنیوالے خداوند
کے نبیوں کو قتل کرنیوالے اونسے دشمنی رکھنیوالی اور اللہ عزوجل کو اپنی بدکاریوں سے غصہ دلا
تھے۔ بلکہ اس سلطنت اسرائیل میں یربعام سے لیکر اس اخی اب تک سب کے سب بت پرست
خداوند کریم کو غصہ دلانیوالی ہی ہوتے آئے لہذا اونکو خداوند تعالی کے سچے نبیوں سے کچھ
دو واسطہ نہ تھا نہ یہ اونکو کچھ پوچھتے اور نہ کبھی اونکی زبان پر اعتماد کرتے چنانچہ اخی اب نے
سے لڑائی کے بارہ میں اپنے ملازموں اور یہوسفط شاہ یہوداہ سے مشورہ پوچھا باب ۲۲-۳
یہوسفط نے کہا کہ آجکے دن خداوند کی مرضی الہام سے دریافت کیجئے باب ۲۲-۵ تب اخی ا
نبیونکو جو قریب چارسو آدمی تھے اکٹھا کرکے لڑائی کے لئے پوچھا باب ۲۲-۶ وہ سب بولے
خداوند اوسے بادشاہ کے قبضہ میں کردیگا باب ۲۲-۷-اون میں سے صدقیاہ نے لوہے کی
بنائے اور کہا کہ تو اسے آرامیوں کو مارکر نابود کریگا باب ۲۲-۱۱-۱۰-اب جای غور ہے کہ
نبی کون اور کہاں سے آئے تھے؟ بظاہر یہ وہی گھنٹے باغوں والی ایزبل کے دسترخوان پر کھانیوالے
ہیں کیونکہ ساڑھے چارسو بعل والے بعد مقابلہ ایلیاہ علیہ السلام کے قتل ہوگئے۔ لکھے ہیں تو اگر
کل قتل ہوگئے ہوں تو بھی چارسو باقی رہے ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ مفسرین اہل کتاب نے
۱۱-اسکے بعد یہوسفط بولا ان کے سوا خداوند کا کوئی نبی ہے کہ ہم اس سے پوچھیں؟
نے یہوسفط سے کہا کہ ایک شخص املہ کا بیٹا میکایاہ تو ہے اس سے ہم خداوند کی مشورت پوچھ

Marfat.com

ن میں اُس سے دشمنی رکھتا ہوں کیونکہ وہ میرے حق میں نیکی کی نہیں بلکہ بدی کی پیشخبری
ے باب ۲۲-۷ و ۸- ۱۳ میکایاہ بُلائے گئے - باب ۲۲-۹- اور اُنھوں نے بادشاہ کے
ایر پوچھنے پر لڑائی سے منع کیا باب ۲۲-۱۶ و ۱۷ بادشاہ کو ناگوار گذرا پھر میکایاہ نے کہا کہ
ان سب نبیوں کے مُنہ میں جھوٹھی روح ڈالی ہے باب ۲۲-۲۳ (بائیبل کا عام محاورہ ہے
ح وحی والہام پر بولا جاتا ہے) اسپر صدقیاہ نے میکایاہ کی گال پر تھپڑ مارا باب ۲۲-۲۴
اہ نے بھی ناراض ہوکر میکایاہ کو قید کرنے کا حکم دیا باب ۲۲-۲۷- اور خود لڑائی کو روانہ
ب ۲۲-۳۰ جہاں بموجب پیشگوئی ایلیاہ میکایاہ کے مارا گیا اور کُتوں نے اوسکا لہو چاٹا
- اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ چار سو جھوٹھی پیشگوئی کرنیوالے خدا تعالیٰ کے نبی نہ تھے بلکہ
لھے بافوث الویا بچھڑوں کے نبی تھے- اور ایلیاہ اور میکایاہ علیہما السلام ہی سچے برحق خدا کے
کے نبی تھے جنکی پیشگوئی اوسیطرح واقع ہو پوری ہوئی کیونکہ توراۃ استثناء باب ۱۸-۲۰ و
۲۲ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ وحی والہام الٰہی ضرور ضرور اوسیطرح واقع ہو پورے ہوتے
ں اور قرآن مجید جسکی شان میں بار بار مُصَدِّقٌ لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْکِتٰبِ آیا ہے اوسکے وعدہ سراپا صدق
عبادی لیس لک علیهم سلطان کے موافق بھی اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص بندگان خصوصًا
علیہم الصلوٰۃ والسلام پر شیطان اور جھوٹھی وحی وغیرہ کا ہرگز تسلط و غلبہ نہیں ہوسکتا۔
انگریزی بائیبل جو لاطینی ولگیت (توراۃ و انجیل) سے ترجمہ ہوکر بعد بڑی محنت کے مقابلہ
انی یونانی وغیرہ دوسری مختلف بانوں کے تراجم سے جو توراۃ اول وا ۱۶۰۹ء میں اور انجیل
۱۵۸۲ء میں انگلش کالج نے شایع کی وہ معہ تفسیر و شرح حالات تواریخی و فہرست کے جو پہلے
دی ڈاکٹر کرالی آرچ بشپ ارمغ و مقدم تمام ایرلینڈ کی منظوری سے چھپی تھی - اور پھر منظوری
مل عظیم آرچ بشپ وسٹمنسٹر کے لنڈن ۱۸۷۲ء میں طبع ہوئی ہے - اوسمیں بھی یہ
ا ہے کہ اخی اب سچے نبی میکایاہ کے فرمودہ کے خلاف اپنے جھوٹھے نبیوں پر اعتبار
رامات جلعاد میں مارا گیا انتہی - ۱۵ - ایسا ہی ہلپٹ کامنٹری جو جامع تفسیر ہے اور اہل
نہایت معتبر و ناطق مانی جاتی ہے اوسکی سلاطین اول صفحہ ۵۳۲ میں ہے - باب ۲۲-۶ تب
یل نے نبیوں کو جمع کرایا (جنکو میکایاہ نے اوسکے نبی کہا آیت ۲۳) جو قریب چار سو کے تھے

Marfat.com

اِس تعداد کی (بموجب باب ۱۸-۹) یہ فیصلہ ہوچکا ہے کہ ''یہ وہی گھنے باغوں والے نبی تھے''
اسطارٹ کے جو بعل کے نبیوں والے قتل کے واقعہ سے بچگئے تھے۔ باب ۱۸-۴۰۔ بعض نے یہ گمان
کہ وہ بعل کے نبی تھے لیکن اِن ہر دو قرارداد کا گو بوجوہات ذیل انکار ہوتا ہے (۱) یہوسفط
اخی اب سے یہوداہ کا کلام دریافت کرنیکو کہا ہے (۲) کہ یہہ نبی یہوداہ کے نام سے اور اوسکی
سے بولنے کے دعویدار ہیں آیت ۱۱-۱۲-۲۴ (۳) اخی اب مشکل سے یہوسفط کی ایسی بیوقری
کہ بعل یا اسطارٹ کے نبی اوسکی پاس لاتا۔ بقول واٹرلینڈ۔ فی۔ ورڈز ورتھ اب بھی اسی قسم
وہم و شکوک بعض دعویدار علوم مریدین مرزا صاحب کی حمایت میں کرتے ہیں جنکو مفسرین اہل
نے بخوبی رد کیا ہے۔) باایں ہمہ ظاہر ہے کہ وہ خداوند کے انبیا یا انبیا زادے نہ تھے کیونکہ
آیت ۷ سے جہاں یہوسفط خدا کے ایک نبی کی درخواست کرتا ہے (۲) آیت ۲۰ و مابعد سے جہاں
میکایاہ اون سے انکار اور اونکی صریح مخالفت کرتا ہے پس اب جو مجرد نتیجہ منکشف ہوتا ہے
جو اب عموماً مختار ہے وہ یہی ہے کہ وہ کاہنان درگاہ بیت ایل و دان تھے یعنے جانشین اُن
کاہنان کے جنکو یربعام نے اس منصب میں داخل کیا تھا۔ اس امر سے ہرگز کچھ تعجب نہیں ہونا چاہیے
کہ ان کاہنان کو یہاں نبی کہکر بیان کیا گیا ہے (بموجب یرمیاہ باب ۲۲-۱۳ و حزقیل باب
اور کہ وہ خواص (اوصاف) انبیا کے بھی دعویدار ہیں۔ کیونکہ بعل کے پوجاریوں کا بھی
نام ہے باب ۱۸-۱۹-۲۲-) اور وہ علانیہ انہی خواص کے مدعی تھے۔ کوئی قدیمی قوم
مذہبی طریق کو بدون ایسی جماعت کے جنکی معرفت خدا تعالیٰ سے سوال کیا جاوے کامل نہ سمجھتی
(بقول تجرانتھے)'' ۱۶-اسیطرح کیمبرج بیبل جو نہایت قابل اعتبار شمار کیجاتی ہے اوسکو
۲۲۹ سلاطین اوّل میں ہے کہ ''یہہ بعل کے نبی نہیں ہوسکتے کیونکہ سرغنہ صدقیاہ آیت ۱۱
اپنی تقریر اسطرح شروع کرتا ہے ''یہوداہ یوں کہتا ہے'' اور آیت ۲۴ میں یہوداہ کی روح
کا اپنے ساتھ ہونا بیان کرتا ہے۔ لیکن باایں ہمہ وے خدا تعالیٰ کے سچے تعلق والے نہ تھے ورنہ
یہوسفط اونکی کلام پر ضرور بالضرور ہی اکتفا کرتا۔ وہ تجویز ہم پر میکایاہ نبی کی تنبیہ کبھی بھی قائم
رہتا وہ ہرگز زیادہ تسلی کا طالب ہوتا اگر وہ یہوداہ کے چار سو نبیوں سے سنتا کہ ''خدا تعالیٰ
فتح کریگا وغیرہ'' لہٰذا یہ اشخاص وہ نبی تھے جو بچھڑوں کی پرستش کی خدمت کرتے تھے

Marfat.com

وہی یہوداہ کا نام ہر دم ایسا ہی استعمال کرتے جیسے کہ وہ لوگ جو اونکے احکام کی پابند ہیں اور تمام اسرائیل میں یہ تعداد بلا شبہ فوراً جمع ہو سکتی تھی اور اگرچہ بعل کے نبیونکو تو نہیں مگر اونکو اخی اب بہو سفط کے پاس لا سکتا تھا انتہی" ۱۷ - ان تفاسیر سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ اسکو مقدس کتاب جانتے اور کہتے ہیں یہ وہ اہل کتاب بھی اونکو اللہ تعالی کے برحق نبی نہیں مانتے - اب بموجودگی ایسی شہادتوں کے اگر پھر بھی کوئی ضد و خود غرضی سے اپنی بات کی پیچ پاس کرکے ان مہنتوں و پوجاریوں کو بلا دلیل اللہ تعالی کے نبی ہی کہتا جائے - تو بریں عقل و دانش بباید گریست کے سوا اور کیا چارہ ہے - ۱۸ - پھر یہ بھی کیسا واضح ہے کہ اگر وہ قریب چار سو کے جھوٹھی پیشگوئی کرنیوالے خدا تعالی کے برحق نبی ہو سکتے تو میکایاہ اخی اب کو کیوں کہتی - کہ تیرے ان سارے نبیوں کے منہ میں جھوٹھی روح ڈالی ہے - علاوہ ازیں سچے اور برحق نبی اللہ تعالی کی فرمانبرداری و ناراضی سے ہانوس اور نافرمانوں سے بیزار ارشاد و تعلیم قرآن مجید تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان - رب بما انعمت علی فلن اکون ظہیرا للمجرمین کے خلاف وثن پرست بادشاہ کے ہمراہ و حمایت میں کب ہو سکتے تھے ؟ ۱۹ - مزید براں نہایت قابل غور یہ امر ہے کہ مرزا صاحب جیسے بناوٹی نبی تو بدعوی مسیحیت بزبان خود سارے دنیا و روے زمین کیواسطے اکیلے کافی ہوں اور وہاں اکٹھے چار سو برحق نبی کی ایک ہی جگہ ایک ہی وقت میں جمع کرنیکی یکلخت ضرورت پڑی - ۲۰ پھر بموجب قاعدہ مسلمہ مرزا صاحب کہ پاکو نکو شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے صہ۱۳ جلد تر وہ شیطانی خیال دور و دفعہ کیا جاتا ہے اور اونکے دامن پر کوئی داغ نہیں لگتا صہ۱۵ رسالہ ضرورۃ الامام "شیطانی دخل کبھی انبیاء و رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے صہ۶۲۹ ازالہ" چونکہ یہ شیطانی الہام دفعہ اور دور نہیں کیا گیا اور نہ اوسپر انکو مطلع کیا گیا حتی کہ وہ واقعہ پورا ہو گیا اور نہ اونکا دامن داغ سے صاف ہا تو اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ وہ جھوٹھی پیشگوئی کرنیوالے برحق پاک نبیوں سے نہ تھے بلکہ مندروں کے پوجاری ... غرض ہر طرح سے کما حقہ ثابت ہے کہ وہ جھوٹھے پیشگوئی کرنیوالے بتوں کے پجاری ... نبی ... نہ اللہ تعالی جل شانہ وعم نوالہ کے - ۲۱ - قاضی محمد سلیمان صاحب نے بھی غایت المرام حصہ دوم میں اسی مسئلہ کی نسبت لکھا ہے جسپر بحمایت مرزا صاحب مولوی حکیم نور الدین صاحب نے اپنے خط مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء مشتہرہ اخبار الحکم ۲۴ - نومبر ۱۸۹۹ء میں قاضی صاحب پر بہت بیدی کرکے اونکی غایت المرام

Marfat.com

تو لکھا ہے کہ "ہیچ نیست و اعتراض ہیچ نیست" بعل وغیرہ کے نبیوں کا ذکر اس پیشگوئی کے متعلق تو صریحاً توراۃ میں کہیں جگہ درج ہے۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہوا لیکن نہایت تعجب یہہ امر ہے کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب نے تاریخ باب ۳ کی نقل کے اخیر پر کیونکر اس امر کی نفی کر کے بیان فرما دیا ہے کہ "کہاں نبیاں بعل کا ذکر ہے اور سلیمان نے کیسا دہوکہ دیا اور ٹھوکر کھائی" انتہی یہہ تجاہل عارفانہ وانکار مولوی صاحب جیسے نور دین و صاحب علم وفضل سے نہایت ہی باعث حیرت ہے۔ ۲۲۔ مولوی نور الدین صاحب نے اپنے خط کے خاتمہ پر لکھا ہے "ذرہ غور کرو کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند کے اور وہ روح خدا تعالی کے حضور سے پروانگی لیکر اُن انبیاء کے پاس آئی تھی یا بعل سے پھر اس راستباز نبی نے بھی پہلے انبیاء کی ہاں سے ہاں ملائی تھی یا نہیں" انتہی۔ سو اسکا جواب کہ وہ بعل کے نبی تھے یا خداوند کے مضمون ملا سے بخوبی عیان ہے کہ وہ خداوند تعالی کے نبی نہ تھے۔ دوسری بات کہ وہ روح کہاں سے پروانگی لیکر آئی تھی سو اگر مولوی صاحب بجا کسی دوسرے سے غور کرانیکے خود ہی غور فرما کر توجہ جلی سے قرآن مجید کیطرف التفات کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ روح وہیں سے آئی تھی جہاں سے شیطان رجیم آیا جہانسے اور بدکار بے ایمان خالق و مالک کی نافرمانی کرنیوالے وسوسہ ڈالنے والے آتے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَّوْفُورًا ۝ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۝۔ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ ۔ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ۝ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ۝۔ ۲۳۔ چنانچہ اوسی توراۃ میں جسکا ذکر اوپر دفعہ ۱۴ میں ہوا اسمیں ہی بطور تفسیر اسبارہ میں لکہا ہے کہ اوس روح کو جو آیت ۲۲ میں کہا گیا کہ "جا اور ایسا کر" یہ بطور اجازت کہا گیا تہا نہ بطور حکم کے کیونکہ خدا تعالی کبھی جہوٹھ کا حکم نہیں دیتا گو وہ جہوٹھی روحونکو ناراستی کے محبان کو دہوکا دینے دیتا ہے اور اسیوجہ سے میکایاہ نبی نے کہا کہ خدا تعالے نے تیرے نبیونکے منہہ میں جہوٹھی روح ڈالی انتہی باقی رہا مولویصاحب کا یہ فرمان کہ اُس راستباز نبی نے بہی پہلے انبیاء کی ہاں سے ہاں ملائی تھی سو اسکا جواب مفسر اہل کتاب نے اوسی توراۃ میں یون لکھا ہے کہ میکایاہ نبی کا اخی اب کو یہہ کہنا

Marfat.com

کہ چڑھ جاؤ اور کامیاب ہو گے" یہ اطنز تھا اور ان جھوٹے نبیوں کی خوشامدانہ تقریروں پر بطور تمسخر کہا گیا تھا چنانچہ خود بادشاہ نے بھی ایسا ہی سمجھا جیسا کہ آیت ۱۶ سے صریح ظاہر ہے جس میں بادشاہ نے میکایاہ کو بار بار قسم دیکر کہا کہ مجھے اور کچھ نہ کہو صرف خدا کے نام سے سچ ہی بتلا۔ اب ناظرین غور فرماویں کہ مسئلہ کے متعلق دھوکا کس نے دیا اور ٹھوکر کس نے کھائی ہے؟ اور آیا راستی کو دھوکا قرار دینا نور دینی و فراست ایمانی کا کام ہے یا اس سے برعکس؟ ۲۴- افسوس کہ مرزا صاحب نے اپنی ناکام پیشگوئیوں کی تقویت اور دوسرے عاجز مومنین کے الہامات کی تحقیر اور خود بدولت کے اظہار فضیلت کی خاطر یہ قصہ لکھکر اور اس قصہ کی باتباع اٰیۃ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ والوں کی اصل تشریح اور حقیقت ظاہر نکر کے غریب مسلمانوں کو حیرانی میں ڈالا لیکن بفضلہ تعالیٰ و تقدس حسب ارشاد وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ الخ مسلمانوں کو فائدہ ہی ہوا کہ انکو اصل قصہ دیکھکر مرزا صاحب کی راستی صداقت و دیانت و فہم و فراست حقایق شناسی و دقائق رسی کا حال معلوم ہو گیا فالحمد للہ تعالیٰ۔ ۲۵- جب یہ مسئلہ تحقیق ہو رہا تھا تو مرزا صاحب کے ایک معتبر مرید صاحب ۶ فروری ۱۹۰۶ء کو اول رفیق عاجز کو زبانی اور پھر عاجز کی عدم موجودگی میں عاجز کے مکان پر مرزا صاحب کا پیغام ذیل تحریر کر کے دے آئے۔

(پیغام " . . . حضور (مرزا صاحب) نے جب مجھ سے منشی عبدالحق اور آپکا بسبب ہمسائیگی منشی صاحب کے پوچھا تو بندہ نے عرض کی کہ میرے ساتھ تو فقط گفتگو بعل کے نبیوں اور دیگر انبیاء ناردن کی جنہوں نے پیشگوئی کی تھی گفتگو دو تین روز کچھ عرصہ کیلئے ہوتی رہی جسمیں ان کے اعتراض جیسے کہ تھے عرض کئے۔ تو آپنے (مرزا صاحب نے) بڑی لمبی بسیط تقریر فرمائی اور کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے اعتراضات انکی کتاب زیر طبع میں ایسے ہی ہیں انکے لئے آپکو میرا پیغام پہنچا دو کہ اگر ایسا ہی انہوں نے لکھا ہے تو چونکہ وہ ایک عرصہ دراز کیلئے میرے ملاقاتی رہچکے ہیں علاوہ ہمسایہ ہونے کے نہایت درد دل سے کہتا ہوں کہ وہ اگر کچھ ایسے ہی طبع کرا چکے ہیں تو اسکو ضایع کر دیں اور سرکشی سے مجتنب ہیں ورنہ یاد رکھیں اور ضرور یاد رکھیں کہ انکی سخت پردہ دری ہوگی اور سخت رسوا و ذلیل ہونگے سخت ذلیل ہونگے سخت ذلیل ہونگے اور پھر انکو وہ مولوی جنپر انکا انحصار ہے انکی دستگیری نہیں کر سکینگے" انتہی بلفظہ)

۲۶- مولوی نوردین صاحب کے خط ۳- جولائی ۱۹۰۶ء اسمی حافظ محمد یوسف صاحب امند رجہ رسالہ

* بادشاہ ایسا ہی تمسخر ہے جیسا کہ الیاہ [illegible] [illegible] تقابلہ بعل کے نبیوں کو کہا تھا کہ بلند آواز سے چلاؤ کیونکہ وہ تو ایک [illegible] شاید وہ کسی فکر میں ہے یا وہ خلوت میں ہے یا کہیں سفر میں ہو یا شاید کہ وہ سوتا ہو سو ضرور ہے کہ وہ جگایا جاوے [illegible] ۲۷-

Marfat.com

خلاف بیانی ہاسنند عار برس چھ مہینے مخالفت چھوڑ کر خاموش رہنے کی مطالعہ پر جیسے عاجز کو الہام
ہوئے تھے یعنی اتبع ھواہ وکان امرہ فرطا۔ ان یقولون الا کذبا۔ فاصدع بما تومر
ایسے ہی اس پیغام مرزا صاحب کے مطالعہ کے پہلے و ما بعد بھی الہامات ذیل ہوئے (پہلے) اللھم
افتح لی ابواب رحمتک۔ اللھم طھر بیتی للطائفین۔ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا
فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین۔ واتقوا یوما
ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون (مابعد) ان صلاتی
ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین وبذلک امرت وانا اول المسلمین۔ اللہ
یستھزء بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ ان الہامات میں مرزا صاحب کے پیغام کا
کافی جواب ہے اور ان سے ثابت ہوتا ہے کہ تحقیقات مسائل باعث کشادگی دروازہ ہائے رحمت
طہارت اندرونی عاملین و عجز و ناکامی مزاحمین مانعین تحقیق ہے جنکو تقوی کا حکم کر کے حاضری
یوم آخرت بحضور اللہ تعالی اور ہر ایک نفس کو حسب اعمال پوری جزا ملنے کی نصیحت ہے پھر دھمکی کا جواب
ہے کہ ہمارا تو سب کچھ اللہ تبارک و تعالی کا ملک و مال ہے ہماری عزت و ذلت کیا اسکے بعد مرزا صاحب کے
پیغام پر وعید ہے جو قابل توجہ ہے اور ان سے یہ بھی ظاہر و بین ہے کہ جس امر کو مرزا صاحب اپنی لغت
میں اپنے حالات معاملات و واقعات کے موافق ذلت قرار دیتے وہ عین عزت ہے اور مسائل کو
صم بکم ہو کر بلا تحقیق مان لینا یا تحقیق و تنقید سے مانع ہونا و ڈرنا اصل ذلت ہے یا سوائے
ایمانی عزت کے کوئی دوسری عزت سمجھنا بموجب اس ارشاد قرآن مجید کے وللہ العزۃ ولرسولہ
وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔ منافقانہ سمجھ و فہم ہے کہ اندر کچھ ہو اور باہر کچھ
جیسا کہ مرزا صاحب نے ایسے اخلاق امام الزمان کا وصف بیان فرمایا ہے۔ ۲۷۔ پھر دنیا میں کون
صاحب عقل سلیم و تقوی اللہ اس امر کا قائل ہے کہ تحقیق مسائل دینی میں ذلت و رسوائی و پردہ
دری ہے۔ ہاں جنکی بناوٹ خود غرضی و جھوٹ اس تحقیق میں ظاہر ہو اوسکی پردہ دری و ذلت
تو ضرور ہے۔ قرآن مجید میں تو اللہ تعالی اچھی طرح عقل سے مسائل نہ سمجھنے والوں کے حق میں فرماتا
ہے ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون۔ جو عاجز کو بعض خود پسند
شیخ کہتے ہیں ایک دو دفعہ الہام بھی ہوا ہے اور تحقیق و تنقید مسائل کی تاکید فرماتا ہے جیسا

Marfat.com

فلولا [۱] نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون - ان [۲] جاءکم فاسق بنباء فتبینوا وغیرہ اور مرزا صاحب حقایق ومعارف کی دعویدار ہوکر اوسکے مخالف تحقیق وتنقید سے روکتے ومانع ہوتے ہیں - اگر فرماوین کہ یہہ مسئلہ دینی مسایل میں سے نہ تھا کہ اوسکی تحقیق ضروری ہوتی تو اسپر یہہ سوال ہوگا کہ پھر خود بدولت نے بدعوی امام الزمانی وسراپا حمایت دینی اسکو کیوں باربار لکھا ہے ؟ ۲۸ - یہہ امر مسلم واظہر من الشمس ہے کہ جس شخص کے جواہرات ومتاع سچے کھرے - نفیس - بیش بہا ہوں وہ تو باواز بلند نقارہ کی چوٹ سے خریداروں کو یہی کہتا ہے کہ خوب پرکھو - جانچو آزماؤ - آنچ دیکر دیکھو کسوٹی پر لگاؤ - جسقدر زیادہ تفتیش وامتحان کروگے اوسیقدر اونکو اعلی علی وکامل المعیار پاؤگے اور جوہری مالک کی قدر بڑھکر اسکی عزت وصدق کا اعتبار دوبالا ہوگا - ہاں جسکو اپنی ملمع سازی وہو کہ اور اپنے مال کے کھوٹا وجھوٹھا ہونیکا کھٹکا وڈر کا ہو تو وہ ضرور اپنی قلعی کھلنے کے ڈر وخوف سے خریدار کو ہر طرح تحقیق وآزمایش سے روکنے اور تنقید وپرکھنے سے باز رکھنے کی سعی وکوشش کریگا پس مرزا صاحب کو اگر اپنے صادق اور اپنی تحقیق وتصانیف وکلمات سراسر حق ہونیکا یقین ہے جیسا کہ اوصاف امام میں اونکو بیان کیا ہے تو اونکو خوش ہونا چاہئے کہ لوگ جوں جوں تحقیق وتفتیش وآزمایش کرینگے توں توں اونکا **صدق واعتبار** بڑھیگا اور لوگ اونکی **مطیع** ہونگی نہ یہہ کہ اسکے برعکس کشف حالات وتحقیق وتنقید سے ڈریں اور گھبراویں اور اوسکو روکیں - اور اپنی جماعت مریدین میں بھی اپنے ادب وتعظیم وتکریم کی اسقدر بمبالغہ واصرار سے تاکید وغلو رکھیں کہ انکی ہر بات بلاچون وچرا بسر وچشم قبول کرکے مریدین آمنا وصدقنا ہی کہتے رہیں - اور کسی امر ومسئلہ کے استفسار وتحقیق وتفتیش کی ہرگز جرات نکریں جیسا کہ آجکل انمیں غلو آمدہ ہے
۲۹ - چنانچہ مرزا صاحب کے مع اپنی مریدین کی تصویر کھینچوانے پر جب دوسری مریدین نے کچھ سوالات واعتراضات کیے تو مرزا صاحب کے ایک غالی مداح مریدنے اونکی جواب میں اسکو کورانہ تقلید کی وجہ سے شورش بیجا ہونا اور ضعف قلب کیوجہ سے مزید اطمینان یا شرح صدر کیلئے اسپر نصوص سے دلائل چاہنا کہکر اخبار الحکم ۹ ستمبر ۱۸۹۹ء میں لکھا ہے کہ
میں اسوقت موقعہ نہیں دیکھتا کہ تصویر کی نسبت نقلی مباحثات کے الجھیڑے میں پڑوں - گرمیں

ایک عظیم الشان دلیل جس کے ذوق سے میرا سراپا مسرور ہے ایسی پاتا ہوں کہ اسکی بعد اُن کیلئے
خصوصًا جو کسیطرح حضرت اقدس کو امام زمان اور موید من اللہ مان چکے ہیں اور دوسروں کیلئے
بھی اگر وہ طبع سلیم رکھتے ہوں اس سے زیادہ صاف اور قوی دلیل نہیں ہو سکتی اور وہ کیا ہے
خود حضرت موید من اللہ مکلم اللہ مقرب اللہ کا عمل اور حضرت حکم عدل کا فعل" **پھر نصیحت**
کی ہے کہ اب ان لوگوں کا فرض کیا ہے جو ایک امام یا لیڈر کو اوسکی پورے معنی میں تسلیم کر چکے
ہیں یہی کہ اوسکی ہر حرکت ہر سکون ہر قول ہر فعل غرض اوسکی ہر ادا کے ساتھ انہیں کلی
صلح اور پوری موافقت ہو جائے اور دل کے کسی گوشہ میں اسکی کسی فیصلہ پر کوئی اعتراض
او نکتہ چینی باقی نہ رہے" **پھر آیت کریمہ** فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا
شَجَرَ بَيْنَهُمْ الخ وغیرہ کی خلاصہ کیطور تشریح کر کے کہا ہے کہ میں بار بار کہونگا کہ شرط استقامت یہی ہے
اور خدا کی خوشنودی اسمیں ہے کہ ایمان میں اپنے تئیں قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق
بنائیں اور اسکی سب باتوں کو روح اور راستی سے قبول کریں اور اس علم حق کے مقابل اپنے
علم خشک کے پگڑیاں اتار دیں"۔ **بعدہ لکھا ہے کیا** اسیطرح ہماری روحیں محسوس کرتی ہیں
کہ ہماری دلی اور لذیذ اعتقاد کی تکیہ گاہ امام زمان ہے اور اس سہارے کو محسوس کر کے واقعی طمانینت
او سکینت انہیں حاصل ہو گئی ہے اگر یہ ہے تو مبارک ورنہ ایمان کی اور زندہ ایمان کی فکر کرنی چاہیے
مُردہ ایمان اور مذبذب ایمان و ظلمتوں کی تحت الثری میں گرا ہوا ایمان کیا نفع پہنچا سکتا ہے"
انتہے ملخصًا بلفظہ۔

اس تحریر میں دو تین آیات قرآن مجید تو لکھی ہیں لیکن نفس مضمون چونکہ متضمن **شرک فی الرسالت** ہے
اسلئے کہ اسمیں آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الخ کو سوائے سید الاولین و الآخرین صلعم کے کسی **دوسرے** کے حق
میں بھی اعتقاد کیا او لاؤ سکو ویسا ہی حکم و عدل مانا ہے اور مضمون **شرک فی الالوہیۃ** ہے اسلئے
کہ اسمیں سوائے خالق مالک و رب العالمین اللہ سبحانہ تعالی و تقدس کے کسی دوسرے مخلوق کو دلی اعتقاد کی تکیہ
گاہ او سہارا بنا کر و محسوس کر کے طمانینت و سکینت حاصل کرنیکی تعلیم ہے لہذا بخلاف کتاب اللہ و سنت
رسول اللہ صلعم و سراسر خلاف عقاید اسلامی ہے ۔ اور اگر طوالت علیحدگی از اصل مقصد کا خیال نہوتا تو عاجز
ہر ایک کی خود تراشیدہ دلیل کا اظہار حق کیخاطر جواب اسی جگہ لکھتا ۔ **۳۰ ۔ افسوس یہ ہے کہ مریدان**

Marfat.com

مرزا صاحب کے ایسے ایسے پیغام و احکام و تدابیر و غلو سے بھی سبق حاصل کرکے حقیقت حال سے واقف ہونیکی سعی نہیں کرتے بلکہ مسایل کی تحقیق سے روکنے والی دہمکیوں کی تایید و تصدیق کرکے اونکو پیشگویان مانتے و سمجھتے ہیں اور یہ نہیں خیال کرتے کہ احقاق حق کی مخالفت تقاضائے لوزدین ہے یا خفاش سیرتی و اخفاے حق و دین؟ - ۳۱ - مرزا صاحب کی دہمکی ذلت کا ایک پہلو یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عاجز و رفیقان عاجز کی مرزا صاحب سے اس قدر عرصہ دراز تک حسن ظن سے ملاقات کیوں رہی اور انکی حمایت میں کیوں رہے؟ ابتدائی ملاقات میں اول ہی انکی اصلی حال و مآل سے آگاہ ہوکر فورًا اون سے علیحدگی مہاجرت و کنارہ کشی کیوں نہیں کی؟ بموجب حکم الہام وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ کے - اُسکی پاداش میں اگر سزا ذلت و رسوائی وغیرہ ضروری ہے تو عاجز و رفقا اپنی حسن ظنی کے قصور کے معترف ہوکر اب بدرگاہ غافر الذنوب و قابل التوب توبہ و استغفار کرتے ہیں - ۳۲ - بالآخر مرزا صاحب خود بدولت مقتدا وغیرہ معاملات میں جیسا کہ اپنے مریدین سے دستگیری و حمایت کی طالب ہوکر اُنہیں کی امداد پر بھروسا سمجھا کرتے ہیں سو اسی خیال پر عاجز و رفیق کو بھی فرمایا ہے کہ "پھر وہ مولوی بغیر انحصار انکی دستگیری نہیں کرسکینگے" و یا شاید تقلیدًا اون لوگون کے جسکا ذکر قران مجید میں ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ایسا فرمایا ہے جسکا جواب قرآن مجید میں فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا آچکا ہے لہذا اسپر کچھ لکھنے کی ضرورت نہین اور الحمد للہ علی احسانہ کہ خالق الکل محسن علی رحیم و کریم نے عاجز مع رفیق کے کسی دینی و دنیوی امر کا کسی مخلوق پر انحصار نہیں رکھا اور نہ سوائے اپنی ذات پاک مبارک عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کے اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم و اتباع و طریق سلف و خلف صالحین امت مرحومہ کے کسی ایسے ویسے نوای فقیر و یا بزبان خود مصنوعی امام وغیرہ کی دستگیری کی حاجت رکھی ہے بلکہ عاجز کو الہامًا ارشاد ہے اذا استعنت فاستعن باللہ جیسا کہ عبد اللہ صاحب مرحوم تعلیمًا تاکید فرمایا کرتے تھے -

فصل ۶ - صدق الہام مثلاً اسجگہ طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ اس کثرت سے شیطانی الہام بھی ہوتے ہیں تو پھر الہام سے امان اوٹھتا ہے اور کوئی الہام بھروسہ لایق نہیں ٹھہرتا کیونکہ احتمال ہے کہ شیطانی ہو خاصکر جبکہ مسیح جیسے اولو العزم نبی کو بھی یہی واقعہ پیش آیا تو پھر اس سے

تو لہموں کی کمر ٹوٹتی ہے تو الہام کیا ایک بلا ہو جاتی ہے اس سوال کا جواب یہہ ہے کہ بیدل ہونیکا کوئی محل نہیں دنیا میں خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ایسا ہی واقع ہوا ہے کہ ہر ایک عمدہ جوہر کے ساتھ مغشوش چیزیں بھی لگی ہوئی ہیں دیکھو ایک تو وہ موتی ہیں جو دریا سے نکلتے ہیں اور دوسرے وہ سستے موتی ہیں جو لوگ آپ بنا کر بیچتے ہیں اب اس خیال سے کہ دنیا میں جھوٹھے موتی بھی ہیں سچے موتیوں کی خرید فروخت بند نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ جوہری جنکو خدا تعالیٰ نے بصیرت دی ہے ایک ہی نظر سے پہچان جاتے ہیں کہ یہہ سچا اور یہہ جھوٹا ہے سو الہامی جواہرات کا جوہری امام الزمان ہوتا ہے اسکی صحبت میں رہکر انسان جلد اصل اور مصنوعی میں فرق کر سکتا ہے۔

جواب - جب امام الزمان کو اپنی ہی غلطیوں کا پتہ بقول خود سالہا سال کے بعد لگے جیسا ایام الصلح میں مرزا صاحب نے خود مانا ہے تو دوسرونکے اصلی اور مصنوعی میں کیا فرق کر سکیگا؟

۲- مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ شیطانی الہاموں وغیرہ سے بیدل ہونیکا کوئی محل نہیں۔ جواب مرزا صاحب عادت کے سبب بیدل نہوں لیکن دیگر مسلمانان تو نفس و شیطان کی مداخلت سے ہمیشہ اللہ عزوجل کی پناہ و حفاظت کے سائل اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ قل اعوذ برب الفلق الخ۔ قل اعوذ برب الناس الخ وغیرہ کے ورد میں مصروف رہتے ہیں اور مرزا صاحب شاید اسلئے بیدل نہیں ہوتے کہ ایسی تقاریر سے دوسرے غریب مسلمانوں کے الہامات کو شیطانی بنا کر اونکا بیدل کرنا مرزا صاحب کا عین مقصود ہوتا ہے اور خود بدولت اسلئے بھی بظاہر بیدل نہیں ہوتے کہ اول تو ایسی الہامات کے عادی ہیں دوم بروقت ناکامی و گذر میعاد ایسی الہامات کے تاویلات رکیکہ کی تراش و خراش سے اونکو بزبان خود سچا کر لینے بزعم خود استعداد و مہارت کامل ہے سوم اگر بیدل ہوں تو یہ سلسلہ جماعت و معیشت فراخی و طیاری مکانات و زیور وغیرہ کیونکر قایم رہے پس پھر اپنے آپ ہی کثرت الہامات شیطانی۔ اور نیز ان اوٹھنے۔ بھروسے کے لایق نہونے۔ لہمونکی کمر ٹوٹنے کا سوال فرما کر خود ہی جھوٹے سچے موتیونکی خرید فروخت کی مثال و جواب لکھکر خود بدولت و حاشیہ نشینان کو اوسکا شناسندہ جوہری قرار دیکر مطمئن و خوش ہو گئے۔ سبحان اللہ اسطرح تو ہر ایک کا اختیار ہے کہ اپنے گھر میں جو چاہے بزبان خود بیچے

Marfat.com

لیکن انصاف تو تب تھا جب مرزا صاحب دوسرے غریب مسلمانان ملہموں کو بھی جو بفضل اللہ تعالیٰ و برحمتہ اظہار دعاوی مرزا صاحب کے پہلی ہی سے اس نعمت سے مالا مال ور تقویٰ و طہارت خشیت اللہ راستبازی و صداقت میں بھی مقبول خاص و عام تھے اور ان سے بھی کہا ہے ہیں اپنے وسوزہ لیکر انکی دلایل و اعتراضات کو توڑ کر مطمئن و صحیح جوہری ثابت ہو لیتے نہ یہ کہ گھر ہی میں باقی سب کچھ پورا کریں اور اپنے ہی متاع کو باوجود امتحان میں کبھی سچا ثابت نہ ہونے کے بھی زبردستی سے اوسکو سچا اور دوسروں کے متاع اخلاص و عبودیت والیکو باوصف مطابقت کتاب و سنت اور کامل المعیار ہونیکے آپ بلا دلیل و مصنوعی جھوٹا اور سستا بناتے ہیں ۔ اوسکو کون قبول کر سکتا ہے ؟

فصل ۱۶ ۔ مرزا صاحب تو کسی دوسرے مسلمان ملہم کا نام اور اوسکی رائے اور شہادت در بارہ خود بدولت سننے کی اب تکلیف شاید ہی گوارا فرماویں اگرچہ اپنے اشتہار ۱۵ - جولائی ۱۸۹۱ء میں صلحا مشائخ اہل اللہ و مسلمانوں کو ایسی شہادت کی اظہار کیلئے قسمیں دی ہیں لیکن عاجز بہ تعمیل الدین نصیحۃ و بنظر خیر خواہی و تعمیل امر مندرجہ اشتہار مرزا صاحب چند ملہموں کی چند الہامی شہادات ورائے در بارہ مرزا صاحب پیش کرتا ہی ملاحظہ فرماوین اور وہ ملہمین ہیں بھی حسب شرائط مرزا صاحب مسلمان امت و پیروان و خادمان محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ نمازون اور دیگر اوقات میں پڑھنے والے - پاک چشمہ دین اسلام کی فیضیاب سچے دین پر ثابت اور قایم اور سچے دل سے قرآن شریف کو خدا تعالیٰ کا کلام جاننے والے صدق و اخلاص سے اوسپر عمل کرنیوالے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو اللہ تعالیٰ کا سچا اور کامل پیغمبر اور سب پیغمبروں سے افضل اعلیٰ بہتر اور خاتم الرسل اور اپنا ہادی و رہبر سمجھنے والے جیسا مرزا صاحب نے خود براہین صفحہ ۲۱۵ میں یہ شرائط مقرر فرما کر لکھا ہے کہ یہہ مبارک الہام ان عزت دار بندوں میں پایا جاتا ہے جو امت محمدیہ میں داخل اور خدام آنحضرت والا جاہ ہیں جنکی الہامات کو مرزا صاحب نے قطعی یقینی سچے بابرکت علم قطعی کا موجب واقعی اور یقینی صداقت واجب التعمیل قرار دیکر فرمایا ہے کہ جو شخص جسکو اُس الہام کی نسبت باور دلایا گیا ہے اوسپر عمل کرنیسے عمداً دست کش ہو وہ مورد غضب الٰہی ہوگا بلکہ اوسکی خاتمہ بد ہونیکا سخت اندیشہ ہے براہین صفحہ ۲۶۶ اور مولوی نورالدین

Marfat.com

صاحب نے بھی اپنے خط بنامی مولوی فاضل عبد الجبار صاحب شہرہ اخبار الحکم ۱۳۔ اگست ۱۸۹۹ء میں
ان لہموں کے صادق ہونیکی نہایت وثوق سے شہادت دی ہے۔

الہامات مولوی عبد الرحمن صاحب مرحوم لکھوکے

جنکے زہد تقوی طہارت محبت وخشیت الٰہی اتباع سنت واحتیاط سے ایک زمانہ واقف وقایل
ہے اور جو اخیر توفنا مع الابرار کے مصداق ہوکر شہادت کی مرض سے مدینہ منورہ وطیبہ میں
قیامت تک مقیم ہوئے ۱۔خلاصہ خط مندرجہ اشتہار ۱۲ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۰ھ۔ اصحاب رسول اللہ
صلعم جیسے حامیان الفاظ قرآنیہ کے تھے ویسے ہی حافظان معانی قرآنیہ تھے۔ ھکذا فی الاحادیث ہم
حافظوھا ومبلغوھا وسامعوھا وناصروھا وفاھموھا وداعوھا ہیں جب میں نے مرزا صاحب
کی بیعت کا خیال فکر کیا تو یہہ الہام ہوا۔ اتستبدلون الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر۔ ولن
تفلحوا اذا ابدا۔ انکم اذا مثلھم اور ایک روز بیعت کا فکر کیا تو الہام ہوا ولئن اتبعت اھواءھم
بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا واق۔ ومایعدھم الشیطان الا غرورا
اور بعض وقت میں یہہ الہام ہوا۔ واتخذوا آیاتی ورسلی ھزوا انتہی ۲۔ ومن یکن الشیطان
لہ قرینا فساء قرینا بارہا بلا تعداد وان تدعھم الی الھدی فلن یھتدوا اذا ابدا۔ وانھم
یکیدون۔ وضلوا فاضلوا وقولہ تعالی یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم وقولہ تعالی
وکذبوا بآیاتنا کذابا دعا کردم یا اللہ حکم تو در بارہ مرزا چیست الہام شد اولئک ھم الکفرون حقا
۳۔خط مندرجہ اشتہار ۱۳ ربیع الاخر ۱۳۱۲ھ مرزا قادیانی نے سر الخلافہ میرے پاس
بھیجی مہر ڈاک سے معلوم ہوا کہ ۲۵۔ جولائی کو وہاں سے روانہ ہوئی تھے جس تاریخ تک مرزا نے مولوی
محمد حسین صاحب کو اپنے زعم میں بھگا دیا اور سب علما کو ملزم بنا دیا مقابلہ کی اطلاع ہمکو بھیجے دی
اور فتح پہلے چھاپ دی۔ ماشاء اللہ پہلی دفعہ دیکھنے پر ہی یہ الہام ہوا۔ ولا تطع من اغفلنا قلبہ
عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا چند بار یہ الہام ہوا اور سوتی وقت دعا کی یا جیب
اجیب کہ مرزا کا کیا حال ہے خواب میں یہ الہام ہوا ان شانئک ھو الابتر۔ ان فرعون و
ھامان وجنودھما کانوا خاطئین یہ کیم ماہ صفر ۱۳۱۲ھ کی تھی بعض نے مرزا یوں نے کہا کہ مرزا
دین کی مدد کرتا ہے اور نصاری کا رد کرتا ہے فی الفور الہام ہوا۔ وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلنہ

هباءً منثورًا- وہاں مرزایوں کی شورش سنی ہے کیا وجہ ہے یہ الہام ہوا ہے جندٌ ما هنالك مهزومٌ من الاحزاب مورخہ ۱۲- اگست ۱۹۰۶ء انتہی' یہ الہامات بہت ہی توجہ کے لائق ہیں کیونکہ مرزا صاحب کی کارروائی حصول فتح و تعلی و تفاخر وغیرہ کا ان میں صاف صاف حال ہے- اور مولوی صاحب مرزا صاحب کی طرف ایسی رجوع و مائل تھے کہ مرزا صاحب کے بیعت کرنے اور مرید ہونیکے فکر و خیال میں تھے جیسا کہ خود انہوں نے اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے لیکن حافظ حقیقی اللہ جل جلالہ نے اونکی حفاظت فرما کر اس امر سے بچایا اور مرزا صاحب کیطرف جانے سے انکو روکا-

الہامات حافظ حاجی مولوی عبدالحق درحق مرزا صاحب

۱- وما کید فرعون الا فی تباب- من شذ شذ فی النار- سیصلی نارًا ذات لهب واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم- ان شانئک هو الابتر- رایت کہ عبد اللہ غزنوی الہام شدہ کہ عاقبت قادیانی خراب خواہد شد- رایت کہ عبد اللہ گوید کہ قادیانی دعوی پیغمبری خواہد کرد- اُلهمتُ ونری فرعون وهامان وجنودهما منهم ما کانوا یحذرون- وانا علی ان نریک ما نعدهم لقادرون- فجعلناها نکالا لما بین یدیها وما خلفها وموعظة للمتقین- فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین- سنسمه علی الخرطوم- انهم یکیدون کیدا واکید کیدا فمهل الکفرین امهلهم رویدا- کان لم تغن بالامس- ویسئلونك عن الجبال فقل ینسفها ربی نسفا فیومئذ لا تنفع الشفاعة- انما یرید اللہ ان یصیبهم ببعض ذنوبهم- وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی انتہی مندرجہ اشتہار شعبان المعظم سنہ ۱۳۱ھ جب میں نے مرزا کے بارہ میں استخارہ کیا اور دل میں کچھ خوف تھا تو دیکھا سلامٌ لك حتی مطلع الفجر اور مرزا کے بارہ میں گفتگو میں نے یہ الہام ہوا- جواب جاہلاں باشد خموشی- بار دیگر جب کچھ قلق دل میں ہوا تو یہ الہام ہوا انی معك حیث ما کنت فلا تخف ولا تحزن- بجواب انا جلیسك وانیسك فلا تخف ولا تحزن- فلا تهنوا وتدعوا الی السلم وانتم الاعلون واللہ معکم جب مرزا

کے بیٹھا ہیں مجھ کو سستی کی صورت ہوئی تو الہام ہوا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ وَنَبْلُوَ اَخْبَارَكُمْ یہ بھی دیکھا اِنَّ وَلِيِّىَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ بحساب - اور یہ بھی دیکھا کہ عیسی علیہ السلام نے بذات خود فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں نے ابتدائے بیداری میں باآواز بلند کہا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ اور میری زبان سے بے اختیار یہ جواب نکلا۔ اور خوف کی حالت میں یہ بھی نظر آیا ولن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً اور یہ بھی دیکھا ان ربک یقضی بینھم بالحق وھو العزیز العلیم فتوکل علی اللہ انک علی الحق المبین انک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصم الدعاء جب کچھ خوف کی صورت نظر آئی اور دلکو نہایت قلق ہوا تو یہ الہام متبادر ہوا سلام علیکم من رب العلمین اور یہ بھی دیکھا حاصل داد خرمیزان * یو حدیث دہ بل قرآن * ترجمہ حاصل یہ ہے کہ میزان ایک تو حدیث ہے اور دوسرا قرآن ہے وایضاً فلا تکفر ولا تحزن ایضاً ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ بحساب وایضاً واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وایضاً لہ ما بین ایدینا وما خلفنا وما بین ذلک وما کان ربک نسیاً ای تارکالک ایضاً نصر اللہ واللہ عزیز حکیم اور بارہا یہ الہام ہوا لا تخف انک انت الاعلی آمین۔ کہانتک لکھوں القرطاس صغیر والالہامات کثیرۃ الخ"۔

کشوف و الہامات میاں شیر محمد حداد امرتسری

اگرچہ قلمبند نہیں ہوئے لیکن ہمیشہ سے مرزا صاحب کے مخالف ہوتے رہے ہیں۔ یہ شخص ایک مزدوری پیشہ صالح پابند صوم وصلوۃ اور صاحب حال آدمی ہے جو کچھ چند روز میں مزدوری سے پس انداز ہوتا ہے وہ ایکروز مساکین و درویشان کی دعوت میں خرچ کر دیتا ہے ۱۸۹۱ء کے عشرہ رمضان شریف میں بموجودگی عاجز در فیق مسجد سید عبداللہ صاحب غزنوی مرحوم میں بھی شکف ہو دو سے معتکفین کی خواب سونے پر ناراض ہو کر الہاماً تبلیغ کرتے کہ اگر سونا ہی ہے تو تم مسجد میں آنیکی کیا ضرورت ہے ؟" ایک دفعہ کہا کہ میں تو بہت سے اموات کو تکفین و تدفین ہوتے دیکھتا ہوں جس کے بعد واقعی وبا ہوئی اور اونکے کشف کے مطابق ظہور میں آیا۔ اور چاند کا نکلنا بھی درستی تاریخ محقق ہوا جو انہوں نے بتلائی تھی۔

Marfat.com

عاجز خاکسار کے الہامات

اس تحریر میں مختلف مقامات پر درج ہیں۔ دو سے فقرا و مسلمانان کے وبا وغیرہ جو مرزا صاحب
کے مخالف مسموع ہوئے ہیں انکو طوالت کی سبب درج نہیں کیا اور یہ بھی جو درج ہوئے ہیں ضرور یہی کل
نہیں ہیں۔ ۲۔ ان سب مخالف الہامات پر اگر بحالی و برقراری جماعت کی خاطر یا کسی اور وجہ و
ضرورت کے سبب کسی حاشیہ وغیرہ چڑہانیکی ضرورت و ارادہ ہو تو مرزا صاحب براہ مہربانی قاعدہ
مسلمہ خود بدولت مشتہرہ اشتہار۔ اگست ۱۸۸۵ء متذکرہ باب اول فصل ۴ بھی مد نظر رکھیں
۳۔ یہہ الہامات خاص کرکے اسلیے بھی بہت ہی توجہ و غور طلب ہیں کہ ان تمام مسلمہ ملہمین و دیگر مشایخ
و صلحاء کو جو مرزا صاحب کیطرف رخ کرنیسے بھی روکا جاتا ہے تو کیا ارحم الراحمین جل شانہ و عم نوالہٗ نے
اس میں اون غریبوں کی ہلاکت تباہی و بربادی و نیست و نابود کرنیکا ارادہ فرمایا ہے؟ اور کس
جرم پر؟ کیونکہ بظاہر تو اونہوں نے اطاعت اللہ تعالی و رسول اللہ صلعم و پابندی و فرمانبرداری
احکام شریعت اسلام میں حسب استطاعت خود کسی طرح کوتاہی و کمی نہیں کی ہے۔ اور چونکہ اونپر
نیستی و مسکینی عاجزی و انکساری بباعث غلبہ نسبت عبودیت غالب تھی اور ہے لہذا تکبر تعلی
شیخی ریا اظہار فضیلت تو بفضلہ تعالی و تقدس اونکی نزدیک کبھی آنے لگا بلکہ اپنے نفس پر یہاں
تک بدگمانی ہے کہ مطمئن ہونیکے لیے الہامات منامات و کشوف کو بار بار کتاب و سنت پر عرض
کیا جاتا ہے۔ لہذا مرزا صاحب و مریدین اونپر ضرور غور فرماویں اور ان شہادات کو حسب قاعدہ مندرجہ
اشتہار تفکر و تدبر سے وزن کریں۔ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم + وھو الخالق
المحسن الہادی الرحمن الرحیم۔ ۴۔ اول تو مرزا صاحب الہامات کی مدح و ثنا و فضیلت میں
فرماتے ہیں کہ علوم ربانی اور اسرار آسمانی مسلمانوں پر بذریعہ الہام یقینی و قطعی منکشف ہوتے ہیں
براہین صفحہ ۲۲۳ مسلمانونکو سچے و بابرکت الہام براہین صفحہ ۲۲۸۔ اولیاء اللہ کی الہام کو علم قطعی کا
موجب سمجھے بلکہ علم ظنی کا موجب سمجھے اسکا قول ایک وسوسہ ہے جسپر کوئی دلیل عقلی یا نقلی قایم
نہیں ہو سکتی بلکہ تجربہ صحیحہ و متواترہ و آیات محکمہ فرقانی اسکے ابطال پر دلایل قایم کرتے ہیں اور
در حقیقت ایسی وساوس اونہیں لوگوں کے دلوں میں اٹھتی ہیں جو الہام الٰہی کی کمال روشنی
سے بیخبر ہیں اور علم لدنی کی قدر شناسی سے بے بہرہ براہین صفحہ ۲۲۹۔ پہلے اسنے اظہار

Marfat.com

علی الغیب کے نعمت اور علم لدنی یقینی قطعی کی دولت اپنے برگزیدہ رسولوں کو دی مگر پہر تعلیم اھدنا
الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم دیکر تمام سچے طالبوں کو خوشخبری دی کہ وہ
اپنے رسول مقبول کے متابعت سے اس علم ظاہری اور باطنی تک پہنچ سکتے ہیں جو بالاصالت خدا کی
نبیونکو دیا گیا انہیں معنوں کرکے تو علماء وارث الانبیاء کہلاتے ہیں براہین صفحہ ۲۲۳ - الہام
ایک واقعی اور یقینی صداقت ہے جسکا مقدس اور پاک چشمہ دین اسلام ہے اور خدا جو قدیم سے صادقوں کا
رفیق ہے دوسروں پر یہ نورانی دروازہ ہرگز نہیں کہولتا اور اپنی خاص نعمت غیر کو ہرگز نہیں دیتا
براہین صفحہ ۲۵۹ - الہام میں عنایات حضرت احدیت اسکے حال پر مبذول ہوتے ہیں اور منظورین
میں شمار کیا جاتا ہے براہین صفحہ ۲۷ - الہام واجب التعمیل ہے اوسپر عمل کرنیسے عمداً جو دست
کش ہو وہ مورد غضب الٰہی ہو گا بلکہ اوسکی خاتمہ بد ہونیکا سخت اندیشہ ہے براہین صفحہ ۲۰۶
وغیرہ وغیرہ - اور یا اب یکدفعہ ہی یہہ تغیر حالت کہ اس سب تعریف ثنا و فضیلت قرار داد خود بدولت
کو نسیاً منسیا فرماکر دوسرے عاجز مسلمانوں کے الہامات کو ساقط الاعتبار و بمقابلہ خود بدولت محض
ہیچ ٹہرا اونکی خاطر شیطانی الہامات کے صیغہ اور سلسلہ پر زور ڈالدیا اور ثبوت میں سیدنا مسیح علیہ الصلوۃ
والسلام و سید پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر کیطرف اونکی نسبت فرمائی ہے فنعوذ
باللہ من العمی بعد البصیرۃ و القطعیۃ بعد الوصول و الصدود بعد الدنو و التقرب و
الضلالۃ بعد الہدایۃ و الکفر بعد الایمان - ۵ - مرزا صاحب نے الہامی جواہرات کا
جوہری ہونا خود بدولت تک اور اصل و مصنوعی میں فرق کرنا خود بدولت کی صحبت یا فتوں پر
منحصر فرماکر دوسرے تمام ملہمین کو بے بصیرتوں میں داخل فرمایا ہے لیکن کچھ تو اس دعوی بلادلیل کی
کوئی وجہ ثبوت تحریر فرماتے یا محض عاجز کے الہام لو کنتم تملکون خزاین رحمت ربی اذا لامسکتم
خشیت الانفاق کی تصدیق کیلئے ہی اسکا اظہار فرمایا ہے - ۶ - یہ بھی فرماویں کہ مرزا صاحب نے
سوائے خود بدولت و جماعت مریدین کی کبہی دوسرے عاجز کے الہاموں کو بھی پرکہہ کر سچا قرار دیا ہے؟
اگر فرماویں کہ ایسا موقع کبہی نہیں آیا تو اب جو الہامات درج کتاب ہذا ہوئے ہیں اون پر غور فرماکر
رائے انصاف و خشیت اللہ سے دیں جس سے عام پر آپکا عدل و انصاف امانت و دیانت ظاہر و متحقق
ہو جاوے ÷

فصل ۶۲ - ضرورۃ الامام - ای صوفیو!! - اور اس مہوسی کے گرفتار و ذرہ ہوش سنبھال کر اس راہ میں قدم رکھو اور خوب یاد رکھو کہ سچا الہام جو خالص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے مندرجہ ذیل علامتیں اپنے ساتھ رکھتا ہے -

جواب - یہ مرزا صاحب نے کیا فرمایا "ذرہ ہوش سنبھالکر اس راہ میں قدم رکھو" کیا انکے اس ڈرانے و خوف دلانے سے یہہ مراد ہے کہ عبادت آلہی اتباع قرآن مجید و پیروی شریعت کوئی نہ کرے و یا کہ آپکا یہ خیال ہے کہ انسان اپنی آپ آرزو و خواہش سے اس الہام کی راہ میں قدم رکھتا ہے ؟ **شاید** مرزا صاحب نے اپنی حالت و حکمت عملی و دور اندیشی حیل و تدابیر پر قیاس فرما کر المرء یقیس علی نفسہٖ کے موافق دوسرونکو اپنی طرح سنبھل کر چلنے کا ارشاد کیا ہے **لیکن** یہ ہرگز صحیح نہیں کیونکہ عبادت تو فرض انسانی ہے بموجب ارشاد وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور جو صدق و محبت سے اوسکو فرض سمجھکر اقرار الوہیتہ خالق و اظہار عبودیت خود کرنیکو اسمیں مصروف ہوگا اوسپر لازمی نتائج کشوف الہام و دیگر انعام و اکرام موعودہ ضرور مبدء فیوض حقیقی کیطرف سے مترتب ہونگے خواہ کوئی ہوش سنبھالے یا نہ سنبھالے **ہاں** اگر کوئی خلاف احکام یا سوا نیت حصول رضا و تعمیل حکم خالق مالک کسی و نیت عجب و ریا و یا الہام پانے دیا اور کچھ بننے کی خاطر عبادت کریگا تو وہ ضرور خسر الدنیا والاخرۃ ہوگا نعوذ باللہ من زلت الفکر و قلت النظر -

فصل ۶۳ - ضرورۃ الامام (۱) وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ جبکہ انسان کا دل آتش درد سے گداز ہو کر مصفا پانی کیطرح خدا تعالےٰ کی طرف بہتا ہے الخ -

جواب - اگر کسی دوسرے عاجز کا الہام اسیطرح اسیحالت کا ہوگا تو مرزا صاحب وسکو سچا مان کر قبول فرماوینگے ؟ اول اسکا فیصلہ فرماوین تو پھر کچھہ عرض ہوگا - مرزا صاحب اول فتوا اسکا دے چکے ہیں کہ ہر ایک زمانہ میں امت محمدیہ میں کئی کروڑ ملہم ہوتے ہیں تو کیا جو لوگ آپسے تعلق نہیں رکھتے اون میں سے اس کثیر التعداد میں اب ایک بھی ایسا نہیں جسپر یہ حالت ہو ؟ اس کی نفی پر کیا دلیل

فصل ۶۴ - ضرورۃ الامام - (۲) سچا الہام اپنے ساتھ ایک لذت و سرور کی خاصیت لاتا ہے اور نامعلوم وجہ سے یقین بخشتا ہے اور ایک فولادی میخ کیطرح دل کے اندر دھس جاتا ہے -

Marfat.com

اور اسکی عبارت فصیح اور غلطی سے پاک ہوتی ہے۔
جواب یہی پہلا جواب کافی ہے علاوہ اوسکے یہہ کہ مرزا صاحب کے الہامات کی عبارت تو فصیح اور غلطی سے پاک نہیں ہے جیساکہ آپکے انگریزی و عربی الہامات کی غلطیوں سے ظاہر ہے تعجب یہ کہ ابھی تک مرزا صاحبکو اپنی غلطیوں کا علم ہی نہیں اور نہ انگریزی دان مریدوں نے ہی مطلع کیا۔ اور وہ بیچارے کیونکر کریں جبکہ بڑے انتظام اور زور سے اونکی قوت فکریہ و نظریہ کو نیست و نابود کریگا ہر وقت اہتمام ہے اور وعظ اور خطبہ و غیرہ تحریر کے ذریعہ اونکو یہی نصیحت و تاکید ہوتی رہتی ہے کہ امام کی ہر ادا ہر امر ہر بات سے موافقت کرنی چاہئے اور اوسکو قبول کرنا چاہئے اور ہرگز کوئی اعتراض و چون و چرا نہیں چاہئے۔ افسوس یہی تعلیم اول ہندو برہمنوں و دیگر ناواقف خودغرض خودپرست فرقونکی اپنی قوم کو تھی کیونکہ اعتراض و تفتیش و تحقیق اغراض نفسی کی حارج و مانع ہے اور حق اور پاک دین اسلام میں یہہ تعلیم ہرگز نہیں بلکہ خوب اچھی طرح عقل سے تفقہ دینی کی تاکید ہے۔ مریدین مرزا صاحب برائے خدا آنکھیں کھولیں۔

فصل ۶۵ - ضرورۃ الامام - صـ۱۹ (۳) سچے الہام میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے اور قوت اور رعبناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے مگر جھوٹے الہام میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دہیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے۔

جواب یہ عبارت بڑھانیکے لئے نمبر ۲ و گذشتہ کا دوسرے الفاظ میں اعادہ ہی ہاں بیجا شوکت و بلندی شوکا پن یعنی تعلی اور بلند پروازی تو مرزا صاحب کی طرف سے بیشک ظاہر ہوئی ہے اور ناکامی و نہ ہتا و غیرہ سے مضبوط ٹھوکریں بھی دلپر ضرور لگتی ہونگی لیکن ضد و ہٹ و دیگر اغراض نے مرزا صاحب کو اقبال کرنے نہیں دیا۔ جھوٹے الہام کی تعریف یعنی چوروں مخنثوں و عورتونکی سی دھیمی آواز والا کیونکہ شیطان چور مخنث و عورت ہے وغیرہ۔ جو مرزا صاحبنے فرمایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ خود بدولت اس سے خوب ماہر ہیں اور اونکو شیطان کی ساتھ خوب رابطہ خلط ملط ہے جبھی تو اوسکی طرز و ہیئت اپنے ذاتی تجربے سے بیان فرمائی ہے وانا نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

فصل ۶۶ - ضرورۃ الامام - (۴) سچا الہام خدا تعالی کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے

Marfat.com

اور ضروری ہے کہ اسمیں پیشگوئیاں بھی ہوں اور وہ پوری بھی ہو جائیں۔

جواب - مرزا صاحب کے الہام و پیشگوئیاں کا چشمدیدہ حال بہت جگہ کئی صورتوں میں بیان ہو چکا ہے اون مقامات کا ملاحظہ فرما کر اِس علامت کے ساتھ انصاف و غور سے موازنہ کریں کہ الٰہی طاقتوں کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے ؟ -

فصل ۶۷ - ضرورۃ الامام - (۵) سچا الہام انسان کو دن بدن نیک بنا تا جاتا ہے اور اندرونی کثافتیں اور غلاظتیں پاک کرتا ہے اور اخلاقی حالتوں کو ترقی دیتا ہے۔

جواب - گستاخی معاف یہاں تو سارا معاملہ اسکے برعکس ہوا ہے جس سے ثابت ہے کہ سچا الہام نہ تہا دیا مداخلت نفس و تمنی و یا عجب و ریا - و یا تکبر و تعلی و یا توہین و تحقیر انبیاء علیہم السلام عاجزان اہل اسلام وغیرہ مخلوق کے باعث ایسا ہوا ہے جنکی نظیریں جا بجا اس کتاب میں ہیں چنانچہ کچھ تو ضمن خوش اخلاقی مرزا صاحب بقید حروف تہجی پہلے بیان ہو چکا ہے اور کچھ نیابت نبوت کی ذیل میں آئیندہ آئیگا - اگر اسی کو دن بدن نیک بننا اندرونی کثافتوں اور غلاظتوں سے پاک ہونا اور اخلاقی حالتوں کی ترقی کہتے ہیں تو بیشک مرزا صاحب کے یہاں ان سبکا بحر مواج چل رہا ہے اور کچھ کمی نہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ قانون الٰہی و شریعت اسلامی نے اِن امور کی تحسین تو کیا بلکہ بہت نفرین کرکے اونکو مورد غضب الٰہی بتلایا ہے جس سے ہر ایک مسلمان و غیر مسلمان پناہ مانگتے ہیں اللّٰھم اقسم لنا من خشیتک ما تحول بیننا و بین معاصیک و من طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک و من الیقین ما تھون بہ علینا مصائب الدنیا اللّٰھم متعنا باسماعنا و ابصارنا و قوتنا ما احییتنا واجعل ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا و لا تجعل مصیبتنا فی دیننا و لا تجعل الدنیا اکبر ھمنا و لا مبلغ علمنا و لا تسلط علینا من لا یرحمنا - امین ثم امین اللّٰھم آت نفسی تقوٰھا و زکھا انت خیر من زکٰھا وانت ولیھا و مولٰیھا -

فصل ۶۸ - ضرورۃ الامام - (۶) سچے الہام پر انسان کی تمام اندرونی قوتیں کو جاتی ہیں اور ہر ایک قوت پر ایک نئی اور اک روشنی پڑتی ہے اور انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پاتا ہے - اوسکی پہلی زندگی مرجاتی ہے اور نئی زندگی شروع ہوتی ہے اور وہ بنی نوع کی ایک عام ہمدردی کا ذریعہ ہوتا ہے -

Marfat.com

جواب - اندرونی قوتوں کی گواہی اُن رینئی اور پاک روشنی پڑنے کی بیرونی غریبوں کو کیا خبر؟ ہاں تبدیلی اور پہلی زندگی عبودیت و نرمی و خوش اخلاقی والی مرجانی اور نئی زندگی تکبر و تعلی و شیخی و الوہیت و درشتی سب و شتم والی شروع ہوجانی تو اظہر من الشمس اور سبکو معلوم ہے - اور بنی نوع کی ہمدردی کا حال پہلے گذر چکا ہے - پوشیدہ حالات و اسرار کا واقف تو عالم الغیب الشہادہ ہے ظاہری حال جو کوئی دیکھیگا وہی کہیگا -

فصل ۶۹ - ضرورۃ الامام - (۷) سچا الہام ایک ہی آواز پر ختم نہیں ہوتا کیونکہ خدا کی آواز ایک سلسلہ رکھتی ہے وہ نہایت ہی حلیم ہے جسکی طرف توجہ کرتا ہی اُس سے مکالمات کرتا ہی اور سوالات کا جواب دیتا ہی ایک ہی مکان اور ایک ہی وقت میں انسان اپنے معروضات کا جواب پا سکتا ہی گو اس مکالمہ پر کبھی فترت کا زمانہ بھی آجاتا ہے -

جواب - اسکا جواب وہی جو (۱) کی ذیل میں عرض ہوا - اوس حلیم و کریم و رحیم کی حلم و رفق پر مرزا صاحب بھی تو کچھ توجہ فرماویں کہ ادنیٰ اعلیٰ مخلوق پر کس درجہ کا حلم فرما رہا ہے اور پھر خود بدولت کی حلم و درگذر پر بھی نظر فرماوین کہ تخلقوا باخلاق اللہ کا کیسا نمونہ ہی اور ہر مخالف موافق کے ساتھ گو کیسا ہی محب مخلص ہو بحالت انکے اختلاف بھی خواہ خواب ہی میں ہو کیسا لٹھم لٹھا سلوک کرتے ہیں اور پھر انک لعلیٰ خلق عظیم کے ساری دنیا سے بڑھکر دعویدار ہیں -

فصل ۷۰ - ضرورۃ الامام (۸) سچے الہام کا انسان کبھی بزدل نہیں ہوتا اور کسی مدعی الہام کے مقابلہ سے اگرچہ وہ کیسا ہی مخالف ہو نہیں ڈرتا جانتا ہی کہ میرے ساتھ خدا ہے اور وہ اوسکو ذلت کے ساتھ شکست دیگا -

جواب - بہت اچھا خود بدولت اپنے اس قاعدہ پر قایم رہیں - مرزا صاحب کے اس قاعدہ کے رو سے مولوی عبدالحق صاحب غزنوی مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم اور حافظ اندہا جو مرگیا اور ملا محمد بخش یہ سب جو مرزا صاحب سے نہیں ڈرے سچے الہام والے ہوئے اور عبدالحق غزنوی اور ملا محمد بخش تو اب تک خم ٹھوک کر مقابلہ پر اوسیطرح قایم ہیں - تو انصاف یہ ہی کہ اب ونکے سچے الہامات کو قبول فرمایا جاوے اگر مرزا صاحب فرماوین کہ نہیں یہ ہمارے مقابلہ والے گو دلیر ہیں بزدل نہیں لیکن سچے الہام والے ہرگز نہیں جیسا کہ اونکو کئی مرتبہ وہ تحریر فرما چکے ہیں تو پھر خیال فرماویں کہ وہ قاعدہ تراشیدہ کہاں گیا

Marfat.com

اور مرزا صاحب نے کیوں اور کیسے مقرر فرمایا ہے؟ کیا محض اسلئے کہ دوسرے غریب کم زبان عاجزوں کے الہامات کو بمقابلہ اپنے الہامات کے جھوٹے کہا جاوے؟ معاذ اللہ۔ ۲- پھر کیا جرأت و دلیری و تعلی اسی کا نام ہے کہ خیر الحافظین احکم الحاکمین علی کل شئ قدیر کی حفاظت قدرت فاللہ خیر حافظا و علی اللہ فلیتوکل المتوکلون والمؤمنون وغیرہ کو بالائے طاق رکھکر ایک ادنی سی تکلیف موہوم پر ضعیف مخلوق اور مصنوعی اشیاء کو واسطے و ذریعہ ڈالے جاویں اور رحم و مہربانی کیواسطے پکارا جائے؟ اور پھر باوجود دعوے سچے و فوق و اعلی درجہ کے الہام کے جب کوئی ذرہ سا ڈر و خطرہ پیش آوے تو الہی الہامات و احکام کو بند رکھنے حتی کہ اللہ جل جلالہ کے پاس دعا بھی نہ کرنیکا عہد کیا جاوے؟ حالانکہ دعوی یہ ہو کہ خدا پاک ہمارے ساتھ ہے وہ ہر مخالف کو ذلت کے ساتھ شکست دیگا۔ ۳- از روئے قانون قدرت اس امر کا وقوع تو لابد و ضروری تھا کیونکہ احکم الحاکمین جل و علی کو کسی کی شیخی و تکبر ہرگز منظور نہیں ہے اور اب بنظر ایفاء عہد لازم ہے کہ مرزا صاحب اس عہد کو ایسا پورا کریں جیسا کہ امام اعظم ابو حنیفہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاکم وقت سے فتوی دینے کی ممانعت کے عہد پر کرنا مروی ہے یعنی ایک روز گھر میں بیٹھے ہوئے اونکی لڑکی نے دانتوں سے خون نکلکر تھوک کے ساتھ گلے سے اوتر جانے سے روزہ جاتے رہنے یا باقی رہنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے بلحاظ عہد خود جو کر چکے تھے فرمایا کہ اپنے بھائی حماد سے پوچھ میں فتوی دینے سے منع کیا گیا ہوں۔ سبحان اللہ کیسی اطاعت حکم و امانت ہے۔ اب بمقتضائے امانت و ایفاء عہد اسیطرح مرزا صاحب کو بھی پابندی چاہیئے۔ لیکن یہ ہو سکتی ہے جب ابتدا سے اسکی عادت ہو۔ ۴- کسی دوسرے عاجز کم سمجھ کم علم سے ایسا امر منافی توکل و خلاف آیات قرآن مجید ہونا تعجبات سے نہیں لیکن مرزا صاحب تو ماشاء اللہ امام الزمان ہیں جنکے دعوے ہیں آیات قرآن مجید یا ایہا الناس ضرب مثل فاستمعوا لہ ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیئا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز۔ ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر اطمان بہ وان اصابتہ فتنۃ انقلب علی وجہہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ہو الخسران المبین یدعو من دون اللہ ما لا یضرہ وما لا ینفعہ ذلک ہو الضلال البعید۔ یدعو لمن ضرہ اقرب من نفعہ لبئس المولی ولبئس العشیر۔ ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ہو وان یمسسک بخیر فہو علی

کل شئ قدیر۔ وھو القاھر فوق عبادہ وھو الحکیم الخبیر ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ و ھو الغفور الرحیم **حدیث شریف** یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاھک فاذا سئلت فسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشئ لن ینفعوک الا بشئ قد کتب اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشئ لم یضروک الا بشئ قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف وغیرہ وغیرہ کے حقایق ومعارف جاننے سکھلانے اور اونکی عمل کرنے کر انکی تمام جہان سے بڑھکر دعویدار ہیں پھر باین ہمہ ایسے وقت اونکو کیوں نظر انداز کیا گیا؟ اگر ارشاد ہو کہ رعایت اسباب سنت ہے تو براہ مہربانی صدر اسلام سے کسی امام الزمان کی ایسی بے طرح پھسلکر رعایت اسباب کرنیکی نظیر بیان فرماوین عاجز کو تو معلوم نہین بلکہ صلحاء امت سلف وخلف کا حال مطابق آیات قرآن مجید کے کتب میں پڑھا ہے اور آنکھوں سے بھی دیکھا ہے جس میں اس کم حوصلگی وبزدلی کا ہرگز نام ونشان بھی نہیں ہے۔ ۴۔ جن اولیائے امت گذشتگان کے اپنے مرتبہ ودرجہ کے مقابل مرزا صاحب کچھ حقیقت خیال نہیں فرماتے۔ اونکا حال و قال تو یہ ہے ۵ مومن آن باشد کہ اندر جزر ومد * کافر از ایمان او حسرت خورد * ہر کرا از حقیقی رو نمود * کے شود قانع بتاریخی وودود * منعمی زو خواہ نے از گنج ومال * نصرت ازوے خواہ نے از عم وخال * اور درحقیقت جو عباد الرحمن ہیں ونسخ التفات لغیر اللہ اور سوائے اوس قادر محسن کے کسی مخلوق کیطرف اونکا ارادہ وخیال استمداد کب ہوسکتا ہے؟ براہ مہربانی بالآخر اسناد فما اغنی عنھم سمعھم ولا ابصارھم ولا افئدتھم من شئ اذ کانوا یجحدون بآیات اللہ وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن پر بھی خیال فرماوین۔

فصل ۱ ۔ ضرورۃ الامام۔ (۹) سچا الہام اکثر علوم ومعارف کے جاننے کا ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ خدا اپنے ملہم کو بعلم اور جاہل رکھنا نہین چاہتا۔

جواب۔ مرزا صاحب کے علوم ومعارف کا حال بہت جگہ اس کتاب میں عرض ہوا ہے۔

فصل ۲ ۔ ضرورۃ الامام۔ (۱۰) سچے الہام کے ساتھ اور بھی بہت سی برکتیں ہوتی ہیں

اور کلیم اللہ کو غیب سے عزت دی جاتی ہے اور رعب عطا کیا جاتا ہے۔

جواب - بجائے فقرہ "اور بھی بہت سی برکتیں" کے لفظ وغیرہ کافی تہا اور عزت اور رعب مرزا صاحب کا حال کچھ تو اون رسایل و کتب سے معلوم ہوتا ہی جو اونکی مخالف شایع ہو چکے ہیں اور کچھہ آیندہ انشاء اللہ العزیز ظاہر ہو جاویگا اور **عاجز** خاکسار کو خدانخواستہ آپکی عزت اور رعب سے کسی قسم کا حسد و بخل نہیں ہے بلکہ ارشاد قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وتخرج الحي من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغیر حساب پر کامل ایمان ہے۔ پہر مرزا صاحب کے عزت و رعب کا حال جو کچھ عاجز پر بذریعہ الہام منکشف ہوا ہی اوسکا ذکر بھی اسجگہ مقتضائے محل ہے وھو ھذا - **عاجز** کو مرزا صاحب کے خدمت مین حاضر ہونیسے پہلے ایکدو بار اور وہاں سے واپسی پر بے شمار بار مختلف صورتوں میں الہام ہوتا رہا انی مہین من اراد اھانتک - اسکی تصدیق جس جس طرح ظہور میں آئی قابل غور ہے اول اہانت کنندہ معلوم نہ تہا کیونکہ لفضلہ تعالی عاجز کا کسی سے ایسا معاملہ ہی نہ تہا سو مرزا صاحب نے بے ضرورت عجلت و جوش میں آکر ایک نام رسالہ ضرورۃ الامام جسمیں سوائے مدح سرائی تعلی و شیخی خود بدولت اور مضمون بہت کم ہے تحریر فرمایا اور اُسمین عاجز کی عاجزی نالیاقتی ہیچمیرزی اور اپنی فضیلت و کمالات اوصاف اور بہت طاقتوں و خاصوں کا اظہار پیٹ بھر کر فرمایا - اور چونکہ تو ہین کے بعد انی مہین والا مضمون پورا ہونا تہا **لہذا** اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ہی اللہ سبحانہ وتعالی نے مرزا صاحب کو ایک مقدمہ میں مبتلا فرمایا تاکہ اُن قوتوں و خواص و اوصاف و ادعایہ کا حال جو مرزا صاحب نے اپنی صداقت و فضیلت مین بیان فرمائیں عملی طور پر عام مخلوق پر ظاہر و ثابت ہو جاوے کہ وہ سب مصنوعہ - و ...زبانی ہیں اور آپ میں اونکی عملی مادہ کا تخم بھی نہیں چنانچہ دوران مقدمہ ... جو ... غلط ... وخلاف واقعات اپنی بریت کیلیے مرزا صاحب نے چہپوا کر پیش کیے جس میں بعض ... وزبانی سے بھی انکار فرمایا اونکا حال مرزا صاحب محرم رازان خود بدولت اپنی گریبان میں ... سوچیں - وہ افسوس و شرمناک کاروائی جو الحرب خدعۃ کی آڑ میں حصول فتوی تکفیر مولوی محمد حسین صاحب کے مقابلے میں کی گئی جسکا حال باب اول میں مفصل درج ہوا ہے اور جس سے بجائے

Marfat.com

تعین اشخاص وغیرہ بہت سی الہامات کو ترک کر کے صرف ایک فقرہ جزاء سیئۃ بمثلہا کو پورا فرمایا یہ بھی کچھ کم عجائبات و عبرتناک امور سے نہیں ہے۔ ہم پھر مقدمہ کے فیصلہ کی نسبت اشتہار ۲ فروری ۹۹ سنہ ۱ء میں جو مرزا صاحب نے اپنی صدق بیانی ظاہر فرمائی کہ مولوی محمد حسین پر (جو گواہ تھے مقدمہ ہونا لکھا اقرار نامہ یا مچلکہ کا نام نوٹس کہا۔ رہا کو بری کہا وغیرہ وغیرہ اس سے جو عزت و عظمت ہوئی بخوبی عیان ہے اور اخیر پر اقرار نامہ یا مچلکہ دیکر رہا ہوئے جس میں الہامات وغیرہ جنکو خود بدولت احکام آلہی فرماتے ہیں بند رکھنے کا عہد کیا اور وہ ذلت والی پیشگوئیاں واپس لیں جنکی واسطے ایک دوست کے لکھنے پر انکار کر کے فرما چکے تھے کہ "آلہی امور کو ہم کیونکر واپس لے سکتے ہیں"۔ **غرض** وہ ذلت والا الہام جو مرزا صاحب نے مولوی محمد حسین صاحب کی نسبت مشتہر فرمایا وہ اہانت کی پاداش میں اوٹا خود بدولت پر پڑا اب غور فرماویں کہ یہ سب امور باعث رعب و عزت ہوئے یا باعث ذلت و خفت؟ - **۵**- اسی دوران مقدمہ میں عاجز کو یہ بھی الہام ہوا۔ عزیزیکہ از درگہش سر بتافت * بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت سو اسکی تصدیق کشف الغطاء و اقرار نامہ کے ملاحظہ سے ظاہر ہے **علاوہ** بران یہ ذلت ہوئی کہ مولوی محمد حسین صاحب کا خواب جسمیں انہوں نے شروع جنوری ۹۹ سنہ ۱ء میں ایک شخص کو "انک انت الاعلی - الق ما فی یمینک تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتی" کہتے ہوئے سنا تھا پورا ہوا کیونکہ بظاہر مرزا صاحب کے الہامات کی نسبت ہی جیسا کہ آپکے اونکو واپس لینے سے صاف ظاہر ہے۔ **اور** پھر عجب یہ ہے کہ ان کلمات میں بھی آپکے لئے وہی نسبت فرعونی موجود ہے جو دیگر ملہمین کے الہامات میں ہے جو بظاہر نتیجہ تکبر و تعلی و تفاخر بیجا کا ہے۔

فصل ۳۷ - ضرورۃ الامام صہ ۱۹ - ۲۰ - آجکل ایک ایسا ناقص زمانہ ہے کہ اکثر فلسفی طبع اور نیچری و دہریہ ہو اس الہام سے منکر ہیں اسی انکار میں کئی اس دنیا سے گذر بھی گئے ہیں۔

جواب- کوئی ناخواندہ جاہل عام مسلمان ناواقفی سے زمانہ کو ناقص یا برا کہے تو کوئی محل تعجب نہیں لیکن مرزا صاحب سے بدعوے علوم لدنی حقایق و معارف افضل المسلمین فخر اسلام و اسلامیان امام الزمانی وغیرہ کے ایسا کلمہ صادر ہونا اور زمانہ کو ناقص کہنا نہایت ہی تعجب و قابل افسوس ہے کیا مرزا صاحب کو یہ حدیث شریف معلوم نہیں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم قال اللہ

Marfat.com

تعالی یوذینی ابن آدم یسب الدھر وانا الدھر بیدی الامر اقلب اللیل والنھار متفق علیہ
بجائے زمانہ کو ناقص کہنے کی مرزا صاحب یہ فرما دیتے کہ آجکل فلسفی طبع و نیچری و برہمو نافہمی
یا بدقسمتی سے اس صداقت و سچائی یعنی الہام سے منکر ہیں۔ خلاف ہدایت اسلام کلمۂ قائم
یا زبان سے نکالنا کیا ضرور ہے؟ اور ہاں اسپر بھی تو غور فرماویں کہ خود بدولت بھی تو مع
اپنے چند مریدینکے الہامات کی دوسرے عاجز ملہمین کے الہام سے منکر ہیں فلسفی طبع نیچری
و برہمو کل سے منکر ہیں آپ جز سے سہی انکار تو دونوں میں موجود ہے۔ جیسے برہمو اپنے الہام
کے قائل اور دوسرونکے منکر ہیں ایسا ہی مرزا صاحب کا حال ہے۔

فصل ۴۷ ضرورۃ الامام۔ لیکن اصل امر یہ ہے کہ سچائی سچائی ہے وغیرہ۔ پھر
خدا تعالی کو مانکر خدا تعالی کے کلام و الہام سے انکار والوں کی غلطی کے بیان میں منکرین
صفات الہی پر افسوس کرکے کہا ہے کہ خدا تعالی کی تمام صفات مانکر ان میں سے ایک ضروری
حصہ کاٹ کر پھینک دیتے ہیں۔

جواب۔ سچائی کو سچائی ماننے کے لئے مرزا صاحب بھی فکر کریں ایسا نہو کہ بے خیالی یا کسی
اور سبب سے خواہ نہ خواہ ایک سچائی کے مکذب بنیں اور عاقبت میں خدانخواستہ حسرت سے لو کنا
نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر کہنے والوں کے ساتھ ہونا پڑے باقی حصہ کچھ جواب
طلب نہیں۔

فصل ۵۷۔ ضرورۃ الامام۔ صفحہ ۲۱ و ۲۲۔ افسوس کہ آریوں نے تو وید تک ہی خدا تعالی
کی کلام پر مہر لگا دی تھی مگر عیسائیوں نے بھی الہام کو بے مہر رہنے نہ دیا گویا حضرت مسیح تک
انسانوں کو ذاتی بصیرت اور معرفت حاصل کرنیکے لئے چشم دید الہاموں کی حاجت تھی
تو پیچھے مانا کہ فرد فرد میں ہونا ضروری نہیں۔ لیکن یہ ہم قبول نہیں کر سکتے کہ الہام
سرے سے صف ہی اولٹ دی جائے اور ہمارے ہاتھ میں صرف ایسی قصے ہوں جنکو ہم نے
بچشم خود دیکھا نہیں۔" پھر آگے فلسفی طبع کرامتوں پر ٹھٹھا کرنے والوں کا ذکر وید پر ٹھٹھا
کرنے والوں کا ذکر جین مت کا سکھوں کا ہندوؤں سے الگ ہونا اور انکا اقرار کہ ہم وید کے
پیرو نہیں وغیرہ لغایتہ یہ قصہ اس جگہ کے لایق نہیں ہے۔ ملخصا۔

Marfat.com

جواب - آریوں و عیسایوں کی خدا تعالےٰ کی کلام و الہام پر مہر لگائی اسی کے مشابہہ ہے جیسے کہ مرزا صاحب نے سوائے خود بدولت کے دوسرے غریب عاجز وا کے لئے سچے اور قابل بھروسہ الہام ہونیکی مہر لگائی ہے جب مسلمانوں کے بزبان خود امام الزمان کا یہ حال ہوا تو غیر قوموں کو کیا کہا جاوے؟ اگر مرزا صاحب الہام کی سر سے صف ولٹنا قبول نہیں کرتے تو دوسرے عاجزوں کیواسطے سچے اور قابل بھروسہ الہاموں کی صف بلا دلیل و بلا وجہ کیوں الٹتے ہیں؟ بقیہ قصہ کچھ جواب طلب نہیں نہ اوس سے کچھ تعلق ہے۔

فصل ۶ - ۷ - ضرورۃ الامام - ہمارا اصل مطلب تو یہ ہے کہ بنی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ہمیشہ ضرورت ہے اور وہ الہامات اقتداری قوت سے شناخت کئے جاتے ہیں کیونکہ خدا کے سوا کسی شیطان جن بھوت میں اقتداری قوت نہیں ہے۔

جواب - مرزا صاحب کا اصل مطلب ہے کہ بنی نوع انسان کا ایمان تازہ رکھنے کیلئے تازہ الہامات کی ضرورت ہے جزاہ اللہ الہدایۃ والا ستقامۃ لیکن اسکی کیا ضرورت ہے کہ بنی نوع انسان میں سے فقط ایک فرد بشر یعنی فقط خود بدولت مرزا صاحب ہی کو ہوں اور دوسرے غریب بے متوجہ لے اللہ اس نعمت الٰہی سے محروم رہیں؟ -

۳ - مباحثہ امرتسر میں تو فرمایا کہ ہمارا دعویٰ اقتدار کا نہیں (جسکا مفصل ذکر آیندہ آیگا) اور یہاں الہامات کے ہمراہ اقتداری قوت لگادی بہرحال جو کچھ مرزا صاحب کے اقتداری الہامات کا حال ہے اوسکا ذکر متفرق جگہ اس تحریر میں عرض ہو چکا ہے۔ ۲۳ پیشگویوں کو مرزا صاحب ہی کرامت و مدار قرار دیتے ہیں اور ابھی صفحہ ۷ ا ضرورۃ الامام میں آپنے شیطانکی اقتداری دخل کا نمونہ بیان کر کے تعجب سے فرمایا کہ "شیطانی الہام والی پیشگویاں سچی بھی ہوتی تھیں" اور یہاں پہنچکر شیطان کی اوسی اقتداری قوت کا جھٹ انکار بھی کردیا - مرزا صاحب کا حافظہ اول تو ایسا نہ تھا اب کیا ہو گیا؟ غالباً تغیر حالت یعنی تعلی و تکبر سرکشی کی تاثیر معلوم ہوتی ہے جسکا علاج اوسی توبہ و باز آنا ہے بقول امام شافعی رح شکوت الی وکیع سوء حفظی * فاوصانی الی ترك المعاصی * لان العلم نور من اللہ * و نور اللہ لا یعطی لعاصی *

فصل ۷ - ضرورۃ الامام - اور امام الزمان کے الہام سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہوتی ہے

Marfat.com

جواب - جب امام الزمان کی اپنی ہی الہامات کی صحت کا پتہ سالہا سال تک نہ لگے جیسا خود ایام الصلح میں قبول کیا ہے۔ اور انکے پورا نہ ہونے پر طرح طرح کی شرمناک تاویلیں کرنی پڑیں تو وہ دوسروں کے الہامات کی صحت کا کیونکر معیار ہوسکتی ہیں؟ بقول - کو خویشتن گم است کرا رہبری کند + مرزا صاحب کسی محکم اور مبین دلیل سے اسکو ثابت کریں جسپر کچھ اعتراض نہو سکے ورنہ بلادلیل و خلاف مشاہدہ اسکو کون مان سکتا ہے؟

فصل ۸۷ - ضرورۃ الامام صفحہ ۲۲ و ۲۳ - ہم بیان کرچکے ہیں کہ امام الزمان اپنی جبلت میں قوت امامت رکھتا ہے - پھر وہی خودستائی کہ عام مومن ستارے اور امام اونکا سورج وغیرہ جسمانی سلطنت میں بھی خداتعالے نے ارادہ فرمایا ہے کہ ایک قوم میں ایک امیر اور بادشاہ ہو اور خدا کی لعنت اون لوگوں پر ہے جو تفرقہ پسند کرتے ہیں اور ایک امیر کے تحت حکم نہیں چلتے۔

جواب - جبلت میں قوت امامت کا ذکر قبل ازیں گذرچکا ہے - مدح اور خودستائی کا جواب ضروری نہیں کیونکہ مرزا صاحب کو اوس سے سیری نہیں - بلکہ اوسمیں حظ مزہ و راحت جان ہے اسلئے اس فضول مضمون پر کوئی اپنا وقت عزیز کیوں ضایع کرے؟ تاہم ستاروں اور سورج کا ذکر بذیل تفسیر مرزا صاحب اذا الشمس کورت وغیرہ میں آیندہ آتا ہے ملاحظہ فرماویں - چونکہ یہ دنیا دار العمل ہے اور اصلی دار الجزاء نہیں اور آدمی کے قول و فعل پر حلیم کریم و شدید العقاب فوراً مواخذہ نہیں کرتا اسلئے مرزا صاحب نے دلیرانہ و بیباکانہ لعنت کو اپنا ورد و وظیفہ بنالیا ہے - ورنہ ہلکی اثر سے تفرقہ اندازو اور لعنت خواہونکا جو حال ہوتا سب لوگ دیکھتے - غریبونکو تفرقہ پسند بناتے ہیں لیکن اپنی تفرقہ اندازی و تعلی کیطرف نظر نہیں کرتے کہ کسی سے بھی اتفاق ہی نہیں - جبتک وہ خود بدولت کا ماتحت حکم نہو اور خود بدولت کو تو کسی دوسرے کی ماتحتی باعث کسر شان و مخالف نفس ہونیکے سبب کبھی صورت جایز نہیں۔

فصل ۷۹ - ضرورۃ الامام - حالانکہ اللہ تعالے جلشانہ فرماتا ہے اَطِیْعُوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم - اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہو اور اوس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہوسکے وہ ہم میں سے ہے۔

جواب - اللہ جلشانہ و عم نوالہ کا فرمان آمنا و صدقنا - لوگوں سے اطاعت کرانیکا مرزا صاحب کو بڑا عشق ہے لیکن دوسرے عاجز تو خائف ہیں کہ منصب مطاع تو بجائے خود مطیع ہونا ہی پورا ہوجاوے

Marfat.com

تو غنیمت ہے۔ اب ہا خود بدولت کا تراشیدہ قاعدہ کہ جو شخص ہماری مقاصد کا مخالف نہو اور اوس سے
مذہبی فایدہ حاصل ہو سکے وہ ہم ہیں سے ہے"۔ اسپر غور فرمائے کہ جو مسلمان جموں کشمیر فرید کوٹ نابھہ
جیند۔ پٹیالہ۔ گوالیار۔ جے پور۔ جودھپور۔ بڑودہ۔ نیپال۔ وغیرہ ہندو ریاستوں میں رہ کر اپنے
نماز روزہ وغیرہ بلا روک و ٹوک ادا کرکے مذہبی فایدہ حاصل کرتے ہیں تو اس سے وہ سب ہندو سکھہ راجے
رئیس جن میں اکثر بت پرستی و مورتی پوجن وغیرہ کو اپنا آبائی قدیمی دھرم موجب مکت جان کر خوشی
وشوق سے بلا اکراہ کرتے اور اوسپر فخر کرتے ہیں کیا وہ سب کے سب بجز اوس مسلمان رعایا کی اولی الامر
ہوئے؟ ۲۔ پھر جب مسلمان رعایا ریاستہائے ہنود و رعایائے سرکار انگریزی حج کیواسطے جاتے ہیں
اور کوئی روسی اگبوٹ اور کوئی فرانسیسی کوئی جرمن کوئی ڈچ کوئی امریکہ والوں اور
کوئی چینی جاپانی جہازوں وغیرہ پر سوار ہو کر جاتے اور اُن میں اذان نماز جماعت وغیرہ ارکان
اسلام بخوشی و بہ آزادی بجا لاکر اخیر اعظم رکن اسلام حج سے مشرف ہو کر دینی فایدہ حاصل کرتے ہیں
تو مرزا صاحب کے قاعدہ کے رو سے وہ روسی۔ فرانس۔ جرمن۔ ڈچ۔ چینی۔ جاپانی۔ و امریکہ والے
اون مسلمانوں کی اولی الامر واجب الاطاعت ہو گئے اور وہ اون میں سے ہو گئے؟ سبحان اللہ کیا عمدہ
قاعدہ تراشا ہے جس سے تمام دنیا کی ہندو وغیرہ ریاستیں مسلمانوں کے لئے اولی الامر بنگئیں اور منکم میں داخل
ہو گئیں۔ اسقدر وسعت و فراخی و سہولت سوائے مرزا صاحب کے اور کون کر سکتا ہے؟ لیکن باوجود
اسقدر ارزانی کے امام الزمان پھر بھی اکیلے ہی رہا تاکہ خود بدولت کی وحدت میں شرکت نہو۔ ۳۔
غالباً مرزا صاحب نے خود بدولت و مریدین کو تمام دنیا و جہان سمجھکر یہ قاعدہ وضع فرمایا ہو گا لیکن
ذرہ نظر اوٹھا کر خیال نہیں فرمایا کہ آبادی دنیا دور و دراز حصہ تک پہونچی ہوئی ہے اور ہماری اس
قاعدہ کا اثر کہاں تک پہنچیگا۔ مرزا صاحب و اونکی جماعت اس قاعدہ کو قبول کرکے مسلم مان لیں
اونکا اختیار ہے لیکن تمام دنیا کے مسلمان و دیگر مذاہب والے اسکو ہرگز قبول نہ کرینگے کیونکہ اب لوگ ایسے
ناواقف نہیں ہیں۔ ۴۔ اگر مرزا صاحب نے سرکار انگریزی کی خوشامد و راضی کرنیکے خیال سے یہ قاعدہ
ایجاد فرمایا ہے جیساکہ عبارت آئندہ میں تصریحاً فرمایا ہے تو سرکار کا اس سے خوش ہونا اور مرزا صاحب کے
قاعدہ کو صحیح مان لینا بھی ہرگز قرین قیاس نہیں ہے۔ اس خام خیال کو دل سے دور رکھیں کیونکہ
جنکو اللہ تعالے نے سلطنت اور لیاقت بادشاہت اور فرمان روائی عطا فرمائی ہے اور جو معاش

Marfat.com

امور میں آئے دن طرح طرح کی ایجادیں کرتے وضوابط بناتے اور بال کی کھال و تاڑتے ہیں ہر مذہب کے کتب سے واقفیت حاصل کرنیکو اونکے تراجم اپنی زبان میں کرتے کراتے اور اپنے پاس رکھتے ہیں۔ دن رات اسی دھُن میں سرتوڑ لگی ہوئی ہیں نئے علوم اور معلومات کے لئے کسی قسم کی کوتاہی سُستی اور تساہل نہیں کرتے۔ حتی کہ جانفشانی میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس ایسوں پر کم فہمی اور مغالطہ کھانیکا گمان کرنا اپنی کوتاہ اندیشی اور غلط فہمی ہے۔ یہ کوئی سرسری بات نہیں خود عاجز بھی اپنی ۳۰ برس کے کامل تجربہ سے اسکا قائل وشاہد ہے کہ سرکاری منتظمین و پالیسی میں خوشامد و چاپلوسی کا رائی برابر بھی اثر نہیں ہوتا۔ اور اگر ایسا نہو تو سیاست و انتظام مملکت کیونکر چلے؟ ہاں اسوقت خوب یاد آیا کہ ایکدفعہ ایسے ہی خودغرض شخص نے اسی قسم کا ایک مسئلہ اپنی طبعزاد اجتہاد کے موافق ایک اعلیٰ رتبہ عہدہ دار انگریز کی خدمت میں پیش کیا تو اونھوں نے سنکر بیساختہ کہا کہ "خواہ تمہارا یہ اعتقاد ہو مگر دوسرا کوئی مسلمان اوسکو نہیں مانیگا" پس جب عام انسان ادنے فکر سے اوسکو سمجھ سکتے ہیں تو کیا ایسے ذہین سریع الفہم وحکمران یہ موٹی بات نہ سمجھ سکیں گے؟ بیشک فوراً سمجھ لینگے۔ مرزا صاحب اس قاعدہ پر نظر ثانی فرماویں۔

فصل ۸۔ ضرورۃ الامام اسلئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دلکی سچائی سے انکے مطیع رہیں کیونکہ وہ ہماری دینی مقاصد کے خارج نہیں ہیں بلکہ ہمکو اونکی وجود سے آرام ملا ہے وغیرہ۔ پھر کچھ اسلامی بادشاہوں کی کوتاہ ہمتی غفلت سکھوں کی متفرق حکومتوں کی وقت میں دین پر مصیبتیں پھر انگریزی سلطنت میں مذہبی آزادی واحسان بیان فرماکر اخیر میں فرمایا کہ انگریزوں کے برخلاف بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہنا خداتعالی کی نعمتوں کو فراموش کرنا ہے۔

جواب ۔ مرزا صاحب کے دانشمندانہ و دوراندیشانہ نصیحت و اولی الامر منکم کا مسئلہ فصل گذشتہ میں عرض ہوچکا ہے کہ سرکار ہوشیار ایسی کم فہم و ناواقف نہیں بلکہ مرزا صاحب کی سنت علی نہ سمجھے خصوصاً جب آپ یہ بھی مشتہر فرماچکے ہوں کہ خود بدولت ہیکے بدولت ہی یہ سلطنت قایم ہے۔ ۲۔ مرزا صاحب نے اپنی مریدین کو تو نصیحت فرمائی ہے کہ سرکار انگریزی کو اولی الامر سمجھکر

Marfat.com

سچائی سے مطیع رہیں۔ لیکن یہ تو فرمادیں کہ خود بدولت نے اسپر کیا عمل کیا اور کیا عملی نمونہ دکھایا ہے؟ عیسائیوں کی اطاعت تو بجائے خود سیدنا مسیح علیہ السلام پر بھی لے دے برا بھلا کہکر خلاف ہدایت اسلام جو انہیں کے سبب انکی خبر لی ہے۔ کیا یہی اولی الامر ماننے اور سچائی سے اطاعت کا نتیجہ ہے؟ اگر مرزا صاحب فرماویں کہ وہ خبر اسواسطے لی ہے کہ عیسائیوں نے بھی ہمارے مذہب کو برا بھلا کہا ہے۔ تو پھر یہ فرماویں کہ بموجب ارشاد قرآن مجید ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور کے آپنے صبر کیوں نہیں کیا؟ جسکے واسطے خود اپنے اشتہار میں اسی آیۃ شریفہ سے تمسک کرکے صبر کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ کیسا انصاف وعدل ہے کہ آپ محض زبانی ہی حکم فرماویں اور اسکا عمل دوسروں کے ذمہ ڈالیں؟ ۳۔ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ مسلمان ہر حالت یعنی سلطنت و رعایا والی سے خوب واقف ہیں ابتدائے زمانہ میں انکے پیشوا صدر اسلام غیر سلطنتوں میں نجاشی وغیرہ کی جو عیسائی سلطنت تھی رہ چکی ہیں اور آیۃ شریفہ ولتجدن اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیہود والذین اشرکوا ولتجدن اقربہم مودۃ للذین امنوا الذین قالوا انا نصاری ذلک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لا یستکبرون بھی بوقت تلاوت قرآن مجید انکے زیر مطالعہ رہتی ہے۔ اسلیئے یہ فرایض رعایا کو خوب سمجھتے وجانتے ہیں۔ اور انکی عمل کیواسطے ہدایات بھی موجود ہیں پہر ارشاد ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ بھی انمیں مشہور معروف معمول بہ اور انکے دلمیں منقوش ہے۔ تو ایسی حالت میں جو جو آرام و مذہبی آزادی وغیرہ انکو سلطنت انگریزی میں میسر ہے اور جو تعریف وشکر گذاری شرع نے سکھلائی ہے اسکو یہ ہرگز بھول نہیں سکتے۔ ہاں بیجا ظاہرداری کی منافقانہ خوشامد نہ سرکار کو پسند ہے اور نہ مسلمانوں کو اسکی حاجت ہے۔ ۴۔ یہ مرزا صاحب کی ناخدا ترسی ناانصافی خودغرضانہ حکمت بلکہ کینہ وری بداندیشی وبغض باطنی ہے۔ کہ اپنی خیرخواہی جتانیکو خواہ نخواہ بغاوت کی کچہڑی پکانی اور نعمتوں کے فراموش کرنیکا الزام واشارہ دوسرے غریب مسلمانوں پر کرتے رہتے ہیں کیا وہ مسلمان ایسے دیوانے اور سودائی ہیں کہ خواہ نخواہ خلاف ہدایت وتعلیم مذہب احسان فراموش ہوکر فساد و بغاوت کے مرتکب ہوکر شرعی وقانونی مجرم بنیں؟ اور ارشاد ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ

Marfat.com

لی نافرمانی کریں؟ ہرگز نہیں سیدنا صاف آپ یوں کیوں نہیں فرماتے کہ جو آپ کو مسیح نہ مانے اطاعت نہ کرے اور اپنے نفس کو مع لوازم آپ کے ہاتھ پر بیچکر آپکا چاکر و فرمانبردار نہ بنے وہ باغی اور تمام سزاؤں کا مستوجب ہے۔

فصل ۸۔ ضرورۃ الامام ص ۲۳ و ۲۴۔ پھر اصل کلام کی طرف عود کرکے کہتا ہوں کہ قرآن شریف نے جیسا کہ جسمانی تمدن کے لئے یہ تاکید فرمائی ہے کہ ایک بادشاہ کے زیر حکم ہوکر چلیں یہی تاکید روحانی تمدن کے لئے بھی اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالی یہ دعا سکھلاتا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ وغیرہ۔ لہذا اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل و اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے انکی راہوں کی ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم انکی پیروی کریں سو اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔

جواب۔ الفاظ اگرچہ اور ہیں مگر مدعا وہی خود بدولت کی ثنا اپنی حکومت اکمل و اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش کے محل اور اخیر پر خداوندی حکم اھدنا الصراط المستقیم الخ کو بھی فراہمی جماعت پر چسپاں کر دیا کہ اسمیں یہی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ۔ مرزا صاحب معذور ہیں جب کسی چیز کا عشق ہو جاتا ہے تو یہی حال ہوتا ہے کہ مطلوب کے سوا اور کچھ نہیں سوجھتا، مصرعہ جو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد + ۲۔ قرآن مجید پر بھی مرزا صاحب نے ایسا قبضہ و دخل کیا ہے کہ اوسکی آیات کی تفسیر و معنی جسطرح منشا کے موافق و پسند خاطر ہوں بلا تامل کر لیتے ہیں چنانچہ براہین ص ۲۳۱ میں فرمایا پھر یہ تعلیم دیکر کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تمام سچے طالبوں کو خوشخبری دی کہ وہ اپنے رسول مقبول کی متابعت سے اس علم ظاہری و باطنی تک پہنچ سکتے ہیں"۔ اب فرمایا کہ اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ" براہین میں دوسری جگہ اسکی کچھ اور تفسیر و معنی کر دیئے ہیں۔ بیشک مرزا صاحب کی دلیری آزادی و حوصلہ کبھی کسی دوسرے مسلمان سے ہونا محال و غیر ممکن ہے۔ ہاں کوئی دریا کا نہنگ بھی ایسے دل گردہ والا شاید ہی نکلے۔

فصل ۸۲۔ ضرورۃ الامام۔ یاد رہے کہ امام الزمان کی لفظ میں نبی رسول محدث مجدد سب داخل ہیں مگر جو لوگ ارشاد و ہدایت خلق اللہ کے لئے مامور نہیں ہوئے اور نہ وہ کمالات ان کو

دی گئی وہ گو ولی ہوں یا ابدال ہوں امام الزمان نہیں کہلا سکتے۔

جواب۔ جب یہ سب مناصب بزعم مرزا صاحب خود بدولت ہی کے قبضہ و قدرت میں آگئے اور کل ارشاد و ہدایات و کمالات آپ تک ہی محدود و قفل بند ہو گئے۔ تو پھر کسی دوسرے کی کیا مجال کہ امر میں کچھ حرف زبان پر لاوے۔ اور مرزا صاحب کے نزدیک کیا مجرد کہلانے ہی سے سب کچھ بنجاتا و پورا ہو جاتا ہے؟ مثلاً لوگوں میں غنی و ساہوکار کہلاوے خواہ گھر میں ایک کوڑی بھی نہو اور چوہے ہم قلابازیاں کھاتے ہوں؟ **لیکن** عاجز کے نزدیک تو منصب و عہدہ وہی ہے جو اللہ پاک عزوجل کی طرف سے عنایت ہو پھر خواہ کوئی مانے۔ کہے یا نہ کہے نہ یہ کہ ڈہل کا سا حال ہو اور بموجب طعنہ گیرد در سخن بر بایزید * ننگ دارد درون او یزید * ہمچو گور کافران بیروں حلل * واندر قہر خدا عزوجل * ونیز مانند سہ ۵ نیک باشی و بدت گوید خلق * بہ کہ بد باشی و نیکت گویند * تا کہ دوسرے ناواقف غریب ہو کھانہ کھاویں۔ ۲۔ مرزا صاحب اس امر کا بھی خیال رکھیں کہ خزائن الہیہ (ارشاد ہدایت علوم ولایت الہامات کشوف وغیرہ وغیرہ) کو محدود و یا خرچ و ختم شدہ جاننا و یا اللہ تعالی واہب العطیات وعلی کل شی قدیر کو ایسی بیشمار بلا احصی خزاین کا مالک نہ جاننا بموجب اس آیت قران وللہ خزائن السموت والارض ولکن المنافقون لا یفقہون کے کن لوگوں کا فہم و سمجھ ہے؟

فصل ۳۸۔ ضرورۃ الامام۔ اب بالاخیر یہ سوال باقی رہا کہ اس زمانہ میں امام الزمان کون ہے جسکی پیروی تمام عام مسلمانوں اور زاہدوں اور خواب بینوں و ملہموں کو کرنی خدا تعالی کی طرف سے فرض قرار دیا گیا ہے۔ سو میں اسوقت بیدھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالی کے فضل اور عنایت سے وہ **امام الزمان** میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالی نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے جسمیں سے ۱۵ برس گذر بھی گئے۔

جواب۔ اگر قران مجید و حدیث شریف نیز حالات و معاملات مرزا صاحب سے آپ کا امام الزمان ہونا اور انکی پیروی خدا تعالی کی طرف سے تمام مسلمانوں پر فرض قرار دیا جانا ثابت ہو جاوے تو کسی مسلمان کا کیا مقدور و مجال کہ اس سے انحراف کرکے مجرم بنے یہ بدیہی امر ہے کہ ہر ایک کا منصب و نیز احکام حاکم سے و یا اس کے اپنے حال و اعمال سے ہی متحقق و ظاہر ہوتا ہے لیکن گستاخی

Marfat.com

حاف یہاں تو احکام۔ حال و اعمال دونوں میں صفر ہے۔ ۲۔ چنانچہ آپ کا حال و اعمال تقویٰ
ہارت راستی امانت دیانت توکل علی اللہ وغیرہ حالات معاملات جو پندرہ برس سے پہلے کے
ور اس پندرہ برس کی مشاہدہ و معاملات سے ظاہر ہوئے وہ تو امامت بجائے خود مقتدی و عام متقی
شیت اللہ والے مسلمان کے برابر بھی ثابت نہیں ہوئی جنکا کچھ مختصر حال اس تحریر میں حسب اصرار
رزا صاحب درج ہوا ہے۔ ۳۔ درباب احکام متعلق امامت احادیث ذیل پر تحمل و تامل سے توجہ
رماویں کہ امام صادق و ہادی برحق صلعم کا دربارہ امامت تو قطعی فیصلہ یہ ہے الائمۃ من
قریش۔ الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق
علیہ۔ لایزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ۔ الناس تبع لقریش
فی الخیر والشر رواہ مسلم اور جو اس امر کی مخالفت کرے اوسکی نسبت فرمایا ان ھذا الامر
فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجھہ ما اقام الدین۔ بخاری۔ ابتدائے اسلام سے
اب تک تو یہی اصول تمام مسلمانوں میں مسلم و مقبول رہا ہے۔ مرزا صاحب فرماویں کہ اب اسوقت
یہہ کیونکر منسوخ ہوکر الائمۃ من الفارس ومن المغل ومن نسل چنگیز خان اوسکی جگہ
قایم ہوسکتا ہے؟ ۴۔ اگر مرزا صاحب فرماویں کہ وہ جسمانی امارت کے واسطے ہے اور روحانی امارت و
امامت میں کسی غیر قریش کا امام ہونا لا باس ہے تو عرض ہے کہ اول تو احادیث شریفہ موصوفہ بالا میں
کوئی خصوصیت جسمانی و روحانی امامت و امارت کی نہیں ہے اور اگر زبردستی بلا دلیل مرزا صاحب خواہ
نخواہ اپنی طرف سے خصوصیت و استثنا لگالیں۔ تو پھر فرماوین کہ دوسرے غریب مسلمانوں کے واسطے
اسکو بلا وجہ کیوں محال و ناجائز خیال فرماتے ہیں؟ ۵۔ مرزا صاحب کو تو علوم و معارف و کمال
و افضلیت کا بڑا دعوی ہے لیکن براہ مہربانی جسمانی مسلمان عالم بادشاہوں کی احتیاط کو بھی
غور سے ملاحظہ فرماویں۔ شاید آپکو معلوم نہو تو عاجز مثال کے طور پر عرض کرتا ہے اور لاہور میں اسکے
جاننے اور بیان کرنیوالے اب تک موجود ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ نے بباعث اپنے جسمانی
ہونے کے حرمین شریفین کے قریش امام و امیر کو سوا لاکھ روپیہ یا کسیقدر نذرانہ بھیجکر التجا کی کہ چونکہ امامت
و امارت اسلام میں خاص آپ اہل قریش کے واسطے ہے۔ لہذا آپ مجھکو ہندوستان وغیرہ کیواسطے
اپنا نائب قبول فرماکر سند نیابت عطا فرماویں۔ جو وہاں سے آگئی تھی۔ دیکھئے عام مسلمان بھی

Marfat.com

منصب امامت کو قریش کا حق مان کر اور سمجھکر اور اُس ارشاد حدیث من یرد ھوان قریش اہانہ اللہ سے ڈر کر ان سے سند نیابت حاصل کرتے اور نذرانہ بھیجتے رہے آور یہان نذرانہ تو کہان بغیر کسی قطعی الدلالت نص قرآن مجید و حدیث شریف کی صرف گلاب شاہ فقیر مجذوب مرفوع القلم کے بیان پر جسکا ذکر کریم بخش جمالپوری کے اظہار مندرجہ کتاب نشان آسمانی دوسرا نام شہادت الملہمین صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین ہے **ویا خود** بدولت کے الہامات پر جنکا حال و مآل کچھ اس تحریر میں عرض ہوا ہے مرزا صاحب نے اپنے آپ کو ایسا امام الزمان قرار دیا ہے کہ سید و قریش و غیر قریش بلکہ تمام مسلمانان دنیا پر اپنا اتباع و پیروی خدا تعالی کی طرف سے فرض ٹھرا دی ہے - اور اس امر کا کچھ خیال نہیں فرمایا کہ جو بات بیدلیل اور خلاف سنت ہو اوسکی قدر خرافات سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے ؟ آور مسلمان اوسکو قبول کر کے محرمات شرعی مثل تصویر کھچوانے - شرعی ورثا کو محروم کرنے حق العباد قیمت کتاب وغیرہ ادا نکرنے ایفاء عہد کی پیروی نکرنے وغیرہ مسائل خلاف شریعت میں آپ کی پیروی کیونکر کر سکتے ہیں ؟ - ۶ - پھر جس امارت و امام الزمانی کے مرزا صاحب خواہان بلکہ دلدادہ عاشق و فریفتہ ہیں اور دن رات اسی کے فکر میں مصروف و مشغول رہتے ہیں اُس امام الزمانی کی نسبت اصحاب ذوی امام الزمان کا جو ان کا ستاروں اور کاملوں میں دوم درجہ پر تہا جو شرف صحبت آنحضرت صلعم سے مشرف ہو کر تکمیل منازل سلوک کر چکے تھے اور جنکی شان میں مرزا صاحب ایمان سے قبول کر چکے ہیں کہ اونکے کمالات کی نسبت بھی ہمارے کمالات اگر ہمیں حاصل ہوں بطور ظل کے واقع ہیں اور ان میں بعض ایسے جزوی فضائل ہیں جو ہمیں کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتے انتہے ازالہ صفحہ ۱۳۵" - اور جسکے اخلاص - انابت - علم - فضل - عدل - تقوی و خشیت اللہ وغیرہ کے اکثر مخالفین بھی قائل ہیں اور جسکو حقیقی امام الزمانی اللہ تعالے نے عطا فرمائی تھی - اور تمام مومنین نے اُسکی امامت کو بسر و چشم قبول کر لیا تہا - اونکا حال ورائے ملاحظہ فرماوین - وہو ہذا - المحب الطبری ابو جعفر سے بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ طیبہ میں ایک راستہ جا رہے تھے کہ علی مرتضی اور اونکے ساتھ امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اونسے ملے اور علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُنپر سلام علیک کہکر انکا ہاتھ پکڑ لیا اور امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما انکے دائین بائیں کھڑے ہو گئے عمر رضی اللہ تعالی عنہ بکاء و زاری میں تھے جو اونکو لاحق ہوا کرتا تہا - علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ یا امیر المومنین

Marfat.com

کیا شے تمکو رلاتی ہے؟ تو جواب میں کہا کہ ای علی مجھسے زیادہ کسکو رونا چاہیئے؟ اس امت کا امر امت میرے متعلق کیا گیا ہے۔ میں اسمیں حکم کرتا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میں خراب کرتا ہوں یا نیک کرتا ہوں؟ اسپر علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واللہ آپ ایسے ایسے عدل کرتے ہیں۔ اس سننے پر بھی عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا رونا نہ تھما۔ پھر امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے تکلم فرمایا اور انکی ولایت و عدل کا ذکر کیا۔ اوسپر بھی وہ روتے ہی رہے۔ بعدہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے مثل امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کے کلام کی تو آپکا رونا بس ہوا اور فرمانے لگے (یا بنی اخی) "ای میرے بھائی کے فرزندان تم دو نواسں امر کی (عدل و انصاف کی) گواہی دیتے ہو؟ اسپر امامین ہمامین سکوت کرکے اپنے والد بزرگ کیطرف دیکھنے لگے تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ تم دونوں گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں انتہی"۔ یہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے تو ایسے ارفع روحانی حالات تھے جن سے دنیا واقف ہی۔ اب انکی ایک نائب امیر کے حالات بھی دیکھیے کہ کیسے عالیشان تھے۔ جیساکہ عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کے حال سے ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عمیر بن سعد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ کو حمص پر عامل وامیر کرکے بھیجا۔ ایکبرس تک ونکی خبر نہ آئی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے خط لکھا کہ میرا یہ خط کے پہنچنے پر معہ مال مسلمین جو تمنے جمع کیا ہے چلے آؤ"۔ اسپر عمیر رضی اللہ تعالی عنہ اپنے تھیلی میں اپنا زادراہ اور کاسہ ڈالکر اور ظرف چرمین پانی کیلئے اور اپنا عصا لیکر پیادہ پا حمص سے روانہ ہوئے۔ حتی کہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے بحالیکہ انکا رنگ متغیر چہرہ غبار آلودہ اور بال لمبے ہوگئے تھے۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس پہنچے سلام علیک کہا۔ عمر رض نے حال پوچھا تو جواب دیا کہ "آپ نہیں دیکھتے کہ میں صحیح البدن طاہر البدن ہوں اور اپنا اسباب ٹھلے لایا ہوں۔ عمر رض نے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے؟ انکا خیال تھا کہ وہ کچھ مال لائے ہونگے۔ عمیر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میرے پاس میری تھیلی ہے اسمیں اپنا زادراہ رکھتا ہوں اور کاسہ ہے جسمیں کھاتا ہوں اور اس سے سر اور چادر دھوتا ہوں اور ظرف چرمین جسمیں وضو اور پینے کا پانی ہے اور عصا چلنے میں۔ اگر کوئی موذی پیش آوے تو کار آمد ہے۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ کیا تم پیادہ آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں کوئی سواری کا چارپایہ نہ تھا۔ عمر رضی اللہ تعالی عنہ

Marfat.com

کہا کیا تمہاری رعیت میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ تمسے سواری کا احسان کرتا؟ جواب میں کہا کہ
کسی نے نہیں دی اور نہ میں نے اونسے مانگی۔ عمر رضہ نے کہا کیسے برے مسلمان تھے جن سے تم آئے ہو
اسپر عمیر رضہ نے کہا آپ اللہ سے ڈریں اور سوائے خیر کے اور کچھ نکہیں اللہ تعالی نے آپکو غیبت سے
منع کیا ہے اور آپنے انکو نمازیں پڑھتے دیکھا ہے۔ عمر رضی اللہ نے پوچھا کہ تمنے اپنی امارت میں کیا بنایا
ہے؟ جوابدیا کہ آپکا کیا سوال ہے؟ عمر رضہ نے کہا سبحان اللہ۔ اسپر انہوں نے کہا کہ اگر مجکو یہ
خوف نہوتا کہ مجھسے ناراضی کا عملدرآمد ہوگا تو میں آپکو نہ بتلاتا۔ شہر میں پہنچکر میں نے اوسکی صلحاء
اہل کو جمع کیا انکے اموال کا انکو والی کیا اور محل پر اسکو رکھا اگر اسمیں سے کچھ آپکو پہنچتا تو آپکے
پاس لاتا۔ عمر رضہ نے پوچھا کہ تم کچھ نہیں لائے؟ جواب دیا کچھ نہیں۔ امیر المومنین نے حکم دیا کہ
عمیر رضہ کیلئے نشست بناؤ۔ اسپر کہا کہ یہ ایسی شئے ہے کہ میں آپکے لئے کبھی یہ عہدہ اور کام نہیں
لونگا اور آپکے بعد کسی کے لئے۔ واللہ میں اسمیں سلامت نہ بچا ایک معاہد نصرانی کو میں نے کہا اخزاک اللہ
(تجھے اللہ رسوا کرے) یہ بسبب امارت کی مجکو پیش آیا۔ یا عمر تحقیق میرے ایام کا بہت خراب حصہ
تہا جب میں آپ کا مصاحب بنا اسکے بعد جانیکا اوسنے اون پوچھا تو اجازت ملگئی اور اونکا مکان مدینہ
منورہ سے دور قبا میں تھا۔ چند روز بعد عمر رضی اللہ عنہ نے حارث کو کہا کہ عمیر بن سعد کے پاس یہ ایکسو دینار
لیجاؤ اگر بہت خستگی ہو تو واپس لے آنا اور اگر حال شدت سے تنگ ہو تو یہ دینار اونکو دیدینا۔
حارث اونکے پاس پہنچے تو عمیر اسوقت ایک دیوار کے پاس بیٹھکر اپنے قمیص کی جوئیں نکال رہے تھے
سلام علیک کہا۔ عمیر رضہ نے کہا آؤ بیٹھو اللہ تعالی تمپر رحم کرے۔ کہاں سے آئے ہو؟ حارث نے کہا
مدینہ سے۔ پوچھا کہ امیر المومنین کو تم نے کسحال میں چھوڑا؟ اوس نے کہا راضی خوشی۔ پہر پوچھا مسلمین کا
کیسا حال تہا اوسنے کہا راضی خوشی تھے پہر کہا کہ عمر حدود الہی قایم کرتے ہیں اوسنے جواب دیا کہ ہاں
اپنے بیٹے کو ... جرم پر سزا دی ہے اور وہ اس سزا میں فوت ہوا۔ یہ سنکر عمیر نے کہا یا الہی عمر
کی مدد کر میں اسکو شدید جانتا ہوں اور تیرے واسطے اسکو محبت کرتا ہوں حارث اونکے پاس تین یوم رہے
ایک روٹی جو کی انکو ملتی تھی وہ حارث کو کہلا دیتے اور خود گرسنہ رہتے تھے حتی کہ بھوک سے تکلیف پہنچی
تو حارث کو کہا کہ تمہارے سبب ہمکو بھوک لاحق ہوئی اگر جا سکو تو تم جاؤ۔ حارث نے دینار نکالکر دیئے
اور کہا کہ یہ امیر المومنین نے بھیجے ہیں اپنے کام میں لاؤ۔ اسپر عمیر رضہ نے چیخ مارکر کہا کہ انکو واپس لیجاؤ

Marfat.com

مجکو کچھ حاجت نہیں۔ اسپر عورت نے کہا کہ آپ لیکر انکو محل پر خرچ کردیں۔ تو کہا کہ میرے پاس کوئی شئے نہیں جسمیں انکو رکہوں۔ تو اونے اپنے پارچہ کے نیچے کے حصہ سے پہاڑکر ایک ٹکڑا دیا تو اسمیں وہ دینار رکہکر آپ گہر سے نکلے اور سب شہداء و فقراء کے بچوں کو تقسیم کر آئے۔ حارث نے واپس آنکر عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو حال سنایا۔ تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی عمیر پر رحم فرماوے۔ اسکے چند عرصہ بعد عمیر رض کا انتقال ہوا تو عمر رض کو اس واقعہ کا رنج ہوا اور آپ مع چند اصحاب چلکر قبرستان آئے۔ آپنے اصحاب سے کہا کہ ہر شخص کی جو آرزو ہو بیان کرے۔ ہر ایک نے کچھ کچھ بیان کیا جب عمر رض کی نوبت آئی تو فرمایا کہ میری تو یہ آرزو ہے کہ عمیر بن سعد جیسا شخص مسلمانوں کا امیر ہوا کرے انتہے" ۸ - اسلامی امامت و امارت سے صرف اسیقدر مقصود و مدعا نہیں ہے کہ وہ سے دنیادار بادشاہوں و امیروں کی طرح جائداد - وزیور - باغات - محل مکانات - مقبرے مینار - گھنٹہ گہر (کلاک ٹاور) اور مینار روشنی (لائیٹ ٹاور) وغیرہ غریبوں کے مال سے ہزارہا روپے خرچ کرکے اپنی تفریح طبع و یا اپنی یادگار کے لئے بنالیں جیسا کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد ادا کیا مبارك للعبد فی ماله حبله فی الماء والطین - النفقة کلها فی سبیل الله الا البناء فلا خیر فیه آپنے ایک شخص کے بلند قبہ بنانے پر اپنے اسکے سلام سے اعراض فرمایا تو اونے اسمیں آپکی خفگی سمجھکر اوس عمارت کو گرا کر زمین کے برابر کردیا۔ تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ کل عمارت بنانے والی پر وبال ہے مگر وہ جو بالا بد منہ ہو وغیرہ احکام کی پرواہ نکرکے اگر دنیادار بادشاہوں و امیروں نے بنائے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے بھی اسیطرح ایک یادگاری بنا منارۃ المسیح جسمیں گہڑی جنگل میں وقت بتانیکو اور لالٹین دور دور تک روشنی جانیکو لگائی جاتی تعمیر کرنیکے واسطے دس ہزار روپیہ کے چندہ کے لئے دس صفحہ کا اشتہار ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ع معہ نقشہ منارہ شایع کیا ہے۔ اسلامی ارشاد و احکام کے مطابق تو امارت و امارت ایک اہم و مشکل کام ہے جو ہر ایک محض زبانی باتیں بناکر حساب و کتاب پورا کرنیوالے سے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہر ایک میں اسکی لیاقت و استعداد ہے۔ اور نہ سوا ربانی عالیشان - روحانی لوگوں کے ایسا امامت و امارت کا اہل ہے۔ دیکہہ لیجئے حقیقی و اصلی بانی امامت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔ پہر امیر المومنین ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کی۔ پہر امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی کہ اُنہوں نے اپنے عہد امامت میں اپنے گہر کے لئے کسقدر زیور بنائے ہو یا دوسری جائدادیں

مکانات و یا یادگاری مینار کبھی بنائے ؟ ہرگز ہرگز ان امور کا نام و نشان ان بابرکت ور حمت الٰہی والے عہد امامت میں جنکی پیروی مسلمانوں پر فرض ہے آپکو نہیں ملیگا۔ ہاں دنیاوی امیروں اور سلطنتوں میں یہ سب کچھ باَفراط موجود و قایم ہے۔ لیکن وہ قابل سند و قابل اتباع ہرگز کبھی نہیں ہوسکتا۔ ۹۔ اپنی زبان سے اپنی مدح و ثنا بیان کرنیکی نسبت یہ عرض ہے کہ اگرچہ یوم حنین میں سید الاولین و الاخرین شارع علیہ افضل الصلوٰت والتحیات سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے خلق اللہ کو حق پہنچانیکے لئے نہ فخر یہ فرمایا تھا۔ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور دوسرے موقع پر انا سید ولد آدم ولا فخر وغیرہ وغیرہ۔ نیز صحابہ کرام کے مناقب بھی کبھی کبھی سراپا صدق بیان فرمائے لیکن ایسے مواقع بہت ہی کم ہیں اور پھر اونکے ساتھ ہی اپنی ذات مبارک واطہر کے لئے جو واقعاً صحیح و سچے طور پر مجمع فضائل و صفات حمیدہ و کمالات پسندیدہ و برگزیدہ تھی جب کسی ایک نے خیر البریہ کہا تو جواب میں فرمایا۔ ذاک ابراھیم علیہ السلام اور فرمایا لا تطرونی کما اطرت النصاری ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ و رسولہ۔ اور وفد بنی عامر کے۔ انت سیدنا۔ کہنے پر فرمایا السید اللہ اور جب انہوں نے کہا کہ افضلنا فضلاً و اعظمنا طولاً تو جواب فرمایا قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان پھر فرمایا ما ینبغی لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی۔ من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب۔ اور نصیحاً فرمایا ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد۔ رواہ مسلم۔ الناس کلھم بنو آدم و آدم من تراب۔ پس انجر لات کا یہاں مرزا صاحب کی حالات سے قیاس قیاس مع الفارق ہے وہاں اپنی مدح و تعریف ناگوار اور یہاں یہی پسندیدہ و خوشگوار۔ وہاں اوسکی ممانعت یہاں حث و ترغیب و اجازت۔ وہاں اپنی مدح تو بجائے خود ایک دوسرے کی مدح و ثنا سے بھی پرہیز و تحذیر میں اصرار۔ یہاں اکثر کتب و اشتہارات کا یہی مضمون و یہی پرداو مدار۔ ۱۰۔ شاید کثرت و غلو فی المدح میں مرزا صاحب سلئے خود بدولت کو معذور و مجبور خیال فرماتے ہوں کہ آپ کی ایک جان اور متعدد مناصب یعنی مثیل مسیح۔ عیسی ابن مریم موعود علیہ السلام۔ مہدی مسعود۔ مجدد۔ محدث۔ امام الزمان۔ مرسل من اللہ وغیرہ سو اگر ہر ایک منصب کیلئے ایک ایک بھی مدح ہو تو لاچار کئی مناقب کا مجموعہ ہو جاتا ہے لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ اپنی مدح سرائی و خود ستائی کی کوئی حد بھی مقرر ہے یا نہیں؟

Marfat.com

ہادی جن وانس علیہ الصلوۃ والسلام وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کا تو ارشاد فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی پر ہمیشہ عملدرآمد تھا کہ ایک شخص کی ثنا کے موقع پر فرمایا اھلکتم او قطعتم ظہر الرجل - ویحک قطعت عنق اخیک او صاحبک وغیرہ - ایک شخص نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی مدح کی تو مقداد رض نے اوسکی مُنہ میں مٹی ڈالدی اسپر امام المسلمین عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے دریافت فرمایا تو اونہوں نے رسول اللہ صلعم کا حکم اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب سُنادیا - ۱۱ - امیر المومنین وامام المسلمین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا "المدح ہو الذبح" یعنی کسیکی مدح کرنا اسکو ذبح کرنا ہے ایک شخص نے انکی ثنا کی تو آپنے فرمایا کہ "تو مجکو اور اپنے آپ کو ہلاک کرتا ہے"؟ اور آپ اس امر مین ایسے محتاط تھے کہ اگر کوئی مدح وثنا کر بیٹھے تو اُسکا اثر زائل کرنیکی فکر وعلاج میں مصروف ہوجاتے - چنانچہ زید بن ثابت رض فرماتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو سات پیوند اونکی چادر پر لگے ہوئے دیکھکر مین بحالت گریہ اپنے گہر کو آیا - پہر جب گہر سے نکلا تو راستہ میں عمر رض کو مشک پانی کی کاندہے پر اوٹہائے ہوئے لئے جاتے دیکھکر مینے کہا یا امیر المومنین - اسپر آپنے مجہے فرمایا کہ کچہہ نہ بولو میں تمہیں بتلاؤنگا پس میں اُنکے ساتھ ہولیا حتی کہ آپنے وہ پانی ایک بڑہیا عورت کے گہر ڈالدیا - پہر ہم آپکے مکان کو پہرے تو اسبارہ میں اُن سے ذکر کیا تو آپنے کہا کہ تمہارے جانیکے بعد میرے پاس ملک روم کا وکیل اور فارس کا وکیل وفد آئے اور اونہوں نے کہا کہ یا عمر تمہاری نیکی بہت کیلئے ہے - اور بیشک لوگ تمہارے علم وفضل وعدل پر متفق ہیں جب وہ (یہ تعریف ومدح کرکے) چلے گئے تو مجھ میں بھی جیسا کہ بشر مین داخل ہوتا ہے (عجب) داخل ہوا - پس میں اوٹھا اور (علاجاً) اپنے نفس سے ایسا معاملہ کیا - ۱۲ - حدیث شریف عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم قال ثلث منجیات وثلث مہلکات فاما المنجیات فتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ والقول بالحق فی الرضاء والسخط والقصد فی الغنی والفقر واما المہلکات فھوی متبع وشح مطاع واعجاب المرء بنفسہ وھی اشد ھن کی ہدایات کے مطابق عمر رض عجب نفس کے علاج کیطرف اہتمام سے اکثر متوجہ رہتے تھے جیسا کہ محمد بن عمر المخزومی نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ عمر رض نے الصلوۃ جامعۃ کی منادی کرائی جب لوگ جمع ہوئے اور کثرت ہوئی تو آپ منبر پر چڑھکر اللہ تعالی کی حمد وثنا جسکے وہ لایق ہے کی اور محمد

Marfat.com

پر صلوٰۃ بھیجکر فرمایا - ای لوگو تحقیق تمنے مجکو دیکھا ہے کہ مین اپنی خالات بنی مخزوم کا نوکر چرواہا تھا وہ مجکو مٹھی بھر کھجور خشک وغیرہ دیتیں اور میں اپنی ایام گذاری کرتا فقط یہ کہکر آپ منبر سے اُتر آئے تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ "یا امیر المومنین آپنے سوا ذلت اپنی نفس کے اور کچھ نہیں کہا" - اسکے جواب میں فرمایا "ای ابن عوف خلوت میں میرے نفس نے مجھسے کہا کہ "تو امیر المومنین ہے پس تجھسے یہاں کون افضل ہے" اسلئے مینے چاہا کہ نفس کو اسکی اصل سمجہا دوں تاکہ وہ پہچان لے" انتہے - اُنہی سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اوس حج سے واپسی پر جسکے بعد پھر آپنے حج کا موقع نہیں پایا فرمایا کہ "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور اسکی سوا کوئی معبود نہیں وہ جسکو جو چاہتا ہے عطا کرتا ہے - میں اس وادی ضجنان میں خطاب کے اونٹ چرایا کرتا تھا اور وہ تیز و تندخو مزاج تھے میرے کام پر مجکو عتاب بھی کرتے - اور قصور پر مجکو مارتے بھی اور اسیطرح مین صبح و شام گذارتا اور سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہ تہا جس سے خطاب ڈرتے - انتہے" ۱۳ - عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج ہر سال کرتے اور خود میر قافلہ ہوتے - بارہا مدینہ منورہ سے مکہ شریف تک حج وغیرہ کا سفر کیا - کبھی خیمہ و شامیانہ ساتھ نرکھا جہاں ٹھہرے کسی درخت پر چادر کپڑا ڈالکر اسکے سایہ میں پڑ رہتے - ایکدفعہ تک گھر میں رہے - باہر آئے تو لوگ انتظار کر رہے تھے معلوم ہوا کہ پہننے کو کپڑے نہ تھے اسلئے اُنہیں کپڑوں کو دہو کر سوکھنے کو ڈالا تھا سو جب خشک ہو گئے تو وہی پہنکر باہر نکلے انتہے وغیرہ - ۱۴ - اب مرزا صاحب و اُنکے مریدین غور کریں کہ یہ حالات احتیاط و تعظیم امر اللہ و خشیت اللہ و زہد فی الدنیا وغیرہ ان حق و صادق امام الزمانان موصوف الصدر میں متحقق ہیں اونکی نام و نشان و شائبہ کا بھی کبھی مرزا صاحب کی زبانی امام الزمانی میں پتہ لگا ہے؟ و یا کبھی کچھ بھی ظہور ہوا ہے؟ ہرگز نہیں - بلکہ جو کچھ ظاہر ہوا وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بزبان خود بدعاوی و تبقار برگونا گون امام الزمان بنکر یہانتک بلند پروازی کی کہ دنیا میں کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے - امام الزمانی کی لاٹھ اوٹھا کر سبکو بھیڑ بکری کی طرح آگے رکھہ لیا ہے - اور درات تحقیر و توہین سب و شتم لعن و طعن مومنین و مسلمین و دیگر مخلوق و فراہمی مال و جایداد میں مصروف ہیں کوئی تو غور و تامل سے سوچے اور ارشاد قرآن مجید افلم یسیروا فی الارض فتکون لہم قلوب یعقلون بہا او اذان یسمعون بہا ج فانہا لا تعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور کے وعید سے خوف کرے - ۱۵ - مرزا صاحب کو زبان خود اپنی علم

Marfat.com

عقل پر دعوے و ناز تو بہت ہے۔ لیکن جس کو چہ اخلاص فقر و فنا و عبودیت سے ناواقف ہوں اسمیں بیچارے معذور ہیں اس احتیاط و خشیت اللہ و علم عیوب و فریب نفس سے ماہر ہوتے ہیں۔ عارفین۔ کاملین۔ متبعین شریعت و احکام کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم۔ اور جنکا محض زبانی ہی حساب و کتاب ہو۔ ہدایات رسول اللہ صلعم اذا رایتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب۔ و اعجاب المرء بنفسه وھی اشدھن۔ المدح ھو الذبح وغیرہ وغیرہ پر نظر ہی نہو یا کسی سبب انکی پرواہ نہو وہاں تو یہی حال ہوگا اور اسی سبب سے مرزا صاحب نے ان سب احکام و امور کو نسیاً منسیا کرکے ایسا تعزز کیا ہے۔ کہ خودستائی اور تعریف و توصیف میں کتابیں و اشتہارات شایع کرنے پر بھی بس نہیں۔ پاک و ممتاز جماعت کہکر اور نام لے لیکر مدح و ثنا ہوتی رہتی ہے

۱۶۔ بزبان خود امام صاحب تو خیر بہت عالی حوصلہ اور اوس مدح و ثنا کے مصنف و موجد اور اپنے ہاتھوں سے اوسکو لکھنے والے ہیں۔ لیکن مریدین بھی ماشاء اللہ ہر ایک ارشاد مرشد کو خواہ موافق شریعت ہو خواہ مخالف آمنا و صدقنا کہکر نوش جان فرماتے جاتے ہیں۔ اور کوئی بھی اپنے نفس سے مطالبہ نہیں کرتا کہ یہ میری مدح و ثنا صحیح ہے کہ نہیں؟ اور مجھکو اس سے نفع ہے کہ نقصان؟ اسمیں شک نہیں کہ پیر کی نسبت عادات و اخلاق کا اثر مریدین پر ضرور ہوتا ہے۔ لیکن جو صاحب اپنے آپ کو ماہر قرآن و حدیث و عالم جانتے ہیں و یا اس نام سے پکارے جاتے ہیں اونکو تو ضرور آنکھیں کھولنی چاہئیں۔ کہ آیا یہ امور موافق تعلیم و ہدایت قرآن مجید و حدیث شریف ہیں یا نہ؟

۱۷۔ ہاں اباحت مدح میں بھی احادیث وارد ہیں۔ لیکن وہ کمال ایمان و یقین و ریاضت نفس و معرفت تامہ والوں کے واسطے ہیں جو فتن نفس سے واقف و مامون ہوں۔ سو یہاں اگر کل جماعت کا ایسا ہی علو و ارفع حال ہوتا تو کچھ مضائقہ نتھا لیکن بظاہر تو اسکا کچھ ثبوت و وجود نہیں بلکہ معاملہ برعکس ہے۔ خود امام صاحب کی جوش تعلی کی یہ حالت ہے جو بیان ہو چکا ہے اور قریب کا ذکر ہے۔ کہ ایک قدیمی مخلص خیر خواہ دوست کی محض بنظر خیر خواہی و محبت مجرد اتنا لکھنے پر کہ "نفس امارہ کو چھوڑ دو" برافروختہ و مشتعل ہوگئے اور اب اُس دوست کی خدمات و احسانات سب فراموش کرکے مخالف ہوکر علانیہ تبرا بازی بذریعہ اشتہارات شروع کردی ہے سبحان اللہ احکام شرعی کی کیسی رعایت ہے اور مریدین تعظیم و تکریم میں

اسقدر غالی و بڑہے ہوئے ہین کہ بر ملا بیدہڑک کہتے ہیں کہ "یہیں حضرت میں نفس ہے" معاذ اللہ یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ تمام جہان کے حضرات کی حضرت ہادی علیہ الصلوۃ والسلام تو خود دعا فرماویں کہ اللھم رحمتک ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح شانی کلہ لا الہ الا انت - اور یہان انکے حضرت امام صاحب کو نفس سے نسبت کرنا ہی نہایت گناہ ہے یہ بہی عجب فہم و اتباع رسول اللہ صلعم ہے - ۸ا - ایک دوسرے موقع خیرخواہی و درخواست پر کہ مولوی نور الدین صاحب ایک روز کیواسطے یہان تشریف لے آویں" اوسپر مرزا صاحب نے خفگی سے فرمایا کہ لکھ دو اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبۃ الدار گرچہ یہ جواب ایام گذاری و جماعت مریدین کی استقامت سے جمع رہنے کے لئے تو عمدہ سبق ہی لیکن ارادہ الٰہی ہرگز کسی سے رک نہین سکتا - ایک تیسرا موقع وہ ہی جہان ایک خواب نوم کی حالت کی بے اختیاری فقرہ پر اسقدر ناراضگی فرمائی کہ ایک کتاب تحریر کرکے شایع فرمادی یہ سب جوش و غصہ بظاہر نتیجہ مدح و ثنا کے عادی ہونیکا ہے کہ ذرا سا خلاف نفس بہی گوارا نہیں ہو سکتا - ورنہ اہل اللہ تو نہایت صاحب وقار بردبار متحمل و صابر و عفو و درگذر کرنیوالے ہوتے ہیں جیساکہ مرزا صاحب کو بزبان خود اُن سب اخلاق فاضلہ کا دعوے ہے - ۱۹ - پس جب خود امام صاحب کا یہ حال ہی تو دوسرے مریدین کا اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے کہ مدح و ثنا اونکی حق میں اور اونکی تزکیہ نفوس کے لئے کسقدر مفید و ضروری ہے؟ نفوس کو تو مدح و ثنا ضرور خوش آمدہے لیکن مسلمانوں کو شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام مذکور الصدر کی تعظیم و تکریم و تعمیل تو ضرور مد نظر ہو کر اوس سے پرہیز چاہیئے وما علینا الا البلاغ - ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم -

فصل ۴ - ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ و ۲۵ - اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں کہ جبکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بہر گئے تھے اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تہا - ایسا ہی مسیح کے نزول کے بارہ میں نہایت غلط خیال پہیل گئے تھے اور اس عقیدے میں اختلاف کا یہ حال تھا کہ کوئی حضرت عیسی کے حیات کا قایل تھا اور کوئی موت کا اور کوئی جسمانی نزول مانتا تھا اور کوئی بروزی نزول کا معتقد تہا کوئی دمشق میں اونکو اتار رہا تہا اور کوئی مکہ میں اور کوئی

Marfat.com

بیت المقدس میں اور کوئی اسلامی لشکر میں اور کوئی خیال کرتا تھا کہ ہندوستان میں اوترینگے
پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنیوالے حکم کو چاہتے تھے۔ سو وہ حکم میں
ہوں میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے اور نیز اختلافات کے دور کرنیکے لئے بھیجا گیا ہوں
ان ہی دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں۔ میرے لئے ضروری نہیں تھا کہ
میں اپنی حقیقت کی کوئی اور دلیل پیش کروں کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے۔

جواب۔ جیسے خیالات اوّل سے چلے آتے ہیں اور جو جزوی اختلافات مسایل میں ہیں وہ
ابتک بدستور ویسے ہی ہیں۔ ۲۔ مرزا صاحب اپنے اختلافات پر بھی نظر کریں کہ پہلے مسیح علیہ السلام
کے دوبارہ دنیا میں ظاہری و جسمانی طور پر خلافت سے آنیکے آپ قائل تھے ازالہ صـ۱۹۷ و ۱۹۸ جسکو
اب دوسرے قالب میں ڈھالکر خود بدولت کو انکی جگہ آیا ہوا بیان کرکے پہلے قول کو رد کیا ہے۔ ازالہ صـ۱۹۳
میں لکھا ہے کہ میرا یہ دعوے نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا ممکن ہے کہ کسی
آیندہ زمانہ میں خاصکر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہوجاوے" پھر صـ۱۹۹ و ۲۰۰ میں
کہا ہے میں نے صرف مثیل مسیح ہونیکا دعوے کیا ہے میرا یہ بھی دعوے نہیں کہ صرف مثیل
ہونا میرے پر ہی ختم ہوگیا ہے بلکہ ممکن ہے کہ آیندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل
مسیح آجائیں ہاں اس زمانہ کیلئے میں مثیل مسیح ہوں۔ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجاوے
جسپر حدیثوں کے بعض الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز دنیا کی بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا انتہے چنانچہ
مولوی نورالدین صاحب نے بھی اپنی خط ملحفہ اخیر ازالہ صـ۱۲ میں اس مثیل مسیح ہونیکی
تصدیق کی ہے اور لکھا ہے کہ تب میں نے (مرزا صاحب سے) عرض کیا کہ ایسی صورت میں احادیث
کے باعث لوگ کیوں اشکال میں پھنسے ہوئے ہیں؟ انتہے۔ اب وہ اس مثیل ہونیکو چھوڑ کر اصل
مسیح موعود ہونیکے دعویدار ہیں نتائج جسکا احادیث میں ذکر ہے اسکو قادیان میں تعمیر کرنیکی
فکر میں ہیں اور ابھی نہ معلوم آگے چلکر کیا کیا تغیر و تبدل کرتے رہینگے۔ اس تذبذب اختلافات
کو غور سے دیکھیں کہ جب خود بدولت کو کسی جگہ استقامت و قیام و قرار ہی نہیں ہے تو آپ
دوسروں کے اختلافات کا کیونکر اور کسطرح فیصلہ کرینگے؟ ۳۔ مرزا صاحب فرمادیں کہ خود بدولت نے کونسا
غلط خیال دور کرکے کونسا اختلاف دور فرمایا ہو کس عقیدہ کو اختلاف سے خالی کیا ہے؟ بظاہر تو آپنے بجائے

مسلمانونکی حال پر یہ مہربانی کی ہے کہ اونکے قدیمی مسلمہ اصول جو نصوص بینہ پر مبنی تھے
اور جنکی تصدیق قرآن مجید و حدیث شریف کرتے تھے مرزا صاحب نے خواہ نخواہ اونکی
مخالفت میں اپنے تراشیدہ حقایق و معارف بیان کرکے اور بیسیوں اختلافات اونمیں
ڈالکر اونکی جنگا مشتی باہم کرادی ہے جسکے لئے وہ غریب اونکو دعائیں دیتے ہیں کہ اللہ تعالے
آپکو اسکی جزا دیوے - ۴ - اللہ جل جلالہ نے جب کبھی کسی مرسل کو کسی کام کے پورا کرنے
کو بھیجا ہے تو وہ کام ضرور بالضرور اوس بزرگ کے ہاتھ سے اللہ عز و جل نے پورا کرکے اوسکی
صداقت و عزت ثابت و قایم فرمادی ہے - اب مرزا صاحب فرماویں کہ جب آپ کسر صلیب
و اختلافات دور کرنیکے لئے بھیجے گئے ہیں تو پھر اتنا ایک اختلاف بھی دور کیوں نہیں ہوا؟
بلکہ اور اون میں زیادتی کیوں ہوئی؟ اور کسر صلیب کا پتہ و نشان دیں کہ کہاں ہوئی؟ و یا وہ محض
زبانی برا بھلا کہنے اور مسیح علیہ السلام کی تحقیر و بے ادبی کو کسر صلیب سمجھتے ہیں؟ معاذ اللہ
بظاہر تو بجائے کسر کے وہ قوی و مضبوط دکھلائی دیتی ہے - اور یہ تو ترقی معکوس و الا اولٹا
اثر پڑا حالانکہ ربانی و الٰہی احکام و ارادوں میں تو ایسا کبھی نہیں ہوا - ۵ - یہ دلیل بھی مرزا
صاحب نے عجب بیان فرمائی کہ ضروری نہیں کہ میں اپنی حقیت کی کوئی اور دلیل پیش کروں
کیونکہ ضرورت خود دلیل ہے"۔ توجہ فرماویں کہ ایک شئے کی ضرورت سے کیا وہ شئے بھی موجود ہو جاتی
ہے؟ اور کیا ایسا قبول کیا جاتا ہے (۱) مثلاً ایک نابینا کو بینائی کی ضرورت ہے تو کیا اس ضرورت سے
اوسکی بصیرت و بینائی بھی موجود ہو گئی؟ (۲) خشک سالی میں پانی و باران رحمت کی کسقدر
ضرورت ہوتی ہے - تو فرمایئے کہ مجرد ضرورت ہونیسے بغیر پانی و بارش کے وہ خشک سالی رفع ہو جاتی
ہے؟ ہرگز نہیں - اگر ایسا ہو تو قحط وغیرہ کبھی نہوا کرے - (۳) - یا ایک ضال و مضل کو ہدایت
کی ضرورت ہے تو کیا مجرد اس ضرورت کی ہونیسے وہ بغیر توبہ و استغفار و آمنوا و عملوا الصلحٰت
کے ہدایت یافتہ کہا جاویگا؟ (۴) یا حقیقی مثال سردار بہادر سید امیر علیشاہ صاحب سالدار
میجر کی ضرورت فرزند کی لیجئے کہ اونکو کیسی آرزو و ضرورت ہے کہ امیدہندگان کے طمع پورا کرنے
سے بھی اونہوں نے اپنی نیکی فیاضی و فراخ حوصلگی کو دریغ نہ کیا تو کیا اس ضرورت سے قبل اسکے
کہ علی کل شئی قدیر انکو فرزند عطا فرماوے - تو اونکی فرزند موجود ہو گیا کہا جاویگا؟ غور فرماویں

(۵)۔ پھر دور سجائیں خود اپنے خاص الخاص مرید و حاضر باش مصاحب کے ہی حال پر نظر کریں کہ اُنکو ایک چشم و ایک ٹانگ کی درستی کی کیسی سخت حاجت و ضرورت ہے تو کیا مجرد اس ضرورت کے باعث اونکی بصارت و رفتار درست ہو کر شکایت رفع ہو گئی؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ آپکی تواضع و خاطر داری کی بدولت اونکا جسم بھاری ہو کر تکلیف اور زیادہ ہو گئی ہے۔ (۶) غور کیجیے مجرد ضرورت سے اوس شے کا وجود متحقق نہیں ہوتا علاوہ ازیں مرزا صاحب نے تو خود اس امر پر ہونا چاہئے وسے ہیں بڑا فرق ہے اپنی براہین میں طول طویل بحث کرکے لکھا ہے کہ عقل زیادہ سے زیادہ ایک چیز کی ضرورت ثابت کرتی ہے۔ لیکن یہ اوسکی وسعت نہیں کہ وہ دکھلاوے کہ وہ شے درحقیقت موجود بھی ہے۔" پھر اب یہ کیسا تغیر و تبدل ہوا کہ اُس اپنی دلیل کو باطل ٹھہرا کر مجرد ضرورت ہی کو اُسکے موجود ہونیکی دلیل ٹھہرا دیا۔ سبحان اللہ یقلب اللہ اللیل والنہار۔ وقولہ تعالیٰ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔

فصل ۸۵۔ ضرورۃ الامام ص۲۵ لیکن پھر بھی میری تائید میں خدا تعالیٰ نے کئی نشان ظاہر کئے ہیں اور میں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنیکے لئے حکم ہوں ایسا ہی وفات حیات کے جھگڑے میں بھی میں حکم ہوں اور میں امام مالک ابن حزم اور معتزلہ کے قول کو مسیح کی وفات کے بارہ میں صحیح قرار دیتا ہوں اور دوسرے اہل سنت کو غلطی کا مرتکب سمجھتا ہوں سو میں بحیثیت حکم ہونیکے ان جھگڑا کرنیوالوں میں یہ حکم صادر کرتا ہوں کہ نزول کی اجمالی معنوں میں یہ گروہ اہلسنت کا سچا کیونکہ مسیح کا بروزی طور پر نزول ہونا ضروری تھا ہاں نزول کی کیفیت بیان کرنے میں اون لوگوں نے غلطی کھائی ہے وغیرہ اور مسیح کی وفات کے مسئلہ میں معتزلہ و امام مالک و ابن حزم وغیرہ ہمکلام اونکی سچے ہیں کیونکہ بموجب نص صریح آیت کریمہ فلما توفیتنی کے مسیح کا عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے وفات پانا ضروری تھا۔ یہ میری طرف سے بطور حکم کے فیصلہ اب جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا وہ اوسکو قبول نہیں کرتا جسنے مجھے حکم مقرر فرمایا ہے

جواب۔ مرزا صاحب کی تائیدی نشانوں کا ذکر کچھ تو عرض ہو چکا ہے اور کچھ آیندہ ہوگا اونکا اختیار ہے کہ اپنے مونہہ کچھ بنکر جو چاہیں کہہ جائیں۔ معتزلہ وغیرہ کو سچے اور گروہ اہل سنت وجماعت کو غلطی کا مرتکب سمجھیں کون روک سکتا ہے؟ آزادی ہے اور وفات حیات و نزول

Marfat.com

میں بھی جو دل پسند و موافق مدعا ہو حکم صادر فرما دیں۔ لیکن یہ تو سوچیں کہ جب مسلمانوں کو آپکی قوت و لیاقت فیصلہ دربارہ نزول ملائکہ جبرئیل علیہ السلام وغیرہ نیز آمد شیطان۔ تعریف لیلۃ القدر جواز مسئلہ تصویر وغیرہ امانت و دیانت معلوم ہو چکی کہ سراسر خلاف احادیث صحیحہ و مشاہد عینیہ عملدرآمد صحابہ کرام ہیں۔ تو پھر وہ فیصلہ مرزا صاحب کو کس وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے؟ خصوصاً درانحالیکہ قرآن مجید و احادیث شریف و سواد اعظم امت مرحومہ بھی مرزا صاحب کے مخالفت میں اونکے ہمراہ ہو۔ ۲۔ سیدنا مسیح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کے حیات و نزول وغیرہ کے متعلق بھی کچھ عرض ہو چکا ہے۔ پھر حسب مدعا و پسند خاطر فیصلے اپنے و اپنے متعلقین کے حق میں جسطرح مرزا صاحب کرتے ہیں کہ کل فضائل و کمالات و مناصب محدثیت۔ مجددیت۔ مسیحیت۔ مہدویت۔ افضلیت بر بعض انبیاء وغیرہ سب کچھ اپنی ہی ذات کیلئے خاص و محدود کرنے۔ اگر کچھ باقی بچے تو وہ بھی اپنے ہی گھر اپنے صاحبزادہ کیواسطے رہیں جیسا کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت و الا آسمان سے اترنیگا زمین والوں کی راہ سیدھی کریگا۔ اسیر و نکو رستگاری بخشیگا شبہات کی زنجیر و نکو مقید و نکو رہائی دیگا فرزند دلبند گرامی و ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء ازالہ صـ۱۵۶۔ اپنے بھائی صاحب کو بعد وفات قرآن مجید میں انا انزلنہ قریبا من القادیان پڑھنیوالا اور اسطرح اپنے گانو قادیان کا نام بھی قرآن مجید میں مثل مکہ شریف و مدینہ منورہ دائیں صفحہ پر شاید نصف کے قریب ہونا ازالہ صـ۷۷۔ اپنی اہلیہ ثانیہ کیواسطے مثل ازواج مطہرات رسول اللہ صلعم کے ام المومنین کا لقب اخباروں میں مشتہر فرمانا وغیرہ۔ سب کچھ اپنے ہی حق میں فیصلہ کرنا کچھ مشکل امر نہیں ایسے فیصلے تو ہر کس و ناکس آسانی کر سکتا ہے۔ لیکن مدح و تعریف کے لایق تو وہ فیصلے ہیں جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کو مقدم کرکے خواہ اپنی نفس و متعلقین کے خلاف اور باعث تکلیف ہی ہوں کئے جاویں جیسا کہ امیر المومنین و امام المسلمین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے کئی ایسے فیصلے مروی ہیں مثلاً (۱) ایام خلافت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ نے زید بن ثابت رضؓ کے پاس مقدمہ دائر کیا عمر رضؓ بحیثیت مدعا علیہ جوابدہی کو حاضر ہوئے زید رضؓ نے تعظیم دی تو آپنے فرمایا کہ یہ پہلی ناانصافی ہے جو تمنے کی یہ کہکر آپ اپنے فریق کے برابر بیٹھ گئے۔ مقدمہ میں کچھ ثبوت نہ تھا اور عمر رضؓ کو دعوی سے انکار تھا ابی رضؓ کے حسب قاعدہ عمر رضؓ سے قسم چاہنے پر زید رضؓ نے اونکی رتبہ کا پاس کرکے ابی رضؓ سے

Marfat.com

درخواست کی کہ امیر المومنین کو قسم سے معاف رکھو۔ اسپر عمر رضہ اس طرفداری پر نہایت رنجیدہ ہوئے اور زید رضہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جبتک تمہارے نزدیک ایک عام آدمی اور عمر برابر نہوں تم منصب قضا کی قابل نہیں سمجھے جاسکتے"۔ (۲) عبید اللہ بن عباس راوی ہیں کہ عباس رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک پرنالہ (مخرج آب) عمر رضہ کے راستہ پر تہا۔ جمعہ کی روز عمر رضہ لباس پہنکر نکلے۔ اس روز عباس رضہ کیواسطے ایک چوزہ ذبح ہوا تہا۔ جب اوس میزاب (پرنالہ) کے برابر پہنچے تو پانی وخون چوزہ کا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے کپڑوں پر پڑا۔ تو آپنے اوس میزاب کو اوکھاڑ دینے کا حکم دیا اور خود واپس آکر دوسرے کپڑے بدلے اور آنکر لوگوں کے ساتھ جمعہ پڑہا۔ بعد عباس رضہ نے آنکر کہا کہ واللہ وہ میزاب اسی جگہ تہا جہاں رسول اللہ صلعم نے اوسکو رکھا تہا یہ سنکر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون کو قسم دی کہ آپ کسی اور کام سے پہلی اسکو اسی جگہ لگائیں جہاں رسول اللہ صلعم نے اسکو رکھا تھا۔ پس عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے ویساہی کرلیا۔ (۳) وعن عمر انہ فرض لاسامۃ فی ثلثۃ الاف وخمسمائۃ وفرض لعبد اللہ بن عمر فی ثلثۃ الاف فقال عبد اللہ بن عمر لابیہ لم فضلت اسامۃ علی فواللہ ما سبقنی الی مشہد قال لان زیدا کان احب الی رسول اللہ صلعم من ابیک وکان اسامۃ احب الی رسول اللہ صلعم منک فاثرت حب رسول اللہ علی حبی رواہ الترمذی۔ (۴) اسیطرح کا ایک اور واقعہ ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے شفا بنت عبد اللہ العدویۃ کو بلا بہیجا۔ اونہی کہا کہ جب میں گئی تو عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص کو دروازہ پر ملی ہم دونوں اندر گئیں اور ایک ساعت باتیں کیں۔ عمر رضہ نے ایک فرش منگوا کر اوسکو دیدیا پہر دوسرا اسکے سوا منگوا کر مجکو دیا۔ اسپر میںنے کہا کہ افسوس ہے یا عمر میں اسلام میں اوس سے اول۔ پہر تیرے چچا کی لڑکی مجکو آدمی بہیجکر بلوایا اور وہ خود بخود آئی۔ اسپر عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ وہ (فرش) تیرے ہی واسطے نکلوایا تہا۔ جب تم باہم آئیں تو مجکو یاد آیا کہ وہ بہ نسبت تیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقرب ہے اسلئے وہ اسکو دیا گیا۔ انتہے"۔ (۵)۔ اپنے فرزند ابوشحمہ جسکا نام عبد الرحمن تہا ایک جرم پر اونپر حد قایم کرکے کوڑے لگائی جس سبب انکا انتقال ہوا۔ دیکھئے شریعت کی بجاآوری میں فدرہ تساہل نہیں کیا۔ اور نہ قرابت ومحبت کی کچھ پرواہ کی۔ اسیطرح

Marfat.com

قدامہ بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں حاضر تھے اور عبد اللہ بن عمر وام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خال تھے اُنکے استعمال مسکر پر اُنپر شرعی حد قایم کرکے کوڑے لگائے اور رشتہ قرابت کا کچھ لحاظ نکیا۔ قدامہ ناراض ہوکر چلے گئے جب حج سے واپس آئے تو عمر رضنے ان سے صلح کی۔ ۴۳۔ غور فرمائیے کہ انصاف والی حق وبے رورعایت والے فیصلہ یہہ ہیں۔ اور مرزا صاحب تو عمر رض چہوڑ ابوبکر رض سے بہی خود بدولت کو کہین اعلیٰ بتلاتے ہیں تو پہر عدل وانصاف بھی بدرجہا اون سے بڑہکر چاہیے۔ اور مفید مطلب ودل پسند فیصلوں کی مثال تو ایسی ہے جیسے ایک نادار شخص کے دعوی رسالت و نزول وحی پر ایک مَیں نے اوسکو بہوکہا سمجھکر باورچیخانہ میں رہنے کا حکم دیا چند عرصہ بعد ملنے پر اوسکو پوچھا کہ اب کیا وحی آتی ہے اوسنے جوابدیا کہ ابتو یہی حکم ہوتا ہے کہ باورچیخانہ سے باہر مت نکلو۔ سو ایسے فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہر ایک حاجتمند کرسکتا ہے۔ ۴۴۔ حیات ووفات کی بارہ میں مرزا صاحب نے مولوی محمد بشیر صاحب قاضی محمد سلیمان صاحب شیخ حسین بن محسن انصاری یمانی مولوی عبد الاحد۔ مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ کے دلائل بھی ملاحظہ فرمائے ہیں یا نہیں؟ کاش اوریہیں تو رفع اعتراض کیواسطے ہی اونکی دلائل کو بغور ملاحظہ فرماکر اور اونکا معقول جواب دیکر پہر یہ فیصلہ فرماتے تو ایک بات تھی۔ لیکن اپنے مطلب کے مخالف تو خود بدولت نہ کچھ سُنتے ہیں اور نہ پرواہ کرتے ہیں۔ مولوی محمد بشیر صاحب نے رسالہ الحق الصریح اور قاضی محمد سلیمان صاحب نے رسالہ غایت المرام ہردو حصص کس نرمی سے لکھی ہیں اور شیخ حسین یمانی کی الفتح الربانی وغیرہ۔ لیکن جواب ندارد اور اخیر السیف المسلول اگرچہ مولوی عبد الاحد صاحب نے جوش اور تیزی میں لکھی ہے لیکن اوسکی دلائل کا جواب تو ضرور دینا چاہئے تہا یہ تو انصاف نہیں کہ اپنے موافق تو مرفوع القلم مجذوبوں کا کلام کالوحی مانکر مشتہر کیا جاوی اور اپنے مخالف محقق عالموں کی با دلایل کلام سے بھی نفرت گزیر ہو۔

فصل ۶ ۸۔ ضرورۃ الامام۔ اگر یہ سوال پیش ہو کہ تمہارے حکم ہونیکا کیا ثبوت ہی؟ اسکا جواب یہ ہی کہ جس زمانہ کے لئے حکم آنا چاہئے تہا وہ زمانہ موجود ہے اور جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حکم نے اصلاح کرنی تھی وہ قوم موجود ہے اور جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی

دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جنکی آنکھیں اب بند نہ ہیں۔

جواب - زمانہ موجود اور صلیبی قوم کا موجود ہونا تو وہی دلیل ہے جیسا آپنے ضرورت کو دلیل گردانا ہے جسکا جواب ابھی عرض ہو چکا ہے۔ کسر صلیب کے جگہ اب صلیبی غلطیونکی اصلاح کرنی لکھدیا ہے۔ ماشاء اللہ آپ فہیم بہت ہیں لیکن براہ مہربانی کوئی ایسی حدیث تو لکھدیتے جسکا مضمون صلیبی غلطیونکی اصلاح کرنا ہوتا بہرحال کسر صلیب دیا صلیبی غلطیوں کی اصلاح کا کہیں پتہ و نشان نہیں ہے اسکی نسبت اول بھی عرض ہو چکا ہے ۳- نشانوں کی نسبت تو مرزا صاحب ازالہ صفحہ ۲ میں لکھہ چکے ہیں کہ "بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جسپر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا" جس سے عیاں ہے کہ نشان مذکورہ فی الاحادیث جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے وہ آیندہ صادق مسیح کے آنے پر ظاہر ہونگے۔ جب یہ حال ہے تو آپ خواہ نخواہ کے مصنوعی نشان اپنے حق میں کیسے زبانی بنا رہے ہیں؟ ۳- پھر نشانوں کے سلسلہ میں امثال عشرہ جو باب اول وغیرہ میں تحریر ہوئے ہیں کافی ہیں کیونکہ یہ نشان تو بیشک لوگوں نے دیکھے ہیں اور جو کچھ ان نشانوں نے مرزا صاحب کی صداقت و عزت و نصرت پر گواہی دی ہے وہ بھی سبکو بخوبی معلوم ہے اور آئندہ جو کچھہ ہونیوالا ہے وہ بھی سارا جہان انشاء اللہ العزیز دیکھے گا۔ عاجز دعا کرتا ہے کہ جن عاجز ناواقف بندگان الہی کی آنکھیں حکمت عملیوں حیلہ حوالوں اور سوکھی خشک بناوٹی تقاریر سے دہوکہ میں اگر بند ہوگئے ہیں اللہ عزوجل ہادی المضلین وغیاث المستغیثین انکو ہدایت کرکے انکی آنکھیں کھولے اور اب زیادہ بند نہ ہونے دے آمین

فصل ۷ - ضرورۃ الامام - میں یہ نہیں کہتا کہ پہلے نشانوں پر ہی ایمان لاؤ بلکہ میں کہتا ہوں کہ اگر میں حکم نہیں ہوں تو میرے نشانوں کا مقابلہ کرو میں ہر مقابل پر جو اختلاف عقاید کے وقت آیا ہوں اور سب بحثیں نکمی ہیں۔ صرف حکم کے بحث میں ہر ایک کا حق ہے جسکو میں پورا کر چکا ہوں۔

Marfat.com

جواب ۔ نشانات مرزا صاحب کا جو ہند کو ہو چکے ہیں کون مقابلہ کر سکتا ہے اور کون ماننے سے انکار کر سکتا ہے؟ ایسی جسارت کا سوائے مرزا صاحب کس کو مقدور رہے؟ ۲۹۔ مرزا صاحب کا قول کہ میں جو اختلاف عقاید کیوقت آیا ہوں بھی کیسا نرالا و عجائب ہے؟ بھلا زمانہ بعثت انبیا علیہم الصلوۃ و السلام سے لیکر آجتک کسی ایسے وقت کا نام و پتہ تو بتلاویں کہ جسمیں تمام دنیا میں کسی جگہ کبھی اختلاف عقاید نہوا ہو؟ کاش مرزا صاحب اپنی یہ فضیلت و خصوصیت لکھتے وقت قرآن مجید کی آیۃ کریمہ ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربك ولذلك خلقہم الخ کو ہی دیکھہ لیتے ۔ ۳۰۔ جو زبدولت کے بحث کا حال بھی معلوم ہے کہ جب کبھی کوئی مولوی مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی مولوی محمد بشیر صاحب مولوی عبد المجید صاحب مولوی سید نذیر حسین صاحب وغیرہ بحث کیلئے آئے اور میر عباس علی صاحب مرحوم وغیرہ روبرو فیصلہ کیلئے مستعد ہوئے اور اخیر رنگناتھ جب نشان کیلئے مستعد ہوا تو مرزا صاحب حیلہ و حوالہ سے ٹالنے پر ہی زور دیتے رہے دیا ایسے پیچیدہ و غیر ممکن شرائطیں پیش کرتے رہتے جنکا پورا ہونا اور کرنا محال ہے آخر الذکر کے ساتھ اشتہار بازی پر تو آپکے بعض معتقدین بھی اثبات کی طوعاً و کرہاً قایل ہو گئے تھے کہ مرزا صاحب ٹلاتے ہیں جسپر مرزا صاحب نے انکو جماعت سے خارج کرنیکی دہمکی دی تھی۔ پھر جب کبھی کوئی کچھ لکھے مثل غایت المرام و الحق الصریح و سیف المسلول و الفتح الربانی وغیرہ تو اونکا جواب ندارد بلکہ ادہر رخ بھی نہیں کرتے اور یوں دکھلانے کو مریدین وغیرہ کے سامنے ہر طرح سے زبانی مستعد و طیار ۔ اللہ تعالی ہادی المضلین بیچارے دام افتادوں کی آنکھیں کھولے آمین ۔

فصل ۸۸ ۔ ضرورۃ الامام ۔ صـ ۲۵ ۔ خدا نے مجھے چار نشان دیئے ہیں (۱) میں قرآن کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت و فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے ۔

جواب مرزا صاحب کی فصاحت و بلاغت کے بارہ میں ایک جید فاضل عالم باعمل مستند سے کئی علماء کی رائے باب اول میں عرض ہو چکی ہے ۔ نیز کئی عالموں نے مرزا صاحب کی غلطیوں کی فہرستیں لکھیں اور بعض نے چھاپ دیں ۔ عاجز تو کوئی مولوی عالم نہیں کہ اس امر میں

رائے زنی کا مجاز ہو البتہ ظاہر عبارت کلام رب عزیز و حکیم پر نظر و خیال کرنیسے جو عیان ہے
اوسکی رو سے تو بیشک مرزا صاحب کے دعوے فصاحت بلاغت و حقایق معارف کا کوئی ہم پلہ
نہیں ہو سکتا کہ واللہ اعلم کو واللہ یعلم اور کانوا من قبل یستفتحون کو وکانوا یستفتحون
من قبل لکھا اور احبار و رہبان میں تمیز نہ کر سکے - اور پھر اس برتی پر اپنی تئیں مقابلہ میں لاثانی
قرار دیں - بھلا کلام آلہی کو الٹ پلٹ کرنیکا مقابلہ و حوصلہ کسی مسلمان سے کب ہو سکتا ہے؟

فصل ۸۹ - ضرورۃ الامام - صفحہ ۲۶ (۲) میں قرآن شریف کے حقایق معارف بیان
کرنیکا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے -

جواب - مرزا صاحب کے اسلامی دینا سے علیحدہ و خلاف کبر لئے امت سلف و خلف حقائق
معارف کا مقابلہ کرنیمیں کسی منیب مسلمان عبدالرحمن کو تضییع اوقات کرکے مجرم بننے کی کچھ
ضرورت نہیں - مرزا صاحب نے تو ایسے خود غرضانہ حقایق معارف میں بیخوف ہو کر ورقوں
کے ورق سیاہ کر دیئے ہیں - لیکن دوسرا کوئی مسلمان متبع قرآن ایسی مخالفتونکو زبان پر
لانا ہی گناہ جانتا ہے - اور اسلئے نمونہ کے طور پر آگاہی مخلوق کے لئے بدل ناخواستہ مرزا
صاحب کے چند حقائق معارف لکھے جاتے ہیں - (۱) قرآن مجید جسکو "خیر من الف شہر" کہا ہے
اسکو آپ حقائق معارف میں ڈھالکر حقیقت ظلمت کا زمانہ کہتے ہیں - (۲) سید العارفین
والمحققین شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقایق معارف سے بھی اپنے حقایق معارف کو
در بارہ ابن مریم دجال یاجوج ماجوج دابۃ الارض وغیرہ ترجیح دیتے ہیں ازالہ صفحہ ۶۹ (۳) آیت
قرآن مجید و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد - ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی
و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ کو بلا دلیل اپنے حقمیں اور آیت و آخرین منہم لما
یلحقوا بہم کو اپنے وا اپنی جماعت کے حقمیں اور سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلا من
المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ کو اپنی مسجد واقع ملک پنجاب ضلع
قادیان کے حق میں حقایق معارف سے بیان کرتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ مسجد اقصی سے
مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے - اشتہار ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ
۴ (۴) شہادت القرآن صفحہ ۲۳ میں واذا النجوم انکدرت کی تفسیر کی ہے - اور جسوقت

Marfat.com

تاریک ہو جاویں یعنی علماء کا نور اخلاص جاتا رہیگا" واذا الکواکب انتثرت کی تفسیر اور جس وقت تارے جھڑ جاوینگے یعنی ربانی علماء فوت ہو جاوینگے" اذا الشمس کورت کی تفسیر "جس وقت سورج لپیٹا جاویگا یعنی سخت ظلمت جہالت و معصیت کی دنیا پر طاری ہو جاویگی" وغیرہ - یہ مرزا صاحب کے حقایق و معارف ہیں - ۲ - ان سب آیات کو مرزا صاحب اپنے عہد امامت و زمانہ سے متعلق فرماتے ہیں جسکی برکات و نشان ہیں حج کا بند ہونا - طاعون کا ملک میں پھیلنا اور بہت نشانوں کا ظاہر ہونا ضرورۃ الامام کے صفحہ ۲۶ میں لکھا ہے - پھر اشتہار منارہ ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ج میں اپنے عہد کی تعریف میں لکھا ہے " آنحضرت صلعم کا زمانہ شوکت اسلامی کا زمانہ تھا اسکا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی لیکن زمانہ برکات کا جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اسکا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو" پھر ح میں بہت تعریف لکھی ہے کہ "طرح طرح کے آراموں سے اسقدر کتابیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہونگی - ریل کے ذریعہ مشرق و مغرب کے میوے اور تار کے ذریعہ ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں" وغیرہ - اب سوال یہ ہے کہ جب یہ آیات بقول مرزا صاحب اسی زمانہ کے متعلق ہیں جسمیں یہ آرام و راحتیں ہیں تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ با این فہم و فراست خداداد اور نزول قرآن مجید کی عینی شہادت والی اور ماہر ہو کر اذا الشمس کورت تلاوت کرتے ہوئے جب اذا الصحف نشرت پر پہونچے تو (خشیت اللہ سے) غش کھا کر کیوں گر پڑے ؟ اور کئی روز تک انکی عیادت بیمار پرسی ہوتی رہی ؟ جیسا کہ معتمد محققین نے لکھا ہے اگر ان آیات میں بقول مرزا صاحب اس مبارک زمانہ کا ذکر تھا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے آرام و آسایش مسلمین مومنین سے خوش ہونا چاہئے تھا نہ کہ خوف و دہشت سے غش کھا کر گر پڑنا -

۳ - اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت وغیرہ کی تفاسیر اپنا زمانہ و مدعا ثابت کرنیکو خلاف سلف صالحین تو کی ہے - لیکن ظاہری ربط کا بھی کچھ لحاظ نہیں رکھا - کیونکہ اذا الشمس کورت کی جو تفسیر مرزا صاحب نے کی ہے وہ انکدار نجوم و انتشار کواکب کی تفسیر سے بالکل بے ربط وغیر مربوط ہے - اسلئے کہ شمس بمقابلہ دیگر نجوم و کواکب کے نیر اعظم ہے اور بمنزلہ انکی بادشاہ کے ہے - جیسا مرزا صاحب نے خود اپنے مدعا کے موافق ضرورۃ الامام صفحہ ۳۰ میں ایسا لکھکر کہا ہے کہ اسیطرح نہ کبھی

عام مومنوں کو ستاروں کی طرح اور امام الزمان کو ان کا سورج قرار دیتا ہے"۔ جب یہ حال ہے تو جس طرح مرزا صاحب نے تارے گدلے ہو جانے سے علما کا نور اخلاص جاتا رہنا۔ اور تاروں کے جھڑ جانے سے ربانی علما کا فوت ہو جانا تفسیر لکھا ہے تو اس کے موافق اذا الشمس کورت کی تفسیر بساط نوردی امام الزمان و یا تکویر کے سبب اوس کا ظلمت و معصیت میں پڑ کر تیرہ و بے نور ہو جانا کیوں تفسیر نہیں کی؟ جس سے انکدار نجوم و انتشار کواکب کی تفسیر کے ساتھ موافقت و ربط تو ہو جاتا اور اس تفسیر بساط نوردی امام الزمان سے آیات کریمہ کا مفہوم و منشاء و متعلق بھی جو ظاہر ظاہر یوم الآخرۃ سے ہے وہ بھی صحیح و درست ہو جاتا۔ ۴۔ پھر اثبات مدعا کیلئے فراہمی آیات قرآن مجید میں بھی مرزا صاحب نے کمال بے خوفی و بیباکی کی ہے یعنی اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت کو سورۃ التکویر سے لیکر اوس کا مابعد و اذا السماء کشطت و اذا الجحیم سعرت و اذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت کو مخالف مدعا ہونیکے سبب نہیں لیا۔ اور اسی طرح و اذا الکواکب انتثرت کو سورۃ الانفطار سے لیکر اسکا مابعد و اذا القبور بعثرت علمت نفس ما قدمت و اخرت مخالف مطلب سمجھکر چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ انسے بوضاحت تمام ثابت ہے کہ یہ آیات کل متعلق یوم الآخرت ہیں۔ سو مرزا صاحب نے انہیں سے کوئی کوئی جملہ لیکر دلیرانہ حسب مدعا تفسیر کرکے ٹخنوں سے کان گانٹھنے کی مثال کے مطابق انکو اپنے زمانہ پر چسپاں کیا ہے اور انکے ساتھ ہی جن آیات میں صریحاً ذکر آخرۃ ہے انکو عمداً چھوڑ دیا ہے۔ گویا قرآن مجید کلام رب عزیز و حمید کو اپنے گھر کی چیز و تماشا بنا لیا ہے۔ براہ مہربانی ذرا اوس سورۃ کا نام و پتہ تو تبلاویں جس میں اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت و اذا الکواکب انتثرت ایک ہی جگہ اسی طرح آیا ہو؟ اگر نہیں تو کچھ تو خوف احکم الحاکمین مالک یوم الدین کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد۔ من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار۔ کا لحاظ فرماویں اور سوچیں کہ قرآن مجید کو جو اُنکا وتختہ مشق رائے خود و حقائق معارف و تفسیر گوناگون کا بنانا کسی جگہ کچھ و کسی جگہ کچھ تفسیر ہر موقعہ پر حسب مدعا خود حوصلہ و دلیری سے کر لینی کہاں تک مباح ہے اور اسکا انجام کیسا ہے؟

فصل ۹۰۔ ضرورۃ الامام۔ (۳) میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کر سکے میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں تیس ہزار کے قریب قبول

Marfat.com

ہو چکی ہیں اور انکا میرے پاس ثبوت ہے۔

جواب - اللہ سبحانہ وتعالی تو بیشک وشبہ مجیب الدعوات وقاضی الحاجات ہی اور تمام عاجز مخلوق کی دعائیں قبول فرماتا اور حاجات برلاتا ہے مرزا صاحب نے جو قبول ادعیہ کے بارہ میں لکھا ہے شاید ایسا ہو اور صرف صفروں ہی کا فرق ہو اور ثبوت کی بھی کیا ضرورت ہی جب خود بدولت کے مورد عتاب وہدف بد دعا والے اشخاص صحیح وسالم زندہ خوش وخرم نمونہ موجود ہیں زیادہ نہیں رسالدار میجر سردار بہادر سید امیر علی شاہ صاحب والی دعا جسکے واسطے مرزا صاحب نے پانسو روپیہ لیکر برابر ایک برس تک اپنے اوقات صافیہ میں جد وجہد دعا کا حلفی عہد کیا تھا وہی نمونہ قبولیت کا کافی ہے - پھر عبد اللہ آتھم والی دعا جسمیں تمام جماعت مریدین بھی مصروف وسرگرم رہی - اسکا حال بھی سبکو معلوم ہے - اور بھی بہت نظائر وثبوت امیں مذکور ہوئے ہیں - وہ رب رحیم کریم تو اپنی جمیع مخلوق یعنی نہ فقط فرمانبرداروں ہی کا بلکہ فاسقوں فاجروں گنہگاروں مور و مار حشرات الارض کا بلکہ اپنے منکروں کا بھی فریادرس وروزی رسان ہے جیسا اوسنے خود فرمایا ہے امن یجیب المضطر اذا دعاہ الخ - ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا - رزق ہی میں سارے حاجات آجاتے ہیں ۵ وھو المغیث لکل مخلوقاتہ + وکذا یجیب اغاثۃ اللہفان ۱۱ - ہاں اگر کتابوں کے الفاظ جیسا مرزا صاحب نے عاجز ورفیق کے روبرو بیان فرمایا تھا ایک ایک لفظ قبولیت دعا کا نتیجہ ہے تو بیشک مرزا صاحب مستجاب الدعوات کے دعویدار ہو سکتے ہیں - اور اسی بنا پر دوسرے سب صاحب تصانیف ومنشی بھی یہی دعوی کرسکتے ہیں - ویا اگر نذرانہ وصدقات دینے والونکو بھی اجابت دعا کا محل قرار دیا گیا ہے تو دنیا میں بہت ایسے حاجتمند اور اللہ تعالی کا نام لیکر صدا کرنیوالے موجود ہیں جنکی قبولیت دعا کی تعداد مرزا صاحب سے کہیں زیادہ نکلیگی - لیکن اس اصول پر بڑا یہ اعتراض ہوگا کہ اگر کسی حسن ظن ونیک نیتی سے دینے والوں کا دل قادر قدیر پھیردے اور مرزا صاحب کے زبردست جوش وخروش والی توجہ دردناک بجلی کی اثر والی دعا اولٹا اثر کرے تو اوسکو خود بدولت خذلان مانینگے یا نہیں ؟ اگر نہیں تو کس وجہ وعذر سے ؟

فصل ۱۹ - ضرورۃ الامام - (۴) میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں کہ جو اسکا مقابلہ کرسکے ۔ یہ خدا تعالی کی گواہیاں میرے پاس ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی پیشگویاں میرے حق میں چمکتے ہوئے نشانوں کی طرح پوری ہوئیں ۵ آسماں بار دنشان الوقت میگوید زمیں ٭ ایں دو شاہد از پے تصدیق من استادہ اند ٭

جواب ۔ مشکل تو یہ ہی کہ مرزا صاحب اپنی سلطان النقلمی جتلانیکو بار بار ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں اظہار کرکے رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں ۔ وہ کونسی غیبی اخبار ہیں جنکو اُن کے علوشان کا ظہور ہوا ؟ چند مثالیں تو اس کتاب میں بھی پیشکش ہوئی ہیں ۔ جو مرزا صاحب کے دعوے اخبار غیبیہ پر ناکامی و بد انجامی کا حکم دینے کو قطعی الدلالت ہیں ۔ بلکہ ایسا دھبہ و داغ لگانیوالی ہیں کہ نجومی جوتشی رمال کاہن علم جفر و سرود ہا دان بھی ایسا واقع ہونے پر باوجود عدم دعوے علم غیب نادم و شرمندہ ہوں کیونکہ اونکی کامیاب پیشگویوں کا شمار فیصدی کچھ تو ہوتا ہی اور مرزا صاحب کا تو کچھہ بھی نہیں ہے ۔ چنانچہ اس ثبوت میں ذاتی تجربہ و عینی شہادت والے کئی گواہ موجود ہیں جنمیں سب سے پہلے مرزا صاحب کے سارٹیفکٹ یافتہ وہی منشی فضل حق صاحب معروف بابو میران بخش صاحب ہیں جنکی معتبری کی نسبت خود بدولت نے مباحثہ لودہانہ کے اشتہار میں شہادت دی ہے کہ یہ ڈپٹی کی برابر تنخواہ پاتے ہیں وہ اپنی ذاتی تجارب سمر کئی رمال پنڈتوں اور سادہوونکی ایسے واقعات سنانیکو طیار ہیں اور اونکی بعد اور بہت ۔ پھر اگر کوئی بات اٹکل سے کہی ہوئی اسیطرح پوری ہو بھی جائے جیسے صدہا عام لوگوں کی اکثر ہو جاتی ہے تو بھی یہ امر کچھہ باعث فضیلت و بزرگی ہرگز نہیں ہے ۔

فصل ۲ ۹ صفحہ ۲ ضرورۃ الامام ۔ مدت ہوئی کسوف خسوف رمضان میں ہوگیا ۔

جواب ۔ رمضان شریف میں کسوف و خسوف کا جس قول میں ذکر ہے وہ اُس مہدی کے واسطے ہے جس مہدی کا احادیث میں بیان ہی لیکن مرزا صاحب تو اُس مہدی کے منکر ہیں اور اوسکو خونی بناکر اوس سے بیزاری ظاہر فرماتے ہیں ۔ جیساکہ اسی مضمون کے استفتا والے اشتہار کے صفحہ ا پر ایسے مہدی کے اعتقاد کو کچھہ اپنی طرف سے نمک مرچ لگاکر بالکل لغو باطل اور جھوٹا عقیدہ لکھا ہے ۔ تعجب ہے کہ اوس مہدی سے تو انکار و بیزاری ظاہر فرماویں اور اوسکی علامت کسوف خسوف کو جھٹ اپنے واسطے لے لیں یہ تو بعینہ نومن ببعض و

Marfat.com

نکفر ببعض والاحال ہوا اور زیادہ تعجب یہ کہ پھر یہ حکمت اپنی مریدین پر ظاہر ہوئی وکہلی نذیت الحق یہ مرزا صاحب کا ہی حصہ ہے۔ ۲-اس تحریر کے بعد جو ایکدن مابین خاکسار و رفیق اس مضمون کا ذکر آیا۔ تو عاجز کی دلمیں خیال پیدا ہوا کہ مجیب الدعوات علام الغیوب کی بارگاہ اس نشان کی حقیقت معلوم ہونیکے لئے دعا والتجا کرنی چاہئے۔ سو اون دعاؤں کا نتیجہ مختصراً یہ ہوا کہ اول بحالت خواب بہت سی عبارت دکہلائی گئی جسکے قلب رطب کی عبارت کی مطلب میں سے عاجز کے دلپر فقط اتنا ہی نقش باقی رہا کہ مرزا صاحب کی اقوال و استدلال سب بابمیں غلط ہیں پھر الہام ہوئی۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شئ حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃً فاذا ہم مبلسون۔ لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا۔ انا اعتدنا للکافرین سلاسل واغلالا وسعیرا۔ غور کا مقام ہے کہ انمین مرزا صاحب کی احکام الٰہی سے فراموشی۔ اتباع ہوئی۔ اور پھر قرآن مجید و احادیث مبارک کو اپنی جولانی طبع و ذہن آزمائی کا تختہ مشق بنانیکا جنکا نام خود بدولت نے حقایق معارف رکھا ہے پھر اوسکو تصرف بیجا سے کھینچ گھسیٹکر اپنے اوپر لگانیکا اخیر پر اونکی انجام کار کا کیا ہو بہو نقشہ و حال ہے؟ ۔ دیگر الہامات اسی کے متعلق یہ ہیں۔ انما علی رسولنا البلاغ المبین۔ قل الحق من ربکم فمن شاء فلیکفر قل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۔ قل لست مرسلا۔ یہ جولائی سنہ ۹۹ء کے اخیر ثلث کا واقع ہے۔ ۳-ان الہامات سے صاف منکشف ہو گیا کہ یہ سب مرزا صاحب کی بناوٹ و خود غرضی کے استدلال ہیں۔ و غفلت ذکر۔ اتباع ہوئی۔ اور افراط تفریط کا نتیجہ جیسا کہ الہام۔ لا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ہواہ وکان امرہ فرطا گواہی دیتا ہے جو پہلے ہی کسے اون کی نسبت مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم کو ہوا تہا اور اب عاجز کو بھی ہوا جس میں مرزا صاحب کی اطاعت یعنی اس غلط استدلال کے ماننے کی سخت ممانعت ہے۔ اور جب خود بدولت پر ابواب کل شئی وا ہوگئے تو جو چاہیں کہیل کہیل کریں وہ کب لایق التفات ہیں؟ چنانچہ ایک اور الہام یعنے ذرہم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی کانوا یوعدون بھی اون کی اس کہیل کہیل کی گواہی دیتا ہے۔

فصل ۹۳-ضرورۃ الامام - حج بھی بند ہوا اور بموجب حدیث کی طاعون بھی ملک میں

Marfat.com

پہلی اور بہت سے نشان مجھسے ظاہر ہوئے جنکے صدہا ہندو مسلمان گواہ ہیں جنکو مینے ذکر نہیں کیا۔
جواب ۔ کچھ مدت قلیل عرصہ ملک کے لوگونکو کچھ شرائط کے سبب حج سے رکاوٹ ہوئی تھی لیکن پھر بھی جو حیلہ وبہانہ جونہ تھے اونکو کسی نے نہ روکا وہ بدستور جاتے ہی رہے۔ اور اونکی حق میں کوئی بندش نہ تھی۔ تسپر بھی اگر مرزا صاحب اسکو اپنی مہربانی اور کرامت میں داخل فرماتے ہیں توجزاک اللہ آپ جیسی شخص کی امامت میں یصدون عن سبیل اللہ[۵] کا خاصہ ضرور ہونا چاہیئے تاکہ حقیقی وبناوٹی میں التباس نہو جاوے۔ ۲ ۔ اب تو کچھ رکاوٹ کا باعث بھی ہے جب بالکل ہی نہ تھا تب بھی تو مرزا صاحب فالون وفراست کی سند پر حج کے التوا کا حکم دیتے تھے جسکی نظیریں بیان ہوچکی ہیں۔ اگر مرزا صاحب شروع ہی سے اپنی امامت کے ایسی خواص ظاہر فرما دیتے تو خواہ نخواہ علمائے دین اسلام کیوں آپسے پرخاش کرتے اور اسلامی تعلیم کے روسے کیوں تردید عقاید بد والا کی زحمت اٹھاتے ؟ مرزا صاحب کا فقط اتنا ہی مشتہر فرما دینا کافی تھا۔ کہ حج بند۔ صدقات زکوٰۃ اضحیہ (قربانی کی کھالوں وغیرہ) مصرف زبانی امام الزمان اور اوسکا کارخانہ۔ عقاید منصوصہ واحکام شرعیہ سے آزادی۔ عملی تکالیف سے معافی۔ خود بدولت کی حلقہ بگوشی اور زبانی اقرار پر نجات کا دارومدار۔ یہ موٹی موٹی باتیں تہیں جنکو نفوس امارہ بخوشی وبآسانی قبول کرتے۔ لیکن حقایق معارف ودقایق وباریکیوں سے مرزا صاحب نے اونکو پیچیدہ گورکھ دہندا بناکر اولجھا ڈالدیا۔
۳ ۔ دوسرا نشان متدعویہ طاعون بھی شاید مرزا صاحب کی دعوی رحمۃ للعالمینی کی صداقت پر شہادت دینے کو اللہ تعالی نے بھیجی ہے۔ اور چونکہ مرزا صاحب نے اس جزوی نمونہ کو جو شامت اعمال سے اسی ملک ہندوستان میں اور پھر خاص پنجاب کے اوس ضلع یعنے ہوشیارپور میں جسکو مرزا صاحب نے اپنا زادبوم بتلاکر فرمایا تھا کہ خلوت کیلئے میں لاہور اسواسطے نہیں گیا کہ اوسکو شروع میں لاآتا ہے اور اسجگہ ہوشیارپور سے ازروئے نام وزاد وبوم ہونیکے مجکو خاص تعلق ہے غرض پنجاب میں اسی ضلع کے گردونواح میں اسکا ظہور وقیام ہے جسکا مرزا صاحب سے ایسا تعلق ہے اور شاید اسی لئے مرزا صاحب اسکو اپنا نشان بتلاتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کو یہ بھی خیال ومعلوم رہے کہ اونکے پہلی بھی کئی ایسے مبارک ومسعود اشخاص ہوچکے ہیں جنکی وجود باجود سے لوگوں پر ایسے مصائب آئی ہیں مثلاً ایک طاعون تو ۱۳۴۸ء میں انگلستان میں آئی

[۵] اللہ تعالیٰ کے راستہ سے روکتے ہیں ۱۲

Marfat.com

جب ایڈورڈ سیوم حکمران تہا۔ دوسری ۱۶۶۵ء میں اوسی ملک میں بعہد حکومت چارلس دوم واقعہ ہوئی۔ تیسری اسی ہندوستان میں عہد جہانگیر بادشاہ میں نازل ہوئی۔ تواس حساب سے بھی مرزا صاحب کا درجہ چوتھا ہوا۔ یا اگر فقط دوسرے ملکوں کو چھوڑکر فقط ملک ہندوستان کو ہی لیں توبھی خود بدولت کو زیادہ سے زیادہ مثنی ومثیل ویا بدرجہ دوم مان سکتے ہیں کیونکہ اصلی و اول تو وہ ہوا جسکے قدوم سے یہ بلا عہد جہانگیر میں اوتری اور اسمیں جسقدر کسرشان وابطال دعوے مرزا صاحب ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ۴۔ یوہیں بالتحقیق ایسی لچر باتیں بیان کرنے سے آدمی کو شرمندگی اوٹھانی پڑتی ہے۔ لازم تہا کہ طاعون متدعویہ کے معانی پر از روئے وسعت ومحال خصوصیت قسم وتاثیر کے مرزا صاحب خوب تامل وفکر فرماتے۔ کیونکہ ایک خاص علامت کا تکرار تواوسکو خصوصیت سے ساقط الاعتبار کردیتا ہے یعنی وہ نشان مخصوص نہیں رہتا۔ اس تحریر کے بعد رسالہ طاعون دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ وبا اور بہی بہت دفعہ کئی جگہ واقع ہوئی ہے توکیا اس سبب سے مرزا صاحب اُن سبکو جنکے عہد میں یہ طاعون وغیرہ شامت اعمال سے آئی مسیح مہدی وامام الزمان قبول کرینگے؟ ۔

فصل ۹۴ ۔ ضرورۃ الامام ۔ ان تمام وجوہ سے میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائیگا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تہا اور یہ باتیں ہیں اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھہ چکا ہوں۔

جواب ۔ مرزا صاحب کے امام الزمانی کی نسبت تو پہلے عرض ہو چکا ہے لیکن اب یہ غور طلب ہے کہ آیا تمام زمانہ کے کمالات اوصاف اور فضیلتوں مثل غیبی اخبار یعنے غیب دانی۔ قبول دعا حقایق معارف فصاحت بلاغت وغیرہ صفات کا طرح طرح سے خود بدولت ہی کو موصوف قرار دینا یہ امر مرزا صاحب کے اپنے فیصلہ وقرارداد مندرجہ براہین صفحہ ۲۱۴ کے کہانتک مطابق وموافق ہے؟ جہاں لکھا ہے کہ اس سے زیادہ تر اور کیا کفر ہوگا کہ انسان ایسا خیال کرے کہ جسقدر خدا کے پاس خزائن علم وحکمت واسرار غیب ہیں وہ سب ہمارے ہی دلمیں موجود ہیں اور ہماری ہی دل سے جوش مارتے ہیں وبس دوسرے لفظوں میں اسکا خلاصہ تو یہی ہوا کہ حقیقت میں ہم ہی خدا ہیں اور بجز ہمارے

Marfat.com

اور کوئی ذات قایم بنفسہ اور متصف بصفاتہ موجود نہیں جسکو خدا کہا جائے کیونکہ اگر فی الواقع خدا موجود ہے اور اوسکے علوم غیر متناہی اوسی سے خاص ہیں جنکا پیمانہ ہمارا دل نہیں ہو سکتا تو اوس صورت میں کسقدر یہ قول غلط اور بیہودہ ہے کہ خدا کے بے انتہا علوم ہمارے ہی دل میں بھرے پڑے ہیں اور خدا کے تمام خزائن حکمت ہمارے ہی قلب میں سما رہے ہیں گویا خدا کا علم اوسیقدر ہے جسقدر ہماری دلمیں موجود ہے پس خیال کرو اگر یہ خدائی دعوے نہیں تو اور کیا ہے لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ انسان کا دل خدا کی جمیع کمالات کا جامع ہو جاوے کیا جایز ہے کہ ایک ذرہ امکان آفتاب وجود بنجاوے؟ ہرگز نہیں ہم پہلے ابھی لکھہ چکے ہیں کہ الوہیت کے خواص جیسے علم غیب اور احاطۂ دقایق حکمیہ اور دوسرے قدرتی نشان انسان سے ہرگز ظہور پذیر نہیں ہو سکتے۔ انتہی بلفظہ" اب مرزا صاحب غور فرماویں کہ خود بدولت کے پہلے خیالات و حالات عبودیت والے کیا تھے۔ اور اب وسعت و فارغ البالی و قبولیت و قلیل گروہ مریدین نصیب ہو کر وہ کہاں مفقود ہو کر اونکی جگہ کیسی متضاد خیالات و دعاوی آنکر قایم ہوئے ہیں؟ فتدبر وتفکر۔

۲- یہ امر بھی ثبوت و وضاحت طلب ہے کہ اگر خدا تعالی مرزا صاحب کی تائید میں تیز تلوار کیطرح کھڑا ہے۔ تو جن لوگوں نے مرزا صاحب کی نسبت کفر و دجال وغیرہ کے فتوے دیئے۔ مخالفت میں کتابیں لکھیں۔ اور بعض سالہا سے جنگ مقابلہ پر مستعد و کمر بستہ ہیں مثلاً عالمان و حامیان دین اسلام مثل مولوی محمد حسین صاحب منشی محمد سعد اللہ صاحب۔ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب۔ مولوی رشید احمد صاحب۔ مولوی عبد الجبار صاحب۔ مولوی ابراہیم صاحب مولوی عبد الحق صاحب۔ مولوی محمد بشیر صاحب۔ مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب۔ قاضی فضل احمد صاحب ملا محمد بخش صاحب سید ابو الحسن صاحب تبتی۔ یہ سب صاحبان نیز دیگر مولویان فقرا و سجادہ نشینان بلکہ نصارے و سکھان و آریہ وغیرہ وغیرہ جنکی مخالفت میں مرزا صاحب کبھی کبھی کوتاہی نہیں کرتے تو پھر وہ اُس تیز تلوار کا اثر اُن پر کیوں ظاہر نہیں فرماتا؟ دیا کیا وہ عالم الغیب و عادل اِن سبکو مرزا صاحب کا دشمن و شرارت سے مقابل پر کھڑا ہونیوالی نہیں جانتا بلکہ انکو حق پر اور مرزا صاحب کا خیر خواہ اور اپنے دین کا مؤید و حامی جانتا ہے اور اسی لئے اونکی تائید و حمایت کرتا ہے جسکا مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب کی دہمکی ذلت و موت کا مفصل

جواب ذکر فصل آئندہ میں تحریر ہو چکا ہے - تا بہ کہ یہ باتیں اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھی ہیں سو مرزا صاحب کو سوا ان امور کے اور شغل ہی کیا ہے ؟ اپنی مدح و ثنا و فضیلت اور دوسرے غریب مسلمانوں کی تحقیر و توہین و اہانت - اعاذنا اللہ منہا -

فصل ۹۵ - ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶ و ۲۷ - مگر جس واقعہ نے مجھے ان امور کے لکھنے کی تحریک کی وہ میرے ایک دوست کی اجتہادی غلطی ہے جس پر اطلاع پانے سے مینے ایک نہایت دردناک دل کے ساتھ اس رسالہ کو لکھا ہے تفصیل اس واقعہ کی یہ ہے کہ ان دنوں میں یعنی ماہ ستمبر ۱۸۹۸ء جو مطابق جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ایک میرے دوست جنکو میں ایک بشر انسان اور نیک بخت اور متقی اور پرہیزگار جانتا ہوں اور انکی نسبت ابتدا سے میرا بہت نیک گمان ہے واللہ حسیبہ مگر بعض خیالات میں غلطی میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں اور اس غلطی کے ضرر سے انکی نسبت اندیشہ بھی کرتا ہوں وہ تکالیف سفر اوٹھا کر اور ایک اور میرے عزیز دوست کو ہمراہ لیکر قادیاں میں میرے پاس پہونچے اور بہت سے الہامات اپنے مجکو سنائے پس اس سے مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ خدا تعالی نے اونکو الہام کا شرف بخشا ہے مگر اونہوں نے سلسلہ الہامات میں ایک خواب بھی اپنی مجھے سنائی کہ مینے آپ کی نسبت کہا ہے کہ میں انکی کیوں بیعت کروں بلکہ انہیں میری بیعت کرنی چاہئے -

جواب اول تو مرزا صاحب نے تحریک کا الزام ناحق خاکسار کے ذمہ لگایا ہے کیونکہ یہ تحریک تو خود بدولت کے اوس قرین کی ہے جو شروع سے ہر وقت آپکو اکساتا رہتا ہے کہ اپنی فضیلت و بزرگی کے اشتہارات ہمیشہ دیتے رہو آخر کبھی نہ کوئی تو آنکھ کا اندھا اور گانٹھ کا پورا پھنس جاویگا خواہ کتنے ہی عرصہ کے لئے ہو بہر صورت کچھ فایدہ ہی ہوگا جیسے بعض سوداگران و پٹینٹ دواسازان اپنی اشیاء کی تعریف میں بیحد بیشمار اشتہارات بصرف کثیر شایع کرتے ہیں اور اگر دو چار خریدار بھی اسیر دام ہو جاویں تو لاگت وصول ہو کر منافع ہی ہوتا ہے - ۲ - جو کچھ مرزا صاحب نے عاجز خاکسار کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے ایسا ہی کرے آمین - لیکن مجھے جو اس تحریر کے دن *صبح الہام ہوا ہے لقد لبثت فیکم عمرا افلا تعقلون - ثم قست قلوبکم - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اعتقاد مرزا صاحب کا مستحکم و دیرپا رہنے والا نہیں ہے اور غالبا اب ان تعریفی و توصیفی الفاظ کے عوض عاجز کو اونکی اضداد کا مصداق

* ۲۰ - جولائی سنہ ۹۹ء جمعہ

Marfat.com

قرار دینگے مگر او سے حالت ہیں۔ اور جسوقت مرزا صاحب کو چاہیئے کہ اپنے دیگر حالات الہامات و اجتہادات
کو بھی اوسی پیمانہ سے ناپ کر اونکی بھی ویسا ہی بے اعتبار و غلط ہونیکا اقرار و اعتراف فرماویں کیونکہ
الہام بتصریح بتلا رہا ہے کہ قست قلوبکم کا مخاطب دل پیری نسبت مرزا صاحب جسکو اپنی پہلی شہادت
کے انکار پر مجبور کریگا جسکی صداقت اب مرزا صاحب و انکی مریدین نے بذریعہ اشتہارات شروع
کردی ہے - ۳ - خواب کی بے اختیاری حالت کی کلام کو مرزا صاحب اجتہادی غلطی کس قاعدہ سے قرار دیتے
ہیں؟ اسمیں تو کوئی خوض فکر جد و جہد نہیں ہوئی - ۴ - دردناک دلکی ساتھ رسالہ لکہنے کے بجائے
اگر یہ فرماتے کہ خواب میں جو کلمہ گستاخی سرزد ہوا کہ میں بیعت کیوں کروں بلکہ انہیں میری
بیعت کرنی چاہیئے" اسکی سزا و پاداش کے واسطے یہ لتاڑ جھتاڑ و دہمکیوں کا رسالہ گوشمالی
کو بہیجا گیا" تو راست اور مطابق واقعہ تہا - لیکن خود بدولت کو کسی مرکی کیا پرواہ ہے سلطان
القلمی کے ثبوت میں الفاظ و کلمات مرتب فرما دیتے ہیں - کہیں تمام جہان سے نرالے ہو کر بے
اختیاری حالت خواب کے کلمہ کو اجتہادی کہیں - دردناک دل کہیں بہت خوشی کہیں بہت
نیک گمان کہیں غلطی میں پڑا ہوا کہیں - بے شر نیک بخت متقی پرہیزگار کہیں - غلطی کے
ضرر سے اندیشہ وغیرہ - جن میں خشک لفاظی - تکرار - اور دہمکیوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے - ۵ -
جب خداداد بصیرت سے مرزا صاحب کو عاجز کا متقی پرہیزگار ہونا سالہا سال اور ابتدا سے متحقق
و معلوم ہے اور اس وصف تقوے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ جلشانہ فرماتا ہے - والعاقبۃ
للمتقین - نیز - وان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دہاقا
لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا جزاءً من ربک عطاءً حسابا الخ - یہ دوسری آیت عاجز
کو بارہا الہام بھی ہو چکی ہے - تو پہر ان آیات کی مخالفت کرکے باین دعوی قرآن دانی بیوجہ
دہمکانے و ڈرانے کی لئے اظہار اندیشہ کیوں فرماتے ہیں؟ کیا مرزا صاحب کا یہ خیال ہے آپکی
ان چالوں کو کوئی نہیں سمجہتا؟ ایسا خیال نکریں - شاید مرزا صاحب کو یاد ہوگا کہ ہشیارپور میں
بھی (جہاں مرزا صاحب حسب بیان خود ایک مہینہ کے اسی ۸۰ روپیہ دینے کے وعدہ پر اوسکی نسخہ
کیمیا کی ایک جز فراموش شدہ کے انکشاف کے لئے روزہ رکہکر مراقبہ میں مشغول تھے) خاکسار کے
کہنے پر کہ آپکی پیشگوئیوں میں تاویلوں کی بہت گنجائش ہوتی ہے" مرزا صاحب نے جواب دیا تہا

Marfat.com

کہ اب سال سراج منیر میں کوئی مبہم بات نہ ہوگی صاف وصریح جو کسی اعتراض کے متحمل نہوں وہی باتیں لکھی جاوینگی"۔ لیکن جسوقت اشتہار سراج منیر نکلا تو اوسمیں ویسی ہی دو معنی پیشگوئیاں درج تھیں جنپر خاکسار نے جب خدمت والا میں اسکی نسبت شکایت کی تو آپنے خفا ہوکر فرمایا کہ "اس سے صاف اور کیا ہو سکتی ہیں؟" - خیر عاجز تو اسبات کا قایل ہے کہ مرزا صاحب کا کمال خرق عادت معجزہ کرامت ولایت - امامت نبوت سلطان القلمی غیبدانی وغیرہ وغیرہ سب اسی میں ہیں کہ جو بات ہو دورخی پہلو دار وڈبل ماسوالی وگول مال ہو تاکہ اونکا الو کہیں جاوے مصرعہ چو احمق درجہاں باقی است مفلس در نمی ماند) عاجز اگر انکہیں میچکر بیعت میں داخل ہو جاتا تو متقی پرہیزگار وغیرہ اوصاف بے شمار وبیحد کا محل ومصداق ہوتا لیکن جب اللہ تعالی کے خوف اتباع کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلعم نیز الہامات تحذیری کے باعث علیحدہ و بازرہا تو ضرر و اندیشہ کے نیچے آگیا - اور مرزا صاحب بہرحال اپنی فضیلت کی دعوے دار رہے - ۶ سب امور میں مرزا صاحب اسی ہتکنڈہ پر اپنی کہیل کا دارومدار رکھتے ہیں اور بحالت اختلاف اپنی مقابل کی نسبت اندیشہ ضرر ذلت دہمکی تیز تلوار و بالآخر موت پر بڑا زور ڈالتے ہیں - اور شاید اپنی حالت پر قیاس کرکے یہ خیال نہیں کرتے کہ جو مومنین اللہ جل جلالہ کو خالق ومالک علی کل شئی قدیر متفرد بالملک والسلطان ومتصرف بالارادہ - حافظ حقیقی وناصر تحقیقی - مجیب المضطر وغیاث المستغیثین رحیم وکریم ہر آن وہر لحظہ جانتے ومانتے ہیں - اور جنکا آیات قرآن مجید پر جنمیں ارشاد ہے کہ سوائے اللہ تعالی عز وجل کے کوئی دوسرا النفع والنقصان وضر وموت وحیات وغیرہ کا ہرگز ہرگز مالک نہیں کامل ایمان ہے - اور جنکا حدیث رسول اللہ صلعم مندرجہ فصل ۲ پر جسمیں "یا غلام احفظ اللہ یحفظک فرماکر فرمایا کہ اگر تمام خلقت جمع ہوکر تجکو نفع وضرر پہنچانا چاہے تو سوائے اوسکے کہ جو اللہ تعالی لکھ چکا ہے - وہ ہرگز ہرگز کچھ نہیں کرسکتے" الخ - پورا یقین ہے تو وہ ایسی فضول وبے اصل دہمکیوں کی کیا پرواہ کرینگے؟ اور کب سُنینگے؟ پہر موت کی نسبت یہ بھی تدبر وغور نہیں کرتے کہ کیا ارشادات کل نفس ذائقۃ الموت - کل شئ ھالک الا وجھہ - کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام - صحیح نہیں ہیں؟ جو آپ ایسی فضول دھمکیاں وبے ضرور خبریں دینے کی زحمت اوٹھاتے ہیں؟ اور پہر موت بذات خود بھی کوئی مکروہ شئی یا سزا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالی

Marfat.com

قرآن مجید میں کیوں فرماتا - قل ان کانت لکم الدار الآخرة عند اللہ خالصة من دون
الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیھم واللہ علیم
بالظالمین - قل یا ایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس
فتمنوا الموت ان کنتم صدقین - جسکی نسبت مثنوی میں لکھا ہے ؎ در نبی فرمود کای قوم
یہود + صادقان را مرگ باشد گنج و سود + جس سے ظاہر ہے کہ آرزومندان وامیدواران لقاء الٰہی
اولیاء اللہ و صادقین کیلئے موت کوئی بری و مکروہ شی نہیں - بلکہ بہتر و عمدہ ذریعہ حصول
مدعا ہے - لان الموت ھو الذی یوصلھم الیہ جیسا تفسیر معالم التنزیل میں یہی عبارت عربی
لکھی ہے - اور مولوی روم صاحب جنے فرمایا ہے ؎ ظاہرش مرگ و بباطن زندگی + ظاہر
ابتر نہاں پایندگی + تلخ نبود پیش ایشاں مرگ تن + چون روند از چاہ و زندان در چمن +
تلخ کے باشد کسے را کش برند + از میان زہر ماراں سوئے قند + پھر احادیث میں ہے من احب
لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشة او بعض ازواجہ
انا لنکرہ الموت قال لیس ذلک ولکن المومن اذا حضر الموت بشر برضوان اللہ وکرامتہ
فلیس شیء احب الیہ مما امامہ فیحب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ وان الکافر اذا حضر
الموت بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شیء اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ لقاء اللہ وکرہ اللہ
لقاءہ جسکا ترجمہ ہے ؎ مرگ ہر یک ای پسر ہمرنگ اوست + پیش دشمن دشمن و بر دوست دوست
ای کہ می ترسی ز مرگ اندر فرار + آن ز خود ترسانی ای جان ہوش دار + قال اثنان یکرہھما
ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمومن من الفتنة ویکرہ قلة المال وقلة المال اقل للحساب - وعن
ابی قتادہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلعم مر علیہ بجنازة فقال مستریح ومستراح
منہ فقالوا یا رسول اللہ ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المومن یستریح من
نصب الدنیا واذاھا الی رحمة اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد والشجر
والدواب - تحفة المومن الموت - موت الفجاءة اخذة الاسف للکافر ورحمة
للمومن - غرض موت جسکو مرزا صاحب نے بہ تقاضائے امواج رحمت و رحم دلی لوگوں کے ڈرانے
کا ہتھیار بنا رکھا ہے نہ تو بذات خود ناشدنی و مٹنے والا امر ہے اور نہ کسی مجرم کی سزا ہے - بلکہ

Marfat.com

مومن کے واسطے تو ذریعہ لقاء اللہ موجب بشارت رضوان اللہ کرامت باعث استراحت من
نصب الدنیا و اذا ھا الی رحمۃ اللہ خیر تحفہ و رحمت ہے چنانچہ عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ
صلعم قبل عثمان بن مظعون وھو میت وھو یبکی حتی سال دموع النبی صلعم علی وجہ
عثمان - دیکھئے موت پر ہی یہ نعمت انکو اللہ پاک نے عطا فرمائی - کہ رسول اللہ صلعم نے انکا بوسہ
لیا - پھر صالحین مومنین کو موت پر ہی ملائکہ سے خطاب ہوتا ہے اخرجی راضیۃ مرضیۃ عنک
الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان فتخرج کاطیب ریح المسک - اور آسمان سے
بھی ایسا ہی خطاب مرحبا بالنفس الطیبۃ وغیرہ ہوتا ہے - ۸ - پھر موت کی مجرد یاد ہی فی نفسہ
ایسی نعمت ہے کہ اسکے لئے فرمایا اکثروا ذکر ھادم اللذات الموت - بلکہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جیسا
چاہئے ویسا وہی حیا کرتا ہے جو موت کو یاد کرتا ہے قال ذات یوم لاصحابہ استحیوا من اللہ
حق الحیاء قالوا انا نستحیی من اللہ یا نبی اللہ والحمد للہ قال لیس ذلک ولکن من استحیی من اللہ
حق الحیاء فلیحفظ الراس وما وعی ولیحفظ البطن وما حوی ولیذکر الموت والبلی ومن
اراد الاخرۃ ترک زینۃ الدنیا فمن فعل ذلک فقد استحیی من اللہ حق الحیاء - ۹ - پھر مطلق
یاد پر ہی حصر نہ رکھکے موت و آخرت کی تیاری کے لیے بھی فرمایا عن ابن مسعود قال تلا رسول اللہ
صلعم فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلعم ان النور اذا
دخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ھل لتلک من علم یعرف بہ قال نعم التجافی
من دار الغرور والانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ - عن جابر
قال قال رسول اللہ صلعم ان اخوف ما اتخوف علی امتی الھوی وطول الامل فاما الھوی
فیصد عن الحق واما طول الامل فینسی الاخرۃ وھذہ الدنیا مرتحلۃ ذاھبۃ وھذہ
الاخرۃ مرتحلۃ قادمۃ لکل واحدۃ منھما بنون فان استطعتم ان لا تکونوا من

Marfat.com

بنی الدنیا فافعلوا فانکم الیوم فی دار العمل ولا حساب وانتم غداً فی دار الاخرۃ ولا عمل۔ یاایھا الناس ان الدنیا عرض حاضر یاکل منھا البر والفاجر وان الاخرۃ وعد صادق یحکم فیھا ملک عادل قادر یحق فیھا الحق ویبطل الباطل کونوا من ابناء الاخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا فان کل ام یتبعھا ولدھا۔ ۱۰۔ خود ذات مبارک صلعم وصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عمل بھی اسی پر رہا۔ آپ فرماتے مالی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح ترکھا۔ عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول اللہ صلعم وانا وامی نطین شیئاً فقال ماھذا یا عبد اللہ قلت شی نصلحہ قال الامر اسرع من ذالک عن ابن عباس کان رسول اللہ صلعم یھریق الماء فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ ۱۱۔ صحابہ کرام کا بھی ایسا ہی حال تھا چنانچہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال اخذ رسول اللہ صلعم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیوتک لموتک ۱۲۔ مومنین کے واسطے رسول اکرم صلعم کے آخری حالات بھی کیسی عجیب وعبرتناک نظیر ہے وھو ھذا جب بحکم حضرت رب العزت ملک الموت نے اذان پوچھا اور جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا ھذا ملک الموت یستاذن علیک ما استاذن علی آدمی قبلک ولا یستاذن علی آدمی بعدک فقال ایذن لہ فاذن لہ فسلم علیہ ثم قال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک فان امرتنی ان اقبض روحک قبضت وان امرتنی ان اترکہ ترکتہ فقال وتفعل یا ملک الموت قال نعم بذلک امرت وامرت ان اطیعک قال فنظر النبی صلعم الی جبرائیل علیہ السلام فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ قد اشتاق الی لقائک فقال النبی صلعم لملک الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ صلعم الخ۔

[illegible]

غرض یہاں کا رہنا اگر پسندیدہ ہوتا تو ذات مبارک اس اختیار دیئے جانے و مجاز ہونے پر پسند فرماتے لیکن نہ فرمایا۔ اور یہ کون کہہ سکتا ہے کہ ایسے وجود باجود رحمت للعالمین کی جنکی تشریف آوری و رونق افروزی پر علوم فنون وغیرہ نغما، و رحمت الٰہیہ کی تمام دنیا پر بارش ہو کر ہمیشہ کے لئے دروازے کھل گئے۔ اوسکی دنیا و جہان کو ضرورت و حاجت نہ تھی؟ بیشک تھی لیکن جب وس بارگاہ عالی جاہ خالق و مالک دو جہان سے حکم آیا تو اوسکی رضا کے واسطے سبکو پسند فرمایا اور اس دار ناپایدار و سجن پر فتن پر اوسکو ترجیح دی بقول مولوی صاحب رحمہ ؎ انبیا را تنگ آمد این جہاں ٭ چون شہان رفتند سوئے آنجہان لامکان ٭ ۱۳۔ دنیوی حیات کو اللہ جل جلالہ نے لہو و لعب و متاع الغرور فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی دنیا کے حق میں فرمایا۔ الدنیا دار من لا دار لہ و مال من لا مال لہ ولہا یجمع من لا عقل لہ۔ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر۔ الدنیا سجن المومن وسنتہ واذا فارق الدنیا فارق السجن والسنتہ۔ الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم۔ تو پھر ایسے سجن ملعون سراپا مشقت و مصائب والی جگہ میں جہاں طرح طرح کے ظلم و فساد و غفلت و عناد آئے دن موجود ہیں اور قسم قسم کے فن و فریب و دغا و مکر و تکبر تعلی و شیخی والے مغرور لوگ ہوں جنکی شرارتوں و خود غرضانہ حیلوں سے عاجز بندگان الٰہی کو امن و آرام نہو تو ایسی بے آرامی و رنج و محن میں غریب مومنین سے رہ کر کرنا ہی کیا ہے؟ ۱۴۔ پھر موت میں کوئی خصوصیت ابرار و اشرار کی نہیں تا کہ مرزا صاحب کو اپنے کسی مخالف کی مرنے پر اس کہنے کی گنجایش ہو کہ وہ مخالفت و دشمنی کے جرم کے سبب رحلت کر گیا۔ کیونکہ حکم کل نفس ذائقۃ الموت کے نیچے اگر کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور مریگا۔ عام مخلوق کا تو کیا ذکر خاص برگزیدہ جماعت جو دوسری مخلوق کے لئے سراسر رحمت برکت و نعمت الٰہی تھی اوسکی ساتھ بھی بظاہر یہی معاملہ و قانون الٰہی برتا گیا۔ جیسا کسی نے ساری انبیا حضرت آدم علیہم الصلوۃ والسلام سے نام گن کر اخیر میں کہا ہے ؎ چو ختم المرسلین ہم رفت باقی کیست کو ماند۔ مگر ذات مقدس قادر و قیوم و صمدانی ٭ و نعم ما قیل ؎ ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید ٭ ز جام مرگ مے کل من علیہا فان اور کیا مرزا صاحب کے خویش اقارب و مریدین و عزیز بچے نہیں مرے؟ یا خود بدولت ہی نہ مرینگا

پتہ لے لیا ہے؟ ۱۵- پھر ہر ایک ذی روح کی موت کا وقت بھی بارشاد لکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون معین و مقرر ہو چکا ہے۔ ایک لمحہ پیش نہیں ہوتا۔ تاکہ مرزا صاحب کمی بیشی کرتے ہیں اپنی کرامت کا دخل دیکر لوگوں کو دھمکائیں اور ڈرائیں۔ اور بالخصوص مسلمانوں کو ڈرانا یا دھمکانا تو قطعاً بے سود و لغو ہے۔ کیونکہ وہ تو ان احکام سے خوب واقف ہیں۔ البتہ بعد الموت کیلئے فکر و مصروفیت ضرور لازمی ہے۔ پس جو مومنین خاشعین عباد الرحمن ہیں اُن کے لئے تو ہرگز موت ڈر اور خوف والی چیز نہیں۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی جانتے ہیں ؎ جسم ظاہر عاقبت خود رفتنیست + تا ابد معنی نخواہد شاد زیست + اور اسکے عامل ہیں ؎ بہر روز مرگ این دم مردہ باش + تا شوی با عشق سرمد خواجہ تاش + اور انشاء اللہ بفضلہ و رحمتہ اسکے مصداق ہیں ؎ خلق گوید مرد آن مسکین فلان + تو بگوئی زندہ ام اے غافلان + گر تن من ہمچو تنہا خفتہ است + ہشت جنت در دلم بشگفتہ است + دانہ مردن مرا شیرین شدست + بل ہم احیاء پی من آمدست + مقعد صدق جلیس حق شدہ + رستہ زین آب و گل و آتشکدہ + فخر آن سر کہ کف شاہش برد + ننگ آن سر کو بغیری بنگرد + وغیرہ ہاں جنکو انابت الی اللہ و خشیت اللہ حسن عمل۔ صدق نیت۔ زہد۔ صبر۔ تقوی۔ طہارت۔ تسبیح۔ تہلیل۔ تکبیر وغیرہ عبادات و رغبات الٰہی کی توفیق نہو بلکہ وہ سرکشی بغاوت و غرور۔ شیخی تکبر۔ خود غرضی۔ دوست و دشمن سے اختلاف خواہ نخواہ لڑائی۔ ایذا رسانی مخلوق الٰہی وغیرہ معصیت ہیں پڑ کر جرایم و بازپرس یوم حساب کا بوجھ دن بدن اُن پر پڑتا و بڑھتا جاوے تو گو انکی موت ایسی زندگی سے انکو اپنے و سب و نکے حق میں بدرجہا بہتر و افضل ہے تاکہ وہ یستریح منہ العباد و البلاد و الشجر و الدواب کے مصداق ہوں۔ لیکن وہ ضرور اپنے کرتوتوں کی پھل اور اعمال کے وبال و خطر تاک سے ہراسان ہو کر عاشقان دنیا کی طرح مرنے کا نام سنکر ڈرتے ہیں اور دنیاوی بقا اور حیاتی کے خواہاں رہتے ہیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولتجدنھم احرص الناس علی حیوۃ ومن الذین اشرکوا یود احدھم لو یعمر الف سنۃ وما ھو بمزحزحہ من العذاب ان یعمر واللہ بصیر بما یعملون۔ ان الذین لا یرجون لقاءنا و رضوا بالحیوۃ الدنیا واطمانوا بھا والذین ھم عن ایتنا غافلون اولئک ماواھم النار بما کانوا

Marfat.com

یکسبون سے شیر دنیا خواہد آبادی و برگ ۔ شیر موٹے جوید انادی دمرگ ۔ اور چونکہ غفلت اور
اپنے دہن میں سے در دقائق خویش را درباختی ۔ رمز مردل این زماں دریافتی ۔ قبلہ گردم من ہمہ
عمر از جول ۔ آن خیالاتے کہ گم شد در اجل ۔ کے مصداق ہو ہو کر دنیا ہی میں انکی ساری امیدیں موت
کے ساتھ فنا و ختم ہو جاتی انکو معلوم ہوتی ہیں لیئے ان میں سے بعض لوگ اپنی مورتیں و تصاویر گونا
گون و عمارات وغیرہ سے دنیا میں اپنی بقا دیا دگار کا سامان ۔ گو صریح خلاف شرع کیوں نہو کرتے
ہیں اور انکے حصہ میں یہ کہاں کہ اپنے خالق مالک محسن رب کی مشیت و ارادہ پر قانع رہیں اور
اپنے مسلم ہادی برحق صلعم کی عمل و تعلیم اللّٰھمّ احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی وتوفنی اذا
کانت الوفاۃ خیرا لی کو مدنظر رکھیں ؟ ۔ عمر و مرگ این ہر دو با حق خوش بود ۔ بے خدا
آب حیات آتش بود ۔ ۱۶ ۔ پھر عمر بھی کچھ اعمال پر موقوف و منحصر نہیں بہت صالحین منیبین
نیک قلیل و کم عمر پاتے ہیں اور بہت اشرار ۔ سرکش ۔ و نافرمان بلکہ منکران اللہ تعالی عزوجل
وغیرہ مخالفین و دشمنان صداقت اسلام طول و دراز عمر پاتے ہیں ۔ حالانکہ ان مخالفین کی ساری
عمر علانیہ مخالفت حق و اسلام میں گذرتی ہے جیسا کہ بچشم خود دیکھا ہے اور مرزا صاحب تو ایسی
بظاہر حمایت و اعانت اسلام کی آڑ میں در پردہ مخالفت کر کے اپنا نیا (منتھا) مذہب گروہ قائم
کرنیکے فکر و انتظام میں رہا ۔ ۱۷ ۔ پھر کذاب مفتری علی اللہ بھی اس قاعدہ سے مستثنی نہیں ۔
کہ کذب و افترا کے باعث اجل مقررہ سے پہلے ہی مرجاویں ۔ جیسا کہ مرزا صاحب معہ مریدین غضب و بطش
الہی سے بچکر خود بدولت اپنے تئیں ایسا سمجھنے ازخوش فہمی لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین
ثم لقطعنا منہ الوتین الخ سے تمسک کر کے کہتے ہیں کہ مفتری علی اللہ جلد ہلاک ہو جاتا ہے ۔ مرزا
صاحب لفظ مجازات ۔ استعارات ۔ دقائق و حقائق وغیرہ زبان سے تو بہت نکالتے و لکھتے ہیں
لیکن موقعہ پر سب ایسے ہی مفتری ہوتا ہے چنانچہ اس آیۃ کریمہ کے جملہ لقطعنا منہ الوتین کو اپنے حقیقت
پر حمل کر کے قطع جسمانی مراد لیکر اپنی صداقت کے دعویدار ہوتے ہیں ۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ یہی لفظ
قطع جو رسول اللہ صلعم نے ویلک قطعت عنق اخیک ۔ اھلکتم او قطعتم ظہر الرجل میں
فرمایا ۔ تو کیا اسمیں قطع جسمانی مراد ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ و یا قرآن مجید میں اللہ تعالی نے قتل الخراصون
فقتل کیف قدر ۔ ثم قتل کیف قدر ۔ قتل الانسان ما اکفرہ میں جو لفظ قتل فرمایا ہے تو کیا

Marfat.com

اسمیں قتل جسمانی مراد ہے؟ ہرگز نہیں۔ علی ہذا القیاس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الملح هو الذبح میں جو لفظ ذبح فرمایا ہی تو اسمیں ذبح جسمانی مراد ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس جب یہ ثابت ہوا کہ ان نصوص میں قطع۔ ہلاک۔ قتل۔ ذبح جسمانی ہرگز مراد نہیں تو مرزا صاحب باین دعاوی علوم قطعنا منه الوتین۔ میں قطع جسمانی کسطرح مراد لیتے ہیں؟ یہ مرزا صاحب کے نرالے استنباط و استدلال ہیں کہ قران مجید کلام رب حمید کے ایسے خلاف عقل و نقل معنے و مفہوم بیان کئے ہیں جنکو صریح مشاہدات و واقعات کے مخالف ہونیکے باعث کوئی بھی قبول نکر سکے۔ اور پھر اس منگھڑت و مخالفت کو قران مجید کی حمایت کہتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون اور طرہ یہ کہ جو آیات شریف و احادیث مبارک صریح جسمانی حالت پر دال ہیں ونکو مرزا صاحب اپنی نیچریت کے تابع کر کے خلاف عقل کہکر اونکی حقیقت ظاہری جسمانی سے منکر ہیں مثلاً آیۃ بل رفعہ اللہ الیہ دربارہ حضرت مسیح علیہ السلام کو باتباع فلاسفہ منکر جیسے ازالہ صد۴۷ میں لکھا ہے کہ نیا و پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنی اس خاکی جسم کے ساتھہ کرہ زمہریر تک بھی پہونچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اسبات کو ثابت کرچکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچکر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی کہ جسمیں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہونچنا کسقدر لغو خیال ہے انتہے اور ایسا ہی اشتہار ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۰ء میں لکھا ہی کہ حال کے گذشتہ زمانہ کے تجارب ثابت کرتے ہیں۔ کہ انسان سطح زمین سے چھ میل تک بھی اوپر کیطرف صعود کر کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا الخ دربارہ جسمانی معراج رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ایسی ہی خیالات سے منکر حالانکہ وکان اللہ عزیزا حکیما۔ آیۃ بل رفعہ اللہ کے آخر و سبحان الذی آیۃ اسریٰ کے پہلو بظاہر ایسی توہمات و ترددات و شکوک کے وغیرہ کے لئے ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ و عم نوالہ نے فرما دیئے ہیں۔ پھر آیۃ فقلنا لهم کونوا قردة خاسئین کی دربارہ مسخ یہود بھی جسمانی ابد سے خود بدولت مع اخص مرید مولوی نور الدین صاحب منکر ہیں۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے اپنی فصل الخطاب میں لکھا ہی اور بعد ازاں خطوط میں بھی اوسی انکار پر اصرار کیا ہی حالانکہ فجعلنها نکالا لما بین یدیها و ما خلفها و موعظة للمتقین اوسکی ظاہری تصدیق کیواسطے موجود ہے

* اشتہار ۲۸ مئی سنہ ۱۹۰۰ صفحہ ۳ پر یہی لکھا ہی کہ اجکل ثابت کیا گیا ہی کہ آسمان پر بھی مجسم مخلوق رہتی ہے جیسے زمین پر الخ

Marfat.com

کیونکہ بدون ظاہری نمایاں اثر کے یہ سزا موجب عبرت و نصیحت ہرگز نہیں ہو سکتی ۔ خفیہ و باطنی حال مسخ کو کون دیکھہ سکتا ہے ۔ اور وہ نکالا لما بین یدیہا وما خلفہا کیونکر ہو سکتی ہے ؟ ۔

۱۸ ۔ مزید بران مرزا صاحب کا بہائی و ہمسایہ دیوار بدیوار مرزا امام الدین صاحب اونکی آنکہوں کے سامنے موجود ہے جو امامت لال بیگیان کا عرصہ دراز سے مدعی ہے ۔ اونکو دیکھکر بھی نہیں سوچا کہ جب وہ بھی میرا بہائی ہو کر میرے مخالف میری ہی طرح اپنے تئیں مامور من اللہ کہکر لال بیگیوں کو اپنی اطاعت کی دعوت کرتا ہے اور میری ہی طرح قایم ہے ۔ حالانکہ مرزا صاحب کے تراشیدہ قاعدہ کے موافق ایسا تقول علی اللہ کرنیوالا اسقدر عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتا ۔ چونکہ وہ بھی مرزا صاحب کیطرح صحیح و سالم ہے ۔ پس اوسکی قیام و حیات ہی کو مرزا صاحب اپنے دلیل دعوی کی تکذیب کیلئے کافی سمجہتے اور دل میں سوچکر کے ایسے دلائل تراشنے اور لن ترانیوں سے باز آجاتے ۔ لیکن ہان تو کچھہ خیال و پرواہ نہیں ہے ۔ لہذا اظہار حق کیلئے مرزا صاحب کے اس نامعقول قاعدہ و دلیل کے ازالہ میں چند ۔ دیگر نظیر بن مفتری و تقول علی اللہ کرنیوالوں کی بیان کیجاتی ہیں جنکو کسی نے قطع و قتل نہیں کیا ۔ اور وہ خود ہی بموجب حکم و قانون الہی کل نفس ذائقۃ الموت فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون کی اپنی میعاد پوری کر کے سوای کسی مخلوق کی دست درازی کے (گو وہ بھی اجل مسمے سے باہر نہیں اور نہ موجب شقاوت ہے کیونکہ رتبہ شہادت اکثر اسی ذریعہ سے نصیب ہوتا ہے) اپنی موت سے مرے ہیں جو ایسے مدعی کے باز دعوی و توبہ کے لئے کافی ہیں ۔ بشرطیکہ کچھہ خوف اللہ جل جلالہ باقی ہو ۔ چنانچہ (۱) عاجز کا صدہا دوسروں کا عینی مشاہدہ ہے اور عنقریب کا ذکر ہے ۔ کہ منشی کہنیا لال لکھہ ہاری کا مالیر کوٹلہ میں بحالت زندگی دستور تہا کہ صبح کو کچہری میں اگر اپنے رات کے الہامات ایک خوشخط منشی سے لکھواتا ۔ ایکدن عاجز کو اوسکی الہامی کتاب دیکہنے کا اتفاق ہوا تو اوسمیں ایک عبارت دیکھی جو خود عاجز نے ایام طفلی میں اپنے چچا صاحب مرحوم سے سنی تھی اور اوسکو بتلائی تھی یعنے قال افلاطون الحکیم انظر لی وجہک فی المراۃ ان کان حسنا فافعل بما یناسبہ وان کان قبیحا فلا تجمع بین القبیحتین ۔ منشی کہنیا لال نے اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ کر کے اپنی طرف سے اوسکو

Marfat.com

اللہ تعالے کا الہام قرار دیکر لکھوایا ہوا تھا۔ وہ بہت عرصہ تک اِس شغل میں مشغول رہا۔
کئی کتابیں تصنیف کیں جنمیں ایک کا نام فضیلت شیطان رکھا۔ اوس نے بھی بڑی
طول عمر پائی اور گورنمنٹ میں بڑا نیکنام تھا۔ اور آخر اپنی موت سے مرا۔ (۳) مرزا صاحب کے
خاندان مغلیہ میں سے اکبر بادشاہ کا حال مفصل تواریخوں میں درج ہے کہ وہ ملحد مزاج کسی
دین کا پابند نہ تھا۔ خود ماموّر من اللہ ہونے و نبوۃ کا دعوی کرکے ایک نیا دین و فرقہ
بنام دین الہی بنایا (اور شاید مرزا صاحب نے بھی اوسی کی تقلید سے اپنے مسلک کا نام الہی
کارخانہ رکھا ہے) ۔ اُسنے کہا دین (اسلام) جسکا آغاز زمان بعثت سے تھا اسکی مدت و بقا
ہزار سال تمام ہوگئی۔ کلمہ لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ ایجاد کیا۔ اخلاص کے چار مراتب تھے
ترک مال۔ ترک جان۔ ترک ناموس۔ ترک دین۔ بوقت ملاقات ایک شخص اللہ اکبر
اور دوسرا جل جلالہ کہے یہ بمنزلہ سلام تھا۔ آفتاب پرستی آتش پرستی جسکے التشدد کا اہتمام
ابو الفضل کے سپرد تھا۔ تعظیم و تاثیر کواکب قشقہ و زنار کا رواج۔ سجدہ جائز ہوا علم جو آتش
پرستی ہی بہراہی دختران راجہ ہند اپنی حرم میں معمول۔ وجوب غسل ساقط۔ جشن روز
تولد و شادی بروز مرگ۔ تاریخ ہجری عربی تغیر کرکے اسکی جگہ سال جلوس سنہ ۹۶۳ مطابق سنہ
ہجری تھا۔ تاریخ شروع کی۔ عید موافق اعیاد زردشتیان ایک سال میں چہاردہ مقرر
کرکے سال و ماہ الہی نام رکھا۔ عربی پڑھنا جاننا عیب۔ تفسیر حدیث و فقہ پڑھنیوالا
مطعون و مردود۔ بجائے اسکے نجوم۔ حکمت۔ حساب۔ شعر۔ تاریخ افسانہ رائج و مقرر
جو اس دین میں آئے انکو الٰہیین کہتے۔ ایک شخص ایسا مرا تو اُسکے قبر میں چراغ و شگاف
(جالی یا روشندان) مقابل آفتاب اس اعتقاد سے رکھا کہ اوسکی روشنی پاک کنندہ گناہ
ہے میت کو سر بجانب شرق اور پاؤں بطرف مغرب دفن کرنا [illegible]
قرار پایا۔ ذبح گاؤ اور اسکا گوشت کھانا حرام کیا۔ اگر کوئی جیوانات [illegible]
ساتھ کھاوے اسکا ہاتھ اور اگر اوسکے اہلخانہ سے ہو تو اسکی انگلی کاٹی جائے مجلس
نوروزی میں اکثر علما، صلحا، قاضی و مفتی کو وادی قدح نوشی میں لائے [illegible]
خصوصاً فیضی کہتا کہ این پیالہ را بکوری فقہا مینوشم۔ شیخ عبد القادر بدایونی رحمۃ اللہ تعالے

Marfat.com

جو اکبر کے پیش امام وخطیب تھے اُنھوں نے بہت حال اپنی تاریخ مین لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں
کہ شیخ ابوالفضل سے پوچھا کہ مذاہب مشہورہ میں سے آپکا میل کسطرف ہے؟ جواب کہا کہ میں
چاہتا ہون کہ چند روز وادی الحاد کی سیر کروں۔ اُسپر مینے کہا کہ اگر قید نکاح موقوف کیجے
تو برا نہیں۔ اُسپر ہنسکر چلا گیا۔ ایسے فریفتگان دنیا گو پڑھے لکھے مگر علم دین وروحانی
مذاق سے بے بہرہ اکبر کی صحبت میں تھے کسی کا شعر ہے ع خدا پناہ بد بد از جلیس
بد مذہب * جواب کرد ابوالفضل شاہ اکبر را * ریش صاف۔ ناقوس بجانا۔ تماشائے
صورت ثالث ثلاثہ اور تمام لہو ولعب وکفر شایع ہوا۔ بارہ برس گذرنے پر یہانتک نوبت
پہونچی کہ اکثر اراکین مثل حاکم ٹٹھ اور دوسرے اہل ارتداد اس مضمون کا اقرار نامہ لکھدیتے
کہ من فلان بن فلان بطوع ورغبت وشوق قلبی از دین اسلام مجازی تقلیدی جو آباو
اجداد سے سنا تھا اوسکو چھوڑ کر دین الٰہی اکبرشاہی میں آکر مراتب اخلاص ترک جان
ومال وناموس ودین قبول کرتا ہون۔ بخلاف تعلیم اسلام خنزیر وکتونکی نجاست کا خیال
مفقود بلکہ اندرون محل وزیر قصر انکو رکھکر ہر صباح دیکھنا عبادت مین داخل تھا۔ طلا
وابریشم پہننا فرض۔ نماز روزہ حج پہلے ہی ساقط ہو چکا تھا وغیرہ وغیرہ۔ غرض ہر عقیدہ
اصول وفروع اسلامیہ پر شبہات گوناگون تمسخر واستہزا تھا۔ اگر کوئی معارض جواب ہوتا
تو جواب سبکا منع تھا۔ اور توجہ حکومت قاہری بجانب مقابل تھی۔ حالانکہ مباحثہ میں
مساوات شرط ہے۔ کئی خاندان اس مباحثہ میں برباد ہوئے۔ وحاشا کہ یہ مباحثہ ہوتا۔ یہ
تو دین فروشون کا مکابرہ تھا جو خوشامدانہ ہر جگہ سے شکوک متروک پیدا کرکے تحفہ لاتے۔
سبحان اللہ من یتصرف فی ملکہ کیف یشاء ملا شیری کے قطعہ میں سے اکبر کی نسبت یہ شعر ہے
ع شاہ ما امسال دعوے نبوت میکند * سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن * دبستان
مذاہب میں اکبر کی کرامات بھی لکھیں ہیں۔ مثلاً طفلی میں مثل مسیح علیہ السلام اپنی والدہ سے
کلام کرنا۔ اور ایک شخص اوسکے مقبرہ میں داخل ہو کر اوسکی خدمت کرنے لگا تو اوسکی پانو کی
اُنگلی ایک پتھر کی دراڑ میں پڑکر شکست ہوگئی۔ غرض یہ بادشاہ باین افترا وتحقیر اسلام
عرصہ دراز تک اسی عملدرآمد میں بحالت پادشاہی جسکی میعاد باون برس ہے خوش وخرم رہکر

[illegible]

Marfat.com

آخر اپنی موت سے اپنا وقت پورا کرکے مرا اور اب اُن امور و طوفان بے تمیزی کا کوئی
نام بھی نہیں لیتا۔ اور دین حق اسلام یعلو ولا یعلیٰ اوسیطرح قائم دائم موجود ہے۔ اور مرزا
صاحبکے دعوے کو تو بھی بہت بیعاد نہیں گذری (۳) یہ تو بادشاہ تھا دوسرے ایسے اشخاص
بھی بہت گذری ہیں جو عوام میں تھے اور وہ بھی ایسے دعاوی عرصہ تک کے بلا کسی کے ہاتھ
لگانیکے اپنی موت سے مرے ہیں چنانچہ میاں بایزید روشن کی نسبت بھی لکھا ہے کہ وہ بھی
اپنے تئیں مامور من اللہ جانتا۔ آدمیوں کو ریاضت کا امر کرتا۔ نماز پڑھتا لیکن تعین جہت
اوٹھا دیا تھا۔ کہتا کہ غسل پانی کی حاجت نہیں کیونکہ جب انسان (اللہ تعالےٰ کے) پاس پہونچا
تن پاک ہو جاتا ہے کیونکہ چار عنصر مطہرات ہیں جو خدا و اپنے آپ کو نہ پہچانے وہ آدمی نہیں
وہ اگر موذی ہے تو بھیڑیا۔ چیتا۔ سانپ و بچھو کی طرح ہے اور پیمبر عربی نے کہا ہے۔
اقتل الموذی قبل الایذاء۔ اور اگر نیکوکار اور نماز گذار ہے تو مثل گاؤ بھیڑ کے ہے۔ اسکا
مارنا جائز ہے۔ اسی بناپر مخالفان خودشناسی کے مارڈالنیکا امر کرتا کیونکہ وہ حیوان ہیں
جیساکہ قرآن میں آیا ہے اولٰئک کالانعام بل ھم اضل۔ اور کہتا جسنے اپنے آپکو نہ پہچانا
اور جسکو زندگی جاوید و حیات ابدی کی خبر نہیں وہ مردہ ہے اور مردہ کا مال وارثان زندہ
کو پہونچتا ہے۔ اسی لئے ایسے لوگونکے قتل کا حکم کرتا۔ اگر ہندو خودشناس پاتا اوسکو مسلمان
پر ترجیح دیتا۔ مدت تک بہمراہی اپنے فرزندان کے رہزنی کرکے اموال مسلمانان وغیرہ سے
لیکر خمس بیت المال میں رکھتا اور بوقت حاجت اہل استحقاق پر بانٹ دیتا۔ اسکی تصنیفات
تصانیف میں عربی۔ فارسی۔ ہندی و افغانی ہیں۔ مقصود المومنین عربی میں ہے
کہتے ہیں کہ حقتعالی بلاوساطت جبرئیل اس سے سخن کرتا۔ ایک کتاب خیر البیان چار زبانوں
میں ہے اول عربی دوم پارسی سوم ہندی چہارم پشتو میں اور اسکو خطاب از حقتعالیٰ [illegible]
الہی جانتے ہیں۔ ایک کتاب حالنامہ ہے اسمیں اپنا حال بیان کیا ہے۔ او[illegible]
عربی اسمیں لکھے ہیں جنکو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم کے مطابق کئے بغیر اسپر عامل
ہونیکا یہ نتیجہ ہوا کہ رہزنی کرکے مال مسلمانان وغیرہ لے لینا و مسلمانان و مخلوق الہی کو بغیر
کسی شرعی جرم کے گائے بھیڑ کیطرح مارڈالنا عملدرآمد رہا۔ اور عجیب تر یہ کہ وہ عامی آدمی

Marfat.com

تھا اور قرآن مجید کے معنی کرتا و سخنان حقائق آمود کہتا اور دانا انسان اس سے متحیر ہوتے۔
لکھا ہے کہ خدا ناشناسوں کے قتل کیواسطے مامور ہوا ۔ تین دفعہ پے درپے امر ہونے پر تلوار
کو ہاتھ نہ لگایا جب پھر حکم ہوا ناچار جہاد پر کمر باندھی ۔ یہ شخص شہر جالندھر میں پیدا ہوا
پھر اپنے والدین کے ہمراہ کانی کرم کوہستان افغانان میں آیا ۔ مرزا محمد حکیم ابن ہمایون
بادشاہ کا ہمعصر تھا ۔ اسکی قبر بتہ پور کوہستان افغانان میں ہے ۔ یہ بھی اپنی موت سے مرا
(۴) مسیلمہ کذاب بھی اول وفد بنی حنیفہ میں بحضور رسول اللہ صلعم آکر مسلمان ہوا جب یمامہ
کو واپس ہوا تو مرتد ہو کر دعوے نبوۃ کیا ۔ تحلیل خمر و زنا و اسقاط فریضہ نماز کیا ۔ ایک جماعت
اہل فسق و فساد اسکے ساتھ شامل ہوئی ۔ بمقابلہ قران مجید سجعہائے نامطبوع گھڑے جنپر
عقلائے زمانہ ضحکہ کرتے ہیں مثلاً یاضفدع بنت ضفدعین الی کم تنقین لا الماء تکدرین
ولا الشارب تمنعین راسک فی الماء وذنبک فی الطین ۔ و کہا الفیل ما الفیل لہ خرطوم طویل
ان ذلک من خلق ربنا الجلیل وغیرہ ۔ جنکا حال اہل علم و دین پر پوشیدہ نہیں کہ یہ کیسے
لغو ہیں اور بمقابلہ قران مجید انکی کیا حقیقت ہے ؟ لکھا ہے بعض خوارق عادات بھی اس
سے ظاہر ہوئے ۔ رسول اللہ صلعم کو ایک خط لکھا کہ نصف زمین ہماری و نصف قریش
کیواسطے ۔ ذات مبارک صلعم نے بجواب تحریر فرمایا ۔ من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب
اما بعد فان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین انتہی ۔ مسیلمہ
نے دعوی تو عہد مبارک رسول اللہ صلعم میں کیا لیکن بعد میں بعہد خلافت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ بمقابلہ لشکر خالد رض جو بامر صدیق اکبر رض بھیجا گیا تھا وحشی کے ہاتھ سے
قتل ہوا ۔ یہ وہی وحشی قاتل ہمزہ رض بھی تھا وہ کہتا تھا میں بہترین مردم نیز بدترین
مردم کا قاتل ہوں ۔ اب دیکھیئے کہ کیا یہ مسیلمہ کذاب بھی جو خلافت صدیق اکبر رض تک
زندہ تھا اور اسکے ساتھ اسکی ہم جنس جماعت بھی تھی وہ بھی آیۃ کریمہ لو تقول الخ سے مرزا
صاحب کی طرح بجنین جہات خود استدلال کرکے باین سرکشی و مخالفت قرآن مجید کے اپنا
صدق و حق پر ہونا ثابت کرسکتا تھا ؟ ہرگز نہیں ۔ مولوی روم صاحب نے کیا خوب فرمایا
؎ بو مسیلم را لقب کذاب ماند ✤ مر محمد را اولوا الالباب ماند ✤ مصطفی را وعدہ کرد الطاف حق

گر بمیری تو نیز زاین سبق ✦ من کتاب معجزت را رافعم ✦ بیش و کم کن را ز قرآن رافعم ✦

(۵) طلیحہ بن خویلد اسدی نے بنی اسد میں دعوے نبوت کیا۔ غطفان اُسکے مددگار ہوگئے بعدہٗ توبہ کی۔ اسیطرح سجاح بنت سوید بن یربوع نے دعوی نبوت کیا۔ فرسان میں تغلب اور تمام قبیلہ تمیم اسکی نصرت پر جمع ہوئے۔ اون میں روسا بھی مثل احنف بن قیس و حارثہ بن بدر وغیرہ شامل تھے۔ بہت قتل ہوا۔ پھر اوسنے قصد یمامہ کیا۔ مسیلمہ اس خبر سے تنگ دل ہو کر متحصن ہوا۔ سجاح کے لشکر نے اسکا محاصرہ کیا۔ پھر گفتگو و شعر اشعار کے بعد باہم جماع کیا اور بعد میں مسیلمہ کے ساتھ اسکا نکاح ہوا۔ مہر میں نماز عصر موقوف ہوئی۔ بالآخر سالہا سال کے بعد وہ توبہ کر کے بزمان معاویہ رضہ مسلمان ہوئی۔ گویا اسکے فساد و سرکشی کا زمانہ تئیس برس زمانہ خلافت راشدہ سے بھی کہیں زیادہ ہوا۔ (۶) زمانہ ابن زبیر و عبد الملک بن مروان میں مختار بن عبید بن مسعود الثقفی نے بعد واقعہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کے لوگوں کو اونکا قصاص لینے کے نام پر بلایا اور در اصل غرض اپنی امارت تھی۔ طالب دنیا تھا۔ کوفہ میں دعوی نبوت کیا اور کذاب کہا گیا۔ اور منجملہ اوسکے کذب کے ایک یہ دعوی تہا کہ جبرئیل علیہ السلام اسکے پاس وحی لاتا ہے۔ اپنے مکاتب میں لکھتا من مختار رسول اللہ۔ یہ بھی اپنی موت سے مرا۔ (۷) متنبی شاعر نے دعوے نبوت کیا اپنے آپ کو مثل مسیح و مثل صالح علیہما السلام کے کہتا جیسا اوسکی شعروں میں ہے ؎ ما مقامی بارض نخلۃ الا کمقام المسیح بین الیہود (نخلہ قریہ یعنی کلب عند بعلبک من ارض شام) ؎ انا فی امۃ تدارکہا اللہ ✦ غریب کصالح فی ثمود ✦ لوگوں پر کلام پڑہتا جسکو زعم کرتا تہا کہ وہ قرآن اوسپر نازل ہوا ہے۔ قاضی ابو الحسین بن ام شیبان الہاشمی الکوفی سے ہے کہ اُنہوں نے ایک سورۃ اُس سے لکھی تھی جو ضایع ہوگئی اور اسکا ابتدا جو اونکو یاد رہا یہ تھا۔ والنجم السیار والفلک الدوار واللیل والنہار ان الکافر لفی اخطار امض علی سننک و قف اثر من قبلک من المرسلین فان اللہ قامع بک زیغ من الحد فی دینہ و ضل عن سبیلہ۔ کہا کہ یہ طویلہ تھی سوا اسکے میرے حافظ میں اور کچھ نہیں رہا۔ قبیلہ بنی کلب وغیرہ سے بہت لوگ اسکے تابع ہوئے لو لو امیر حمص نایب الاخشید یعنے اسپر لشکر کشی کر کے اسکو قید کیا اور اوسکے اصحاب کو متفرق کیا اور اسکو

Marfat.com

مدت تک حبس میں رکھا قریب تھا کہ مرجاتا۔ اس سے توبہ طلب کی تو اوسنے تحریری اپنے دعوے
کا بطلان کیا اور اسلام کی طرف رجوع کیا تو اوسکو چھوڑ دیا۔ یہ واقعہ قریب قریب ایسا ہی ہے
جیسے ایک لایق بیدار مغز حاکم نے مرزا صاحب کی تعدی مطلق العنانی و دریدہ دہنی دیکھکر
بتقاضائے عدل و انصاف غریب عایا کی امن و حفظ آبرو کے لئے مرزا صاحبکو چشم نمائی کر کے
اونسے توبہ نامہ (اقرارنامہ) لکھایا کہ آیندہ مخلوق الٰہی کو اپنی افترا علی اللہ یعنی الہامی پیشگوئیوں
کی دہمکی دینے سے باز رہیں گے۔ اور ایک دوسرے دیسے ہی حاکم نے اوسی بنا پر حضرت مسیح
علیہ السلام کے توہین و تحقیر آمیز دل آزار اشتہار مرہم عیسیٰ کی اشاعت بند کرائی۔ جس حکم
کا اپیل بھی الحمد للہ چیف کورٹ سے خارج ہوا۔ جسکا ذکر صہ۹ پر گذر چکا ہے۔ کاش یہ چشم
نمائی و تنبیہ ایسی موثر ہوتی کہ مرزا صاحب ان سب دعاوی و سب و شتم تحقیر سیدنا عیسے
مسیح علیہ السلام سے تائب ہو کر آیندہ ایسی گستاخی و بے ادبی کے عوض اونکی اولوالعزمی و معجزات
و علوشان و صداقت کی قایل و مصدق ہو جاتے۔ اور اونکے حواریوں کو بھی سچا و برحق مانتے۔
(۸) ایام معتمد باللہ میں بہبود زنجی قائد فتنہ زنج ہوا اوسنے عراق کو تباہ اور آل رسول اللہ صلعم
کو خوار کیا۔ لاکھوں مسلمانونکو قتل کیا۔ اوسکا دعوی مرسل من اللہ ہونیکا اور غیب دانی کا
تھا۔ عرصہ دراز کے بعد قتل ہوا (۹) مطیع باللہ کے عہد میں قوم تناسخیہ میں ایک جوان
تھا جو اپنے میں روح علی علیہ السلام اور اوسکی زوجہ فاطمہ زہرا علیہا السلام اپنے میں گمان
کرتے۔ ایک دوسرے شخص نے دعوی کیا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہے جب اوسکو زد و کوب
کیا۔ تو منسوب باہلبیت ہونیکی طرف پناہ پکڑی۔ معز الدولہ نے حکم دیا کہ اسکو رہا کردو۔ (۱۰)
مغرب میں ایک شخص ہوا جسکا نام لا تھا وہ کہتا کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ لا نبی بعدی وہ میری
خبر ہے۔ لا بمعنی نفی نہیں بلکہ لا مبتدا اور نبی اسکی خبر ہے کہ میرے بعد لا نبی ہوگا سو میں ہوں
اسیطرح ایک عورت مدعیہ نبوت ہوئی جب اوسکو کہا کہ حدیث میں ہے کہ میرے بعد کوئی نبی
نہیں جوابدیا کہ نبی (بصیغہ) مذکر کہا ہے نبیہ (بصیغہ مونث) نہیں کہا۔ (۱۱) بیت المقدس
میں ایک یہودی نے دعوی کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے۔ فصیح زبان و خوش بیان
تھا۔ یہود و نصاریٰ اسپر جمع ہوئے وہ شعبدے دکھلاتا۔ جب حاکم گرفتار کرنے لگا تو بھاگ

Marfat.com

کر اسلام بول آگیا - احمد پاشا وزیر سلطان محمدؐ خان رابع نے اوسکو گرفتار کیا - جب مخلصی نہ یکھی مسلمان ہوگیا - (۱۲) فارس میں یحیی ساباطی نے خلافت معز لدینہ تینیس میں علی نبوت ہوکر طریق عیسی بن مریم علیہما السلام پر قدم مارا - احیاء اموات وابراء ابرص و اجذم و اعمی شعبدہ سے معجزہ کرتا - (۱۳) ۵۱۴ھ ہجری میں محمدؐ بن تومرت نے دعوی مہدویت موعودہ منتظرہ کا کیا جمعی کثیر نے معتقد ہوکر اس سے بیعت کی اور بعض بلاد پر اسکا غلبہ و حکومت دس سال تک ہا آخر مرگیا - (۱۴) شام میں ایک شخص راعی نے دعوی نبوت کرکے مسلک موسوی اختیار کیا - عصا ر ظاہر کیا جو بنظر مردم اژدہا ہوجاتا اور نظارگیان مسحور ہوجاتی - (۱۵) ۱۱۶ھ ہجری مصر میں ایک شخص نے دعوی کیا کہ وہ آسمان پر جاکر باری تعالی کو دیکھتا اور اس سے کلام کرتا ہے - عوام سے ایک جماعت اسکی معتقد ہوئی - ایک مجلس جمع ہوکر اس سی توبہ طلب کی لیکن اس نے نہ کی - حاکم نے اسلئے کہ وہ حاضر العقل ہوکر ایسا دعوی کرتا ہے ذوا دمیوں کی شہادت پر اسکی قتل کا ارادہ کیا لیکن ایک جماعت اطبا نے شہادت دی کہ وہ مختل العقل ہے اسپر اوسکو بیمارستان (پاگلخانہ) میں قید کیا گیا - شیخ علامہ عبدالرحیم بن ابو بکر دمشقی معروف بجوبری نے اپنی کتاب المختار فی کشف الاسرار میں مدعیان نبوت کاذبہ و مشیخت واعظین - رہبان - یہود - بنی ساسان - اصحاب حرب - کیمیاگران - اصحاب مطالبہ منجمین - اطبار - لاعبین بنار ممنوع از حرق - ارباب شعبدہ - اعمال جوہریہ وصیارف - و اہل صنایع و لصوص (دزدان) نسوان و مردان وغیرہ کا کشف اسرار کرکے اُنکے مکر و حیل کو خوب ظاہر کیا ہے اسجگہ تو صرف دانہ از خروار کے طور پر اُنہیں چند اشخاص کا ذکر ہوا جو باوجود ایسے دعاوی کے اپنی عمر پوری کرکے اکثر اپنی موت سے مرے ہیں اور جو اس دعوی میں مارے گئے اونکا سوائے مسیلمہ کذاب وغیرہ کے ذکر نہیں کیا - (۱۶) بھلا یہ تو مفتری علی اللہ کرنیوالے مدعیان نبوت و رسالت وغیرہ ہی تھے - اب ان سب سی بڑھنیوالے فرعون کو دیکھو جسکے الوہیت و ربوبیت کا دعوی کرنے اور انا ربکم الاعلی - اور ما علمت لکم من الٰہ غیری - لکن قرآن مجید میں موجود ہے اسنے بھی کسقدر مہلت آسودگی و سلطنت میں بحکم الٰہی عمر بسر کی اور آخر کار اپنی میعاد پوری کرکے بغیر دست درازی کسی بشر کے خود مع لشکر غرق ہوا - (۱۷) یہ تو فرعون

Marfat.com

تھا مدعیان اسلام میں سے بھی کئی ایسے کذاب گذرے ہیں جو دنیوی آسودگی سلطنت وغیرہ کے سبب اسی مہلک مرض تعلّی و تکبر میں پڑکر بدبختی سے ایسی دعاوی کرتے رہے ہیں جنکا حال کتب تواریخ میں درج ہے۔ مثلاً معاذاللہ معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد۔ فاطمیین جنکو عبیدیون بھی کہتے ہیں اور جو اپنے کو فاطمہ زہرا علیہا السلام سے منسوب کرتے تھے لیکن اکثر مورخوں نے اسپر انکار کرکے لکھا ہے کہ وہ اولاد حسین بن محمد بن احمد بن القداح ہیں اور قداح مجوسی تھا۔ انمیں چودہ خلفا گذرے ہیں جن میں اول عبیداللہ مہدی اور آخر عاضد تھا۔ انمیں سے ایک حاکم بامراللہ نے بھی مثل فرعون دعوی الوہیت و ربوبیت کیا۔ بجائے بسم اللہ کے بسم الحاکم الرحمن الرحیم لکھتا۔ بہت جہال اسکے پاس جمع ہوئے اور اوسکو بنام خدا۔ یا واحد۔ یا احد۔ یا محیی۔ یا ممیت کہتے اور بعض نے باطنیہ میں سے اسکی واسطے کتاب لکھی جسمیں لکھا کہ روح آدم ابوالبشر ؑ نے اول بجسد علی علیہ السلام اسکے بعد اسمیں انتقال کیا۔ یہ کتاب جامع قاہرہ میں پڑہی جاتی اور حیال شام میں بھی منتشر ہوئی۔ بہت خلقت گمراہ ہوئی۔ لکھا ہے اب تک کئی دیہات کا اعتقاد ہے کہ وہ عود کرکے زمین کا بندوبست کریگا۔ رعیت کو حکم تہا کہ جب خطیب منبر پر اسکا ذکر کرے تو لوگ تعظیماً کھڑے ہوجاویں اور اسکا تمام مملکت میں عمل ہوتا حتی کہ حرمین شریفین میں بھی اور اہل مصر تو جب کھڑے ہوتے سجدہ میں گرجاتے حتے کہ بازاروں والے بھی رعایا وغیرہ سے سجدہ میں ہوجاتے۔ ان امور کے سوا اور کئی حرکات بدو فواحش اسکے لکھے ہیں۔ مدت دراز اسنے سلطنت کی۔ ان ظالموں کی سلطنت مصر میں ۲۹۶ھ سے ۵۶۷ھ تک رہی تاآنکہ اللہ تعالی نے انکو سلاطین اکراد ایوبیہ کے ہاتھ سے ہلاک کرکے بدار البوار بھیجا۔ (۱۸) زمانہ مہدی بن منصور بن حکم بن ہاشم مقنع خراسانی مدعی الوہیت ہوا بطور حلول۔ آخر حکومت کی تنگ گیری سے ۱۶۳ھ میں اپنی مریدوں کو شراب میں زہر ملاکر خود خم تیزاب میں بیٹھکر فنا ہوا۔ (۱۹) بعض ناواقف سادہ لوح مرزا صاحب مجرد دعوے بے دلیل کو ہی انکی سچائی کی دلیل خیال کرتے ہیں۔ کاش وہ کتابیں دیکھیں تو انکو معلوم ہو کہ پہلے بھی صاحب غرض و حاجتمند لوگ کیسے کیسے دعاوی کرچکے ہیں اور شعبدہ یا کسیطرح سے کچھ کر بھی دکھلاتے رہے جنکا نمونہ کے طور پر کچھ یہاں ذکر ہوا ہی۔ ایام مکتفی باللہ یحیی و مطی ہوا اسکے بعد برادرش حسین نے اپنے مونہہ پر خال ظاہر کرکے زعم کیا کہ یہ آیتہ ہے اور مہدی

Marfat.com

امیر المومنین کہلایا۔ بعدہ اسکے ابن عم عیسی بن مہرویہ نے زعم کیا کہ قرآن مجید میں مدثر سے وہی مراد
ہے اور اپنے غلام مطوق کو ملقب بنور کیا۔ ۲۷۸ھ میں بن عثمان امام قرامطہ نے دعوی کیا کہ وہ داعیہ
مسیح ہے۔ عیسی الکلمہ۔ المہدی۔ احمد بن محمد بن الحنیفۃ اور جبرئیل ہے۔ اور جسطرح مرزا صاحب کی
تعریف میں طرح طرح کے الفاظ مرشد۔ آقا۔ احمد۔ مسیح۔ مہدی۔ آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ یوسف۔
موسی۔ عیسی۔ فاروق۔ اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۸۹۹ء میں لکھے ہیں اسیطرح اسکو بھی لکھتے کہ وہ الداعیۃ
الحجۃ۔ الناقۃ۔ الدابۃ۔ یحیی بن زکریا اور روح القدس ہے۔ غرض گوناگون دعاوی پہلے بھی
ہو چکے ہیں اذا لم یستحی احد فلیفعل ماشاء ولیقل ما ارادہ والا معاملہ ہے۔ ان دعویداران
میں سے بعض محاربات میں قتل ہوئے اور بہت اہل حق بھی انکے ہاتھوں سے شہید ہوئے اور بعض نے
سلطنت وکمال عزت میں اپنی موت سے مرے اور اب انکا اور انکے دعاوی کا سوائے تواریخوں کے اور کہیں
نام ونشان نہیں کیونکہ دعاوی الوہیت ونبوۃ رسالت ووحی سرے ہی سے لغو بیہودہ اور صریح خلاف
کتاب اللہ وسنت رسول صلعم ہونیکے سبب خاک دھول کی طرح اوڑ گئے۔ اور دعاوی عیسویت ومہدویت
جو بموقعہ وقبل از وقت تھے اور اب تک ہیں وہ بھی اسلئے ہباءً منثورا ہوگئے اور ہو جاوینگے اسلئے کہ جو علامات
انکے اور اس عہد کے شریعت اسلامی میں مشرح ومفصل بیان ہو چکے ہیں وہ علامات موجود نہ تھیں
اور نہ اب تک ہیں لہذا اگرچہ چند جہال ہم جنس دعویداران گو چند روز کیلئے انکے ہمراہ ہوئے لیکن آخر کار
بے اخلاصی بد اغراض دنیوی کے سبب سب نیست ونابود ہوگئے۔ اور جو موجود ہیں اوسیطرح ہو جاوینگے
عجوبہ پرست تو عام لوگ ہیں لیکن مسلمان اپنے مذہب ودین کے ایسے عاشق ودلدادہ ہیں کہ اسکی تعلق
اپنے خالق ومالک یا اپنے ہادی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان کا ذرا پتہ ونشان نہیں تو گرویدہ ورام
ہوتے ہیں لیکن جب اسکو موافق ومطابق قانون مسلمہ شریعت غرا نہیں پاتے تو بہ تعمیل
وموافق ارشاد والذین لا یشہدون الزور واذا مروا باللغو مروا کراما والذین اذا ذکروا
بایات ربہم لم یخروا علیہا صما وعمیانا کے متانت سے اپنے پر آجاتے ہیں۔ (۲۰) دجالین کذابین
مدعیان نبوت وغیرہ کا ذکر کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ کے ایک علیحدہ فصل میں آیا ہے اور اسمیں
اول ان احادیث کا بیان کیا ہے جنمیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میں اپنی امت کی طرف سے اماماں
گمراہ کرنیوالوں سے خوف کرتا ہوں۔ فرمایا تحقیق میری امت میں تیس نفر کذاب ہونگے اور ہر ایک

Marfat.com

ان میں سے دعوے کریگا کہ وہ نبی اللہ ورسول اللہ ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی
نبی نہیں ہے اور میری اُمت میں سے ایک طائفہ ہمیشہ حق پر رہیگا اور مخالفت کنندہ اونکا کچھ ضرر
نکریگا یہانتک کہ امر الہی آجاوے ۔ کئی احادیث ہیں جنمیں تیس دجالوں کذابوں مدعیان نبوت
ورسالت کا ذکر ہے جنکا آخر دجال اعور ہو گا ۔ بعض میں زیادہ بھی آیا ہے ۔ اور اُٹھ جانا علم
کا ۔ کثرت مال اور لوگونکا عمارات میں زیادتی کرنا علامات فرمائیں ۔ حدیث ابن عمرؓ میں ہے
کہ تیس کذابان یا زیادہ جب پوچھا گیا کہ انکا نشان کیا ہے تو فرمایا کہ وہ ایسا طریقہ وسنت لاوینگے
کہ تم اسپر نہیں ہو اور تمہارے طریقہ کو متغیر کرینگے پس جب تم اونکو دیکھو اونسے پرہیز کرو ۔ انتہے"
مترجم غرض بڑا بین نشان وما بہ الامتیاز اُن کذابین دجالین مدعیان نبوت وغیرہ کا یہی ہے کہ انکی
دعوت وانکا طریق بخلاف ماجاء بہ النبی صلعم ہو گا جیسا کہ مسائل وغیرہ امور خلاف شریعت
آجکل مرزا صاحب کے دعوے امامت ونبوت میں (گو اسکو ناقصہ بھی کہیں) پائی جاتی ہیں مثلاً
تصویر کشی ۔ بناء عمارات ۔ مینارہ یادگار ۔ فراہمی مال وزیور وجائداد گوناگون ۔ واستعمال
زیور طلا میان مردان اُمت مثل سنہلی طلائی (دوہاوا) جو ایک خاص مرید لاہور سے بنواکر بنام
دوہاوا مرزا صاحب اپنے فرزند کو پہنانیکے واسطے لیگیا ہے وغیرہ ۔ سبحان اللہ مسلمانوں کیواسطے
کیسا پکا ومحکم غیر مبدل قانون بنا دیا کہ جو کوئی خلاف کتاب اللہ وسنت وتعلیم رسول اللہ
دعوت کرے ویا دعوے نبوت ورسالت کا کرے وہ ان ہی دجالین کذابین میں سے ہے ۔ پس
بموجودگی ایسے مفصل ومشرح قانون کوئی مسلمان مرزا صاحب کا ایسا دعوی وتعلیم خلاف ماجا
بہ النبی صلعم کیونکر قبول کر سکتا ہے ؟ کاش مریدین مرزا صاحب جو ناواقفیت احکام وتعلیم اسلامیہ
کے باعث اسیر دام ہوا وہوس مرزا صاحب ہو گئے ہیں ۔ نیز وہ جو بزعم خود عالم ہونیکے مدعی ہیں
علمی گھمنڈ چھوڑ کر ذرہ غور سے علامات دجالین کذابین فرمودہ رسول امین صلعم کو مرزا صاحب کے
حالات ومقالات سے مقابلہ وموازنہ کریں اور سوچیں اور غیاث المستغیثین وہادی المضلین کے
درگاہ سے بعجز والحاح ہدایت کی التجا کریں تاکہ وہ غفور الرحیم اونکو توفیق رجوع الی الحق وصراط مستقیم
عطا فرماوے آمین ۔ (۲۱) جب عاجز نمبر ۲۰ تک نظائر مندرجہ بالا لکھہ چکا تو الہاماً معلوم ہوا
کہ دجالین کذابین کی شناخت کیلئے ارشاد خداوندی لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

Marfat.com

ہی کافی معیار ہے یعنی جو کوئی سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونچا بول
بولے اعنی حقائق معارف کی زیادہ دانی یا اختراع وجواز مسایل جدیدہ - یا علم غیب کو سوار کے
گھوڑے کی طرح قبضہ میں رکھنے وغیرہ کا مدعی ہو وہی کاذب دجال ہے - اور اوسکے پیروی کنندہ
بھی اوسکے وبال کے حصہ دار ہیں چنانچہ ایسکے ساتھ الہام ہوئے - یوم ندعوا کل اناس بامامہم
پھر اونکی انجام کی خبر ہے - لو تری اذ المجرمون ناکسوا رؤسہم عند ربہم ربنا ابصرنا
وسمعنا فارجعنا نعمل صالحاً انا موقنون - پھر الہام ہوا - المال والبنون زینۃ الحیوۃ
الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا - جو مرزا صاحب کے فخر
مال واولاد کا جواب ہے کیونکہ وہ اپنی حقیت کے بارہ میں آمدنی روپیہ وپیدائش فرزندون کو
بھی سند اپیش فرماتے رہتے ہیں - (۲۲) جسطرح مرزا صاحب حوصلہ وفخر سے اکثر کہتے ولکھتے
ہیں کہ اگر ہمارا دعوے الہام ومسیحیت وغیرہ جھوٹھا اور اللہ تعالی کے نزدیک ناپسندیدہ افترا
ہے تو پھر ہمکو اسقدر مہلت آرام آسودگی وآسایش کیون میسر ہے؟ سو مرزا صاحب کی یہ بات
بھی کوئی نئی ونرالی نہیں - کیونکہ پہلے بھی ایسے ہولیر وظالم لوگ گذرے ہیں جنہوں نے اپنی آسودگی
ظلم وزیادتیوں کو اپنی حقیت وصداقت کی دلیل ٹھرایا ہے چنانچہ قرامطہ جو خون اہل اسلام مباح
جانتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ بعد نبی صلعم کے امام برحق محمد بن حنفیہ ہے غیر اپنے کو کافر
جانتے ہیں اور اونکا غلبہ ایام مقتدر باللہ عباسی میں ہوا - اون میں سے ابو طاہر قرمطی باطنی
کے ظلم وفساد کے حالات میں لکھا ہے کہ اوسنے ہجر میں گھر بنا کر اوسکا نام دار الہجرۃ رکھا وہ
چاہتا تہا کہ حج کو وہان منتقل کرے سنہ ۳۱۷ ہجری کے اخیر سال جب حاجی لوگ روز ترویہ
مکہ شریف میں آئے تو ابو طاہر معہ لشکر مسلح اونپر آ پڑا در انحالیکہ وہ طواف اور نماز میں تھے
اور سوائے پارچہ احرام انکی بدن پر کوئی کپڑا نہ تہا - اونکو تہ تیغ بیدریغ کرنا شروع کیا
بحالت نشہ تیغ برہنہ ہاتھ میں گھوڑے پر سوار تہا اور حاجی طواف کرتے تھے اور انپر تلوار
چل رہی تہی حتی کہ مکان شریف مسجد الحرام میں ایکہزار سات سو طائفین ومحرم شہید ہوئے
علی بن بابویہ اس معرکہ میں حاضر تھے طواف قطع نکیا اور یہ شعر پڑھا سے ترى المحبين صرعى
فی دیارهم کفتیة الکہف لا یدرون کم لبثوا + تلوارین چل رہی تہین تا آنکہ شہید ہو کر

Marfat.com

گر پڑے - اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ - چاہ زمزم و دیگر آبار و حفرہ ہائے مکہ شریف جسد ہائے
مقتولین سے پر ہو گئے حتیٰ کہ مسجد الحرام کے در مبارک کو اوکھاڑا اور کہا سے انا للہ باللہ و باللہ انا
یخلق الخلق ویفنیہم انا ✦ میزاب بیت اللہ جو سونے کا تھا اوس کو اکھاڑنا چاہا - ایک قرمطی
اوپر چڑھکر اسکو اکھاڑ رہا تھا کہ ایک تیر جبل ابو قبیس کیطرف سے اوسکی گردن پر پڑا اور وہ مر گیا
ایک دوسرے کو بھیجا وہ بھی نیچے گر کر مر گیا - تیسرا اڈرا اور اوپر نہ چڑھا - محمد بن ربیع بن سلیمان
کہتے ہیں کہ میں اس سال مکہ میں تھا جب ایک آدمی میزاب اکھاڑنیکو اوپر چڑھا اور میں دیکھ رہا تھا
میرے دلسے صبر جاتا رہا میں نے کہا یا رب ما احلمك ای میرے رب تو کتنا بہت ہی بردبار ہے
پس وہ آدمی دماغ کے بل گر کر مر گیا - ابو طاہر یہہ طرف میزاب چھوڑکر دوسری طرف گیا اور
کہا کہ اسکو چھوڑ دو جبتک اسکا صاحب آوے یعنی مہدی - کیونکہ اسکا گمان تھا کہ خروج مہدی
انکے درمیان ہے - منجملہ مقتولین کے امیر مکہ ابن محارب - اور جماعت کثیر از علماء و صلحاء و صوفیہ
و حجاج از اہل خراسان و مغاربہ تھی - انکے ازواج و اولاد اسیر ہوئے اور مال غارت ہوا - خزانہ کعبہ
شریف اور اسکا تمام زیور لیلیا - اس سال کسی نے حج نکیا اور نہ عرفہ کا قیام کیا سوائے قدرے یسیر
جماعت کی جنہوں نے اپنی نفسوں و ارواح کے ساتھ جوانمردی کر کے بغیر امام کے وقوف کر کے اپنا حج
تمام کیا اور اپنے آپ کو موت کی سپرد کیا - ابو طاہر اُس پتھر کو جس پر نقش قدم ابراہیم علیہ السلام کا
ہے لینا چاہتا تھا لیکن خادمان کعبہ نے اسکو بہت ہی خاک میں چھپا رکھا - لہذا اسکی ہاتھ نہ لگا -
لیکن حجر* اسود کو دبوس یعنے گرز آہنی سے توڑ کر بعد عصر بروز دوشنبہ چہاردہم ذیحجہ اکھاڑا - اور اسیطرح
قبہ زمزم و باب کعبہ شریف کو اکھاڑا اور اپنی زندقت کے غرور میں کہتا تھا سے فلو کان هذا
لبيت لله ربنا ✦ لصب علينا النار من فوقنا صبا ✦ لانا حججنا حجة جاهلية ✦ محللة

حاشیہ - * ابو طاہر گیارہ یا چھہ روز مکہ معظمہ میں رہکر ہجر کیطرف لوٹا اور حجر اسود کو اپنے ساتھ لیکر
مسجد ضرار جسکا نام دار الہجرہ رکھا تھا اسکی ساتویں ستون صحن جامع سے جانب غربی آویختہ کیا مکہ معظمہ میں جائے
حجر اسود خالی رہی لوگ اسجگہ تبرکاً ہاتھ رکھتے - بائیس سال چار روز کم حجر اسود قرامطہ کے پاس رہا - لوگونکو بطمع تحویل حج
اسکی طرف بلاتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا - آخر شبیر بن حسن قرمطی روز سہ شنبہ دہم محرم الحرام ۳۳۹ ہجری معہ حجر اسود وارد
مکہ معظمہ ہوا - لکھا ہے کہ جب حجر الاسود لیگئے تو مکہ معظمہ سے تا مقام ہجر چالیس شتر اسکے نیچے ہلاک ہوئے اور واپس لانے پر ایک لاغر
ناتوان شتر با آسانی اسکو اٹھا لایا اور فربہ ہو گیا - محمد بن نافع خزاعی کہتے ہیں کہ حجر الاسود کو میں نے اکھڑی ہوئی حالت میں دیکھا
سیاہی صرف اوپر تھی اور باقی سب سفید تھا اور اسکا طول بقدر سا تخوان ... [illegible]

Marfat.com

لم یبق شرقاً ولا غربا ٭ وانا ترکنا بین زمزم والصفا ٭ جنایز لا تبغی سوی ربہا ربّا ٭
ان کے جواب میں علامہ حبیب اللہ قندہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎ الا او اراد اللّٰہ
صب البلاء صبا ٭ لما اتخذ الکفار من دونہ ربا ٭ اما یعلم المغبون ان الٰہنا ٭
حلیم یداری من یماری ولو سبا ٭ ولولا الٰہ الخلق یملی بحلمہ ٭ لما شاب فرعون
بدنیا ولا شبا ٭ ولا عاد عادی لاثم ولا عدی ٭ ولا جاب شخص من ثمود الاحیا
پھر علامہ صاحب قندہاری رح کے ایک تلمیذ رشید نے یہ لکھا ہے ؎ ولو عجل اللّٰہ الطغات
عقوبۃ ٭ لما مسّ طاغ ماء عیش ولا عبا ٭ ولو اخذ الرحمان خلقا بفعلہم ٭ لما
قام حی فوق ارض ولا دبا ٭ فبا للّٰہ عذنا عن غرور حلمہ ٭ وعن شر طاغ جیش
طغیانہ عبا ٭ ونسأل التوفیق والرشد والہدی ٭ واکرامنا بالذب عن دینہ ذبا ٭
انتہی۔ دیکھیے اس رؤف رحیم کریم حلیم ستار و غفار کا درگذر و حلم کہ اپنے بیت الحرام کیساتھ
یہ زیادتیاں و بے ادبیاں دیکھکر بھی کچھ نہیں کہا۔ وہ ذات پاک دوسروں کی طرح کم حوصلہ
نہیں۔ ہمہ قدرت و علی کل شی قدیر جانتا ہے کہ کوئی اپنی بدقسمتی سے نافرمانی و سرکشی
کرکے کہاں جائیگا۔ آخر ہماری درگاہ عظمت و جلال میں اسے آنا ہے۔ لہذا وہ درگذر کرتا ہے
اور نادان غافل انسان اسکی حلم و درگذر سے مغرور ہوتا ہے۔ یہ ابوطاہر آخر چیچک سے پارہ پارہ
ہوکر مرا۔ اب مرزا صاحب بتلاویں کہ جب وہ ارحم الراحمین جل جلالہ و عم نوالہ اپنی ذات پاک
تعالی و تقدس و اپنے بیت مکرم و معظم کی ایسی علی بے ادبی و بے حرمتی کا فوراً انتقام نہیں لیتا اور
اجل مقرر تک مہلت دیتا ہے تو مطلق تقول علی اللہ کی اوسکے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے؟ عاجز
کے نزدیک تو اہل غیرت کیلئے اس دار العمل میں یہی سزا کافی ہے کہ تقول علی اللہ کرنیوالے کو
خذلان نصیب ہو یعنی جو کچھ وہ دعوے سے کہے اوسکا ظہور اوسکے برعکس ہو۔ اور پھر اوسکا
اختیار ہے جسطرح چاہے کرے۔ ۲۳۔ مرزا صاحب نے لو تقول علینا الخ کو اپنے دعاوی باطلہ
میں یہ نہ بتایا کہ اس تقول علی اللہ کیلئے کوئی میعاد بھی قرآن مجید و حدیث شریف میں مقرر ہے کہ اسقدر
عرصہ تک تقول علی اللہ کی اجازت ہے اسکے بعد قطع منہ الوتین کی سزا دیجاویگی؟ ہاں مرزا
صاحب کے ایک مرید نے اخبار الحکم ۳۰ ستمبر ۱۸۹۹ء صفحہ ۶ پر اسی مضمون پر زور دیکر لکھا ہے کہ

آنجناب (رسول اللہ صلعم) کا تیئیس برس تک اس تحدی دعوے کے بعد معصوم ومحفوظ رہنا سنت اللہ ٹھہر گیا کہ دعوے نبوت و ماموریت منجانب اللہیت کے بعد اگر کوئی شخص اس حد تک معصوم ومحفوظ رہے اور آسمانی عذاب اور خدا کی گرفت اس پر نہ پڑے تو یقین جانو کہ وہ صادق ہی اگر ہم اور زیادہ وسعت دیں اگرچہ حقیقۃً چنداں ضرورت نہیں تو حضور علیہ السلام کی کامل ۲۳ برس کی زندگی کو اسوہ اور معیار قرار دے سکتے ہیں اگر کوئی بخل وحسد سے اس اصول کو نہ مانے تو وہ اپنی نادانی سے قرآن کریم کو ایک خطرناک فروگذاشت اور نقص کا داغ لگائیگا انتہی ملخصاً

گویا یہ مفتی صاحب اپنے اجتہاد سے تیرہ برس و یا نہایت ۲۳ برس کے اندر اندر تک تقول علی اللہ کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے۔ جب یہ میعاد گذر جائے اور وہ تقول علی اللہ کرنیوالا عذاب و گرفت الہی سے معصوم ومحفوظ رہے تو اسکے صادق ماننے کا فتوی دیتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ لہذا اپنے اس تراشیدہ قاعدہ کے موافق اب یہ مضمون نویس و دیگر مریدین مرزا صاحب و خود مرزا صاحب غور کریں اور بتلاویں کہ اس خانہ ساز قاعدہ کے رو سے اکبر بادشاہ سجاع وغیرہ دوسرے ایسے مدعیان جو باین دعوی ۲۳ برس سے کہیں زیادہ معصوم ومحفوظ رہے جنکا یہاں کچھ بیان ہوا ہی تو کیا خود بدولت و مریدین ان سبکو صادق و برحق یقین کرتے و مانتے ہیں؟ اور پھر یہ بھی سوچیں کہ ایسی دلائل خلاف مشاہدہ و تجارب کا محل قرآن مجید کو ٹھہرانا یہ اسکی حقارت کرنے و داغ لگانے میں داخل نہیں؟ مرزا صاحب و مریدین بزعم و بزبان خود مفتی و عالم بنکر اپنی ہر ایک حالت کا مقابلہ تو عالیشان و مبارک حالات رسول اللہ صلعم سے کر لیتے ہیں لیکن ان عقلمندوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ وہاں ۲۳ برس میں وہ رحمت و فیضان الہی لا الہ الا اللہ حسب تعلیم رسالت پناہی صلعم کہانتک پہونچا تھا کہ قریباً تمام مخالفین حلقہ بگوش ہو کر شرک سے بیزار اور توحید الہی کے جان نثار ہو گئے تھے اور ابتک اُسی تعلیم حقہ کی بدولت و دیکھا دیکھی مشرکین توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہیں اور یہاں اسی عرصہ کے قریب بیس سالہا سال کی محنت و جانکنی نے کیا بنایا اور کیا اثر دکھایا؟ گویا ہنوز روز اول کی طرح ہے۔ ہاں اس پیرایہ و سلسلہ کی بدولت بیشک آسودگی دینوی ہو کر افلاس ظاہری کم ہو گیا ہے۔ سو یہ مال و دولت دنیا کچھ دلیل صدق و حقیت ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ غیر مذاہب والے یہود و نصاری مشرکین مجوس فاسق فاجر وغیرہ بہت دولتمند دنیا میں موجود ہیں۔ بظاہر مرزا صاحب کو تعلی و خودنمائی کی دینی

Marfat.com

میں اور اپنا سلسلہ معاش قایم رکھنے کی خاطر ایسے اصولوں کی وضع کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ قرآن
مجید تو صاف صاف فرما رہا ہے کہ ایسے مقربان علی اللہ کے معلم پیر و مرشد یعنی شیطان رجیم تو قیامت
تک اس تعلیم و تعلم کی مہلت ملی ہوئی ہے - اگر قطع منہ الوتین سے کسی عرصہ معینہ تک ہی تقول
علی اللہ کی اجازت ہوتی تو اونکے مرشد کی ہستی ابتک ختم ہوگئی ہوتی - قولہ تعالی قال انا خیر منہ
خلقتنی من نار و خلقتہ من طین - قال فاخرج منہا فانک رجیم و ان علیک لعنتی الی
یوم الدین - قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون - قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت
المعلوم - قال فبعزتک لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین - پس اگر قطع منہ الوتین
کو جسمانی مانا جاوے تو اسکی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں - یا یہ کہ بمجرد تقول علی اللہ اوسیوقت اوسکی
رگ کاٹی یا کٹوائی جائے یا جیسا کہ اونکے اوستاد و پیر کو قیامت تک مہلت ملی ہے اسکے متبعان چیلوں
کو بھی وہی آزادی ملے - کیونکہ تقول علی اللہ کی تعلیم و عیب دینے والا تو تا قیامت مہلت پاوے اور اوسکے
پیرو و مرید فوراً قطع منہ الوتین کی پاداش میں ماخوذ ہوں کیا یہ تعجب خیز نہیں؟ پھر سبحانہ تعالی کے
صفات کاملہ کلام مجید پر یہہ عیب لگانا کہ وہ گویا ۲۳ برس تک تقول علی اللہ و دیگر بدمعاشیوں کی اجازت
دیتا ہے کتنا بڑا ظلم و غضب ہے؟ باوجودیکہ ذات پاک نے بار بار منکرات سے ممانعت فرمائی ہے اور ایک
ذرہ کے برابر شرارت و برائی کو ہرگز جایز نہیں کہا - وفقنا اللہ لما یحب و یرضی وصانا و
جمیع المسلمین مما لا یلیق باھل الہدے - ۴۲ - علی ہذا القیاس جھوٹی قسمونکا بھی کمی بیشی جاتی
میں کچھ دخل نہیں جیسا کہ حلف پیشہ لوگوں کے حالات سے سبکو بخوبی معلوم ہے - ایسے گستاخ
دلیر اخذ الہی سے بچ تو نہیں سکتے - لیکن چونکہ وہاں حلم عفو درگذر و رحمت کا دریا جوش زن ہے
لہذا میعاد و اجل مقررہ پر ہر چیز ہوتی ہے - شعر - تو مشو مغرور بر حلم خدا + دیر گیرد سخت گیرد مر ترا
پر خیال رکھنا چاہئے - اس بیان سے روشن ہے کہ مرنے جینے کو مدار و معیار فضیلت صدق و راستی
بتانا محض فضول و نامعقول ہے ایک شاعر نے اس مضمون تقدیر موت کو کیا عمدہ نظم کیا ہے -
شعر - دو روز حذر کردن از مرگ روا نیست + روزے کہ قضا باشد و روزیکہ قضا نیست + روزیکہ
قضا باشد کوشش نکند سود + روزیکہ قضا نیست در و مرگ روا نیست - ہاں اگر مرزا صاحب
کسی اپنی حالت پر قیاس کرکے موت کو ہیبت ناک و پر خطر بلا سمجھکر دوسرونکو ڈراتے ہیں تو یہ اور بات ہے

Marfat.com

اللہ تعالےٰ اپنا رحم فرماوے - ۲۵ - اب جبکہ مرزا صاحب کی الہامی ڈھکوسلے اور گیدڑ بھبکیوں
کی قلعی کھل گئی اور سبکو اونکی سخت و بغض کہ کافی دروانی حال معلوم و تجربہ ہوگیا ہے تو قرآن مجید کے
جاننے و ماننے والوں کو چاہئے کہ آیات قرآن مجید وان تطع اکثر من فی الارض یضلوک عن
سبیل اللہ ان یتبعون الا الظن وان ھم الا یخرصون - قتل الخراصون الذین ھم
فی غمرۃ ساھون پر غور کرکے ایسی انگلی خبروں کو لغو و خرافات سمجھیں اور آیات مندرجہ مضمون
پر عمل کریں - اللھم اجعل التوفیق رفیقنا والصراط المستقیم طریقنا - ۲۶ - الہامات
سے جسقدر خوشی مرزا صاحب کو ہوئی اوسکا اندازہ تو اُن کے اس رسالہ سے بخوبی ہوسکتا ہے
کہ کسی دوسری عاجز بندہ خدا غریب مسلمان کی مشرف بالہام ہونیسے آپ کو کس درجہ راحت
و خوشی پہونچتی ہے - اگر کچھ خوف خدا دل میں ہوتا تو اس اظہار خوشی کی نوبت کیون آتی - الحمد للہ
کہ یہان پہونچکر آخر بفحوائے الحق یعلو ولا یعلی ابات کا تو اقرار کردیا کہ خدا تعالےٰ نے اونکو
الہامات کا شرف بخشا ہے - اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بے اختیار یہہ مرزا صاحب کی قلم سے نکل گیا
ورنہ جس پرواز پر تحریر رسالہ مبنی ہے اوسکے روسے تو عاجز کے الہامات کو باعث رنج و مصیبت
اور انکو شیطان کی طرف نسبت کرنے پر مرزا صاحب کا سارا زور و توجہ عیاں ہو رہی ہے مگر تدبیر
کند بندہ تقدیر کند خندہ والا معاملہ ہوا لیکن اب یہ تعریف و اظہار خوشی انکو ایک خطرناک
مصیبت ہوگئی - دیکھئے اسکے دفعیہ کیلئے کیا کیا تدابیر حیل و چالین عمل میں لاتے ہیں اور اس
اقرار تو صیف و مدح سے پھرنیکے واسطے مرزا صاحب کی زعمی سلطان القلمی کیا کیا عجائبات
دکھلاتی ہے ؟ جسکا آغاز بذریعہ اشتہارات شروع ہوگیا ہے - ۲۷ - عاجز و رفیقان عاجز کو بہتیرا
دکھایا کہ مرزا صاحب سے ناموافق رکھکر آخر بکلی پھیر لینے میں بھی اوس قادر عزیز حکیم کی حکمت و قدرت
کاملہ کا عجیب جلوہ ہے جسمیں کسی غیر کی مداخلت نہیں کیونکہ مرزا صاحب کی طرف سے بھی عاجز
و عاجز کے رفیقان کو گھیرنے اور اپنے ساتھ ملانے میں کسی تدبیر و حیلہ میں کچھ کمی نہیں ہوئی -
اور ادہر سے بھی حسن ظنی سے منتظر ظہور حق و صداقت رہنے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوئی آخر
اوس قادر قدیر شکور علیم کا ارادہ جو کسی کی اخلاص و انابت کو ضایع نہیں کرتا غالب آیا - ما شاء اللہ
کان وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شئ علما -

Marfat.com

فصل ۹۶ - ضرورة الامام - اس خواب سے معلوم ہوا کہ وہ مجھے مسیح موعود نہیں مانتے اور نیز یہ مسئلہ امامت حقہ سے بیخبر ہیں لہذا میری ہمدردی نے تقاضا کیا کہ تا ہیں ونکے لئے امامت حقہ کے بیان میں یہہ رسالہ لکھوں اور بیعت کی حقیقت تحریر کروں سو میں امام حق کے بارہ میں جسکو بیعت لینے کا حق ہے اس رسالہ میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں -

جواب عاجز خاکسار کی کیا حقیقت ہے مرزا صاحب تو تمام اگلے پچھلے مسلمانوں کو بہ مقابلہ خود بدولت بیخبر جانتے ہیں دوسرے غریب مسلمانان تو کیا خود سید الاولین و الآخرین صلعم کے شان مبارک میں کس دلیری و بیخوفی سے ازالہ میں لکھا ہے "ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی" ایسا ہی دوسری جگہ لکھا ہے - کیا یہہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم کے بعض عجیب حقائق و معارف اب ایسی کھل جائیں جو پہلوں پر کھل نہیں سکے کیونکہ اوسوقت اونکے کھلنے کی ضرورت پیش نہیں ہوئی" جب آپ یہانتک پہونچ گئے کہ جو خود بدولت کو خبر ہے وہ رسول اللہ صلعم و صحابہ کرام سلف و خلف وغیرہ کسیکو نہیں تو پھر کسی دوسرے عاجز مسلمان کی کیا حیثیت و حقیقت ہے؟ لیکن دراصل ایسا نہیں ہے یہ مرزا صاحب کو ناواقفی کے سبب دھوکا لگا ہے - عاجز کو علم کا تو دعوی نہیں ہے لیکن مرزا صاحب کے حالات سے تو ۱۸-۱۹ برس کی ملاقات کے سبب عاجز کو بیخبری نہیں و یہی واقفیت حالات و مقالات و حرکات کہ وقتاً فوقتاً وہ کیا کچھ کہتے اور کیا کچھ کرتے اور سنتے رہے اور اوسپر الہامات و منامات سخت مانع ہیں کہ مرزا صاحب کی بیشمار دعاوی میں سے کسی کو بھی معتبر یا اون کا کوئی عمدہ بھی مانا جاوے - ۲ - حسب ارشاد انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ ما نوی الخ اگر مرزا صاحب نے ہمدردی صدق و اخلاص سے یہہ رسالہ لکھا ہوتا تو اوسکی تاثیر خود بخود شہادت دیتی اور بحکم ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین مرزا صاحب بھی اوسکے ویسے ہی اجر کے مستحق ہوتے لیکن اسمیں تو سوائے اظہار فضیلت خود بدولت و مریدین و

Marfat.com

توہین و تحقیر دیگر عاجز بندگان و مسائل و قواعد خانہ ساز خلاف شریعت اور کچھ درج نہیں لہذا یہ بظاہر تقاضاء نفس تعلی و شیخی پسند ثابت ہوتا ہے نہ تقاضاء ہمدردی اور اسیواسطے اسکا اثر بھی ویسا ہی ہونا چاہئے تھا جیسا ہوا اور اسی سے مرزا صاحب کی ہمدردی و صحت نیت کا حال بھی ظاہر ہے۔ ۳۔ مرزا صاحب کی امامت کی بارہ میں حسب استعداد و مشاہدات و معلومات وفہم موہوبہ اسباب لعطیات عرض ہو چکا ہے۔

فصل ۹۷۔ ضرورۃ الامام۔ رہی حقیقت بیعت کی سو وہ یہ ہے کہ بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے اور بیع اوس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں جسمیں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے سو بیعت سے غرض یہ ہے کہ بیعت کرنیوالا اپنے نفس کو مع اسکی تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اوسکے عوض میں وہ معارف حقہ اور برکات کاملہ حاصل کرے جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالی ہوں اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کرسکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دیکر وہ علوم و معارف اور برکات اوسکی عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے اور خدا تعالی سے صاف تعلق پیدا ہو اور اسیطرح دنیوی جہنم سے رہا ہوکر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پاکر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔

جواب مرزا صاحب اور انکے مریدین کا اختیار ہے کہ مسائل شرعیہ میں کمی بیشی ترمیم تنسیخ کرکے اونکو بیان فرماویں اور رہانیں لیکن مرزا صاحب تامل و انصاف کو کام فرماکر غور کریں کہ دیگر مسلمانان بموجودگی قرآن مجید و حدیث شریف ان مسائل کو خلاف تصریحات کتاب اللہ عزوجل جسکے واسطے فرمایا اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء قلیلا ما تذکرون و خلاف سنت رسول اللہ صلعم جسکے واسطے فرمایا کہ ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا یہ کیونکر قبول کرسکتے ہیں؟ ۴۔ اب جائے غور ہے کہ بیعت کی شرائط میں جو مرزا صاحب نے فرمایا کہ بیعت کرنیوالا اپنے نفس کو مع اوسکی تمام لوازم کے ایک رہبر کی ہاتھ

Marfat.com

بیچے اور ہر کی غلامی میں دیگر علوم معارف و برکات اسکے عوض میں لے۔ یہ حکم قرآن مجید
اور حدیث شریف میں کہاں ہے؟ نفس کو مع لوازم بیچنا یا غلامی میں دینا۔ مگر انسان
عاجز جو فطرتاً سہولت و آزادی پسند ہے اول ہی ہراسان و خائف ہوجاتا ہے حالانکہ
ہر ایک مسلمان وغیرہ جانتے ہیں کہ دین اسلام میں ہرگز ہرگز کسی قسم کی قید سختی و تنگ
گیری نہیں۔ بلکہ آرام در آرام سہولت در سہولت و آسایش در آسایش ہے جیسا کہ لا یکلف
اللہ نفسا الا وسعہا فرمایا ارحم الراحمین نے خود قرآن مجید میں فرمایا۔ یرید اللہ بکم
الیسر ولا یرید بکم العسر۔ وما جعل علیکم فی الدین من حرج۔ ما یرید اللہ لیجعل
علیکم من حرج۔ کتاب انزل الیک فلا یکن فی صدرک حرج منہ۔ بلکہ کتاب مبارک
جسکی صفت میں فرمایا کتاب حکمت ایاتہ ثم فصلت من لدن حکیم خبیر کتاب نزلنا
الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور باذن ربھم الی صراط العزیز الحمید اللہ
الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض وغیرہ اسکے نزول اور رؤف الرحیم نبی الامی صلعم
بعثت کا مقصد یہہ فرمایا کہ پہلے بوجہ بیہودہ قیود و زنجیرین جنمین مخلوق نے اپنی نادانی
و ناسمجھی سے اپنے آپ کو جکڑ کر قید کر لیا ہے۔ وہ سب اون سے اوتار کر اونکو آزاد و رہا
کردیا جاوے جیسے فرمایا ورحمتی وسعت کل شیٔ فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ
والذین ھم بایتنا یؤمنون ○ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ
مکتوبا عندھم فی التورٰۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر و
یحل لہم الطیبات ویحرم علیھم الخبٰئث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت
علیھم فالذین امنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولئک
ھم المفلحون اور اسیواسطے اوس ہادی جن و انس صلعم نے بھی فرمایا لا تشددوا علی انفسکم
فیشدد اللہ علیکم فان قوما تشددوا علی انفسھم فشدد اللہ علیھم فتلک بقایاھم
فی الصوامع والدیار۔ رھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبنھا علیھم۔ اب دیکھئے قرآن مجید

Marfat.com

واسلام تو آسان و سہولت کے بندگان کو بیہودہ بوجہہ قیدون و زنجیرون سے مخلصی دیکر آزاد کرتا ہے اور مرزا صاحب اس آزاد و رہا شدہ عاجز مخلوق الٰہی کے نفوس کو معہ لوازم خرید فرماکر اور اونکو اپنی غلامی میں جکڑ کر داخل فرماکر اونکے مالک بنکر بڑے خوش ہون یہ خوب اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونه اولیاء الخ۔ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله الخ اور ارشاد رسول اللہ صلعم لا تشددوا الخ کا اتباع ہوا اگر مرزا صاحب فرماوین کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ جو فرماتا ہے ان اللہ اشترٰی من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیه حقا فی التوراة والانجیل والقرآن ومن اوفی بعهده من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم به وذلک هو الفوز العظیم جس سے یہ مطلب مدعا بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ خالق و مالک نے مومنین کی جانون و مالون کو اپنی فرمانبرداری و اپنے زیر حکم لیکر اس خفیف سی اطاعت و فرمانبرداری کے عوض میں جو وہ خواہش نفس کو چھوڑ کر کریں اونکو مقام رضا و جنت دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور یہ بھی اوسکی سراسر رحمت و بخشش ہے ورنہ وہ تو یوں بھی بموجب ارشاد للہ ملک السمٰوٰت والارض وما فیهن وهو علی کل شیء قدیر ہر طرح ہر چیز کا مالک ہے۔ اگر بغیر کسی عوض کے بھی جان لے لے تو وہ خالق مالک ہر طرح سے مختار ہے نعم ما قیل ؎ جان دی دی ہوئی اوسی کی تھی + حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہوا۔ ۳ پھر اوس خالق و مالک نے سوائے اپنی ذات مبارک کے اور کسی دوسرے کا تو کیا ذکر خاص برگزیدہ و پسندیدہ گروہ کو بھی اپنی مخلوق کے نفوس کا معہ لوازم کے مالک بنانا تو بجاسئے خود اپنی طرف نسبت عبد و غلامی کرنا بھی جایز نہیں فرمایا جیسا ارشاد فرمایا ما کان لبشر ان یؤتیه اللہ الکتب والحکم والنبوة ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتب وبما کنتم تدرسون ولا یأمرکم ان تتخذوا الملائکة والنبیین اربابا ایأمرکم بالکفر بعد اذ انتم مسلمون اور اسیطرح رسول اللہ صلعم نے بھی نادار سے نادار اور غریب سے غریب صحابہ بلکہ کسی کو بھی کبھی نہیں فرمایا نہ بیعت کیوقت اور نہ کسی اور وقت کہ ہمنے تمہارے نفس کو

اور مت پیروی کرو اور راہوں کی متفرق کر دینگے تمکو اس کی راہ سے

اللہ تعالیٰ نے خرید لی ہے مسلمانوں سے انکی جان اور مال بعوض بہشت کے لڑتے ہیں اللہ کی راہ میں مارتے ہیں اور مرتے ہیں۔ وعدہ ہو چکا اسکے ذمہ پر سچا توراۃ اور انجیل اور قرآن میں

Marfat.com

معہ لوازم خرید لیا ہے اور اب ھم مالک ہو گئے ہیں حالانکہ علوم وفیوض وبرکات الٰہی جو ذات
مبارک رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخلوق کو حاصل ہوئے وہ اور کسی سے کیا ہوتے
ہیں اور کیا ہو سکتے ہیں؟ ۴- **اب لیجئے مسئلہ بیعت** جو ایک سیدھا سادہ اسلامی شرعی
مسئلہ ہے اور وضاحت سے قرآن مجید وحدیث شریف میں بیان ہوا ہے۔ لفظ بیعت کی اشتقاق
باع کے مصدر بیعۃ وغیرہ سے بحث کی کچھ ضرورت نہیں مرزا صاحب نے تو حسب مدعا لفظ
بیعت کو بیع سے مشتق فرما کر نفس کو معہ لوازم بیچنا وغلامی میں دینا وغیرہ موافق مقصود خود
بیان فرمایا۔ لیکن دیگر علماء نے اسکو خوب وضاحت سے بیان کیا ہے جیسا کہ مرحوم نواب
صدیق حسن خان صاحب نے بھی بحوالہ ابن خلدون کی اپنی کتاب تکلیل الکرامہ فی تبیان
مقاصد الامامہ میں اسکو مفصل بیان فرمایا ہے جسکو ضرورت ہو وہاں دیکھ لے۔ عاجز کو جو
مولوی عالم نہیں یہاں علمی بحث سے سروکار نہیں صرف شرعی اصطلاحی معنے ومضمون و
مقصد سے غرض ہے لہذا اوسی کو عرض کیا ہے۔ بیعت ایک عہد کرنا ہے اور اوسمیں توبہ بھی
داخل ہے جیسے گناہوں سے توبہ کرکے آئندہ گناہ نہ کرنے اور اوامر شرعیہ کی تعمیل کا وعدہ
کرنا یا کفر شرک وغیرہ سے تائب ہو کر توحید الٰہی رسالت بعثت حشر ونشر کو ماننا بجا آوری احکام
شرعیہ کا عہد کرنا وغیرہ غرض منہیات شرعیہ سے توبہ وانکو ترک اور بجا آوری اوامر کا عہد
یہی بیعت کی شرعی معنے ومقصد ہے جیسا قرآن مجید واحادیث شریف سے ثابت ہوتا ہے
۵- چنانچہ قرآن مجید میں اول فرمایا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق
ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علی نفسہ ومن اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا
عظیما۔ اسمیں بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر اپنی ذات مبارک کا ہاتھ ہونا فرما کر فرمایا کہ جو عہد
پورا نکریگا اوسکا وبال وسکی نفس پر اور جو پورا کریگا اوسکو اجر عظیم عطا ہوگا پھر فرمایا لقد
رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبھم فانزل السکینۃ
علیھم الخ اسمیں جنہوں نے تحت الشجرۃ بیعت کی اونپر اپنی رضا و نزول سکینہ کا حال
بیان فرمایا۔ عورتوں سے بیعت لینے کی نسبت فرمایا یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنٰت
یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولاد

Marfat.com

ولا یاتین ببھتان یفترینہ بین ایدیھن وارجلھن ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ غفور رحیم۔ اس آیت کریمہ میں شرک باللہ۔ چوری۔ زنا۔ قتل اولاد۔ بہتان۔ افترا۔ اور نافرمانی از امر معروف میں نکرنے کا عہد لیکر ان بیعت کرنیوالیوں کے لئے مغفرت طلب کرنی اور اپنی ذات مبارک کی غفور الرحیم ہونیکا ارشاد فرمایا۔ اور اُسی کے موافق رسول اللہ صلعم کا قول مبارک وعملدرآمد رہا یعنی ذات مبارک نے کئی قسم کی بیعتیں اور عہد صحابہ کرام سے الئے۔ چنانچہ بخاری ومسلم وغیرہ صحاح میں ابواب اقسام بیعت موجود ہیں جیسا باب البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ۔ ایتاء الزکوٰۃ۔ شرک نکرنا۔ چوری نکرنا۔ زنانہ کرنا۔ سچ بولنا۔ کسی سے سوال نہ کرنا۔ دینی معاملات میں کسیکی ملامت سے نہ ڈرنا۔ مسلمانوں کا خیر خواہ رہنا۔ اطاعت وفرمانبرداری کرنی۔ اقامت ارکان اسلام وترک کبائر وغیرہ بیعت پر نوحہ نہ کرنا۔ عہد پورا کرنا یعنی وفا البیعۃ وغیرہ۔ جیسا احادیث سے ثابت ہے۔ سوائے اسکے بیعت امام علی ان یفرھا وغیرہ علیحدہ ہیں۔ ۶۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "کہ احادیث مشہورہ میں منقول ہے کہ لوگ بیعت کرتے آنحضرت صلعم سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کبھی اقامت ارکان اسلام پر (یعنی صوم صلوٰۃ حج وزکوٰۃ) اور کبھی ثبات وقرار معرکہ کفار میں جیسے بیعت الرضوان اور کبھی سنت نبوی کی تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادت کی حریص وشائق ہونے پر اور عورتوں سے نوحہ نکرنی پر۔ اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چند فقرا مہاجرین سے بیعت لی اسپر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نکریں۔ سوان میں یہ حال تھا کہ کسی کا چابک گر جاتا تو گھوڑے سے اونزکر خود اوٹھاتا اور کسی سے چابک اوٹھا دینے کا سوال نہ کرتا اور اسمیں کچھ شک شبہ نہیں کہ جب رسول اللہ صلعم سے کوئی فعل بطریق عبادت تمام ودوام کے ثابت ہو تو وہ سنت دینی سے کم نہیں۔ نبی صلعم خلیفۃ اللہ تھے اسکی زمین میں اور عالم تھی اوسکے جو اللہ تعالے نے اونپر قرآن وحکمت کو نازل فرمایا اور معلم تھے کتاب وسنت کی اور پاک کرنیوالے تھے امت کو سو جو فعل کہ آنحضرت صلعم نے علی جہتہ خلافت کیا وہ خلفاء کے لئے سنت اور جو فعل بحیثیت معلما للکتاب والحکمۃ ومزکیا للامۃ کیا وہ علماء الراسخین کیواسطے سُنت ہوا۔ اور بعض نے جو ظن کیا ہے کہ بیعت قبول خلافت پر منحصر ہے اور صوفیونکی بیعت شرعاً کچھ نہیں

Marfat.com

یہہ ظن فاسد ہے اوس ولیل سے جو ہمنے ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیعت لیتے تھے کبھی اقامت ارکان اسلام پر (صلوۃ زکوۃ وغیرہ) کبھی تمسک سنت پر جیسے صحیح بخاری شاہد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جریر رضی اللہ تعالے عنہ سے بیعت کروقت شرط کی خیرخواہی ہر مسلمان کی۔ اور قوم انصار سے بیعت لی کہ امر الٰہی میں کسیکی ملامت سے نڈریں اور جہاں کہیں ہوں حق ہی بات کہیں سو اُن میں بعض لوگ امراء و ملوک پر کھلا کھلا رد و انکار کرتے۔ اور عورات انصار سے نوحہ نکرنے پر بیعت لی وغیرہ۔ اور یہ سب امور از قسم تزکیہ و امر بالمعروف والنہی عن المنکر ہیں انتہی۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ بیعت فقط قبول خلافت و سلطنت پر ہی منحصر نہیں بلکہ بیعت الاسلام و بیعت التمسک بحبل التقوی وغیرہ وغیرہ بھی ہیں۔ پھر عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ بایعنا رسول اللہ صلعم علی ان لا نشرک باللہ شیئا و لا نزنی و لا نسرق و لا نقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بعد نقل روایت فرماتے ہیں کہ یہہ معاملہ قبل از ہجرت ہوا تھا۔ پس اس خیال والے لوگ یعنی جو بیعت کو قبول خلافت پر منحصر و محدود سمجھتے ہیں خوب غور کریں کہ قبل از ہجرت خلافت و سلطنت کا کیا ذکر ہے۔ ان رسول اللہ صلعم قال وحولہ عصابۃ من اصحابہ تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا باللہ شیئا و لا تسرقوا و لا تزنوا و لا تقتلوا اولادکم و لا تاتوا ببہتان تفترونہ بین ایدیکم و ارجلکم و لا تعصونی فی معروف و فی روایۃ للبخاری والنسائی وقرء آیۃ النساء ءمن اوفی منکم فاجرہ علی اللہ ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب بہ فہو کفارۃ لہ ومن اصاب من ذلک فسترہ اللہ علیہ فامرہ الی اللہ انشاء عاقب و انشاء عفا عنہ قال فبایعناہ علی ذلک۔ بخاری میں ہے کہ بروز غزوہ خندق آنحضرت صلعم نے سب مہاجرین انصار کے واسطے دعا مغفرت کی تو سب نے یہ عرض کیا نحن الذین بایعوا محمدا علی الاسلام ما بقینا ابدا یعنی ہمنے بیعت کی محمد صلعم سے اسلام پر جبتک ہم زندہ رہینگے۔ حدیبیہ کے روز پندرہ سو اصحابہ نے بیعت کی ایک روایت میں ہے کہ لم یتخلف احد من المسلمین حضرہا الا الجد بن قیس اخو بنی سلمہ جسکی نسبت لکہا ہے کہ منافق تھا اسلئے حاضر بیعت نہوا اور سلمہ بن الاکوع سے دوبارہ آپنے بیعت لی بعض منکرین بیعت میں سے جو

Marfat.com

شبہ کرتے ہیں کہ جو مسلمان نہیں بیعت لی جاتی ہے دوسری مسلمان جو اول ہی احکام شرعیہ سے واقف و پابند ہوں اُنسے بیعت کی ضرورت نہیں ہے سو ان احادیث مذکورہ بالا سے یہ شبہ بھی بخوبی رفع ہوگیا اسلئے کہ سالہا سال کے متبعان جانشینان موحد مسلمانان سے رسول اللہ صلعم نے خود واسطے تکمیل اسلام کی بیعتیں لی ہیں پھر عن جریر بن عبد اللہ قال بایعت رسول اللہ صلعم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم صحیح مسلم میں ہے کہ زبیر رضی اللہ تعالے عنہ اپنے فرزند عبد اللہ کو بیعت کیواسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے رسول اللہ صلعم انکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مسکرائے پھر انسے بیعت لی اور عورتوں سے بیعت کے بارہ میں ہے عن ام عطیۃ قالت لما قدم رسول اللہ صلعم المدینۃ جمع نساء الانصار فی بیت فارسل الیھن عمر بن الخطاب فقام علی الباب فسلم فقال انا رسول رسول اللہ صلعم الیکن تبایعن علی ان لا تشرکن باللہ شیئا ولا تسرقن ولا تزنین قلنا نعم فمد یدہ من خارج البیت ومددنا ایدینا من داخل البیت و ابن جوزی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ بروز فتح مکہ چار سو ستاون عورتوں نے بیعت کی اخرج ابن ابی حاتم عن مقاتل قال نزلت ھذہ الایۃ یوم الفتح فبایع رسول اللہ صلعم الرجال علی الصفا و عمر یبایع النساء تحتہا عن رسول اللہ صلعم ۔ واخرج نحوہ ابن جریر و ابن مردویہ عن ابن عباس بخاری و مسلم میں ام عطیہ سے روایت ہے قالت بایعنا رسول اللہ صلعم فقرا علینا ان لا یشرکن باللہ شیئا ونہانا عن النیاحۃ فقبضت منا امراۃ یدھا الحدیث بعض نا واقف یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کے بعد صحابہ و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا بیعت کرنا مروی و معلوم نہیں ہے سو اول تو یہ عذر ہی بیجا و غلط ہے کیونکہ (اول) اہل سلوک و صوفیا کرام تو اپنے سلسلہ بیعت کو برابر سیدنا ابوبکر صدیق و علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہما تک پہنچاتے ہیں (دوم) اگر کسی کو ناواقفی کے سبب علاوہ آن صحابہ کرام وغیرہ کی روایت نہ ملی یا معلوم نہوا تو کسی کے قصور علم یا فہم کے باعث سنت رسول اللہ صلعم منسوخ نہیں ہو سکتی (سوم) سیدنا ابوبکر صدیق اونکے بعد عمر فاروق پھر عثمان ذو النورین پھر علی مرتضی رضی اللہ تعالے عنہم وغیرہ سب کے عہد میں بیعت جاری ہی چنانچہ بخاری میں ہے کہ عبد الرحمن نے بمشورہ صحابہ کرام عثمان کو خلیفہ مقرر کرکے بیعت کیوقت کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ رسولہ والخلیفتین اور امام احمد کی روایت میں ہے ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر پس جب کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم و سیرۃ ابی بکر و عمر کے مطابق بیعت ہوئی تو اوسمیں تقوی خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب طرح کی بیعت آگئی اور پھر کوئی کیونکر کہہ سکتا ہے کہ صحابہ کا بیعت کرنا مروی و معلوم نہیں ہے (چہارم) اگر بفرض محال انکے اس عذر بے سند قول کو مان بھی لیں تو قابل غور یہ ہے کہ آیا کسی سنت رسول اللہ صلعم پر کسی خاص شخص کے کبھی باعث عمل نہ کرنیسے وہ سنت سید الاولین

Marfat.com

والآخرین صلعم ساقط ہوکر واجب العمل نہیں رہتی؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ ۸۔ سورۂ فتح کی تفسیر میں مرحوم نواب
صدیق حسن خانصاحب نے فرمایا "وهذه الآية فيها دلالة على مشروعية البيعة وقد صح عنه صلعم
مبايعات كثيرة اشتملت عليها الاحاديث الواردة في الصحيحين وغيرهما من دواوين الاسلام
ومما لا شك فيه ولا شبهة انه اذا ثبت عن النبي صلعم فعل على سبيل العبادة والاهتمام
بشانه فانه لا ينزاع عن كونه سنة في الدين" اور ایسا ہی عاجز کے شیخ سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
بیعت کو سنت رسول اللہ صلعم و باعث برکات جانکر اوسپر عامل تھے بیعت میں اول گناہ سے توبہ کراتے پھر
شرک بدعت رسم خلاف شریعت نہ کرنے و اطاعت اللہ عزوجل و رسول اللہ صلعم کرنیکا عہد و بیعت لیتے
اور یہی سلف صالحین و خلف امتہ مرحومہ سے مروی ہے اور اسی پر تمام برکات انعام و اکرام بارگاہ الٰہی سے
تائب و منیب بندگان پر ہوتی آئی ہیں۔ عاجز کو تو یہ حقیقت بیعت کی معلوم ہے اور مرزا صاحب نے جو حقیقت
بیعت تراشکر تحریر فرمایا ہے کہ نفس کو مع لوازم رہبر کے ہاتھ میں بیچکر اپنے آپکو اسکی غلامی میں دیوے اسکا
ذکر تو کہیں نہیں آیا۔ ہاں مرزا صاحب کو ساری جہان و تمام مخلوق الٰہی کو بہ نیت مرید آملنے اپنی چاکری
و غلامی میں لینے کی دھت و شوق ہے۔ اسلئے مرزا صاحب پھر پھر اکر اسی پر زور ڈالتے ہیں اور اسکی تاکید
و دعوت کرتے ہیں۔ ۹۔ یہ جو مرزا صاحب نے فرمایا ہے کہ "بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان خود
بھی کر سکتا ہے"۔ نہ معلوم یہ کس دلیل سے اور کہاں سے فرماتے ہیں؟ بیعت میں توبہ تو خود داخل ہے۔ توبہ کی
حقیقت اکابر اسلام نے یہی لکھی ہے کہ گناہ کو جو موجب حجاب ہے وہی محبوب ہے گناہ اور برا و مضر جاننا۔ اسپر
افسوس کرنا۔ نادم ہونا۔ زمانہ حال و استقبال میں اوسکو ترک کرنے اور اُس سے دور رہنے کا قصد۔ اور تلافی
مافات کرنا سو یہی توبہ ہے بلکہ کبھی صرف ندامت ہی کو توبہ فرمایا ہے جیسا "الندم توبة" والتائب من الذنب
اور جسقدر معتین کرہ ہوئی ہیں اُن سب میں یعنی شرک۔ چوری۔ زنا قتل اولاد۔ بہتان افترا۔ سوال نکرنا۔ نوحہ نکرنا۔
وغیرہ ان سب سے نہ کرنیکی عہد میں توبہ بخود لا ینفک داخل ہے کیونکہ جو کچھ پہلے کیا ہے اوسپر ندامت و پشیمانی و توبہ کہ آیندہ
اور اگر نہیں کیا تب بھی آیندہ نکرنیکا عہد توبہ میں داخل ہے۔ غرض توبہ تو ہر طرح لازم جزو ہے۔ آپ اسطرح فرماتے ہیں کہ
صرف توبہ منظور نہیں۔ صرف توبہ نہ سہی آئندہ نکرنیکی عہد کے ہمراہ ہی غرض توبہ ایکی ساتھ شامل ضرور ہے۔ مرزا صاحب کا
طرز تحریر بھی عجیب و قابل داد ہے کہ اول تو رد و انکار کر کے فرمایا کہ "بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان خود
بھی کر سکتا ہے" پھر فرما دیا۔ بلکہ وہ معارف و برکات و نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔

تو خیال فرمائیے کہ اسکا انجام و مآل بھی توبہ ہی ہوا۔ گو مرزا صاحب نے لفظ حقیقی لگا کر اوسی توبہ کو بس سے پہلے انکار کیا تھا۔ آخر اسکو قبول فرمایا۔ پھر کسی مومن مسلمان کی یہہ کب شان ہے کہ اول جھوٹھ موٹھ توبہ کرے یا کرلے اور اوسکے بعد حقیقی و سچی توبہ کی نوبت آئے ۔ ہہ شاید مرزا صاحب کی یہاں ایسا ہوتا ہوگا کہ بناوٹی و ظاہر داری کی توبہ بھی ہوتی ہو؟ جیسا مرزا صاحب نے خود بدولت کے اخلاق میں بناوٹی غصہ و رعب کا ضرورۃ الامام کے صفحہ ۲ میں ذکر فرمایا ہے۔ اور پھر بعد میں دنیا بامید قائم کبھی ایسا زمانہ بھی شاید آوے جسمیں حقیقی توبہ ہو اور عاجز دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالی مرزا صاحب و مریدین کیواسطے ایسا وقت لاوے اور انکو توفیق توبہ و انابت عنایت فرماوے۔ آمین۔ ۱۰ پھر توبہ ایسی نعمت و بخشش ہے کہ تواب رحیم ہر ایک کو نصیب فرماوے آمین قرآن مجید میں اسکو واسطے امر و تاکید ہے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون لعلکم تفلحون۔ یاایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا الانہار۔ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا الخ۔ ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین۔ حدیث شریف میں اسکے واسطے فرمان موجود ہے قال رسول اللہ صلعم یاایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ مسلم۔ ان اللہ یبسط یدہ باللیل لیتوب مسیء النہار ویبسط یدہ بالنہار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربہا مسلم۔ ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ ان العبد اذا اذنب ذنبا فقال رب اذنبت فاغفرہ فقال ربہ اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنب ویاخذ بہ غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء اللہ ثم اذنب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفرہ فقال اعلم عبدی ان لہ ربا یغفر الذنوب ویاخذ بہ غفرت لعبدی پھر ایسا ہی تیسری مرتبہ فرماکر فرمایا فلیفعل ما شاء متفق علیہ پھر سید الاستغفار اللہم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر

Marfat.com

ما صنعت ابوء لك بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانه لا یغفر الذنوب الا انت تعلیم فرماکر فرمایا ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من یومه قبل ان یمسی فهو من اهل الجنة ومن قالها من اللیل وهو موقن بها فمات قبل ان یصبح فهو من الجنة بخاری عن ابن عمر قال ان کنا لنعد لرسول الله صلعم فی المجلس یقول رب اغفرلی وتب علی انك انت التواب الغفور مائة مرة اور فرمایا جنبے کہا استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه غفرله - اور فرمایا کل بنی آدم خطاء وخیر الخطائین التوابون - اور فرمایا ان الله یقبل توبة العبد مالم یغرغر وغیرہ - غرض توبہ واستغفار اللہ تعالی کو بہت پسند ومرغوب ہی اور مومنین کو اسکا بڑا اہتمام وخیال رہتا ہے - ۱۱ - اور یہہ ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص اپنی رزائل نقائص عیوب پر مطلع اور اون سی بیزار ہوکر اونکو ترک کرنیکو توبہ وبعیت کی واسطے مستعد ہوگا تو ضرور اوس شخص کے ہاتھ پر عہد کریگا جسکو وہ ان رزائل نقائص وعیوب سے خلاصی یافتہ ومزکی وکم سے کم اپنی سی ان امور میں اعلی وافضل جانیگا - چونکہ رسول اللہ صلعم اللہ عز وجل کے فضل وکرم سے بہ خلعت وانك لعلی خلق عظیم مشرف ہوکر بہمہ اوصاف موصوف وکامل واکمل تھے - جیساکہ علیہ الصلوۃ والسلام کی حالات مقالات مندرجہ کتب سیر سے ظاہر وباہر چنانچہ خود فرمایا ان الله بعثنی لتمام مکارم الاخلاق وکمال محاسن الافعال - لہذا ہرایک شخص ذات مبارک سی توتوبہ وبعیت کرکے اوس کامل واتم سے رنگین ہوکر اخلاق فاضلہ میں فائز المرام ہوجاتا تھا - اب کوئی دوسرا چونکہ نہ ایسا کامل ومکمل ہے اور نہ ہوسکتا ہی - اسلئے ناچار وصف میں کوئی مرد فرد ممیز ہو اوسی خاص وصف یا خلق کو اس سے حاصل کرنا ہوگا جیساکہ اکثر نفر اوائل امتر کے حالات سی ثابت ہی کہ وہ کئی مرشدوں اور پیروں سی توبہ وبعیت کرکے یا صحبت میں رہکر مختلف اخلاق میں مستفیض ہوئے - عاجز کا اپنا بہی مشاہدہ وتجربہ ہے کہ فقرا گو ذاکرین ہوتے ہیں لیکن آجکل بنسبت حضوع وخشوع فی الصلوۃ وتعظیم اوامر شرعیہ ان میں اکثر کم ہوتی ہے اکثر نماز جلد جلد جھٹ پٹ بیجا نوں کی طرح پڑہ لیا کرتے ہیں الا ماشاء اللہ - ۱۲ - عاجز کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کو حسب ارشاد وجعلت قرة عینی فی الصلوۃ وبحسب فحوائے قد افلح المومنون الذین هم فی صلوتهم خاشعون - کے حضوع خشوع ذوق

Marfat.com

شوق ولذت وحلاوت بدرجہ کمال تھی۔ لہذا اکثر لوگ بہ نسبت حضور خضوع وخشوع فی الصلوٰۃ کے حصول کیلئے اُن کے پاس حاضر ہوکر اور اونکی صحبت کیمیا خاصیت میں رہکر اپنی مراد ومقصود میں کامیاب ہوتے۔ چنانچہ جس زمانہ میں مرزا صاحب اونکی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے تو آپ نے یہ حال بچشم خود مشاہدہ کیا ہوگا اور آب بھی اونکے ملنے والوں وصحبت یافتوں میں یہ رنگ ونسبت ضرور دیکھتے ہونگے وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔ شیخ الکل مولوی محمد سید نذیر حسین صاحب خود سید عبد اللہ صاحب مرحوم کے ذکر آنے پر اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ عبد اللہ صاحب غزنوی ہم سے حدیث تو پڑھ گئے اور نماز ہمکو سکھلا گئے۔ اور عاجز کے رفیق سے حافظ ہدایت علی صاحب مرحوم نے خود بیان کیا کہ ہم معمولی نماز پڑھا کرتے تھے عبد اللہ صاحب غزنوی کے ملنے اور اونکی دعا سے یکدفعہ ایسا حضور وسرور نماز میں پیدا ہوا کہ ہمنے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور مولوی رفیع الدین صاحب عظیم آبادی نے مولوی عبد الرحمن صاحب ہندوستانی سے کہا کہ باوجودیکہ علم میں ہم منتہی ہوگئے اور حدیث احسان سب کتابیں پڑھی لیکن اسکی حقیقت مع عمل عبد اللہ صاحب کی صحبت میں رہکر کھلے۔ اب بھی ایک اکرد متقی فقیر صاحب جو نقشبندی مجددی ہیں اور عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کو بھی انہوں نے دیکھا ہے۔ وہ اس ذوق ولذت سے نماز پڑھتے ہیں کہ دیکھکر اور اونکے ساتھ نماز پڑھ کر دل خوش ہوتا ہے۔ اور مرزا صاحب کے یہاں تو یہہ کیفیت کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ سبحان اللہ کیا عرض کروں سید عبد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت کا یہ مجرب اثر تھا کہ نیت نماز کے لئے ہاتھ اوٹھانا دنیا وما فیہا کے خیالات وخطرات سے دست بردار ہو جاتا تھا اور بکاؤ زاری طاری ہو جاتی اور نماز سے باہر آنیکو جی نہ چاہتا تھا۔ یہ عاجز کا عینی مشاہدہ وذاتی تجربہ ہے سُنی سُنائی بات نہیں۔ اور مرزا صاحب کے یہاں باتیں وتقاریر تو بہت سی لیکن اسحالت واثر کا کبھی نشان وپتہ معلوم نہ ہوا۔ ۱۳ مرزا صاحب اپنی بیعت کیواسطے تو تمام دنیا کو بلاتے ہیں اور جو اس سے تساہل وپہلوتہی کرے اور اوس میں داخل نہو اُسکو خدا اور رسول کی نافرمانی کرنیوالا اور جہنمی ٹھہراتے ہیں۔ بھلا یہ تو فرمائیں کہ ایک شخص مخلصانہ اپنی عادت بسیار گوئی زباندرازی۔ ذرا سی بات پر لوگوں کو سب وشتم کرنیسے بیزار ہے ہرچند چاہتا ہے کہ اس بدخلقی سے بچوں لیکن بعادت مُستحکم ہوجانیکے باعث وقت پر بچ نہیں سکتا۔ اب وہ اس سے بیزار وتنگ ہوکر کسی

اور یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے دیتا ہے

ایسے مرد خدا کے ہاتھ پر توبہ بیعت کرنا چاہتا ہے جس میں خود یہ بدلگامی و دریدہ دہنی و سب و شتم
کی عادت نہ ہو بلکہ وہ ان احکام شرعی اسلامی و ارشادات رسول اللہ صلعم کا پابند و عامل ہو۔ قال
رسول اللہ صلعم من یضمن لی ما بین لحییہ و ما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ۔ من صمت نجا
من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ۔ اذا اصبح ابن ادم فان الاعضاء کلہا تکفر اللسان
فتقول اتق اللہ فینا فانا نحن بک فان استقمت استقمنا وان اعوججت اعوججنا۔ عن
عقبۃ بن عامر قال لقیت رسول اللہ صلعم فقلت ما النجاۃ فقال املک علیک لسانک
ولیسعک بیتک وابک علی خطیئتک و قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین
سنۃ۔ کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع۔ عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ اوصنی
قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن و
ذکر اللہ عز و جل فانہ ذکر لک فی السماء و نور لک فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول
الصمت فانہ مطردۃ للشیطان و عون لک علی امر دینک قلت زدنی قال ایاک و کثرۃ
الضحک فانہ یمیت القلب و یذہب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق وان کان مرا
قلت زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من
نفسک۔ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اول بہت کچھ عبادات صلوۃ زکوۃ صوم رمضان
حج صدقہ صلوۃ اللیل وغیرہ بیان فرما کر فرمایا۔ الا اخبرک بملاک ذلک کلہ قلت بلی یا نبی اللہ
فاخذ بلسانہ فقال کف علیک ہذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمواخذون بما نتکلم بہ قال
ثکلتک امک یا معاذ وہل یکب الناس فی النار علی وجوہہم او علی مناخرہم الا حصائد
السنتہم وغیرہ۔ اب مرزا صاحب انصاف سے فرماویں کہ وہ غریب شخص جو زبان درازی و یاوہ گوئی
وغفلت از ذکر اللہ سے مخلصی کا خواہاں و ارادہ توبہ و بیعت ہے۔ تو وہ شخص مرزا صاحب سے بیعت کرے

Marfat.com

کیا حاصل کریگا؟ اور ان اوصاف و امراض سے کیونکر نجات پائیگا؟ کیونکہ آپکے یہاں تو ان اوصاف
وغیرہ یعنی تقریر بحث مباحثہ غیبت توہین و تحقیر مومنین۔ سباب المسلم فسوق کا دریا اول ہی
شب و روز ایسا موجزن ہورہا ہے کہ حالت بہ طغیانی پہونچی ہے تو اسحالت میں اون بیچارے
کو صمت و خاموشی و مصروفیت ذکر الٰہی کہاں سے نصیب ہوگی؟ ذرا انصاف فرمادیں مرزا صاحب کے
یہاں مرید ارشد و اعلیٰ مرتبہ والا وہی ہے جو سب سے زیادہ بولنے والا اور لفاظی تقریریں کرنیوالا
ہو۔ ۱۴۔ اس موقع پر پھر عاجز کو مجلس بابرکت نمونہ و یادگار سلف صالحین اعنی سید عبداللہ
صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد آگئی ہے کہ سید الاولین والآخرین کے حال مبارک میں جو آیا ہے کہ کان رسول اللہ صلعم
طویل الصمت کان رسول اللہ صلعم یکثر الذکر ویقل اللغو (لعل المراد بالقلۃ العدم والمراد
باللغو ما سوی الذکر) ویطیل الصلوٰۃ ویقصر الخطبۃ للحدیث کان رسول اللہ صلعم
اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء۔ سو مطابقت و متابعت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحابہ وسلم کے اس مرحوم متبع سنت رسول اللہ صلعم کا بھی بعینہ ایسا ہی حال تھا اور ارشادات
صمت و مصروفیت ذکر کا ایسا صدق سے عمل تھا کہ بڑے بڑے بولنے والے۔ زبان درازوں مقرروں
فلسفہ دانوں۔ عالیدرجہ رئیسوں معزز عہدہ داروں۔ دنیا داروں وغیرہ پر بھی اوسکا ایسا اثر
پڑتا کہ جو مجلس میں آتا چپ اور خاموشی کا عالم طاری ہوتا۔ بلکہ تمام مکان و مجلس میں ایسا سناٹا
نمایاں ہوتا جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے "کان علی رؤسنا الطیر" اور تمام دنیوی کاروبار
و تفکرات بھولکر ذکر الٰہی کی طرف ساری توجہ ہوجاتی۔ اور اہل مجلس میں سے کسی کو بولنے
کی جرات نہوتی جبتک کہ وہ مصروف ذکر الٰہی و منیب الی اللہ خود نہ بولتا۔ وہاں یہہ بحث مباحثہ
تقریر و منصوبہ بازی رد و قدح و غیبۃ مسلمین و مخلوق الٰہی کہاں؟ وہاں جاکر تو انسان کو اپنا ہی
فکر پڑجاتا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ لیحجزک عن الناس (ای لیمنعک) ما تعلم من نفسک
اور اُن کی تعلیم کیموافق اصطلاحات صوفیہ کرام لما و کیف سے اپنے اعمال و افعال کو موافق کرنیکے
محاسبہ میں ایسا مستغرق ہوتا کہ آیۃ کریمہ لکل امرء منهم یومئذ شان یغنیہ کا مصداق بنجاتا
اور یہ فکر ایسا طاری ہوتا کہ میرے اعمال میں قبولیت کے آثار و شرائط بھی ہیں یا نہیں؟ یعنے (لما)
جو سوال ہوگا کہ فلاں کام کسلیئے یا کس نیت سے کیا؟ آیا اللہ تعالیٰ کی رضامندی کیلیئے یا کسی اور

Marfat.com

غرض ہے ؟ کیونکہ اگر اوسمیں کوئی اور غرض یا اوسکا شائبہ ہے تو وہ لائق دربار اوس غنی و قدوس
کے اور قابل قبولیت کہاں ؟ ۔ بہر کیف ، اگر خالص خداتعالی کی رضامندی کیواسطے ثابت
ہو تو اوسپر یہہ سوال ہوگا کہ کسطرح کیا ؟ یعنی رسول اکرم صلعم کی تعلیم و سنت کی موافق کیا ہے ؟ یا
اپنی مرضی اور رسم کو اوسمیں دخل دیا ؟ کیونکہ اگر ارشاد نبوی صلعم کے مطابق نہو تو وہ عمل
بھی بحکم حدیث شریف من اعمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد تو وہ بھی بیہودہ و مطرود ہے

۱۵ ۔ حق یہی ہے کہ انسان اوّل اپنا فکر کرے اور اپنی کرتوتوں کی طرف دیکھے اور جب اپنے نقائص
پورے کرکے فراغت حاصل ہو (جو نہایت ہی مشکل امر ہے اور بدون فضل و کرم اوس رحمن رحیم
کے محال) تو پھر کسی دوسرے کے حال پر نظر ڈالے نہ یہ کہ خود تو سراسر دریا ئے نیل بلکہ بحیرہ اسود
میں غرق ہو اور اوروں پر کسی نالی کا خاکی دہبہ یا چھبیل کی چھینٹ دیکھکر اتراوی اور اونکو
عیب لگاوے ۔ مرزا صاحب کی مریدین و مداحین بیچارے معذور ہیں کیونکہ اُنہوں نے کسی
اہل اللہ منیب و ذاکر الٰہی عبد صالح کو نہیں دیکھا تاکہ مرزا صاحب کے حال سے اوسکا مقابلہ و موازنہ
کرکے اونکو فرق معلوم ہوتا ۔ یہ بیچارے اکثر انگریزی خوان جوان اور بعض نیچری عقیدہ اور بعض
بے مذاق خشک لفاظی و تقاریر رد و قدح بحث مباحثہ کے شیدا و دلدادہ اور بعض بالکل نیچری ہیں ہیں
پس مرزا صاحب کے پاس اونکو حسب مذاق پسند خاطر وہی چیز معہ کچھ فلسفانہ ذکر قرآن مجید
سو وہ بھی اکثر خلاف عقاید سلف و خلف اسلام کی ملگئی اور اونہوں نے غنیمت جانکر ڈیرا لگا دیا
اور بموجب عادت و مشق تقریری کے ابہاوون رات مومنین و مسلمین پر تبرا بازی دل دہی کرنیکو
عبادت سمجھکر اسی شغل میں ہیں اور مرزا صاحب معہ جماعت اسی میں اصنی و محظوظ ہیں مرزا صاحب
فرماویں کہ بامذاق ذاکرین الٰہی و روحانیت کی عاشقوں سے بھی کوئی احد من الناس اون کی
طرف مانوس و متوجہ ہوا ہے ؟ ہرگز نہیں اگر مرزا صاحب ایک و غریب مصیبت زدگان و حاجت
مندان کا نام ظاہر فرماوینگے تو پھر اونکا مفصل حال معہ اسباب حاجات ملاقات مرزا صاحب انشاء اللہ العزیز بیان ہوگا ۔ ۱۶ ۔ غرض مرزا صاحب جیسے شخص کی چاکری و غلامی کیواسطے نہ تو
قرآن مجید میں کوئی حکم اور سنت رسول اللہ صلعم میں کہیں اجازت اور نہ مرزا صاحب کے حالات و معاملات
و تاثیرات اسکی مقتضی ۔ اور پھر اونکی تفصیلات خلاف قرآن و حدیث و اپنی رائے سے حقائق و معارف

Marfat.com

بیان کرکے مسائل شرعیہ کو اُلٹ پلٹ کرنیسے اور بھی غریب مسلمان ترساں و گریزاں ہیں۔ باقی رہی برکات کاملہ رضامندی باریتعالے کی پیاس۔ علوم معارف معرفت قوت ایمانی۔ خدایتعالیٰ سے صاف تعلق۔ دنیوی جہنم و نابینائی سے شفا۔ سو انکا کہیں نام و نشان خود بدولت و مریدین میں کچھ بھی نمایاں نہیں۔ ہاں بعض بظاہر سعید و نیک طبع انسان جو مرزا صاحب کی جماعت میں کسی سبب سے بظاہر شامل ہیں وہ اُنکے تعلق سے پہلے بھی ویسے ہی تھے۔ جن میں بجائے ترقی کچھ تنزل ہی دکھائی دیتا ہے جس کا ذکر اور جگہ ہوا ہے۔

فصل ۹۸ ضرورۃ الامام

سو اگر اس بیعت کے ثمرہ دینے کا کوئی مرد ہو تو سخت بدذاتی ہوگی کہ کوئی شخص دانستہ اس سے اعراض کرے عزیز من ہم تو معارف اور حقایق اور آسمانی برکات کی بھوکے اور پیاسے ہیں اور ایک سمندر بھی پیکر سیر نہیں ہوسکتے پس اگر ہمیں کوئی اپنی غلامی میں لینا چاہے تو یہہ بہت سہل طریق ہے کہ بیعت کی مفہوم اور اُسکی اصل فلاسفی کو ذہن میں رکھکر یہہ خرید و فروخت ہم سے کرلے۔

جواب۔ ارشاد مرزا صاحب دو حال سے خالی نہیں۔ اول یہ کہ مرزا صاحب نے ریا و تصنع سے علیحدہ ہوکر اور خود بدولت میں معارف حقائق و آسمانی برکات کی سچی بھوک پیاس محسوس کرکے سراپا صدق و اخلاص سے ظاہر و باطن یکساں کرکے مستعدی ظاہر فرمائی ہے اور اعراض کرنیوالیکو بدذات فرماکر کہا کہ اگر اس بیعت کی ثمرہ دینے کا کوئی مرد ہو تو بیعت کی مفہوم اور اسکی اصلی فلاسفی کو ذہن میں رکھکر یہ خرید و فروخت ہمسے کرلے پس اگر درحقیقت یہی حال ہے تو چونکہ اللہ تعالیٰ شکور علیم کسی کا اخلاص و طلب صادق ضایع نہیں کرتا جیساکہ وعدہ فرمایا ہے من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوتہ منہا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا لہٰذا امید کہ ضرور اللہ جل جلالہ اُنکو کوئی مرد ملادیگا بشرطیکہ اپکے طلب میں صدق و ثبات قائم رہے۔ دوم یہ کہ اگر صرف زبانی ہی یہ سخت مریدین کو دکھلانیکے لئے ہے کہ ہم میں تعلی شیخی و تکبر نہیں۔ حالانکہ دراصل یہ خیال و دعوی ہے کہ تمام دنیا میں ہمارے برابر معارف حقایق آسمانی برکات والا اور کوئی ہی نہیں (جیساکہ آگے چلکر مرزا صاحب نے خود ظاہر فرمایا ہے) اور اگر کوئی مسکین بندہ الٰہی ہوگا ہی تو وہ ریا سمع شیخی وغیرہ کو برا سمجھکر ہماری طرح اشتہار و فضیلت کا نقارہ کیوں بجانے لگا تب بھی

Marfat.com

اسطرح کسی کے نہ بولنے پر ہماری ہی فضیلت و فوقیت و بزرگی ثابت ہوگی ۔ پس اس صورت میں اگر کوئی عاجز بندگان الٰہی میں سے مرزا صاحب کی خیر خواہی اور انکو نفع رسانی کا ارادہ بھی کرے تو خود بدولت اوسکی بات کب سننے اور قبول کرنے لگے ؟ کیونکہ مرزا صاحب تو قول خود اپنے آپ کو جب بعض انبیاء علیہم السلام سے بھی افضل قرار دیتے ہیں تو پھر یہ کیونکر باور ہوسکے کہ وہ فضیلت کے خیال کی موجودگی میں کسی غریب اُمتی مسلمان کو اس بیعت کا ثمرہ دینے والا امر د قبول کرکے اُس سے بیعت کرکے فیضیاب ہونیکا قصد کریں ؟ اگرچہ زبان سے تو ایسے فیض سے محروم رہنے والے شخص کو بدذات بناتے ہیں ۔ پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر مرزا صاحب کی برکات کیواسطے بھوک اور پیاس صادق ہوتی اور اسکے واسطے بیعت کو مستعد رہنے والا اونکا قول مخلصانہ و سچ ہوتا تو پہلے ابتدا ہی میں وہ بدون بیعت کرنے اور پیر و مرشد پکڑنیکے اس کوچہ سلوک و معرفت میں دم مارنیکی جرأت نکرتے ۔ بہرحال اللہ تعالیٰ عالم السر والجہر مرزا صاحب کی نیت کی موافق ہی اونسے معاملہ فرما دیگا جیسا انا عند ظن عبدی بی میں ارشاد ہے ۔

فصل ۹۹ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۷ و ۲۸ ۔ اگر اسکے پاس ایسے حقائق و معارف و آسمانی برکات ہوں جو ہمیں نہیں دیئے گئے اور یا اوسپر وہ قرآنی علوم کھولے گئے ہوں جو ہم پر نہیں کھولے گئے تو بسم اللہ وہ بزرگ ہماری غلامی و اطاعت کا ہاتھ لیوے اور وہ روحانی معارف و قرآنی حقایق اور آسمانی برکات ہمیں عطا کرے ۔ میں تو زیادہ تکلیف دینا ہی نہیں چاہتا ہمارے ملہم دوست کسی ایک جلسہ میں سورہ اخلاص کے ہی حقائق معارف بیان فرما دیں جس سے ہزار درجہ بڑھکر ہم بیان نہ کرسکیں تو ہم انکے مطیع ہیں ۔ بندار د کسی باتو نا گفتہ کار + ولیکن چو گفتی دلیلش بیار + بہرحال اگر آپکے پاس وہ حقایق اور معارف اور برکات ہیں جو معجزانہ اثر اپنے اندر رکھتے ہیں تو پھر میں کیا میری جماعت آپکی بیعت کریگی اور کوئی سخت بدذات ہوگا کہ جو ایسا نکرے ۔

جواب ۔ ابھی فصل گذشتہ میں معارف حقایق و برکات کی بھوکھ و پیاس ظاہر کی ہے اور اب یہاں وہی اظہار فضیلت و خود ستائی کہ کوئی حقائق معارف میں ہم سے ہزار درجہ پر بھی نہیں مرزا صاحب کا عرفان و سلوک ہے جسمیں وہ ناواقفی کے سبب معذور ہیں ۔ ۲ ۔ کاش وہ اہل اللہ

Marfat.com

بزرگان سلف و خلف کا کلام ہی دیکھیں کہ وہ اس نسبت تفاخر و تعلی سے بیزار ہو کر نسبت عبودیت کے جو شایان حال عبد ہی کیسے مداح ہیں۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنکی تعریف مرزا صاحب نے صفحہ ۹۲ کے نوٹ میں کی ہے۔ انہوں نے مکتوب پنجاہ و دوم میں فرمایا ہے "نفس امارہ انسانی مجبول ست بر حب جاہ و ریاست و ہمگی ہمت او ترفع بر اقران ست و بالذات خواہان کہ خلائق ہمہ بوی محتاج باشند و منقاد اوامر و نواہی او گردند و او ہیچ کس محتاج نباشد و محکوم احدے نبود۔ این دعوی الوہیت ست ازوی و شرکت ست بخدای بی ہمتا جل سلطانہ۔ بلکہ آن بے سعادت بشرکت ہم راضی نیست میخواہد کہ حاکم او باشد و بس و ہمہ محکوم او باشند و حدیث قدسی آمدہ ست عاد نفسك فانها انتصبت بمعاداتی۔ یعنی دشمن دار نفس خود را زیرا کہ بدرستی آن نفس استادہ ست بدشمنی من پس تربیت نفس نمودن بتحصیل مرادات او از جاہ و ریاست و ترفع و تکبر فی الحقیقت امداد کردن ست بدشمن خدای عز و جل و تقویت نمودن ست مر او را شناعت این امر را نیک باید دریافت در حدیث قدسی وارد ست الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی فی شیء منهما ادخلته فی النار ولا ابالی انتہی" پھر مکتوب صد و ہفتاد و یکم میں فرمایا "بر فقیران لازم ست دوام ذل و افتقار و انکسار و تضرع و التجا و اداء وظائف عبودیۃ و محافظت حدود شرعیہ و متابعت سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ و تصحیح نیات در تحصیل خیرات و تخلیص بواطن و تسلیم ظواہر و رویت عیوب و مشاہدہ استیلاء ذنوب و خوف انتقام علام الغیوب و قلیل پنداشتن حسنات خود را اگرچہ بسیار باشد و کثیر انگاشتن سیئات خود را اگرچہ اندک باشد و ترسان و لرزان بودن از شہرت و قبول خلق قال علیہ الصلوۃ والسلام بحسب امرء من الشر ان یشار الیہ بالاصابع فی دین او دنیا الا من عصمہ اللہ۔ و متہم داشتن افعال و نیات خود را اگرچہ مثل فلق صبح باشد و عدم اعتنا باحوال و مواجید خود اگرچہ صحیح و مطابق باشد اعتماد نباید کرد۔ و تحسن نباید پنداشت مجرد تائید دین و تقویت ملت راہ و ترویج شریعت و دعوت خلق را بحق جل و علی چہ این قسم تائید گاہ ہست کہ از کافر و فاجر ہم آید قال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ لیؤید هذا الدین بالرجل الفاجر انتہی" مرزا صاحب تو کثرت و فراہمی مریدین کے دن رات فکر و تدابیر میں رہتے ہیں اور مرید بنا کر بڑی خوش ہوتے ہیں اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "مریدیکہ بطلب آید و ارادہ مشغولی نماید آزار رنگ

Marfat.com

ببر و شیر باید دانست و باید ترسید کہ باوا ازین راہ خرابی او خواہند و استدراج او نمایند و اگر فرضا
در قدوم مرید در خود فرحے و سرورے یابند آنرا کفر و شرک دانند و تدارک آن بہ ندامت و استغفار چندان
نمایند کہ اثری ازان نماند بلکہ بجائے آن فرح حزن و خوف نشیند انتہی"۔ مرزا صاحب کی گذران
و کاروبار کا مدار سب چندہ و مال مریدین پر ہی رہتا ہے۔ اور مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
و نیک تاکید نمایند کہ طمعی در مال مرید و توقع در منافع دینوی او پیدا نشود کہ مانع رشد مرید است
و باعث خرابی پیر چہ آنجا ہمہ دین خالص مے طلبند الا للہ الدین الخالص شرک را در آنحضرت ہیچ
وجہ گنجائش نیست و بدانند کہ ہر ظلمتے و کدورتے کہ بر دل طاری گردد ازالہ آن بتوبہ و استغفار و ندامت
والتجا با سہل وجوہ میسر ست۔ مگر ظلمتے و کدورتے کہ از راہ محبت دنیاء دنی بر دل طاری شود منغص
میگرداند و متعسر میسازد و ازالہ آن تعسر تام ست و تعذر بر کمال۔ صدق رسول اللہ تعالیٰ صلعم
حب الدنیا راس کل خطیئۃ۔ نجانا اللہ سبحانہ وایاکم عن محبۃ الدنیا و محبۃ ابنائہا و اربابہا
والاختلاط بہم والمصاحبۃ معہم فانہا سم قاتل و مرض ہالک و بلاء عظیم و داء عمیم انتہی
اور مرزا صاحب کے یہاں سب کچھ خوشگوار و ہضم ہے پھر مکتوب دو صد و چہل و نہم میں فرمایا "نجات اخروی و فلاح سرمدی منوط بمتابعت
سید الاولین و الآخرین است صلی اللہ علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام انتہاء و اکملہا انبیاء بمتابعت و بمقام محبوبیت حق جل سلطانہ میرسند و
بمتابعت و تجلی ذاتی و تقدس مشرف میگردند و بمتابعت و بمرتبہ عبدیت کہ فوق جمیع مراتب کمالات است و بعد از حصول
مقام محبوبیت سرفراز میسازند انتہی"۔ مرزا صاحب چونکہ سلوک و فقر خانہ ساز و سب سے نرالا ہے کسی امر کی پرواہ نہ کریں لیکن عاجز نظر برین
وصایا حقہ جو ہو بہو موافق ہدایت کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں۔ نیز ارشاد فلا تزکوا
انفسکم ہو اعلم بمن اتقی کو نصب العین رکھکر اور بالآخر اپنے پیر و شیخ مرحوم کی نسبت عبودیت
کے غلبہ کے باعث کوئی حرف و کلمہ شیخی و فضیلت و فخر کا زبان پر نہیں لا سکتا اللہ تعالیٰ کے
فضل و کرم کا امیدوار ہے جو ہر بات پر قادر اور خیر الفاتحین ہے۔ ۳۔ عاجز کسی حقائق معارف
آسمانی برکات و قرآنی علوم کا ہرگز ہرگز دعوی نہیں کرتا اور نہ مجکو پیری مریدی یا کسی نئی غلامی
و اطاعت کی ہاتھ لینے کا شوق و حرص نہ اکھاڑوں جلسوں میں اپنی فضیلت ظاہر کرنیکی رغبت
و طمع۔ عاجز تو کالمیت بین یدی الغسال ہے بہر الحسن مالک آقا جو چاہے کرے۔ عاجز ادنی
خالق مالک کے ارشاد میں مقید و بے اختیار ہے اور اطاعت و فرمانبرداری سے سرمو انحراف نہیں

Marfat.com

کر سکتا نہ مجھ سے ایسا ہو سکتا ہے مرزا صاحب کے مخالف الہاموں میں بھی عاجز بالکل معذور ہے۔ اول
اول مخالفت کا الہام۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم سے شروع ہوا ہے جسکی
تفہیم بھی ہے کہ مرزا صاحب نے بلند پردازی و اظہار فضیلت خود بدولت میں مبالغہ کر کے حقارت و تحقیر
دیگر عاجز بندگان ارحم الراحمین وعلی کل شیء قدیر وھو غالب علی امرہ میں پڑکر آپ خود ہی
خسران میں پڑے ہیں جسکا تدارک اب توبہ و استغفار ہے۔ ۴۔ براہ مہربانی مشہور بعلم الملکوت و
بلعم باعور وغیرہ کی قصص جو اللہ جلشانہ نے تکبر و تعلی وغیرہ اخلاق ذمیمہ سے پرہیز کرنیکو عبرتاً قرآن
مجید میں ذکر فرمائے ہیں مرزا صاحب انکو بھی نظر انداز نہ فرماویں اور خیال فرماویں کہ انکی
بسطت فی العلم کیسی تھی؟ اور قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے قصہ خسف قارون میں بھی قارون
کی شیخی علم کا قول اسطرح نقل فرمایا ہے۔ قال انما اوتیتہ علی علم عندی۔ اور اسکی بعد فرمایا ہے
اولم یعلم ان اللہ قد اھلک من قبلہ من القرون من ھو اشد منہ قوۃ واکثر جمعا ولا
یسئل عن ذنوبھم المجرمون حکیم ثنائی غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی خوب فرمایا ہے ع علم کز
تو ترا نہ بستاند * جہل ازان علم بہ بود صد بار * نہ بر آن لعنت است بر ابلیس * کہ نداند ہمین
یمین ویسار * بل بر آن لعنت است بر ابلیس * علم داند ولیک نکند کار * اور رسول اللہ صلعم
کی دعا بھی اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع و
من دعوۃ لا یستجاب لہا۔ ۵۔ تفاخر و تعلی تو ایک مہلک مرض ہے علماء ربانی تو بموجب ارشاد
خداوندی جو عاجز کو الہام ہوا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کہ ہمیشہ خشیت الٰہی میں
رہکر اس مرض سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ نہایت تعجب ہے کہ مرزا صاحب علم ربانی کے دعویدار
ہو کر ایسی مہلک مرض تکبر و تفاخر و تعلی میں گرفتار ہوں۔ اور اللہ جلشانہ کے صریح ارشاد تلک
الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا۔ ان اللہ لا یحب کل
مختال فخور۔ حدیث شریف لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر۔ الکبریاء
ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما ادخلتہ النار وغیرہ کا کچھ لحاظ و خیال
نکریں۔ ۶۔ حقائق معارف و معجزانہ اثر والی برکات کا تو مرزا صاحب کو بڑا دعوی ہے دوسرے
کسی عاجز کا کیا مقدور کہ ایسی جرأت کرے؟ مرزا صاحب کے حقائق معارف کا ذکر دوسرے موقع

Marfat.com

آیا ہے۔ایسا ہی جو مرزا صاحب کے معجزانہ اثر کا ظہور ہوا وہ بھی عرض ہو چکا ہے اور مرزا صاحب کی مستعدی مع جماعت کی نسبت عاجز فصل گذشتہ میں عرض کر چکا ہے جسکا حاصل یہی ہے کہ اگر یہ قول اونکا دلی حق وبا اخلاص ہے تو اللہ تعالی ضرور اپنے فضل و کرم سے اسکا سامان بہم پہونچا کر مرزا صاحب کو کامیاب کریگا۔اور اگر اسکے برعکس ہے تو اسکی مطابق نتیجہ مرتب ہوگا۔

فصل ۱۰ ضرورۃ الامام مگر میں کیا کہوں اور کیا لکھوں معافی مانگ کر کہتا ہوں کہ جسوقت مینے آپکے الہامات لکھے ہوئے سُنے تھے اونمیں بھی بعض جگہ صرفی اور نحوی غلطیاں تھیں آپ ناراض نہوں مینے محض نیک نیتی سے اور غربت سے دینی نصیحت کی طرح پر یہ بھی بیان کردیا ہے۔باایں ہمہ میرے نزدیک اگر الہامات میں کسی ناواقف ونا خواندہ کے الہامی فقروں میں نحوی صرفی غلطی ہوجائے تو نفس الہام قابل اعتراض نہیں ہوسکتا۔یہہ ایک نہایت دقیق مسئلہ ہے اور بڑی بسط کو چاہتاہے جسکا یہ محل نہیں ہے۔اگر ایسی غلطیاں سُنکر کوئی خشک ملا جوش میں آجاوے تو وہ بھی معذور ہے کیونکہ روحانی فلاسفی کے کوچہ میں اوسکو دخل نہیں ہے لیکن یہ ادنے درجہ کا الہام کہلاتا ہے جو خدا تعالے کے نور کی پوری تجلی سے رنگ پذیر نہیں ہوتا کیونکہ الہام تین طبقونکا ہوتاہے ادنے اور اوسط اور اعلی۔

جواب ۔عاجز کے الہامات اکثر آیات قرآن مجید ہوتے ہیں اگر کہیں کبھی کوئی غلطی ہو جاوے جیسا کہ مرزا صاحب نے بھی "بعض جگہ" ہی لکھا ہے تو عجب نہیں۔کیونکہ عاجز عربی میں بہت کم لیاقت ہے اسلئے کہ اسکو باضابطہ پڑھا نہیں یہہ جسقدر آتا ہے یہہ بھی پیرو شیخ علیہ الرحمت کے فیض صحبت کا اثر ہے اور صرف و نحو سے تو عاجز بالکل ہی ناواقف ہے۔میرے شیخ مرحوم بھی خیر یہ اسکے شغل و مصروفیت کو بباعث غلبہ اثبات و ذکر الٰہی ناپسند فرمایا کرتے تھے لہذا کسی صرفی و نحوی غلطی کا ہوجانا کیا عجب؟ لیکن بموجب قول مرزا صاحب کے نفس الہام قابل اعتراض نہیں ہوسکتا۔گو مرزا صاحب اسکو بمقابلہ خود بدولت حقارت کی نظر سے دیکھکر ناقص و ادنی ہی قرار دیں۔۲۔ناراضی کی اسمیں کوئی بات نہیں عاجز تو اپنے آپکو ذرہ بمقدار و ناخواندہ اول ہی جانتا ہے۔ناراض وہ ہو جو اپنے آپکو سب سے اعلی عالم کبھی غلطی نہ کرنیوالا سمجھتا ہو جس سے عاجز اللہ تعالی کی حفاظت و پناہ کا سائل ہے

عاجز دو دوسرے غریب تو ناخواندہ و ناواقف ہوئے لیکن مرزا صاحب کو تو وافقی و علم فضل کا بڑا دعوے ہے حتی کہ اپنی برابر کسیکو نہیں جانتے وہ ذرا اپنے الہامات کی طرف بھی نظر کریں کہ ان میں کسقدر غلطیاں ہیں جس زبان میں اچھی دسترس نہو اوسمیں کچھ پس وپیش ہو نا کچھ بھی محل تعجب نہیں۔ جیسا کہ مرزا صاحب کی انگریزی الہامات کا حال ہے گو وہ متعدد ہی ہیں لیکن اونکی عبارت تو بہت غلط ہی پھر اون کے عربی الہامات جس زبان میں آپ کو قرآن مجید کی ظل پر فصاحت و بلاغت کا معجزانہ دعوے ہے اون پر بھی مولویان ماہر فن نے بہت اعتراضات کئے اور کرتے ہیں اور غلطیاں نکالتے ہیں جنکی طرف آپ توجہ ہی نہیں فرماتے تا کہ کسی مرید کے کان میں یہ بات نہ پڑے۔

۳۔ اللہ تعالی خالق مالک نے اپنے مختلف مخلوق کو مختلف القوی والاستعداد خلق فرمایا ہے کوئی کیسا اور کوئی کیسا۔ مرزا صاحب فارسی اردو پنجابی سے واقف ہیں۔ الحمد للہ کہ عاجز بھی یہ زبانیں جانتا ہے لیکن الحمد للہ کہ عاجز کو کسی قسم کا دعوے اسمیں نہیں غیر زبان عبرانی وغیرہ سے جیسے مرزا صاحب ناواقف ہیں ایسا ہی عاجز بھی ناواقف ہے۔ انگریزی مرزا صاحب بالکل نہیں جانتے عاجز نے اوسکو کچھ پڑھا ہے لیکن عاجز کے نزدیک وہ زبان دانی و لسانی جو باعث تکبر و شیخی و دوری و حجاب جناب الہی ہو کسی کام کی نہیں ؎ فہم و دانش تیز کردن نیست راہ ✤ جز شکستہ می نگیرد فضل شاہ ✤ اور سعدی رحمۃ اللہ علیہ بھی خوب فرماتے ہیں ؎ جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضایع است ✤ جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است ✤ سعدی بشوئے لوح دل از نقش غیر حق ✤ علمے کہ راہ بحق ننماید جہالت است ✤ ۴۔ قوت بیانی و لسانی اور تحریر میں بڑے بڑے کامل و ماہر موجود ہیں جنکو دین و رضائی الہی و قرب الی اللہ سے کچھ غرض و واسطہ نہیں۔ ایسا ہی نظم و شعر اشعار کا حال ہے جسکو مرزا صاحب کرامتاً پیش فرمایا کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں کرتے کہ شاعر و ناظم تو ہر قوم و ملت میں ہوتے ہیں لہذا یہ کچھ فضیلت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ گو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حسان وغیرہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین ایسے تھے جو موقع و ضرورت پر کلام موزون کرتے لیکن ہادی جن و انس صلعم جنکی برابر نکوئی ہوا اور نہ ہوگا اونکی واسطے

Marfat.com

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی جلشانہ وعم نوالہ موجود ہے۔ وما علمنا الشعر وما ینبغی لہ الخ جس سے ظاہر ہے کہ کمال معرفت الٰہی ومنصب ہدایت سے اوسکا کچھ تعلق وواسطہ نہیں کیونکہ اگر کچھ فضیلت فخر وکمال اسمیں ہوتا تو آنحضرت صلعم کے حق میں اللہ عزوجل وما ینبغی لہ کیون فرماتا لہذا یہ کچھ قابل فخر نہیں بنا، علیہ عاجز کے شیخ علیہ الرحمۃ تو شاعری کو غیر مناسب شان ومنصب نبی متبوع علیہ الصلوٰۃ والسلام وبعید از کمال معرفت سمجھکر بفحوائے آیات کریمہ والشعراء یتبعھم الغاؤن الم ترانہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون وحدیث شریف رسول اللہ صلعم جسمیں ذکر ہے کہ قریہ عرج میں جب ایک شاعر کو شعر پڑھتے دیکھا آپ صلعم نے فرمایا خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا رواہ مسلم۔ اس سبب سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی اس شغل سے منع فرماتے اور کہتے تھے کہ آئین سد راہ حلاوت قرآنی است۔ ۵

یہ مرزا صاحب کے معمول میں داخل ہے کہ دوسرے عاجزونکی الہامات کو خواہ مخواہ ادنی اور خداتعالی کے نور کی پوری تجلی سے خالی فرماکر خود بدولت کی برابر کسی کو نہ سمجھنا۔ بھلا آپ فرماوین کہ اگر الہام خداتعالی کی طرف سے ہو تو وہ ادنے کیوں ہوا؟ ہان اگر خداتعالی کی طرف سے نہیں حدیث النفس یا القاء شیطانی ہے تو وہ پھر ادنی اوسط کیا اوسکو بالکل مردود سمجھکر دیا کہنا چاہئے اور اونکے واسطے ادنی اوسط واعلی درجات تراشنے کی کیا ضرورت ہے؟ ۶ اور یہ بھی مرزا صاحب ہی کا حصہ ہے کہ اول اپنی فضیلت وعلم جتلانیکو خود بدولت کی غلطیوں سے اغماض کرکے دوسرے کی صرفی ونحوی غلطیاں صرف زبان سے کہہ بھی دین اور پھر فرمادیا کہ باینہمہ نحوی صرفی غلطی ہو جاوے تو نفس الہام قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔" اور پھر تعجب کہ زبان سے غلطی کہدی لیکن کسی ایک غلطی کے بھی ظاہر کرنے اور بتانیکی تکلیف نہیں فرمائی۔

فصل ۱۰۔ ضرورۃ الامام۔ بہرحال ان غلطیوں سے مجھے شرمندہ ہونا پڑا اور میں اپنے دل میں دعا کرتا تھا کہ میرے معزز دوست کسی شریر خشک ملا کو یہ الہامات جو بظاہر قابل اعتراض ہیں نہ سناویں کہ وہ خواہ مخواہ ٹھٹھا وہنسی کریگا۔

جواب۔ مرزا صاحب کے شرمندہ ہونیکی تکلیف کی جو عاجز کے الہامات سنکر آپکو ہوئی عاجز

Marfat.com

معافی مانگتا ہے۔ اور یہ امر قابل مشکوری ہی کہ آپ باین حوصلہ خود بدولت کی غلطیوں سے تو نبھی ایسا شرمندگی کا خیال بھی نزدیک نہیں آنے دیتے اور عاجز کی غلطیوں سے اونکو فوراً شرمندہ ہونا پڑا۔ اور تعجب یہ کہ اوسوقت کوئی غیر آدمی بھی عاجز کا مخالف وعیب چین موجود نہ تھا۔ ۲۔ مرزا صاحب کا یہ جملہ کہ "میں اپنے دل میں دعا کرتا تھا" بظاہر تو اسکا کچھ ثبوت نہیں ہے۔ محض رسمی طور سے دلمیں دعا کرنیکا فقرہ مرزا صاحب کی قلم سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اسوقت بہ تصدیق وموافقت فقرہ الہام عاجز ہر ۷۔ جنوری ۱۸۹۵ء روز جمعہ کا ہے جسمیں بعد ملاقات وگفتگو عاجز کے اس کہنے پر کہ "آپ بھی تو مٹی ہو جاینگے اور میں بھی اور ہم سب۔ اسپر کشیدہ رو ہو گئے" خود بدولت پر وہی حالت کشیدہ روئی کی طاری تھی نہ کہ انابت الی اللہ واستغراق ومصروفیت دعا۔ کاش اگر وفور شفقت سے بجائے دلمیں دعا کرنیکے بظاہری دعا کر دیتے تو عاجز کو اس عرض کا موقعہ ہی نہ ملتا خیر عاجز کو کیا ضرورت کہ مرزا صاحب سے اس امر کی واقعی وصحیح ہونیکا عہد لے اور عرض کرے کہ آپ علیم[1] بذات الصدور و عالم الغیب والشہادۃ کو حاضر ناظر خیال فرما کر فرماوین کہ ضرور آپ دعا ہی میں مصروف تھے؟ لہذا ان سبکو نظر انداز کر کے عاجز مرزا صاحب کی دلی دعا کا اگر اُنہوں نے واقعًا کی ہی تو شکریہ کرتا ہے۔ ۳۔ شریر اور خشک ملا تو جب سنتے ہنسی ٹھٹھا کرتے ویا کرتے لیکن یہاں تو سرپرست شرافت نزاوت اور سب موجودہ مخلوق الٰہی سے افضلیت اخلاق فاضلہ وامامت کی دعویدار رہے ہی ہنسی ٹھٹھا کرنے میں کچھہ فرق و پرہیز نہیں کیا۔ اور شاید اس ارشاد خداوندی جل جلالہ کی تصدیق کیواسطے وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ[2] مرزا صاحب خیال فرماویں کہ اب ہنسی ٹھٹھا کرنے شریر وخشک بقول مرزا صاحب کے کون بنا ہے۔

۴۔ مرزا صاحب اس پر بھی توجہ فرماویں کہ خود بدولت نے بھی تو ایسے ہی قابل اعتراض الہامات وغیرہ عام مخلوق کو نہ صرف سنائے بلکہ بارہا طبع کرا کر شایع فرمائے ہیں جنپر طرح طرح کی ہنسی واعتراضات ہوئے اور اب تک ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک نظیر یعنی ترجمہ چٹھی انگریزی مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء جو سلطان احمد خانصاحب نے دہلی سے بنام اڈیٹر اخبار پائنیر الہ آباد لکھی اور وہ پائنیر ۲۔ نومبر ۱۸۹۹ء میں شایع ہو کر بعدہٗ دیگر مختلف انگریزی اخباروں میں خوب مشتہر

[1] جاننے والا سینوں کے بھید اور جاننے والا غائب وظاہر کو ۱۲

[2] اور جب اُنہوں نے اس سے ہدایت نہ پائی تو ضرور کہیں گے کہ یہ جھوٹ ہے پرانا ۱۲

Marfat.com

ہوئی بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے آشکارا ہو جائیگا کہ اس سے بڑھکر اور کیا ہنسی ٹھٹھا۔ مخول استہزا و تمسخر۔ و مضحکہ و تحقیر موہوم خدا کے مرزا صاحب ہو سکتی ہے؟ نعوذ باللہ منہا۔ وہو ہذا:۔

"آج کے اخبار امروزہ میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک ایسی تجویز پیش کرتا ہے جو ہمارے غیر ملہم دلوں کو نہایت ہی انوکھی معلوم ہوتی ہے۔ انیسویں صدی کے آخیر میں بہت سی جدید و تحیر انگیز باتیں ظہور پذیر ہوئی ہیں۔ لیکن ہمکو تعجب ہوگا اگر کوئی شخص پیغمبر قادیان کی تجویز سے بڑھکر زیادہ نرالی بات نکال سکے تاہم بطور جملہ معترضہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ملہم مرزا کے پاس کوئی ایسا عذر نہیں جس سے وہ مولویان کو بغاوت کے سنگین الزام کا اسلئے متہم کرے کہ وے اسکو بدعتی و کافر سمجھتے ہیں۔ اس سے ہمکو کچھ سروکار نہیں کہ مولویان کی رائے مرزا کی نسبت صحیح ہے یا غلط۔ لیکن انکو اپنی آزادانہ رائے کے اظہار کا ایسا ہی حق ہے جیسا مرزا کو اپنی رائے ظاہر کرنیکا۔ یہ مقابلہ صرف مولویان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس مقابلہ کی ساری دنیا کو دعوت دیگئی ہے۔ لیکن مرزا بظاہر بیکس نظر آتا ہے تا وقتیکہ گورنمنٹ اسکی مدد کو نہ اٹھے اور دو فریق کے مابین یعنی ایک طرف مرزا اور دوسری طرف تمام ہندو مسلمان عیسائی علماء و ملہمین کے درمیان ایک طرح کی ضامن نہ بنجائے۔ وہ کہتا ہے کہ تاریخ معینہ سے ایک سال کے اندر ایک ایسا نشان دکھلاونگا جسمیں قدرت الٰہی کی بدیہی علامتیں موجود ہونگی اور تمام انسانی طاقت و منصوبہ سے بالاتر ہوگا۔ اور اگر دوسرا فریق بھی ایک ایسا نشان دکھلانے میں کامیاب ہو جاوے تو مفہوم ہوگا کہ میں مامور من اللہ نہیں ہوں۔ اس دلیل بازی میں ایک صریح مغالطہ پڑتا ہے اور تعجب ہے کہ یہ مغالطہ ہوشیار اور ملہم مرزا سے کیوں نظر انداز ہو گیا کیونکہ اگر کوئی نشان ربانی ہو اور اگر ایک سے زیادہ آدمی اسکے ظاہر کرنیمیں کامیاب ہو جاویں تو اسکے ربانی ہونیمیں فرق نہیں آتا۔ لیکن شاید الہام و منطق کی آپسمیں موافقت نہیں اسلئے مغالطہ کا کوئی مضائقہ نہیں۔ مرزا گورنمنٹ کو نصیحتاً یہ تحریک کرتا ہے کہ وہ خطاکار انسانوں کی رفاہ کے لئے اسکو (مرزا کو) امداد دیوے۔ وہ کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ میرا آسمانی نشان دکھلانا مختلف دینی گروہوں میں اتفاق پیدا کرادے اور تمام احمقانہ تکراروں جھگڑوں مذہبی فسادوں

Marfat.com

اور فرقوں کی باہمی عداوتوں کو قطعی طور پر بند کرادے۔ اور یہ باتیں ایسی خطرناک حد تک پہونچ گئیں کہ انکے باعث قانون بغاوت کا نفاذ ضروری ہوگیا۔ ظاہراً مرزا کی خواہش ہے کہ قانون بغاوت کی بجائے کوئی زبانی قائم مقام مقرر کرے۔ اور یہ غرض بیشک قابل تحسین ہے لیکن اگر مرزا ایسا نہایت حیرت انگیز معجزہ دکھلانے پر قادر ہے۔ جو آجتک کسی پیغمبر قدیم یا حال نے نہیں دکھلایا یعنی تمام مذہبی و دینی اختلافات و عداوتوں کو مٹانا اور ساری انسانی قوموں کو ایک ہی حبل اتحاد میں جکڑنا تو وہ اس معاملہ میں گورنمنٹ کی تحریک کی انتظار کیوں کرتا ہے؟ (مضمون نویس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایسی قدرت موجود ہے تو پھر بنظر شفقت علی الخلق قادیانی اسکو فوراً عمل میں کیوں نہیں لاتے؟)۔ شاید مرزا کا یہ اعتقاد ہے کہ قدرت الٰہیہ بدون حکم گورنمنٹ ہند کام نہیں کرسکتی سو یہ شاید نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تعریف ہے جو کسی گورنمنٹ کو آجتک اپنی قدرت کاملہ کی نسبت حاصل ہوئی ہوا تھے فقط" مرزا صاحب غور فرماویں کہ آپ اپنی تراشیدہ قواعد و تدابیر سے کیسے کیسے تمسخر و استہزا اوپر اسلام پر اور اپنے آپ پر کراتے ہیں؟۔ ۵ مرزا صاحب قانون الٰہی کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم سے مخالف ہوکر خود رائی سے جسقدر حیلہ و حوالہ و تدابیر شہرت خود بدولت تراشینگے اسیقدر اُنپر اعتراض و تمسخر ضرور ہونگے جنکا جواب معقول مرزا صاحب کبھی نہیں دیسکینگے لہذا مرزا صاحب اسمیں فکر کریں اور توبہ و استغفار کرکے کتاب اللہ و سنت کو موافق سلف و کبرائے اہلسنت جیگل مارین پھر دیکھیں کہ کبھی کوئی اعتراض و تمسخر انپر قایم نہوسکیگا۔ ۶ دنیا میں مختلف الاستعداد مخلوق کے باعث اگرچہ بعض نادان کوتاہ فہم و سطحی نظر والے صدق و صادقوں پر بھی معترض ہوتے و استہزاء و تمسخر کرتے رہتے ہیں لیکن ان لغو اعتراضوں کی کچھ ہستی و وقعت نہیں ہوتی۔ ذرا سے تامل و جواب سے وہ ہباءً منثوراً ہوجاتے ہیں برخلاف اُن تمسخر و اعتراضوں کے جنکا مصنوعی و متکبر دعویدار فضیلت کبھی کچھ معقول جواب نہیں دیسکتا۔ ۷ پھر متبعین و منیبین صادقوں کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ خود حافظ و ناصر حامی ہوکر بموجب عدہ انا کفیناک المستھزئین کے انکے معترضین مستہزئین کیواسطے کافی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید کے ارشادات ذیل سے بھی اونکا حال و مآل عیان ہے وما یاتیھم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین فقد کذبوا فسیاتیھم انباء ما کانوا

Marfat.com

به یستهزءون - ثم کان عاقبة الذین اساءوا السوأی ان کذبوا بایات اللہ وکانوا بہا
یستهزءون - وبدا لهم سیئات ما کسبوا وحاق بهم ما کانوا به یستهزءون - و
بدا لهم سیئات ما عملوا وحاق بهم ما کانوا به یستهزءون - فلما جاءتهم رسلهم
بالبینات فرحوا بما عندهم من العلم وحاق بهم ما کانوا به یستهزءون - فاصابهم سیئات
ما عملوا وحاق بهم ما کانوا به یستهزءون - ولقد استهزئ برسل من قبلک فحاق بالذین سخروا منهم
ما کانوا به یستهزءون - ۸ چونکہ صادق عباد الرحمن خوب جانتے ہیں کہ ہدایت کا مالک تو خود وہ ہادی جل جلالہ
وعم نوالہ ہی ہے جسنے فرمایا والذین اهتدوا زادهم هدی واتهم تقویهم - اور ہدایت نصیب بھی انہی کے
ہے جنکی نسبت فرمایا وما یتذکر الا من ینیب - ویهدی الیه من اناب - لہذا وہ حصول رضاء
الٰہی کیواسطے مصروف تعمیل احکام تو ضرور رہتے ہیں لیکن مرزا صاحب کی طرح وہ کسی کے تمسخر
وہنسی وغیرہ کا فکر خیال و پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ مطمئن ہوتے اور جانتے ہیں کہ جب یہ سب کچھ
اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور ہمارا اسمیں کچھ دخل و تصنع نہیں تو خواہ کوئی خوش قسمتی سے قبول
کرے و یا بدبختی و نادانی سے اعتراض و ہنسی کرے ہمیں کیا؟ انا کفیناک المستهزئین فرمانیوالا
خود ہی سمجھ لیگا - ہاں حسب بناوٹی کی بناوٹ و تراش خراش کا ان الٰہی امور میں دخل ہوگا اسکو
ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا - ۹ - بالآخر مرزا صاحب بھی جناب کے الہامات وغیرہ کی جو اکثر آیات
قرآن مجید ہوتے ہیں انکی تکذیب و تحقیر واستہزا کرتے وقت براہ مہربانی ان آیات وندایات
احکم الحاکمین خالق السموات والارض جل علاله وعم نواله کی طرف ضرور خیال فرماویں -

فصل ۲ - ۱ - ضرورۃ الامام - جو الہام حقائق معارف سے خالی اور علیلوں سے بھی پر ہو
کسی موافق یا مخالف کو فائدہ نہیں پہونچا سکتا خاصکر اس زمانہ میں بلکہ بجائے فائدہ نقصان
کا اندیشہ ہے میں ایمان سے اور سچائی سے حلفاً کہتا ہوں کہ یہ بات سراسر سچ ہے -

جواب - آپ ایمان سے اور حلفاً کہنے کی کیوں تکلیف کرتے ہیں یہ عاجز بلا حلف ہی قبول
کرتا ہے کہ یہ صحیح اور بالکل سچ ہے جیسا کہ خود بدولت کے الہامات سے فائدہ نہیں ہوا بلکہ بجائے
فائدہ مخالفت بڑھی - کسی زمانہ کی کیا خصوصیت ہے ہر زمانہ میں یہی حال ہے **مصرعہ** ہوئے
جنسیت کند جذب صفات - لیکن عاجز تو فائدہ نقصان وغیرہ کسی چیز کی قدر نہیں کرتا

Marfat.com

کیونکہ الہامات میں جب کسی بشر کا دخل نہ ہو تو پھر وہ جیسے ہوں ہوں ہم تو فرمانبردار ہیں مالک خالق خواہ کسی کو فائدہ پہنچاوے یا نقصان اُس کا اختیار ہے۔ ما بندگان عبودیت شعاریم بفتح و شکست کار نداریم و بقول سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ۔ بندہ خدمت کارم با اقبال و ادبار کہ در قدرت و اختیار قادر مختار ہست کار ندارم۔ ہمارا دخل ہی کیا؟ اپنی فضیلت و شیخی جتانیکو آگے کیوں بڑھیں۔ ہم حسب الحکم و حسب استطاعت اطاعت و خدمت میں دست بستہ حاضر ہیں آگے وہ جانے اور اُسکا کام۔ خود ہمارے ہادی علیہ افضل الصلوۃ والتحیات کو جتا دینے فرمایا ہے۔ لست علیہم بمصیطر۔ قل لست علیکم بوکیل۔ انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء (یہ تین آیتیں عاجز کو الہاماً بھی ارشاد ہو چکی ہیں) وما انت علیہم بوکیل۔ ما انت بہادی العمی عن ضلالتہم ان تسمع الا من یومن بایٰتنا فہم مسلمون۔ لیس علیک ہداہم ولکن اللہ یہدی من یشاء فان اعرضوا فما ارسلناک علیہم حفیظا۔ ان علیک الا البلاغ وغیرہ تو پھر اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ ٢ حقائق و معارف کا بیان کئی جگہ ہو چکا ہے نمونہ کے طور پر فصل ٨٩ ملاحظہ ہو۔

فصل ١٠٣- ضرورۃ الامام میرے عزیز دوست توجہ الی اللہ کی طرف زیادہ ترقی کریں کہ جیسی جیسی دل کی صفائی بڑھیگی ایسا ہی الہامات میں فصاحت کی صفائی بڑھیگی یہی بھید ہے کہ قرآن کی وحی دوسرے تمام نبیوں کی وحیوں سے علاوہ معارف کی فصاحت بلاغت میں بھی بڑھکر ہے وغیرہ لئے بیعت ایک خرید و فروخت کا معاملہ ہے۔ میرا یقین

جواب۔ عاجز کی توجہ الی اللہ کا جو محض اسی واہب العطیات و ارحم الراحمین کی عطا و بخشش ہے مرزا صاحب کو یہ اثر ہوا کہ آپ ایسے ناراض و برہم ہوئے کہ اُسکے رد میں و نا چیزی ثابت کرنیکو یہ رسالہ قریبًا دو جزو کا تحریر فرماکر نام نہاد نصیحت شائع فرمایا ہے پس اب اگر عاجز حسب ارشاد اُنکے زیادہ توجہ کرے اور جو کچھ بفضلہ تعالےٰ اسکا زیادہ نتیجہ ہو اسپر خود بدولت بھی حسب دستور زیادہ رد فرماکر کوئی زیادہ حجم والا رسالہ شائع فرمانیکا قصد فرماتے ہونگے؟ جو ایسی نصیحت عاجز کو فرماتے ہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب نے الہامات مندرجہ

Marfat.com

ہذا ملاحظہ فرماکر اظہار خوشی فرمایا تو عاجز انشاء اللہ العزیز تعمیل ارشاد میں بعونہ تعالیٰ و تقدس سعی کریگا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ ۲۔ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں کہ قرآن کی وحی تمام نبیوں کی وحیوں سے فصاحت میں بڑھکر ہے اور عاجز کی الہامات اکثر آیات قرآن مجید ہی ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ تو پھر محض اظہار فضیلت خود بدولت کیلئے اونکی فصاحت و صفائی پر نکتہ چینی کیوں کرتے ہیں؟ شاید مرزا صاحب نے جو کبیدہ خاطری و برہمی مزاج کی حالت میں ان الہامات کو سُنا لہذا خیال نہیں کیا کہ یہ کیسے ہیں؟۔ ۳۔ مرزا صاحب کی نوٹ کی عاجز تصدیق کرتا ہے جبدن سے اللہ جلشانہ نے اپنے فضل و کرم سے مرزا صاحب کی اصلی حقیقت سے مطلع فرماکر انکی طرفداری و حمایت چھوڑنیکی توفیق عطا فرمائی ہے اوس دن سے رنگ عمدہ اور کچھ اور ہی ہوگیا ہے و ناشناختگی وغیرہ کا نقص جاتا رہا ہے اور جو پہلے کچھ بھی قبض و تحیر کی حالت لاحق تھی وہ مبدل بہ بسط و اطمینان ہوگئی ہے فالحمد للہ حمداً کثیراً۔ ۴۔ یہہ بھی غنیمت ہے کہ توجہ الی اللہ کو ترقی فصاحت کی صفائی اور کامل رنگ کا موجب فرمادیا ہے ورنہ جو کچھ مرزا صاحب کا عملدرآمد اور جسکا وزرات اعلان ہے وہ تو یہی ہے کہ کل ترقی و صفائی اور کامل رنگ وغیرہ نعماے اوسی کے لئے خاص ہیں جو انکی غلامی و چاکری میں اپنے نفس کو معہ لوازم آپکے ہاتھ پر بیچدے۔ اوسکو ہاتھہ میں ہاتھہ ملانے میں سب کچھ زبانی فوراً ملجاتا ہے گو اسکا کچھ ثبوت اور نمونہ کبھی دیکھا نہیں گیا۔ اور مرزا صاحب یہ تو فرماویں کہ اپنے مقابلہ پر تو آپ کسی دوسرے کے توجہ الی اللہ کی کچھہ حقیقت نہیں جانتے تو پھر خود بدولت کی الہامات میں اسقدر عرصہ دور دراز کے بعد بھی فصاحت اور کامل رنگ کیوں نہیں پیدا ہوا؟ جسکی باعث علماء دہلوی غلطیاں نکالتے ہیں۔

فصل ۱۰۴ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۹ اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ جسقدر ہمارے دوست فاضل مولوی عبدالکریم صاحب وعظ کیوقت قرآن شریف کی حقائق معارف بیان کرتے ہیں مجھے ہرگز امید نہیں کہ انکا ہزارواں حصہ بھی میرے عزیز دوست کے موہنہ سے نکل سکے۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ الہامی طریق ابھی ناقص اور کسی طریق تجلی متروک نہ معلوم کسی محقق سے قرآن سُننے کا بھی موقع ہوا یا نہیں۔

جواب۔ ابھی صفحہ ۲۸ ضرورۃ الامام پر حلف اُٹھاکر بیان کیا۔ اب پھر حلف۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب بدعوی الہام و قرآندانی ارشاد خداوندی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ کی پرواہ نکرکے تخلف!

Marfat.com

ایمانہم جنۃ فصدوا عن سبیل اللہ انہم ساء ما کانوا یعملون والون میں کیوں داخل ہوتے
ہیں؟ اور پھر پیروان و متبعان قرآن مجید کے سامنے باربار قسمیں اوٹھانے میں آیہ کریمہ ولا تطع کل
حلاف مہین پر کیوں خیال نہیں کیا؟ مرزا صاحب بضرورت حلفوں کی تکلیف نکریں عاجز بلا
حلف ہی اس امر کو تسلیم و قبول کر لیتا ہے کیونکہ عاجز نے طلاقت لسانی ذہن آزمائی کی مشق تو
درکنار کبھی اس کوچہ میں پاؤں بھی نہیں رکھا اور نہ کبھی خیال کیا بخوف حکم من قال فی القرآن برأیہ
فلیتبوء مقعدہ من النار ومن قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطی۔ اور معاذ رضی اللہ تعالی
عنہ والی حدیث کا آخری حصہ جسمیں رسول اللہ صلعم نے انکو فرمایا ثکلتک امک یا معاذ وهل
یکب الناس فی النار علی وجوههم او علی مناخرهم الا حصائد السنتهم بھی مدنظر ہی وغیرہ
۲- مرزا صاحب تو ہزارم حصہ فرماتے ہیں عاجز کی کیا مجال کہ لاکھواں بلکہ کروڑم حصہ کے بیان کرنیکا
بھی دعوی کرے۔ اور عاجز کو اس کا بھی کچھ مضایقہ نہیں کہ آپ عاجز کے الہامی طریق کو
بزبان خود اپنے مرید کے مقابل ناقص کہکر کسبی طریق کو بکلی متروک کہیں گو مولوی صاحب
کو خود اپنے ملہم ہونیکا یقین نہو کیونکہ آجتک عاجز نے انکا دعوی الہام و یا کوئی الہام
انکا نہیں سنا۔ ہاں مولویصاحب کی چونکہ مرزا صاحب خود نہایت خاطر تواضع خدمت
و مدارات کرتے رہتے ہیں لہذا مولیصاحب بھی اسکی عوضانہ میں ہر خطبہ و موقعہ پر مرزا صاحبکی
گوناگون مدح و ثنا کرنے میں حتی الوسع بہت ہی مصروف و مبالغہ کرتے رہتے ہیں کیونکہ اس کام کے
سوا اور کوئی خدمت بھی بظاہر مولویصاحب کے ذمہ نہیں اور یہی کام مرزا صاحب کو نہایت
پسند خاطر و مرغوب طبع ہی لہذا ایسکو حقایق معارف جانتے اور اسکی تعریف کرکے کہتے ہیں.
کہ "انکا ہزارم حصہ بھی عاجز کے موہنہ سے نہیں نکل سکتا" اور یہ کہنا مرزا صاحبکا صحیح و
درست ہے۔ عاجز پر کیا موقوف کوئی مخلص مومن اپنا شغل ذکر اللہ عزوجل و عبادت الہی
ترک کرکے محض خاطر و تواضع کے سبب مرزا صاحب کی خلاف واقعہ غیر صحیح مخالف شریعت
مدح و ثنا میں مصروف ہوکر اپنی تضییع اوقات و عمر رایگان کیونکر کر سکتا ہے؟ مولویصاحب کے
حقائق معارف کا ذکر باب سوم میں آتا ہے۔ ۳ ہاں مرزا صاحب نے بھی خود بدولت کا ہی کسی
کسبی سلسلہ کبھی نہیں بیان فرمایا کہ کس بزرگ سے یہ کمال کسب فرما کر حاصل کیا ہے جسطرح کہ عاجز

Marfat.com

اپنے امام و پیر سید عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض صحبت و تعلیم کا مقر و مشکور ہے
اور اسیطرح دوسرے فقراؤں میں بھی اپنے اپنے مشایخ و سلسلہ کے قایل و مداح ہیں۔ اگر
مرزا صاحب فرماوین کہ کوئی عرفی کسبی سلسلہ نہیں بلکہ۔ خواندم در دبستان محمدؐ۔
اور براہ راست تعلیم و بستان کریم سے ہے جیساکہ شہادۃ القران کے صفحہ ۲ میں تحریر فرمایا
ہے کہ خداتعالے نے میرے دلکو دنیا سے پھیر دیا ہے اور اپنی محبت سے بھر دیا نہ میری کوشش
سے بلکہ اپنے فضل و کرم سے" تو اس صورت میں دوسرے عاجزوں کیواسطے اوسکو کیون محال
و مسدود خیال فرماتے ہیں؟ کیا ضرور ہے کہ اُس شہنشاہ عالی جاہ کی رحمت محدود و چرخ
ہو چکی ہوئی خیال کریں یا کہ الہام عاجز قل لو کنتم تملکون خزائن رحمۃ ربی اذا لا
مسکتم خشیۃ الانفاق والیکے مرزا صاحب باربار خواہ نخواہ مصداق بنیں الیسی تفاخر بلند
پروازی و شیخی کے الفاظ کے مقابلہ پر براہ مہربانی عاجز کے الہامات انی مہین ملن اراد
اھانتك۔ ہیچ قومی را خدا رسوا نکرد + تا دلے صاحبدلے نامد بدرد۔ ان اللہ لا یغیر ما
بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم وغیرہ وغیرہ پر توجہ فرماوین۔ مرزا صاحب تحقیر فرما کر اونکو
ناقص فرماویں لیکن جب عاجز روز بروز اونکو اوسیطرح پورا و واقع ہوتا دیکھتا ہے تو عاجز انکو
ایسا کیونکر خیال کر سکتا ہے؟ اور کیسی طریق سے مرزا صاحب کی یہی مراد معلوم ہوتی ہے کہ انکی
بیعت کرنے حاصل کیا جاوے سو اسمین معذوری ہے کیونکہ عاجز طرح طرح سے ادس سے روکا
جاتا ہے۔ ۵۔ قرآن مجید اللہ تعالی جل جلالہ و عم نوالہ کے محض اپنے فضل و کرم سے الہاماً
اس خاکسار و ذرہ بیمقدار کو اکثر پڑھایا جاتا ہے کئی سوا اور کتنا ہی حصہ پڑھ چکا ہوں اگرچہ اول بھی کچھہ
کچھہ اپنے شیخ مرحوم کی صحبت میں پڑھا تھا جو اپنے وقت میں اہل قران تھے فالحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
کما یحبہ ربنا و یرضا۔ بقول سید عبد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سبحانہ ثم سبحانہ ما اتم لطفہ
واعم فضلہ و احسانہ و امتنانہ ۵ اینچہ نیکی ہا کہ باسن کردہ + بانیزاران [illegible]
آن لعین از نعمتت محروم باد + کان بیار دنام غیرت را بیاد + ای خدا قربان احسانت شوم + اینچہ
احسان ست قربانت شوم + چنانچہ دربانی شعر عاجز کو الہام بھی ہوا ہے دوسرے کسی محقق سے قرآن
سننے کا کیا عرض کرون مرزا صاحب کو اختیار ہے جو چاہیں فرماویں ولکن اس ارشاد من لا

Marfat.com

یجب داعی اللہ فلیس بمعجز فی الارض ولیس لہ من دونہ اولیاء اولئک فی ضلال مبین پر بھی ضرور نظر و غور فرماویں۔

فصل ۵۔۱ضرورۃ الامام ۔ہم انکار نہیں کرتے کہ آپ پر لدنی علم کے چشمے کھل جائیں مگر ابھی تو نہیں۔خوابوں اور کشفوں پر استعارات و مجازات غالب ہوتے ہیں مگر آپنے اپنی خواب کو حقیقت پر حمل کر لیا۔

جواب الحمد للہ کہ کسی کے انکار و اقرار کی لدنی علم میں کچھ مداخلت نہیں ثم الحمد للہ حمدا کثیرا کہ یہ نعمت بلکہ ہر نعمت اس مالک علیم نے اپنی ہی قبضۂ قدرت میں رکھی ہوئی ہے۔اگر کسی ایسے بخیل و ممسک تنگدل و تنگ چشم کا دخل و اختیار ہوتا جو کسی دوسرے پر نعمت الٰہی دیکھ نہیں سکتا تو اذا لامسکتم خشیۃ الانفاق والا ہی معاملہ کرتا۔ ۲ مرزا صاحب کا "مگر ابھی نہیں" کہنا تب معقول و بجا تھا اگر مرزا صاحب نے سوائے اپنے مریدین کے کسی دوسرے غریب مسلمان پر لدنی علم کے چشمے کھلے ہوئے قبول فرمائے ہوتے لیکن جس حالت میں سوائے خود بدولت کی کسی اور کو اسکا مستحق و مستفیض خیال ہی نہیں فرماتے اور نہ امید کہ باین حالات و دعاوی آیندہ کو بھی کسی دوسرے کے لئے جائز کہیں تو پھر یہ قول ہی فضول ہے خیر آپ سے اتنا ہی غنیمت ہے کہ عاجز پر لدنی علم کے چشمے کا دروازہ بالکل بند نہیں فرمادیا بلکہ اسکی قابل امیدواروں میں گو "ابھی نہیں" داخل تو کرلیا ہے۔ ۳ بیشک خوابوں و کشفوں پر استعارات و مجازات غالب ہوتے ہیں اور اسی لئے عاجز انکو جبتک کہ کتاب و سنت کی موافق نہ پاوے انپر ہرگز اعتبار نہیں کرتا یہ مرزا صاحب ہی ہیں کہ خود بدولت کی ذرہ ذرہ خیالات و اوہام کو بھی الہام و وحی کا درجہ دیتے ہیں اور بنابران اخیر پر انکو ندامت و شرم سے تاویلوں کی تکلیفات اٹھانی پڑتی ہے۔ ۴ مرزا صاحب نے یہ کیونکر فرمایا عاجز نے تو خواب کو ہرگز حقیقت پر حمل نہیں کیا۔یہ تو آپکی مریدین ہی ہیں کہ مجازات و استعارات تو درکنار خود الہام میں بھی فرق نہیں کرسکتے اور تپر بھی خود بدولت اونکی اشتہاری سارٹیفکٹوں کو جو آپکے تراش خراش و درستی کے بعد طبع ہوتے ہیں بسر و چشم فخراً قبول کر لیتے ہیں اور انپر یہ خیال ہرگز نہیں آتا کہ خوابوں کو حقیقت پر کیوں حمل کر لیتے ہیں۔ ۵ مرزا صاحب کے مخالف عاجز کے بہت الہامات ہیں اور ہوتے رہتے ہیں۔اور جس حالت میں کہ وہ خواب تصدیق اور بعینہ پورا ہو گیا۔تو اب اگر اسکو حقیقت پر بھی حمل کریں تو کیا مضایقہ کیونکہ وہ اسیطرح واقع ہو چکا۔عاجز نے اپنا خواب صرف

Marfat.com

خواب ہی کے طور بیان کیا تھا جسکے آپ خود مقر ہیں تو لازم تھا کہ آرام سے آپ اسکی تعبیر فرماتے نہ کہ جوش میں آکر اپنی فضیلت کے اظہار کیلئے رسالہ لکھہ مارتے۔

فصل ۱۰ ضرورۃ الامام - مجدد صاحب سرہندی نے ایک کشف میں دیکھا تھا کہ آنحضرت صلعم کو انکے طفیل خلیل اللہ کا مرتبہ ملا اور اس سے بڑھ کر شاہ ولی صاحب نے دیکھا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے ہاتھہ پر بیعت کی ہے مگر انہوں نے بباعث بسطت علم کے وہ خیال نہ کیا جو آپنے کیا - بلکہ تاویل کی - منہ

جواب - امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ الفاظ تو نہیں فرمائے جو آپنے انکی عبارت سے نکالکر فرمائے ہیں اور نہ انہوں نے کوئی تاویل کی ہے - بلکہ جہاں اس امر میں کچھ تحریر فرمایا ہے وہاں صاف فرمایا ہے "چہ آن فرد این کمال را بتابعت آن نبی یافتہ است وبطفیل او باین دولت رسید پس آن کمال فی الحقیقت ازان نبی است ونتیجہ متابعت اوست وآن فرد بیش از خادم او نیست کہ از خزائن او خرچ کردہ لباسہا مزیت طیار کردہ می آرد کہ باعث مزید حسن وجمال مخدوم میگردد و دور عظمت کبریائی او می افزاید الخ" اور شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان ہی معارف امام ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں اول بہت کچھ تحریر فرما کر پھر فرمایا ہے "واگر تحقیق دانشمندانہ در حل این اشکال سر دہیم میتوانیم گفت کہ غرض شیخ اثبات اصل خلت است آنحضرت صلعم را اول امر بتعبیر توسط اثبات توسط خود در فیضان خلت بر بنی آدم بآن معنی کہ بتوسط او بعد ہزار سال مردمان حصہ از ان خلت یافتند و در اینجا خدشہ نمی آید زیرا کہ فضائل اضافیہ مثل مقتدا ومتبوع بجم شدن بتوسط خلفا متحقق شدہ است وہمچنین ہر عالمے کہ بسبب او جمعی مہتدی شوند واتباع حضرت خاتم الانبیا صلعم درست کنند آن عالم واسطہ عموم دعوت ومقتدا بودن آنحضرت مر آن قوم را خواہد بود انکار آن مکابرہ است والحمد للہ" **۲** - ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تعلیم کے طور پر بیعت کا طریق اگر آنحضرت صلعم نے سکھایا تو یہ بھی کوئی تاویل طلب امر نہیں - فیوض الحرمین میں شاہ صاحب نے کئی جگہ اس تعلیم کا حال لکھا ہے چنانچہ مشہد ۷ میں فرمایا کہ مجکو سالک بنایا خود آپ رسول اللہ صلعم نے اور آپنے تربیت فرمائی میری پس میں اویسی ہوں اور شاگرد ہوں رسول اللہ صلعم کا بلا واسطہ کسی کے الخ مشہد ۱۰ میں فرمایا کہ عطا کیا مجھے اللہ تعالے نے کالبد اپنے رستہ کے سلوک کا بواسطہ رسول اللہ صلعم

Marfat.com

کے اور باعث عطا کا ہوئی اونکی روح بکرم الخ مشہد ۲۶ فیض صحبت رسول اللہ صلعم سے مجھ پر کھل گئے
بہت علوم اللہ تعالیٰ کی معرفت کی الخ مشہد ۲۸۔ افاضہ ہوئی مجھ پر جناب مقدس رسول اللہ صلعم
سے کیفیت بندہ کی ترقی کی اپنی حیز سے حیز قدس کی طرف الخ مشہد ۳۲ میں فرمایا مستفید ہوا
میں جناب نبی صلعم سے الخ وغیرہ۔ **۳** اور انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں شاہ ولی اللہ صاحب رح
نے مفصل تحریر فرمایا ہے " در عالم باطن ارتباط این فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و فیض توجہ و
تلقین بجناب عالی حضرت پیغمبر صلعم ہست و تفصیل این اجمال آنکہ فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت
صلعم رسیدہ است و مقابل آنحضرت صلعم نشستہ بخدمت آنحضرت صلعم صورت مثالیہ افاضہ فرمودند "
اسجگہ بعد تشریح مراتب و حالات کی فرمایا " چون این معرفت جلیلہ بخاطرم ہما گرفت آنحضرت صلعم تبسم
کنان سر از جیب مراقبہ بیرون آوردند و دو دست خویش بر داشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت و مصافحہ
این فقیر برخاست و زانو بزانو متصل ساختہ دو دست خود درمیان دو دست آنحضرت صلعم نہاد و
بیعت کرد بعد از فراغ از بیعت چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور مبارک چشم بستہ متوجہ شد انگاہ
ہمان نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آن دادہ بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علما و خاشا درین واقعہ
ہیچ کلمہ و کلام درمیان نہ بود و افاضہ روحانیہ بود با اشارت و فعل سو چون این فقیر بزیارت مدینہ
منورہ رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت
صلعم طی کرد آنگاہ این فقیر را بتر کی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند و آنچہ در علم
مشکلات داشتم پرسیدم جواب با صواب اکثر آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ
در رسالہ ہمعات مبہت شد " الخ شاہ ولی اللہ صاحب رح نے تو اپنی بیعت کا ذکر اسطرح لکھا ہے جو بیان
ہوا اور مرزا صاحب نے لکھدیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے اونکی ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اگر اسی بیعت بیان
فرمودہ شاہ صاحب رح کو مرزا صاحب نے اس پیرایہ عبارت میں بہ لیاقت سلطان القلمی و امانت و
دیانت امام الزمانی ڈہالا ہے تو بجز اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑہنے کی اور کیا کہا جاوے۔
۴۔ امام ربانی مجدد الف ثانی و شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ عنہما ہر دو صاحب بکمال متبع کتاب اللہ
و سنت تھے اور اسلیئے حیلہ و فریب نفس و شیطان سے بفضلہ تعالیٰ و تقدس خوب ماہر و واقف تھے لہذا انہوں
نے ہر موقع پر عبودیت ہی کو مدنظر رکہا اگر خدانخواستہ مرض تعلّی و تفاخر و ہوس دیگر ہو نیست

مین مبتلا ہوتے تو شاید حالات کمالات پر خیال کر کے مثل ناواقفوں و خود پسندون کے کچھ کا کچھ بن بیٹھتے لیکن نہیں بنے۔ اور یہ ہی راسخین فی العلم و اہل کمال کی شان ہے۔ مرزا صاحب بھی اسپر توجہ فرماویں۔ ۵۔ مرزا صاحب نے ان ہر دو حضرات کی بسطت علم کا اقبال و اعتراف فرمایا ہے تو انکی نصائح و اقوال متبرکہ پر بھی توجہ فرمائیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی نصائح کا ذکر کبھی جگہ اس کتاب میں ہوا ہے خصوصاً بجواب فصل ۹۹۔ اسمین خاصکر فضیلت مرتبہ عبدیت قابل ملاحظہ مرزا صاحب ہے کہ اسکو اپنی تفاخر و تعلی و بلند پروازی سے موازنہ کرین کسقدر بعد المشرقین ہے۔ ۶۔ امام ممدوح رح نے اپنے مکتوب میں شیخ عبد اللہ کو کتاب تبصرۃ الرحمن بعد مطالعہ واپس فرماتے وقت تحریر فرمایا کہ مصنف این کتاب خیلی میل بمذہب فلاسفہ وارد و نزدیک است کہ حکما را عدیل انبیاء سازد علیہم الصلوات والتسلیمات۔ آیۃ درسورہ ہود منظور دارد کہ بیان آنرا بطرز حکما کہ خلاف طور انبیاء است علیہم الصلوات والتحیات کردہ است و تسویہ درمیان انبیاء و حکما دادہ و گفتہ است درمیان کریمہ اولٰئک الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار باتفاق الحکماء الا النار الحسی۔ باوجود اجماع انبیاء علیہم الصلوات اتفاق حکماء چہ گنجائش دارد و در عذاب اخروی قول شما را چہ اعتبار است؟ علی الخصوص کہ مخالف قول انبیاء بود علیہم الصلوات والتسلیمات۔ فلاسفہ کہ عذاب عقلی اثبات می نمایند مقصود رفع عذاب حسی است کہ اجماع انبیاء بر ثبوت آن واقع شدہ است۔ در مواضع دیگر آیات قرآنی را موافق مذاق حکما بیان میکند ہرچند مخالف مذہب متکلمین بنود۔ مطالعہ این کتاب بے مزہ ہائے خفیہ بلکہ جلیہ نسبت اظہار آن معنی لازم دانستہ بچند کلمہ متصدع گشت والسلام فقط۔ مکتوب بست و سوم میں فرمایا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عالمیان کیلئے رحمت ہیں۔ انہی بزرگون کی بعثت کے ذریعہ سے حضرت حق سبحانہ و تعالےٰ نے ہم ناقص عقلان و قاصر ادراکان کو اپنی ذات و صفات سے خبر دیکر باندازہ فہم کوتاہ ہمارے شئونات ذاتیہ و صفاتیہ مراضی و نامراضی پر اطلاع بخشی۔ اگر انکے وجود شریف کا توسل نہوتا تو عقول بشری اثبات صانع تعالیٰ سے عاجز اور ادراک کمالات او سبحانہ میں ناقص و قاصر رہتیں۔ قدما فلاسفہ جو اپنے کو اکابر ارباب عقول سمجھتے ہیں منکر صانع گذرے ہیں اور اشیاء کو نقصان عقل کے سبب دہریہ منسوب کرتے۔ چنانچہ مجادلہ نمرود بادشاہ کا بحضرت خلیل علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام در اثبات

Marfat.com

خالق السموات والارض مشہور ہے اور قرآن مجید میں اسکا ذکر ہے۔ بالجملہ عقل اس دولت عظمیٰ کے اثبات میں قاصر ہے اور بدون ہدایت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس دولت سرا تک اسکی رسائی نہیں۔ جب انبیاء علیہم السلام کی دعوت بخدائے خالق زمین و زمان بتواتر شہرت پاکر ان بزرگواروں کا کلمہ بلند ہوا تو ہر زمانہ کے سفہاء جنکو ثبوت صانع میں تردد تھا وہ اپنی قبح پر مطلع ہو کر بے اختیار وجود صانع کے قائل ہو گئے۔ یہ نور انوار انبیاء سے مقتبس ہوا اور یہ دولت انہی کے خوان سے ظاہر ہوئی۔ اسی طرح جو تبلیغ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے ہمکو پہنچا نسبت صفات کمال واجبی جل سلطانہ بعثت انبیاء عصمت ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام حشر نشر۔ وجود بہشت و دوزخ تنعیم و تعذیب دائمی وغیرہ جنپر شریعت ناطق ہے عقل اسکے ادراک میں قاصر ہے اور بغیر سماع ان بزرگواران سے انکے اثبات میں ناقص و غیر مستقل جسطرح طور عقل طور حسی کے علاوہ ہے کہ جو کچھ حس سے مدرک نہو عقل اسکا ادراک کرلیتی ہے اسیطرح طور نبوۃ علاوہ طور عقل کے ہے جو کچھ عقل سے سمجھا نہیں جاتا بتوسل نبوۃ سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور جو کوئی سوائے طور عقل کے اور کوئی طریقہ معرفت اثبات کا نہیں مانتا فی الحقیقت وہ منکر طور نبوۃ و مصادم بداہۃ کا ہے پس جو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے چارہ نہیں تاکہ شکر منعم جل سلطانہ جو عقلاً واجب ہے اسکی طرف دلالت کریں اور تعظیم مولی جل و علے جسکا تعلق علم و عمل سے ہے اوسی سے معلوم کرکے ظاہر کریں کیونکہ تعظیم اوتعالی جو اوسبحانہ سے استفادہ نہو وہ اسکی شکر کے شایان نہیں اسلیئے کہ قوت بشری اسکی ادراک میں عاجز ہے۔ اغلب ہے کہ غیر تعظیم اوسبحانہ کو تعظیم اوتعالی سمجھکر شکر سے ہجو کی طرف چلے جاویں۔ طریق استفادہ و تعظیم آنحضرت جلشانہ از آنحضرت تعالے و تقدس مقصور بر نبوۃ و منحصر بہ تبلیغ انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے ہے اور الہام اولیاء انوار نبوت سے مقتبس ہے اور برکات و فیوض متابعت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے ہے اس امر میں اگر عقل مکتفی ہوتی تو فلاسفہ یونان جنہوں نے عقل کو اپنا پیشوا بنایا ہوا تھا وہ بادیہ ضلالت میں نہ رہتے اور حق سبحانہ کو سب سے زیادہ شناخت کرتے حالانکہ وہ جاہل ترین مردم ذات و صفات واجبی جل سلطانہ میں ہیں کہ حق سبحانہ کو بیکار و معطل جانکر اپنی پاس سے عقل فعال کو اثر حوادث کو خالق سموات و ارض سے علیحدہ کرکے اس سے منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ حق سبحانہ اپنے آپ کو خالق السموات والارض رب المشرق و رب المغرب فرماتا ہے۔ ان سفیہوں کو اپنے زعم فاسد میں

Marfat.com

حضرت حق سبحانہ تعالے سے کوئی احتیاج نہیں اور نہ اس ذات پاک سے کچھ سر نیاز اُنکو چاہیے
کہ اضطرار و احتیاج کیوقت بھی اپنی عقل فعال کیطرف ہی رجوع کریں اور اُسی سے اپنی قضاء حاجات
چاہیں۔ کیونکہ معاملہ کو جو اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں عقل فعال جب انکے نزدیک موجب
نہ مختار تو قضاء حاجت اِس سے چاہنا بھی معقول نہیں الا ان الکفرین لا مولی لهم عقل فعال
کی کیا حقیقت کہ سر انجام اشیاء و حوادث اوسپر موقوف ہو؟ اسکے خود نفس وجود و ثبوت میں نزاع
سخن ہیں۔ کیونکہ اسکے تحقیق و حصول کی بنا مقدمات زر اندودہ فلسفہ پر ہے جو بمقابلہ اصول
فقہ اسلامیہ کے ناتمام و نا فرجام ہیں۔ اُنکی بو عقلی ہوگی کہ اشیاء کو قادر مختار جل شانہ سے الگ
کر کے ایسے امر موہوم کیطرف نسبت کریں۔ بلکہ اشیاء کو ہزاران ننگ و عار ہے کہ فلسفی کی
خانہ ساز و تراشیدہ شئ کیطرف منسوب ہوں بلکہ اشیاء اپنی عدم پر راضی و خورسند ہو کر ہرگز
موجود ہونیکی آرزو نکرینگی اسلئے کہ انکے ظہور وجود کی نسبت ایک سفسطی کی تراشیدہ شئ کیطرف
کیجائے اور وہ سعادت انتساب بقدرت قادر مختار علی سلطانہ سے ممتنع ہوں کبرت کلمۃ تخرج
من افواههم ان یقولون الا کذبا۔ کفار دار الحرب باوجود بت پرستی کے اس جماعت سے اچھے
ہین کہ تنگی کیوقت حق سبحانہ جل وعلے سے التجا کرتے اور بتوں کو وسیلہ شفاعت کا پیش کرتے ہیں
عجب ہے کہ ان سفہاء کو حکماء کہتے اور بحکمت منسوب کرتے ہیں اور اکثر احکام انکے خصوصاً الہیات
میں کہ مقصد اسی ہی کاذبہ ہیں اور مخالف کتاب و سنت۔ باوجود سراسر جہل مرکب کی جو انکے
حصہ میں ہے اطلاق حکماء انپر کس اعتبار پر کیا جاوے؟ مگر بر سبیل تحکم و استہزاء کہا جاوے ویا
جیسا اطلاق بصیر کا اعمی پر ہوتا ہے؟ ۔ ان سفہاء میں سے ایک جماعت انکی جو بغیر التزام طریق
انبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات کی تقلید صوفیہ الہیہ جو ہر عصر میں متبعان انبیاء علیهم الصلوة والتحیات
سے ہوتے رہے ہیں طریق ریاضت و مجاہدات اختیار کیا اور اپنے وقت کی صفائی پر مغرور ہو کر
اپنے خواب و خیال پر اعتماد کیا اور کشوف خیالی کو اپنا مقتدا بنا کر گمراہ ہوئے اور دوسرونکو گمراہ
کیا۔ یہ نہین جانتے کہ یہ صفائی صفائی نفس ہے جو ضلالت کی طرف لیجاتی ہے برخلاف صفائی
قلب کے جو دریچہ ہدایت ہے اور صفائی قلب وابستہ متابعت انبیاء علیهم الصلوة والتسلیمات کے ہے
اور تزکیہ نفس کا مربوط بصفائی قلب ور اسکی سیاست ہے جو خاص نفس کیلئے ہے۔ بالجملہ طریق ریاضت

Marfat.com

ومجاہدات درنگ طریق نظر واستدلال تب قابل اعتبار واعتماد ہوتا ہی جب مقرون بتصدیق انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ہووے جو وہ حق جل وعلی کیطرف سے تبلیغ فرماتے ہیں اور بتائید او سبحانہ موید ہیں- آن بزرگواران کا کارخانہ بنزول ملائکہ معصومین کید ومکر دشمن لعین سے محفوظ ہے ان عبادی لیس لک علیہم سلطان انکی نقد وقت ہے اور دوسرونکو یہ دولت نصیب نہین ہوئی اور نہ دام نافرجام لعین سے رہائی متصور تا وقتیکہ التزام متابعت انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کرین اور انہی کے اثر قدم پر چلین ؎ محال ست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز در پے مصطفا- عجب معاملہ ہے عقول ناقصہ فلاسفہ گویا در طرف نقیض بطور بنوۃ پڑی ہیں مبدا اور معاد دونوں ہیں اور انکے احکام مخالف احکام انبیاء علیہم السلام ہین انکا نہ ایمان باللہ درست اور نہ ایمان بآخرۃ- قدم عالم کے قایل ہین- حالانکہ حدوث عالم بجمیع اجزاء اجماع نہیں ہے اسیطرح انشقاق سموات وانتشار کواکب واندکاک جبال وانفجار بحار جو روز قیامت موعود ہی اسکے بھی قایل نہین- حشر اجساد ونصوص قرانی کے منکر- انکے متاخرین جو اپنی کو زمرہ اسلام میں داخل کرتے ہین وہ بھی اسیطرح اصول فلسفہ پر راسخ ہیں اور قدم سموات وکواکب وغیرہ کے قایل وانکی عدم فنا وہلاک پر حکم کرتے ہین انکار وتکذیب نصوص قرانی پر اور انکے حصہ میں انکار ضروریات دین ہے عجب مومن ہیں کہ خدا تعالی ورسول پر ایمان لائے لیکن جو کچھہ اللہ تعالی اور اسکے رسول نے فرمایا وہ قبول نہیں ؎ فلسفہ چون اکثرش باشد سفیہہ + پس کل آن ہم سفیہہ باشد کہ حکم کل حکم اکثر است- انہوں نے ایسی آلہ کے تعلیم وتعلم میں جو خطا سے فکری سے بچانیوالا تہا اپنی کو مصروف تو کیا اور اسمین باریکیان بھی نکالیں چونکہ قصد اقصائی ذات وصفات افعال واجبی جل سلطانہ نہ تہا (گویا بینیت صحیح ودرست نہ تہی) لہذا اپنی ہاتہہ وپاؤن کو کہو بیٹھے اور آلہ عاصمہ کو چھوڑکر خبطون میں پڑکر مہالک بیابان ضلالت میں بھٹکے مثل اس شخص کی جو سالہا آلات حرب طیار کرے اور بوقت حرب اپنی ہاتہہ وپانوں کہوکر اونکو کام میں نہ لائے- لوگ علوم فلسفہ کو منتق ومنتظم جانکر خطا و غلطی سی محفوظ خیال کرتے ہین- بر تقدیر تسلیم بھی ان علوم ہین صادق ہوگا کہ ان ہی عقل کو استقلال ہے جو خارج از مبحث وداخل دایرہ مالایعنی ہیں- اور انکا آخرت سی جو دائمی ہی کچھ کام نہین اور نجات اخروی کا اونسے کچھہ ربط نہیں- بات تو ان علوم مین ہے کہ عقل انکی ادراک

مین عاجز و قاصر ہے اور وہ طور نبوۃ سے مربوط ہیں اور نجات آخروی اوسنی وابستہ ہے حجتہ الاسلام امام غزالی رح رسالہ منقذ من الضلال مین فرماتا ہے کہ علم طب و علم نجوم کو فلاسفہ نے کتب انبیاء ماتقدم علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات سے سرقہ کیا اور خواص ادویہ وغیرہ جنکے ادراک مین عقل قاصر ہے انکو صحف وکتب منزلہ بانبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات سے اقتباس کیا علم تہذیب اخلاق کتب صوفیہ الٰہیہ سے جو ہر عصر مین ہر امت پیغمبر مین ہوتے رہے فلاسفہ نے اپنے اباطیل کے رواج دینے کیلئے چرایا ۔ پس یہ تینون معتبر علوم انکے تو چرائے ہوئے ہین اور جو خبط علم الٰہی ۔ ذات وصفات واجبی جل سلطانہ مین اُنہون نے کیا ہے اور ایمان باللہ اور ایمان بآخرت مین بر مخالفت نصوص قرآنی سے کی اسکا کچھ ذکر ہو چکا ہے ۔ باقی رہا علم ہندسہ و مثل اسکے جسکو ایک طرح کی اونسے خصوصیت ہے اگر وہ بھی منسق و منتظم ہووے تب بھی وہ کس کار آمد اور کس عذاب ووبال آخرۃ کو دور کر سکتا ہے ۔ علامۃ اعراض اللہ تعالیٰ عن العبد اشتغالہ بما لا یعنیہ ۔ جو کچھ آخرت مین بکار نہ آوے لایعنی ہے منطق جو علم الٰہی ہے اور اسکو خطا سے بچانیوالا کہتے ہیں وہ اونکے کام نہ آیا اور مقصد اصلی میں غلطی اور خطا سے اُنکو نہ نکالا تو دوسرونکے کس کار آمد ہو سکتا اور خطا سے کیونکر بچا سکتا ہے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ۔ بعض آدمی ناواقف جو تسویلات (سخن آرائی) فلاسفہ کے گرویدہ مین وہ اونکو حکماء جانکر انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات کے ہم پلہ جانتے ہین بلکہ قریب ہے کہ انکے کاذبہ علوم کو صادقہ جانکر شرایع انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات پر تقدم کرین اعاذنا اللہ سبحانہ عن ھذا الاعتقاد ۔ جبکہ انکو حکماء جانتے اور انکے علم کو حکمت کہتے ہین تو ناچار اس بلا مین پڑے کیونکہ حکمت عبارت علم شے سے ہے جو مطابق نفس الامر ہو اور جو علم اسکے مخالف ہوگا وہ غیر مطابق نفس الامر کے ہوگا ۔ بالجملہ انکی اور انکی علوم کی تصدیق مستلزم تکذیب انبیاء علیہم الصلوۃ والتسلیمات و تکذیب علوم انبیاء ہے علیہم الصلوات والتسلیمات کیونکہ یہ ہر دو علوم ایکدوسرے کے نقیض پڑے ہیں ایک کی تصدیق دوسرے کی تکذیب کی مستلزم ہے پس جو چاہے ملت انبیاء علیہم السلام کا التزام کر کے حزب حق جل و علے اور اہل حیات میں سے ہووے اور جو چاہے فلسفی بنکر گروہ شیطان مین داخل و خاسر و خائب ہو قال اللہ تبارک وتعالیٰ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر

Marfat.com

انا اعتدنا للظالمین نارا الخ والسلام علی من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفی علیہ وعلی جمیع اخوانہ من الانبیاء الکرام والملائکۃ العظام الصلوات والتسلیمات اتمہا واکملہا انتہی

۷۔ ان حالات و مقالات طیبہ کی دیکھا دیکھی مرزا صاحب بھی پہلے شروع تو اسیطرح ہو گئے تھے جیسا انکی کتاب سرمہ چشم آریہ واس سے ظاہر ہے ۵ فلسفی را چشم حق بین سخت نابینا بود گرچہ ہکین باشد و یا بو علی سینا بود۔ لیکن تہیدستی قسمت و ناسماعدت بخت و نامحرمی سلوک کے سبب استحالت پر قایم نرہے اور انہو حکماء و فلاسفہ کی تقلید و انکی مسلمات و اقوال کے ایسے شائق و گرویدہ ہوئے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات کے مقابلہ پر بھی انہی کے اقوال پیش کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ ہمارا پرانا فلسفہ بالاتفاق اسبات کو محال ثابت کرتا ہے کہ انسان اس جسم خاکی کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہونچ سکے۔ کبھی کہتے ہیں علم طبعی کی تحقیقاتیں ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کی ہوا ایسی مضر صحت ہے کہ اسمیں زندہ رہنا ممکن نہیں کبھی کہتے ہیں کہ انسان سطح زمین سے چھ میل تک صعود کرکے زندہ نہیں رہ سکتا۔ جیسا صفحہ ۳۰ میں ذکر ہوا۔ کبھی کہتے ہیں کہ بہرحال اسبات کو ماننا پڑتا ہے جو ڈریپر نے بیان کی ہے وغیرہ اور تفسیر اور اپنی حقائق و معارف بھی خلاف سلف صالحین حسب مذاق حکماء و فلاسفہ بے بصیرتی کرتے ہیں غور کریں کہ جن اہل اللہ کے تبطن علم و بزرگی کے آپ قایل ہیں انکے فلسفہ و فلسفیوں کی نسبت کیسے خیالات ہیں۔

۸۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب صدم بھی نہایت قابل توجہ ہے جو آپنے ملا حسن کشمیری کے سوال پر تحریر فرمایا۔ جب ملا صاحب نے پوچھا کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے کہا ہے کہ حق سبحانہ و تعالی عالم الغیب نہیں۔ اسکے جواب میں مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ مخدوما فقیر را تاب استماع امثال این سخنان نیست بے اختیار رگ فاروقیم در حرکت می آید و فرصت تاویل و توجیہ آن نمیدہد۔ قائل آن سخنان شیخ کبیر یمنی باشد یا شیخ اکبر شامی۔ کلام محمد عربی علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام درکارست نہ کلام محی الدین عربی و صدر الدین قونوی و عبد الرزاق کاشی۔ ما را بنص کار است نہ بفص۔ فتوحات مدنیہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساختہ است۔ حق تعالی در کلام مجید خود را بعلم غیب خود می ستاید و خود را عالم الغیب فرماید۔ نفی علم غیب کردن از و سبحانہ بسیار مستقبح و مستکرہ است فی الحقیقت

Marfat.com

تکذیب است وحق سبحانہ از غیب را معنی دیگر گفتن از شناعت بمی برآید کبرت کلمۃ تخرج
من افواھھم فیالیت شعری ما حملھم علی التفوہ بامثال ھذہ الکلمات الصریحۃ فی خلاف الحق اگر انا الحق گوید و سبحانی
سبحانی معذور اند و مغلوب اند در غلبات احوال اما این قسم کلام مبنی بر احوال نیست تعلق بعلم
دارد و مستند بتاویل است عبد را نمی شاید و ہیچ تاویل درین مقام مقبول نیست فان کلام
السکاری یحمل و یصرف عن الظاہر لا غیرہ و اگر متکلم این کلام مقصود از اظہار این کلام ملامت
خلق داشتہ باشد و نفرت اینہا آن نیز مستکرہ است و مستہجن از برائے تحصیل ملامت خلق
راہہا بسیار است بچہ ضرورت کسی را بسر حد کفر رساند الخ" دیکھئے ایک تو یہ مجدد زمان تھے
کہ خلاف شریعۃ شیخ عبد الکبیر یمنی ۔ شیخ اکبر محی الدین عربی صدر الدین قونوی و عبد الرزاق
کاشی رح اور ان کی کتب فصوص و فتوحات مکیہ کی بھی بمقابل ارشاد قران مجید و ارشاد محمد
عربی صلعم کچھ پرواہ نہ کرتے اور ایک آپ بزبان خود مرزا صاحب مجدد و مہدی کہ بمقابلہ قران مجید و
حدیث شریف کے فلاسفہ کی اقوال و محرف و بے سند کتب کی حوالجات پیش کرتے ہیں اور
ڈریپر وغیرہ کے قول کو قبول کر کے سنداً اپنی کتب میں درج کرتے ہیں ـ ببین تفاوت
راہ از کجا است تا بکجا ـ ۹ ـ یہ تو امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی باوجود بسطت علم
معتقدات بیان ہوئے ـ اب ایک فتوی شاہ ولی اللہ صاحب محدث رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی
توجہ فرماویں جو مرزا صاحب کی امامت کی بالکل ہوا اڑا دینے والی ہے وہ یہ ہے کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ
علیہ اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں فرماتے ہیں ... از انجملہ آنکہ در فیوض
الحرمین مرقوم است اینجا نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت صلعم عرض کرد بوجہ از کلام ولی
کہ آنحضرت چہ میفرمایند در فرقہ شیعہ کہ محبت اہلبیت دعوی میکنند و با صحاب آنحضرت صلعم
عداوت دارند؟ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از
تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد انتہی بعد از افاقت ازان حالت
در معنی امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت
میباشد ـ و وحی باطنی کہ عبارت از القاے حکم الہی بر باطن است بطریق اجتہاد یا الہام با
امن از خطا در ان مسئلہ او را اثبات می کنند ـ و میگویند او را خدا تعالیٰ نصب کردہ است برای

Marfat.com

مردمان تا ایشان را احکام الہی رسانند۔ وتحقیقت معنی نبوۃ ہمین خصال رجوع می کنند زیراکہ
بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام۔ حاصلش ہمین نصب افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بہ ختم نبوۃ نیستند و ائمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوۃ اثبات میکنند۔ اگرچہ نام نبوۃ
نمیگویند وہل عقیدۃ اقبح من ذلک یعنی اس عقیدہ سے بھی کوئی اور بدتر عقیدہ ہے؟
انتہے۔ آب مرزا صاحب توجہ فرماوین کہ خود بدولت بھی اپنی امامت کو بعینہ ایسا بلکہ اس سے
بھی بڑھ چڑھ کر قرار دیتے اور بیان فرماتے ہین اپنے آپ کو معصوم عن الخطا قرار دیتے ہین
(گو سالہا سال کے بعد ایام الصلح مین کچھ قدرے قلیل اپنی غلطی وغیرہ کا اعتراف بہی کیا ہے)
جیساکہ اپنے پاک الہامات کا شیطانی الہامات سے مشتبہ نہونا صـ۱۳ مین اور الہامی عبارت کا غلطی
سے پاک ہونا صـ۱۵ مین اور اپنے الہامات سے باقی الہامات کی صحت ثابت ہونا صـ۲۲ مین لکھا ہے
مفترض الطاعت ایسے بنتے ہین کہ جو شخص پیروی و بیعت مین داخل نہو اسکو خدا اور رسول صلعم
کی نافرمانی کرنیوالا اور جہنمی کہکر مرزا صاحب کہتے ہین ؎ بعد از ہم ہر آنچہ پسند ہیچ نیست
بدقسمت آنکہ در نظرش ہیچ محترم۔ وحی باطنی والقائے حکم الہی بر باطن بطریق اجتہاد یا الہام
کیسا بلکہ صریح وحی کے مہبط بنکر مرزا صاحب نے کہا ہے ؎ من می زیم بوحی خدا لے کہ با من است
پیغام اوست چون نفس روح پرورم + بلکہ علانیہ کہتے اور لکھتے ہین کہ خدا کا کلام جو میرے پر
(مرزا پر) نازل ہوا اسکے یہ الفاظ ہین الخ جیسا اشتہار ۲۵ می سنہ ۱۹ء صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔
امن از خطا در مسائل کے ایسے مصر کہ اپنی خطا کسی امر مین مانتے ہی نہین جیسا ضرورۃ الامام
مین فرمایا اگر دینی حقائق کے بیان مین کسی کی رائے اوسکی رائے کے مخالف ہو تو حق امام
کی طرف ہوتا ہے" اور الہامات مین تو حضرت مسیح علیہ السلام و سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ
علیہ کو شیطانی الہامات ہونے بیان کئے ہین لیکن اپنے الہامات کو دخل شیطانی سے مبرا
گنا ہے۔ خداتعالے کی طرف سے بہ لیاقتہائے بے شمار امامت پر مقرر ہونیکی ثبوت مین رسالہ
ضرورۃ الامام بہر دیا ہے اور دوسری جگہ کہا ہے ؎ انبیا گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم زکسے ؎ آنکہ منم کہ حسب بشارات آمدم +
عیسی کجا است تا بنہد پا بمنبرم + اور کہا ماموم و مرا چہ درین کار اختیار + رو این سخن بگو بخدا وند
آمرم + مخلوق الہی کو احکام الہی تبلیغ کرنے مین مرزا صاحب کہتے ہین ؎ حکم است ز آسمان

Marfat.com

بزمین می رسانش + گر نشنوم نگویمش آنرا کجا برم - وغیرہ - اب مرزا صاحب فرماوین کہ حسب قول شاہ ولی اللہ صاحب ۸ اس سے بڑھ کر اور کیا حقیقت ومعانی نبوۃ کے ہین ۔ ؟ - اور مرزا صاحب کے دعاوی کے موافق یہ فتویٰ شاہ صاحب ممدوح رح والا کہ جو ایسا اعتقاد کرے وہ در حقیقت ختم نبوۃ کا قایل نہین اور اس عقیدہ سے اور کوئی بدتر عقیدہ نہین فقط یہ فتویٰ مرزا صاحب کی امامت کے بعینہ حسب حال ہی کہ نہین ؟ - ۹ - ختم نبوۃ سے انکار کا فتویٰ تو شاہ ولی اللہ صاحب رح نے رسول اللہ صلعم سے مستفیض ہو کر فرمایا - اب دیگر دعاوی مثل غیب کو چابک سوار کی طرح ہر پہلو سے اپنی قبضہ مین کرنے وغیرہ فتویٰ کسی خدا خوف وعاقبت اندیش مولوی سے مرزا صاحب دریافت فرمالین کیونکہ اپنے مجسم ومجبوب عیوب آدمی کو خود نظر نہین آتے جیسے سُرمہ کی سلائی آنکھہ مین جاکر - ۱۰ - مولوی نور الدین صاحب بھی شاہ ولی اللہ صاحب کے اس فتوے کا ذکر فرمایا کرتے ہین - وہ بھی براہ مہربانی ذرہ تامل وغور فرماکر اور خالق مالک الارض والسموٰت وعلی کل شیٔ قدیر وشدید العقاب احکم الحاکمین العدل القہار کا خوف کرکے انصاف سے آیۃ قرآن مجید یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولی بہما فلا تتبعوا الہوی ان تعدلوا وان تلووا او تعرضوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا - مدنظر رکھکر فرماوین کہ آیا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ والا یہ انکار ختم نبوۃ کا فیصلہ یا فتویٰ مرزا صاحب کی امامت اد عایہ پر من وعن چسپان ہے یا نہین ؟ بینوا توجروا - ۱۱ - باقی رہا مرزا صاحب کا فرمان کہ مگر انہون نے (یعنی مجدد صاحب وشاہ صاحب رضی اللہ تعالے عنہما نے) وہ خیال نہ کیا جو آپنے کیا " سو جواب عرض ہی کہ عاجز خاکسار نے تو اسپر کچھہ بھی خیال نہین کیا تہا مجرد اپنا خواب آپکو سُنایا تہا جو بالکل ٹہیک طرح صحیح وپورا ہو گیا - آپ آرام سے ٹہنڈے دل سے اسکی تعبیر تبلاتے نہ کہ مجرد اسقدر خفیف لفظ کے سننے سے ایسے برافروختہ ہوتے کہ طرح طرح سے غصہ نکالنے لگے دی کرنے ولتاڑ وغیرہ سے اس رویا عاجز کی تصدیق یعنی سید عبد اللہ غزنوی کی تحقیر شروع کر دیتے جو بالکل خلاف متانت وثقاہت وحوصلہ بھی جسپر عاجز حیران ومتعجب تہا کہ یا الہی یہ کیا معاملہ ہے یہ دعوی کمال نیابت نبوت اور یہ حوصلہ ؟ ! لیکن حق تو یہ ہے کہ حق کو کون روک سکتا ہے - ۱۲ - سُ

Marfat.com

مضمون یعنی مجدد صاحب شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما اللہ کے اختتام پر عاجز کو بحالت منام اول غیب سے آواز آئی "السلام علیکم" اوسکے جواب مین "وعلیکم السلام" کہنے پر عاجز کو خطاب ہوا سُنا اجی میان مین محمد" اور اسکے بعد الہام ہوا اَنَّا لننصر رسلنا ۔ کلا بل تحبون العاجلۃ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو حالات و مقالات ان ہر دو اکابر کے اسجگہ درج ہوئے ہین وہی حقیقتاً دین محمدی ہین وبس ۔ باقی الہام کا مطلب اظہار احسان ہے جو اس مضمون کے بہم پہونچانے مین ہوئے کیونکہ عاجز جلدی کے مارے اسکی تلاش سے اوکتا تا تھا ۔

فصل ۷ :۔ ا ۔ ضرورۃ الامام ۔ آپ برائے خدا ناراض ہون اب تک بیعت کی حقیقت نہین سمجھی کہ اس مین کیا دیتے ہین اور کیا لیتے ہین ۔

جواب مرزا صاحب بے ضرورۃ و بلا وجہ ناراضگی پر بار بار زور دیتے ہین عاجز اپنے محسن خالق کا نہایت شکر گذار ہے کہ اوسنے اپنے فضل و کرم سے ذرہ ذرہ بات پر ناراض ہو کر طیش و غضب مین اگر جلتے بلتے رہنے اور دنرات انتقام کے فکر مین لگے رہنے والون مین عاجز کو داخل نہین کیا وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء اور ناراض ہونے یا برا ماننے کی بات ہی کیا ہے بقول سے گر تو اچھا ہے برا ہو نہین سکتا اے ذوق + ہے برا وہی کہ جو تجھکو برا جانتا ہے + اور اگر تو ہی برا ہے تو وہ سچ کہتا ہے + کیون برا کہنے کو تو اوسکی برا مانتا ہے ہان جو چیز بظاہر خلاف اسلام و غیر سبیل المومنین معلوم ہو اوسمین خواہ نخواہ خلاف ارشاد لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا ہان مین ہان ملانے سے باز رہنے کو ناراضگی کوئی نہین کہتا ۔

۲ ۔ بیعت کا ذکر کچھ تو پہلے ہو چکا اب اسقدر اور عرض ہے کہ مرزا صاحب نے بے ضرورت اسکی حقیقت کو پیچیدہ و مشکل بنا کر لین دین کا سودا بنا دیا ہے ۔ مرزا صاحب کی بار بار بیع و شرا پر زور دینے سے معلوم کیا مدعا ہے ؟ کیا آپکا منشاء و مقصود کہین آیۃ شریفہ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم الخ کے مصداق بننے کا ہے ؟ اور کھول کر کہنے سے اسلئے جھجکتے ہین کہ مبادا لوگ یہ دعوی سنکر یکلخت درہم برہم ہو جاوین اور رہی سہی تراوت بھی جاتی رہے ہاں لیکن ایسا سودائے خام پکانے کے پہلے اپنی کائنات ہستی عجز و ضعف و ناتوانی پر بھی خیال رکھین ۔ کہ اتنی قدرت بھی نہین ہے کہ اپنی منکوحہ آسمانی پر ہی قبضہ کر سکین ۔ ۳ ۔ بھلا یہ تو فرماوین کہ جب

Marfat.com

جنس اعنی دعا و تعلیم حقایق و معارف قرآن مجید کی دوکان خود بدولت نے کھولی ہی تو اسکی
بیع و شرا ملی اسلامی شریعت مین کہان جایز و درست ہے؟ کیونکہ قرآن مجید تو صاف نہی فرماتا
ہے لا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا و ایای فاتقون۔ لیکن مرزا صاحب ایسی صاحب حوصلہ مین کہ
اس کمائی پر فخر فرماتے - اور کرامت کا اثر ٹہراتے ہین۔ کیا اسلئے کہ مرزا صاحب کو اعمل ما شئت
کا پروانہ مل چکا ہے؟ - ۴ - طرفہ تر یہ بات ہی کہ لوگ تو پیر و مرشد اسلئے پکڑتے ہین کہ دعاؤن
وغیرہ کی توجہ سے پیر ہمارے مشکلات و مہمات مین کام آوین اور یہان اسکی برعکس ہے کہ آئے
دن بیچاری مریدین پیر کی خلاصی و حل مشکلات کیلئے پریشان۔ مقدمات پیری وکلاء کی تقرری
و فراہمی چندہ وغیرہ مین دن رات حیران و سرگردان پہرتے ہین۔ ایسی پیری مریدی بیشک
نادر الوجود اور ایسا بیوپار بہی دنیا سی نرالا ہے۔ اللہ تعالے عاجز بندگان کو ایسی خسر الدنیا و
الاخرۃ کے سودے سی بچاوے اور اپنی پناہ مین رکھے آمین - ۵ - بیعت کی حقیقت صاف
و ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے اوسکی تعریف اپنی کلام عزیز قرآن مجید مین فرمائی رسول اللہ صلعم
کو اسکا حکم دیا اور اونہون نے بیعت کی - صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین کرتے رہے
اب تک یہ سلسلہ جاری ہی - اسمین بنظر ارشاد اللہ عز و جل و سنت رسول مقبول صلعم بہت فوائد
و منافع ہین - کیونکہ منہیات شرعی کے ترک کا عہد و گناہون سی توبہ کرنا تو ہر وقت انسان پر
فرض ہے - یہی اسکی حقیقت ہی اور کیا ہی؟ اور جو شخص اسکو ذریعہ معاش و گذران بنائے
اور اس سی پیٹ پالنا اور بندگان الہی کو اپنا غلام و چاکر بنانا ہی مقصود رکہی جیسا کہ مرزا صاحب
کی نظم و نثر مین بہی مضمون آرزو ہوتی ہے چنانچہ قصیدہ الہامیہ مین کہا ہے؎ دل خون
شد است ازغم این قوم ناشناس + وز عالمان کج کہ گرفتند چنبرم + گر علم خشک کو رئے باطن
نہ رہ زوے + ہر عالم و فقیہہ شدی ہمچو چاکرم + وہ خود اپنا نقصان آپ ہی کریگا فانما حسابہ
عند ربہ - عاجز کے پیر و شیخ علیہ الرحمۃ کا تو یہ حال تہا کہ ایکمرتبہ ایک قدیمی مخلص دوست نے
بنظر خیر خواہی بسبیل تذکرہ اون سی اس مضمون کی درخواست کی کہ اگر آپ مریدین سی بیعت
لیکر اونکو توجہ بہی دیا کرین تو اونکو بہت جلدی دینی فائدہ و سلوک مین ترقی نمایان ہو اور
انکی خدمت سی جناب کے عیال و اطفال کو بہی گذران مین سہولت و آرام ہوا کرے۔ اس بات کے

Marfat.com

سنتے ہی آپکا چہرہ سرخ ہوگیا اور دوست خیرخواہ سے توبہ کراکے تجدید ایمان کرائی اور فرمایا کہ سوائے اللہ عزوجل کے کسی غیر پر کسی قسم کا بھروسہ رکھنا یا کوئی کام سوائے حصول رضائے الٰہی کرنا یا کسی سے کسی قسم کے حصول فایدہ کی امید رکھنا یہ شرک ہے اور تم ایسے خیالات کی موجودگی مین ہرگز کبھی کسی سے بیعت مت لیا کرو جو شخص کسی دینوی مفاد کے لیئے یہ طریق و عمل اختیار کرے وہ ہرگز اس لائق نہین کہ لوگ اسکے ہاتھ پر بیعت کرین انتہے۔" غور فرماوین کہ امام اور بیعت لینے والے ایسے ہوتے ہین نہ ایسے کہ بیعت کرکے بندگان الٰہی غریب مخلوق کی جان و مال و ہر چیز کے مالک خدا بن بیٹھین وغیرہ اور آئے دن مبایعین سے طرح طرح کے چندے وصول کرکے جائدادین و زیور بنائین۔ مکان فراخ و آراستہ کرائین اپنی یادگاری مینار قائم کرین وغیرہ۔ اللھم احفظنا من زلت الاقدام والافہام واجعلنا من عبادک الصلحین المخلصین امین یارب العلمین۔

ع [illegible]

فصل ۸۔ ا۔ ضرورۃ الامام۔ ہماری جماعت مین اور میری بیعت کردہ بندگان خدا مین ایک مرد ہین جو جلیل الشان فاضل ہین اور وہ مولوی حکیم حافظ حاجی حرمین نور الدین صاحب ہین جو گویا تمام جہان کی تفسیرین اپنے پاس رکھتے ہین اور ایسا ہی اونکے دلمین ہزارہا قرآنی معارف کا ذخیرہ ہے اگر آپکو فی الحقیقت بیعت لینے کی فضیلت دیکھنی ہے تو ایک قرآن کا سیپارہ اُن ہی کو مع حقائق معارف کے پڑھا دیوین یہ لوگ دیوانہ تو نہین کہ اونہون نے مجھ سے ہی بیعت کرلی اور دوسرے ملہمون کو چھوڑ دیا اگر آپ حضرت مولویصاحب موصوف کی پیروی کرتے تو آپکے لیئے بہتر ہوتا آپ سوچین کہ فاضل موصوف خانمان چھوڑ کر میرے پاس آبیٹھے اور کچے کوٹھون مین تکلیف سے بسر کرتے ہین۔ کیا وہ بغیر کسی بات کے دیکھنے کے دانستہ اس تکلیف کو گوارا کیئے ہوئے ہین؟ ۔

جواب ا۔ مرزا صاحب نے جو مولویصاحب کی تعریف فرمائی ہے عاجز کو بھی قبل از تجربہ و وقوف براصل حقیقت سماعی بنیاد پر حسن ظن سے ایسا ہی گمان تہا لیکن جون جون حالات سے آگاہی ہوتی گئی بفضلہ تعالےٰ و تقدس اس غلط حسن ظن سے بھی نجات ہوتی گئی مثلاً (ا) سبب اول تو اس حسن ظن مین فرق ڈالنے والا مولویصاحب کا وہ حلفی اشتہار ہوا جو اُنہون نے

Marfat.com

عبد اللہ آتھم کے بارہ مین پیشگوئی پورا ہو جانیکا دیا باوجودیکہ اس اشتہار سے پہلے ایک شخص کے استفسار پر تحریری شہادت دیچکے تھے کہ وہ پیشگوئی پوری نہین ہوئی (۲) مولویصاحب کے علم و فضل کا جو نمونہ خط وکتابت مندرجہ رسالہ خلاف بیانی مین موجود ہے وہ جیسا عبرتناک پردہ برانداز ہے محتاج بیان نہین کہ اول ایک خط بدرخواست ترک مخالفت اور برس چھہ ماہ تک نشان دیکھنے کیلئے خاموش رہنے کیواسطے لکھکر بھیجا پھر انکار کر دیا کہ ایسا کوئی خط نہین لکھا بعد مین جب وہ خط ظاہر ہونے لگا اور آرندہ خط نے وہ خط لاکر پہونچا دینے کا لوگون کی روبرو اقبال کر دیا تو پھر وہی خط مشتہر کر دیا ہے (۳) مولویصاحب نے بمخالفت قاضی سلیمان صاحب اپنے خط موسومہ نور الدین مطبوعہ اخبار الحکم ۲۴ - نومبر ۱۸۹۹ء مین ایسا اندھیر کیا اور اپنی لیاقت و دیانت کا ایسا ثبوت دیا کہ اپنے فضل وکمال کے بارہ مین کسی قسم کی حسن ظنی کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی بتون اور مندرون کی پجاریون کو نعوذ باللہ سچے نبی کہا اور پھر اپنے امام صاحب کی حمایت مین انکی پیشگویون کو جھٹلایا ہے - اور ایسے بدیہی البطلان و غلط حوالجات سے کام لیا ہے کہ الامان مشن سکول کے طالبعلم بھی انکی توراۃ دانی و کج فہمی پر حیران ہین اور مولویصاحب نے باوجود اپنے اس سقیم الحالی کے الٹا قاضی صاحب کو خلاف دیانت و امانت دھوکا دہ و ٹھوکر کھانیوالا کہکر انکے انہ من سلیمان کا مصداق بننے کو (جو آیۃ قرآن مجید قاضی صاحب نے اپنی کتاب کی سرورق پر تبرکاً لکھی ہے) محل طعن قرار دیا ہے باینوجہ کہ وہ سکھ ریاست مین نوکر ہین حالانکہ مذہبی آزادی مین اس ریاست جیسی کوئی دوسری ریاست نہین کیونکہ علاوہ اسکی انتظامی ارکین مسلمان ہونیکے اسکا رئیس مسجد کا بانی و خادم اور وہان تعطیل کا دن بھی جمعہ ہی مقرر رہا - لیکن مولویصاحب کے فہم پر کچھہ ایسا سرپوش آیا کہ انہون نے اس تحریر کیوقت اتنا نہ سوچا کہ ہم بمقابلہ قاضی صاحب حق پوشی کرکے ایسی ریاست مین سالہا سال رہچکے جہان دینی آزادی کا نام ونشان تک نہ تھا - کیونکر حق نما و نور الدین بنے رہے؟ سبحان اللہ نور امامت کیلیے کیسا انعکاس کیا ہے کہ صاف جگہ پر تو تنکے نظر آتے ہین اور جہان شہتیر اور لٹھونکے ڈھیر لگے ہین انکی خبر ہی نہین - ۲ - اول تو تمام جہان کی تفاسیر رکھنا ایک خلاف واقعہ امر ہے جو مبالغہ سے مرزا صاحب نے انکی تعریف

Marfat.com

مین لکھدیا ہے اور وہ بھی خوش ہوتے ہونگے پھر اگر کوئی تمام جہان کی تفسیرین اور کتابین درحقیقت اپنے پاس بھی رکھے تو کیا مجرد رکہنے ہی سے وہ خدارسیدہ ۔ معارف و حقیقت شناس لطائف و نکتہ رس ۔ معانی سنج ۔ حقائق و رموزدان ۔ عالم باللہ ۔ ولی الرحمن ۔ روحانی سینٹ مہا آتما ۔ فوق العادت خارق اعجازی شخص بلا عمل ہی بنجاتا ہے ۔ کہ مرزا صاحب نے انکی تفاسیر داری پر ایسا فخر و ناز کیا ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو آیۂ کریمہ قرآنجید مثل الذین حملوا التوراۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا الخ کے کیا معنے ہین اور اسکی شان نزول کیا ہے ؟ کتاب داری تو تب ہی قابل قدر ہوتی ہے کہ جب تعمیل احکام و اطاعت خیر الانام مین اسکا پیرو کار ہو کر اپنی صحت فہم ۔ درایت ۔ حقیقت و حقیت دانی کا علمی و عملی نمونہ دکھلاوے ورنہ حمال کیطرح باربرداری و طوطی کی طرح حفظ کرنے و رٹنے سے کیا فائدہ ؟ بقول مولوی روم صاحب؎ علم گر بر جان زنی یارے بود ٭ علم گر بر تن زنی مارے بود ٭ جان جملہ علمہا اینست این ٭ کہ بدانی من کیم در یوم دین ٭ یہ دوسرا شعر عاجز کو الہام بھی ہوا ہے مگر بجائے اول لفظ جان کے علم ہے ۔ ۳ معارف کا ذخیرہ جو مولویصاحب مین مرزا صاحب بتلاتے ہین وہ مرزا صاحب ہی کو نظر آتا ہوگا اور وہ ہی اس ذخیرہ سے فیضیاب ہوتی ہونگے ویا خود مولویصاحب اسکی ذائقہ و سرور مین محظوظ و مسرور رہتے ہونگے ۔ دوسرو نے جو مولویصاحب نے اس عرصہ دراز مین بطور مشتے از خروار ذخیرہ معارف منتشر فرمایا ہے اوسمیں سے تو یہی نکلا و ظاہر ہوا ہے کہ (۱) مولویصاحب خط مندرجہ خلاف بیانی مین دریافت کرتے ہین کہ دو ملہموں کے مخالف الہامات مین کس معیار سے ہم تفرقہ کرین ؟ گویا انکو اتبک یہ معلوم ہی نہین کہ اسلام مین کتاب و سنت ایسی کامل اکمل معیار ہین جنسے حق و باطل صحیح و غلط ۔ راست و کج خوب کما حقہ پرکھا جاسکتا ہی خواہ کوئی کسی بہیس مین روپ بدلکر مدعی الہام و وحی ۔ و نبوۃ ۔ و رسالت وغیرہ ہو کر آوے (۲) خوبی قسمت سی فہم و علم بیبل مین جو انکو کمال ہے وہ یہ ہی کہ بتون و مندرون کے پجاری و سچے بیج مین انکو امتیاز نہین اور ایک کا دوسرے سے فرق نہین کر سکتے ۔ پھر طرفہ یہ کہ چارسو پجاریون کو سچے کہکر پھر اونکی پیشگوئی کو جھوٹھا کہین ۔ تو جناب الہی کے شان مین کوئی بٹہ نہین لگتا ۔ لیکن اگر مرزا صاحب کے

Marfat.com

مخالف کسی کو سچا الہام ہو تو اسمین نعوذ باللہ جناب الٰہی کے شان مین بٹہ لگتا ہے اور اسلام کا
سرچ ہوتا ہے جیسا خط مندرجہ رسالہ خلاف بیانی مین لکھا ہے (۳) آیۃ شریف و لو کان
من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کے معنے و تفسیر نہ معلوم مولویصاحب نے کہانسے
یہ سیکھے ہین کہ جس عبد الرحمن کو مولویصاحب کے وہمی و فرضی خود تراشیدہ اعتقادات کے
مخالف الہام و کشف ہو وہ اس اختلاف مین داخل ہے جیسا کہ اُنہون نے خط اسمی حافظ محمد
یوسف صاحب مطبوعہ الحکم ۱۷- اگست ۹۹ئ مین ظاہر فرمایا ہے جس سے مستنبط ہوتا ہے
کہ وہ آیۃ شریف کے اصلی معنے اسے بیخبر ہین جو عام فہم اور معمولی سمجھ کے لئے بہی سہل ہین اور وہ
یہ ہین کہ اگر قرآن مجید اللہ تعالے کا کلام نہوتا تو تم اسمین بہت اختلاف پاتے جس سے صاف
و صریح طور پر ظاہر و باہر ہے کہ جو کلام نقیض و متضاد باتون و افراط تفریط سے ایسا پر ہو جیسا
مرزا صاحب کی تحریر ہوتی ہے تو وہ ہرگز اللہ تعالے کی طرف سے نہین ہو سکتا کیونکہ یہہ
مصرعہ دروغگو را حافظہ نباشد صادق آتا ہے - اور اسی سے یہ بہی عیان ہے کہ جو کلام الٰہی
و ربانی تعلیمات یعنی شرع نبوی علیہ و علی آلہ الصلوات والتحیات کی مخالف ہو وہ بہی اسی
بنا پر بالکل مردود و مطرود ہے (۴) دو شخصونکی الہامات مین اختلاف ہونیکو لوکان من عند غیر
اللہ الخ کے نیچے لاکر مرزا صاحب کی حمایت مین بلا دلیل انکی مخالف کو ساقط الاعتبار قرار
دیتے ہین اور تعجب یہ ہے کہ اوسی مخالف کی نسبت کامل یقین سے سچے اور مفتری علی اللہ
نہونیکی خود بکمال وثوق اخبار الحکم ۳۱- اگست ۹۹ئ مین اپنی شہادت مشتہر کرتے ہین
پس ابتقضائے راستی و دیانت یہ ہے کہ مولویصاحب جن لوگون کو کامل یقین سے مفتری علی
اللہ ہرگز نہین جانتے تو انکے الہامات کو بہی جو بالکل متفق و یکزبان ہین تسلیم و قبول کرلین
ہان اگر کوئی الہام کا مدعی یہ کہے کہ مجھکو یہ الہام ہوتے ہین کہ حج ملتوی کرو - زکوۃ د کا مت
ما ایسے غنی کے حوائج کو سمجھو جسپر پانچ سات ہزار روپیہ کی آمدنی کے سبب انکم ٹیکس تجویز
ہو خواہ وہ بعد مین عذرداری و حسب مدعا خود شہادت پیش کرکے معاف ہی کرلے - غیر
سبیل المومنین اپنی طرح طرحکی تصویر اترواکر شغل بت پرستی کی بنیاد رکہنا جائز ہے - بلا ضرورت
و بلا حاجت عمارات بلند گھنٹہ گھر و یادگاری مینار جسکے نیچے جلسہ کا کمرہ ہو برخلاف تعلیم و حکم

Marfat.com

رسول اللہ صلعم غریبون سے چندہ کرکے بنواؤ وغیرہ تو مولویصاحب اوسکی تائید و تصدیق سے بلا تامل پرہیز و حذر کرین اور مخالف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم ہونیکے باعث اُن الہامات کو قبول نکرین بلکہ انکی تردید کو فرض سمجھین یہ کہ دوسرے بے بناوٹ غیر مومنین کے الہامات حقہ و متفقہ کو محض مرزا صاحب کے خلاف عقل و نقل و عاوی کے مخالف ہونیکی وجہ سے اُنکی مخالفت پکمر باندہین اور حق سے روگردانی کرین (ہ) باوجود ان اوصاف کے مولوی صاحب کی کتاب فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب کا نام خلاف محاورہ عربی و غلط ہونے پر جو اعتراض ہوا اُس کا مولویصاحب اتبک کچھ جواب نہین دیسکے۔ نظر برین حالات ایسا ذخیرۂ معارف جس قدر کے لائق ہے وہ ظاہر و عیان ہے۔ غرض یہ مولویصاحب کی معارف کا نمونہ ہے جسکے لئے مرزا صاحبنے بھی بعینہٖ مخالفین اسلام کی طرز پر خود بدولت کی شان و فضیلت بڑہانیکے لئے اُنکو مبالغہ سے لیسے عالی خطابات سے متصف فرمایا ہے کیونکہ یہ تو مخالفین اسلام کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی مسلمان مرتد ہوکر انکے ساتھہ جاملے تو اُنکو اسلامی فضیلت کے خطابات دینی مین ضرور مبالغہ کرتے ہین اسی طرح مرزا صاحب بھی اپنے مریدین کو محدث۔ حافظ۔ حاجی مولوی۔ عالم۔ فاضل۔ اور بالکل ناخواندونکو امام فخر الدین رازیؒ غیرہ وغیرہ کے القاب عطا فرماتے رہتے ہین جسکے واسطے خلاف واقعہ اور بموجب تعلیم رسول اللہ صلعم مدح و ثنا باعث خرابی و ضرر ممدوح ہونیکے اسلام ہرگز اجازت نہین دیتا۔ نظائر مرقومۃ الصدر سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے کہ مولویصاحب کیسے معارف دان فاضل و سلیم العقل ہین اور انکا ذخیرۂ علم و معارف غبطہ کے لائق ہے یا ایسا ہی جسکے لئے رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے دعا اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ الخ تعلیم فرمائی ہے؟ ـ سہم ـ مرزا صاحب تو مولویصاحب کو ایک سیپارہ پڑہا ناطنزاً فرماتے ہین۔ گو عاجز تو واقعاً و مطلقاً کچھ چیز و حقیقت نہین لیکن اگر کبھی وقت میری قادر قدیر مولے و محسن کو یہہ کام ہی لینا منظور ہو اور اسکا حکم آیا تو ایک سیپارہ کیا کل قرآنمجید قران مجید وانکی حکم و فضل سے انکو پڑہا ویگا۔ بارہا الہام تو ہوا ہے واللہ یجتبیک الخ

Marfat.com

ویعلمك من تاویل الاحادیث - واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون
اور کیا عجب کہ مولویصاحب کو پڑہانیکی ضرورت ہی نہ پڑے اور جیسے عاجز کے پیر سید
عبد اللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ کی نسبت تھی کہ انکی صحبت بابرکت مین اکثر احباب
کو بغیر سلسلہ و مشقت تعلیم و تعلم خود بخود پڑہنا پڑہانا و حقایق معارف بفضل و سبحانہ
و تعالے آجاتے تھے اوسی طرح مولویصاحب کو بھی خود بخود اُس مالک علی کل شئ قدیر
کے فضل و کرم سے سب کچھ آجاوے اور موجودہ ردّی خیالات و فاسد توہمات انکی صفحہ دل سے
زایل و محو ہو جاوین - وذلك علی اللہ یسیر وھو علی کل شئ قدیر - مرزا صاحب خواہ
تعجب کرین عاجز کے نزدیک تو یہ امر بالکل سہل اور ذرا بھی محل تعجب نہین - ایام گذشتہ
مین تو عاجز حسب استدعاء مولویصاحب انکی واسطے دُعا کرتا رہا ہے جو شاید انکو یاد ہو اور
آیندہ کی علیم و خبیر کو خبر ہے کہ کون کون بندگان اللہ تعالے عز و جل عاجز سے انکو ملینگے
کیونکہ ایکدفعہ اس خبر کی الہاماً اطلاع تو ملی ہے - قال آمنتم بہ قبل ان اذن لکم -
لیکن ابھی معلوم نہین کہ اسکا ظہور و واقعہ کس طرح ہوگا - ۵ - مولویصاحب کا سب
دیگر ملہمین راشدین سالکین تربیت یافتہ حسب سنت رب العالمین و طریقہ سید الاولین
والآخرین کو چھوڑ کر مرزا صاحب کی بیعت مین داخل ہونا مولویصاحب کے اوسی قول
صادق کے موافق معلوم ہوتا ہے جو وہ خود فرمایا کرتے ہین کہ "بعض پنہانی قصور و گناہ ایسے
ہوتے ہین کہ مرتکب کو کسی صادق کی صحبت مین ٹھہرنے نہین دیتے" سو معلوم (غافر
الذنوب معاف فرماوے) کہ کس پنہانی جرم و قصور کے پاداش مین مولویصاحب کو باوجود
بہت سے اولیاء اللہ صادقین مستغرقین ذکر اللہ تعالی کی صحبت کیمیا خاصیت میسّر آنکی بھی
اُن کو اُن بزرگان عارفان باللہ کی خدمت مین جنکی اُنہون نے ایک لمبی فہرست بیان
فرمائی ہے ٹھہرنا و مستفیض ہونا نصیب نہین ہوا اور مکھن کے بال کیطرح کوری صاف
نکلکر چلے آئے اور آخر ایک ایسی دلدل مین آنکر پھنس گئے جس سے رہائی کیواسطے اگر صدق
دلسے انابت الی اللہ - توبہ و استغفار نکرینگے تو عاقبت محمود معرض خطر مین ہے - اور
اسلئے مولویصاحب کی خدمتمین خیر خواہانہ و مخلصانہ نصیحت ہے کہ وہ آیۃ شریف الیوم

Marfat.com

للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ پر جو ایک ضمہ عاجز کو خاص انکے لئے الہام ہوئی تھی
بغور تدبر و تفکر فرماوین اور اپنے حسن خاتمہ کا فکر کرین۔ ونعوذ باللہ من سوء الاعمال والمآل۔ اللھم
افتح اقفال قلوبنا بفضلك ولا تومنا مكرك ولا تنسنا ذكرك ولا تهتك عنا سترك
ولا تجعلنا من الغافلین آمین آمین آمین۔ ۶۔ مولویصاحب کی دیوانگی خانمان چھوڑکر مرزا صاحب کے
پاس رہنا کچے کوٹھون مین بسر کرنا کچھ بیجا نہین۔ اول تو اُن کا خانمان عیال و اطفال اکثر سب
اونکے ساتھ ہی ہے دوم مرزا صاحب اور مولویصاحب کا مذاق ملتا ہے کیونکہ مولویصاحب مین
مرزا صاحب سے پہلے ہی باتباع یا بموافقت سرسید بالقابہ مسیح علیہ السلام کو مرنے مارنے اور انکی
قبر کھودنے کا خبط موجود تھا۔ اب انکو ایک مددگار ہمخیال ملگیا۔ بلکہ اکثر تو اس بات کے قائل ہین
کہ یہ چھیڑ اونہون نے ہی چھیڑی اور مرزا صاحب نے اُسکو اپنے مفید مطلب سمجھکر اُسکی تکمیل کا بیڑا
اوٹھالیا اور شاید کوئی اور تعلقات بھی باعث ہون۔ اسلئے وہ مرزا صاحب کے گرویدہ ہین۔ اسیطرح
بموجب عام قاعدہ کے دوسرے ہزارون بلکہ لاکھون مرید اپنے اپنے پیرون پر باعث ہم مذاقی و ہم
جنسی کے فدا ہین یہ کچھ تعجب و اچنبا نہین۔ کند ہمجنس باہمجنس پرواز مشہور مقولہ ہے۔ ۷
مولوی صاحب کا ڈیرہ لگانا تو ذرہ بھی تعجب خیز نہین اونکی طبیعت و عادت قدیم سے ہی ایسی ہے کیا
مرزا صاحب کو یاد یا خیال نہین رہا کہ عمر گذشتہ مین اونہون نے کس کس جگہ ڈیرہ نہین لگایا
رام پور مین لکھنؤ مین حکیم علی حسن صاحب کی خدمت مین۔ مکہ معظمہ زاد اللہ شرفھا مین مولوی
رحمت اللہ صاحب و مولوی محمد صاحب کی خدمت مین۔ مدینہ منورہ مین شاہ عبد الغنی صاحب
مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین۔ حتی کہ سید انجہانی کے بھی جو مرزا صاحب کے
دعاوی کی کبھی موافق نہوئے محب و معتقد رہکر نہ صرف خود ہی اونکو مضامین و روپیہ سے
امداد دیتے رہے بلکہ دوسرون کو بھی اُنکی موافقت و امداد کی دعوت و ہدایت امداد اسلام سمجھکر کرتے
رہے وغیرہ وغیرہ انکے علاوہ دیگر مقامات و اشخاص بھی ہین جنکا ذکر مولویصاحب نے اپنے خط اسمی عاجز
مین کیا ہے۔ بغرض صرف حسن عقیدت سے سب کچھ آرام آسایش رونق آمدنی وغیرہ فراموش کرکے
ڈیرہ لگانا تو درکنار اونپر خوبی قسمت سے یہ حسن ظنی ایسا غالب تھا کہ اسکی سبب یا غلبہ فطرت کے باعث
عمداً مکار و دغاباز و فریبیون کے فریب مین بھی آجاتے رہے اور انکے کہنے کی تعمیل دہوکہ کہا کر

Marfat.com

بعد تجربہ بھی کرتے رہے ہین جیسا انہون نے کئی مواقع خود بیان فرمائے ہین اور اسلئے یہ بات
سب مین انکے دوستون تک مشہور ہے کہ اون مین مادہ مردم شناسی ہرگز نہین ہے۔ اور انکی
اس عالی حوصلگی اور نیک طبیعت کا (بشرطیکہ بے اختیاری نہو) عاجز قائل ہے جزاہ اللہ خیر
الجزاء۔ وہ تو سبھی مقامات طبیعت و مذاق پسند پر ایسا ہی کرتے رہے ہین اور ابھی بشرط زندگی
خدا جانے آئندہ کیا کچھ کرینگے پھر مرزا صاحب کے پاس کچے کوٹھون مین رہنا کیا تعجب والوکھی بات
ہے ؟ ۸۔ یہ امر ضرور غور طلب و قابل لحاظ ہے کہ مولویصاحب کو مرزا صاحب کی صحبت سے کیا
فیض اور کسقدر روحانی ترقی ہوئی سو درحقیقت اوسکا اصل حال تو خود مولویصاحب ہی کو معلوم ہوگا
سوا انکے دوسرا جو کوئی کہیگا وہ ظاہری حال پر نظر و قیاس کرکے کہیگا سو ظاہری حال سے تو کچھ
روحانی ترقی دکھائی نہین دیتی بلکہ بجائے ترقی کے اونکی پہلی حالت سکنت کہ باوجود وسعت
کے بھی ریل کے سوم درجہ مین بمعیت غربا سفر کرنا۔ فروتنی ایسی کہ بیمارون وغیرہ سے نہایت
رفق و خلق سے پیش آنا زہد بظاہر ایسا کہ خورونوش لباس وغیرہ کی کچھ پرواہ نکرنا۔ انابت الی اللہ و
اخلاص ایسا کہ انکے ہر امر و حالت وعظ وغیرہ مین اوسکا نمایان اثر جو صدق کا خاصہ ہے ظاہر
ہونا طالبعلمون پر ایسی شفقت کہ اونکو اپنے پاس سے امداد فیس و پارچات دینا اور انکے سخت سست
کہنے پر بھی تحمل و بردباری سے پیش آنا وغیرہ۔ سو اب بظاہر توان سب خلاف حسنہ مین کمی دکھائی
دیتی ہے کہ بجائے سکنت کی طبیعت مین ایسی تعلی شروع ہوگئی ہے کہ (۱) مخلص خادم دوستون کو
افغانہ زنگ والے کہدیتے ہین ورا سے خلاف نفس پر انکی سب خدمات و احسانات فراموش کرکے ان لا الہ
الا اللہ کہنے والون سے ترک ملاقات کرتے ہین۔ گو وعظ خوش اخلاقی اور اچھی طرح ملنے کی تاکید کا کرتے ہین
(۲) طالب علمون سے بجائے نرمی کے سختی سے پیش آتے و جھڑکتے ہین (۳) جواب کیلئے ٹکٹ لگا ہوا
کہنے و جوابی کارڈ بھیجنے پر بھی مسائیل کا جواب مشکل سے دیتے ہین اور دیتے ہین تو ناتمام و نعیب
(۴) ایک شخص نے تصویر کا مسئلہ پوچھا تو کہدیا کہ یہ بہت آسان ہے اور کاغذ کی کمی
(۵) معاملات مین جو خرابی و قسط کے عالمین حق العباد ادا کرنیکے فکر کرنیوالون سے انکی
ہے۔ (۶) اللہ جل جلالہ نے قرآنمجید مین جو فرمایا ہے اعدلوا ھو اقرب للتقوی واتقوا اللہ ان
اللہ خبیر بما تعملون۔ واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعہد اللہ اوفوا۔ ان اللہ

Marfat.com

یامر بالعدل والاحسان الخ ان کے عملدرآمد وصفت عدل و احسان مین باوجود روز قرآن مجید
پڑہنے کے مولویصاحب نے یہ ترقی کی ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کی مخالفت مین سختی و درشتی
و تیز کلامی کرے انکو تو کچھ نہین کہتے لیکن جو نرمی و ملائمت سے مرزا صاحبکو حضرت و جناب
خطاب کر کے مہذبانہ مدلل آیات قرآنی و احادیث شریف انکی دعاوی کی حقیقت و صلیت
ظاہر کرے تو ایسی مہذب مدلل و ملایم تحاریر پر ناراض و خفا ہوکر انکی مخالفت پر مستعدی ظاہر
کرتے ہین جیساکہ غایت المرام مصنفہ قاضی سلیمان صاحب کی نسبت اور شمس الہدایہ مصنفہ
پیر مہر علیشاہ صاحب کی نسبت مولویصاحب نے کیا ہے۔ شمس الہدایہ کے دیکھنے کا اتفاق عاجز
کو بھی اخیر جولائی سنہ ۱۹۰۰ مین ہوا ہے نہایت متانت و نرمی سے با دلائل محققانہ لکھی ہے لیکن
معلوم مولویصاحب بجائے ویسا ہی مدلل و معقول جواب دینے کے ناراض کیون ہوتے ہین؟
۷۔ صداقت اخلاص و معرفت کی اثر کا یہ حال ہے کہ مولویصاحب نے ۲ - جولائی سنہ ۱۹۰۰ کو لاہور
مین مضمون مساک باران پر وعظ مین اول تو رجماً بالغیب ایک مدعی امام الزمانی مفتری
علی اللہ کے صادق ہونیکی نسبت بہت قسمین کہا کر بعد لمبی چوڑی تقریر کے کہا کہ جتبک
تمام مسلمان مرزا صاحب کو امام وقت نمانینگے ہرگز بارش کا موہنہ نہ دیکھینگے اور کئی اور بلیات کا نشانہ
بنینگے" جیساکہ اخبار لائل پور گزٹ ۱۶ - جولائی سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۳ پر بعنوان "ہر فرعونے راموسے"
معہ تردید درج ہے (بلکہ بعض سامعین نے تو اونکا بجائے بارش کی خاک و گرد و بجائے ٹھنڈک کے
آگ برسنا بیان کرنا بھی بتلایا ہے) سو اُسکی نسبت مختصراً یہ عرض ہے کہ ارحم الراحمین نے اپنی
عاجز مخلوق کو مولویصاحب کی اغوا و تذبذب سے بچانیکو ایسا فضل و کرم کیا کہ مولویصاحب کے
لاہور سے رخصت ہوتے ہی باران رحمت کا نزول شروع ہوگیا۔ اور الحمد للہ علی احسانہ کہ انکی
اس وعظ و تشریف بری کی بعد اخیر جولائی تک چھہ مرتبہ بارش ہوئی اور زیادہ فضل و رحمت
الٰہی کی امیدواری ہے۔ الحمد للہ تعالی کہ مولویصاحب نے اپنی تذکیر مین رحمت الٰہی کی نفی کا پہلو
لیا اگر اسکے برعکس فرماتے تو شاید غریب عاجز مخلوق کو تکلیف ہوتی۔ کیونکہ انکے امام
کے خلاف کتاب اللہ و سنت دعاوی کے سبب انکی اکثر باتین اُلٹی ہی ظہور پذیر ہوتی ہین
چنانچہ سال گذشتہ مین مرزا صاحب نے جو اشتہار دیا تھا کہ بارش ہوگی اگر بارش نہوئی تو ہمارے

Marfat.com

مریدون پر رحمت نازل ہوگی" اسکا بھی اُلٹا ہی اثر ہوا تھا کہ بارش کا خوب امساک ہوا۔ اور
مریدون پر یہ رحمت ہوئی کہ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور کی نوٹس پر رات بھر اشتہار مرہم عیسیٰ کو
بازارون گلیون و کوچون سے اُتارنے مین حیران و سرگردان رہنے۔ اسیطرح طاعون سے بھی
جسکی اشتہاری میعاد انتہائی مقررہ مرزا صاحب سرما گذشتہ مین ختم ہوگئی بفضلہ تعالیٰ و تقدس
امن و امان رہی۔ لہذا اگر مخلوق الٰہی کی خیرخواہی کی مخالف ہی بیان فرمایا کرین تو بحق
مخلوق بظاہر مفید ہی کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ اپنی عاجز مخلوق کو ضلالت
سے بچانیکی خاطر کذاب و مفتری کے خذلان کیلئے برعکس ہی اُسکی امور ادعایہ کا ظہور فرماتا
ہے۔ ۹۔ بلکہ اونکی حالت کا تنزل تو اسی سے عیان ہے کہ باوجود مولوی عالم فاضل مفسر
محدث مصنف مناظر۔ حافظ قاری حاجی حکیم (یعنی طبیب) وغیرہ وغیرہ لقب پانیکے انکو
آیہ شریف اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ الخ کے مشہور و معروف معنے
و تفہیم کی طرف توجہ و التفات ہی نہیں ہے۔ چہ جائیکہ حدیث شریف من رای منکم منکراً فلیغیرہ
بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان پر اونکو عمل
کی جرأت ہو۔ عاجز اونکے ادب پر معاذ اللہ اعتراض نہین کرتا۔ کیونکہ عاجز کو تو خود الہام ہوچکا
ہے ۵ از خدا خواہیم توفیق ادب + بی ادب محروم ماند از لطف رب + مگر وہ ہی ادب اور
اوسیقدر جیسا ہادی علیہ الصلوۃ والسلام نے تعلیم فرمایا ہے اور جسکی تعمیل و پیروی کرکے سیدنا
امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جنکی اولاد مین ہونیکا مولویصاحب کو دعویٰ
و فخر ہے) عالی مدارج پر فائز المرام ہوئے۔ اور جیسا ادب آنحضرت صلعم کا وقتاً فوقتاً وہ کرتے
رہے امید کہ مولویصاحب کو معلوم ہوگا۔ ہان باطن کا عالم الغیب والشہادۃ واقف و دانا ہے
کسی دوسرے کو کیا خبر کہ مولویصاحب قبل از ملاقات و صحبت مرزا صاحب اول اپنی نورانی حالت
حالتین ہمیشہ اپنی ساتھ رکھتے تھے اور اب ترقی کرکے اخفاء حال کی خاطر جو بعض فقرا ملامتیہ
کی حالت ہوتی ہے۔ (گو سلسلہ تعلیم نبوت مین جس کا مرزا صاحب کے ہان دعوے ہے اس اخفاء
حال کی کچھ ضرورت نہین) مولویصاحب بھی اسیطرح اس فیض و برکت وغیرہ کو جو مرزا صاحب
کی صحبت سے حاصل فرمایا ہے بروقت سفر اوسجگہ قادیان چند عرصہ کیلئے چھوڑ آتے ہون۔ واللہ

Marfat.com

اعلم بحقیقت الحال و المآل - ۱۰- اللہ تعالےٰ مولویصاحب کا ہادی ہو اور امید کہ وہ غفور و شکور انکی
اخلاص کو ضایع نکرے بشرطیکہ وہ ذخیرہ معارف کی تعریف کا علمی گھمنڈ چھوڑ کر صدق دل سے
ارشاد الہی الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ - کو نصب العین رکھکر قرآن مجید و
حدیث شریف کی تفسیر و تشریح مین صحابہ تابعین و سلف صالحین کا اتباع مد نظر رکھین اور
فلسفیانہ و حکیمانہ مذاق کی مداخلت نکرین - نیز مسیح علیہ السلام کی تحقیر - بے ادبی - و کاوش سے
جسکے درپے ہین باز رہین اور اپنے سینہ کو اس کدورت سے پاک صاف کرین ۱۱- چونکہ مولویصاحب
کی عاجز سے بہی چندی محبت رہی ہے عاجز کو دعا کرنیکے واسطے زبانی کہتے و خطوط بہیجتے رہے
جنکی عاجز تعمیل کرتا رہا - اور اب یہان بہی جو کچھ لکہا ہے اوسی ملاقات و محبت کے سبب اخلاص سے
مولویصاحب کی خیر خواہی و مخلوق الہی کی نفع رسانی کی نظر سے لکہا ہے جیسا کہ حدیث شریف
مین بہی حکم ہے ان احدکم مرآت اخیہ فان رای بہ اذی فلیمط عنہ - المومن مرآۃ المومن اخو
المومن یکف عنہ ضیعتہ و یحوطہ من ورائہ - اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے رحم اللہ امرأ
اھدی الینا عیوبنا - ابو طالب سے مروی ہے - ان عمر خطب الناس فقال انشد اللہ عبدا علم
فی عیبا الا اخبرنی بہ لھذا مولوصاحب کو بہ دعوی عمری المنصب حسب روش و عادت سیدنا عمر رض عاجز
کی اس خیر خواہی و خدمت پر خوش و راضی ہونا چاہیئے اور اگر کوئی لفظ یا جملہ مولویصاحب کو ناگوار
یا باعث ناراضی خاطر ہو تو عاجز کو اسکے جایز و شرعی معافی کا خواستگار ہو نہین کچہہ تامل نہوگا
انشاء اللہ العزیز - ۱۲- قادیان مین جب عاجز کے الہامات مطالعہ فرما رہے تہے تو فرماتے تہے کہ مین
دیکھتا ہون کہ خطابات موسی و عصا تو الہامات مین ہین لیکن انکا پتہ نہین لہذا (نشان و اثر
نظر نہین آتا) لہذا مولویصاحب کا یہ تردد رفع کرنیکے لئے عاجز عرض پرداز ہے کہ مولویصاحب
عاجز و رفیق کی لیاقت و استعداد علم سے تو خوب واقف ہین کہ خیر ہی خیر ہے پس اب اس کتاب
عاجز پر نظر عمیق ڈالکر غور فرمادین کہ یہ کام اور یہ تحریر عصاء موسی علیہ الصلوۃ و السلام کا کام ہے
یا نہ ؟ یعنی جو عصا موسی علیہ السلام عاجز نے ایک رؤیا مین اپنے ہاتہہ مین دیکہا تہا ؟ کیونکہ بے بضاعتی
عادت خاموشی خلوت پسندی - نفرت شہرت - رغبت گمنامی کے سبب عاجز کو تو اپنے و رفیق جیسے ہیچکارہ
و نالائق سے اسقدر و ایسی تحریر ہونا عجائبات و قدرت الہیہ ہی معلوم ہوتا ہے - ۱۳- مرزا صاحب

Marfat.com

جب مولویصاحب کو ایسا جلیل الشان فاضل تمام جہان کی تفسیرین اپنے پاس رکھنے والا اور ایسا ہی انکے دلمین ہزارہا قرآنی معارف کا ذخیرہ جانتے اور بیان فرماتے ہین اور خود بدولت کا دعویٰ بھی اشاعت قرآن مجید و اعلاء کلمۃ اللہ و فیضرسانی خلق اللہ کا ہے تو پھر مرزا صاحب مولویصاحب کو قرآنی حقائق و معارف سنانے اور قرآنی فیضرسانی کیلئے لاہور آنکر قرآن مجید پڑہنے و پڑہانیکی اجازت کیون نہین عطا فرماتے ہے حالانکہ لاہور والے شائقین کئی دفعہ علے التواتر اوس فیض کیلئے متعدد درخواستین و عرائض بھی ارسال خدمت کر چکے ہین اور آپنے وعدی بھی فرمائے مگر نہ معلوم کہ اونکو قلیل عرصہ کیلئے بہی مولویصاحب کی غیر حاضری و مفارقت کیون گوارا نہین ؟ باوجودیکہ دعویٰ یہ ہے کہ فراہمی و کثرت جماعت کیواسطے کسی دوسرے کی موجودگی و توسط کی آپ کو کچھ پرواہ نہین - ۱۴- پھر مرزا صاحبکا مولویصاحب پر ایک احسان یہ ہے کہ انہی رعایت سخن و پاسخاطر سے یوزآسف یعنی فرضی مسیح علیہ السلام کی قبر کو جسکی تشریح قاضی فضل احمد صاحب نے اپنی کتاب کلمہ فضل رحمانی مین خوب لکھی ہے اور جسکو اولاً مرزا صاحب نے بلاد شام مین قرار دیا تہا اب بخلاف تحریر سابقہ خود اوسکو کشمیر مین ہی رہنے دیا اور اپنی زبانی قوت جاذبہ و قدرت کاملہ سے اوسکو مثل منارہ دمشقی قادیان مین نہین کھینچ لیا ورنہ ایسا کرنا کیا مشکل تھا کیونکہ روپیہ جسپر بزعم مرزا صاحب کھیلونکا مدار ہے بقول مرزا صاحب اب بہت آتا ہے - اونکی قبر کو بھی اگر کسیجگہ قادیان مین قرار دیدیتے - تو گواہ بہت مہیا ہو جاتے - کتبہ بھی نکل آتا بلکہ ان سب سے بڑہکر شاید بتدبیر مرزا صاحب خود صاحب قبر بول اوٹہتی کہ ہان مین مسیح ابن مریم ہون اور آپ میرے جانشین ہین اور پھر اس معجزہ یا کرامت مرزا صاحب مین چون و چرا کی گنجایش بھی بہت نہوتی - کیونکہ تاریخ یونان و ہندوستان مین اس امر کے ثبوت کیلئے کئی نظائر موجود ہین - بہت آدمی مطلق خوار بے بنا بزرگان کی خانقاہین جہان چاہتے ہین بنا لیتے ہین جنسے اونکی اپنی اور عام لوگون کی اوقات بسری بھی ہونے لگتی ہے چنانچہ عاجز نے بچشم خود ایسی قبرین اپنے سامنے بنتی دیکھی ہین اور یہان تو کسی موجودہ قبر کا فقط نام ہی بدلنا پڑتا - ۱۵- مولویصاحب فرماتے تھے کہ انکا عقیدہ دربارہ وفات مسیح علیہ السلام سرسید والا ہی تھا لیکن اسوقت مرزا صاحب کے عدم اتفاق

Marfat.com

کے باعث وہ گویا تقلیداً ساکت ہین تو اس لئے بپاسخاطر مولویصاحب کیا مرزا صاحب ضروری
نہین سمجھتے کہ خود بدولت بھی اپنے عقیدہ ولادت مسیح علیہ السلام کو مولویصاحب کے ساتھہ موافق
فرماکر عوام پر اوسکا اظہار فرماوین؟ تاکہ انکی پیدائش مین خلاف نیچر بے پدری کی خصوصیت
نرہکر اونکی موت کی ساتھہ مطابق ہوجاوے اور اُنکی حالت ولادت و وفات مین مرزا صاحب کے نزدیک
کوئی خصوصیت و نقیض نرہے؟ جب مرزا صاحب ایسا کرینگے تو پھر امید ہے کہ مولویصاحب علاوہ
زن و فرزند روپیہ آبرو جان تمام آپ کا ملک لینے کو باقی رہا سہا دین و ایمان بھی خود
بدولت پر قربان کردینگے اور ایسی ہی اطاعت موافقت و خدمات پر خیال کرکے مرزا صاحب نے
نشان آسمانی صفحہ ۴۵ و ۴۶ پر مولویصاحب کی غلامی و عطیہ تین ہزار روپیہ پر خوش ہوکر مثل شاعر
مولویصاحب کی تعریف کرکے فرمایا ہے ؎ چہ خوش بودے اگر ہریک ز امت نوردین بودے *
ہمین بودے اگر ہر دل پر از نور یقین بودے * مرزا صاحب کی خوشی تو اس مین ضرور ہے کہ ہر ایک نوردین
جیسا خادم اور جان و مال سے ہماری خدمت کرنیوالا ہی ہو لیکن خالق پاک نے مخلوق کو وقد
خلقکم اطوارا خلق کرکے ہر امر مین مساوات نہین رکھی اور اسلئے جہان مولوی نوردین صاحب
جان و مال سے خدمت کرنے والے ہین وہان ایسے بھی ہین کہ صرف باتین بناکر اور ہا ہا کہکر اپنی
خدمت ہی کرائین اور خرچ کوڑی نکرین۔ اور وقد خلقکم اطوارا کے اول اللہ جل جلالہ کیا عمدہ
ارشاد فرماتے ہین ما لکم لا ترجون للہ وقارا جسکا کیسا صاف مطلب ظاہر ہے کہ تم فانی اشیا
و فانی انسانون پر کیا تمنائین و امیدین کرتے ہو کہ وہ ایسے ہوتے تو کیا خوش ہوتا۔ تمکو کیا ہوگیا
کہ تم اللہ عز و جل علی کل شئے قدیر کا وقر کیون نہین کرتے جو سب کچھہ کراکر دینے والا ہے؟ مرزا
صاحب اسپر توجہ فرماوین۔ ۱۶۱۔ اسوقت نشان آسمانی کو دیکھتے ہوئے عاجز کی نظر صفحہ ۲۴
کی ضروری گذارش پر جا پڑی جسمین لکھا ہے کہ آگے تو ہماری صرف بیرونی مخالف تھے او
فقط بیرونی مخالفت کی ہمین فکر تھی اور اب وہ لوگ بھی جو مسلمان ہونیکا دعوی کرتے
ہین بلکہ مولوی و فقیہہ کہلاتے ہین سخت مخالف ہوگئے ہین"۔ اسکے مطالعہ سے مرزا صاحب کا
الہام لا تثریب علیکم الیوم جو غالباً اونہونے بمقام ہوشیار پور ۱۸۸۶ء مین بتلا کر فرمایا تھا
کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مخالف اب موافق ہوجاوینگے"۔ یاد آگیا اور خیال آیا کہ اب جو دشمن بڑھ

Marfat.com

کے بعد بخلاف الہام ۱۸۸۶ء جنوری ۱۸۹۶ء کی چھپی ہوئی کتاب میں مرزا صاحب نے سخت مخالفت کا اقرار کیا ہے اور اسوقت الہام کی سند پر کہا تھا کہ اب مخالف موافق ہو جاوینگے۔ تو یہ پیشگوئی و تفہیم بھی مرزا صاحب کی کیسی پوری و صحیح ہوئی؟ مرزا صاحب اپنی تفہیمات پر غور فرماوین کہ کیسی درست اور صحیح ہوتی ہین کہ آپ مغرب کو مشرق ہی سمجھتے ہین۔ ۷ مرزا صاحب کا اجنبز پر مولویصاحب کی پیروی کرنیکی نصیحت فرمانے سے اونکی مراد بیعت و مریدی مین داخل ہونا ہی معلوم ہوتا ہے سو اسکی نسبت پہلے عرض کر چکا ہون کہ بباعث ممانعت شیخ عربی والہامی منامی و وجدانی معذوری و مجبوری ہے۔ طرفہ تر یہ کہ طالبان مولے عزوجل و مشتاقان دین متین تو اپنی اطمینان و نجات کی خاطر خود پیر و مرشد کے خواہان و جویان ہوتے ہین لیکن یہان برعکس و سچے مرزا صاحب جو مریدان و طالبان کی ذرات طلب و تلاش و فکر ہے۔!!

فصل ۱۰۹۔ ضرورۃ الامام۔ صہ ۲۹ و ۳۰۔ ہمارے عزیز اور دوست ملہم صاحب یاد رکھین کہ وہ ان خیالات مین سخت درجہ کی غلطی مین مبتلا ہین اگر وہ اپنی الہامی طاقت سے پہلے مولویصاحب موصوف کو قرآن دانی کا نمونہ دکھلاوین اور اس خارق عادت کی چمک دکھلا دے نوردین جیسے عاشق قران سے بیعت لین تو پھر مین اور میری تمام جماعت آپ پر قربان ہے کیا چند ناشناختہ الہامی فقرون کے ساتھ کہ وہ بھی اکثر صحیح نہین یہ مرتبہ حاصل ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے تئین امام الزمان خیال کرلے عزیز من امام الزمان کے لئے بہت سے شرائط ہین تب ہی تو وہ ایک جہان کا مقابلہ کر سکتا ہے ؎ ہزار نکتہ باریکتر ز مو اینجا است ✦ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ✦

جواب۔ سخت درجہ کی غلطی تو بخیال مرزا صاحب ان سے عدم موافقت ہے جس مین عاجز معذور ہے الہامی طاقت سے قرآن دانی کا نمونہ دکھلانیکا سوال بھی ایسا ہی ہے جیسا اور لوگ مرزا صاحب پر کیا کرتے ہین اوسکو تو خود بدولت ناپسند فرمایا کرتے ہین لیکن یہان نہ ہر چہ برخود مپسندی بدیگران مپسند ارشاد و الذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد احتی یحب لاخیہ المسلم ما یحب لنفسہ کو نظر انداز کرکے عاجز پر وہی سوال بلا تامل فرما دیا۔ مرزا صاحب یہہ تو فرماوین کہ الہام وغیرہ الہی امور اپنے اختیاری ہین کہ مداریون کی طرح جو کسی نے کہا

اور مانگا فوراً کر دکھایا۔ ؏ اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین ۔ یہہ آیت عاجز کو خواب مین مرزا صاحب کے نازیبا کلامی پر الہام بھی ہوئی ہے ۔ ۲ ۔ کبھی مرزا صاحب عاجز کو ایک جلسہ مین سورۂ اخلاص کے حقائق معارف بیان کرتے جس سے ہزار درجہ بڑہکر خود بدولت بیان نہ کر سکین اور کبھی مولوی عبدالکریم کے حقایق معارف کی ہزارم حصہ کی برابر بیان کرنے مین عاجز کو عاجز جاننے مین حلف اوٹھاتے اور کبھی مولوی نوردین صاحب کو ایک سیپارہ پڑہانے اور کبھی الہامی طاقت سی قرآن دانی کا نمونہ دکھلانیکو اور کبھی خارق عادت کی چمکار سے بیعت لینیکو فرماتے ہین جائے غور ہے کہ یہ طلب آیات کیسے مشابہ ہی یا نہین جیسا کہ قرآن مجید مین اللہ جل جلالہ نے طلب آیات والون کے قول نقل فرمائے ہین مثلاً لولا انزل علیہ آیات من ربہ ۔ ؏ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل و عنب فتفجر الانہار خلالہا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملئکۃ قبیلا او تکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرءہ وغیرہ ۔ انکی جواب تو ماشاء اللہ مرزا صاحب کو اسید معلوم ہو نگے کیونکہ آیات طلبی پر جنگ مقدس تاریخ ۲۶ ۔ مئی ۹۳ء صفحہ ۲ مین مرزا صاحب نے ؏ قل انما الآیات عند اللہ سی شروع کرکے پہر صفحہ ۲۱ و ۲۲ مین لکہا ہی کہ نشان دکھلانا اقتداری طور پر انسان کا کام نہین ہے بلکہ خدا تعالی کے ہاتہہ مین ہی " اور پہر یہ کہکر کہ میرا دعوی خدائی کا ہے اور نہ اقتدار کا اور مین ایک مسلمان آدمی ہون جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہون اُسے وہی انجیل متی باب ۱۲ آیتہ ۳۸ و ۳۹ و باب ۱۶ آیتہ ۳ و ۴ والی انجیلی جواب ہی دیکر اونکو ٹالا تھا جس مین کہا ہے کہ اُس زمانہ کی بد اور حرامکار لوگ نشان ڈہونڈہتے ہین ۔ الخ " لیکن یہان عاجز مسلمان متبع قرآن مجید پر ویسی ہی اقتداری نشان دکھلانیکو بار بار زور ڈالا یہ عجب انصاف ہے ۔ خیر یہ بھی غنیمت ہی کہ مرزا صاحب نے ؏ ارنا اللہ جہرۃ والا سوال جو موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر ہوا تہا ابھی نہین کیا ۔ اگرچہ اُسکا جواب بھی قرآن مجید مین موجود ہے ۔ ۳ ۔ مرزا صاحب خود بدولت کی الہامی طاقت اور خارق عادت کی چمکار کی طرف بھی خیال و غور فرماوین کہ عاجز اور عاجز کے رفیقان کیواسطے خود بدولت نے سالہا سال سے کسقدر توجہ کی اور زور لگایا ۔

ف۱ مین اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ جاہلون [مین سے] ہو جاؤن ۱۲

ف۴ کہہ سوا اسکی نہین کہ نشانیان اللہ تعالی کے پاس ہین ۱۲

Marfat.com

اور عاجز کو پیغام بھی اپنے خاص مریدوں کی معرفت بھجوائے کہ "تمہاری علیحدگی بیعت کی
باعث اور بہت لوگ بھی ہمارے ہو رہے ہیں"۔ اور مولوی نوردین صاحب بھی ہمیشہ انجمن کے ساتھ
گاڑھی ملانیکی بہت ہی تاکید فرماتے رہے اور ملاقات گذشتہ ستمبر ۱۸۹۹ء پر بھی جسکا نتیجہ ظہور
رسالہ ضرورۃ الامام ہے مرزا صاحب نے عاجز کے مطیع کرنیکو بہت ہاتھ پاؤں مارے اور زور
لیاقت خرچ کرنے میں کچھ کسر نہ رکھی۔ پھر فرماویں کہ اسکا نتیجہ و اثر کیا ہوا؟ اور عاجز تو کسی قسم
کا دعوی نہیں رکھتا لیکن مرزا صاحب کرامات اقتدار و اجابت دعوات کی کیسے مدعی ہیں کہ
بظاہر دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہے۔ ۴۔ یہاں پر اپنی صادق الحال شیخ کا حال یاد آگیا کہ
جب بوجہ جور مخالفین کے شہر سے باہر چلے گئے تو وہاں لوگ انواع انواع چیزیں لیکر جوق جوق
حاضر ہوتے تو اسوقت آپ نے دعا کی کہ یا اللہ من از تو ترا می خواہم بندگان را نمے خواہم اور
ادھر مرزا صاحب ہیں کہ بمصداق آیت یقولون ما لا یفعلون قول تو یہ کہ ؎ در دو عالم مرا عزیز
توئی + آنچہ می خواہم از تو نیز توئی۔ اور عمل یہ کہ اپنی جمعیت بنانیکے لئے لوگوں کو ورغلانے اور
پھسلانے میں خود بھی ہمہ تن مصروف رہیں اور دلالوں کو بھی مقرر فرما کر لوگوں کے پیچھے لگا
رکھیں عجائب معاملہ ہے۔ ۵۔ الہامی طاقت و خارق عادت کی چمکار خاصکر پیشگوئیوں کو
(اپنی قرارداد مندرجہ براہین احمدیہ کے مخالف) بڑا کمال قرار دیکر انکو دیکھنے دکھانیکے مرزا صاحب
عاشق تو بہت ہیں لیکن تقدیر الہی سے ان اپنی بنائی ہوئی میں اکثر ناکام ہی رہتے ہیں۔
دوسرے اہل اللہ کے نزدیک یہ دیکھنے دکھلانے و شیخی بگھارنیکے کام معصیت و شرک ہیں لہذا وہ
کبھی ایسی خلاف اخلاص و لغو امور کیطرف توجہ نہیں کرتے۔ چنانچہ عاجز کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ
فرمایا کرتے کہ این کار جوگیان است اور سوائے نیت حصول رضاء رب العالمین کسی اور فضول شغل
سے ممانعت فرماتے۔ اسکی مطابق مرزا صاحبکو یاد ہوگا کہ جب لودہانہ میں [illegible]
غزنوی رح کے مرید حافظ صاحب کو مرزا صاحب نے بطلب مدد [illegible] کیا تو جد و
دعا کرنیکو کہا تھا اور انہوں نے مرزا صاحب کا کہنا مانکر توجہ کی تو انکو فوراً معلوم ہوا اور [illegible]
ملا کہ یہ شرک ہے جو انہوں نے اسیوقت مرزا صاحب کو کہدیا تھا۔ مرزا صاحب خود بھی براہین کے
صفحہ ۳۰ میں لکھ چکے ہیں کہ اہل اللہ پیشگوئیوں سے نہیں بلکہ معرفت اپنی توکل خارق عادت

Marfat.com

کامل محبت۔ انقطاع تام۔ صدق وثبات۔ انس باللہ۔ شوق وذوق۔ غلبہ خشوع وخضوع۔ تزکیہ نفس۔ ترک محبت دُنیا۔ لاثانی تقوےٰ وطہارت۔ انشراح صدر وغیرہ سے شناخت کیجاتے ہین۔ پیشگویان انکا اصل مطلب نہین۔ ملخصاً۔ اور حق بھی یہی ہے کیونکہ اگر پیشگویان وامثال ان پر دینداری وتقرب الی اللہ کا مدار ہوتا تو جنم پتری بنانیوالے پنڈت جوتشی۔ جوگی۔ رمال۔ سادہو وغیرہ وہی عارفان باللہ ومقربان آلہی ہوتے کیونکہ انمین بروئے حساب ہندسہ قیافہ قیاس عمل مشقت خلاف نفس وغیرہ وسائل ناجائز پیشگویون کا مادہ وسامان اکثر ہوتا ہے اور مرزا صاحب کی نسبت انکی پیشگویان بدرجہا بہتر وزیادہ معتبر نکلتی ہین جیساکہ یہ امر بہت انسانون وعاجز کا تجربہ شدہ ہے اور یہ امور کچھ قابل قدر بھی نہین ہین۔ اس جگہ اُن امور واقعات سے بحث نہین ہے جنکو وہ ذات پاک علیم وخبیر وعلی کل شئے قدیر خود بخود اپنے فضل وکرم سے اپنی عاجز ومنین بندگان پر بلا درخواست کشف فرماوے اور کھولدے۔ کیونکہ اُن مین نہ اون بندگان کی کچھ درخواست وآرزو ہوتی ہے اور نہ اُنکا کچھ دخل وتراش خراش لہذا اسمین کیسی کیلئےشیخی؟ ۶۔ عاجز تو بندگان آلہی کو اپنے اوپر قربان ہونے دینا ہرگز ہرگز گوارا نہین رکھتا بلکہ حد سے زیادہ تعظیم وتکریم مرزا صاحب کی جو انکی مریدین کرتے ہین اور مرزا صاحب عالی حوصلگی وخوشی سے ارشاد وہدایت قرآنیکو نظرانداز کرکے اوس غلو وتعظیم کو پسند وگوارا فرماتے اور انکی نفوس کو مع لوازم کے اپنا ملک اور خود بدولت کو اونکا مالک قرار دیتے ہین عاجز ایسی تعظیم کو خلاف شرع ہونیکے باعث اور بندگان آلہی کی نفوس کی مالکی کو شرک وناجائز سمجھکر اُس سے بہت متنفر ہے کیونکہ یہ مخالف ومنافی نسبت عبودیت ہے۔ ۷۔ مرزا صاحب نے ابھی صفحہ ۲۷ و ۲۸ پر حقائق معارف وآسمانی برکات کے عوض اپنا ہاتھ دینے وخود مع جماعت کی بیعت کرنیکی مستعدی ظاہر کی اور اعراض کرنیوالیکو بدذات کہا جسکا ذکر فصل ۹۸ و ۹۹ مین ہوا ہے اور اب یہان یہ شرائط پیش کرتے ہین کہ پہلے مولوی نورالدین کو ایک سپارہ پڑھاؤ۔ قرآندانی کا نمونہ دکھلاؤ۔ وخارق عادت کی چمکار سے اوس سے بیعت لو وغیرہ۔ سبحان اللہ کیسی استقامت وراستبازی ونیک نیتی ظاہر ہورہی ہے۔ ۸۔ الہامات جب آیات قرآنی ہون اور مزید بران اوسیطرح پورے واقع بھی ہوتے رہین بلکہ مرزا صاحب خود انکی عملاً تصدیق کرین۔ اور ہون بھی بےشمار پھر اونکو چند۔ ناشناختہ۔ الہامی فقرے وغیر صحیح وغیرہ کہنا کیونکر صحیح ہوا؟

Marfat.com

کیا اسلئے کہ وہ سوائے مرزا صاحب کبھی ور عاجز کو ہوئی ؟ ہان عرصہ کی بعض الہام (یعنی ملاقات گذشتہ ستمبر ۱۸۹۸ء سی پہلی ۱۸۹۹ء) کے کچھ کچھ من وجہ ناشناختہ تھے جیسے ان تصبک حسنۃ تسؤھم - فتزل قدم بعد ثبوتہا - کانوا قوما عالین - ان ترن انا اقل منک مالا و ولدا ففررت منکم لما خفتکم - ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم - ساوریکم ایتی فلا تستعجلون - لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار - سینالھم غضب علی غضب یہان لفظ ظلموا بڑا غور طلب ہی قرآن مجید مین اللہ تعالے فرماتا ہے ان الشرک لظلم عظیم سو مرزا صاحب نے جبقدر شرک فی الالوہیت و شرک فی النبوۃ مین غلو کیا ہی محتاج بیان نہین - قل اللہ ای ودبی لتنبؤن بما عملتم - ما منا من شہید - تاللہ لاکیدن اصنامکم - قل ھل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الخ - انھا لشرذمۃ قلیلون - ما قدروا اللہ حق قدرہ - بیت چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد * میلش اندر طعنۂ پاکان کند * لو ما تاتینا بالملئکۃ وھم شاھدون الربک البنات ولکم البنون کیف تحکمون - خادم کو مخدوم نہین بنانا چاہئے - رددنا اسفل سافلین - کرمنا بنی ادم جعلتہ کالرمیم - خدا تجہہ پاس تو ڈہونڈے جنگل مین * ڈہنڈورا شہر مین لڑکا بغل مین * یہ دو ہے سے فقط کام تو رکھ * اس سوا اور کسی کام سی کام نہ رکھ ان دو اخیر شعرون مین مرزا صاحب سی انقطاع کی کیسی صریح تعلیم ہے جنمین صاف طور سی بتلایا گیا ہے کیونکہ ہم تو مرزا صاحب و انکی جنگل قادیان کو حسن ظنی سے جائے امید سمجھتے تہے اسلئے اُسکی بالکل ویران ہونے اور اپنی غلط خیالی پر اطلاع دیگئی علی ہذا القیاس دوسرے شعر مین مرزا صاحب کے طرف التفات اور اونکی تالیفات کا شغل توجہ ماسوی اللہ مین داخل کیے گئے - اور یاد مولی کی تاکید - اور اسیطرح خدا تجہہ پاس کہکر جو قریبا نحن اقرب الیہ من حبل الورید کا ترجمہ ہے تاکید فرمائی گئی - پھر الہام ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا - جس سے ظاہر ہے کہ اول بہت قابل تعظیم و توجہ و مرجع خلایق جو لوگون کے لئے بنایا گیا وہ وہی ہے جو مکہ مبارکہ مین ہے نہ جیسا کہ مریدین مرزا صاحب نے اوس اصل بیت و قبلہ مکہ معظمہ دلیکو فراموش کرکے مرزا صاحب و انکے مکان کو قبلہ و کعبہ قرار دیا ہے - اسمین بھی مرزا صاحب کے اعتقادات وغیرہ کی طرف ملتفت ہونے سے ممانعت ہی - سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یہ سب اور دیگر چند الہامات جو اول عاجز کو بایں وجہ کچھ ناشناختہ تھے کہ حسن ظنی سے انکا محل تعلق و مخاطب مرزا صاحب کو کہنے مین تامل تھا لیکن اب مرزا صاحب نے مہربانی و احسان فرمایا کہ عند الملاقات اول اپنی تقریر مین اور پھر رسالہ ضرورۃ الامام وغیرہ مین سب کا خود بدولت کو مخاطب محل و مصداق ہونا ثابت و ظاہر فرما دیا جس سے یہ سب ناشناختہ شناختہ ہو گئے۔ ہداہ اللہ تعالیٰ ۔ ۹ ۔ امام الزمان کسی اور عاجز کا ہونا مرزا صاحب تو بیشک بہت ناپسند فرماتے ہین لیکن بفحوائے ارشاد وان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ۔ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اوس خالق مالک قادر عز و جل کے کارخانہ مین کسکو دخل ہے؟ یہ سب کچھ اوسکی ہاتھ مین ہے اسکو اختیار ہے جسکو جب چاہے بنا دیوے اور سرافراز فرماوے اور بنے ہوئے کو اوسکی نالایقی تکبر و تعلی وغیرہ جرائم کے سبب بگاڑ دے ۔ عاجز تو ہر طرح راضی ہے کسی طرح کا کچھہ عذر نہین اگر کسیکی غلامی مین ڈالکر راضی ہووے تو وہ بادشاہت اور سلطنت تمام جہان سے بدرجہا اعلیٰ و اولیٰ ہے ۔ عاجز کو الہاماً بارشاد بھی ہوتا ہے تعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر مرزا صاحب کے ایک جاہل کے ساتھ مقابلہ کرنیکا ذکر آئندہ عرض ہوگا ۔ ۱۰ ۔ اخیر پر جو لکھا ہے ع ہزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست ۔ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ۔ اسپر مرزا صاحب توجہ کرین کہ زبانی دعاوی فضل و کمال و کبھی مثیل و کبھی موعود و کبھی کچھ کبھی کچھ بن بیٹھنے سی کچھ نہین ہو سکتا جبتک کہ انسان اپنی عبودیت مد نظر رکھکر سراپا عجز و انابت سی بدل و جان مطیع و فرمانبردار کتاب اللہ عز و جل و سنت رسول اللہ صلعم نہ بنے ۔

فصل ۱۱ ضرورۃ الامام صفحہ ۳ ملخصاً میری عزیز ملہم اس دو ہوتے مین رہین کہ فقرات الہامی اکثر اونپر وارد ہوتے ہین مین سچ سچ کہتا ہون کہ میری جماعت مین اس قسم کے ملہم اسقدر ہین کہ بعض کے الہامات کی ایک کتاب بنتی ہے ۔ سید امیر علی شاہ ہر ایک ہفتہ کے بعد الہامات کا ایک ورق بھیجتے ہین ۔ اور بعض عورتین ٭ میرے مصدق ہین وغیرہ (یہان مبالغہ سے بصیغہ جمع عورتین لکھکر پھر فقط ایک کا ذکر کیا کہ اوسکی الہام مین آپ کی نسبت غلطی کم ہوتی ہے) ایسا ہی کئی ملہم ہماری جماعت مین موجود ہین ایک لاہور مین ہی تشریف رکھتی ہین مگر کیا ایسی الہامات سی کوئی شخص امام الزمان کی بیعت سے مستغنی ہو سکتا ہے ۔

٭ یہ لیٹہہ والی مائی سلطان ماہ صاحب کی خاندان قادریہ سی متعلق ہین اور مرزا صاحب سے کبھی اونکی ملاقات بھی نہین ہوئی اور اُن سے کچھہ تعلق ہی اور معتبر ذریعہ سی معلوم ہوا ہی کہ اب اونکو بھی مرزا صاحب کی مخالف الہام ہوتے ہین جنکو مرزا صاحب کا مرید شایع نہین ہونے دیتا ۔

تخفیف فضل ۹ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہے ... ۱۰ ... ۱۱ ...

جواب - اگرچہ مرزا صاحب کے مریدین کی خوابون و الہامون کی کیفیت و ماہیت کسیقدر عاجز کو بھی معلوم ہی کہ مجازات استعارات و الہام کی تمیز سے بالکل بے بہرہ ہین اور انکو خواہ مخواہ ازروے کتب تعبیر کیسی ہی صریح مخالف کیون نہون متابعت ہوا و ہوس خود حقیقت پر ہی حمل کرتے ہین اور نعوذ باللہ اپنی اضغاث احلام کو قسیمہ الہام الٰہی کہنے کی جسارت کرتے ہین حالانکہ امیر المومنین و امام الملہمین عمر رضی اللہ تعالے عنہ جیسے جلیل الشان اکابر اسلام و صحابہ عظام اپنے الہامات کو خدا تعالی کیطرف منسوب کرنے سے حذر فرماتے تھے جنکا ذکر ہو چکا ہے لیکن مرزا صاحب کے مرید بیچارے بھی معذور ہین کیونکہ انکو خوبی قسمت سے پیر بھی ایسا ملا ہے جو بے رہبر و بلا پیر ہی کام چلاتا ہی باینہمہ کثرت ملہمین سے دل ما شاد و چشم ما روشن اللہ تعالے جلشانہ و عم نوالہ کرے کہ اور زیادہ ہون مگر حدود شرعیہ اسلامیہ کے پابند ہون اور یہ دولت سارے جہان کی کو نصیب ہو تاکہ زمین ظلمت و فساد اور غفلت و عناد سے پاک ہو جو عین علت غائی و مراد ہے معاذ اللہ عاجز خواہ مخواہ حسد کرے کے حدیث شریف ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب کے وعید کے نیچے کیون آوے - ۲ - عاجز کو یقین کامل ہی کہ اُس قادر قدیر کی رحمت ختم ہونیوالی نہین اور نہ کسی ایک ہی شخص کو بطور ٹھیکہ عطا ہو کر اورون کو اوس سے محروم کیا جاتا ہی مرزا صاحب کو اختیار ہے ایسا خیال فرماوین - عاجز کا تو ایمان ہے ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لہا و ما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ و ھو العزیز الحکیم - اور عاجز کو کسی کے مقابلہ سے کیا غرض بقول لنفسی ابکی لست ابکی لغیرہا لنفسی فی نفسی عن الناس شاغل - عاجز نے تو اپنے الہامات بہ تفصیل مرزا صاحب کو سنائے تھے لیکن معلوم ہوتا ہی کہ بباعث ناگوار گذرنے و تغیر حالت کے مرزا صاحب انکو توجہ سے نہین سن سکے تاکہ صحت و مقابلہ کا موازنہ صحیح ہوتا - ۳ - مرزا صاحب نے لاہور مین صرف ایک ہی رکھنا فرمایا ہی حالانکہ لاہور کے مریدین مین نصف درجن سے زیادہ مدعیان الہام مرزا صاحب باقی مریدین مدعیان الہام کو [illegible] خیال فرماتے ہین اگر وہ بھی واقعی راستگو و راستباز ملہمین ہین جیسے کہ مرزا صاحب اپنی جماعت کی بارہا تعریف فرما چکے ہین تو پھر اون بیچارون کو فہرست ملہمین مین قبول و شامل کیون نہین فرمایا گیا - کیا اونپر کسی قسم کا شک ہے؟

Marfat.com

۴- آخر پر مرزا صاحب کی بیعت سے استغناء کا باعث تو الہامات ہین جنکی مخالفت سے مرزا صاحب
خود ڈرا تے ہین کہ اس صورت مین انسان کے خاتمہ بد ہونیکا خوف ہے" اور پہر سالہا سال
کی ملاقات معاملات و تجارب بہی مانع ہین۔

فصل ۱۱- ضرورة الامام

- اور مجہے تو کیکی بیعت سے عذر نہین مگر بیعت سے غرض
افاضۂ علوم روحانیہ اور تقویت ایمان ہے اب فرمایئے کہ آپ بیعت مین کونسی علوم سکہلائینگے
اور کونسی قرآنی حقایق بیان فرمائینگے آپ آئے اور امامت کا جوہر دکہلائے ہم سب بیعت کرتے
ہین ۵ حضرت ناصح گر آئین دیدہ و دل فرش راہ ٭ پر کوئی مجہکو تو سمجہائے کہ سمجہائینگے کیا

جواب- اللہ اکبر مرزا صاحب کو کسی کی بیعت سے عذر تو درکنار خواب کی حالت مین بہی
جو بے اختیاری ہے کسی عاجز مخلص کا بے تکلف و بے ساختہ مجرد کہنا کہ مرزا صاحب بیعت کرلین
پسند تو کہان اُسکا مطلق سُننا بہی گوارا نہین ہوا چہ جائیکہ خواب سمجہکر اوسکی تعبیر کے لئے ذرہ
تامل و صبر فرماتے اور آرام و محبت سے فرماتے صرف اسی بات پر ایسے ناخوش اور ایسے برافروختہ
ہوکر غیض و غضب فرمایا کہ اُسے ایک خواب کے جملہ پر رسالہ لکہکر طرح طرح سے لتاڑا اور دہمکایا
کبہی اپنے مقابلہ کبہی اپنے مریدکے اور کبہی مولوی نورالدین صاحب کو سیپارہ پڑہانیکے واسطے للکارا
اور اب بہی اخلاص سے رضاء الہی کیلئے نہین بلکہ امامت کا جوہر دیکہنے کے لئے منکرین متقابلین عنت
حق فاتنا بما تعدنا کہنے والون کیطرح کہدیا کہ آئے امامت کا جوہر دکہلائیے" (جسکا جواب قرآن مجید
مین ہے قال انما یاتیکم بہ اللہ ان شاء وما انتم بمعجزین) اور پہر مرزا صاحب فرماتے ہین
کہ مجہکو کسی کی بیعت سے عذر نہین" سبحان اللہ واللہ اکبر- مرزا صاحب توجہ سے آیات قرآن مجید
لم تقولون ما لا تفعلون- کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کی ارشاد نیز وان
ربک لیعلم ما تکن صدورھم وما یعلنون- وما من غائبۃ فی السماء والارض
الا فی کتاب مبین اور حدیث شریف علیکم بالصدق فان الصدق یھدی الی البر
وان البر یھدی الی الجنۃ الخ- واذا کذب العبد تباعد عنہ الملک میلا من نتن ما
جاء بہ پر غور فرماوین اسلام مین صدق و راستی بکار ہے ایسی بناوٹ کی بات و پولیٹکل چال
کی ضرورت نہین ہے- ۲- سُبحان اللہ عجب قدرت الٰہی ہے- مولوی عبدالرحمن صاحب مرحوم

حدیث شریف شہادت ہے
جنہون نے مدینہ منورہ مین ایسی مرض سے جسمین موت لقیہ لئے
جان بجان آفرین سپرد کرکے قرب و جوار رسول اللہ صلعم مین قیام تا قیامت کرکے اپنی محبت
واتباع رسول اللہ صلعم کا بین ثبوت دیا۔ انکا الہام مرزا صاحب فرعون بھی کیسا صحیح
وحق ثابت ہوتا ہے جسکے معنی وتشریح یہ ہے (۱) باضافت صاحب طرف فرعون کے جسکا
معنے ہوا کہ مرزا ساتھی فرعون کا ہے جیسا کہ مرزا صاحب کی تعلی وتفاخر وتکبر وخودستائی
سے ظاہر ہے (۲) الہامی عبارت کل کو عربی کہا جاوے مرزا صاحب فرعون
مرزا مبتدا صاحب فرعون اسکی خبر ہے جسکا ترجمہ یہ ہوا مرزا صاحب فرعون کا ہے
(۳) یا بر طریق ماضی لفظ صاحب کا واقع ہوا ہے جسکے معنے ہونگے کہ مرزا نے فرعون کی ہمراہی
کی ہے۔ پھر ایسے ہی مضمون کے الہام جسمین مرزا صاحب کے تفاخر تعلی وشیخی کی خبرین
ہوتی ہین عاجز کو بھی ہوتے ہین جنکا ذکر صفحہ ۳۰ و ۶۶ پر ہوا ہے اور عجب تر یہ کہ اُدھر مرزا صاحب
بھی اپنی تقریر وتحریر مین ان الہامات کی تصدیق مین وہی تعلی تفاخر وتکبر والی فرعونی
نسبت کو ضرور باصرار ظاہر کرتے ہین مثلاً دیکھیئے کہ مرزا صاحب کا (۱) اپنی فضیلت
جایداد آسودگی وکثرت جماعت وغیرہ کا فخر کرنا قول یقوم الیس لی ملک مصر وھذہ
الانہار تجری من تحتی کے کیسا مشابہ ہے؟ (۲) عاجز کو حقائق معارف کے بیان کرنے
مین درماندہ اور خود بدولت کو ہزار درجہ بڑھکر بیان کرنا بلکہ حلفاً کہنا کہ اُمید نہین بمقابلہ
ہمارے مُرید کے ہزارم حصہ بھی (عاجز کے) مونہہ سے نکل سکے" یہ بھی قول انا خیر من
ھذا الذی ھو مھین ولا یکاد یبین کے کیسا ہمشکل وہم معنی ہے؟ (۳) پھر عاجز کو
الہامی طاقت سے قرآن دانیکا نمونہ دکھلانیکو سیپارہ پڑھانیکو۔ خارق عادت کی چمکار سے
بیعت لینی کو معجزانہ اثر والی برکات دکھلانیکو کہنا قول فلولا القی علیہ اسورۃ من
ذھب او جاء معہ الملائکۃ مقترنین کے کیسا ہو بہو ہوتے ہین مرزا صاحب ...
اسپر بہت غور سے توجہ کرین اور دیکھین کہ عاجز غریب مسکین بندگان الہی کے الہامات کیسے سچے
وزبردست ہوتے ہین کہ بلزم خود اپنی زبان وقلم سے طرح طرح سے انکی تصدیق کرتا ہے
اور توجہ فکر کرکے اس فرعونی تکبر وتعلی والی نسبت وعملدرآمد سے توبہ واستغفار کرکے صادق

Marfat.com

وصحیح نسبت - رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر کہنے والیکی پیرو ہو کر ظاہر و باطن متبع
کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم ہوا جس مین فلاح دارین یقینی ہے - آگے اپنے اپنے
نصیب - ۳ - دوسرا امر کہ بیعت مین کون سے علوم سکھلائینگے وغیرہ سو اوسکی نسبت یہ عرض
ہے کہ عاجز کے پاس سوائے ہدایت و ارشاد مولی خبیر و علیم تعلیم رسول رؤف و رحیم صلعم کے اور
کیا شے ہے؟ - ہان اوسکے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے امید کرتا ہے کہ انشاء اللہ العزیز (۱)
بحکم لا تتخذوا من دونی اولیاء - ما لکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر - رب
المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا - لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم
واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا - توحید الہی کے مقابل تمام عالم و عالمیان کو ہیچ سمجھنا
اور اوسی کو اپنا والی و کارساز جنیا کہ وہ حقیقتاً ہے جاننا اور اوسکی ذات و صفات مین نجات
عسر و یسر و مقدمات وغیرہ کبھی کسی کو شریک نبانا کسی پر بھروسا نکرنا اور نہ کسی کی خوشامد
کرنا (۲) بحکم من یطع الرسول فقد اطاع اللہ - من یطع اللہ و رسولہ یدخلہ جنت
تجری من تحتہا الانہار خلدین فیہا و ذلک الفوز العظیم - ومن یعص اللہ و رسولہ
ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مہین - ما اتکم الرسول فخذوہ
وما نہکم عنہ فانتہوا - لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق - اطاعت اللہ تعالی
عز و جل و رسول اللہ صلعم مین کسی اہل دنیا کہین مہین کی پرواہ نکرنا شارع علیہ الصلوۃ
والسلام کے مفسر و حکایات تعلیمات مین خود غرضی و خود رائی کو دخل ندینا اور اوسکی امر و نہی مین
بحکم ما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم
ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا - سر تسلیم خم کرنا - پابندی رسوم غیر شرع
بحکم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد - و خواہش نفس کی حسب ارشاد ولا تتبع الہوی
فیضلک عن سبیل اللہ - ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لہم عذاب شدید بما نسوا یوم
الحساب کی تابعداری نکرنا - (۳) بہ تعظیم ارشاد وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن
المنافقین لا یعلمون - لا نفرق بین احد من رسلہ - ویل لکل ہمزۃ لمزۃ الذی
جمع مالا و عددہ - لا یغتب بعضکم بعضا - بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم

Marfat.com

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و اولیاء کرام سلف صالحین و بزرگان دین متین مین سے کسی کی بہی
عیب چینی و توہین و تحقیر نہ کرنا بلکہ ایسے خلاف پر مسلمانان ہو لوبان و فقراء کو سب و شتم و تبرا بازی
کرانیکے واسطے کسی دریدہ دہن و ناپاک زبان کو اسی کام کیلیئے نان و پارچہ پر اپنے پاس رکہنے کو
خلاف شرم و حیا سمجہنا اور نہ فکر حصول مال مین نادہندگان و ناموافقان کیلیئے اپنی مجلس کو
غیبت گاہ بنانا بلکہ بحکم لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک کی اپنے نفس کے فکر سے بہی غافل
ہنونا (۴) حسب الحکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا - فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی
اؤتمن امانتہ - والذین ہم لاماناتہم و عہدہم راعون - امانت مین امین ہونا اور جسطرح
ہوسکے اوسکو ادا کرنا اور بے محل صرف سے باز رہنا اور جس محل پر خرچ ہنیکو روپیہ آوے اوسکو اوسی محل
پر خرچ کرنا کسی اپنی نفسانی حاجت کو ہرگز مقدم نکرنا - (۵) بموجب حکم اوفوا بالعقود - اوفوا
بالعہد ان العہد کان مسئولا - ایفاء عہد و وعدہ کا پابند رہنا خواہ مشکل ہو یا آسان ہو
اوسکا خلاف نکرنا اور بنظر تعمیل حکم ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بہا الی الحکام
لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون کو بیگانہ مال کہانے و خورد برد کرنے کے حق العباد
کے مواخذہ سے ڈرنا اور جسطرح ہوسکے اوسکو ادا کرکے سبکدوش ہونا - (۶) قل ما اسئلکم علیہ
من اجر و ما انا من المتکلفین - و ما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء
الآیہ کے موافق - اپنی فضیلت و بزرگی قایم و ثابت کرنیکو حیلہ حوالہ کوئی تدبیر نکرنا اور نہ ایسی
داؤگہات اور فکر مین لگے رہنا کہ کسی طرح کوئی پیچ ایسا لگے جس سے اپنی قدرت نمائی کا توڑ
لوگون پر پڑے جیسا کہ الہام غثم غثم وادا جلی قلم سے لکہکر مرزا صاحب کی مسجد و مکانون
مین چسپان اور مریدون مین مشتہر کیا گیا اور اخیر پیرو کی تصدیق و تکمیل معاً بحکم (مرزا)
صاحب نے عاجزان کے روبرو بیان فرمائی - تو اسکی وہی مثل ہوئی کہ بہت شور
سنتے تہی پہلو مین دل کا - جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا - (۷) بحکم فلا تزکوا انفسکم ہو
اعلم بمن اتقی - ولہ الکبریاء فی السموات والارض و ہو العزیز الحکیم - ان اللہ لا
یحب کل مختال فخور - الکبریاء ردائی والعظمۃ ازاری فمن نازعنی واحدا منہما
ادخلتہ النار - لا یدخل الجنۃ من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر - تعلی و تفاخر

Marfat.com

وکبریائی کو خاصۂ الوہیت جانکر اُس سے حذر کرنا عبودیت کو ہمیشہ مدنظر رکھنا۔ اپنی لقا کے
لئے طرح طرح کی اپنی تصویرین مریدین مین تقسیم کرنا و یا اپنی یادگاری مینار گھنٹہ گھر وغیرہ
بنوا اُنکو غیر سبیل المؤمنین سمجھکر ایسے امور سے پرہیز کرنا اور ان سے دور بھاگنا وغیرہ (۸) بحکم
لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا۔ الا للہ الدین الخالص۔ الدعاء مخ العبادۃ عبادت یعنی
دعا وغیرہ کیلئے تقرری و تقاضائے اجرت و نذرانہ مین اصرار نہ کرنا اور طمع کر کے اپنی اوقات
صافیہ کو اس غرض سے ایک پس کیواسطے وقف کرنا۔ بلکہ جو کچھ کرنا بلا طمع خالص بہ نیت رضا
الٰہی کرنا۔ (۹) بحکم یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان
تقولوا ما لا تفعلون۔ یستخفون من الناس ولا یستخفون من اللہ وھو معھم اذ
یبیتون ما لا یرضی من القول وکان اللہ بما یعملون محیطا۔ تجدون شر الناس یوم
القیامۃ ذا الوجھین الذی یأتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ۔ کر قول و فعل یکسان کرنا۔
کوئی بات دوزخی پہلو دار بناوٹ کی نکرنا ظاہر باطن یکسان رہنا اور اپنی مطلب براری کی
خاطر ناجائز حیلہ حوالہ نہ کرنا اور اس بات پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالےٰ سے کوئی امر پوشیدہ نہین
ہے (۱۰) بحکم واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا۔ والذین یذکرون اللہ قیاما و
قعودا وعلی جنوبھم الخ۔ یا ایہا الذین آمنوا ذکروا اللہ ذکرا کثیرا وسبحوہ بکرۃ واصیلا
واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال
ولا تکن من الغافلین۔ ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا کے مدام ذکر و توجہ الی اللہ
مین مشغول و مستغرق رہ کر اوسکی رضا کا طالب رہنا وغیرہ وغیرہ جیسا کہ ارحم الراحمین ورؤف
الرحیم نے محض اپنے فضل و کرم سے عاجز کو سکھلایا اور امتثال اوامر و اجتناب نواہی کے
لئے جوارح اپنی قابو و حفظ و امان مین رکھے فسبحن اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سو امید ہے کہ انشاء اللہ العزیز الرحمن عاجز کے روحانی متعلقین
و متوسلین مین بھی یہی ملکہ راسخہ بفضلہ و کرمہ پیدا ہو جاویگا آگے سوا فہم عاجز مسکین
بے بضاعت کی پاس اور کیا ہے؟ اور مرزا صاحب غور فرمالین کہ یہ سب امور افاضۂ علوم
روحانیہ اور تصدیق ایمان کیواسطے جنبیا انہون نے فرمایا ہے کافی و وافی ہین یا نہین؟

Marfat.com

۳- مرزا صاحب نے جو اپنی ہم قوم مرزا غالب کا شعر نقل کیا ہے ۔ حضرت ناصح گر آئیں دیدہ و دل فرش راہ ۔ پر کوئی مجھکو تو سمجھا دے کہ سمجھائینگے کیا ۔ اوسکی نسبت عرض ہے کہ عاجز کا کیا مقدور کہ اس بے بضاعتی سے مرزا صاحب کی ناصح ہونیکا فخر کمائے۔ لیکن اوس مولی محسن ہادی کے کرم و فضل پر امید ہے کہ اگر مرزا صاحب ظاہر و باطن یکسان فرما کر اوس مالک یوم الدین و احکم الحاکمین کے حصول رضا کے لئے دیدہ و دل فرش راہ بناوینگے۔ تعلی و تفاخر لفاظی و شاعرانہ گھمنڈ کو دور فرما کر حصول روشنی کے لئے اپنے گھر کیون کی کواڑ کھولدینگے تو وہ ارحم الراحمین غفور شکور جو کسیکی سعی و اخلاص کو ہرگز ضائع کرنیوالا نہیں وہ مالک قادر ضرور بالضرور حسب وعدہ و ارشاد والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے مرزا صاحب کو جیسا مناسب انکی حسب حال ہوگا سمجھانیکا سامان بہم پہونچاویگا ورنہ کسی دوسرے کی کیا طاقت کہ مرزا صاحب کو سمجھاوے اور آجکل وہ کسی عاجز کی عرض و سمجھانے پر بابن خیالات بلند پروازی التفات ہی کب فرماتے ہین؟-

فصل ۱۱۲- ضرورۃ الامام ۔ ص۳۰ و ۳۱ مین نقارہ کی آواز سے کہہ رہا ہون کہ جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے وہ سب بطور نشان امامت ہی جو شخص اس نشان امامت کو دکھلاتے اور ثابت کرے کہ وہ فضائل مین مجھ سے بڑھکر ہے مین اسکو دست بیعت دینے کو طیار ہون لیکن خدا کے وعدون مین تبدیلی نہیں اسکا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا آج سے قریباً بیس برس پہلے براہین احمدیہ مین یہ الہام درج ہے الرحمن علم القرآن - لتنذر قوما ما انذر اباؤھم ولتستبین سبیل المجرمین - قل انی امرت وانا اول المؤمنین - اس الہام روسے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور میرا نام اول المؤمنین رکھا اور مجھے سمندر کیطرح معارف وحقائق سے بھر دیا ہے اور مجھے بارہا الہام دیا ہے کہ اس زمانہ مین کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کی برابر نہیں-

جواب - بیشک مرزا صاحب کی محنت بہت دسر تور سعی جو آپنے نقارہ وغیرہ کی طرح کبھی اشتہارات و اشتعارات مین صرف کرکے اپنی فضیلت کی دھوم بدراس بمبئی مدراس وغیرہ تک پہونچانے مین ظاہر فرمائی بے نظیر ہے کیونکہ کسی ربانی بزرگ عبد صالح واہل اللہ سے بذات خود اظہار فضیلت مین تقدم

Marfat.com

محنت و سعی سُننے مین نہین آئی البتہ یہ تو سُنا اور پڑھا ہی حدیث شریف وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلعم ان اللہ اذا احب عبدًا دعا جبرئیل فقال انی احب فلانا
فاحبہ قال فیحبہ جبرئیل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل
السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبرئیل فیقول انی ابغض
فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبرئیل ثم ینادی فی اھل السماء ان اللہ یبغض فلانا
فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم یوضع لہ البغضاء فی الارض - مدعا یہ کہ اللہ تعالی الودود
اپنے محبوبین سے محبت کرکے اونکی شہرت و قبول فی الخلق خود فرماتا ہی اُنکو اپنی فضیلت و بزرگی کا
نہ خود خیال ہوتا ہی نہ وہ اسمین جانکنی کرکے کسی قسم کے مشقت و محنت اُٹھاتے ہین بصرفیت
ذکراللہ و طلب رضاء الٰہی سے انکو فرصت کہان کہ نقارہ کی طرح بجنے مین و ذرات کمر بستہ و دہن کشادہ
رہین - ۲ - چونکہ اللہ جل جلالہ کسی کی محنت و سعی ضایع نہین فرماتا جیساکہ فرمایا قولہ تعالی
من کان یرید حرث الاخرۃ نزدلہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منہا
وما لہ فی الاخرۃ من نصیب - اسی کے موافق اُس خالق مالک نے مرزا صاحب کو اس آواز پہنچانے
مین مثل دیگر تجاران و اشتہار دہندگان کچھ کامیاب کیا اور اطراف و جوانب سے آپکے نقارہ کی آواز
سُنکر جیساکہ عوام الناس کا دستور ہے بمصداق آوازہ دہل ہی خوش آیند دور کا - لوگ مرزا
صاحب کے پاس آگئے - لیکن تعجب یہ کہ نزدیک والے واقفین و محرم رازون سے کوئی شاذ ہی اور وہ
بہی کسی ضرورت و سبب سے یہ آواز سنکر مرزا صاحب کی طرف ملتفت ہوا! اس جگہ وہ مقولہ تو مرگز
موافق مثال و چسپان نہین ہوسکتا کہ نبی اپنے ملک مین عزت نہین پاتا اور دوسرے لوگ اور
ملک والے ہی اوسکو قبول کرتے ہین'' کیونکہ صدق و حق مین تو ہمیشہ سے ایسی تاثیر ہی کہ زبردستی
دوسرونکو دمین گہر کرتا اوسکو اپنا قائل بناتا ہی اور کیا اپنے ملک والے اور کیا غیر ملک والے سب بے اختیار
اوسکی گرویدہ و مطیع ہوتے ہین - ہمکو کسی دوسری نظیر کی ضرورت نہین ہمارے سید و مولی صلعم
کی مثال ہی کافی ہے کہ ایذا و تکالیف بدنصیب مخالفین پر بحکم مالک قادر جب دوسرے شہر مین
تشریف لیگئے تو ملک والے واقف حال محرم راز غلامون کی طرح حلقہ بگوش ہوکر ساتھ گئے چیدہ
و سر برآوردہ جو ملک کے روح روان بلکہ سب ملک و شہر والون کے برابر بلکہ اونسے اعلی و اولی تہے وہ سب کے

سب ہی حاضر ہو گئی۔ عزت آبرو ملک و وطن جایداد وغیرہ کی کچھ بھی پرواہ نہ کی شیفتہ و والہ
ہو کر ذرہ بھر غیر حاضری و علیحدگی برداشت نہ کر سکے اور السابقون الاولون من المہاجرین کے
عالیشان خطاب و القاب سے معزز و سرفراز ہوئے لیکن مرزا صاحب کے یہان اسکا پاسنگ بھی موجود
نہین کیونکہ جو چند لوگ نو وارد ہین تو وہ شمار مین کتنے ہین؟ اور کیا یہان کوئی مولوی عالم طالب
حق نہ تہا جو آپکی بیعت و صحبت کو غنیمت و سعادت عقبی سمجہکر شامل ہو جاتا؟ پہر ساتہہ دینے والون
مین سے بہی جون جون کوئی واقف و محرم راز ہوتا جائے بشرطیکہ خالص طالب خدا مولی ہو اور
کسی تعلق دنیا و حاجت مندی و معیشت وغیرہ کے زنجیر مین گرفتار نہ ہو تو وہ رفتہ رفتہ مرزا صاحب
سے رخصت ہو جاتا ہے جسپر مرزا صاحب کے مریدین موجودہ کو غور کرنی چاہئیے۔ ۳۔ نقارہ کی آواز کی
مثال مرزا صاحب نے کچھ عمدہ سوچ سمجہکر نہین دی یا قدرت قادر نے ہی حق الامر کے موافق سوجہا دی
بہتر ہوتا اگر کوئی شرعی مثال درج فرماتے کیونکہ اس ملک مین تو بیچارے تنگی کے مارے بوالہوس
و شوریدہ حال دہوکا دہی و عجوبہ نمائی سے پیٹ پالنے والے ایسے ایسے لوگ ہی مثل بازی گر۔
مداری۔ ڈہولی وغیرہ لغو تماشا کرنیوالے اپنی تماشائیون کو جمع کرنے اور ان سے ایک ایک دو
پیسہ وصول کرنیکی خاطر ہی نقارہ کی آواز لوگون کو سنایا کرتے ہین۔ ۴۔ نشان امت کا
فضائل کا۔ مرزا صاحب کا بیعت کیلئے طیار و آمادہ ہونیکا ذکر گذر چکا۔ ۵۔ مرزا صاحب فرماتے
ہین کہ کوئی دکہلاوے اور ثابت کرے کہ وہ فضائل مین مجھ سے بڑہکر ہے" غور فرماوین کہ بمقابلہ ایک
خاکی نژاد انسان مگر محبوب و برگزیدہ رحمن کے پہلے پہل کس بدنصیب نے دعوی اپنی فضیلت و بہتر
ہونیکا کیا تہا؟ اگر اس پر بہی دلمین کچھہ فکر پیدا ہو تو خیال کرین کہ دکہلانے اور ثابت کرنے پر تو
وہ آمادہ ہو جسکو مرزا صاحب کی طرح اظہار فضیلت و بزرگی کا جوش و عشق ہو یا وہ جو انا خیر منہ
والی نسبت کا مغلوب ہو دوسرا کوئی غریب مسلمان عبودیت و عاجزی کی نسبت والا جو ریا و دکہلانے
شرک و گناہ جانتا ہو وہ کیون اسطرف خیال کرنے لگا؟ پہر اگر کوئی مرزا صاحب کا ہم [illegible]
اور ثابت کرنیکو آمادہ بہی ہو تو کسکے سامنے ثابت کرے اور دکہلاوے؟ کیونکہ مرزا صاحب تو سوا خود
بدولت کے کسی دوسری کی فضیلت کے قائل ہی نہین۔ بہتر و افضل تو کجا کسیکو اپنے برابر بہی ہرگز نہین
جانتے لہذا اگر کوئی ثابت کرنے پر مستعد بہی ہو تو فائدہ کیا؟ اور پہر مرزا صاحب خود اپنے نشانون

Marfat.com

کو بھی نظر عمیق سے دیکھین کہ کیسے ثابت ہوئے اور ٹلتے گئے؟ اور ان اپنے خیالات و مقالات پر
غور کرین کہ اہل تقدس اور ربانیون کی یہی شان ہے؟ ۶- باوجودیکہ عاجز کو مرزا صاحب کے
بہت الہام یاد و معلوم ہین جنمین اون کی تفہیم کے خلاف و برعکس واقعات کا ظہور ہوا جیسا مرزا
صاحب نے عرصہ دراز کے بعد ایام الصلح مین کچھ تو خود ہی قبول فرمایا ہے تاہم چونکہ عاجز مین مادہ
تفاخر ہمچو من دیگرے نیست والا نہین لہذا بدظنی نہین کرتا لیکن یہ ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کے
مسلک سبب سے رہبر ہونیکے سلف و خلف صالحین امت محمدیہ علیہ و علی آلہ الصلوۃ والتحیہ کے مخالف ہے
مرزا صاحب اپنے اوہام و خیالات کو بھی الہامات الہیہ کہتے و سمجھتے ہین اور پھر اپنی تراش و خراش کا
بھی مضایقہ نہین جانتے اور دوسری طرف عاجز کو جب اسی قسم کے الہامات جیسے انا اتینٰک سبعا
من المثانی والقران العظیم - انا اول المسلمین - انا اخترتک - انی جاعلک للناس اماما
اصطفیتک علی الناس - الرحمن علم القران - یٰس والقران الحکیم انک لمن المرسلین
وغیرہ ہوتے رہتے ہین اور یہ بھی سمجھایا جاتا ہے کہ اسوقت تیرے برابر کوئی دوسرا نہین وغیرہ تو
تو عاجز باتباع کبرائے امت انکو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلعم پر عرض کرکے مطابق احکام شرعیہ
انپر عامل و کاربند ہوتا ہے نیز اون مین تصرف و ترمیم کے خیال کو بھی معصیت و افترا سمجھکر نہایت
ڈرتا و حذر کرتا ہے اور شہرت کے لئے اشتہار وغیرہ دینے تو کجا - یہ مرزا صاحب کی ہی فراخ حوصلگی ہے
کہ مریدون تک کو خواب دیا جسکو وہ الہام کہین اسکو بھی اپنی مرضی کے موافق درست کر دیتے ہین
چنانچہ عاجز نے مرزا صاحب کی دستخطی خط مین ایکدفعہ پڑھا تھا کہ ایک راسخ الاعتقاد مرید جو انکی
مقدمات کی پیروی مین بھی بہت سرگرم رہا اوسکی تحریر پر اوسکی الہامی لفظ **مزد** کو **عضد** سے
بدلدیا یعنی **م** کو **ع** سے اور **ز** کو **ض** سے بدلکر مزد کا عضد بنا دیا جسکے معنی اگر کچھ ہو سکین
تو بظاہر برعکس ہو گئے - خیال فرمائیے کسقدر فرق عظیم ہوگیا اور مرزا صاحب نے ترمیم کی وجہ شاید
یہ رقم فرمائی تھی کہ تمہاری تفہیم مین غلطی ہوئی ہے فقط ان ہی اسباب سے مرزا صاحب کی ساتھ
موافقت کرلی کبھی بلکہ عاجز کو اودھر رخ کرنے سے بھی روکا و ڈرایا جاتا ہے جس سے عاجز معذور سمجھا
۷- مرزا صاحب اپنے نشانون و کرامات وغیرہ کا ذکر بار بار کرتے ہین لہذا اسکی متعلق کچھ مختصر عرض
کیا جاتا ہے (۱) یہ سب کائنات زمین و آسمان اور جو کچھ ان دونون مین طرح طرح کی مخلوق انسان

Marfat.com

نیک و بد۔ حیوان مفید و مضر وغیرہ جو ظاہر و پوشیدہ ہیں۔ اسکا خالق و مالک اللہ تعالیٰ رب العلمین
ہے جسنے اُسکو پیدا کر کے ایک محکم و مضبوط قانون اسکے لئے مقرر فرمادیا ہے جسپر یہ کارخانہ چل رہا
ہے چونکہ مخلوق عاجز ضعیف و محدود العقل و الفہم تھی لہذا اسکو اپنا قانون و اپنا منشاء رضاء
نارضا سمجھانیکا بھی اپنی رحمت سے آپ ہی سامان فرمایا جسکے واسطے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق وختمہم بافضلہم
واکملہم محمد الذی جاء بالصدق صلوات اللہ تعالیٰ سبحانہ و برکاتہ علیھم و
علی من تابعہم اجمعین الی یوم الدین آمین کہنا بالکل صحیح اور ضروری ہے (۲) اس
مخلوق کی دو حقیقتیں ہیں۔ اول حقیقت کونیہ یعنی خلق ہو کر موجود ہونا۔ دوم حقیقت
دینیہ امریہ یعنے عملدرآمد بموجب حکم خالق سو بنا ہیں چونکہ انسانوں و جنونکو باعث عطا
ہونے عقل و فہم و ادراک و دیگر مختلف حواس و قوتوں کے مکلف باحکام ہونا لازمی و
عند العقل واجب ہے اور دوسری ایسی مخلوق جسکو ایسا فہم و ادراک و قویٰ وغیرہ نہیں
ملے جس سے وہ مکلف باحکام ہونے کے لائق ہوتے اور نہ وہ مکلف و مخاطب باحکام کئے گئے
لہذا اسکا ذکر چھوڑکر صرف مکلف باحکام مخلوق انسان وغیرہ کا ہی یہاں ذکر ہوگا۔ (۳)
حقیقت کونیہ میں تو سب کائنات و مخلوق داخل ہے لیکن اُنکا فرق نیک و بد۔ اچھا
و برا وغیرہ تفاوت باہمی حقیقت دینیہ امریہ سے پیدا و ظاہر ہوتا ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے
محض اپنے فضل و کرم و رحمت سے اپنے قانون و کتاب مبارک میں مفصل بیان فرمایا ہے
جو صاف و صریح مطابق عقل و فہم و فطرت انسانی ہے اور وہ یہ کہ جو کوئی صدق دل و
ایمان و اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے قانون و احکام مقررکے مطابق اس سے محبت تعظیم و
تکریم و اسکی اطاعت کرے۔ اُسکی ناراضی و غضب سے ڈرے۔ اُسکی رضا کا طالب [illegible]
وہی عمل کرے جو اُسکو پسند اور اسکی رضا کا باعث ہیں اور ایسے ہی اللہ پر اسکا [illegible]
اخیر و خاتمہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء ان متقین صالحین پیارے و برگزیدہ بندگان میں سے
اور ایسے ایمانداروں و فرمانبرداروں و استقامت والوں پر فرشتے نازل ہوکر جنت کی خوشخبری
سناتے اور سلام کرتے ہیں وغیرہ۔ اُنکو اولیاء الرحمن کہتے ہیں لیکن جو کوئی اس خالق و مالک

Marfat.com

کے حکم وقانون مقررہ کی باوجود استطاعت پیروی واطاعت نکرے بلکہ بموجودگی عقل وفہم کے
مخالفت کرکے وہ عمل کرے جو باعث کراہت وناراضی وغضب اس ذات تعالی وتقدس کے
ہین اور ایسی ہی حالت پر اسکا دنیا مین اخیر وخاتمہ ہو تو وہ اس احکم الحاکمین کی مخالفون
نافرمانون۔ سرکشون۔ باغیون۔ ودشمنون مین سے ہے اور شیطان نافرمان لعین کا دوست
ہے جو شیطان اپنے دوستون کی طرف وحی کرتا ہے اور شیاطین ہر ایک جھوٹے
گنہگار پر اُترتے ہین۔ یہ اولیاء الشیطان کہلاتے ہین۔ اور یہ ایسا بدیہی امر ومسئلہ ہے کہ عوام
بھی ذرا سے فکر وتامل سے اسکو سمجھ سکتے ہین زیادہ بحث ودلائل کی ضرورت نہین اور قران
مجید مین بھی اسکا مفصل ذکر ہے (۴) جب یہ امر ہر طرح سے ثابت وظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے
مطیع وفرمانبردار اُسکی اولیاء، دوست وپیارے ہونے چاہئین اور ہین اور اسکے نافرمان سرکش باغی
اُسکے دشمن واعدا ہونے چاہئین اور ہین تو ان ہر دو کی حالات کا یعنی جو کچھہ باعث خوشنودی
ورضامندی خالق مالک اولیاء اللہ پر انعام واکرام اور باعث ناخوشنودی ونارضامندی
نافرمانون ودشمنان الٰہی پر زجر وتوبیخ وغیرہ ہو۔ کیا اس جہان اور کیا اُس جہان مین
ویا جو کچھ اونسے اور سلوک ہو رہا ہو گا۔ ان سب کا مختلف وجدا جدا ہونا بھی لازمی وضروری
ومقتضائے عدل وانصاف ہے تاکہ ان ہر دو مین مابہ الامتیاز ہو۔ اور چونکہ دنیا مین عاشقان
دنیا چالاک وہ کا وہ ولسان ایسے بھی ہوتے رہتے ہین کہ شعبدہ۔ سحر۔ حاضرات وغیرہ عجوبہ
نمائی وزبانی تقریرون سے بڑا اوصاف کی ربانی نبی رسول مجدد محدث وغیرہ اولیاء اللہ بنکر
لوگون سے خدمات ومال لینے کا سلسلہ وطریق جاری کرتے ہین ویا نادان وناواقفی علوم دینی
سے شیطان ونفس وجن کے دہوکے مین اگر بغیر صحیح فرمانبرداری احکام الٰہی وپوری اطاعت
رسول اللہ صلعم کے اپنے آپکو صاحب مناصب اولیاء الرحمن جاننے لگتے ہین۔ لہذا اکابر امت نے
اس مضمون پر عمدہ قیمتی وقابل قدر تصانیف فرماکر فرق درمیان اولیاء الرحمان واولیاء
الشیطان خوب وضاحت سے ظاہر کرکے مخلوق الٰہی کو خبردار کیا ہے شکر اللہ سعیہم (۵)
مجرد کثرت مال واولاد جماعت جائداد تن آسانی۔ خوش گذرانی۔ دنیوی آسودگی وغیرہ
جنکو مرزا صاحب نشان کرامت اولیائی کہکر اُسپر فخر کیا کرتے ہین یہ امور تو ہرگز رعنائے

Marfat.com

خالق مالک کے نشان و علامات نہین ہو سکتے - کیونکہ دنیا مین اکثر آسودہ حال ہی اللہ تعالے
کی فرمانبرداری و اطاعت سے منحرف بلکہ بعض بالکل ہی اُس ذات مجمع صفات حی قیوم خالق
مالک سے منکر سرکشی کرنیوالے گذری ہین اور اب بھی موجود ہین جیسا کہ مولوی روم رحمۃ اللہ نے بھی فرمایا
ہے ۵ ہیچ جادیدی گدائے بینوا * روبگرداند چو فرعون از خدا * پس بندگان مطیع فرمانبردار
اولیاء اللہ اگرچہ بظاہر بلحاظ دنیا کچھ آسودگی و جایداد نہ رکھین تاہم اُنکی حالت انس و محبت
ذوق و شوق مصروفیت ذکر اللہ عزوجل طمانیت خاطر جو وابستہ و لازمہ ذکر ہے حسب ارشاد
الا بذکر اللہ تطمئن القلوب - و رضا برضائے الٰہی وغیرہ ایسی عجیب و غریب و راحت بخش
اعلے و ارفع ہوتی ہے کہ دنیوی بادشاہوں حکمرانوں و دولتمندون کو اسکا پاسنگ بھی کبھی خواب
و خیال مین نہین آیا - اور دوسرے انعام و اکرام جو بارگاہ رب العزت سے ان بظاہر غریبوں و خستہ
حالون پر ہوتے ہین انکا عشر عشیر بھی دنیوی دولتمندونکو کبھی نصیب نہین ہوا لیکن یہ سب کچھ
موقوف و وابستہ اطاعت و فرمانبرداری احکام خالق مالک احکم الحاکمین ارحم الراحمین ہے و بس
متکبر خود پسند زبانی چنین و چنان شیخی و تعلی والونکو ہرگز نصیب نہین تا وقتیکہ توبہ و استغفار
کرکے ویسی ہی منیب و فرمانبردار نہ بنین - (۶) عباد الرحمٰن مین سے سب سے اول اعلے و ادنےٰ
درجہ کے انعام و اکرام تو اُنپر ہین جنکو خالق و مالک نے اپنے دوسری محدود العقل و بنیعہ مخلوق
مخلوق کی ہدایت رہنمائی و پیشوائی کے منصب پر خود منتخب و مقرر کرکے بھیجا جیسے کہ انبیاء
و رسل علیہم الصلوات و التسلیمات جنہون نے مطابق ارشاد خالق و مالک کے اپنی تمام عمر اطاعت
اللہ و ہمدردی - بہتری و خیر خواہی و نفع رسانی مخلوق اللہ مین صرف کی - لہذا اُنکے حالات
نشان و برہان بھی سب دوسری مخلوق سے اعلے و ارفع و اولی ہین اور اُنکو برہان آیات بینات
کہا جاتا ہے - انبیاء و رسل علیہم الصلوات و التحیات کے بعد انکے فیض صحبت و تعلیم
کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا درجہ ہے اور پھر آگے انکے شاگردان پیروان وغیرہ اولیاء اللہ
ہین جو اُسی طرز و طریق پر مطابق قانون و احکام الٰہی کے ایمان اخلاص و صدق دل سے
وہی چال و راہ چلے اور چلتے ہین جس کام کے کرنیکا حکم ہوا اسکو کرتے اور جس سے منع ہوا اُس سے
باز رہتے ہین لہذا اللہ تعالی خالق و مالک فرشتون اور روح القدس سے انکی مدد کرتا اور انکے

Marfat.com

دلون مین اپنے انوار ڈالتا اور کرامات سی اپنے اولیا متقین کی تکریم وعزت کرتاہے اور یہ اسکا قدیمی قانون ہے سبحانہ وتعالی - اور سب اولیاء الرحمن انعام و اکرام پر کبھی مغرور ہو کر تکبر شیخی وتعلی وخود ستائی مین مصروف نہین ہوتے بلکہ ہمیشہ خائف و ڈرتے ہی رہتے ہین جیسا کہ صحیح بخاری مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم فرماتے قسم اللہ تعالے کی مین نہین جانتا قسم اللہ تعالے کی مین نہین جانتا حالانکہ مین رسول اللہ ہون کہ مجھسے کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا ؟ بی بی عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے آیۃ قرآن مجید والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلۃ کی نسبت رسول اللہ صلعم سے سوال کیا کہ کیا وہ شراب پینے والے وچوری کرنیوالے ہین تو آپنے فرمایا کہ نہین بلکہ وہ وہ ہین کہ روزے رکھتے ہین نمازین پڑھتے ہین اور صدقات خیرات کرتے ہین اور پھر ڈرتے ہین کہ ایسا نہو کہ یہ ہمارے اعمال (کسی نقص کے سبب) قبول نہون فرمایا کہ یہی لوگ یسارعون فی الخیرات ہین مرزا صاحب ذرا ان احکام وتعلیم اسلامی کو اپنے فخر وتعلی سے موازنہ کرین (۷) برگزیدہ اولیاء اللہ کی کرامات دین کیلئے حجت وبا واسطے حاجات مسلمین کے ہوتی ہین اور مثل معجزات انبیاء علیہم السلام کے - اور یہ کرامات اولیاء محض برکت اتباع اپنے رسول صلعم سے ہین اور فی التحقیقۃ معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین ہی داخل ہین جیسے -

معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم

شق القمر جسکا ذکر شریف قرآن مین ہے آپکے ہاتھ مین سنگریزونکا تسبیح کہنا آپ کی پاس درخت کا چلکر آجانا - راستہ مین پہاڑ ودرخت کا السلام علیکم یا رسول اللہ کہنا - اور آپکی صداقت پر شہادت دینا تنہ درخت کھجور کا آپکے مفارقت سی رونا گریہ کرنا - آپکا شب معراج بیت المقدس کے حالات سے خبر دینا - دوسری امور گذشتہ وآیندہ کی خبرین دینا جو اسیطرح بموجب فرمودہ واقع ہوئین کتاب العزیز قران مجید مبارک ہمثل کا لانا کئی دفعہ طعام اور پانی کا بڑھ جانا جیسے کہ خندق کی دن اکہزار لشکر ایک ہنڈیا سے سیر کر دیا اور ہنڈیا مین کچھ کمی نہوئی - دوسرے موقعہ پر جب لوگون نے اونٹون کے ذبح کرنیکا قصد کیا تو جو اونکے پاس تہا جمع کرکے اللہ تعالے سی دعا کی تو ایسی برکت ہوئی کہ تمام لشکر نے جو ایکہزار تہا طعام وزاد سی اپنے برتن بھر لیئے غزوہ خیبر مین ایک برتن پانی سے تمام لشکر سیر کر دیا اور اسمین کچھ بھی کمی نہوئی غزوہ تبوک جب ۹ھ مین جو آخر غزوہ ہی اسمین تہوڑی طعام لشکر جو قریبا تیس ہزار تہا اسکی تمام برتن

اور اس مین سے کچھ کم ہوا انس رض جو چند ٹکڑے نان جو بغل مین دباکر ابوطلحہ و ام سلیم سے لیگئے تھے
ان ہی سے اسی آدمی سیر ہوگئے اور پھر کھانا بچ رہا۔ ایک بکری کی کلیجی سے ایک سوتیس آدمیونکو
کھانا کھلانا اور پھر بھی بچ رہنا۔ انس رض جو کچھ کھجورین گھی پنیر رلا ملا ایک برتن مین لیگئے تھے آپنے
اسپر ہاتھہ مبارک رکھکر کچھ پڑہا پھر دس دس آدمیونکو فرماتے کہ بسم اللہ کہکر کھاؤ تین سو آدمیونکے
سیر ہونیکے بعد بھی کھانا اسیطرح تہا۔ آپکے ہاتھہ مبارک کی انگلیون سے کئی مرتبہ حاجت
کیوقت پانی چشمہ کی طرح جاری ہوجاتی کہ آپکے ہمراہیون کو جو چودہ یا پندرہ سو غزوہ حدیبیہ
مین تھے کافی ہوا (اور ایک نبات نبوة کی دعویدار مرزا صاحب ہین کہ آئے دن چندون سے طعام
مہمانداری وغیرہ کے نام مریدون کی کہلڑی اوتارتے گذران کرتے ہین اور دل مین ہنستے ہی کہتے
رہتے ہین) قتادہ رض کی جب دونو آنکھین رخسارے پر گر پڑین تو آپکے دست مبارک سے رکھدینے
پر پہلے سے بھی بہتر ہوگئین محمد بن مسلمة کا جب پاؤن ٹوٹ گیا تو آپکے ہاتھہ مبارک
لگانیسے صحیح وسالم ہوگیا۔ اسیطرح عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو آپکے ہاتھہ مبارک
لگانیسے صحیح ہوکر بالکل شکایت نرہی۔ ایساہی سلمة بن الاکوع کی ساق کو ایسی ضرب [illegible]
خیبر لگی کہ لوگون نے کہا کہ مرگیا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تین مرتبہ دم
کرنے پر بالکل تندرست وصحیح ہوگیا (اور ایک خوارق کے دعویدار مرزا صاحب ہین کہ ایک
خاص الخاص مرید ذرات مدح وثنا کے گیت گانیوالے کی ایک آنکھہ اور ایک ٹانگ بھی آسمانون
مین شور ڈالنے والی تقدیرین بدلنیوالی دعا کرکے درست نہین کراسکتے اور نہ لاف وگزاف سے
باز آتے ہین) عبداللہ والد جابر رض جب غزوہ احد مین شہید ہوئی تو انپر ایک یہودی کا تیس
وسق قرض تہا جابر رض نے اوس یہودی سے کہا کہ اس قرضہ کے عوض سب کھجورین لیلے لیکن [illegible]
اسنے نہ مانا تو جابر رض نے رسول اللہ صلعم سے حال عرض کیا آپکی تشریف آوری [illegible]
نے سب قرض ادا کرادیا اور سترہ وسق بچ بھی رہین۔ جابر رض کہتے ہین [illegible] راضی تہا کہ میرے
والد کا قرض ادا ہوجاوے خواہ ایک کھجور بھی ہمکو نہ ملے لیکن وہ کہتے ہین کہ ایسی برکت ہوئی کہ
سب مین بڑے انبار کو جسپر نبی صلعم بیٹھے تھے دیکھا تو ایسا تہا کہ ایک کھجور بھی اسمین سے کم نہین ہوئی
(ایک مدعی افضلیت بر صحابہ مرزا صاحب ہین کہ قرض وحق العباد لیکر ہضم کرجانا یا تو کرامت سمجھتے ہین

Marfat.com

یا قرضخواہ کو چندہ خیرات وغیرہ سے خود ہی اپنا روپیہ وصول کرنے پر بڑا عقلمند خود بدولت کا خیرخواہ
و دینداالقصور کرتے ہین۔ اور قرضہ کی صفائی وحساب کو زرپرست بنیون بقالون کا کام ہونیکے
اشتہار دلوانے ہین)۔ یوم حنین جب جنگ زورمین تھا تو آپنے ایک مشت سنگریزہ یا خاک اُٹھاکر
مخالفین کیطرف پھینک کر کہا قسم ہے رب محمدؐ کی الٰہ ہوا بھاگ گئے بمجرد اس فرمانیکے دشمنان
بیٹھ دیکر بھاگ گئے اور ہر ایک کی آنکھین خاک سے بھر گئین (مرزا صاحب مقابلہ کیوقت سب وشتم
ولعنتونکے فیر چلاتے ہین اور حیلہ وحوالہ کرکے میدان چھوڑ دیتے ہین)۔ ابوہریرہ رضؓ کی والدہ مشرکہ
تھی رسول اللہ صلعم کی شان مین کچھ بے ادبانہ کہا ابوہریرہ رضؓ روتے آئے اور رسول اللہ صلعم سے
اسکی ہدایت کی دعا کرائی آپ کی دُعا کرنے پر وہ فوراً مخالفت چھوڑکر مسلمان ہوگئی (مرزا صاحب
خُلق عظیم کے مدعی ہوکر ایسے موقع پر مخالفون کے حق مین بجائے دُعا کرنیکے اون سے قطع رحم کا حکم
فرماتے اور اُنکی موت و ذلت وغیرہ کی پیشگوئیون سے دہمکاتے وڈراتے ہین)۔ ایام قحط مین بروز جمعہ
خطبہ مین ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر کہا یارسول اللہ صلعم مال مویشی ہلاک ہوگیا اور عیال بھوک
سے تنگ آپ اللہ تعالےٰ سے دُعا فرماوین اسپر آپنے ہاتھ اوٹھائے اور اسوقت کوئی بادل
نہ تھا۔ آپنے ابھی دُعا سے ہاتھ نیچے نہ کئے کہ پہاڑون کیطرح بادل آگئے اور ابھی آپ منبر سے
نہین اُترے تھے کہ بارش شروع ہوگئی اور لگاتار دوسرے جمعہ تک ہوتی رہی پھر اُس اعرابی
یا کسی دیگر نے کہا کہ یارسول اللہ صلعم مکان گرگئے اور مال غرق ہوگیا اللہ تعالےٰ سے آپ دُعا
کرین تو آپنے ہاتھ مبارک اُٹھاکر فرمایا یا الٰہی ہمارے گرد ٹیلون پہاڑون وجنگلون پر برسے اور ہمپر
نہ برسے پس اُسیوقت بادل کُھلگیا اور دھوپ مین لوگ چلنے پھرنے لگے اور باہر سے بھی بارش
کی ایسی ہی خبرین آئین (ایک بزبان خود رحیم پرشفقت مہربان امام الزمان مرزا صاحب ہین
کہ لوگون کی ہلاکت وعذاب ہی کے خواہان ہین اور اگر بھول چوک کر کبھی بارش ورحمت الٰہی کا جوش
و الہام مشتہر فرما بھی دین تو انکے خذلان کیلئے اولٹا ہی ظہور ہوتا ہے)۔ ایک اعرابی جنگلی نے جب
کہا کہ اللہ تعالےٰ کے واحد لاشریک و آپ کے رسول اللہ ہونیکی اور کون شہادت دیتا ہے؟ آپنے فرمایا
یہ درخت پھر اسکو بلایا اور وہ زمین چیرتا ہوا سامنے آکر کھڑا ہوگیا اور تین مرتبہ شہادت دیکر پھر اپنی اصلی
جگہ جا کھڑا ہوا۔ اسی طرح ایک اور اعرابی نے کہا کہ ہم کسطرح پہچانین کہ آپ نبی ہین؟ اسپر آپ کے

Marfat.com

بلانے سے ایک شاخ کہجور ٹوٹ کر آپ کی طرف گر پڑی اور پھر آپکے فرمانیسے اُسجگہ اپنے اصلی جگہ جا کر پیوند ہوگئی اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا (مرزا صاحب کے اپنی مرید و خوش بھی مرتد ہو کر اسلام چھوڑ گئے افسوس) ابو ہریرہ رضہ نے اکیس دانہ کہجور لیجا کر آپ سے برکت کی دُعا کرائی آپنے انگو ہاتھ مبارک لگا کر دُعا فرما کر فرمایا کہ انکو ڈال کہو ضرورت پر ہاتھ ڈالکر لیلیا کرو۔ اور ان کو باہر نہ پہیلاؤ۔ ابو ہریرہ رضہ فرماتے ہین کہ ان مین سے کئی وسق فی سبیل اللہ دین اور آپ بھی کھاتے اور دوسرونکو بھی کہلاتے رہے اور وہ جگہ کبھی خالی نہوئی حتی کہ بروز قتل (شہادت) عثمان رضہ وہ ختم ہوئین۔ (مرزا صاحب کے کئی اخص مریدین جو اول بر سرکار و آسودہ حال تھے اب آپکے ملنے و ملاقات کی برکت سے اونکی اوقات بسری غریب مریدین کے چندون و تنخواہ مقرر کردہ پر ہی ہے) عمر رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین کہ ایک دن پہلے رسول اللہ صلعم نے کفار بد کے گرنے و موت کی جو جو جگہ انشاء اللہ فرما کر ہمکو نشان دی و دکھلائی تھی اوس حد سے ذرہ تجاوز نہین ہوا۔ (ادہر مرزا صاحب ہین کہ جو ہین دعاوی فضیلت جو کچھ دعوے سے کہتے و تبلاتے ہین وہ کبھی پورا نہین ہوا بلکہ اسکے برعکس ہی ظہور ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلعم مع ابی بکر صدیق رضہ عامر بن فہیرہ رضہ اور عبد اللہ اللیثی رضہ مکہ شریف سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو تشریف لیجارہے تھے تو راستہ مین ام معبد کے خیمہ کے کنارے ایک درماندہ بکری کو جو دودہ دینے کے لائق نہ تہی انکو ام معبد سے اجازت لیکر اللہ تعالے کا اسم مبارک لیکر دعا دیکر دوہا تو اُس نے اسقدر دودھ دیا کہ ام معبد نے سیر ہو کر پیا۔ آپکے ہمراہیان نے سیر ہو کر پیا کے بعد آپنے پیا اور پھر دوبارہ دودھ سے برتن پُر کرکے انکو چھوڑ دیا اور روانہ ہوئے۔ و غیرہ معجزا بہت ہین قریب ایکہزار کے تو شیخ الاسلام تقی الدین احمد بن عبد الحلیم رحمۃ اللہ علیہ نے جمع کئی ہین اور اسیطرح آپکے اصحاب و تابعین و غیرہ سائر الصالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کرامات تو بہت ہی کثرت سے ہین جن مین سے چند ذیل مین درج ہین۔

کرامات صحابہ و التابعین و الصالحین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

اُسید بن حضیر رضہ کے سورۃ کہف کی تلاوت کیوقت آسمان سے سائبان سا جسمین مثل چراغان کے تہا اوترا اور وہ فرشتے تھے جو انکی قرات سُننے کیلئے نازل ہوئے تھے۔ عمران بن حصین رضہ کو فرشتے سلام کرتے (مرزا صاحب فرشتون کے زمین پر نازل ہونیکے منکر ہین) سلمان فارسی و ابو الدرداء رضہ

جس طشت مین کہانا کہا رہے تھے اُسنے اور جو کچھ اسمین تھا اُسنے تسبیح کہی۔ اُسید بن حضیر رض
و عبّاد بن بشیر رض کو رسول اللہ صلعم کے پاس باتین کرتے دیر ہو گئی۔ جب وہان سے نکلے تو
رات بہت اندہیری تھی دونون کے ہاتہون مین چھڑیان تھین ایک کی چھڑی کا کنارہ روشن ہو گیا
اور اوسکی روشنی مین چلے جب ایکدوسرے سے علیحدہ ہوئے تو دوسرے کا عصا روشن ہو گیا اور ہر ایک
روشنی مین اپنے اہل تک پہونچا۔ یوم احد جابر رض کے والد عبد اللہ رض نے اپنے بیٹے کو بُلا کر کہا کہ مجھے
ایسا دکہائی دیتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے اصحاب مین سے مین اول قتل ہونگا۔ چونکہ سوا رسول اللہ
صلعم کے تم ہی مجھکو عزیز ہو میرا قرض ادا کرنا اور میری وصیت کی موافق بہنون سے نیک سلوک
کرنا۔ صبحکو اول وہی شہید ہوئے اور عمرو بن الجموح جو انکے دوست تھے اونکے ساتھہ اکٹھے دفن ہوئے
اصحاب الصفہ فقرا لوگ تھے جنکا گھر بار و مال وغیرہ کچھہ نہ تہا۔ رسول اللہ صلعم فرما دیتے کہ جسکے
پاس دو آدمیونکا کہانا ہو وہ تیسرے کو ان فقرا مین سے اپنے ہمراہ لیجاوے اور جسکی پاس چار آدمیون کا
کہانا ہو وہ پانچوان یا چھٹا اپنے ساتھہ لیجاوے۔ ایکروز ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ تین فقرا کو اور
رسول اللہ صلعم دس فقرا کو اپنے اپنے ہمراہ لیگئے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کو رسول اللہ صلعم کے
پاس کہانا کہانے اور نماز عشا پڑہنے وغیرہ مین دیر ہو گئی گہر مین کسی نے کہانا نہ کہایا۔ مہمانان
فقرا نے بھی اُنکے بغیر کہانیسے انکار کیا جب گہر پہنچے تو مہمانون کو کہانا نہ کہلانے سے خفا ہو کر کہانا
نکہانیکی قسم کہائی۔ اُنکی اہلیہ و مہمانون نے بھی قسم کھائی۔ بعدہ ابوبکر رض نے فرمایا کہ یہ شیطانی
حرکت ہے۔ پہر کہانا منگوا کر باہم کہانا شروع فرمایا جسقدر کہاتے اوس سے زیادہ نیچے سے بڑہتا
جاتا حتی کہ بعد سیر ہونیکے کہانا پہلے سے بہی تین حصہ زیادہ تہا۔ پہر اسکو رسول اللہ صلعم کے پاس
اوٹہا کر لیگئے وہان بھی بہت آدمیون نے اوس سے کہایا۔ عبد اللہ بن مسعود رض طعام سے
اُسکا سبحان اللہ کہنا سنتے تہے۔ خبیب بن عدی رض جب مشرکین مکہ کے پاس قید تہے تو خلاف
موسم خوشہ انگور کہایا کرتے حالانکہ مکہ معظمہ مین اُسوقت انگور نہ تھا۔ عامر بن فہیرہ رض کے
جسد کو بعد شہادت ہرچند دشمنون نے تلاش کیا نہ پایا۔ عامر بن طفیل رض نے دیکہا کہ اُنکا جسد
اوپر اُٹھایا گیا ہے۔ عروہ رض نے کہا کہ لوگ خیال کرتے تہے کہ فرشتے انکو اُٹھا لیگئے ہین۔ (مرزا صاحب
کو مسیح علیہ السلام کے رفع قبول کرنیمین بھی اپنا مدعا فوت ہونیکے خوف سے مشکلات پیش آرہی ہین)

Marfat.com

ام ایمن رض جب ہجرۃ کرکے نکلی توزادراہ وپانی نہونیکے سبب پیاس سے قریب المرگ ہوگئی۔ روزہ دارتھی انطار کرنیکے وقت اوپرسے آوازسی سنی جب سراوٹھاکر دیکھا تو ایک ڈول سفید پانی کا لٹکتا ہوا دیکھا اوس سے خوب سیر ہوکر پیا اور بقیہ عمر پھر کبھی پیاس نہ لگی۔ سفینہ رض مولی رسول اللہ صلعم جب ارض روم میں راستہ بھولکر لشکر سے علیحدہ پڑکر لشکر کی تلاش میں تھے تو ناگہان ایک شیر ملگیا اُس سے کہا کہ یا ابا الحارث میں رسول اللہ صلعم کا مولے ہوں اور رستہ گم ہوگیا ہے اسپر شیر دم ہلاکر اُنکے ساتھ ہولیا اور لشکر تک پہونچاکر واپس ہوا۔ براء بن مالک جب اللہ تعالے پر قسم کہاتے تو اللہ تعالے اونکی قسم پوری فرماتا۔ چنانچہ لڑائی کی شدت میں مسلمان اُنسے کہتے کہ یا براء اپنے رب کو قسم دو تو وہ کہتے یارب میں تجھپر قسم کرتا ہوں کہ تو دشمنوں کی پیٹھہ ہمکو دکھادے یا ہمارے قابو میں کردے تو اللہ تعالے مخالفوں کو شکست دیتا۔ جنگ قادسیہ میں قسم دیکر کہا کہ یارب دشمنوں کی پیٹھہ دکھا اور مجھکو پہلا شہید بنا۔ پس اُسیطرح ہوا کہ براء رض شہید ہوگئے اور مقابلین شکست کھاکر قابو میں آگئے۔ خالد بن الولید رض نے جب یمامہ میں ایک بڑے قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا تو محصورین نے کہا کہ تم یہ زہر پی لو تو ہم اسلام قبول کرتے ہیں۔ اُنہوں نے زہر پی لی اور اللہ تعالے کے فضل وکرم سے اُنکے کچھ ضرر نکیا۔ سعد بن ابی وقاص جنہوں نے لشکر کسرے کو شکست دی اور ملک عراق فتح کیا ایسے مستجاب الدعوۃ تھے کہ جو دعا کرتے وہ ضرور قبول ہوجاتی (مرزا صاحب جو مع جماعت رو رو کر عبد اللہ آتھم اور اپنے حریف مرزا احمد بیگ کے داماد وغیرہ کی نسبت دعائیں کرتے رہے اونکی طرف خیال فرماوین کہ کیا نتیجہ ہوا؟) عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالے عنہ نے ایک لشکر بھیجا اسپر ایک شخص ساریہ نام کو امیر کیا۔ ایکروز عمر رضی اللہ تعالے عنہ خطبہ کہتے ہوئے پکارنے لگے یا ساریۃ الجبل یعنی اس پہاڑ کو اپنی پیٹھہ پیچھے کرلو۔ جب لشکر سے قاصد آیا تو اُسنے بیان کیا امیر المومنین ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اُنہوں نے ہمکو پسپا کیا اس اثنا میں ایک کی آواز سنی یا ساریۃ الجبل تو ہمنے پہاڑ کو اپنی پیٹھہ پیچھے کرلیا۔ اور اللہ تعالے نے اونکو شکست دی۔ زنیرہ رض کو اللہ تعالی کے راہ میں اسلام لانیکے سبب مارپیٹ وغیرہ سے تکلیف دیگئی۔ انکی بصارت جاتی رہی تو مشرکون نے کہا کہ اسکی بینائی کو لات وعزا نے ضرر پہنچایا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالی کی قسم یہ امر ہرگز نہیں ہے۔ تو اللہ تعالے نے اسکی بصارت اسکو واپس کردی

Marfat.com

سعید ابن زید رضؓ پر اَروی بنت اوس نے مروان ابن الحکم کے سامنے دعوی کیا کہ اوسنے کچھ اسکی زمین لیلی ہے" سعید رضؓ نے جواب مین کہا کہ مین اسکی زمین سے کچھ لیتا بعد اسکے کہ مینے سنا ہے رسول اللہ صلعم سے"؟ مروان نے پوچھا تمنے کیا سنا ہے؟ جواب مین کہا کہ مینے سنا رسول اللہ صلعم کو فرماتے کہ جو شخص ظلم سے ایک بالشت زمین لیگا سات زمین تک کا طوق اسکو ڈالا جاویگا" یہ سنکر مروان نے کہا کہ اسکے بعد مین تمسے کوئی اور ثبوت نہین پوچھتا" بعدہ سعید نے کہا کہ یا الٰہی اگر یہ جھوٹی ہے تو اسکو اندھا کر اور اسکی زمین ہی مین اسکو موت دے" پس وہ نابینا ہوکر اپنی زمین مین چلتی ہوئی ایک گڑھے مین گر کر مری صحیح مسلم مین ہے کہ محمد بن زید نے اُسکو بحالت نابینائی دیکھا کہ دیوارین ٹٹولتی اور کہتی کہ مجکو سعید رضؓ کی بددعا لگی ہے" جس گھر کیلیے جھگڑا کیا تھا اُس مین ایک کنوان تھا اسمین گری اور وہین اسکی قبر ہوئی - علاء بن حضرمی رضؓ ملک بحرین پر رسول اللہ صلعم کی طرف سے عامل تھے دُعا کرتے ہوے یا علیم یا حلیم یا علیّ یا عظیم کہتے اور انکی دُعا قبول ہوجاتی - پانی نملنے پر اللہ تعالے سے دُعا کی کہ مع ہمراہیون کے پانی پلائے جائین اور وضو کرائے جائین اور پس ماندہ بھی پلائے جائین تو انکی دُعا قبول ہوگئی - اور جب دریا سامنے آیا جس سے گذرنے پر قدرت نہ پائی تو اللہ تعالے سے دُعا کرکے سب آپ و لشکر گھوڑون پر دریا پر سے گذر گئے اور گھوڑون کے زین تر نہوئے - اللہ سے دُعا کی کہ میرا جسد کوئی نہ دیکھے جب فوت ہوئے تو لوگون نے لحد مین اُنکو نہ پایا - ایسا ہی ماجرا ابو مسلم خولانی رضؓ کا ہے جو آگ مین ڈالے گئے تھے - وہ بھی مع لشکر دجلہ پر سے چلکر پار اتر گئے تھے حالانکہ دجلہ چڑھا ہوا تھا سبب لکڑیان پھینکتا تھا پار اُتر کر اپنے ہمراہیون سے پوچھا کہ کوئی شے اسباب سے گم نہین ہوئی؟ تاکہ مین اللہ تعالے سے اسکے لئے دُعا کرون؟ تو بعض نے کہا کہ میرا توبرہ نہین ملتا" کہا کہ میرے پیچھے چلے آؤ جب وہ گیا تو توبرہ ایک چیز سے لٹکا ہوا پایا اور لیلیا اسود عنسی نے جب دعوی نبوۃ کیا تو ابو مسلم رضؓ کو بلا کر کہا کہ تو میرے رسول اللہ ہونیکی شہادۃ دیتا ہے؟" جواب دیا کہ مین نہین سنتا" اوس نے کہا کہ تو شہادت دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ ہین" تو کہا کہ ہان بیشک" اسپر اُسکے کہنے سے آگ مین ڈالے گئے لوگون نے دیکھا کہ آگ مین کھڑے نماز پڑھ رہے ہین اور آگ اُنپر سرد اور باعث سلامتی ہو رہی ہے - بعد رسول اللہ صلعم کے جب مدینہ منورہ آئے تو عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے انکو اپنے و ابوبکر صدیق رضؓ کے درمیان بٹھلا کر کہا کہ الحمد للہ جسنے مجھے اُمۃ محمد صلعم مین سے

Marfat.com

ایسا شخص و یکھنے سے پہلے موت نہین دی جسکے ساتھہ وہی معاملہ کیا گیا جو ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھہ (بفضلہ تعالی و تقدس) کیا گیا تہا۔ ایک کنیز نے انکے کہانے مین زہر ڈالدی اور آپنے کہانا کہا لیا اس نے
کچہ ضرر نہ کیا ایک عورت نے انکی بی بی سے فریب کیا یا اس کو ان نے پوشیدہ کردیا تو ان کی بد دعا سے وہ اندہی ہوگئی
پہر آنکر تائب ہوئی تو آپکے دعا کرنے سے اسکی آنکھین درست وصحیح ہوگئین عامر بن عبد القیس جب مکہ شریف
مین اپنے حصے کا دو ہزار درہم لیکر آیا کرتے تو رستے مین جو سائل ملتا اس کو بے گنتی دیدیتے پہر جب اپنے
گہر پہونچتے تو ان کے وزن وشمار مین کچہ کمی نہ ہوتی۔ ایک قافلہ سے ملے جسکو شیر نے روکا ہوا تہا۔ یہہ آگے
چلے گئے یہانتک کہ ان کے کپڑے شیر کے مونہ کو جا چہوئے پہر اپنا پاؤن شیر کی گردن پر رکہکر کہا کہ تو اللہ
رحمن کے کتون مین سے ایک کتا ہے اور مجہے اللہ تعالے سے حیا آتا ہے کہ مین اسکے سوا کسی غیر سے خوف کرون
تو قافلہ روانہ ہوگیا۔ اللہ تعالے سے دعا کی کہ موسم سرما مین وضو کرنا مجہ پر سہل کردے اس پر انکو گرم پانی ملجاتا
آپنے رب سے دعا کی کہ نماز مین میرے دل کو شیطان سے بچائے تو شیطان کو ان پر قدرت نہ ہوئی حسن
بصری رح حجاج سے روپوش ہوئے اس کے آدمی چہہ مرتبہ ان پر گئے انہون نے اللہ تعالی سے دعا کی تو وہ انکو
نہ دیکہہ سکے۔ خوارج مین سے ایک شخص ایذا دہ مخلوق پر بد دعا کی تو وہ گر پڑا اور مر گیا۔ وصیلۃ بن اشیم
کا گہوڑا لڑائی مین مر گیا۔ کہا کہ یا الٰہی کسی مخلوق کا احسان مجہ پر نہ کیجیو۔ اور اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ تعالے
نے ان کا گہوڑا زندہ کردیا جب گہر پہونچے تو آپنے فرزند سے کہا اس کی زین اتار لو یہ گہوڑا عاریت ہے جب
زین اتار لی تو گہوڑا مر گیا۔ ایک دفعہ ملک اہواز مین ان کو بہوک لگی اللہ تعالے سے دعا مانگی اور کہانا طلب کیا تو
تازہ کہجورین ریشمی کپڑے مین انکے پیچہے آپڑین کہجورین کہالین اور کثیر عرصہ تک انکی بی بی کے پاس رہا۔
صحرا مین رات کے وقت نماز پڑہ رہے تہے کہ شیر ان کے پاس آنکلا جب سلام پہیر لیا تو شیر سے کہا کسی
اور جگہہ جاکر اپنا رزق تلاش کر" وہ آواز کرتا ہوا وہان سے لوٹ گیا۔ سعید بن المسیب ایام حرہ مین جب کہ
یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ مین لوٹ و مار کی اور جو شام سے واسطے قتال اہل مدینہ صحابہ و تابعین کے بلایا
گیا تہا۔ اور اسکا سالار مسلم بن عقبۃ المری امیر تہا ۶۳ہجری مین اور اسکے بعد ہی یزید ہلاک ہوا۔ ان دنون مین حجرہ
مبارک نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین تین رات تک نہ اذان ہوئی نہ اقامت اور سوا سعید بن المسیب کے
اور کوئی مسجد مین نہ تہا تو یہ اوقات نماز قبر مطہر ومبارک نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذان سننے سے ہی پہچانا
کرتے۔ بی بی عائشہ صدیقہ رض فرماتی ہین کہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) کی وفات کے بعد ہمیشہ اسکی قبر پر نور دیکہے
جانے کا ہم مین تذکرہ ہوتا۔ مدینہ مین قحط ہوا لوگون نے بی بی عائشہ رض سے شکایت کی تو آپ نے کہا کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک سے آسمان کی طرف ایک روشندان ایسا کرو کہ درمیان قبر مبارک اور آسمان کے کوئی سقف

Marfat.com

نذر ہے تو لوگون نے ایسا ہی کیا تو ایسی بارش ہوئی کہ گھاس بہت ہوا اور اونٹ خوب موٹے تازے ہو گئے اور اس سال کا نام عام الفیق ہوا۔ انس رضی اللہ عنہ جس نے دس سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور ان کے لیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی انکا ایک باغ تہا جو سال مین دو مرتبہ پہلتا اور اسکے ریحان سے ریح المسک آتی قبیلہ نخع سے ایک شخص کا گدہا راستہ مین مرگیا۔ اسکے ہمراہیون نے کہا کہ تمہارا اسباب ہم بار برداریون پر رکہ لیتے ہین اس نے کہا تہوڑی دیر ٹہیر جاؤ۔ پس اس نے عمدہ طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہکر اللہ تعالے سے دعا کی تو اللہ تعالے نے اسکا گدہا زندہ کر دیا اور اس نے اپنا اسباب اسپر لاد لیا۔ اویس قرنی رض کا جب انتقال ہوا تو انکے کپڑون مین لوگون نے کفن دیکہے جو پہلے ان کے پاس نہ تہے اور انکے لیے ایک قبر کہدی ہوئی جس مین پتہر کے اندر کہدی ہوئی تہی پائی اسی مین ان کو وہی کفن پہنا کر دفن کیا عمرو بن عقبہ بن فرقد رض ایک دن سخت گرمی مین نماز پڑہ رہے تہے تو ابر نے ان پر سایہ کیا لڑائیون مین وہ اپنے ساتہیون سے شرط کر لیتے کہ مین تمہاری خدمت کرون گا جب اپنے ساتہیون کی سواریون کے جانور چرایا کرتے تو درندے انکی حفاظت کرتے مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رض جب اپنے گہر مین آتے تو ان کے برتن ان کے ساتہ سبحان اللہ کہتے۔ وہ مع ایک ساتہی کے اندہیرے مین جا رہے تہے تو ان کے واسطے چابک کا ایک کنارہ روشن ہو گیا۔ احنف بن قیس رض کی وفات پر ایک آدمی کی ٹوپی انکی قبر مین گر گئی جب وہ کلاہ لینے کو جہکا تو دیکہا کہ جہانتک نظر پہونچتی ہے قبر وہانتک کشادہ ہے۔ ابراہیم التیمی رض مہینہ دو دو مہینے کچہ نہ کہاتے۔ ایک دفعہ اپنے عیال کے لیئے غلہ خریدنے نکلے تو غلہ نملا ایک سرخ ٹیلے سے گذرتے ہوئے اس مین سے کچہ ریت بانکر لیکر اپنے عیال کی طرف لوٹے جب اسکو کہولا تو سرخ گیہون تہی جب اسے زراعت کرتے بوتے تو جڑ سے تاپک خوشہ ہی ہوتا تہ بہ دانون سے بہرا ہوا عتبۃ الغلام نے اپنے رب تعالے سے تین چیزون کا سوال کیا۔ خوش آوازی۔ آنسو جاری۔ طعام بلا تکلف۔ پس یہ حال تہا کہ جب قرآن مجید پڑہتے خود بہی روتے دوسرون کو بہی رلاتے۔ اور آنسوان کے عمر بہر جاری رہے۔ گہر مین جب آتے تو انکا طعام ملجاتا اور یہ نہ جانتے کہ کہان سے آیا ہے عبد اللہ بن واحد بن زید رض کو فالج ہوگیا آپنے رب تعالے سے دعا کی کہ ہر وقت وضو اعضا کہلجایا کرین پس وضو کے وقت اعضا کہلجاتے بعد وضو پہر ویسے ہی ہوجاتے وغیرہ اور بہت واقعات ہین جن کا ذکر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کرکے کہا ہے کہ جو ظاہر ہماری چشمدید واقعات ہین اور اس زمانہ مین مشہور و معروف مین وہ بہت ہین اس کے بعد (۸) پہر فرقان مین اولیاء الشیطان کے حالات کرامات گوناگون بہت بیان فرمائے ہین جن مین سے چند بطور نمونہ ذیل مین درج ہین +

احوال شیطانیہ کے متعلق

Marfat.com

عبد اللہ بن صیاد کا حال جو زمانہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین ظاہر ہوا تہا اور بعض صحابہ نے گمان کیا کہ وہی دجال
ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بہی اسکے امر مین توقف فرمایا۔ حتے کہ بعد مین آپکو ظاہر ہوا کہ وہ دجال نہین بلکہ
کاہنون کی جنس سے تہا۔ لکہا ہے کہ آخر وہ توبہ کرکے مسلمان ہو کر مرا۔ احادیث مین اسکا ذکر ہے۔ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اس سے پوچہا کہ تو میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ آپ
اُمیین کے رسول ہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ دخان دل مین رکہکر اس سے فرمایا کہ مینے تیرے
لیئے ایک بات چہپائی ہے "اس نے کہا ہو الدخ"۔ آپنے فرمایا دور ہو تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑہ سکیگا آپکی
مراد تہی کہ تو کاہنون کے بہائیون مین سے ہے اور کاہنون مین ہر ایک کے لیئے شیطانون مین سے ایک
قرین ہوتا ہے جو اسکو اکثر غیب کی خبرین دیتا ہے جو ملائکہ سے سنکر اور اس مین جہوٹ سچ ملا کر بتلاتے
ہین جیسا صحیح بخاری وغیرہ مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملائکہ عنان (سحاب) مین اترتے
ہین اور آپس مین جس امر کی قضا آسمان مین ہوتی ہے اسکی بات چیت کرتے ہین اور شیطان چوری سے
کان لگا کر سنکر کاہنون کو وحی کرتے ہین اور وہ اپنے پاس سے سو جہوٹ ملا لیتے ہین صحیح مسلم مین ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم چند انصار مین بیٹھے تہے ناگہان ایک تارا ٹوٹ کر روشن
ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایام جاہلیت مین اسکو کیا کہتے تہے؟ انہون نے عرض کیا کہ ہم
کہتے تہے کوئی بڑا آدمی مریگا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا"۔ آپ نے فرمایا کہ کسی کی موت و حیات کے لیئے
ستارے نہین پہینکے جاتے ولیکن ہمارا رب تبارک و تعالے جب کسی امر کی قضا فرماتا ہے تو حاملان عرش
تسبیح پڑہتے ہین پہر اُن کے متصل آسمان والے (ملائکہ) یہانتکہ متصل والے یہانتک کہ اس آسمان
والون تک تسبیح کی نوبت پہونچتی ہے بعدہ ساتوین آسمان والے حاملان عرش سے دریافت کرتے
ہین کہ ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ ان کو خبر دیتے ہین۔ پہر نوبت بنوبت ہر آسمان والے خبر پوچہتے
ہین یہانتک کہ اس نچلے آسمان دنیا والے ملائکہ کو خبر پہونچتی ہے تو شیطان سنی بات کو اچک لیتے
ہین تو ان کی طرف ستارون کا شعلہ پہینکا جاتا ہے پہر شیطان اس بات کو اپنے دوستون ... اور
مین ڈالتے ہین پس جو بات ٹہیک لے آتے ہین وہ اسی طرح سچ ہوتی ہے ولیکن وہ اپنی طرف سے
مین بڑہا لیتے ہین اسود عنسی جس نے نبوت کا دعوی کیا اسکے ساتہ بہی شیطان تہے جو اسکو بعض غیبی
امور کی خبر دیتے تہے جب مسلمانون نے اس سے لڑائی کی تو اس امر کا اندیشہ کیا کرتے کہ جو کچہ ہم کہتے ہین ہمیں
شیطان اسکو خبر کردین حتی کہ اسکی زوجہ نے اسلئے کفر ظاہر ہونے پر مسلمانون کی اعانت کی اور وہ قتل
ہوا۔ اسی طرح مسیلمۃ الکذاب کے ساتہ شیطان تہے جو اسکو غیب کی خبرین بتلاتے اور بعض کا ...

Marfat.com

پر اسکی اہانت کرتے اور ایسے اور بہت گذرے ہین جیسا کہ حارث دمشقی جسنے شام مین عبد الملک بن مروان کے
عہد مین دعوی نبوت کیا۔ شیطان قید بیڑی سے اسکے پاؤن باہر نکال دیتے۔ اور سلاح ہتیار اسکے جسم
مین نہ جاتا۔ وہ جب کنکریون کو اپنا ہاتہ لگاتا تو وہ سبحان اللہ پڑہتین۔ لوگون کو فارسیون کے پہاڑ پر
پیادہ اور گہوڑون کے سوار ہوا مین دکہلا کر کہتا کہ یہ ملائکہ ہین حالانکہ وہ جن ہوتے۔ جب مسلمانون نے اسپر
قابو پایا تو ایک نیزہ باز نے اسکو نیزہ مارا لیکن اس کے جسم مین کچہ اثر نہ ہوا۔ تب عبد الملک نے اس شخص
سے کہا کہ تو نے بسم اللہ نہین پڑہا" پہر اس شخص نے بسم اللہ پڑہکر نیزہ مارا تو وہ مارا گیا (۹) پہر شیخ الاسلام
نے اور بہت سے حالات شیطانیہ بیان فرمائے ہین مثلاً کوئی شیطانی حال سے آگ مین داخل ہوتا ہے یا سیٹیون
اور تالیون کے سماع مین شیطان اسپر نازل ہوکر اسکی زبان پر کلام کرتا ہے اور بعض حاضرین کو اسکے دل
کی بات بتلا دیتا ہے (بعض سنگ ابرق جہلکہ سنگترہ و روغن مینڈک بدن پر ملکر و یا کسی اور ترکیب طبعیہ سے
بہی آگ مین داخل ہوتے ہین) شیطان کسی کے پاس روپیہ پیسہ طعام میوہ جات شیرینیان وغیرہ جو نادستیاب
نہ ہون لے آتا ہے بعض کو بیت المقدس وغیرہ اور بعض کو شب عرفہ عرفات لیجا کر اسی رات واپس لے آتا ہے۔
میقات حد مقررہ پر پہونچکر احرام نہین باندہتا اور نہ لبیک کہتا ہے نہ مزدلفہ کا وقوف نہ بیت اللہ کا طواف
نہ صفا مروہ مین سعی نہ رمی جمار کرتا ہے اپنے معمولی لباس مین عرفات مین ٹہیر کر واپس آجاتا ہے۔ اور باتفاق
مسلمین یہ شرعی حج نہین ہے بلکہ ایسا ہے جیسا کوئی شخص جمعہ مین حاضر ہوکر بغیر وضو کے قبلہ کے سوا کسی
اور طرف نماز پڑہے۔ شیطان کسی مردہ کی صورت مین اسکے مرنے کے بعد اگر قرض و امانتین متعلق میت
ادا کر جاتا ہے حالانکہ وہ مردہ آگ مین جلا دیا گیا ہوتا ہے لیکن وہ خیال کرتے ہین کہ وہ موت کے بعد زندہ
ہو گیا ہے۔ کسی کو ہوا مین ایک تخت اور اسپر نور دکہائی دیتا ہے۔ آواز سنتا ہے کہ مین تیرا رب ہون"
اگر وہ شخص اہل معرفت سے ہوتا ہے تو جان لیتا ہے کہ یہ شیطان ہے پس اسکو دہمکاتا ہے اور اس کے
شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہے تو شیطان دور ہو جاتا ہے۔ کسی کا خواب مین سر مونڈ جاتا ہے۔ کپڑا پہنا جاتا
ہے اور صبح کو ویسا ہی سر منڈا ہوا اور کپڑا موجود ہوتا ہے۔ اور یہ جن کا کام ہوتا ہے۔ بعض اسما اللہ یا بعض
اسکی کلام کو نجاست سے لکہنا یا سورہ فاتحۃ الکتاب سورہ اخلاص یا آیۃ الکرسی وغیرہ سورتون کو الٹا کرنا
یا نجاست سے لکہنا یہ سب شیطانی حالات والون کے کام ہین۔ جن بہی کافر فاسق خطا کار مسلمان یہودی
نصرانی سنی بدعتی وغیرہ ہوتے ہین۔ ان سے تعلق رکہنے والا شخص جیسا ہوتا ہے ویسا ہی وہ اس سے معاملہ
کرتے ہین جب کوئی کفر جنون کی موافقت کرتا ہے تو وہ اس کی مدد بہی کر جاتے ہین۔ پانی کو زمین مین خشک
کر دیتے ہین۔ ایک جگہہ سے نقل کر کے دوسری جگہہ لے جاتے ہین۔ کبہی کسی عورت و لڑکے کو جس کو وہ چاہین

Marfat.com

سوا مین اٹھا کر یا دھکیل کر مجبور کر کے اس کے پاس لے آتے ہین - وغیرہ بہت امور ہین جنپر ایمان لانا جبت جادو اور
طاغوت شیطان پر ایمان لانا ہے - بعض سورج چاند وستارہ پرستون اور ان کو پکارنے والون پر شیطان اتر کر
ان سے خطاب کرتا اور بعض امور کی انکو خبر دیتا ہے اور وہ لوگ اسکا نام روحانیت انکواکب رکھتے ہین حالانکہ
وہ شیطان ہوتا ہے (مرزا صاحب بہی روحانیت انکواکب اور ان کے اثر کے بڑے قائل معتقر ہین جس کے لیئے
توضیح مرام مین بہت کچہ لکہا ہے) پہر فرقان مین فرمایا کہ مین اسکو جانتا ہون جس سے زمین کی نباتات اپنے منافع
وخواص اسکو بتلاتے ہین - اور درحقیقت شیطان ان مین گہسا ہوا ہوتا ہے - اس کو بہی جانتا ہون جس کو
پتہر و درخت کہتے ہین "مبارک تجہکو یا ولی اللہ" - پہر جب وہ آیۃ الکرسی پڑہتا ہے تو یہ کرشمے دور ہو جاتے
ہین - اسکو بہی جانتا ہون جو کسی پرند کے شکار کا قصد کرتا ہے تو چڑیا وغیرہ پرندے اسکو کہتے ہین "کہ مجہکو
پکڑ لے تاکہ فقرا لوگ کہا ئین" - ان مین بہی شیطان گہسا ہوا ہوتا ہے جیساکہ انسانون مین گہسکر ایسی
باتین کرتا ہے - اسکو بہی پہچانتا ہون جسکو کہنے والا کہتا ہے کہ "مین اللہ تعالے کے امر سے ہون تو مہدی
ہے جس کی بشارت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے" - اور اسکے لیے پرندون مین تصرف کرنے کے
خوارق ظاہر کرتا ہے - مثلاً اس کے خیال مین گذرے کہ ہوا مین پرندے ٹکڑی ٹکڑی ہو جاتے ہین جاو کر
تو جدہر کا ارادہ کرتا ہے ادہر ہی چلی جاتی ہین - اور جب اس کے دل مین بعض ہوا ئی کے کہڑے ہو جانے
یا سو جانے یا چلے جانے کا ارادہ آتا ہے تو اسکے موافق بغیر حرکت ظاہری کے ہو جاتا ہے - کبہی اسے
اٹہا کر مکہ معظمہ لے جاتے ہین - کبہی اس کے پاس خوبصورت اشخاص لا کر کہتے ہین کہ یہ کروبی ملائکہ ہین
انکو آپ کی زیارت کا شوق تہا جب وہ دل مین کہتا ہے کہ یہ بے ریش لڑکون کی صورت کیونکر بنگئے "پہر سر اٹھا کر
دیکھتا ہے تو ان کو ریش دار پاتا ہے - اور اسکو کہتے ہین کہ تیری مہدی ہونے کی یہ علامت ہے کہ ایک
مسّا تیرے بدن پر نکلیگا "تو وہ نکل پڑتا ہے اور وہ اسکو دیکھتا ہے" اور اسکے سوا اور بہی بہت کچہہ
اور یہ سب شیطانی مکر ہین - کوئی گہر کے اندر بیٹہا ہوتا اور دروازہ بند ہوتا ہے تو وہ اپنے آپ کو
اس گہر و دروازے سے باہر دیکھتا ہے یا اسکے برعکس اور ایسا ہی شہر کے بند دروازون مین اس سے
واقعہ ہوتا ہے درحقیقت یہ جن کا کام ہوتا ہے جو اسے جلدی سے دروازہ بند کے اندر لیجاتا یا باہر نکال
لاتا ہے - یا اسکو انوار دکہاتا - یا جس کو چاہے اسکو لا حاضر کرتے ہین - یہ سب تصرفات شیطانیہ ہین اور
آیۃ الکرسی بار بار پڑہے تو دور ہو جاتے ہین - بعض مشائخ نے بیان کیا کہ کوئی روشن چیز پانی یا آئینہ کی طرح
جن مجہکو دکہلاتے ہین - اور جو کوئی مجہ سے کچہ پوچہتا ہے اسکی صورت اس مین کہینچ دیتے ہین - تو مین لوگون
کو بتلا دیتا ہون "اور ان مین سے جب کسی کو آشکارا ہوگیا کہ یہ شیطان سے ہین - تو جن کا اللہ تعالے

(منثور)

Marfat.com

توبہ کی توفیق دیتا ہے وہ توبہ کرتے ہین۔ فرمایا کہ یہ بات اسقدر وسیع ہے کہ جو کچھ اسکے متعلق دیکھا اور سنا اگر وہ لکھین تو اس مین گنجایش نہین اور ایک بڑی جلد کی ضرورت پڑے (۱۰) فرمایا کہ شیطانی احوال اُن ہی کو حاصل ہوتے ہین جو کتاب اور سنت سے باہر نکلتے ہین اور اُن کا یہی حال ہے کہ جب اُن کے پاس شیطانون کے دور کرنے والا ذکر جیسے آیۃ الکرسی پڑہا جاتا ہے تو شیطان اُنہین چھوڑ کر چلے جاتے ہین۔ کیونکہ ابو ہریرہ رض والی حدیث سے (جسکا ذکر صفحہ ۲۲۸ پر گذرا) ثابت ہو چکا ہے کہ بار بار بصدق دل اسکا ورد احوال شیطانیہ کو باطل و زائل کر دیتا ہے۔ کیونکہ توحید شیطان کو دفع کرتی ہے اور اسی لیے جب شیطانی حال والون سے کوئی ہوا مین اٹہا یا گیا جب اس نے کہا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" تو گر پڑا۔ کبھی کسیکو شیطان اٹہا کر ہوا مین لیجانے کو گھر سے باہر لایا تو ایک نے اولیاء اللہ مین سے حاضر ہو کر اسکے شیطان کو بہگا دیا تو وہ گر پڑتا ہے۔ چنانچہ یہ ماجرا کئی ایک کو پیش آیا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر انسان ظاہر و باطن اللہ تعالی اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مطیع ہو تو شیطانون کی طاقت نہین کہ اس کے کام مین دخل دین یا اسکے ساتھ میل جول رکھین۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ خاص ذاکرین مسلمانون پر بسبب انکی مصروفیت ذکر اللہ تعالی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ آیۃ الکرسی وغیرہ پڑہنے سے مرزا صاحب کے منتر وافسون تدابیر وحیل گوناگون کچہ اثر نہین کر سکے (۱۱) پھر لکھا ہے کہ کرامات اولیاء اللہ مین اور احوال شیطانیہ جو اُن کے مشابہ ہین ان کے درمیان کئی طرح کے فرق ہین۔ ایک تو یہ کہ اولیاء اللہ کی کرامت کا سبب ایمان و تقویٰ ہوتا ہے اور احوال شیطانیہ کا سبب وہ امور ہوتے ہین جن سے اللہ تعالے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے (جیسے لقداور کہینچنی و کہچوائی بلند عمارات منار بنانے خلاف شریعت مسائل نکالنے مبتلاء نساء وغیرہ) یہ بہی فرمایا کہ خوارق شیطانی والون مین لابد ہے کہ جہل ہے و یا دیدہ و دانستہ دروغگوئی بہی ہو۔ اب مرزا صاحب و اُن کے مریدین تامل سے لیئے عملدر آمد خلاف شریعت۔ دروغگوئیان بیشمار جن کا ذکر آیندہ بذیل ذکر نیابت نبوۃ آتا ہے۔ پیشگوئیون پر زور دینے۔ طاعون۔ موت۔ ذلت و رسوائی کی دہمکی نیز سب کو سب و شتم لعن و طعن کرنے وغیرہ پر غور کرکے نیز اس کو بہی ذہن مین رکھکر کہ اولیاء اللہ سلف و خلف کبراء امت مین سے کبہی بہی کسینے باوجود کثرت خوارق و کرامات رحمانیہ وغیرہ دیگر انعامات الٰہیہ کے مرزا صاحب کی طرح شیخی تکبر کرکے اپنے آپ کو لاثانی کہکر (جو لازمی اوصاف و علامات شیطانیہ ہین) اظہار فضیلت و شہرۃ کے لیئے ایسے تدابیر و اشتہار بازی کی ہے؟ و یا کسی ولی اللہ مامور من اللہ و یا عام متبع مومن سے بہی اتباع نفس مین در بارہ نکاح ایسے خط و کتابت ہوئی ہے جیسے مرزا صاحب کے خط و کتابت بنام محمدیہ قادیانی کا مکر شیطانی بانکاح آسمانی کی راز نہانی چشمہ نور پریس امرتسر مین ۱۶۔ اگست ۱۹۰۰ء کو طبع ہو کر غلام احمد کیطرف سے بلا قیمت شائع ہوئی ہے۔ اُن سب امور پر نظر کرکے انصاف کرین کہ آپ کن اولیاؤن مین داخل ہو سکتے ہین

اور آپ کی کرامات جن کا وجود و نام و نشان سوائی آپ کی زبان و قلم کے اور کہین بھی نہین اگرچہ مثل چیل وغیرہ کی ہون بھی تو وہ تلبیسات شیطانیہ سے مشابہ ہین یا کرامات رحمانیہ سے؟ (۱۲) اصل کرامات اولیاء اللہ کی نسبت فرمایا چونکہ اکثر خوارق ایسے ہوتے ہین جن سے انسان کا درجہ ناقص ہوجاتا ہے اسی لیے اکثر صالحین ایسی باتون سے دور کرتے رہے ہین اور اللہ سبحانہ وتعالی سے بخشش مانگتے رہے ہین جس طرح کہ زنا و چوری سے توبہ کی جاتی ہے بعض صالحین پر یہ خوارق پیش کی جاتی ہین تو وہ اللہ تعالے سے ان کے دور ہونے کا سوال کرتے ہین اور سب صالحین اپنے مرید سالک کو فرماتے رہتے ہین کہ ان خوارق پر نہ ٹھیر جاوے اور ان کو اپنا اصلی مقصود نہ ٹھیرائے اور ان پر خوش نہ ہو۔ باوجودیکہ وہ ان کرامات کو کرامات ہی خیال کرتے ہین پس جب وقعی کرامات پر مغرور و خوش ہونا درست نہین تو جب شیطانون کی طرف سے دھوکا دینے والے حالات ہون تو ان پر غرہ ہونا کیونکر درست ہے۔ فرمایا کہ غایت درجہ کی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم رہے اس سے بڑھکر کوئی کرامت نہین کہ اللہ تعالے اپنے بندے کو ان امور کی توفیق دے جنکو وہ چاہتا اور جن سے وہ راضی ہو اور ایسے اعمال زیادہ کرے جو اس کو اللہ تعالی کی طرف قریب کرین اور اس کے درجات بلند ہون"۔ آپ مرزا صاحب اہل اللہ کے ان عالی خیالات پر غور کرین۔ اور پھر اپنے سطحی خیال و خودفروشی خودنمائی و ہر دم اظہار فضیلت کو عشق و دہت کو دیکھکر باہم موازنہ کرین (۱۳) معجزات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و کرامات اولیاء الرحمن مذکورہ صفحہ ۲۰۴ نعایۃ الامم بخوبی ظاہر ہے کہ ان انعامات الہیہ کا ظہور یا تو بہتری و خیر خواہی و حاجت روائی مخلوق اللہ کے لیئے ہوا۔ و یا محض اظہار انعام و احسان الہی کے طور پر ہوا اور بسا اوقات بلا کسی کی آرزو و دعا و بغیر کسی کے مقابلہ و تحدی کے لیکن مرزا صاحب کے بیان چونکہ ڈہل خالی کی طرح محض زبانی آواز ہی ہے اور در اصل مطلق کچھ نہین ہے لہذا موقعہ پر عبد الکریم کی آنکھہ و ٹانگ کی صحت کی درخوست پر اشتہار نور الابصار میں تحدی بالمقابل کی شرط ٹہیرا کر اپنی طرف سے لگادی اور خشیۃ اللہ و انصاف مدنظر رکھکر یہ نہین خیال کیا کہ قتادہ کی آنکھین نکلکر کا باذن اور اسی طرح عبد اللہ بن عتیک کی پنڈلی اور سلمہ بن الاکوع کی ساق جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھہ لگانے سے فوراً اچھا ہوکر سب صحیح و سالم ہوگئے تھے بھلا وہان تحدی مقابلہ و انکار وغیرہ کہان تھا؟ افسوس مخلوق الٰہی کو دھوکا دینے کے لیئے خوف اللہ عزوجل چھوڑ کر کیسے کیسے اصول تراشے جاتے ہین؟ پھر بطور تنزل اگر شرط تحدی مان بھی لین تاکہ مرزا صاحب کی ہٹ نہ ٹوٹے تو لیجئے [illegible] مولوی حافظ حاجی عبد الحق صاحب غزنوی کے اشتہار جولائی سنہ ۱۹۰۰ مین موجود ہے جس مین انہون نے اعلان دیا ہے کہ مرزا معہ وضعی تعداد چالیس ہزار حواریان کے عبد الکریم کی ایک آنکھہ و ٹانگ کی صحت کے لیئے دعا کرین اور ہم مخالف بد دعا کرینگے کہ اے اللہ سچ کو غالب کرنیوالے اور باطل کو مٹانے اور جھوٹون کو ذلیل کرنے والے اسکو تا حین حیات اسی طرح کانا و لنگڑا ہی رکھیو اور لکھا ہے کہ ہم آپ کی شرط کے موافق چالیس روز پیشتر ہی نام لیکر بتلا دینگے

کرتے ہین کہ عبدالکریم سیالکوٹی تا حین حیات ایسا ہی رہیگا الخ" اب دیکھیے کیا یہ تحدی ہی نہین ہے پھر ملا محمد بخش صاحب نے بھی اپنے اشتہار مین ضمیمہ جعفر زٹلی ۱۲ اگست ۱۹۰۲ء مین تحدی کا کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا۔ لیجیے تحدیان بھی ہوگئین اب بھی اپنے دعاوی و شیخی کے موافق کچھ کرکے دکھادین۔ (۱۴) فرقان مین فرمایا ہے کہ خوارق عادات امور مین لوگ تین قسم ہین۔ اول وہ ہین کہ سوائے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اور کسی کے لیئے ان کے وجود کے بالکل انکاری ہین گو کبھی مجملاً مان بھی لین تو جب بہت لوگون سے ان خوارق کا صادر ہونا ان سے ذکر کیا جاوے تو انکار کر دیتے ہین اسلیئے کہ وہ لوگ ان کے نزدیک اولیاء اللہ مین سے نہین ہین۔ دوم ایسے لوگ ہین کہ جس کسی سے کوئی امر خوارق عادت ہو اسکو ولی اللہ مان لیتے ہین اور اسی لیئے کہتے ہین کہ مشرکین و اہل کتاب کے ساتھ بھی اولیاء اللہ ہوتے ہین جو مسلمانون سے لڑنے اور مقابلہ کے وقت ان مشرکین وغیرہ کی مدد کرتے ہین" اور یہ دونو اول انکاری و دوسرے ذرا سا اچنبھا دیکھکر سب کو ولی اللہ مان لینے والے خطا پر ہین۔ سیوم قول صحیح و صواب یہ ہے کہ مشرکین و اہل کتاب کے ساتھ ایسے لوگ ہوتے ہین جو مسلمانون پر ان کی نصرت و امداد کرتے ہین لیکن وہ انھی کے ہمجنس ہوتی ہین ہرگز اولیاء اللہ نہین ہوتے شیطان ان کے قرین ہوتے ہین اور انکے مناسب حال ان سے خوارق صادر ہوتے ہین" (۱۵) آجکل بھی اسی قسم کے لوگ ہین بعض انگریزی خوان فلسفہ مزاج لوگ برکات و نورانیت اسلام سے ناواقف باتباع حکما فلاسفہ معجزات و کرامات اسلامیہ سے انکاری و منکر ہین بلکہ تمام اخبار ماضیہ و امور گذشتہ کو اسلیئے کہ وہ ان کے مشاہدہ مین نہین آئے و یا ان کی رسائی عقل سے بالا ہین انکو بے اعتباری حقارت و ہنسی کی نظر سے دیکھتے ہین اور نہین مانتے۔ اگرچہ اس مین کسی مومن کا کچھ حرج تو نہین لیکن ان منکرین کو خیال کرنا چاہیئے کہ کیا جو چیز مشاہدہ مین نہ آوی۔ اپنے سامنے نہ ہووی۔ یا جس کا حواس خمسہ ظاہری سے ثبوت نہ ملے تو کیا وہ سب قابل اعتبار نہین ظاہر ہے کہ اگر اس قاعدہ کی پابندی فرض ضروری ہے تو اس سے نہ صرف کل اہم واقعات تاریخی اور جو ان سے فوائد و نتائج انسانی بہبودی و کمالیت کو حاصل ہوتے ہین وہ کل کے کل ستیاناس و نیست و نابود ہوتے ہین بلکہ یہانتک نوبت پہونچتی ہے کہ انسان اپنی پیدائش ماں باپ وغیرہ قریبی رشتہ دارون و متعلقین پر اسی لغو بنیاد پر شک و اعتراض کرے اور نہ مانے اور اس طرح نہ کوئی کسیکی جائداد کا وارث بنے اور نہ قرار دیا جاوے اور اس لغو قاعدے و قانون سے جو فتور و فساد نظام دنیا مین واقعہ ہوگا وہ عیان ہے امید کہ کوئی شخص دنیا مین موجودگی ہوش و حواس عقل اسکو کبھی پسند و جائز نہ رکھے گا اور چار و ناچار کوئی قاعدہ و قانون ایسی بے اعتباری کرنے والون کو وضع قائم کرنا پڑیگا جس سے اخبار ماضیہ و امور و واقعات گذشتہ کو قبول کیا جاوے و مانا جاوے تاکہ انتظام و کاروبار دنیا قائم رہے و چلے۔ پس جو قاعدہ اسمین کوئی مقرر کرے دیا آجتک جو

Marfat.com

قواعد ضروریات کی سبب عقلاء ہر زمانہ نے اسکے لیئے مقرر کر رکھے ہیں ان سب قواعد و قوانین سے بڑھ چڑھکر بدرجہا بہتر و احسن ان معجزات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام و کرامات اولیاء کرام کے ثبوت و تصدیق کے لیئے اسلام میں ایسا قاعدہ موجود ہے کہ اس سے زیادہ عمدہ و بہتر ہونا ہرگز ممکن نہیں ہے ۔

فصل (۱۳) ضرورۃ الامام ۔ پس بخدا میں کُشتی کے میدان میں کھڑا ہوں جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا عنقریب وہ مرنے کے بعد شرمندہ ہوگا اور اب حجۃ اللہ کے نیچے ہے ۔

جواب کشتی کے میدان میں کھڑے ہونے میں اظہار رونق و گرم بازاری اور چپ چاپ میں بے رونقی و سرد بازاری تو لازمی ہے اور اسی لیئے جب ایک دو ماہ چپ چاپ گذرنے پر کچھ چرچا سرد ہوجاتا ہے تو مرزا صاحب کوئی نہ کوئی تدبیر سوچکر ایک ایسا اشتہار شائع کردیتے ہیں جس پر پھر چرچا و گفتگو شروع ہو کر گرم بازاری ہوجاتی ہے چونکہ یہ حالات عاشقان دنیا و دنیا پرستوں کے ہوتے ہیں اہل اللہ کی یہ شان نہیں لہذا اشتیاق شہرت و ناموری کے شیدائیوں پر مقناطیسی اثر کا حکم رکھتے ہیں ۔ ۲ ۔ مرزا صاحب میدان میں آنے اور بلا لحاظ موافق و مخالف و دوست و دشمن سب کے ساتھ مقابلہ کو زبانی و دکھلانے کو تو ہر طرح سے آمادگی و طیاری ظاہر کرتے ہیں لیکن یہ تو ظاہر ہو کہ کسی میدان میں کبھی بھی اُن سے کچھ بن پڑا ہو یا مقابلہ مخالفین کبھی عہدہ برا ہوسکے ہیں ؟ اور جب کوئی مقابلہ پر آکھڑا ہوا تو حیلہ حوالہ و شرائط پیچیدہ و عذرات لاطائل سے اپنی جان چھوڑا کر اپنے گھر میں بیٹھکر مضامین ترشکر اپنی فتح کے خلاف واقعہ اشتہارات شائع کرنے پر زور آزمائی کرنے کے سوا مرزا صاحب نے کبھی اور کچھ کیا ہے ؟ ہرگز نہیں جیسا کہ مرزا صاحب کے عملدرآمد و کاروائی مباحثہ لودھیانہ ۔ دہلی ۔ سیالکوٹ وغیرہ سے عیاں ہے ۔ ۳ ۔ ان دنوں میں بھی نہ معلوم کسی کی اصلاح و مشورہ سے یا خود ہی یہ خیال کرکے کہ پیر **مہر علی شاہ صاحب** چشتی سجادہ نشین گولڑہ گو عالم و فاضل ہیں لیکن معمور الاوقات و مصروفیت ذکر اللہ ہونے کے سبب مقابلہ منظور نہ کریں گے مرزا صاحب نے ان کے واسطے خصوصاً مع ۸۶ کس دیگر علماء و فضلاء و مولویاں وغیرہ کے مقابلہ کے واسطے ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۰۰ کو ۱۴ صفحہ کا اشتہار دیدیا اس میں اول ہی صفحہ میں ان کو علم قرآن و حدیث سے بے بہرہ بالکل پست و محدود خیالات والے لکھکر لکھا کہ وہ اپنے تمام ذخیرہ لغویات میں ایک [illegible] پیش نہیں کرسکتے جس کے اندر کچھ روشنی ہو پھر کہا کہ کسی حدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا [illegible] آسمان پر چڑھ جانا یا کسی آخری زمانہ میں مع جسم عنصری نازل ہونا ثابت نہیں اگر لکھا ہے تو کیوں ایسی حدیث پیش نہیں کرتے پھر شرائط مقرر کیں کہ بحث لاہور میں ہو مولوی عبد اللہ پروفیسر مولوی عبد الجبار غزنوی و مولوی محمد حسین شہادت کے لیئے مجھے منظور ہے کہ منتخب ہوں ۔ دوسرے مولوی مقابلہ والے چالیس سے کم نہ ہوں ۔ اگر میں حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤں گا وغیرہ ۔ پیر صاحب موصوف بحث مباحثہ و مقابلہ کے شائق

Marfat.com

و مذاق والے تو نہ تھے مگر قدرت الٰہی و تحریک ربانی سے ایسے آمادہ ہوئے کہ حسب اشتہار مرزا صاحب اول اشتہار منظوری
مقابلہ و شرائط مرزا صاحب شائع کر کر آخر بروز جمعہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء کو مع کثیر جماعت علماء و فضلاء و مولویان کے
جن کے نام اکثر مرزا صاحب کے اشتہار میں درج تھے مع انبوہ کثیر مخلوق اللہ کے لاہور آ پہونچے۔ مولوی عبد الجبار
صاحب مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی پروفیسر بھی آ موجود ہوئے۔ بعد انتظار مرزا صاحب کے ایک بڑا بھاری
جلسہ علماء و فضلاء و وکلاء و رؤساء و دیگر باشندگان شہر کا اور جو بیرونجات سے آئے ہوئے تھے شاہی جامع
مسجد لاہور میں ہوا۔ افسوس کہ اس موقعہ پر مرزا صاحب لاہور نہ آئے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب لاہور میں مقیم رہے
اور مرزا صاحب کے مریدین اس اثنا میں پیر صاحب کے انکار و فرار کے اشتہارات گلی کوچوں و بازاروں میں
چسپاں کرتے رہے اور آخر جب پیر صاحب ۲۹ تاریخ کو بعد انتظار لاہور سے واپس چلے گئے تو مرزا صاحب
کا ایک اشتہار زرد رنگ (علامت زرد روئی و ندامت) بلا تاریخ نکلا کہ پیر صاحب نے ہمارا طریق فیصلہ منظور
نہیں کیا اور چال بازی کی"۔ ۴۔ چونکہ مرزا صاحب فن حیل میں بڑے استاد مشاق و تجربہ کار ہیں
لہذا ایک اور اشتہار مسمی "آخری حیلہ" شائع کیا اسکی تاریخ طبع قادیان ۲۸ اگست ۱۹۰۰ء ہے لیکن
وہ لاہور میں پیر صاحب کی تشریف بری کے کئی روز بعد تقسیم ہوا اس میں مرزا صاحب نے اس امر کی بہت
شکایت کی ہے کہ پیر صاحب نے جوابی اشتہار میں پہلے نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کے رو سے مباحثہ ہونا کیوں
لکھا ہے"؟ تعجب ہے کہ مرزا صاحب نے یہ اعتراض و شکایت کرتے وقت یہ نہیں سوچا کہ ہم نے خود ہی تو اول انکو
علم قرآن و حدیث سے بے بہرہ محدود خیالات و لغویات وغیرہ کے ذخیرہ والا کہہ کر حدیث رفع و نزول عیسیٰ
علیہ السلام کا ان سے مطالبہ کیا ہے کہ پیش کریں۔ پس اگر پیر صاحب نے مرزا صاحب کی غلط بیانی ثابت
کرنے کو اپنا علم قرآن و حدیث۔ و بلندی خیالات۔ ذخیرہ معارف کا ثبوت دینے و آیات قرآن مجید و حدیث
در بارہ رفع و نزول عیسے علیہ السلام پیش کرنے کے لیئے اول نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کی رو سے مباحثہ ہونا
لکھ دیا تو کیا برا کیا؟ بلکہ انہوں نے عین مرزا صاحب کے الفاظ و مطالبہ کی موافقت کی لہذا مرزا صاحب
کی یہ شکایت صحیح نہیں۔ علاوہ ازیں پیر صاحب کی طرف سے اشتہار ۱۲ اگست ۱۹۰۰ء میں کل شرائط مقررہ
مرزا صاحب منظور ہو کر ۲۵ اگست کو جانبین کا لاہور میں پہونچ جانا قرار پا چکا تھا جس کے بعد مرزا صاحب
کا کوئی عذر و حیلہ باقی نہ تھا۔ اگر مرزا صاحب یہ عذر کریں کہ پیر صاحب نے اپنی شرط چھوڑ کر ہماری ہی کل
شرائط منظور کرنے کا اشتہار اپنے نام سے نہیں دیا"۔ تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے بھی پیر صاحب
کے اشتہار منظوری مباحثہ کے جواب میں اپنے نام سے کب مشتہر کیا تھا کہ ہم اپنے ہی مخصوصہ شرائط پر
مقابلہ کرینگے اور پہلے جو ہم نے پیر صاحب کے علم و احادیث رفع و نزول کا مطالبہ کیا تھا اسکو اب ہم واپس لیتے ہیں۔ مرزا

Marfat.com

پہر اگر مرزا صاحب کہین کہ ہمارے مرید کا اشتہار ہمارا ہی اشتہار ہے اس مین شرط تقریر زبانی سے انکار درج ہے"
تو مرزا صاحب انصاف کرین کہ پیر پیر صاحب کے مرید حکیم سلطان محمود صاحب کا اشتہار جس مین لکہا ہے کہ "اگر مرزا
صاحب کی خرق عادت و تائید آسمانی کا انحصار صرف بحث تحریری مین ہی ہے اور مرزا صاحب کی الٰہی و آسمانی
طاقت مناحثہ تقریری کے وقت اُن کو جواب دیجاتی ہے (اگرچہ تمام انبیاء مرسلین و مامورین علیہم السلام کی
تقریر زبانی ہی سنت ہی ہے) اور مرزا صاحب کی علمی و عملی کمزوریان انکو اپنی گہڑی ہوئی شرطون کے احاطہ
سے باہر نہین نکلنے دیتین اور اسی پر ضد ہے تو تمہاری سب شرطین بعینہ منظور ہین" وہ اشتہار کیون پیر صاحب
کا اشتہار نہ مانا جاوے ؟ ۔ مرزا صاحب کے مرید کا اشتہار معتبر و حجت ہو اور پیر صاحب کے مرید کا اشتہار قابل التفات
نہ ہو یہ کیا انصاف ہے ۔ (نور الابصار کے صفحہ ۲ پر مرزا صاحب کے سر آوردہ مرید نے اپنے اظہار فضیلت مین
پیر صاحب کو جن کے مقابلہ پر آنے سے آنکے امام صاحب تو حیلے حوالے ہی کرتے رہے لیکن یہ صاحب لکہتے ہین کہ
مین مناظرہ تحریری کے لیئے مستعد و آمادہ ہون اگرچہ آپ کو (پیر صاحب کو) اپنا مخاطب صحیح نہین سمجہتا مگر کیا کیجیے
باہمہ مردان بباید ساخت ❊ چہ توان کرد مردان اند ❊ سبحان اللہ و اللہ اکبر یہ تعلی و تفاخر و انا خیر منہ
نسبت و درجت کسی اہل اللہ مخلص مصروف الذکر طالب رضاء الٰہی مین نہ دیکہی سنی اور مرزا صاحب کے تمام خاص
و عام مریدین مین اسکے سوا کچہ اور ہے ہی نہین) ۵ ۔ مرزا صاحب نے اشتہار مین لکہا ہے کہ مین بہر حال لاہور
پہونچ جاتا مگر مینے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر صاحب کے ساتہ ہین اور ایسا ہی لاہور مین اکثر
سفلہ و کمینہ طبع لوگ گلی کوچون مین گالیان دیتے پہرتے ہین مخالف مولوی وعظ کر رہے ہین کہ یہ شخص
واجب القتل ہے بعض کا دو گندی گالیان کے مجہے پہونچے ہین جو جو شہر ان چمارون کی گندی گالیون سے زیادہ
وغیرہ" اس مین اکثر حصہ تو خلاف واقعہ و پر از مبالغہ ہے جس کا کچہ وجود نہین اور پہر تعجب ہے کہ مرزا صاحب
اللہ تعالیٰ کو اپنا حافظ ناصر حمایتی و مددگار جانتے اور نصرت الٰہیہ کی ازبس زبانی دعویدار ہوتے اور قرآن مجید
کی آیات وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ۔ وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ وغیرہ کے عامل و معارف
(اور اللہ تعالیٰ تجہکو لوگون کے شر سے محفوظ رکہیگا)
کے مدعی ہونے کے پہر موقع وقت پر کیسے ڈر جاتے اور راز پردہ فاش کرتے ہین ۔ اگر مرزا صاحب صادق
تو ان ارشادات قرآن مجید سے اعراض کر کے ایسے خائف و لرزان کیون ہوتے ہم اور اگر
اقوال ۔ دو چیز تیرہ عقل ست دم فروبستن ❊ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی ❊ پہر بعداز
جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد ❊ پر یہی فکر کرتے تو ایسے لاطائل بے بنیاد نامقبول بے ہنگام عذرات نہ گہڑتے
لیکن اگر ایسا نہ کرتے تو لوگون پر ان کے کذب کی زیادہ حقیقت کیونکر کہلتی اور عاجز کے الہام جو ۲۰ اگست
۱۹۰۰ء جمعہ کو جو قبل از آمد خبر آنے پیر صاحب ہوئے (رفعت شان رفت براوج فلک خوبخت پیر صاحب ہوا

اور بعدہ الہام "کَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ" جو بحق مرزا صاحب ہوا ان ہر دو کی حقیقت و صداقت کیونکر ظاہر ہوئی؟ ۶۔ اس
(مثل اون کے دھنی ہوئی کی)
اشتہار میں مرزا صاحب نے کہا ہے کہ میں دو امر کا خواہشمند ہوں جن پر میرا لاہور پہونچنا موقوف ہے۔ ایک پیر صاحب بغیر
شرط زیادہ لکھنے کے اپنے نام سے اشتہار مصدقہ پانچ معزز و مشہور ارکان لاہور شائع کریں دوم میرے لاہور پہونچنے
کے لئے تین رئیس ایک تحریر بالاتفاق اس ذمہ داری کی شائع کریں کہ پیر مہر علی شاہ کے مریدوں ہم عقیدوں (جو قریبا
تمام مسلمان مرزا صاحب کے مخالفین ہیں) و ہم جنس مولویوں کی طرف سے کوئی گالی یا کوئی وحشیانہ حرکت ظہور میں
نہ آئیگی۔ سبحان اللہ یہ خوب انصاف ہے کہ خود بدولت مرزا صاحب تو کسی کی ایک شرط بھی ہرگز قبول نہ کریں اور آپ
شرائط پر شرائط بڑھاتے جائیں اور وہ بھی ایسے ناممکن العمل کہ کبھی ہو نہ سکیں۔ بھلا تین رئیس تمام دنیا کے
مسلمانان وغیرہ مخالفین مرزا صاحب کے الفاظ و حرکت کے کیونکر ذمہ دار ہو سکتے ہیں؟ اور ان کو غرض ہی کیا
ہے کہ اس دردسری میں مبتلا ہوں؟ باوجودیکہ وہ مرزا صاحب کی چال تدابیر و حیلہ حوالہ سے بھی بخوبی ماہر و واقف ہوں
جب مرزا صاحب لاہور میں آنے سے ایسے ہراساں و ترساں تھے تو اول خود ہی اشتہار دیکر انہوں نے اپنی جان کو
اس جنجال میں کیوں ڈالا؟۔ افسوس مرزا پر عادت حیلہ سازی نے ایسا غلبہ کیا ہے کہ بیجا حیلہ بہانوں کے
سوا بات ہی نہیں کرتے اور سیدھا راستی سے یوں نہیں فرماتے کہ "وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ" والا معاملہ
(اور ڈال دیا ان کے دلوں میں پہلے خوف کو)
ہماری ساتھ ہوا اسلیے ہم لاہور نہیں آسکے"؟ ۷۔ کسی دوسرے کی گالیوں کی شکایت مرزا صاحب کس طرح زبان
پر لا سکتے ہیں؟ ذرا اپنی بدزبانی سب و شتم لعن طعن مذکور صفحہ ۴۴ تا ۱۰۴ اور پھر مرید خاص واحد لعین
صاحب کی زبان درازی کہ جس سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔ پھر آپ ہی مرید صاحب جسکو فاضل جلیل القدر مولوی
سید محدث اور فقیہ زبردست اشتہار میں لکھ رکھا ہے کہ ان کے ساتھ بحث کرنا پیر صاحب کے لیے فخر تھا" ذرا ان کی
تہذیب و سلوک کو بھی غور سے دیکھیں کہ ماشاء اللہ خوبی قسمت سے باوجود ضعیف العمری سید کہلانے وغیرہ اوصاف
عطیہ مرزا صاحب و فیض صحبت زبانی امام الزمان کے ایسا تمسخر ہنسی و دوسرے مومنین کو برا بھلا کہنے و لکھنے
سے سیر ہو کر انابت الی اللہ و خشیت الٰہی کی فکر اپنے پاس پھٹکنے ہی نہیں دیتے جبکہ کل جماعت کی زبان درازی و تبرا
بازی کی یہ نوبت ہو تو پھر مرزا صاحب کو دوسروں کی شکایت کرنا کب زیبا ہے؟۔ اور پھر طرفہ یہ کہ آپ شکایت کرتے
وقت بھی اپنی اس بدگوئی کی عادت سے نہیں چوکے۔ ۸۔ پھر کہا ہے کہ اس فتنہ و اشتعال کے وقت بغیر شہر کے
رئیسوں کی پوری طور کی ذمہ داری کے لاہور میں قدم رکھنا گویا آگ میں قدم رکھنا ہے کیا شرع و عقل فتویٰ دے
سکتی ہے کہ پر جوش و مشتعل لوگوں کے مجمع میں بغیر کسی پوری قانونی بندوبست کے جانا مضائقہ نہیں؟ ۹۔ مرزا
صاحب یہ تو فرمادیں کہ اس مجمع کا باعث و محرک سوائے خود بدولت کے اور کون ہے؟ خود ہی تو تمام دنیا کو مقابلہ
کے واسطے بلاتے دعوت کرتے و اشتہار پر اشتہار دیتے ہیں اور جب تعمیل حکم خود بدولت وہ لوگ آ کر جمع ہوں تو پھر گھبرا

Marfat.com

کہتے ہین کہ ہم ایسے مجمع مین جانا گویا آگ مین قدم رکھنا ہے"۔ ذرا اسکو بھی غور کرو کہ اللہ تعالی کے فرستادی و مرسل تو سچ
مچ دہکتی آگ مین بھی ڈالدیے گئے اور وہ نار انکے لیے بحکم حافظ حقیقی برداً وسلاماً ہوگئی جیسا کہ سیدنا حضرت ابراہیم
علے نبینا وعلیہ السلام کا معاملہ ہوا۔ پھر مرزا صاحب کیسے مرسل من اللہ ہونے کے دعویدار ہین کہ اپنی ہی سلگائی
ہوئی وہی آگ سے ایسے خائف و بدحواس ہوتے ہین اور اللہ تعالی خیر الحافظین وخیر الناصرین کی حفاظت و نصرت
وتوکل کو بالای طاق رکھکر اسے ایسی بے تعلقی ظاہر کرتے ہین کہ گویا آپ کو اس ذات پاک لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (نہ اوسکو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند)
وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (اور آسمان و زمین کی حفاظت اسپر گران نہین اور وہ عالی شان عظمت والا ہے ۱۲) موصوف وارحم الراحمین کی حفاظت پر اعتماد نہین ویا اسپر قیوم کی خبر ہی نہین

۹- اخیر پر مرزا صاحب نے سہل طریق فیصلہ یہ لکھا ہے کہ بعد ذمہ واری رئیسان لاہور کے مجمع عام مین جس مین
ہر سہ رئیس موصوفین بھی ہون تین گھنٹہ اپنے دعوی کے دلائل مین سناؤن پھر پیر مہر علی شاہ صاحب قرآن وحدیث
سے نزول مسیح کا ثبوت دین" اسکا جواب ظاہر ہے کہ پیر صاحب تو فقط اسی غرض سے ہی حسب اشتہار مرزا صاحب لاہور
آئے تھے اگر مرزا صاحب بھی ذرہ حوصلہ کرکے اللہ تعالی کے حافظ حقیقی و ناصر تحقیقی ہونے کا یقین رکھکر آجاتے
تو اسکا فیصلہ ہوجاتا۔ مگر پیر صاحب کے سفر دور ودراز کرکے مع علما آنے پر آپکے ہراسان ہوکر پہلو تہی کرنے اور
ادہر رخ بھی نہ کرنے سے یہ تصفیہ ہو گیا اور مرزا صاحب کے دعاوی کی نسبت ایک بین و آسمانی نشان ظاہر ہوگیا
نیز وہی جو مرزا صاحب نے کہا تہا کہ "**اگر مین حاضر نہ ہوا تب بھی کاذب سمجھا جاؤنگا**"۔ ۱۰- مرزا
صاحب کے اس سہل طریق سے بہی سہل طریق شیخ عبد الرحمن بازار کشمیری لاہور کے اشتہار مین لکھا ہے وہ یہ
ہین کہ مرزا صاحب لاہور مین مسجد شاہی مین محراب و منبر کے سامنے کھڑے ہوکر علماء اسلام کے روبرو ویسی ہی قسم
کہاوین جو مرزا صاحب نے علماء مخالفین کے واسطے تجویز کی ہے پھر آخر مین کہین الہی اگر مین جھوٹا ہون اور اس
منصوبے سے بالکل بری و بے لوث نہین ہون تو سال بھر کے عرصہ کے اندر مجھ پر کوئی عذاب نازل کر کہ اہل اسلام
کے لیے حجت قائم ہوجاوے اور کوئی بھی دام فریب مین نہ پھنسے" پھر اس قسم کے بعد اگر ان پر ایک سال خیریت
سے گذر گیا اور مرزا صاحب اور ان کی جماعت پر کوئی بلا نازل نہ ہوئی تو ہم (مشتہر اشتہار) ہزار روپیہ نقد دینگے
اور یہ ایسا فیصلہ ہے کہ مرزا صاحب ہی کا تجویز کردہ ہے کوئی اسپر بحث بھی نہین کرسکتا۔ مرزا صاحب اسیطرح اپنے
مخالفین کو قسم کہانے کے لیے بلایا کرتے اور سال کی میعاد لگایا کرتے ہین"۔ اس تدبیر پر اگر مرزا صاحب
عمل کرین تو وہ جو آسمانی گواہی و نشان کے تین سال مین ظہور کا مرزا صاحب نے اشتہار
ہوا ہے جسکی میعاد دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک ہے اسکا بھی اسطرح ایک ہی سال مین فیصلہ ہوسکتا ہے۔ ۱۱- حفاظت
کے لیے مخلوق کی ذمہ واری لینے اور اسپر بھروسہ کرنے کے بجا اگر مرزا صاحب خیر الحافظین وخیر الناصرین کی
حفاظت وحمایت پر اعتماد کرین تو اسلامی طریق و عملدرآمد کے موافق و مطابق ہے۔ بیچاری مخلوق جو

Marfat.com

فانی ہے اور اپنے نفع ونقصان کی مالک نہین تو پہر وہ کسی دوسرے کے نفع ونقصان کی کیونکر ضامن و ذمہ دار ہوسکتی ہے؟ - یہ مرزا صاحب کے کشتی مین کہڑا ہونے کے حالات ہین جن سے اُن کے دعوٰی کا صدق یا کذب لطف النہار کی طرح روشن ہے ۱۲ - کیا خوب وعمدہ ہو اگر مرزا صاحب کا سیدان کشتی مین کہڑا ہونا مخلصانہ طلب رضائے الٰہی کی خاطر - ارشاد وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ - اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وغیرہ احکام کے مطابق ہو اور باعث بہبودی ومنفعت خلق اللہ ہو کر وہ کشتی قابل تحسین ہو لیکن یہ تب ہوسکتا ہے جب مرزا صاحب بموجودہ پہلو تفاخر تعلی کبر وپندار روالا بد کر توبہ واستغفار کے بعد اطاعت اللہ تعالیٰ اور اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والا طریق اختیار فرماوین - ۱۳ - یہ امر تو مرزا صاحب کو معلوم ہونا چاہئیے کہ کشتی مین بہادری اسی کا نام نہین کہ ہر ایک کو ہر امر مین جس طرح ہوسکے اپنے مقابلہ مین اپنے گہر بیٹھ کر ہیچ پوچ حقیر ولاشے سمجھ وٹہیرا کر خواہ مخواہ ہر ایک پہلو سے زبان خود اپنی ہی فضیلت شیخی اور فوقیت بیان کیئے جائین جیسے مرزا صاحب کی عادت ہے اور جسکا مظہر رسالہ ضرورۃ الامام ہے - تعجب ہے کہ مرزا صاحب کو باین دعاوی معرفت انا خیر منہ والی مہلک مرض ونسبت سے بچنے وآبائی ومقبول نسبت رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ والی نسبت حاصل کرنے کا کبھی فکر وخیال نہین آتا ہمیشہ اپنی مشیخت ولاثانیت وبے نظیری ظاہر وثابت کرنے کی تدابیر ودہن مین مستغرق رہتے ہین - اللہ تبارک وتعالیٰ ہدایت کرے اور توفیق توبہ عطا فرماوے - آمین - ۱۴ - عاجز کو تو سر دست مقابلہ وکشتی کے میدانون کی پرہیز کرنے کی لیئے نصحاً وتعلیماً الہام ہوتا ہے ع با دوستان تلطف با دشمنان مدارا - آیندہ جیسا ہوگا اس کی تعمیل کو بتوفیقہ واحسانہ حاضر ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ۱۵ - مرنے کے بعد شرمندہ ہونے کی ہی عمدہ وعجیب دہمکی ہے - اول مرزا صاحب کا اپنے دعاوی مین صادق ہونا تو ثابت ہو پہر یہ امر بہی قابل غور ولحاظ ہوسکتا ہے اور مرزا صاحب غور کرین کہ جن لوگون نے یہان انکو قبول نہین کیا بلکہ قبول وسکوت تو بجائے خود از دست خوب عمدہ طرح سے مقابلہ کیا مقدمات کیئے اور مخالفت مین تحریراً وتقریراً کسی طرح کوتاہی نہین کی جیسے مولوی محمد حسین صاحب جنکو مرزا صاحب منذر الہامون سے ڈراتے ودہمکاتے بہی رہے ہے قاضی سلیمان صاحب مولوی اسمعیل صاحب مولوی عبداللہ صاحب امروہی منشی سعداللہ صاحب مولوی محمد بشیر صاحب شیخ حسین صاحب مصنف فتح الربانی مولوی صوفی عبدالحق صاحب غزنوی قاضی فضل احمد صاحب مولوی عبداللہ صاحب پیر مہر علی شاہ صاحب مصنف شمس الہدایہ سید حسین شاہ صاحب ہزاروی مصنف منور الایمان سلطان محمود خان صاحب مشتہر اشتہار وحبل الاظہار مولوی محمد شفیق صاحب مولوی محمد غازی صاحب مولوی غلام احمد صاحب مصنف مسلہ قادیانی کا مکر شیطانی مولوی محمد صاحب کہچمکرالی ملا محمد بخش صاحب وغیرہ تو کیا جیسے یہ لوگ یہان

Marfat.com

شرمندہ ہوئی ہیں اسی طرح دوسرے قبول نہ کرنیوالے مرنے کے بعد شرمندہ ہونگے یا اس سے بھی زیادہ؟ پھر جن لوگوں کو مرزا صاحب نے ایسا ہی بہکایا اور ایسی خبریں سنائیں ان کا ابتک کیا بگڑا ہے اور کیا شرمندہ ہوئے ہیں؟ مرزا صاحب انکی سمجھائی میں ایسا شرعی طریق اختیار کریں یہ مخلوق الٰہی سمجھکر ایسے لوگوں کے حال سے عبرت پکڑکر خود بدولت کی تمامی میں داخل ہونے کی فکر کریں ۱۶ - جب مرزا صاحب کی دنیوی و زمینی پیشگوئیوں کا یہ حال ہے جیسا مختصر اس میں عرض ہوا تو آسمانی و عقبےٰ کے حالات کی خبروں کا اسی پر قیاس ہو سکتا ہے بقول ؎ تو برا وج فلک چہ دانی چیست ۔ چون ندانی کہ در سرای کیست ۔ ملکہ عاجز کو تو الہامًا یہی بشارت ملتی ہے کہ جو کوئی مرزا صاحب کے دعاوی کا انکار بایں الفاظ کرے ؎ عیسے نتوان گفت بتصدیق خرِ چند ۔ صلوات بر آن کس کہ ہمین ورد بگوید ۔ تو اسکے واسطے سرخروئی ہے جیسے الہام قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَلْيَفْرَحُوْا سے ظاہر ہے ۱۷ - محبت الٰہی اگر ثابت ہو تو پھر جو ممکن بدبخت ہی مگر یہان تو سراپا مصرع بر عکس نہادہ نام زنگی کافور - والا معاملہ ہی ہے وبس -

فصل ۱۴۱ ضرورۃ الامام

- ای عزیز کوئی کام دنیا کا ہو یا دین کا بغیر لیاقت کے نہیں ہو سکتا مجھے یاد ہے کہ انگریز حاکم کے پاس ایک خاندانی شخص پیش کیا گیا کہ اسکو تحصیلدار بنا دیا جاوے اور جسکو پیش کیا وہ محض جاہل تھا اُردو بھی نہیں آتی تھی اس انگریز نے کہا کہ اگر میں اسکو تحصیلدار بنا دوں تو اسکی جگہ پر تمام باتوں کا فیصلہ کرے گا میں اسکو بجبر پانچ روپیہ مذکوری اور کوئی نوکری نہیں دے سکتا اسیطرح اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے اَللّٰهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ

جواب لیاقت کی نسبت اول عرض ہو چکا ہے مرزا صاحب اسپر بار بار زور دیتے ہیں یہ تو فرماوین کہ کل لیاقت اس شہنشاہ عالی جاہ مالک الملک حی وقیوم خالق السموات والارض وھو علی کل شیء قدیر وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ فرمانے والے کے خزانہ عامرہ سے خرچ ہو چکی ہے اور اب اور کسی کو کچھ نہیں مل سکتی؟ معاذ اللہ معاذ اللہ وہ ذات پاک ایسے بخیلانہ و بے ادبانہ خیال يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ سے پاک و منزہ و اعلیٰ و ارفع ہے - بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ اسکی شان دائمی ہے اور ہمیشہ ابد الآباد تک رہیگی اور عاجز کو الہام بھی ہو چکا ہے بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوْطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ۔ مرزا صاحب نے جو انگریز حاکم و ناخواندہ خاندانی شخص کے تحصیلدار یا نوکری بنانے کی مثل تراشی ہے اول تو اسکی بحث ناحق فضول ہے ... ایسے علاوہ ازاں دنیوی حاکموں کی بھی کئی ایسی مثالیں و نظیریں موجود ہیں کہ ... اور جیسے امین وغیرہ سے تحصیلدار یا ڈپٹی اسسٹنٹ کمشنر جج بنائے گئے کئی ڈپٹی ناخواندہ جو بعض دستخط ہی کر سکتے تھے دیکھنے میں آئے ہیں بلکہ اب بھی آنریری مجسٹریٹوں میں جنکی مجسٹریٹی کی ماتحت کئی گاؤں ہیں بحالت ناخواندگی مقدمات فیصل کر رہے ہیں جس سے مرزا صاحب کی تراشیدہ مثال نیست و نابود و کالعدم ہو جاتی ہے - ۳ - یہاں کے

Marfat.com

حاکم چونکہ خود اول حصول علم ولیاقت کو واسطے مصیبت ومحنت برداشت کرکے مغز زنی ومشقت کی تکلیف شب
وروز اٹھا کے پھر کسی حکومت کے حاصل کرنے مین بارادہ الٰہی کامیاب ہوتے ہین لہذا وہ اگر کسی ناخواندہ و
نالیاقت شخص سے کچھ کام نہ لے سکین تو کچھ عجب نہین لیکن جو حاکم ہمہ قدرت ہمہ علم احکم الحاکمین ارحم الراحمین
واہب العطیات منزل البرکات ایسا ہو جس کی شان وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ - إِنَّ رَبَّكَ
هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ - وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ - وَإِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو
الْفَضْلِ الْعَظِيمِ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَن يَشَاءُ وغیرہ وغیرہ ہو جس کے سہارے وفضل پر ان سب حاکمون بلکہ کل
مخلوقات کی کامیابی کا حصر ہے اور جو ناخواندہ واونٹ بکری چرانے والون کو ایک آن مین امر کن سے کل لیاقتین
وفضیلتین بخشکر تحصیلدار وڈپٹی کیا تمام دنیا کی بادشاہت بلکہ اسکے ساتھ ہی عاقبت کی بادشاہت بھی
بخشتا رہا ہو اسکو کیا ضرور ہے کہ کسی کی ناخواندگی ونالیاقتی کا اپنے کاروبار چلانے مین فکر کرے کیا جسطرح
پہلے وہ قادر قدیر ان ناخواندہ اونٹ بکری چرانے والون سے اپنے اہم وارفع دینی ودنیوی خدمات لیتا رہا ہے
تو اب اسے ادنے درجہ کی خدمت بھی کسی سے نہین لے سکتا؟ یا معاذاللہ اسکے اختیارات محدود ہو گئے چھین
لئے گئے یا اس نے اقرار کر لیا اور اعلان دیدیا کہ اب کسی قسم کی بخشش وعطا کسیکو نہین کرونگا؟ معاذاللہ معاذاللہ
افسوس کہ ایسے محسن مالک الملک لایزال با اختیار کی تشبیہ کیسی بے اختیار حاکم سے دی گئی اور بمقابلہ ارشاد قرآن
مجید فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ کیسی لغو وردی مثال گھڑی اور تراشی گئی - ۴ سچ ہے جب اللہ تعالےٰ قہار
کا غضب آتا ہے تو ناک کان کاٹ کر صورت ہی مسخ نہین کرتا بلکہ دلکو مسخ کر دیتا ہے جس سے مغضوب علیہ اس
کی ذات وصفات کا انکار کرنے لگتا ہے سو مرزا صاحب فکر وغور کرین کہ کہین صفت خالقیت مرغی کے
حوالہ کر دیتے ہین کہین اسکے اختیارات حکومت کو محدود کرتے کہین نعوذ باللہ قرآن مجید کی غلطیان نکالنے
لگتے کہین اسکی آیتون وعبارت کو الٹ پلٹ کرتے ہین تو کیا اس سے توبہ توبہ انجام کا ڈر خوف معلوم نہین
ہوتا کہ کہین اس قادر قیوم واجب الوجود کو آخر ہستی سے جواب نہ دینے پر آمادہ ہون جیسا کہ اکثر خود بین متکبرین تیغ
خوردان کا حال ہوا - اللھم انی اعوذ بک بوجہک الکریم وباسمک العظیم ۵ - مرزا صاحب تو بدعوی
علم وفضل اَللّٰہُ یَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ کو بصیغہ مضارع تحریر فرماتے ہین لیکن عاجز اسکو بصیغہ افعل
التفضیل اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ جیسا کہ قرآن مجید سورہ انعام الجزء الثامن ربع اول مین
ہے پڑھتا جانتا اور اسپر کامل ایمان رکھتا ہے مرزا صاحب اپنی نسبت تو اس آیہ شریفہ کو سند لیتے ہین لیکن
دوسرون نے کیا گناہ کیا ہے کہ انکے واسطے بغیر کسی وجہ کے اسکو محال خیال فرماتے ہین؟

فصل ۱۱۵ ضرورۃ الامام - کیا جسکے پاس ہزارون دشمن دوست سوالات واعتراضات لیکر

Marfat.com

آتے ہین اور نیابت نبوت جسکو سپرد ہوتی ہے اسکی یہی شان چاہیئے کہ صرف چند الہامی فقرے اسکی بغل مین ہون اور وہ بھی بے ثبوت کیا قوم اور مخالف قوم اس سے تسلی پکڑ سکتے ہین الخ

جواب بعد الہامی دعا اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه کے عرض ہے کہ اول ہم بزعم خود مرزا صاحب کی منطقی و فلسفیانہ دلائل کو بمقابلہ معترضین اسلام و انگریزی طالب علمون کے بڑا کام سمجھتے تھے سو الحمدللہ کہ اُس حکیم علیم نے اس تعجب و غلطی کو دور فرمایا الہام ہوا اجعلتم سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن امن بالله واليوم الاخر جس سے صاف و صراحتاً ظاہر ہو گیا کہ جھگڑالو اور معترضین کو جواب دینے انکے جوش اعتراض کو آب دلائل سے فرو کرنا اور ضعیف اور بد اعتقادون کی بوسیدہ عمارت کی خود رسیدہ اوزارون سے پچی کاری کرنا جو امام فن مناظرہ اور سرسید وغیرہ بھی کرتے رہے یا یون کہو کہ اپنی ہی مسجد علیحدہ بنانا (کیونکہ یہان الہام مین لفظ "الحرام" مسجد کے ساتھ نہین فرمایا) یہ سب کچھ ایمان باللہ و بالیوم الآخر والون سے کبھی برابری نہین کرسکتا اور یہ الہام بھی ہوا سے گر استدلال کار دین بدی + فخر رازی رازدار دین بدے + سبحان الله والحمد لله الذی هدنا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدنا الله بلکہ یہ ہدایت بھی الہامی تعلیم ہے اسی آیت کریمہ اجعلتم سقاية الحاج الخ کے بعد اللہ جل جلالہ خود بھی فرماتا ہے لا یستوون عند الله اور آمن باللہ والیوم الآخر والون کا بمقابلہ دوسرون کے تو لطف و کرم سے کئی جگہ تعریف سے ذکر فرمایا جیسا ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا الخ تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا - قد افلح من تزكى وذكر اسم ربه فصلى بل تؤثرون الحيوة الدنيا والاخرة خير وابقى - فما اوتيتم من شيء فمتاع الحيوة الدنيا وما عند الله خير وابقى للذين امنوا وعلى ربهم يتوكلون لہذا اب عاجز ردو قدح بحث مباحثہ و خشک تقاریر والون کو بمقابلہ کمن امن باللہ والیوم الآخر والون کے ہرگز ترجیح و وقعت نہین دے سکتا - **۳** - پھر مرزا صاحب ایمان و انصاف سے غور فرماوین کہ انہون نے معترضین کے کیا کیا اعتراضات دور کیئے ہین؟ مباحثہ عیسائیان مین - پھر سراج دین کے چار اعتراضات کے لیئے عرصہ تک قادیان مرزا صاحب کی صحبت مین رہا - اور پھر عام علماء و مولویان کے جو مرزا صاحب کے نئے تراشیدہ مسائل و عقاید پر بدلائل قرآن مجید و حدیث شریف اعتراضات کرتے ہین کہان دور کیئے ہین **۴** - نیابت نبوت کی ذیل مین مرزا صاحب مسائل ذیل پر غور سے توجہ فرماوین (۱) قرآن مجید مین ارشاد ہے والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين - فاصفح الصفح الجميل - وليعفوا وليصفحوا - الا تحبون ان يغفر الله لكم - ولمن صبر وغفر ان ذلك

لن یعزم الامور ا (یہ آیت عاجز کو بھی کئی بار الہام ہو چکی ہے) وغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جو عاجز کو بھی الہام ہوا ہے الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء الہام ان اللہ تعالیٰ رفیق یحب الرفق رفع القلم عن ثلثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتے یعقل اور بیان مرزا صاحب مدعی مسیحیت و نیابت نبوۃ ایسے بے صبر و تند و سخت گیر کہ ایک خفیف کلمہ خواب کو (کہ مرزا صاحب بیعت کریں) جو کہ بموجب حدیث شریف موصوفہ کچھ مواخذہ نہیں ہو سکتا اسکو خود بدولت نے ایسا سخت پکڑا اور ایسا جوش دیا کہ ایک کتاب تحریر فرما کر شائع کر دی یہ کیسی نیابت ہوئی؟

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہا احادیث شریف مین لعن طعن سب و شتم سے منع فرمایا کہ یہ مومن کی شان نہین ہے جیسا صفحہ ۱۷۴ پر ذکر ہوا اور مرزا صاحب کی کتب مین لعن و طعن و سب و شتم کا حد و حساب نہین بعض جگہہ ہزار تک لعنتین پوری کر کے تحریر فرمائی ہین۔ اور نہ صرف مخالفین اسلام کو بلکہ عوام و خاص مسلمانان کلمہ گویان اہل قبلہ۔ پابند صوم و صلوۃ۔ حج و زکوۃ۔ ذاکرین اللہ عزوجل۔ مولویان و فقراء و سجادہ نشینان خادمان اسلام علماء قرآن مجید و حدیث شریف کو بھی نہین چھوڑا حالانکہ حدیث شریف مین ہے المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔
مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہین
یہ کیسی نیابت نبوت ہے؟ نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا الخ
ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کی شرارت اور برے عملون سے

(۳) ایسا ہی مرزا صاحب اپنے دعاوی کے انکار کے سبب سبکو ہلاکت و عذاب کی وعید سناتے رہتے ہین اور حدیث شریف مین ہے اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم۔ عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ۔ اسکے برعکس مرزا صاحب کا عمل ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

(۴) آیات المنافقین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر۔ یطبع المؤمن علی الخلال کلھا الا الخیانۃ والکذب اب مرزا صاحب غور فرماوین
جب امانت دیا جاوے خیانت کرے اور جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے خلف کرے اور جب جھگڑا کرے فجور کرے مومن پیدا کیا جاتا ہے سب خصلتون پر سوا خیانت اور جھوٹ کے
کہ اداء امانت مین جو روپیہ سراج منیر چودہ سو روپیہ کی لاگت والی براہین کی قیمت مین آیا اسکو دوسری جگہہ اپنی خانگی و نفسانی حاجات مین خرچ کرنا خیانت ہے یا نہ؟۔ رسالہ سراج منیر کے چندہ دینے والے و براہین کے خریدار کئی تو مر گئے اور بہت باقی بھی ہین جو حسب وعدہائے مرزا صاحب دو کتب کی منتظر و امیدوار ہین۔ نیز وہ روپیہ جو مرزا صاحب کے حساب مین آپ کو کہکر بایں غرض جمع کیا گیا تھا کہ جب رسالہ موعودہ برائے سٹر الگزانڈر رسل ویب امریکہ والا طیار ہوگا تو اس روپیہ سے ترجمہ کرایا جاویگا، سو وہ رسالہ تو وعدہ وعید مین نابود ہو گیا اور اسکے ساتھہ ہی وہ روپیہ بھی خرد برد ہوا۔ پھر جو روپیہ مسجد کے واسطے جمع ہوا وہ کہان گیا؟۔ براہین کی نسبت شاید یہ عذر پیش کرین کہ ہمنے واپسی روپیہ کا اشتہار دیدیا ہے اسلیئے بری الذمہ ہو گئے۔ لیکن اس مین یہ عرض ہے کہ اولاً تو پہلے کوئی ایسی شرط نہ تھی ثانیاً وہ اشتہار سب روپیہ دہندگان کے پاس کہان بھیجا گیا ہے؟ فقط اپنے مریدین مین

Marfat.com

ہی اسکی اشاعت کافی سمجھی گئی تھی تا نشاء اس اشتہار مین بھی ایک فن حکمت وچالاکی کی کہ بیچارے نامعلوم شرم ولحاظ خلق سے مطالبہ روپیہ کی جرئت نکرین اور اگر کرین بھی تو مرزا صاحب کے کسی معتبر کا سارٹیفکٹ پیش کرین۔ ایک آشنا نے مجھ سے پوچھا کہ بقیہ براہین خدا جانے کب آویگی؟ مینے جواب دیا کہ اسکی بظاہر کوئی امید نہین کیونکہ مرزا صاحب اسکی قیمت واپس کرنیکا اشتہار دی چکے ہین" وہ بولا کہ ہمکو تو خبر ہی نہین ہوئی بہلا اب روپیہ ملجاویگا مینے کہا ہان اگر آپ روپیہ دینے کا سارٹیفکٹ دیدین" تب اس نے کہا کہ جسکی معرفت ہمنے روپیہ دیکر کتاب منگوائی ہے وہ تو مر گیا" فقط اسی پر دوسرے بیچاری خریدارون کا قیاس کرلینا چاہیے۔ پہر جن لوگون نے براہین کے واسطے سینکڑون روپیہ دیئے تہے وہ اشتہار انکے پاس ہی نہین پہونچا۔ اگر مرزا صاحب کی نیت بخیر ہوتی تو جیسا کہ عاجز کو ایک دفعہ فرمایا یا لکہا تہا کہ ہمنے روپیہ دہندگان کے نام و روپیہ کی کتاب کہولی ہوئی ہے" تو اسکو قائم رکہتے اور اسکے موافق سب کو روپیہ واپس دیتے اگر کوئی لینے سے انکار کرتا تو پہر آپکا مال تہا۔ و نیز اول روپیہ دہندگان و خریداران کو حسب ضابطہ رسید ہی دی ہوتی تا اسکو پیش کرکے روپیہ وصول کرسکتے۔ یہ حق العباد تہا اس بارہ مین جس قدر سعی و اہتمام ہوتا ثواب و عبادت مین داخل تہا۔ خیر یہ تو براہین کے روپیہ کا خاتمہ ہوا۔ باقی سراج منیر و سٹر الگزنڈر وب والے روپیہ کا کیا عذر ہے؟ علی ہذا القیاس اور بہت رقوم جو کہین کی کہین خرچ ہوئین۔ یہ سب کیون اذا اؤتمن خان مین داخل نہین؟

(۵) اذا عاهد غدر / خلف مین جو وعدہ نسبت براہین احمدیہ جلد اول اعلان سرورق جلد اول و دوم مین کہ صفحات سو جزو سے زیادہ ہوگی، قیمت اول پانچ پہر دس پہر پچیس اور اقرار کہ اسکی طبع مین آیندہ کبہی توقف نہین ہوگی،" جلد سوم کے سرورق پر فرمایا کہ اب کتاب تین سو جزو تک پہونچ گئی ہے" اور اخیر صفحہ پر اسکی قیمت ایک سو روپیہ قرار دیکر فرمایا کہ اگر اسکے عوض ۵ ماہ ۲۵ روپیہ بہی مسلمان پیشگی نہ دین تو پہر گویا کام کے انجام سے خود مانع ہونگے" (اس فقرہ کی تحریر سے مرزا صاحب کے اپنے رئیس اعظم صاحب جائداد ہونے اور ہزارہا روپیون کے اشتہارات دینے کی حقیقت و ماہیت بہی خوب ظاہر ہوتی ہے کہ جو کچہ ملے پیشگی ملے) جلد چہارم مین آخر کار فرمادیا کہ اب اسکا متولی ظاہراً و باطناً رب العالمین ہے اور کچہ معلوم نہین کہ کس اندازہ و مقدار تک اسکو پہنچاوے گا اور سچ تو یہ ہے کہ جس قدر براہین نے جلد چہارم تک انوار حقیت اسلام ظاہر کیئے ہین اتمام حجت کے لیے کافی ہین زندگی کا اعتبار نہین وغیرہ الخ۔ افسوس راستی موجب رضائے خداست۔ پہر جس کا عاجز کو الہاماً ارشاد ہوا ہے خیال نکرکے یہ نہ فرمایا کہ اب بمصالحہ الٰہیہ وخشا ختم ہو چکا ہے اور جو ہمنے تین سو دلائل کا قصد تحریر مین آکر طبع ہونا لکہا تہا غلط تہا اسلیئے آیندہ تولیت سے دست بردار ہوتے ہین اور روپیہ وصول شدہ حق العباد کی عباد اللہ سے معافی چاہتے ہین"۔ پہر وعدہ طبع رسالہ سراج منیر جسکا جودہ سو روپیہ کے صرف سے طبع کا اعلان

Marfat.com

سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین سرورق تحفہ حق پر ہوا تھا جسکے لیئے کئی مقامات سے خاطر خواہ چندہ آگیا تھا اور جسکی نسبت خاکسار نے جب مرزا صاحب انبالہ مین تشریف رکھتے تھے بذریعہ خط وعدہ خلافی کی شکایت کی تھی تو مرزا صاحب اسپر درہم برہم ہوکر خفا ہوئے تھے پر سنہ ۱۸۸۶ء کا ذکر ہے جب سرمہ چشم آریہ چھپا تھا اور اسکے سرورق پر اسکی قیمت عہ ۱۲ عام سے اور خاص فی کس استطاعت سے جو بطور امداد دین اس شرط و وعدہ پر مقرر کی کہ سراج منیر اور براہین کے لیئے اسی قسم سے سرمایہ جمع ہوکر اسکے بعد رسالہ سراج منیر پھر اسکے بعد پنجم حصہ براہین احمدیہ چھپنا شروع ہوگا۔ پھر وعدہ اجراء رسالہ ماہواری قرآنی طاقتون کا جلوہ گاہ آخر جون سنہ ۱۸۹۲ء کی بیس تاریخ سے ماہ بماہ نکلا کریگا۔ نیز رسالہ تجدید دین یا اشعۃ القرآن۔ پھر ۲۸ مئی سنہ ۱۸۹۲ء جس کو سات برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے نشان آسمانی کے صفحہ ۴۲ و صفحہ ۴۳ مین ضروری گذارش باہمت دوستون کی خدمت مین امداد کے لیئے کی اور اسکی سرخی "اے مردان بکوشید و برائے حق بجوشید" لکھکر فرمایا کہ "پختہ ارادہ و خواہش ہے کہ اس رسالہ (نشان آسمانی و شہادۃ الملہمین) کے چھپنے کے بعد رسالہ دافع الوساوس طبع کراکر شائع کیا جاوے سو آئینہ کمالات اسلام کا دوسرا نام دافع الوساوس رکھکر مرزا صاحب اس سے تو بری الذمہ ہوگئے) اور بعد اسکے بلا توقف رسالہ حیات النبی و ممات المسیح جو یورپ و امریکہ کے ملکون مین بھی بھیجا جاوے گا شائع اور اسکے بعد بلا توقف حصہ پنجم براہین احمدیہ جسکا دوسرا نام ضرورت قرآن رکھا گیا ہے ایک مستقل کتاب کے طور پر (یہ مطلب ہے کہ اسکی قیمت علیحدہ ہوگی براہین کی قیمت دینے والے اسپر اپنا حق قائم نہ سمجھین) چھپنا شروع ہو۔ لیکن اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لیئے یہ احسن انتظام خیال کرتا ہون کہ ہر ایک رسالہ جو میری طرف سے شائع ہو میرے ذی مقدرت دوست اسکی خریداری سے مجھ کو بدل و جان مدد دین" پھر فرمایا "اگر میری جماعت مین ایسے احباب ہون جو ان پر بوجہ املاک و اموال و زیورات وغیرہ کے زکوۃ فرض ہو تو ان کو سمجھنا چاہیئے کہ اس وقت دین اسلام جیسا غریب اور یتیم اور بیکس کوئی بھی نہین اور زکوۃ نہ دینے مین جس قدر تہدید شرع وارد ہے وہ بھی ظاہر ہے اور عنقریب ہے جو منکر زکوۃ کافر ہو جائے پس فرض ہے جو اسی راہ مین اعانت اسلام مین زکوۃ دیجائے زکوۃ مین کتابین خریدی جائین اور مفت تقسیم کی جائین اور میری تالیفات بجز ان رسائل کے اور بھی ہین جو نہایت مفید ہین جیسے کہ رسالہ احکام القرآن۔ اربعین فی علامات المقربین۔ اور سراج منیر۔ اور تفسیر کتاب عزیز۔ لیکن چونکہ کتاب براہین احمدیہ کا کام از بس ضروری ہے اسلیئے بشرط فرصت کوشش کی جائیگی کہ یہ رسائل بھی درمیان طبع ہوکر شائع ہو جائین آئندہ ہر ایک امر اللہ جل شانہ کے اختیار مین ہے"۔ کیفیت جلسہ ۲۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کے صفحہ ۴۸ پر درخواست چندہ (قابل توجہ احباب) مین کہا کہ تین قسم کی جمعیت کی ہمین سخت ضرورت ہے جسپر ہماری کام اشاعت حقانی معارف دین کا سارا مدار ہے اول دو پریس دوم ایک خوشخط کاپی نویس سوم

Marfat.com

کاغذات ان تینون مصارف کے لیئے ماہوار ۵ ماہواری کا تخمینہ لگایا گیا ہے ہر ایک دوست بہت جلد بلا توقف اس مین شریک ہو اور چندہ ہمیشہ ماہواری تاریخ مقررہ پر پہونچ جانا چاہیئے یہ تجویز ہوئی ہے کہ بقیہ براہین اور ایک اخبار جاری ہو اور آئیندہ حسب ضرورت وقتاً فوقتاً رسائل نکلتے ہین الخ" اب مرزا صاحب نے عذر داری مکس مین صاف اقرار سالانہ آمدنی کا جسکے اما ۳ ہزار سے کچہ زیادہ ناہموار ہوئے اقبال کیا ہے اور اوسط سالانہ آمدنی جو چار ہزار قبول کی ہے اسکی ماہوار اوسط بہی سا ۳۳۴ سے کچہ زیادہ ہوتا ہے اسکے علاوہ مرزا صاحب کی اپنی زمین و باغ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ پریس بہی کئی موجود ہین خوشخط کاپی نویس ہر دین حاضر لیکن بقیہ براہین وغیرہ کا ابتک نام ونشان ندارد ہے دوسری جو کتاب نکلتی ہے اسکی قیمت بہی اسقدر بڑہکر ہوتی ہے کہ لاگت سے تگنا چوگنا منافع ہو اب فرماوین کہ بیعت وعدے اس وعید اذا عاهد اخلف مین کیون داخل نہین؟ واضح رہے کہ یہ فقط وہ وعدے ہین جو تحریراً پبلک تک پہونچ چکے ہین زبانی و پرائیوٹ وعدے علیحدہ رہے ❊

(۷) اذا حدث کذب مین مرزا صاحب کا اپنے انکاری ومخالف کو خواہ اس بیچارہ کا اخلاص و نیک نیتی پر ہی مدار ہوئے ایمان وحرامزادہ صراحتاً یا پیچیدہ الفاظ مین کہنا کیون داخل نہین؟ کیونکہ تشخیص ایمان جو دلی حالت ہے اور تشخیص نطفہ یہ ہر دو غیبی امور ہین جنپر محیط ہونا سوائے عالم الغیب کے ناممکن ہے۔ نیز اپنی پیشگوئیون کے عدم ظہور پر خلاف واقعہ دلائل وعذرات پیش کرنا۔ اپنے مضمون وخطوط دوسرون کے نام سے لکھوانا اپنے مریدون کی تعداد بڑہا کر کچہ کا کچہ بتلانا پہر ایک طرف تو مسلمانون کو دم دینا کہ ہمارا سب کام حمایت اسلام کے لیئے لوجہ اللہ ہے دوسری طرف گورنمنٹ کو پٹی دینا کہ ہماری سب کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی وخدمت کے لیئے ہے ان دو باتون مین ایک قول تو ضرور کذب ہے۔ اگرچہ قاضی فضل احمد صاحب نے جن پر خفیہ مخبری کرنے و ایذا رسانی کے واسطے مرزا صاحب نے کوئی منصوبہ ودقیقہ فروگذاشت نکیا اپنی کتاب کلمہ فضل رحمانی مین اپنی تحقیق سے اصل حال ظاہر کرکے گورنمنٹ سے اسکا صلہ بہی پایا ہے۔ پہر ادہر تو اعلان دینا کہ مین کسر صلیب کے لیئے مامور ہون اور کسر صلیب کر رہا ہون اور ادہر اسی صلیبی گورنمنٹ کو بذریعہ اشتہارات جتلانا کہ مین قیام سلطنت کیواسطے دعائین کرتا ہون اور میری دعا ... نام ہے اس مین بہی ایک تو ضرور کذب ہے کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے پہر کسیکی گرفت وصحیح اعتراض پر حیلہ وبہانہ بنا کر ٹالنا جیسا منشی فضل حق صاحب المعروف بابو مہتاب بخش سے عند المطالبہ سرحہ ... کے مرزا صاحب نے عاجز کے مکان پر کیا تہا وغیرہ مثالین لک ... یہ سب کیون کذب مین داخل نہین؟ وعلی ہذا القیاس ذو الوجہ بننے دو بلکہ سہ رخی باتین کرنا جن کی مثالین بیان کرنے کی کچہ حاجت نہین۔ بلکہ باوجود عدم استطاعت و عدم قدرت کے ہزار ہا روپیہ کے اشتہار دینا کذب نہین تو اور کیا ہے؟ ہاں اخبار الحکم جو مرزا صاحب کا ... تہا اور ہے ...

Marfat.com

اشاعت کا آلہ ہے اور جس مین جہانتک ظاہر معلوم ہے مرزاصاحب کی ہدایت یا اجازت سے مضامین شائع ہوتے ہین چنانچہ ہماری سامنے مولوی عبدالکریم نے شاید مولوی عبدالقادر والے خط کے چھاپنے کی بھی اجازت مانگی تھی لیکن عدالت مین مرزاصاحب نے اس سے اپنی بے تعلقی و برارت بیان فرمائی۔ غرضیکہ اسی طرح کی اور بہت سی باتین اگر کذب نہین تو پھر نہ معلوم مرزاصاحب کی لغت و سمجھ مین کذب کے کیا معنے ہین ؟

(۷) اذا خاصم فجر مین مرزاصاحب کی دُرفشانی مندرجہ صفحہ ۴۷۶ الغایت ۴۸۰ مع دشنامہای ذیل کے کیون داخل نہین ؟ شیطان۔ دیوگمراہ۔ فرعون شقی۔ ملعون۔ حرامزادہ۔ نیم ملا۔ بدسرشت۔ ظالم۔ کاذب۔ خبیث القلب۔ ولدالحرام۔ کورچشم۔ خنازیر۔ دیوانہ۔ درندہ۔ ذریت شیطان۔ غزنی کے ناپاک سکھ (سبحان اللہ یہ تو مرزاصاحب کی قرآن مجید و حقائق معارف دانی آیت مبارکہ کان ابوھما صالحا کا نہایت ہی عمدہ نمونہ ہے) وغیرہ بلکہ ان سب سے بڑھکر ارشاد لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ الخ (تم ان لوگون کو گالیاں نہ دو جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہین) نظر انداز کرکے غیر مذاہب والون کے معبودون کی بھی خوب خبرلی ہے اور نو مسلمانون کو جنہون نے خالصتہ للہ اپنے خویش و اقارب و اموال و املاک دنیا کو چھوڑ کر اسلام قبول کیا ان کے اظہار عیب کے لیئے ہندو زادہ استعمال کرتے ہین۔ تو اب اللہ تعالی کو حاضر ناظر جانکر ذرہ انصاف سے فرماوین کہ جو شخص ایسی گالیون و ناشائستہ الفاظ کا فوارہ و گنجینہ ہو اسکو رحمۃ للعالمین کہنا چاہیے یا زحمۃ للعالمین ؟ اور ایسے مستہزی متکلم و معلم دشنامون کو سوائے امام الفاسقین والفاجرین کے اور کیا کہنا چاہیئے ؟ عاجز کے شیخ حضرت سید عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ جو بلا دعوی متبع و جان نثار سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم تھے وہ اپنے دشمنون و ایذا رسانون کے واسطے بھی دلی خیرخواہی سے دعا فرماتے اگر کوئی کہتا کہ فلان مولوی درحق شما این طور بد میگوید تو حسن ظن سے جواب دیتے کہ "برای خدا میگوید دعا کنید کہ اللہ تعالے حق ظاہر کند" اور ایک مرزاصاحب فضائل و کمالات نبوت کے دعویدار ہین جن کے حال کی گواہی یہ سطور الفاظ رقم الصدر کافی ہین۔

(۸) فراہمی و محبت مال متاع الدنیا و طول امل مین جو مرزاصاحب کا عمل اس کتاب کے صفحہ ۱۴۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲ مین ذکر ہوا وہ بھی بلاحظہ فرماوین کہ یہ کیسی نبوت ہے ؟

(۹) اعظم رکن اسلام یعنے حج کی نسبت جو احکام اس نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے پہونچائے اور جو اسکے مقابلہ پہ مرزاصاحب کا عملدرآمد ہوا وہ بھی اس کتاب کے صفحہ ۲۳۲ مین درج ہو چکا ہے خود بدولت بھی باوجود استطاعت مال و جاہ یا دہزارہا روپیہ کبھی اسکی طیاری نہین فرماتے اور دوسرے طالبان رضائے الہی نے جب کبھی مستعد ہوکر اسکے لیئے صلاح و مشورہ طلب کیا تو انکو بھی مانع ہی ہوئے تو یہ بھی خوف نیابت نبوت ہے۔

(۱۰) اوصاف لیلۃ القدر۔ صفات ملائکہ اور انکے نزول کی کیفیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام

Marfat.com

رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے بیان فرمائی اور جو کچہ اسکے مخالف مرزا صاحب نے تحریر فرمایا وہ اس کتاب کے
صفحہ ۱۷۱ و ۲۲۳ لغایت ۲۲۵ پر قابل ملاحظہ ہو ✿

(۱۱) قرآن مجید کی عبارت و تفسیر مین جناب کے تصرف و تحلیل حرام و تحریم حلال کا بہی کچہ بیان اس کتاب کے
صفحہ ۲۳۲ - ۲۸۹ - لغایت ۲۹۱ - مین حوالہ قلم ہوا ہے ✿

(۱۲) دعا جو مخ العبادۃ ہے اسکو و توجہ الی اللہ کو مرزا صاحب کا بیجا بتانے انکا معمول لیکر اپنے اوقات صافیہ کو وقف
کرنا - یا روزہ جو خاص الٰہی عبادت ہے وہ کسی دنیوی یا اپنی غرض کے واسطے رکہکر مراقب ہونا - ان کی نظیرین
اور اس بارہ مین قرآنی حکم بہی اس کتاب کے صفحہ ۱۴۱ و ۲۴۴ و ۲۹۹ مین ہدیہ ناظرین ہے

(۱۳) زکوۃ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسکے مصارف کا حکم قرآن مجید إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ
وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ
فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ سے پہونچا کر اپنے اوپر اور اپنی اولاد پر تمام صدقات و زکوۃ کے مال کو
کثافت و میل قرار دیکر حرام فرمایا - اور یہان یہ نیابت و اتباع ہوا کہ مرزا صاحب نے دین اسلام کو یتیم غریب و
بیکس قرار دیکر اور اسکو اپنے جسم مین مجسم کرکے ان صدقات کا خود بدولت کو محل و مصرف و مستحق ٹہیرا دیا
جیسا ابہی ذکر ہوا ہے اگرچہ اسلامی امام و حاکم جو بیت المال کا امین ہو وہ صدقات زکوۃ وغیرہ فراہم کرکے اپنی
تجویز سے انکے صرف کرنیکا مجاز ہے لیکن یہان امانت صدق راستی و دیگر لوازم شرائط و علامات امامت کہان
ہین پہر جو روپیہ دعا ہاے گوناگون کرکے لیا گیا اسکا تو پتہ کہین نہین - اگر بیت المال سپرد ہوا تو خدانخواستہ بہر تو
اسکا کیا حال ہو -

(۱۴) قرآن مجید مین اللہ پاک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و اتباع کی بہت تاکید فرمائی ہے جیسا
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ - وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وغیرہ - اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت و تاکید فرمائی کہ اپنے حق مین کبہی بددعا نکرو جیسا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث
شریف مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدعوا علی انفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی
اموالکم لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسال فیہا عطاء فیستجیب لکم [illegible] صاحب فرماتے ہین کہ اس
نصیحت و تاکید کے مخالف خود بدولت نے کس حکم کے موافق اپنی کتاب حقیقۃ المہدی مین یہ دعا مانگی ہے
گر تو می بینی مرا در فسق و شر ✿ گر تو دیدہ استی کہ ہستم بدگہر ✿ پارہ پارہ کن من بدکار را ✿ شاد کن این زمرۂ
اغیار را ✿ آتش افشان بر در و دیوار من ✿ دشمنم باش و تباہ کن کار من ✿ شاید مرزا صاحب کہین
کہ ہمنے اگر کا لفظ شرطیہ لگا دیا ہے اور اپنی صداقت کے بہروسہ اللہ [illegible]

Marfat.com

تو اس مین سوال یہ ہے کہ آپ کو تو دعوی نیابت نبوت ہے لہذا اس امر مین منیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی نظیر دیا کوئی
حکم اپنے حق مین ایسی بددعا کرنے کا بیان فرماوین تعجب اور افسوس کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماوین کہ اپنی جان اپنی اولاد
و مال کے واسطے بددعا مت کرو بلکہ اپنے دین و دعا کی بہتری فلاح و عافیت اور اللہ جل جلالہ سے فضل کا سوال کرو جیسا
اللہ جل جلالہ نے خود قرآن مجید مین ارشاد فرمایا ہے وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا اور رَبَّنَا اٰتِنَا
فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وغیرہ بہت دعائین تعلیم فرمائین اور حدیث شریف
مین بھی بکثرت ادعیہ مروی ہین چنانچہ اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی ۔ اللھم انی اسالک الھدٰی
والتقٰی والعفاف والغنی الخ اور صبح وشام فرماتے اللھم انی اسالک العافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ۔ اللھم انی
اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واھلی ومالی ۔ اللھم استر عوراتی وامن روعاتی یہ دعا
عاجز کو الہاماً بھی تعلیم ہوئی ہے اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی
واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یعنے الخسف اور عندالکرب فرماتے لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا
الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموٰت والارض ورب العرش الکریم اور زوال نعمت و
عافیت سے پناہ مانگتے فرماتے اللھم انی اعوذبک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجاءۃ نقمتک وجمیع
سخطک وغیرہ بہت ہین اور مرزا صاحب ان سب احکام وہدایات کی مخالفت کر کے ان بے نصیب مخالفین اسلام
ابوجہل وغیرہ کے اقوال کی پیروی واتباع کرین جسکا ذکر قرآن مجید پارہ ۹ رکوع ۱۸ مین اس طرح ہے ۔ ق
اِذْ قَالُوا اللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا ھُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِکَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا
بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ اور پارہ ۲۳ رکوع ۱۱ مین وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ۔ غور فرمائیے
یہ کیسی نیابت نبوت ہوئی ؟ ہم مومن تو ہمیشہ اللہ جل جلالہ کے فضل وکرم کے حاجتمند ہین اور رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا
حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ورد کرتے ہین بمقولہ مولوی صاحب ۔ یا کریم العفو ذالرحم
یاکثیر الخیر شاہ بہلول ٭ آتانی وار دنیا نا حسن ٭ مرزا صاحب کی اس دلیری و
جرات سے اپنے لیئے بددعا کرنے کی اصلیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپنے یہ سمجھ کر کہ اتنی مدت دشمنون کے لیئے تضرع وزاری معطل یا نہ
نہہاد معیت سرد پڑ گیا بلکہ بددعا کرینگا کیا نتیجہ ہوا ؟ اب اس ظاہرداری کی دعا کا کچھ خوف واندیشہ ہوتا ورنہ
ایسی دلیری کسی مسلمان سے کب ہوسکتی ہے خصوصاً صاحب شرائط استحقاق عذاب اعنی فسق وشر وایذا دہی مخلوق اللہ
یعنی حق العباد اور سرایت کے دنگہ وفساد وغیرہ بھی موجود ہون ؟ کیونکہ احکام رب الارباب ملک العلام وشریعت غرا رسول
خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے بڑھکر اور کیا فسق وشر وغیرہ ہوسکتا ہے ؟ بلکہ ایسی بیباکی تو فقط وہی شخص کر سکتا
ہے جو اللہ تعالے کے سمیع بصیر وحاضر ناظر ہونے پر ایمان نہ رکھتا ہو اور اللہ جلشانہ کی قدرت اجابت دعا کا قائل ومعتقد

Marfat.com

نہ ہوا اور اسکو علی کل شئ قدیر بجا تا ہو *

(۱۵) تصویر مرزا صاحب نے ترمیم و تنسیخ مسائل شرعیہ خود بدولت کی نہ جماعت مریدین طرح طرح کی تصویر و فوٹو اتروائی ہی اور اسکو مباح فرمایا ہے اس مسئلہ کو بھی نصوص بینہ قطعی الدلالت سے نہ محض اپنی رائے سے مسلمانون کو سمجہا دین کیونکہ اس امر مین شروع اسلام سے آجتک کسی مومن متقی ولی اللہ مجدد امام نے ایسی جرأت خلاف صریح احکام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین کی لہذا یہ عمل بہی طور پر غیر سبیل المومنین مین داخل ہے۔ دوم۔ زیادہ افسوس یہ کہ مرزا صاحب کے اخص مریدین بڑے فخر سے اخبار مین بایں الفاظ ان تصاویر کی اشاعت و فروخت کرتے اشتہار دین "قربان تیرے لے ہمارے مجدد اس اختلاف کا قضیہ بھی چکا دیا۔ تصویر کی بحث لفظ پرستون معنے ناشناسون مین دیر سے چلی آتی تہی خلیفۃ اللہ نے جو مصداق ما ینطق عن الہوی ہے اپنے عمل سے اس راہ کو صاف کر دیا (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) اور مرزا صاحب خوشی سے اسکو پسند و قبول کر کے خاموش ہو رہین اور یہ خیال نکرین کہ یہ ناعاقبت اندیشانہ جملہ "لفظ پرست اور معنی ناشناس" کا فقرہ کہان صدر اسلام سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کبار و ائمہ اہل بیت تابعین تبع تابعین وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تک پہونچتا ہے اِنَّمَا اَشْکُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ۔ سوم۔ اگر اسلام مین تصویر جائز ہوتی یا اسکا رواج ہوتا تو صحابہ کرام مین سے جو عاشقان و دلدادگان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے کوئی بہی اس سید الاولین والآخرین کی تصویر سے خالی نرہتا اور ایسا ہی کونسا اسلامی خاندان وگہر ہوتا جس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی تصاویر موجود نہ ہوتین۔ اللہ تعالی خیر الفاتحین اسکا فیصلہ کرنے والا ہے۔ چہارم بعض اشخاص جواز تصویر مین بیان کرتے ہین کہ قرآن مجید مین سلیمان علیہ السلام کے واسطے آیا ہے۔ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ" اسکے جواب مین عرض ہے کہ اگرچہ تفسیر معالم مین اسکے متعلق لکہا ہے ای صورا من نحاس وصفر وشبہ وزجاج ورخام وقیل کانوا یصورون السباع والطیور وقیل کانوا یتخذون صور الملائکۃ والانبیاء والصالحین فی المسجد لیراہا الناس فیزدادوا عبادۃ ولعلہا کانت مباحۃ فی شریعتہم کما ان عیسی علیہ السلام کان یتخذ صورا من الطین فینفخ فیہا فیکون طیرا باذن اللہ" اور تفسیر جامع البیان مین ہے وتماثیل صور الملائکۃ والانبیاء واتخاذہا مباح فی شریعتہم اور اکلیل فی استنباط التنزیل مین ہے وتماثیل وجفان کالجواب وقدور راسیات قال ابن الفرس احتج بہ فرقۃ فی جواز التصویر وہو ممنوع فانہ لیس فی شرعنا۔ غور و تدبر کرنا چاہیئے کہ تفسیر معالم مین بہی بلا سند قیل کہکر تصویر سباع و طیور اور پہر قیل کہکر صور ملائکہ وانبیاء و صالحین کہکر آخر کہا کہ شاید ان کی شریعت مین مباح تہا جیسا حضرت عیسی علیہ السلام مٹی کی صورت بناکر اس مین نفخ کرتے اور وہ باذن اللہ طیر ہو جاتا"۔ ایسا ہی جامع البیان مین ہے کہ یہ ان کی شریعت مین مباح

Marfat.com

تنا اور اکلیل مین بھی ابن الفرس سے ایک مجہول الاسم فرقہ کا جواز تصویر مین تحت پکڑنا بیان کرکے فرما دیا کہ یہ منع ہے کیونکہ ہماری شریعت مین منسوخ ہے"۔ سو دیکھیئے کہ ان تفاسیر مین بھی کسی نے اسکو جائز نہین کہا تاکہ جواز تصویر پر یہ دلیل ہو سکے۔ پنجم۔ پھر کوئی کہتا ہے تصویر وہ ہے جسکا سایہ پڑے اور ہاتھ سے بنائی ہوئی یا کھینچی ہوئی ہو عکسی تصویر تصویر مین داخل نہین" اچھا صاحب فرمائیے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم جو پردہ پر تصویر ہونے سے ناراض ہوئے تھے ان تصویرون کا سایہ کہان پڑتا تھا؟ پھر اگر کوئی ہاتھ سے نہ بناوے کسی آلہ سے بنا دے تو وہ تصویر نہین تو اور کیا ہے اسکو کیا کہین گے؟ اس طرح تو اگر کسی کفر شرک بدعت توہین اسلام وفسق و فجور کی بھری ہوئی کتاب کا عکس لیا جاوے تو کیا وہ بھی آپکے نزدیک واجب العمل جائز ومباح ہوگا؟ کیا بیجان آلون کلون وا وزارون کے عملدرامد کو بھی شرعی حلت وحرمت مین دخل ہے؟ اگر ہے تو اس بنا پر تو جو حرام چیز نئے ایجاد آلون اور کلون کے ذریعہ سے بنائی یا پکائی جاوے یا کچھ اور گناہ کا کام کیا جاوے وہ بھی جائز وحلال ہو سکتے ہین۔ اور اس کے برعکس تاثیر سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ عکسی یا دیگر مطبوعہ کتابین کلون کا بنا ہوا پارچہ بھی حرام ہو جاوے۔ اور ظاہر ہے کہ ان امور وہمیہ کو احکام شرعیہ سے کچھ تعلق نہین۔ ششم تصویر کے وعید تو عکسی ہونے کی وجہ سے اور کامل ہو جاتی ہے کیونکہ عکسی تصویر دستی تصویر سے بہت زیادہ صحیح ومکمل ہوتی ہے اور احادیث مین مطلق شبیہ تصویر جاندار کا ذکر ہے جیسے ابن عباس رض فرماتے ہین کہ درخت وغیرہ غیر ذی روح ہو تو مضائقہ نہین۔ غرض احکام شریعت حیلہ حوالہ سے منسوخ نہین ہو سکتے۔ ہفتم۔ مرزا صاحب کے مریدین مرزا صاحب کی تصویر کی حمایت مین طرح طرح کی باتین و دلیلین بناتے ہین کہتے ہین کہ یہ روپیہ واشرفی پر تصویر ہوتی ہے اگر تصویر سے کراہت ہے تو اس کو لوگ کیون گھر مین رکھتے ہین؟ آئینہ دیکھتے وقت تصویر سامنے آ جاتی ہے اسکو بھی نہ دیکھو۔ پانی مین شکل نظر آجاتی ہے اس مین بھی نظر نہ ڈالو۔ انسان کے سامنے جو چیز ہو اسکی تصویر اسکی آنکھون مین موجود ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض نہی وکراہت تصویر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث مین ہے اسکو خفیف کرنے ومٹانے کی خاطر یہ سب حیلہ حوالے پیش کرتے ہین۔ اور ان عقل کے پتلون کو یہ نہین سوجھتا کہ احکام شرعیہ کے مقابل ان خانہ ساز وسوسون کو مسلمان کب سنتے ہین؟ پھر یہ بھی خیال نہین کرتے کہ یہ سب امور شارع علیہ الصلوۃ والسلام سید الاولین والآخرین کے وقت موجود تھے۔ آپ آئینہ بھی دیکھتے پانی مین بھی نظر فرماتے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونے سے عکس بھی آنکھون مین پڑتا۔ اور باینہمہ علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے جب بھی تصویر ہوئی یا اسکا ذکر ہوا تو آپنے نفرت وکراہت ہی فرمائی اور ان کے دور کرنے کا ارشاد فرمایا جیسا کہ احادیث مین مفصل ذکر ہے اور یہی آپ کے خلفاء راشدین وتابعین کا حال

Marfat.com

رہا چنانچہ سیدنا عمرؓ کو ملک شام مین ایک نصاری نے دعوت کرکے بلایا تو آپنے فرمایا کہ ہم تمہاری کنیسون گرجاؤن
مین تصویرون کے سبب جو وہان ہوتے ہین داخل نہین ہوتے ۔ لہذا مسلمان تو اسی طریق پر چلین گے جس
چیز سے آپنے کراہت فرمائی اور منع فرمایا اس سے کراہت کرکے باز رہین گے اور جسکو آپنے پسند فرمایا اسکو
مرغوب و محبوب کہین گے ۔ اپنے نفس کی خاطر اور اسکی پسندیدگی کے لیئے بمقابلہ احکام شرعیہ حیلہ حوالہ
کرنے والے کو وہ باغی و سرکش اسلام سمجھتے ہین باقی رہا یہ کہ روپیہ و اشرفی پر تصویر کا ہونا سو مسلمانون
کا اس سے کچھ تعلق و واسطہ نہین اور نہ اس مین انکی کچھ مداخلت و اختیار و مشورہ ہے ۔ ان سے اگر
کوئی پوچھے تو وہ ہرگز سکون پر تصویر بنانے کی اجازت ندین اور یہی کہین کہ تصویر کی کوئی ضرورت
نہین تاکہ ہانے کروڑہا سکے بغیر کسی تصویر کے چل چکے و رائج رہے ہین اور انپر تصویر کے نہ ہونے
سے کبھی کچھ حرج بھی نہین ہوا ۔ اب بھی نوٹ کروڑ ہا روپیہ کے چل رہے ہین اور انپر کوئی کسی قسم کی
تصویر نہین ۔ علاوہ ازین ہر ایک قوم و ملت اپنے اپنے مذاق و طریق پر ہے علی الخصوص حکمران وقت
اپنے ہی طریق و مذاق کے موافق کاروبار سلطنت چلاتا ہے اسکو ہر امر مین رعایا مین سے کسی کی پسندیدگی
وغیرہ پسندیدگی کی پرواہ کہان ہوتی ہے اور پرواہ ہو بھی تو مختلف المذاہب فرقون مختلف الرائے ر
مشورہ کی مطابقت کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ (حالانکہ سرکار انگریزی تو وضع قانون کے وقت استفسار رائے
رعایا بھی کر لیتی ہے جسکی دوسری سلطنت والے کچھ پرواہ نہین کرتے) سو چونکہ مسلمانون کا سکہ مروجہ کی ضرب
مین کچھ تعلق و مداخلت نہین جیسا ہو مثل دیگر رعایا مختلف المذاہب کے وہ بھی اس سے کام چلاتے
ہین اور یہ امر قدرتی و اضطراری ہے جیسا کہ ایک دو پیسے کی تصویر آنکھون مین بلا ارادہ ضرور آجاتی ہے
اور اسپر کسیکا کچھ اختیار نہین بنا بر علیہ شرع اسلامی کے رو سے اسپر بظاہر کچھ اعتراض نہین ہو سکتا ۔
ہان امور دینی و اختیاری مین وہ ضرور ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا پر بہرحال عمل کرینگے
اذا ایک امر منہی عنہ کو ہرگز حیلہ حوالہ سے خلاف حکم شرع صلعم جائز نہ بنا لینگے ۔ تتمہ ۔ یہ صحیح بخاری و مسلم
مین کس کثرت و زور سے کراہیۃ و ممانعت تصویر مین احادیث وارد ہین ۔ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
لم یکن یترک فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب (ای تصاویر) الا نقضہ ۔ بخاری ۔ وعنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اشد الناس عذابا یوم القیمۃ الذین یضاہون بخلق اللہ متفق علیہ ۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون متفق علیہ صحیحین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے مروی ہے کہ آپکی آخری بیماری مین ملک حبش کے ایک گرجا کا آپکے پاس ذکر ہوا اور اسکی زینت و تصاویر کا
جو اس مین رکھی تھین بیان ہوا تو آپنے سر مبارک اٹھا کر فرمایا کہ یہ لوگ جب انکی قوم مین کوئی مرد صالح

Marfat.com

مرجاتا تو اسکی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں وہ تصویریں کھینچ لیتے وہ لوگ قیامت میں اللہ تعالی کے نزدیک سب خلقت
سے بدتر ہیں،، وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل بصورۃ
صورھا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ
ہم۔ مرزا صاحب ابن عباس رضی اللہ عنہ کو جلیل القدر صحابی کہکر انکی منوفیاک کے معنے تمسیک اپنے مفید مطلب
سمجھ کر پیش فرمایا کرتے ہیں اسلیے اب بھی تصویر کھچواتے وقت انکی روایت کی ہوئی حدیث شریف پر کچھ
تو خیال فرمایا ہوتا۔ اور یہ جو حدیث ہے وعنہا انہا کانت قد اتخذت علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانتا فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ سو اسکو جواب و بیان
میں اول تو اس میں کلمہ فہتکہ قابل غور ہے جیسا امام نووی نے فرمایا معنے ہتکہ قطعہ واتلف الصورۃ التی
فیہ دوم حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل علیہ السلام قال
اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام
ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برأس التمثال الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر
کہیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطآن (یعنی دو بالشتین کہ افتادہ می باشند و مفروشتین پامال کردہ شوند) ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسکا
مضمون احادیث مذکورہ کے مطابق وموافق ہے۔ سوئم۔ اس کراہت و ناراضی رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم پر خیال کریں جسکا اس حدیث میں ذکر ہے وعنہا انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما راٰہا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ قالت فقلت یا رسول
اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت
قلت اشتریتہا لک لتقعد علیہا وتوسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور
یعذبون یوم القیمۃ فیقال لہم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصورۃ لا تدخلہ
الملائکۃ متفق علیہ وغیرہ بہت احادیث ہیں جنکے مقابلہ کسی دوسرے کے قول و فعل وادا کی کیا حقیقت و
وقعت ہوسکتی ہے جسنے وہ احادیث دیکھنی ہوں وہ کتب احادیث میں دیکھ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تو تصاویر کے مٹانے کا حکم و تاکید کریں اور مرزا صاحب اسکو بنا دیں اور دنیا میں پھیلا کر مع مریدین راضی
ہوں یہ عجب اسلام ہے۔ دہم۔ پھر مرزا صاحب کا اپنا قاعدہ تعامل بھی یہاں نسیا منسیا کا ذخور د ہوگیا
مقام غور ہے کہ اس تصویر کا اسلام میں کبھی بھی تعامل و رواج ہوا ہے؟ ہرگز نہیں کیا یہ ثابت ہے کہ باوجود
اسقدر نفرت بیزاری و ممانعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ اپنے صاحبزادہ کو گود میں لیکر مع جماعت

جاویں اور باہر میں مٹے جاویں اور کتے کے نکال دینے کا حکم دے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا

Marfat.com

کے تصویر اتروادین۔ پہر سب مرزا صاحب کے مسیح علیہ السلام کے معجزات کو جسکا قرآن مجید مین شرح وبسط سے ذکر ہے
مسمریزم۔ عمل الترب۔ وشعبدہ کہکر مکروہ وقابل نفرت سمجہنے پر اعتراض ہوے تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہہ عمل شریعت
محمدی صلے اللہ علیہ وسلم مین نہ ہونے کے سبب ہمنے اسکو مکروہ وغیرہ کہا ہے" تو پہر فرماوین کہ اب امہیونکر
مباح وجائز ہوگیا؟ اول تو اس امر کے ہونیکی دوسری شریعتون مین کوئی دلیل وسند نہین اور بفرض محال اگر
مان بہی لین کہ کسی نبی وپیغامبر علیہ السلام کے وقت کوئی فعل جائز ومباح رہا تب بہی مسلمانون ومومنون کو
بموجب احکام قرآن مجید وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَاللَّهُ لَا
يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ - مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ - مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وغیرہ کے سوا شریعت قرآنی واسلامی اتباع
سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور کے فعل وشریعت سے کیا غرض ہان مرزا صاحب نے احکام
اسلامی کی ترمیم وتنسیخ پر کمر باندہکر بیڑا اٹہایا ہے سو دیکہیے انجام کار آپ کو اسکا کیا صلہ وانعام ملتا ہے
مولوی صاحب کا مقولہ مدنظر فرماوین سعدی ع تو مشو مغرور بر حلم خدا ٭ دیر گیرد سخت گیرد مر ترا ٭ لہذا مرزا صاحب
کو اس قدر مہلت ملنی واسپر انکے فخر کرنیکے جواب مین یہ شعر عاجز کو الہام بہی ہوچکا ہے ؎ حلم حق از تو
ہوا ساہل کند ٭ چونکہ از حد بگذری رسوا کند ٭ یازدہم۔ عاجز چونکہ کوئی عالم ومولوی نہین لہذا علمی مجثہ
کو علماء کا حصہ جانکر اس بارہ مین صرف اتنا ہی ظاہر ظاہر مسئلہ عرض کیا ہے جس قدر معلوم تہا۔ اور
علاوہ ان سب دلائل کے اس بارہ مین عاجز کو یہ الہام ہوئے ہین لقد علمنا المستقدمین والمستغفرین ترجمہ
ہم جانتے ہین کہ وہ مستقدمین طلب سبقت کرنیوالے وخواہان مغفرت تہے یہ توان مومنین صالحین گذشتگان
کی تعریف ہے جنکو مرزا صاحب کی جماعت نے رہنما آپکے ایما منظور وحکم سے طعن کرکے الفاظ درشت
ناشناس کہکر بے ادبی کی ہے۔ پہر الہام قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ مَا أَكْفَرَهُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ثُمَّ السَّبِيلَ
يَسَّرَهُ ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ ترجمہ ہلاک ہوئے اٹکل کہنے والے یعنی جو اٹکل سے اسکو مباح کہتا ہے کیا
کفر کیا ہے کیا نہین جانتا کہ کس چیز سے پیدا کیا اسکو پہر رستہ سہل کیا اسکو پہر مارا اور قبر مین داخل کیا اسکو
گویا یہ کائنات ہے تو کس شیخی پر تصویر کہچوا کر اپنی بزرگی بدنیا کا قائم کرتا اور بقا کا طالب ہوتا ہے۔ اسکے
بعد الہام ہوا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآیۃ ترجمہ قسم تیرے رب کی
ہرگز مومن نہین ہوسکتے یہانتک کہ حکم نہ بناوین تجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے قضیون مین الخ یہ
اپنے عمل سے راہ صاف کرنے وقضیہ چکانے والا ہند وغیرہ کے واسطے وعید ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

حکم اور انکے فیصلہ کو قطعی نہ مانین اور اپنی رائے یا عمل وغیرہ سے اس مین ترمیم و تنسیخ کرین وہ ہرگز ہرگز ایمان نہ لائے نہین ہین مرزا صاحب مریدین اسپر بہت غور کرین ؛

(۱۶) تاثیر کواکب صحیحین مین ہے کہ حدیبیہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد نماز صبح پڑھائی تو صحابہ کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ تمہارے رب تعالی نے کیا فرمایا ہے وہ بولے کہ اللہ تعالی اور اسکا رسول بہتر جانتا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندون مین سے کوئی مجھپر ایمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے پس جس نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالے کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی وہ تو مجھپر ایمان لانیوالا اور ستارون سے منکر ہے اور جس نے کہا کہ بارش فلان فلان سبب سے ہوئی وہ میرے ساتھ کفر کرنے والا اور ستارون پر ایمان لانیوالا ہے" فرمایا کہ اللہ تعالے جب آسمان سے اپنی برکت نازل فرماتا ہے تو ایک فریق اس سے کافر ہوجاتا ہے اللہ تعالی بارش نازل فرماتا ہے وہ کہتے ہین کہ ستارے کے فلان فلان سبب سے ہوئی" ان احکام کے مخالف مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ تمام سیارات کائنات الارض کی تکمیل و تربیت کے لیئے ہمیشہ مشغول ہین تمام نباتات جمادات و حیوانات پر آسمانی کواکب کا دن رات اثر پڑ رہا ہے" وغیرہ -

۵ - اب مرزا صاحب اپنے دعوی نیابت نبوت کو اور دوسری طرف اپنے عملدرآمد کو جو حرف بحرف اور لفظ بلفظ مخالف ہدایات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دیکھین اور انصاف سے سوچین کہ یہ نیابت نبوت ہے یا سراسر مخالفت و بغاوت و مقابلہ نبوت ہے اور جب نبی کے ہر حکم و ہدایت کو سب کچھ خلاف ہی کیا جاوے تو اسکو نیابت کیونکر کہہ سکتے ہین ؟

۶ صرف چند الہامی فقرے اسکی بغل مین ہون اور وہ بھی بے ثبوت" یہ تعجب و افسوس ہے کہ مرزا صاحب کو طریق سلف صالحین کبرا و امت و طالبان رضاء الہی کا یعنی الہامات و کشوف پر مغرور نہ ہونا ۔ انکو ذریعہ معاش و خوش گذران دنیا و شہرت و فضیلت خود نہ بنانا ۔ بلکہ جو الہام و کشف مخالف احکام کتاب و سنت ہو اسکو بے ثبوت و شیطانی وسوسہ سمجھکر اللہ تعالی سے پناہ مانگنا وغیرہ پسند خاطر نہین اسلیئے الہامات کو پوشیدہ بغل مین رکھنے کو عیب یا نہ کرکراست کرتے ہین ۔ بیچارے کیا کرین ۔ ریا سمع و آفات شہرت جسکا ذکر قرآن مجید و حدیث شریف مین مفصل ہے ان سے واقف نہین کیونکہ ایسے امور کا سیکھنا حاصل کرنا ابتدا ہی سے خیال "ہمچو من دیگرے نیست" متمکن ہونے کے سبب انکو نصیب نہین ہوا ۔ پھر مرزا صاحب کے ایسے فقرات مومنین منیبین کی توہین و تحقیر کے جواب مین عاجز کو جو الہام ہوا ہے کبرت کلمۃ تخرج من افواہھم مرزا صاحب اسپر بھی غور و تامل فرماوین ۔ عاجز تو خاکسار ذرۂ بے مقدار ہے اور کسی قسم کا دعویدار نہین لیکن وله اسلم من فی السموت والارض طوعا و کرھا و الیہ یرجعون وللہ یسجد من فی السموت والارض طوعا و کرھا و ظلالھم بالغدو والاصال کے فرمانے

Marfat.com

والے مالک کی طرف جسکو ارادہ و مشیت سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے خیال فرما کر عاجز مخلوق کی توہین و تحقیر سے باز آکر التعظیم لامر اللہ والشفقۃ لخلق اللہ پر متوجہ ہوں۔

۷۔ مرزا صاحب کا فقرہ کہ "کیا قوم اور مخالف قوم اس سے تسلی پکڑ سکتے ہیں" کے جواب میں عرض ہے کہ درویشوں کے عاجزوں اور انکے الہامات کی تو مرزا صاحب کے سامنے کچھ حقیقت نہیں اور نہ ہی انکو کسی قسم کا دعوی ہے لیکن خود مرزا صاحب کے الہامات کی کارروائی سے قوم و مخالف قوم نے جو اطمینان و تسلی حاصل کی ہے اسکا بھی تو کچھ ثبوت و پتہ و نشان ہونا چاہیئے تاکہ عوام مخلوق الہی کو معلوم ہو نہ یہ کہ وہ تسلی صرف قادیان میں وہ بھی فقط مرزا صاحب کے مقبوضات کی چار دیواری میں ہی محدود و محفوظ رہے۔

فصل (۱۲۶) ضرورۃ الامام۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور اگر اس میں کوئی گراں لفظ ہو تو ہر ایک صاحب اور نیز اپنے دوست مہم صاحب سے معافی مانگتا ہوں کیونکہ میں نے سراسر نیک نیتی سے چند سطریں لکھی ہیں اور میں اس عزیز دوست سے بدل و جان محبت کہتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا انکے ساتھ ہو فقط

جواب غنیمت ہے کہ مرزا صاحب نے اس بے ضرورت مضمون کو ختم کرنا چاہا۔ اگرچہ عادت مستمرہ کے باعث اس بابت ارادہ کو پورا نہیں کر سکے جیسا کہ مرزا صاحب کے اس رسالہ کے بعد بھی اسی مضمون کے خطوط و اشتہارات وغیرہ شائع کرتے رہنے اور اپنے مریدین سے بھی کراتے رہنے سے ظاہر ہے۔ اور اسمیں مرزا صاحب ایک طرح معذور بھی ہیں کیونکہ سوائے اسکے انکو اور کوئی کام و شغل بھی نہیں ہے۔ اور سارے کاروبار و سلسلہ آمدنی وغیرہ کا مدار بھی اسی کارروائی پر منحصر ہوا۔ ذکر۔ فکر۔ مراقبہ۔ استغراق جانتے ہی نہیں کہ کیا شے ہے "قلت چلے تو کیا زبان و ہاتھ بھی نہ چلاویں پھر کریں تو کیا کریں"۔ ۲۔ زبانی معافی کا لفظ بولنا اور ایسا ہی واپس لینے کا لفظ کہنا انگریزی تہذیب تو ضرور ہے جسکے ساتھ اگر دلی ارادہ و اخلاص نیت نہ ہو تو اہل اسلام کے نزدیک محض فضول و بیفائدہ بلکہ گناہ ہے لہذا اسلام میں یہی ہدایت ہے کہ اول ہی حزم و احتیاط کر کے زبان سے اسیقدر نکالے جسکا شریعت میں حکم و اجازت ہے اور جسکی تعمیل و پابندی پر قادر ہو تاکہ آخر پر بناوٹی و مصنوعی معافی مانگنے و یا الفاظ واپس لینے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اور اگر نادانستہ و نادیدہ کچھ سرزد ہو جائے تو اسکے لیے معافی و توبہ و استغفار کا تدارک [illegible] برا بھلا کہتے کہتے بس کرے اور جب نامۂ اعمال خوب پر ہو جاوے تو بعد میں منافقانہ معافی مانگنا بھی زبان سے نکالدے۔ ۳۔ مرزا صاحب یقین کریں کہ عاجز نے بھی جو کچھ لکھا ہے خیر خواہی و نصیحت۔ خدمت دینی و اظہار حق کی خاطر ہی لکھا ہے (اور نیت کا حال تو عالم الغیب ہی خوب جانتا ہے) اور وہ بھی اول توجہ مرزا صاحب کی تنگ اندازی جسکی قدر کو عاجز نے بعد اکرموسی علیہ السلام کھینچکر بلندی سے پست کیا جسکا ذکر صفحہ ۶ پر ہوا اور دوم باعث بے حد و بے نہایت اصرار و تاکید مرزا صاحب کے یہ شیت نادر مجبوراً اظہار و ذکر حوالہ قلم ہوا ہے

Marfat.com

سہ رشتۂ در گردنم افگندہ دوست ٭ میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست ٭ ورنہ مرزا صاحب کو خوب معلوم ہے کہ عاجز کبھی ایسے شغل و بحث مباحثہ میں مشغول و مصروف نہیں ہوا اور نہ کبھی محض بفضل و کرم مولی کریم و رحیم اپنی شہرت ناموری کی خواہش میں مبتلا ہوا فالحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کما یحب ربنا و یرضی بلکہ حق الامر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے بھی عاجز کی عادت سکوت و نفرت بحث مباحثہ و مخالفت شہرت و رغبت گمنامی و کسمپرسی وغیرہ پر قیاس کر کے اسقدر زور دیدیا کیونکہ ان کو معاملات و تجربہ سے کامل یقین تھا کہ عاجز غلبہ فطرت کے باعث خلاف عادت ہرگز نہیں کریگا بلکہ نام کے مشتہر ہونیکے ڈر سے گھبرا کر ہماری خوشامد کریگا جس سے ہمکو لوگوں میں اپنی فوقیت و فضیلت جتلانے کا موقع ہاتھ آئیگا" اور اللہ تعالی جل جلالہ کی قدرت یخرج الحی من المیت سے بیخبر ہو کر اس طرف مرزا صاحب کا خیال ہی نہ دوڑا کہ سہ خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد ٭ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکے علو و غرور توڑنے کو قادر مطلق نے نالائق ہیچمدانوں سے یہ تحریر اظہار حق و خدمت دین میں کرالی ۔ یہ مرزا صاحب کی آخری دعا کہ "خدا انکے ساتھ ہو" اسکے لیئے عاجز آمین ثم آمین کہتا ہے اور مرزا صاحب کے اظہار محبت کے عوض بتعمیل ارشاد ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کی دعا کرتا ہے کہ تواب و رحیم مرزا صاحب کو بھی انابت توبہ و استغفار کی توفیق بخشے ۔ گو اس امر کے لیئے بہت سعی و کوشش اول بذمہ مرزا صاحب ہے ۔

فصل ۱۱ جب یہ تاریخ قریب الاختتام پہونچی تو اس وقت جو الہامات ہوئے وہ یہ ہیں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ الیوم یئس الکافرون عن دینکم کما یئس الکفار من اصحاب القبور ۔ تبارک الذی جاء بہ موسے ۔ چند بار قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا بارہا جس کا مطلب یہ ہے کہ آج میں نے تمہارے لیئے وہ طریق ہدایت جو اس کتاب کے ذریعہ ظاہر کرنا منظور تھا کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اس دین اسلام کو جو تم نے قرآن مجید و حدیث شریف سے نقل کیا ہے پسند کیا ۔ آج کافر لوگ یعنے منکرین تمہارے دین سے ایسے ناامید ہو گئے جیسے کفار اہل قبر یعنے مردوں سے ہوتے ہیں ۔ مبارک ہے وہ چیز جسکے ساتھ موسی آیا ۔ موسی عاجز کا الہامی نام ہے جسکی تعریف تشریحات و تمثیل لکل فرعون موسی میں گذر چکی ہے اور مبارک چیز اس کتاب کا نام ہے بوجہ اسکے قرآن مجید و حدیث شریف کی ہدایات کے موافق ہونیکے ۔ پھر اسکے مقابلہ کی ناکامی کا ذکر ہے کہ اگر انس و جن جمع ہو کر ایک دوسرے کی مدد کریں تو اس مجموعہ یا بنانے کی چیز کا جو قرآن کے لغوی معنے ہیں بباعث موافق و مطابق تعلیم حقہ قرآن مجید و حدیث شریف ہونے کے مثل اسکے ہرگز نہ بنا سکینگے کیونکہ یہ کلام معجز نظام یعنے آیات قرآن رب رحیم و احادیث نبی کریم صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کی نقل ہے بمقابلہ نفسانی وخود تراشیدہ بے سند تحریر کے - ۲ - پہر بعد اختتام کتاب یہ الہام ہوئے
واللہ یختص برحمتہ من یشاء - اللھم اخرجنی مخرج صدق - یا ایھا الذین امنوا اذا نودی
للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع الخ - لمن شاء منکم ان یستقیم - لیمیز اللہ
الخبیث من الطیب - ترکت فیکم ملۃ حسنۃ - الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الخ -
جعلناہ ھباء منثورا - فما ربحت تجارتھم - امید رکہو تو سرطرح کی داور غفار ہے - سلام علیکم
کتب علی نفسہ الرحمۃ - جن کا خلاصہ و مدعا یہہ ہے کہ اللہ تعالے جلشانہ نے اپنے اختصاص رحمت سے
یہ کام کرایا ورنہ عاجز ورہین نا چیز بے بضاعۃ کی کیا حیثیت وحقیقت تہی - پہر موجودہ حالت اشغال
دنیوی سے فراغت ہوکر ساعی الی ذکر اللہ عز وجل ہونیکی خبر ہے جسکا ظہور انشاء اللہ العزیز وقت مقدر پر ہوگا
ازان بعد کتاب کی تعریف ہے کہ صراط مستقیم کے خواہان کے لئے موجب ہدایت ہی تو کہ اللہ تبارک
وتعالے خبیث وطیب مین فرق کردے - عاجز کے بعد ملۃ حسنۃ یعنی عمدہ طریق ہے - پہر معاندین
کی طرف اشارہ ہے کہ یہ جو فیل کی طرح مست وسرشار ہین انکا وہی حال ہوگا جو اصحاب فیل کا ہوا -
ہمنے اسکو بکہری ہوئی دہول کردیا - پس انکی تجارت سود مند نہوئی - ان سبکے بعد سلامتی ورحمت
کی خوشخبری ہے - فالحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ - ۳ - مرزا صاحب نے اول تو عاجز کے
حق مین بہت الفاظ مدح بے شر انسان نیک بخت متقی پرہیزگار وغیرہ تحریر فرمائے - اسکے بعد پہر
طرح طرح سے جز لینی شروع کی اور مرید ان سے بہی تبرا بازی کرنے لگے - لیکن الحمد للہ علی احسانہ کہ اللہ تعالے
نے محض اپنے فضل وکرم سے ان امور کے خیالات سے عاجز کو مستغنی فرمایا ہے اور اسبارہ مین الہام ہوچکا
ہے یا نار کونی بردا وسلاما - فالحمد للہ علی ذلک - بلکہ حق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب جسقدر ستائش کنندہ کہتے ہیں
جسقدر عاجز کی نقص نمائی وعیب شماری بعد تحریر کی اظہار اوصاف کے فرما وینگے
وہ ہرگز ہرگز پوری ذکر سکینگے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ جسکی مین تہ دل سے تصدیق
کرتا ہون ع تہ زانم کہ خواہی گفت آنی * کہ دانم عیب خود چون من ندانی ... ... زیب
ومکر نفس وشیطان عدو مبین کے دہوکہ کے باعث اللہ تعالے رحیم وکریم کی حمایت حلم ودرگذر سے
غرہ ہونیکی حالت کا بموجب ارشاد لا یأمن مکر اللہ الا القوم الکفرون - جبکہ عاجز کو الہام بہی
ہوچکا ہے ضرور ڈر وخوف رہتا ہے جسکے لئے دعا کرتا ہون - ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا
وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب - اللھم زدنا ولا تنقصنا واکرمنا ولا تھنا و
اعطنا ولا تحرمنا واثرنا ولا تؤثر علینا وارضنا عنک وارض عنا آمین ثم آمین -

Marfat.com

یہ آخری دعا الہام ہی ہوئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنَا مِنَ الَّذِیْنَ وَمَعَ الَّذِیْنَ مَا اَغْنٰی عَنْھُمْ سَمْعُھُمْ وَلَا اَبْصَارُھُمْ وَلَا اَفْئِدَتُھُمْ مِنْ شَیْءٍ اِذْ کَانُوْا یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَحَاقَ بِھِمْ مَا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ۔ اٰمِیْنَ۔ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ اور اس عاجز ناچیز عبد ذلیل کو توفیق رفیق بخش کہ اپنے عہد ذیل کو جو الہا تا میرے دل وزبان سے بار بار لیا گیا ہے دل وجان سے کما حقہ پورا کرے سے مرا عہدیست باجانان کہ تاجان دربدن دارم * ہواخواہان کویش را بجان خویشتن دارم" * رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۞ اٰمِیْنَ

شکر ہے ختم اب یہ باب ہوا | جس سے واقصر حق کا باب ہوا
محیی مردہ کی ہے قدرت یہ | مردد جو لائق جواب ہوا
باعث اتباع آں حضرت | فضل رحمان اور وہاب ہوا
بھیجو صلوٰۃ اس رسول پہ سب | ہر بشر جس سے فیضیاب ہوا

قطعہ تاریخ مولفہ محب مخلص

عجب مرزا دریں وقت از ضلال وجہل شد گمراہ | کہ از تعلیم او بعضے ز دیں خارج شدہ ناگاہ
گہے عیسیٰ گہے مہدی گہے پیغمبر ثانی | بہر نوعے بعالم خویشتن را مید ہدا فواہ
بزیر جامہ اسلام میدہ ذتن الحاد | کسے کو رفت و بنالش بیفتاد آخرا ندرچاہ
مسلمانے برائے انتباہ نیز از آخر | رقم کردہ کتابے محکم و مبسوط با اشباہ
چہ کردم خوض بہر مصرعہ تاریخ ایں گفتہ | چہ خوش آمد زعبد الحق رادِ دشمن حق واہ

۱۸ ۶ ۹۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

باب سوم متعلق خط ملحقہ رسالہ

۱- یہ خط جو رسالہ ضرورۃ الامام کے ساتھ ملحق ہے عاجز خاکسار کے نام نہین اور نہ عاجز اسمین مخاطب ہے وہ خط مرزا صاحب کے مرید نے اپنے ایک دوست کے نام لکھا ہے اُس مین اپنے والدین بہائیون وغیرہ سے علیحدہ ہوکر امام الزمان کی شناخت کے سبب مہینون سے قادیان مین دہونی رمائے بیٹھنا۔ کچھ اپنے اوصاف متقیانہ زندگی معائب سے بری ہونا۔ کتاب اللہ کے معارف اسرار سے بہرہ مند ہونا۔ پڑہنا پڑہاتا۔ ایک معتمد جماعت مین مشار الیہ ہونا۔ کتب تفاسیر و تصوف کو پڑہنا وغیرہ۔ پھر کچھ اپنے خیالی امام الزمان کی مدح و ثنا بیان کرکے بالآخر اپنی نیکی سے بہری ہوئی صحبتون کو اُن کی نیکدل اور پاک تیاری کو یاد دلاکر اپنے مکتوب الیہ صاحب کی ضمیر روشن اور فطرت مستقیمہ کی خدمت مین سوچنے اور وقت بہت نازک ہونیکی اپیل کی ہے اور اخیر پر ہاتھ مین ہاتھ دینے (بیعت) مین توقف کرنیسے خوفناک تبدیلی پیدا ہونیکا خوف ظاہر کرکے کہا ہے کہ دُنیا کا خوف چھوڑ دو اور خدا کیلئے سب کچھ کہو دو کہ یقینا سب کچھ ملیگا گو عاجز کا اس خط سے کچھ تعلق تو نہین لیکن چونکہ مرزا صاحب نے مناسبت کی وجہ سے اُسکو اپنے رسالہ کے ساتھ ملحق فرمایا ہے لہذا اسکے ضمن مین کچھ اسکی حقیقت ظاہر کرنا بھی مناسب ہے سو مختصر عرض ہے

۲- کہ گو عاجز تو کاتب صاحب کے حالات سے واقف نہین مرزا صاحب کی طفیل ہی اُنسے ملاقات ہوئی تھی۔ تاہم وہ ایسے مشہور و معروف نہین کہ بہت لوگ اونسے اونکے خاندان سے اور اونکے ابتدائی حالات سے جبکہ اونکا سیالکوٹ مشن سکول سے اور پہر سید بالقابہ وغیرہ سے بھی تعلق تھا خوب واقف ہون اور اب تو وہ مولوی صاحب کہلاتے ہین قادیان مین مرزا صاحب کے یہان جو بنیا انکا قدر [illegible] کسی اور کا نہین۔ مرزا صاحب و جماعت کی پیش امام وہی ہین۔ اخبار الحکم وغیرہ مین اکثر انہی کے اپنے مضامین ہوتے ہین اور یہان مشہور کیا جاتا ہے کہ اونکی دعا واجعلنا للمتقین اماما قبول ہوگئی گویا وہ امام المتقین ہوگئے۔ مرزا صاحب کے احکام و خطوط نویس وہ ہین۔ مدحیہ مضامین نویس جو الحکم وغیرہ مین زیادہ تعریف و توصیف امام الزمان و جماعت نکلتے ہین وہ ہین۔ اور پہر مجلس مین مرزا صاحب کے حقائق و معارف کی

* ایسی الفاظ اکثر مشرکیت پرست ہندو بیاد ہو بولتے ہین۔ قرآنی شرعی اسلامی مذاق والے اُن مشرکون کی تقلید ہرگز نہین کرتے لیکن حق یہ ہے کہ انہی یہ کام بچا انہون نے جو فی الواقع انہی الفاظ مین ادا ہونیکے لایق ہے ۱۲

Marfat.com

میں جیسا اخبار الحکم مورخہ ۲۰ جون ۱۸۹۹ء میں
وادو یکر مدح وثنا کا بھاری کام بھی اونھون نے سنبھال کہا ہے
فرمایا ہے اے میرے مرشد میرے آقا مسیح موعود واللہ تعالے کا سلام تجھپر ہو۔ اے احمد اے مسیح اے مہدی اے
آدم اے نوح آدی ابراہیم اے یوسف ای موسے لے ہے عیسی اے فاروق خدا کی رحمت تجھپر ہو" بظاہر مولوی
صاحب پر بہت کام ومحنت ہے اور ان مین انکا بہت دماغ خرچ ہوتا ہے باوجودیکہ ضعف بعبارت ضعف
دماغ اور جسم وزنی ہوجانیسے قیام وشمار مین تکلیف کی شکایت بھی مزید بران ہے لیکن مولویصاحب کے جوش
تقریر وعشق گویا ہی کوئی امور مانع نہین ہین ادہر مرزا صاحب جماعت کیطرف سے بھی مولویصاحب کی خدمت
تواضع عزو پرداخت مین کسی قسم کی کمی وکوتاہی نہین۔ الایچی تک اگر آدہی رات کو وہ مانگین تو مرزا صاحب
خود آپنے ہاتہہ سے اوسیوقت حاضر کرتے ہین جیساکہ عاجز کروبرو خود مولویصاحب نے بیان کیا تہا۔ باوجودیکہ خدمتگار
بہی اونکی خدمت کو ہر وقت موجود رہتے ہین اور مرزا صاحب سے بھی بڑہکر اونکا حکم مانا جاتا ہے اور یہ شاید اسلئے
بہی ہو کہ علاوہ رونق مجالس مدح وغیرہ ہونیکے امام امام الزمان بھی تو ہین اور دیگر ادویہ مقوی دماغ وعصاب
مثل کوکو۔ مرکب فولاد کونین وکچلہ تریاق الٰہی وغیرہ کا تو کچھ حد وحساب نہین کیونکہ مرزا صاحب کو خود بہی
اکثر انکا استعمال رہتا ہے اور مولویصاحب بہی ہر وقت حاجتمند پاس ہی رہتے ہین۔ چنانچہ عاجز کے
بیان کا ذکر ہے کہ مرزا صاحب نے جب عاجز کے رفیق السفر سے فرمایا کہ یہ انگریزی دوا کو لوکے مقوی اعصاب
وغیرہ ہونیکی بہت تعریف کرتے ہین تم بھی پیکر دیکھو" اوسپر رفیق نے کچھ ذرا تامل کیا تو مولویصاحب نے فوراً فرمایا کہ مجھ
کو جسکو ضعف اعصاب وغیرہ کے سبب بہت حاجت ہے" اوسپر مرزا صاحب نے وہ دوا انکو پلا دی لاہور مین
واپس آکر عاجز نے اُس دوا کے خواص کی بابت ایک دوست انگریزی دوافروش سے تفتیش کی تو اُسنے
کہا کہ "تم اسکو یون پوچھتے ہو اوسمین تو شیری شراب ہوتی ہے" فقط۔ ایساہی مرزا صاحب کے عقیدتمند
مریدین وجماعت بھی اونکی خدمت مین قاصر نہین بلکہ مرزا صاحب کی خدمت کی ساتھہ ہی مولویصاحب
کی بہی خدمت کرتے ہین مثلاً مرزا صاحب کے واسطے سب پارچات پوشیدنی طیار ہوتے ہین تو اونکی ہمراہ
مولویصاحب کیواسطے بھی ساتھہ ہی ساتھہ بنتے ہین وغیرہ۔ اور شاید انہین خدمات پر قیاس کرکے مولویصاحب
نے اپنے دوست کو لکہا ہے کہ "دنیا کا خوف چہوڑدو اور خدا کیلئے سب کچھ کہو دو کہ یقیناً سب کچھ ملجاویگا" کیونکہ
مولویصاحب کا ذاتی تجربہ ہے۔ مگر یہ معلوم نہین کہ آیا اُس دوست کے موجودہ حالت ویسی ہی جیسی کہ مولوی
صاحب کی وہون رہانے سے پہلے تہی ویا کچھ فرق ہے؟۔ اگر ویسی ہی ہو اور اونکو یقین بہی ہو کہ
مولویصاحب کی طرح اونکی قدر بہی تابزیست ویسی ہی ہوگی تو تو یہ دعوۃ قابل قبول ہے بشرطیکہ خوف خدا
دل ز رگفتن ہمیردد اقوال سے اولیا اللہ کے
ترک وصمت فضیلت احادیث نہین نسبت تعلیم انشاکی ذکر وفیت صرف مین کیا کرے
نالکا مذاق و پرواہ نہین ۱۲ [illegible]

نمبر ۶ ۔ مرزا صاحب جسطرح دلسوزی سے و بیکسی اور غرض سے مخلوق الٰہی پر شفقت و مہربانی کرکے
اونکو اپنی بیعت و غلامی مین داخل ہونیکے لئے وقتاً فوقتاً دعوۃ کرتے اور دن رات اسی فکر مین رہتے ہین
اسیطرح مولویصاحب نے بھی اپنے دوست مکتوب الیہ کو اپنی ساتھہ ہمدرد بننے اور مرزا صاحب کی بیعت و جماعت
مین داخل ہوکر تازہ ایمان و گناہ سوز آگ حاصل کرنیکو دعوۃ کی اور رغبت دلائی ہے اور حق یہی ہے
کہ اگر ایسا ایمان حاصل ہوجاوے تو اور کیا چاہئے ؟ لیکن مولویصاحب کو اب جو نعمت و حالت میسر ہے
ظاہر ہے کہ انکو اپنے گہر سیالکوٹ مین جہان وہ بہت قلیل تنخواہ پر مشنری پادریون کے کئی برسون تک
مخالف اسلام مدرسہ مین ملازم رہے وہان یہ حالت آسودگی و خاطر تواضع کبھی انکو خواب مین نہی نہ آئی
ہوگی اور ایسی حالت مین ہوکر جو کچھہ دوسرون پر اثر ہوسکتا ہے وہ تو ہوا ہی ہوگا لیکن حق تو یہ ہے
کہ اگر مولویصاحب اوس حالت مین ہوکر جو پسند و معمول بہ ہادی جن و انس صلعم تھی جو حالت سیدنا
ابوبکر صدیق سیدنا عمر خطاب رضی اللہ تعالی عنہما کی تھی جو حالت مہاجرین اصحاب صفہ وغیرہ رضوان
اللہ تعالے علیہم اجمعین کی بحالت حاضری خدمت اقدس صلعم تھی یعنے اصحاب صفہ وغیرہ کی بدن
پر سوائے ستر عورت کوئی پارچہ نہین ۔ کوئی مسکن نہین ۔ کہانے پینے کا کچھہ اہتمام نہین دنیا سے شرع
مین توغل نہین ۔ نماز قرآن ذکر اللہ غرض سوائے عبادات و حصول رضائے رب العلمین اور کوئی
شغل و شی مد نظر نہین جیسا ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین ۔ قال جلست فی عصابۃ
من ضعفاء المہاجرین وان بعضہم لیستتر ببعض من العری اور سرور عالم صلعم نے انکو فرمایا ۔ ابشروا یا
معشر صعالیک المہاجرین بالنور التام یوم القیامۃ تدخلون الجنۃ قبل اغنیاء الناس بنصف
یوم وذلک خمسمائۃ سنۃ ۔ عن ابی ہریرۃ رض لقد رایت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم
رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا
ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہۃ ان ترى عورتہ ۔ کہانیکا یہ حال ۔ اذا اصابہم [illegible]
ہم رسول اللہ صلعم تمرۃ تمرۃ ۔ ابن عمر رض فرماتے ہین ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر ۔ عن
ابی طلحۃ رض قال شکونا الی رسول اللہ صلعم الجوع فرفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ

Marfat.com

صلعم من الجنۃ بجمعین - پہر حضرت سرور عالم صلعم صحابہ کو تاکید فرماتے - ایاکم والتنعم فان عباد اللّٰہ لیسوا بالمتنعمین - صحابہ سے سوال کسی ہے نکرنیکی بعیت لیتے اور لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ کثرت سے پڑہنے کی تاکید فرماتے - اخفاء حاجت و بہوکہہ کے واسطے تعلیم فرماتے عن ابن عباس رض قال قال رسول اللّٰہ صلعم من جاع او احتاج فکتمہ الناس کان حقا علی اللّٰہ عزوجل ان یرزقہ رزق سنۃ من حلال - قال رسول اللّٰہ صلعم ان اللّٰہ یحب عبدہ المومن الفقیر المتعفف ابا العیال - مال وزیور کا توکیا ذکر ملکہ ذکر ہے عن ابی امامۃ ان رجلا من اہل الصفۃ توفی وترک دینارا فقال رسول اللّٰہ صلعم کیۃ - قال ثم توفی اخر فترک دینارین فقال رسول اللّٰہ صلعم کیتان اور زہد کیواسطے فرمایا - ازہد فی الدنیا یحبک اللّٰہ وازہد فیما عند الناس یحبک الناس - کاش مولویصاحب کو سید عبداللّٰہ صاحب غزنوی رحمۃ اللّٰہ علیہ کی صحبت کیمیا خاصیت نصیب ہوتی - تا ان سب احکام کے عملی نمونہ اونکے اصحاب درویشون مین آنکہون سے دیکہتے - غرض یہی حالات ہین جنکی تاثیرات نے تمام دنیا پر اثر ڈالکر منوادیا تہا کہ یہ روحانیت وللّٰہیت کا ذایقہ ہے جسکے آگے سب ذایقہ وعیش ہیچ و گرد ہین ۔ ای خنک آنکہ زین ملک بجست ۔ کہ اجل این ملک ویران گرست ۔ اور صحابہ کرام رض پر اسحانت زہد کا یہانتک اثر تہا کہ سلطنت وحکمرانی کی حالت مین بہی وہ اثر زایل وکم نہوا - کیونکہ اونکو صحبت بابرکت کیمیا خاصیت سید الزاہدین صلعم میں یہ مسئلہ ذہن نشین ہوچکا تہا ۔ انبیا را کار عقبی اختیار ۔ جاہلان را کار دنیا اختیار ۔ سو اگر مولویصاحب بہی زیادہ نہین دو تین برس ہی اس حالت مین گذار کر اور اس سے رنگین ہوکر وہ مرونکو دعوت فرماتے تو لوگون پر اونکا صدق واخلاص ظاہر ہوجاتا اور پہر لوگ بہی امید کہ خود بخود ایسے گرویدہ ہوتے کہ بن بلائے ایمانی وروحانی ذایقہ کی چاشنی دیکہکر دوڑے چلے آتے لیکن جہان ان حالات وامور کا نام ونشان بہی نہو تو وہان مولویصاحب یہ رنگ کہان سے لاوین ؟ اور اب جس حالت ۔ افسری وکمانیری مین مولویصاحب فی الحال وہان رونق افروز اور زیب محفل ہین اور دیگر احباب ابہی ایسی حالت کیواسطے دعوۃ کرتے ہین تو ایسی حالت کیواسطے طالبان

کبہی کہا ہے کہ یہ اسلئے فرمایا کہ ظاہری دعوی وحالت فقر کے خلاف ایکدو دینار بہی کیون باقی چہوڑے ؟

[illegible] فقر سوال [illegible] وسلم نے فرمایا کہ اللّٰہ تعالے اپنے بندے [illegible] حلال [illegible] رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ [illegible] رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ [illegible]

رضاء الٰہی و دار آخرت جنکی نظر میں آلودگی دنیا کی کچھ حقیقت نہیں رکھتی کم راغب ہونگے بلکہ نہیں ہونگے
ہان عاشقان خوش گذرانی جیسا کہ عام کا حال ہے بیشک ایسی زندگی کو جس میں سوائے تحریری و تقریری
مدح سرائی بسر ہونے و داد دینے کے اور کوئی تکلیف اور کسی قسم کے کہانے پینے وغیرہ کا فکر نہو کیون نا پسند
کرنے لگے ؟ بلکہ اغلب ہے کہ فریفتہ ہون ع مال دنیا دام مرغان ضعیف + ملک عقبی دام مرغان شریف +
چشم کودک ہمچو خر در آخر ست + چشم عاقل در حساب آخر ست ؛ بہرحال اگرچہ مولویصاحب کے مدارات و خاطر
تواضع بھی بہت ہوتی ہے پر مولویصاحب نے بھی جو کام مرزا صاحب کی حمایت میں تقوی و خشیت اللہ
کو بالائے طاق رکھکر مسلمانون کو برا بھلا کہنے و گالیان نکالنے و تبرہ بازی کرنیکا اپنے ذمہ لیا ہوا ہے
وہ بھی کچھ کم نہیں اور یہ تو اللہ تعالے ہی کو معلوم ہے کہ ترازو میں کونسا پلہ بھاری نکلے ؟ خیر چونکہ
عاجز کا ان امور سے کچھ تعلق نہیں لہٰذا ارشاد ولا تزر وازرۃ وزر اخری کو جو خاکسار کو آیات قر
پر الہام بھی ہوا تھا مدنظر رکھکر اس مضمون کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن ایک سوال عاجز کے دل
میں بار بار کھٹکتا ہے بنابران معافی مانگ کر دریافت کرتا ہے بایں التجا کہ اسکا جواب بموافق زمان
صحیح کے موافق عطا فرماوین اور وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی مولویصاحب پر کمال [illegible]
اور محبت ہے اور دوسری طرف مولویصاحب بھی بظاہر لیے [illegible]
رہ چکے ہیں خدمات بھی بہت انکی [illegible] نہایت محنت و خوشی [illegible]
ہیں اور خدمات اکثر تو [illegible] جیسے خطوط و [illegible]
خدمات جسمی میں جیسے امامت و خطبہ وغیرہ جو کہ [illegible]
مولویصاحب شکایت کیا کرتے [illegible] یعنی ضعف [illegible]
سو ضعف دماغ کیوجہ سے اور یہ اور ضعف [illegible]
ہے [illegible]
کبھی کبھی [illegible]
پریشانی [illegible]
کریم علیہ [illegible]
استجابت دعوات [illegible]
قبول ہو چکی ہیں [illegible] محبت [illegible]
پر جا ملے ہیں [illegible]

Marfat.com

ڈالتا ہے اونکے اقبال علی اللہ کی حرارت یعنی خدا تعالی کیطرف سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع
کردیتی ہے اور تقدیرین بدلتی ہین الہی ارادے اور رنگ پکڑتے ہین اور اخیر پر صفحہ ۱۲ ضرورۃ الامام
مین فرمایا ہے ع بین دعائے شیخ نے چون ہر دعاست ÷ فانی است و دست او دست خدا ست ÷
گویا کہ اپنے سے فانی ہو کر اللہ تعالے کے ہاتھون سے اللہ تعالے کے آگے دعا کرتے ہین تو ایسی حالت
مین قبولیت مین کیا شک ہو سکتا ہے ؟ ۔ ۱۰ ۔ او وہ مولویصاحب نے اپنے مضمون دعا مشتہرہ اخبار الحکم
۱۷ ۔ اگست ۱۹۰۵ء مین لکھا ہے کہ "دعا مضطر کی قبول ہوتی ہے" لوگون کو نصیحت کر کے کہا ہے کہ قبولیت دعا
کی شرائط کے حصول اور اسباب معینہ معلومہ کے جمع آوری کا نشان کسی شخص مین یہ ہے کہ اوسکو خدا
تعالے سے توفیق ملجاوے کہ وہ خلیفۃ اللہ لسان اللہ علیہ السلام کے زیر نظر رہے یہانتک کہ خود خداوند
کریم اس داعی کی توجہ اسکی طرف پہیر دے وغیرہ" ۔ پہر مرزا صاحب کا فرمان بیان کیا ہے کہ "دعا نہایت
نازک امر ہے اسکے لیئے شرط ہے کہ مدعی و داعی مین ایسا رابطہ مستحکم ہو جاوے کہ اسکا درد اسکا درد
ہوجاوے" وغیرہ ۔ غرض مولویصاحب تو خود ان امور کے عالم و واقف ہین اور مرزا صاحب کے زیر نظر بہی
ایسے کہ دوسرا کوئی نہین ہے اور رابطہ بہی مرزا صاحب سے ایسا محکم کہ کسی اور کا ایسا نہین ۔ اور کام بہی
وہ مرزا صاحب کی تائید کا بقول مرزا صاحب نزات دینی خدمت ہی کرتے ہین جسکی واسطے مرزا صاحب
اپنے اندر تحریک پاتے ہین ۔ گویا سب امور مہیا و موجود ہین ع ۔ ۱۱ ۔ پہر آئینۂ کمالات اسلام مین مرزا صاحب
نے اقتداری معجزات کے بیان مین رسول اللہ صلعم کے دوسرے معجزون کے ساتھہ ایک معجزہ بہی بیان
فرمایا ہے کہ آپنے بعض اوقات انکہونکو جنکے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تہی اپنے ہاتھ
کی برکت سے پہر درست کردیا اور بہی بہت کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جنکے ساتھہ ایک چہپی ہوئی طاقت
الہی مخلوط تہی ۔" ۔ پہر مرزا صاحب نے لکہا ہے "اور ہمارے ہادی و مقتدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
اقتداری خوارق نہ صرف آپ ہی دکہلائے بلکہ ان خوارق کا ایک لمبا سلسلہ روز قیامت تک اپنی
امت مین چہوڑ دیا جو ہمیشہ اور ہر زمانہ مین حسب ضرورت زمانہ ظہور مین آتا رہے اور اس دنیا کے آخری
دنون تک اسیطرح ظاہر ہوتا رہیگا اور الہی طاقت کا پرتوہ جسقدر اس امت کی مقدس روحون پر پڑا
ہے اسکی نظیر دوسری امتون مین ملنی مشکل ہے" ۔ اور اسمین کچہہ کلام نہین کہ مرزا صاحب کو تمام امت
بلکہ بعض انبیاء ع سے بہی اعلے افضل و برتر ہونیکا دعوی ہے اور اسلئے الہی طاقت کا پرتوہ بہی ان

*مرزا صاحب الہی طاقت کا پرتوہ او توجہ کی حالت مین کن خطا نہ جانا امتیون اور خود بدولت کیواسطے تو ثابت کرتے ہین لیکن
نبی اولوالعزم مسیح علیہ السلام کیواسطے انکو محال جانتے ہین ۔ یہ عجب سمجہہ و عقل ہے ۔

Marfat.com

مین سب سے بڑہکر ہونا موجب ونکمی ایجی قرار داد کے ضروری ہوا۔ پہر مرزا صاحب نے فرمایا کہ اب ان تجربات
سے ہماری غرض اسقدر ہے کہ لقاء کا مرتبہ جب کسی انسان کو میسر آتا ہے تو اوس مرتبہ کے عروج کی لذقات
مین الہی کام ضرور اوس سے صادر ہوتے ہین اور ایسے شخص کی گہری صحبت مین جو شخص ایک حصہ
عمر کا بسر کرے تو ضرور کچھ نہ کچھ یہ اقتداری خوارق مشاہدہ کریگا کیونکہ اس تموج کیحالتمین کچھہ الہی صفات
کا رنگ ظلی طور پر انسان مین آجاتا ہے یہانتک کہ اسکا رحم خدا تعالی کا رحم اور اوسکا غضب خدا تعالی
کا غضب ہو جاتا ہے اور بسا اوقات وہ بغیر کسی دعا کے کہتا ہے کہ فلان چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی
ہے اور کسی پر غضب کی نظر سے دیکھتا ہے تو اوسپر کوئی وبال نازل ہو جاتا ہے اور کسی کو رحمت کی
نظر سے دیکھتا ہے تو وہ خدا تعالے کے نزدیک مورد رحم ہو جاتا ہے اور جیسا کہ خدا تعالی کا کن دائمی

طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلا تخلف پیدا کرتا ہے ایسا ہی اسکا کن بہی اوس تموج اور مد کی حالت مین
خطا نہین جاتا۔ اور جیسا کہ مین بیان کر چکا ہون ان خوارق کی اصل وجہ یہی ہوتی ہے کہ
یہ شخص شدت اتصال کیوجہ سے خداء عز وجل کے رنگ سے ظلی طور پر رنگین ہو جاتا ہے اور تجلیات
الہیہ اوسپر دائمی قبضہ کر لیتی ہین اور محبوب حقیقی حجب حائلہ کو درمیان سے اوٹہاکر نہایت شدید
قرب کیوجہ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے اور جیسا کہ وہ خود مبارک ہے ایسا ہی اوسکے اقوال و افعال و حرکات
و سکنات اور خوراک و پوشاک اور مکان و زمان اور اوسکے جمیع لوازم مین برکت رکہدیتا ہے تب ہر ایک
چیز جو اوس سے مس کرتی ہے بغیر اسکے جو یہ دعا کرے برکت پاتی ہے اسکے مکان مین برکت اسکے
دروازون کے آستانے برکت سے بہرے ہوئے اسکے گہر کے دروازون پر برکت برستی ہے جو ہر دم
اسکو مشاہدہ ہوتی ہے اور اسکی خوشبو اسکو آتی ہے جب یہ سفر کرے تو خدا تعالے مع اپنی تمام برکتو
کے اوسکے ساتھہ ہوتا ہے اور جب یہ گہر مین آوے تو ایک دریا نور کا ساتھہ لاتا ہے غرض یہ ایک عجیب
انسان ہوتا ہے جسکی کنہ بجز خدا تعالے کے اور کوئی نہین جانتا انتہے۔ ۱۲۔ اب ظاہر ہے کہ ان
سب مراتب و حالات و درجات کا مصداق مرزا صاحب خود بدولت ہی [illegible] ہین اور کسی
دوسرے کو اپنے برابر یا ان مراتب مین حصہ پانیوالا نہین سمجھتے۔ ادہر مولویصاحب کی صحت گویا کہ
اپنی صحت ہے۔ اور خدا نخواستہ مولویصاحب کی صحت تمامی ظاہر کچھہ بہت ردی حالت بہی نہین
کوئی چیز بالکل مفقود نہین جو از سر نو پیدا کرنی پڑے۔ اگرچہ بدعوے اعجاز مذکرہ بالا مرزا صاحب کے
کسی چیز کا از سر نو پیدا کرنا بہی کچھہ مشکل نہین معلوم ہوتا۔ مولویصاحب کی صرف ایک آنکہ مین نقص
بصارت اور ایسا ہی کچھہ خلل فقط ایک ٹانگ مین ہے جو اللہ تعالے کے فضل و کرم سے ایک

[illegible] ۱۲

طرفۃ العین میں دور ہو سکتا ہے۔ اسلئے سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب کی یہان جو الیقین کا ہو جانا ہے
وبرکات کا دریا بلکہ سمندر موجزن ہے تو کیا وجہ کہ محبت و فا عزم لا ینفک سے بہر
شور ڈالنے والے دعاؤن آسمانون مین دردناک غلغلہ ملائک مین اضطراب ڈالنے
تقدیرین بدلنے والی اور ارادہ الٰہی کو دوسرے رنگ مین کرنیوالی اقبال علی اللہ کی حرارت
شیخ نے چون ہر دعا ست + فانی است و دست او دست خداست + اور کُن جو متوج و دید ...
نہ جانیوالا جیسا کہ خدا تعالیٰ کا کُن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلا تخلف پیدا کرتا ہے تو ان سب کے فیض
وبرکت سے مولویصاحب بیچارے باوجود اسقدر قرب صحبت عزیز منظور نظر حاضر باش دستور معظم نائب بلکہ
بحالت نماز امام اور وزارت دینی خدمات مین مستغرق و مصروف ہونیکے کیون محروم رہین؟ اور ان شکایات
مرقوم العدر سے بتوجہ موجودگی ایسے امام الزمان عظیم الشان کی جسکے نشان و معجزات بموجب انکی دعاوی
کے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی کئی درجہ زیادہ و بڑھکر ہون جیسا مرزا صاحب نے خود لکھا
ہے کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونیوالے مرگئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے
وہ ہرگز نہین مریگا" ازالہ صـ ۲ پھر ایکہزار روپیہ انعام دینے والے اشتہار ۱۴ جنوری ۹۷ء مین لکھا
کہ میرا یہ بھی دعوی ہے کہ یسوع کی پیشگوئیون کی نسبت میری پیشگوئیان اور میری نشان زیادہ ثابت
ہین تب ایسے دعویدار امام الزمان کی صحبت مین مولویصاحب کیون شفایاب نہون؟ اور اس
برکت و فیض سے اونکو محروم رکھنا مرزا صاحب کیون پسند فرماوین؟ ۱۳ حسب ارشاد مرزا صاحب
کہ اوسکا رحم خدا تعالے کا رحم اور اوسکا غضب خدا تعالیٰ کا غضب ہو جاتا ہے اور بغیر دعا کہتا ہے
کہ فلان چیز پیدا ہو جائے تو وہ پیدا ہو جاتی ہے" تو مرزا صاحب کو بلحاظ اونکی خدمات و محبت کی
بلا درخواست اونکی اوپر نظر رحم چاہئے تھی تاکہ یہ نقص بصارت و خلل زیرین حصہ جسم دور ہو کر مرزا
صاحب کی ظاہری باطنی اتباع و نیابت نبوۃ کا جسکے مرزا صاحب دعویدار ہین نیز مشابہت معجزہ
رسول اللہ صلعم کا بیّن نشان ہوتا جسکی نسبت ابھی مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ آپنے ایک صحابی
کی آنکھ کے ڈیلے باہر جا پڑے ہوئے اپنے ہاتھ مبارک سے درست کر دئے تھے اور دوسرا معجزہ متعلق درستی
ٹانگ جو مرزا صاحب نے نہین لکھا وہ مناسبت کی وجہ سے عاجز عرض کرتا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے ہاتھ
مبارک سے ایسا کئی مرتبہ ہوا ہے چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول اللہ صلعم کے ایک کام پر
گئے اور گر پڑنے سے انکا پاؤن ٹوٹ گیا تو صلعم نے اوسپر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ بالکل صحیح و درست
ہو گیا۔ اسیطرح عبداللہ بن عتیک کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو آپکے ہاتھ مبارک لگانے سے بالکل شکایت نہ رہی

Marfat.com

...ہو جاوے تو دینی
...ہا ہے خواہشمند و مستدعی نہین
...ب ترقی درجات ہے کبھی میسر نہین ہو
...تو نہا ہے
...بات نہین ہوا لیکن اب بھی ہو جاوے
...دولت کے انکو بھی مشتہر کرنیکا موقع
...ہمراہی دیگر کرامات خود بدولت تالیف اٹھاتے ہین
...کے واسطے مرزا صاحب ہر دم فکر تردد تدابیر و انتظامات کرنیکی تکالیف
...ہو جاوے اور خود بخود لوگ دوڑتے آوین اور ادہر مولویصاحب بھی مدامی تکالیف
...اوسکی وجاہت عینک (جسکو اصلی حالت کے اخفاء کیلئے تصویر کشی کیوقت بھی علیحدہ نہین
...ال عصاء سے نجات و مخلصی پاوین - ۱۵ - ہان مولویصاحب کا موحدانہ مضمون عام مندرجہ
...سنہ ۹۹ اء بھی بہت غور طلب و قابل داد ہے جہان اُنہون نے مرزا صاحب کے مضمون
...مندرجہ آئینہ کمالات اسلام کے مقابل پر بلکہ صریح صریح اُسپر پانی پھیر کر اوسکی تردید و تردید
...جانیو کبھی تفنن و شبہ ان کے وہوکے سے مطمئن نہ بیٹھو جبتک اپنے اندر خالص ایمان کی
...جسمین کسی دنیوی غرض کی آمیزش نہو خدا تعالے کے فرستادون کا کام ہے صراط مستقیم
...اپنے قول سے اپنے فعل سے یہہ کہان سے معلوم ہوا ہے کہ اولیاء اللہ کا کام ہے کہ اونکے متوسلین
...جہان سے جو قضا و قدر نازل ہوتی ہین وہ اونہین ٹالدیا کرتے ہین۔ جواب مولویصاحب
...ہوا مرزا صاحب کے کلمات و دعاوی سے جو اوپر درج ہین جنہین لکہا ہے کہ اونکی دعاوین سے
...بدلتی الہی ارادے اور رنگ بکڑ دیتے ہین اور اونکا کن کبھی خطا نہین جاتا وغیرہ جسپر
...نے نیسے خطوط و شتہار ادہر بھیجنے شروع کر دیئے کہ دعوی تو یہہ اور کچھہ ہونا ہوا ...
...خطوط کی کثرت پر آپکو اونکی تسلی و تسکین کی خاطر یہہ چھپنا سرکلر خط لکھنے کی تکلیف اٹھانی
...ہونیکی شکایت لکھتے ... نہ مرید اونکو دعا ...
...صاحب ابھی بلند پروازی کے دعوی کرتے

Marfat.com